سبب ہی اور یہی مذہب صحابہ اور اکثر اہل علم کا ہی اور اس میں اشارہ ہی طرف اوس شخص کی کہ انکار کرے دوا کرنے کا اور کہے کہ ہر چیز ساتھ قضا و قدر
کی ہی نہیں حاجت دوا کرنی کی اور حجت جمہور کی یہ حدیثیں ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ کہ فاعل اللہ تعالی ہی ہی اور دوا کرنی بھی تقدیر الٰہی سی ہی اور یہ
مانند امر کی ہی ساتھ دعا کی اور قتال کفار کی باوجودیکہ اجل نہیں متاخر کرتی حاصل یہ کہ رعایت اسباب کی ساتھ دوا وغیرہ کی نہیں منافی ہی توکل کی جیسے کہ نہیں
منافی ہی دفع کرنا بھوک کا ساتھ کھانے کی آنحضرت سید المتوکلین تھے وہ بھی دوا کرتے تھے ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ الشِّفَاءُ فِي ثَلٰثٍ فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ اَوْ كَيَّةٍ بِنَارٍ وَاَنَا اَنْهٰى اُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شفا بیچ تین چیزوں کی ہی بیچ لگانی سینگی کھینچنے والی کی یا پینے شہد کی یعنی شربت شہد ہو یا پانی وغیرہ میں ملا ہو
یا بیچ داغنی کی ساتھ آگ کی اور میں منع کرتا ہوں اپنی امت کو داغنی سی نقل کی یہ بخاری نے **ف** محجم ساتھ زیر میم اور جزم حے اور زبر جیم کی سینگی کو کہتے ہیں
اور بیان کیا وہ لوہا ہی کہ جس سے کھینچنے دیتے ہیں یعنی استرہ اور شرطہ ساتھ زبر شین کی کھینچنی لگانی کا خون نکالنی بسبب ترجمہ فی شرطۃ محجم کا یہ ہوا کہ بیچ کھینچنی لگانی
استرے سی اور سفر السعادۃ کے مصنف نے لکھا ہی کہ علما نے کہا کہ اس حدیث میں اشارہ ہی طرف معالجہ تمام امراض مادی کی اس لیے کہ امراض مادی یا دموی ہیں
یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی اگر دموی ہیں تو علاج اونکا ساتھ نکالنی خون کی ہی اور اگر باقی تین قسمیں ہیں تو علاج اونکا ساتھ اسہال کی ہی پس ساتھ
شہد کی تنبیہ کی مسہلات پر اور ساتھ داغنی کی آگ سی اشارت کی اوس حالت پر کہ طبیب معالجہ سی عاجز آوے اس لیے کہ منع ہوتا ہی داغنی سی خلط باغی کہ منقطع
نہیں ہوتا مادہ اوسکا گر داغنی سی چنانچہ اسی لیے کہا ہی کہ آخر الدواء الکی یعنی اور نہی داغنی سی باوجود ہونی اسکی کی علاج اس سبب سی نہی کہ عرب عظیم الشان
جانتی تھی اوسکو اور کہتی تھی کہ وہ قطع کر دیتا ہی مادۂ علت کو یقینا اور اگر داغیں نہیں تو سبب ہلاک کا ہوتا ہی اور مشہور تھا درمیان اونکی کہ آخر الدواء
الکی پس نہی کی اوس سی تا شرک خفی میں نہ گرفتار ہوں اور نہی اس سی تنزیہی ہی ورنہ اگر داغی بعد امید شفا کی حق سی تو بھی جائز ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ نہی
داغنی سی بیچ موضع خطر و تردد کی ہی یعنی جہاں کہ داغنی میں خوف ہلاک اور سرایت کا ہی اور جزم نہو فائدی کا اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ حدیثیں بیچ
مقدمہ داغنی کی مختلف آئی ہیں بعضی دلالت جواز پر کرتی ہیں اور بعضی نہی پر جیسی یہ حدیث اور اور حدیثیں اور بعضی حدیثوں میں آیا ہی کہ دوست
نہیں رکھتا ہوں میں داغنی کو اور کہیں مدح اوس کی آئی ہی اوسکی ترک پر پس بیچ وجہ تطبیق ان حدیثوں کی علما نے لکھا ہی کہ فعل دلالت کرتا ہی اصل جواز پر
اور عدم محبت دلالت منع پر نہیں کرتی اور مدح اوس کی اوسکی ترک پر دلالت کرتی ہی اولویت ترک اوسکی کی اور نہی محمول ہی اوپر کرنی داغنا بطریق اختیار کی
بلا سبب عرض کی لیے بیچ دفع مرض کی احتیاج اوسکی نہو اور علاج سی مرض دفع ہو سکتا ہو اور محمول ہی اوپر کہ بیان کیا گیا کہ نہی ارتکاب اسکی سی بسبب واقع ہونی کی
بیچ ورطہ شرک خفی کی ہی اور بعضوں نے کہا کہ فرمانا آنحضرت کا داغنی کو بعضی صحابیوں کی تئیں بسبب فساد زخم اور قطع عضو کی تھا اور صحت وان یقینی تھی اور
حاصل کہ داغنا اور جلانا عضو کا مکروہ ہی مگر بسبب ضرورت کی اور منحصر ہونی علاج کی اوسمیں بقول طبیب حاذق کی جائز ہی واللہ اعلم ع ح
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلٰى اَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ تیر لگا ابی بن کعب کے رگ ہفت اندام میں دن احزاب کی کہ اوسکو جنگ خندق بھی کہتی ہیں پس داغ دیا اونکو پیغمبر خدا نے یعنی حکم کیا داغنی کا یا اپنی ہاتھ
داغا تا خون بند ہو جاوی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ**
ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ ہفت اندام میں پس داغ دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
ہاتھ سی ساتھ تیر کی پھر سوج گیا ہاتھ اونکا پس دوبارہ اوسکو داغا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُبَيِّ**
بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس

ابی بن کعب کی ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پھر داغ دیا اوسکو اوس رگ پر نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِّنْ کُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَلسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ
السَّوْدَاءُ الشُّوْنِیْزُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوا سام کی کہا ابن شہاب نی کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث عام ہی
کہ کلونجی میں شفا ہی ہر بیماری سی لیکن مخصوص ہی ساتہ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہیں اسلئی کہ وہ حار یابس ہی پس نفع کرتی ہی
ان امراض کو کہ ضد اوسکی ہیں اور بعض نی کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا میں ساتہ ترکیب کی۔ کرمانی نی کہا کہ تعیین عموم کی دلیل
استثنا کی ہی اور شیخ سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ ایک جماعت کا یہ مذہب ہی کہ تمام امراض کی معالجہ ساتہ کلونجی کی کرتی تہی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تہی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِی اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ
فَقَالَ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهٗ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَیْتُهٗ فَلَمْ یَزِدْهُ
اِلَّا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بہائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہیں پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پہر آیا وہ اور کہا پلایا تہا میں نی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار یہ فرماتی تہی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پہر آتا اور عرض کرتا کہ شہد پلایا میں نی اور پیٹ زیادہ چلا پہر آیا چوتہی بار
پس کہا کہ پلا اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق پلایا میں نی اوسکو شہد پس زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پہر فرمایا آنحضرت نی
کہ سچ کہا اللہ نی اور جہوٹا ہی پیٹ بہائی تیری کا پہر پلایا اوسنی بہائی کو شہد پس اچہا ہوگیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پلایا اوسکو شہد یعنی ملا کر
پانی میں اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس طلب کری اپنی بیوی سی کہ کچہ دیوی اسکو اپنی مہر میں سی پہر خرید کری اوسکا شہد اور مینہ کے
پانی میں ملا کر پیوی پاوی گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت میں فیہ شفاء للناس اور یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جہوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور نشانہ قبول کی سوا استعمال کرتی ہیں کذب کو حکمہ خطا کی جیسی کہ کذب بمعنی جہوٹ کہا کلام کے
نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سی اور جانا چاہیی کہ لوگوں کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتہ پینی شہد کی اسہال مادہ میں توقف ہی
ہی یعنی شہد مسہل اور جالی ہی واسطی پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتہ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف مذہب اطبا کی ہوا اسلئی کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعا آنحضرت کی اور طور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی ہیں اور سوا اوسکی اوسپر قیاس نہیں کرسکتی اور
یہ بہی اگرچہ ایک وجہ نیک ہی اہل ایمان کی لئی ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتہ پلانی شہد کی اس مادہ میں موافق مذہب
طب کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلئی کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب تخمہ اور امتلا کی مادہ فاسد کی تہا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب اطبا کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نی کہا کہ طب نبوی ساتہ طب اطبا کی نسبت میں رکہتی اسلئی کہ طب نبی قسم العلاج
آئی اسلئی کہ صادر ہی وحی آسمانی اور قلب نبوت اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی نکالی گئی ہی ظن اور تجربہ سی کہ مثلہ خطا کا ہی اور عین اور جو کوئی
کیساتہ طب نبوی کی کہ متیقن الفلاح ہی منتفع نہو الیقین جانا چاہیی کہ نقصان ایمان اوسکی سی ہی اور جو کوئی اوسکو ساتہ قبول و صدق عقیدہ

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوس سی منتفع ہو جیسی کہ قرآن کریم کہ شفا ہی سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتھ اخلاص و قبول کی نہ لیکے سبب زیادتی مرض او وبال حال اوسکی کا ہوتا ہی اس لیے بعضون نی کذب پیٹ اوسکی کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم خلوص اعتقاد اوسکی کے حمل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ؂ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَۃُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے بہرے ہو سے پیسنگے کہچوانا اور استعمال کرنا قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** قسط مین منافع بہت ہین عورتین نشارد ہوتی لیتی ہین اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو اور مارتی ہی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین چوتھی دن کی تپ کو بھی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چھائیان اور چیپ جاتی رہتی ہے اور روغن اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر او وبا کو اور سوا ہی اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ؂ وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتھ دبانی کی ہاتھ سی یا کپڑی سے بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور اوس مین سے خون سیاہ نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک میں ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتے ہین پس وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتھ کٹ کی تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصاً نواح حجاز مین کہ حار ہی اور علما اوسکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتھ کٹ کی مفید ہوتا ہے اوسکو اسلیی کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبھی نفع دوا کا بالخاصیت بھی ہوتا ہی یا آنکہ ہوسکتا ہی کہ یہ معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ؂ وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَۃَ اَشْفِیَۃٍ مِنْہَا ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَۃِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتھ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیی کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط کے جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین باچھ کے طرف سی ٹپکائی جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

یعنی کہا اوسنے حدیث سابق میں تا ۔ ریہان بھی بطریق اکتفا کے فرمایا کہ کسو واسطے دوا کے ہو حلق لڑکون کے اوسسے علاج کے
وہی ہین جو دو عذر کے مذکور ہوئے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہے ساتھ زیر ہمزہ کے اور لکھا ہے علمانے کہ یہ روایت
اولی اور اصوب ہی اوسسے اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اونگلیے کی بابی
مذکور ہین اور عود ہندی آیا مین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی ۔ ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان ذات الجنب
سے ریاح غلیظ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوسوقت اور
شاید کہ انکی مشہور ہونے سبب سے اور اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ قسط سات بیماریون ہی کی دوا ہی بلکہ یہ بہت بیماریون کو
مفید ہے جیسی کہ بعض سے اوپر مذکور ہوئی شاید کہ ساتھ بہت نفع کرتی ہو اسی لیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی تسعہ وسبعو
وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا
بِالْمَآءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی بس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غصہ یا مانند اسکے کے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنے سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ ٹھنڈا پانی پلاوی اور کہی برکت سی خدا
تعالی تپ کو دور کردے گا طرح مولانا عین شروع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا اذن دیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد افسون سے
دعائیں اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین مذکور ہوئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار
سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اوسکے سبب کے
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور بالخاص ان تین چیزون کو اسی لیے ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہیں ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

ساتھ یہی ہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سے منع فرمایا تھا بسبب انشاء جاہلیت کے بعد ازاں رخصت ہوئی ان تین چیزوں میں بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگوں کے ساتھ اسکے بعد ازاں رخصت ہوئی علی الاطلاق واللہ اعلم۔ **وعن** عائشة قالت أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن نسترقي من العين. متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا دیں ہم ٹوک سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔ **وعن** أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيتها جارية في وجهها سفعة يعني صفرة فقال استرقوا لها فإن بها النظرة. متفق عليه اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر میں ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے میں سفعہ یعنی زردی تھی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھواؤ واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر حدیث سے نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحوں نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر اونکی تیز تر بھالے سے ہے۔ **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرقى فجاء آل عمرو بن حزم فقالوا يا رسول الله إنه كانت عندنا رقية نرقي بها من العقرب وأنت نهيت عن الرقى فعرضوها عليه فقال ما أرى بها بأسا من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه. رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منتروں سے پس آئے آل عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتے تھے پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہیں ہم اوسکو ڈنک مارنے بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منتروں سے پھر عرض کیا اونہوں نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے تا معلوم کریں کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہیں پس فرمایا کہ نہیں دیکھتا میں اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے تم میں سے یہ کہ نفع پہنچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہنچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر ہو یا اور طرح بشرطی کہ خلاف شرع ہو نقل کی یہ مسلم نے۔ **وعن** عوف بن مالك الأشجعي قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في ذلك فقال اعرضوا علي رقاكم لا بأس بالرقى ما لم يكن فيه شرك. رواه مسلم اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہیں آپ اس بیچ پس فرمایا بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہیں مضائقہ ان منتروں کا جب تک کہ ہو اس میں شرک نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنے اس میں اسماء جن وشیاطین کے ہوں اور معانی اوسکے سے کفر لازم آوے اسیلئے کہا ہے علمائے کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہوں افسون ساتھ اوسکے نکرا چاہیے مگر آنکہ نقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہیں شیاطین کے دوست ہو پس جبکہ پڑھے جاتے ہیں افسون ساتھ اسمائ شیاطین کے قبول کرتے ہیں جنات اون کو اور نکل جاتے ہیں جسم آسیب سے اور اسی طرح سانپ کے کاٹے ہوئے کو بسبب کہ اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہے جب پڑھا جاتا ہے

کرتی کی اوس سے حدیث سابق مین اور یہان بھی بطریق انکار کے فرمایا کہ کسواسطے دباتے ہو حلق لڑکون کے اوس علاق کے
وہی ہین جو ذکر کے مذکور ہوئے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہے ساتھ زیر ہمزہ کے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ روایت
اولی اور اصوب ہی اور سے اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اوس انگلی کی بیماری
مذکور مین اور عود ہندی آمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری سی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نی ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون مین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان مراد ذات الجنب
ست ریاح غلیظ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اور ہو سکتا ہی اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون ہی مین مفید ہی بلکہ یہ بہت بیماریون کو
مفید ہے جیسی کہ بعض اسکے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ ساتکے بہت نفع کرتی ہو اسیلیے اونکو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر بولتے ہی مانند ستر کی صحیح

وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضون نے
کہ مقصود مشابہت دینا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنے نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کی نزدیک محمول حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی صیف کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی مکہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی بسبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے کے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنے سی فائدہ ہوتا ہی یا مراد
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرلینا سی یہ ہی کہ ٹھنڈا پانی پلاوی اوسکی برکت سی خدا
تعالی تپ کو دور کر دے گا اور مولانا مین شروح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے انس سے کہ کہا اونہون نے رخصت دی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون اپنے کے چشم زخم سی اور ڈنک سی اور بیماری نملہ کی سی نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعائین نظر کی ابتدای کتاب مین ذکر کی گئی ہین اور ڈنک سی یعنی ڈنک زہردار
سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا اسی کی حکم مین ہی اور نملہ کہتے ہین چیونٹے کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتی ہین مشابہت دی اوسکو ساتھ چیونٹی کے بسبب انتشار اوسکے کے
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور رخصت خاص ان تین چیزون کو اسیلیے ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

اس مین بھی یہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سبی منع فرمایا تھا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد ازان رخصت ہوئی
ان تین چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کے ساتھ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق
واللہ اعلم وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑھوا وین ہم ٹوک سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا
سَفْعَةٌ يَعْنِي صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھی ام سلمہ کے گھر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تھی
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑھوا او واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
اونکی تیز تر بھالے سے ہے اھ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَأَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى فَعَرَضُوهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا أَرَى بِهَا بَأْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے آل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتی تھے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑھتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے
بچھو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پھر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے یعنے تا معلوم کریں کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکھتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچاوے اپنے بھائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچاوے اوسکو یعنے جس طرح کہ ہو خواہ منتر
ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَأْسَ بِالرُّقَى
مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تھے ہم پڑھتے منتر بیچ
جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا
بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنے اس مین اسمار جن و شیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسیلیے کہا ہے علمائی
کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتھ اوسکے نکرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور جن
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتھ انسان کے رکھتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جسکہ پڑھے جاتی ہیں
افسون ساتھ اسمار شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہیں جگہ اپنی سے اور اسی طرح
سانپ کے کاٹے ہوئے کو بسبب اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑھا جاتا ہے

اوس پر افسون ساتھ نامون شیاطین کے کہ تو سیلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہوجاتا ہے اوس سے پس اجماع ہی علماء امت کا اس پر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسماء و صفات اسکے کے اور بزرگ تر افسونون کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور دو آیتیں کہ مشتمل ہین اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہین از انجملہ کتاب سفر السعادۃ مین لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کے نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑی چاہیی کہ کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اونہون نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑھا ٹھوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو نہ لگے اور افسونون مشہورہ سی آیات شفا ہین نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سی کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس شکایت کی مین نے آپ کی جناب مین بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہان ہی تو آیات شفا سی پس بیدار ہوا مین اور تلاش کیا مین نے قرآن مین آیات شفا کو پس پائین مین نے چھ جگہہ کہ وہ یہ ہین ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین واذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین آمنوا ہدی وشفاء پس لکھا مین نے ان آیات کو اور پانی مین دہوکر پلائین اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پاؤن سے کھولا گیا کذا فی المواہب اللدنیۃ اور سعد چلپی بیچ حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا د ابو القاسم قشیری کی لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب مین ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن مین اور دہوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سی نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا مین نے بہت مشائخ کو کہ لکھتے تھی ان آیات کو واسطے بیماری کی رہا یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزاء آیات ہین انہین کو لکھی یا تمام آیتین جو کچھ دیکھا گیا ہی لکھنا انہین اجزاء کا ہی واللہ اعلم ۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی پس اگر ہوتی کوئی چیز بڑھنے والی تقدیر سے تو بڑھ جاتی اوس سے نظر اور جسوقت کہ طلب دہوتی کی کیے جاؤ تم پس دہوؤ نقل کی یہ مسلم نے ف نظر حق ہی یعنی کارگر جانا نظر کا آدمی مین اور ہر چیز مین کہ اچھا جان کر نظر کری ثابت و واقع ہے ساتھ تقدیر الہی کے اور حق تعالی نے یہ خاصیت بعضون مین رکھی ہی مانند سحر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے اور بڑھنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اون سی لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا مین اور طلب دہوتی کی کیے جاؤ الخ عادت تھی لوگون کی کہ نظر لگانی والی کی ہاتھ پاؤن اور ازار کے نیچے سے دہوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اسپر جسکو نظر لگتے تھے اور اوسکو سبب شفاء کا جانتی تھی پس آنحضرت نے اسکی رخصت دی اور اوسنے فائدہ اسکین یہ ہے

کہ وہم دفع ہو جاتا ہے اور بطور اُس وہم کے دفع کا فصل دوسری کی اخیر میں آوے گا اور جمہور علماء اہل حق اسپر ہیں کہ تاثیر نظر کی ثابت ہے اور عوذ ہے سوال
وغیرہ میں اور بعضے لوگ معتزلہ وغیرہ اسکی منکر ہیں جیسا تاثیر دعا و صدقہ کی وہ کہتے ہیں کہ جو چیز مقدر میں ہے ہونے والی ہے کسی چیز کو دخل اسمیں دیر سے
نہیں ہوتا ہے کہ تقدیر منافات ساتھ عالم اسباب کی نہیں رکھتی اور تاثیر اور سببیت نظر کی اس سبب سے ہے کہ خاصیت اللہ تعالی نے اس میں رکھدی
اور اسکو سبب کیا ہے اور حدیث العین حق کہ الحمل اہل حق کی ہے اور جب شارع نے خبر دی اسکی تو واجب ہوا اعتقاد اسکا بعد ان کلام کیا ہے علماء نے
بیچ کیفیت نظر کی کہ کیونکر لگتی ہے اور ضرر پہونچاتی ہے جیسے نظر لگانے والون سے منقول ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہم دیکھتے ہیں کسی چیز کو اچھا
جانکر تو ایک حرارت پاتے ہیں ہم کہ آنکھہ سے نکلتی ہے اور بعضون نے کہا کہ نظر لگانے والی کی آنکھ سے قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے اور متکیف ہوتی ہے
ساتھ اسکی ہوا اور پہونچتی ہے منظور کو اور باعث ہوتی ہے فساد و ہلاک کی مثل زہر کی کہ افعی سے پہونچتا ہے یعنی جیسی افعی سے تو اُس کہ صرف نظر
کرنی کی زہر پہونچاتا ہے اور ہلاک کرتا ہے سانپ کہ مثال تیر کی ایک چیز نظر لگانے والی سے یا سبب منظور کی روانہ ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع
کہ بچاوے اسکا کوئی درمیان میں نہو تو پہونچتی ہے اور کارگر ہوتی ہے اور اگر کوئی مانع درمیان میں ہو کہ عبارت حرز اور تعویذ اور دعا سے
تو نہیں پہونچتی اور نہیں تاثیر کرتی ہے اور اگر حرز قوی ہو منظر لگانے والی ہی کی طرف پلٹ آتی ہے مانند تیر کی اسکو رد کرکے بقدر سختی سپر کی اور سکہ
بعضون میں قوت اور خاصیت نظر کی رکھی ہے نفوس کاملہ کو قوت و رد تصرف دفع اسکی کا سے دیا ہے ۲

الفصل الثانی

فصل دوسری عن اسامة بن شريك قال قالوا يا رسول الله أفنتداوى قال نعم يا عباد الله تداووا فإن الله
لم يضع داء إلا وضع له شفاء غير داء واحد الهرم رواه أحمد والترمذي وأبو داود ترجمہ روایت ہے اسامہ بن شریک
سے کہ کہا عرض کیا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا دوا کریں ہم فرمایا کہ ہاں اے بندو اللہ کی دوا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی نے نہیں
رکھی ہے کوئی بیماری مگر کہ معین کی اوسکی لیے شفا سوای ایک بیماری کی کہ وہ بڑھاپا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے ف اس حدیث
مین اشارہ ہے اسپر کہ دوا کرنی نہیں منافی ہے عبودیت و توکل کی لیکن اعتماد دوا پر نکرو شافی حقیقی اللہ ہے کو جانو اور دوا کو صرف سبب شفا
کا ۲ وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكرهوا مرضاكم على الطعام فإن الله
يطعمهم ويسقيهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زبردستی کیا کرو اپنی بیمارون کو کھانا کھلانی پر اسلیے کہ اللہ تعالی کھانا کھلاتا ہے انکو اور پلاتا ہے انکو نقل کی
ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف کھانا کھلانی پر یعنی کھلانی پلانی پر اور انہیں کی حکم میں ہے دوا اور اخیر جملہ
حدیث کی یہ معنی ہیں کہ قوت بخشتا ہے اللہ تعالی اور مدد کرتا ہے ساتھ اسکے کہ فائدہ دیتی ہے مثل فائدہ کھانی اور پینی کی اور زندہ رہنا
اور قوت ہونی ساتھ قدرت الہی کی ہے نہ ساتھ کھانی پینی کی حاصل یہ کہ نفس ایسی چیز میں مشغول ہے کہ احتیاج طعام کی نہیں رکھتا اور اگر ساتھ
جری عادت کی کوئی سبب اسکی بقا کی چاہیے تو رطوبات بدن کی کہ حرارت غریزی تحلیل کرتی ہے کافی ہے ۳ وعن أنس أن
النبي صلى الله عليه وسلم كوى أسعد بن زرارة من الشوكة رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے
انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا اسعد بن زرارہ کو بسبب بیماری سرخ بادہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف داغ دیا یعنی اپنی ہاتھ سے یا کسی کو حکم کیا داغنی کا اور نہیں معلوم ہوا کہ اس بیماری کی لیے داغ کہان دیا تھا ۴ وعن زيد بن
أرقم قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أن نتداوى من ذات الجنب بالقسط البحري والزيت رواه الترمذي

نفع اور بہتیں کے تر ہوا اسی سبب قبول کر لی شفاعت کی اور اس کے بیڑیاں تر ہوئی ہیں ہے وعن سلمٰی خادمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان احد یشتکی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعا فی رأسہ الا قال احتجم ولا وجعا فی رجلیہ الا قال اختضبہما رواہ ابو داود اور روایت ہے سلمٰی خادمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہا نہیں کوئی شکوہ کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درد کا بیچ سر اپنے کی یعنی اس بیماری کا کہ ہوتی کثرت خون سے مگر فرماتے بھری ہوئی سینگی کھنچواؤ اور نہیں شکوہ کرتا درد کا بیچ پاؤں اپنی کی یعنی اوس درد کا کہ بسبب حرارت کے ہوتا مگر فرماتے مہندی لگاؤ ان دونوں کی روایت کی یہ ابوداود نے ف حدیث مطلق شامل ہے مردوں اور عورتوں کو لیکن لائق یہی ہے کہ اکتفا کریں مرد ساتھ مہندی لگانے کی تلووں پر اور پیر پر نہ لگاویں اونکے ناخنوں پر لگانے سے واسطے احتراز کرنے کے مشابہت عورتوں کی سے حتی الامکان ہے وعنہا قالت ما کان یکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرحۃ ولا نکبۃ الا امرنی ان اضع علیہا الحناء رواہ الترمذی اور روایت ہے سلمٰی سے کہا نہ پہونچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی زخم تلوار یا چھری یا مانند اوس کا اور نہ زخم پتھر یا کانٹے کا مگر فرماتے مجکو یہ کہ رکھوں اوس پر مہندی نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ مہندی کی برودت سے تخفیف ہو جاتی ہے درد حرارت اور الم زخم کی ہے وعن ابی کبشۃ الانماری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یحتجم علی ہامتہ وبین کتفیہ وہو یقول من اہراق من ہذہ الدماء فلا یضرہ ان لا یتداوی بشیء لشیء رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھری ہوئی سینگی کھنچواتے تھے اوپر سر مبارک کے اور درمیان دونوں مونڈھوں اپنے کے اور فرماتے جو شخص کہ نکالے بعض ان خونوں میں سے پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہ کہ نہ دوا کرے کچھ واسطے کسی بیماری کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف اپنے سر مبارک پر احتمال ہے کہ کبھی سر پر سینگی کھنچواتے ہوں اور کبھی درمیان میں مونڈھوں کے اور احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں جا کھنچواتے ہوں ایکبارگی اور خونوں میں سے ظاہر یہ ہے کہ مراد خون ان اعضا کی مذکورہ کا ہو یا مطلق خون فاسد ہر عضو کا کہ محتاج ہو اوسکے نکالنے کی طرف ہے وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثء کان بہ رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی کھنچوائی بیچ سرین اپنی کو اوپر بسبب موچ کہ آ گئی تھی حضرت کے پاؤں مبارک میں نقل کی یہ ابو داود نے ف وثء ساتھ مد واو اور جزم ث اور ہمزہ کی درد اور ورم کہ پہونچے عضو کو بغیر اسکے کہ ٹوٹ جاوے ہے وعن ابن مسعود قال حدث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لیلۃ اسری بہ انہ لم یمر علی ملأ من الملائکۃ الا امروہ مر امتک بالحجامۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج کی ہے یہ کہ نہیں گذرے کسی جماعت کے فرشتوں میں سے مگر یہ حکم کیا اونہوں نے حضرت کو یعنی پہونچایا اونکو حکم الٰہی کہ حکم کرو اپنی امت کو ساتھ پچھنوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف پچھنوں کی فضیلت کا سبب یہ ہے کہ پچھنے خون کو نواحی بدن سے اخراج کرتے ہیں اور سب اطبا قائل ہیں اس کے کہ بلاد گرم میں پچھنے فصد سے بہتر ہیں اسلیے کہ خون رقیق اور پختہ ہوتا ہے اور اوپر سطح بدن کی آ جاتا ہے اور پچھنوں سے باہر نکلتا ہے نہ فصد سے لیکن مراد امت سے وہ عرب ہیں کہ اوس وقت میں موجود تھے یا مراد امت سے قوم حضرت کی ہے یا مراد امت سے عام ہیں کہ جنکو حاجت پڑی پچھنے لگانے کی حسب سلم کی ہیئت میں سے ہے وعن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلہا فی دواء فنہاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلہا رواہ ابو داود اور روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان سے یہ کہ تحقیق ایک طبیب نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈالنے مینڈک کی دوا میں کہ درست ہے یا نہیں پس منع کیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الرُّقٰی وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَۃَ شِرْکٌ فَقُلْتُ لِمَ تَقُوْلُ ھٰذَا لَقَدْ کَانَتْ عَیْنِیْ تَقْذِفُ وَ کُنْتُ اَخْتَلِفُ اِلٰی فُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ یَرْقِیْنِیْ فَاِذَا رَقَاھَا سَکَنَتْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ اِنَّمَا ذٰلِکَ عَمَلُ الشَّیْطَانِ کَانَ یَنْخَسُھَا بِیَدِہٖ فَاِذَا رَقٰی کَفَّ عَنْھَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکِ اَنْ تَقُوْلِیْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی زینب عورت عبداللہ بن مسعود کی سی کہ تحقیق عبداللہ نی دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہی یہ پس کہا میں نی تاگا ہی یہ منتر پڑہا گیا ہی واسطے میری اس میں کہا زینب نی پس لیا عبداللہ نی اوس تاگی کو اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم ای اہل عبداللہ کی البتہ بی پرواہو شرک سی تحقیق میں نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق منتر اور تعویذ اور ٹوٹکی شرک ہیں پس کہا میں نی کیوں کہتی ہو اسطرح یعنی اور حکم کرتی ہو مجکو ساتہ توکل کی اور منع منتر کرنی کی باوجودی کہ میں نی منتر کرنی میں فائدہ پایا ہی البتہ تحقیق تہی آنکہہ میری نکلی پڑتی بسبب درد کی اور میں آمد و رفت کرتی تہی طرف فلانی یہودی کی پس جب منتر پڑہ کر دم کیا اوسنی آنکہہ پر آرام پایا آنکہہ نی پس کہا عبداللہ نی نہیں ہی یہ سوا اسکی کہ اوراچہا ہونا اوسکا بسبب منتر کی مگر کام شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکہہ کو اپنی ہاتہہ سی پس جب منتر پڑہا گیا باز رہا شیطان آنکہہ سی نہیں ای اسکی نہیں کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسکہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی لیجا دور کر تو بیماری کو ای پروردگار لوگوں کی اور شفا دی تو ہی شفا دینی والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چہوڑی بیماری کو لیکن کی لی روایت کی یہ ابوداؤد نی ف یعنی بی پرواہو شرک سی اور محتاج اسکی نہیں کہ بیچ دفع امراض و مضرتوں کی تمسک ساتہہ ان اعمال کی کرو جو شرک کرتی ہیں اور بعضی شرک کو ہیں اصلی کہ متعارف اسنا دمیں منتر جاہلیت کی تہی کہ مشتمل تہی مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ مراد شرک سی اعتقاد اسکا ہی کہ یہ سبب قوی ہی اور اوسکی لیی کچہہ تاثیر ہی پس یہ شرک خفی ہی اور اگر اعتقاد کری یہ کہ وہ موثر ہی پس شرک جلی ہی اور منتر یعنی وہ منتر کہ اسمیں نام ہو شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوای اسکی وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہی شرعاً اور اسمیں داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہوں معنی اوسکی اور تمائم جمع تمیمہ کی ہی یعنی تعویذ کی کہ لڑکی کی گلی میں ڈالا جاوی اور یہاں وہ تعویذ مراد ہی کہ ہوں اوسمیں اسما الٰہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضوں نی کہا کہ تمیمہ کہتی ہیں منکی کو کہ عورتیں اولاد کی گلی میں ڈالتی ہیں بگمان اسکی کہ اس سی نظر نہیں لگتی اور تولہ ساتہ زیر تا اور زبر واو و لام کی ایک قسم ہی سحر کی کہ ڈوری میں یا کاغذ میں واسطی محبت زوجہ و عورت کی کرتی ہیں اور شرک میں یعنی یہ سب کام اہل شرک کی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ مراد شرک جلی کو ہی جیسی کہ اوپر ذکر کیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تیری آنکہہ میں تہا نہیں تہا درد حقیقۃً بلکہ تہا ضربات شیطان کی ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَۃِ فَقَالَ ھُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سی پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف نشرہ ساتہ پیش نون و سکون شین معجمہ کی ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کی لیی کرتی ہیں اور قاموس میں ہی کہ نشرہ رقیہ ہی یعنی افسون ہی کہ علاج کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی مجنون مریض کا پس قریب الی معنی اوسکی رقیہ اور تعویذ میں پس مراد ساتہ نشرہ کی کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ نشرہ ہوگا کہ عمل جاہلیت سی ہی مشتمل اسما پر نام اور شیاطین کی یا زبان عبرانی میں ہو کہ معلوم نہوں معنی اوسکی نہ ساتہ قرآن اور اسمای الٰہی کی ۞ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ مَا اَتَیْتُ اِنْ اَنَا شَرِبْتُ تِرْیَاقًا اَوْ تَعَلَّقْتُ تَمِیْمَۃً اَوْ قُلْتُ الشِّعْرَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہیں پرواہ کرتا میں جو کچہہ کروں اگر پیوں میں تریاق یا لٹکاؤں تعویذ گلی میں یا کہوں شعر یعنی تصنیف کروں شعر اپنی طرف سی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف

ران کی اور کہا بعضوں نے کہ دیکھا جاتا ہے [illegible] وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ
رَأَى عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ قَالَ فَلُبِطَ سَهْلٌ فَأُتِيَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَاللّٰهِ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ
لَهُ أَحَدًا فَقَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيعَةَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِرًا فَتَغَلَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ
يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَلَا بَرَّكْتَ اغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ لَهُ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافَ رِجْلَيْهِ
وَدَاخِلَةَ إِزَارِهِ فِي قَدَحٍ ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ لَهُ بَأْسٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ مَالِكٌ
وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ تَوَضَّأْ لَهُ فَتَوَضَّأَ لَهُ اور روایت ہے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے کہ کہا دیکھا عامر بن ربیعہ
نے سہل بن حنیف کو نہاتے پس کہا عامر نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے کوئی دن مانند آج کے دن کے اور نہ جلد کسی پردہ نشین
کی مانند اس جلد کی یعنی جلد سہل کی کہا ابو امامہ نے پس گرایا گیا سہل یعنی گر پڑا زمین پر ماری ٹوک اوسکی کے پس لایا گیا سہل رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا گیا واسطے رسول خدا کے ای رسول خدا کے کیا ہے آپ کو رغبت بیچ علاج کرنے سہل بن حنیف کے قسم ہے اللہ کی نہیں
اوٹھا سکتا وہ سر اپنا پس فرمایا حضرت نے کیا گمان کرتے ہو تم بیچ کہ اسکو نظر لگائی ہے پس کہا لوگوں نے کہ گمان کرتے ہیں ہم عامر بن ربیعہ پر کہ اوسنے
نظر لگائی کہا راوی نے پس بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کو اور سخت کہا اوسکو اور فرمایا کسواسطے قتل کرتا ہے کوئی تمہارا اپنے بھائی کو کیوں نہ دعا
دی تو نے اوسکو ساتھ برکت کے یعنی کیوں نہ کہا تو نے بارک اللہ علیک تاکہ نہ تاثیر کرتی آنکھ یعنی نظر تیری [illegible] اپنے سہل کے لئے [illegible] پانی [illegible] پس غسل کیا
کے لئے عامر نے منہ اپنا اور ہاتھ اپنے اور کہنیاں اپنی اور گھٹنے اپنے اور طرفین دونوں پاؤں کی او انگلیوں کی اور داخل ازار کی یعنی ستر اور ران اور
کولی ایک پیالہ میں پھر ڈالا گیا پانی سہل پر پس چلا سہل ساتھ لوگوں کی اس حال میں کہ نہ تھا اوسکو کچھ خلل یعنی اوسی وقت صحت پائی
اور کیا نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں اور نقل کی یہ مالک نے اور مالک کی روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے یعنی ٹوکنے والی کو تحقیق نظر
حق ہے وضو کر دے واسطے اوسکی پس وضو کیا واسطے اوسکی **ف** کہا نووی نے کہ وصف ٹوک لگانے والی کی وضو کا نزدیک علما کی اس طرح ہے کہ
لایا جاوے پیالہ پانی کا اور نہ رکھا جاوے پیالہ زمین پر پھر لیوے وہ ایک چلو اور کلی کرے پھر ڈالے کلی پیالہ میں پھر لیوے اوسمیں سے پانی اور دھووے
اوس سے منہ اپنا پھر لیوے بائیں ہاتھ سے پانی اور دھووے داہنی ہتھیلی اپنی پھر لیوے داہنے ہاتھ سے پانی اور دھووے اوس ہتھیلی بائیں پر بائیں ہاتھ سے
پانی لیوے اور دھووے کہنی داہنی پھر داہنے ہاتھ سے لیوے پانی اور دھووے اپنی کہنی بائیں اور نہ دھووے اوس چیز کو کہ درمیان کہنیوں اور ہتھیلیوں
کی ہے پھر دھووے قدم دایاں پھر بایاں پھر گھٹنا دایاں پھر بایاں بطور سابق کی اور یہ سب پیالہ میں ہووے پھر تہبند کی اندر سے دھووے پس جب یہ
دھو چکے تو ڈالے پانی اوسکی پیچھے سے اوسکی سر پر اور اس طرح کی معالجات اسرار حکمتوں سے ہیں کہ عقل دریافت کرنے انکی سے عاجز ہے اور کہا مازری نے کہ یہ امر
وجوب کے لئے ہے اور جبر کیا جاوے ٹوکنے والا اوپر وضو کے واسطے ٹوک زدہ کے تحقیق روایت کی اور کہا کہ بعید ہے خلاف کرنا اس میں جبکہ خوف ہو
ٹوک زدہ کی ہلاک کا اور کہا قاضی عیاض نے کہ جب معروف ہو کوئی ساتھ نظر لگانے کی تو لائق ہے کہ پرہیز کریں اوس سے اور لائق ہے امام کو کہ منع کرے
اوسکو آنے سے لوگوں میں اور حکم کرے اوسکو کہ اپنے گھر میں رہا کرے اور اگر محتاج ہو تو روزینہ مقرر کرے [illegible] اوسکی [illegible] ضرر اوسکی
اشد ہے ضرر جذامی کی سے اور کہا نووی نے کہ قول اس کہنے والے کا صحیح متعین ہے [illegible] خلاف اس کا واللہ اعلم وَعَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ

فَلَمَّا نَزَلَتَا أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ روایت
ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سی اور نظر آدمی کی سی یہانتک کہ اوترین قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس پس جب اوترین شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتہ ان دونون سورتون کی اور چہوڑ دی پناہ پکڑنی سوای ان دونون کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيكُمُ الْمُغَرِّبُونَ قُلْتُ وَمَا
الْمُغَرِّبُونَ قَالَ الَّذِينَ يَشْتَرِكُ فِيهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دیکہا گیا بیچ
تمہاری یا اندر مغربون کہا مین نی کہ کون ہین مغربون فرمایا وہ لوگ ہین کہ شریک ہوتی ہین اونمین جن نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** شریک ہونی جن یعنی او
نطفہ میں اور اولاد میں سبب ترک کرنی ذکر اسکی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتہ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتہ اوسکی جیسی کہ فرمایا
اللہ تعالی نی وشارکہم فی الاموال والاولاد پس واجب ہی انسانکو کہ کری جسطرح حدیث میں آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب کہ کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی مین پس معنی مغربون کی یہ ہین تجاوز کرنی والی قوم کہ دور
ہوئی ہین اور دور پہنچنے والی نسب اپنے کو ذکر حق سی وقت جماع کی یاد دور ڈالنی والی فرزند کو جنس اپنی سی اور لانی والی رگ غریب کو نسب مین پس وہ وقت
غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہ تاکہ بچے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد ابنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد
مشارکت جن سی اونکا حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتہ زنا کی اور اچہا کر دکہانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد زنا سی ۱۲ع وَذُكِرَ حَدِيثُ
ابْنِ عَبَّاسٍ خِيَارُكُمْ مَا ذَكَرَ فِي بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سر اوسکا خیارکم اور تم ہی بیچ باب ترجل کے

الفصل الثالث

تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ إِلَيْهَا
وَارِدَةٌ فَإِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ وَإِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسَّقَمِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا نسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگین بیچ بیٹہ آدمی کی کہ عضا سی آئی ہین طرف معدہ کے
اور پیوستہ ہین ساتہ اسکی ایسی ہین کہ جیسے کوئی پانی پینی کی لیے حوض پر آوی پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین معدہ سی طرف اعضا کی ساتہ رطوبات
جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہین رگین طرف اعضا کی ساتہ رطوبات ردیہ فاسدہ کے
کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکے کے ہین **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ و ریشہ درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہین
اگر پانی صاف شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکرہ الطیبی
اور اظہر یہ ہی کہ حمل کیجئے اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہین پس اگر داخل ہو حرام پیٹ مین
صادر ہوگی بری افعال و غیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہین افعال و غیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ
بر روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہین اسی سی فی الحال جیسی کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا
آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث مین بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات مین گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن سبب
تعدد طرق اور تقویت اسکی کی ساتہ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہین صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق مین انہ باطل لا اصل لہ ۱۲ع وَعَنْ
عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا وسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات نماز پڑہتی پس رکہا ہاتہ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی مین بچہو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتہ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جب کہ پہری آنحضرت نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو کہ نہین چہوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو بیچ برتن کے ایک باسن مین پہر شروع کیا کہ ڈالتی تہی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن مین تہی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تہا بچہو نی اور ملتی تہی اونگلی کو اور پڑہتی تہی اوسپر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میری نے طرف ام سلمہ کی ساتہ پیالی پانی کی اور تہی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر لگنا اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتین ام سلمہ بال پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تہین رکہتین بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتین اوسکو اوسکی لیے پس پیتا وہ اور شفا پاتا کہا اوس نے پس جہانکا مین بیچ نلی کے پس دیکہے مین نے کئی بال سرخ روایت کی بخاری نی **ف** کہا طیبی نے کہ بہتان چاندی کا بیان تہا مانند نلی کے جسمین رکہی ہیں اور بال سرخ تہی یا ہوئی تہی بسبب برائی کی مہندی مین لگی ہوئی تہی یا بسبب خوشبوئی کی متغیر ہوگئی تہی سرخ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کئی ایک آدمیون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی قسم من سی ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سی ہی اور وہ شفا ہی زہر سی کہا ابو ہریرہ نے پس لین مین نے تین کہنبیان یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نے انکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا مین نے اونکا پانی شیشہ مین اور ڈالا مین نے سرمہ کی مانند اوسکو ایک اپنی لونڈی چندہی کی آنکہہ مین پس اچہی ہوگئی وہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** چیچک ہی الخ یعنی جیسی کہ چیچک کی فضلات دبے ہوئے ہین کہ لڑکون کی پوست مین سی باہر نکلتے ہین ایسی ہی کہنبی ہی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سی نکلتی ہی یہ بات صحابہ نے از راہ مذمت کہنبی کی کہی پس آنحضرت نے اسکی تعریف کی اور منفعت اسکی بیان کی کہ کہنبی من سی ہی یعنی جملہ عطایا سی ہی کہ منت کہی اللہ تعالی نے اپنی بندون ساتہ اسکی کہ نکلتی بغیر مشقت بونی اور پانی دینی کی زمین سی نکلی اور خوراک انکی ہوئی اور بعضون نے کہا کہ مشابہت ہی اوس من کی ساتہ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترا تہا یعنی جیسی وہ بلا مشقت اوترا تہا ویسی ہی یہ بہی بے مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور یہ ظاہر تر ہی اسلئی کہ ایک روایت مین آیا ہی الکماۃ من المن والمن من الجنۃ اور پانی اسکا آنکہہ کو مفید ہی کہا بعضون نی کہ نرا پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضون نی کہا ملا کر ساتہ کسی دوا کی اور بعضون نے کہا کہ اگر ہو واسطی ٹہنڈک آنکہون کی گرمی کی تو نرا پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہ اور دوا کی اور صحیح بلکہ صواب یہ ہی کہ نرا پانی سے شفا ہی مطلق

بیان کیا ہمیں نے بیچ سال کے زمانہ اپنی کی چیتن کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی پھر دیکھی پانی آنکھ کی لیسبب اعتنا کرنی کی ساتھ حدیث کی اور تبرک جاننے اسکی کی بینائی کامل ہائی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ لَمْ یُصِبْہُ عَظِیْمٌ مِّنَ الْبَلَاءِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین صبح ہر مہینے میں نہ پہنچے گی اوسکو بڑی بلا **ف** یعنی برکت خاصیت سے اسکی شہد کی ہوتی ہی چاہیے چاہی تھوڑا کہا جاوے کہا صاحب سفر السعادۃ نی کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ پیتے تھے ساتھ پانی کی ملا کر وقت گوشت نوش کرنی کی آتی تھی اور لکہا ہی علما نے کہ بیچ پینے شہد کے پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پاتی معرفت اوسکی کے مگر اس ہی کہ پیا شہد کا اور پیانا اوسکا نہار منہ زائل کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت اوسکی کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو ساتھ اعتدال کی اور کھولتا ہی سدوں کو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاھُمَا ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّ الْاَخِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد میں شفا ہی جسے اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی ہماری ظاہر کی اور قرآن ہماری ظاہر باطن کی چنانچہ اسلئے فرمایا کہ دو شفا **وَعَنْ** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی ھَامَتِہٖ مِنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَیْرِ سُمٍّ کَذٰلِکَ فِیْ یَافُوْخِیْ فَذَھَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لی درمیان سر کے سبب بکری کی کہ جو لی تھی کہا زہر ملی ہوئی کہا معمر نے کہ راوی اس حدیث کے ہیں پچھنے لیے میں نی بغیر کہائی زہر کی اسی طرح بیچ تالو سر کے پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھ سی یہاں تک کہ سکہلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر سے بغیر علت کی کہ محتاج کری خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ میں ہے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا نَافِعُ یَنْبَغُ بِیَ الدَّمُ فَأْتِنِیْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْہُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شَیْخًا وَلَا صَبِیًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَۃُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَھِیَ تَزِیْدُ فِی الْعَقْلِ وَتَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَتَزِیْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ کَانَ مُحْتَجِمًا فَیَوْمَ الْخَمِیْسِ عَلَی اسْمِ اللّٰہِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ وَاحْتَجِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّہُ الْیَوْمُ الَّذِیْ اُصِیْبَ بِہٖ اَیُّوْبُ فِی الْبَلَاءِ وَمَا یَبْدُوْ جُذَامٌ وَّلَا بَرَصٌ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَۃِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نے اے نافع جوش کیا ہی میرے بدن میں خون نے پس بلا لا میرے پاس سینگی والی کو کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھے کو اور نہ لڑکے کو یعنی تو کہ سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ میں یعنے اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانی والا پس کھچوا دن جمعرات کے اوپر نام اللہ تعالی کی اور بچو سینگے کھچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتہ کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور بچو سینگے کھچوانی سی دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پہنچی اوسمیں ایوب بلا میں اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات

ف یعنی بعض حدیثوں میں ناغہ بدہ کی کے سبب ذکر کیا ہے منع لینا پچھنا کا ہر روز اور منع منگل اور بدہ کی سبب انکی ذکر کیئے ہیں
شاید کہ بعض میں سبب ہی ہو تو کہا ہی ملا علی قاری کہ حدیث کی شنبہ بدہ و یکشنبہ کی کہ صحیح دوسری حدیثوں میں گذری معلوم ہوا کہ خون لینا منگل
کے دن خوب نہیں ہو اس حدیث میں بخلاف اسکی آیا جواب اسکا یہ کہ بر تقدیر صحت حدیث کہتے کی مراد یہاں یہی ہی کہ منگل کہ سترھوین
تاریخ واقع ہو جیسے کہ حدیث آیندہ میں آتا ہی اور مگر ہیچ دن بدہ کی بنا بر یہی کہ یہ حصر اعتبار غالب اور از راہ مبالغہ کی ہی انتہی

وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَامَةُ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ
دَوَاءٌ لِدَاءِ السَّنَةِ رَوَاهُ حَرْبُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْكِرْمَانِيُّ صَاحِبُ اَحْمَدَ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَالِكَ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى
وَرَوٰى رَزِيْنٌ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی معقل بن یسار سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگانی بیچ دن
منگل کی ان سترھوین تاریخ مہینے کے سی دوا ہی واسطی بیماری برس روز کی نقل کی یہ حرب بن اسمعیل کرمانی نی کہ صاحب امام احمد بن حنبل کا
اور نہیں اسناد اس حدیث کی ایسی قوی کہ اوسپر اعتماد کریں اسی طرح سی ہی منتقی میں کہ کتاب ابن جارود کی ہی اور روایت کی رزین نی مانند اسکے
ابی ہریرہ سی ف منگل کی دن پچھنی لینی میں روایتیں مختلف آئی ہیں بہتر یہی ہی کہ پرہیز کرے اس سی جب تک کہ نہ ہووے اسکی ضرورت
واللہ اعلم ف چونکہ اوپر ذکر منتر وغیرہ کا گذرا مناسب اسکے بیان کرنا تفصیل اقسام سحر کا ضرور پڑا اور مولانا عبد العزیز محدث دہلوی نے احکام
و اقسام سحر کی تفسیر میں تحت آیۃ واتبعوا ما تتلوا الشیاطین کے خوب تفصیل سی لکھی ہیں ترجمہ اوسکا خلاصہ کرکر لکھا جاتا ہی معلوم ہو جانا چاہیے کہ حکم سحر
مختلف ہی اگر سحر میں کوئی قول یا فعل کہ موجب کفر کا ہو مانند ذکر کرنی نام بتون کی اور ارواح خبیثہ کی ساتھ ایسی تعظیم کی کہ شایان رب العزت کی ہی
مانند ثابت کرنی عموم علم اور قدرت اور غیب دانی اور مشکل کشائی کی یا ذبح لغیر اللہ یا سجدہ لغیر اللہ وغیر ذالک واقع ہو بلا شبہ وہ سحر کفر ہی اور کرنی والا
اوسکا مرتد ہوتا ہی اور اسی طرح جو کوئی کہ اس طرح کا سحر واسطی کسی مطلب اپنے کی کروا وی دیدہ و دانستہ تو وہ بہی کافر ہوتا ہے اور احکام ارتداد
کی اوسپر جاری ہون گی اگر مرد ہی تو اوسکو تین دن تک مہلت دینی چاہیے تا توبہ کرے اور اس قول و فعل سی تبرا کرے اور بعد تین دن کے اگر توبہ اوس سے
درست نہوئی تو اوسکو مار ڈالیں اور زمینک دین اور بیچ مقابر مسلمانون کی اوسکو دفن نکرین اور بطور مسلمانون کی اوسکو تجہیز و تکفین نکرین اور اوسکی لیے
فاتحہ اور درود و صدقات نہ دین اور اگر عورت ہی تو اوسکو بہی نزدیک امام شافعی کی بطرح مردون کی بعد از مہلت دینے تین روز کی مار ڈالیں اور امام
اعظم رح کی نزدیک قید کرین ہمیشہ کو تا توبہ نصوح کرے اور اگر سحر میں کوئی قول یا فعل موجب ارتداد و کفر کا نہو لیکن کرنی والا اوسکا دعوی کرتا ہی کہ میں
اپنی سحر سی کار خدائی کر سکتا ہون مثلا آدمیون کی صورتون کو بصورت جانورون کی یا پتھر کو لکڑی یا لکڑی کو پتھر کر سکتا ہون یا کار پیغمبرون کے
اور معجزات اونکی کر سکتا ہون مانند اوڑنی کی ہوا میں یا قطع کرنی مسافت ایک مہینے کی ایک لحظہ میں پس وہ بہی کافر اور مرتد ہوتا ہی بسبب اس دعوی کے
نہ بسبب نفس سحر کی اور اگر کہتا ہی کہ ان اعمال سحری میں ایک خاصیت ہی کہ بسبب اوسکی قتل نفس یا بیمار کرنا تندرست کا اور تندرست کرنا بیمار کا اور
پہنچانا مرض کا اور فاسد کرنا خیال کا کر سکتا ہون پس یہ سحر بہوت بڑا گناہ اور فسق ہی اور کرنی والا اوسکا کاذب و فاسق ہی اگر یہ اپنی سحر سی نفس معصوم کو
ہلاک کرے تو مانند قصاص ورنہ [illegible] اوسکو مار ڈالیں اسلیئے کہ سعی کرنی والا ساتھ فساد کی ہی اور اس باب میں بیان ساحر او ساحرہ کی کچھ فرق
نہیں ہے اور جو کچھ کہ امام فخر الدین رازی اور اور علمائی حنفیہ نی منع کیا ہی اور ایک روایت میں امام اعظم رح سی روایت ہی کہ جسکو معلوم کرین کہ سحر
کرتا ہی ساتھ اقرار اپنی کی یا ساتھ بینہ کی ثابت ہو تو اوسکو مار ڈالنا چاہیے اور طلب توبہ کی اوس سی نکرنی چاہیے اور اگر کہے کہ میں سحر کو ترک کرتا ہون اور توبہ کرتا ہون
تو اوسکی بات کو قبول نکرنا چاہیے ہان اگر کہے کہ میں ساحر تہا اور ایک مدت سی اس شغل کو ترک کیا ہی جب تو اوسکی قول کو قبول کرین اور اوسکے خون سی [illegible]

سے گذر کر دیتی ہیں اور امام شافعی رحمہ کی نزدیک اگر ایک شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکے سحر زدہ مرگیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے اسکو
سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اوس پر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے میں نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہیں تب
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنے چاہییں اور اگر کہے کہ میں نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقا نام اسکا ساتھ نام اوسکے کی موافق پڑ گیا اور اسکا رنج
جگہ سحر کی پہنچا اور اوس میں تاثیر کی پس یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اوس پر جاری ہوتے ہیں اور یہاں ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون میں پیدا رہتا ہے حاصل اوسکا
یہ ہے کہ افعال خارق عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتی ہیں اکثر اوقات اولیا سے ظہور میں آتی ہیں مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہیں مانند زندہ کرنے موتی کی اور قطع کرنے مسافت طویلہ کی ایک ساعت میں اور
مانند انکی کی اولیا سے کثیر الوقوع ہیں اور احوال لکھنے والے ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکھتے ہیں اگر
نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کی کفر ہو تو یہاں بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کی حق میں کیون
حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال عزیمت خوانون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتھ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتے ہیں مشابہت
تمام ساتھ ساحرون کی بہم پہونچتی ہے فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال خارق عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالیٰ کی مقدور قدرت میں ہیں اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنے سے صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ اولیا کی ہاتھ سے
صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہیں اس باب میں فرق نہیں ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہیں کرتے بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی یا خواص اسمار اوسکی کی نسبت کرتے ہیں پس شرک نہیں لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتے ہیں کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارون اور خاص ستارون کی اور نام بتون کی ہیں اور اسلیے اون افعال کو اونکی
قابو اور حکم میں جانتے ہیں اور اون افعال پر اجرت لیتے ہیں اور ہمیشہ چاہتے ہیں اور نذرین اور قربانیان واسطے اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتے ہیں پس شرک صریح لازم آتا ہے اور یہ ویسا ہی ہوتا ہے مانند اسکی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشنی فرزند کی اور
فراخ کرنے رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتے ہیں اور کافر ہوتے ہیں اور موحد تاثیر
اسمای الٰہی سے یا خواص مخلوقات اوسکی سے کہ دوائین ہیں جانتے ہیں یا تاثیر دعائے صلحا بندون اوسکی سے کہ اونکی جناب سے درخواست کر کر حاجت سوالی کی
کردیتے ہیں سمجھتے ہیں اور انکی ایمان میں خلل نہیں آتا اسی طرح یہ آنا ہم پر کہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اوسکی کتنی ہیں اور کونسی قسم اوسکے موجب
کفر کی ہے اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت میں جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارق عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٰہی میں ساتھ دعا یا پڑھنی اسمار اللہ تعالیٰ کی اور بغیر نسبت کرنے
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم میں کئی طرح ہیں سحر کی بھی کئی قسمیں ہوئین اور ضبط اون اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ معلقہ ہیں مانند روحانیات کواکب اور افلاک اور روحانیات عناصر کے
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہیں مانند روحانیات ارواح جن اور شیاطین کے اور روحون کی کہ بنی آدم کی بدنون سے نکل گئی ہیں کہ اون جانون
کو بعد انتحار کرنے کی اپنی کام میں بیر کہتی ہیں لغت ہندی میں اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہیں
یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہی کو پھر طریق حاصل کرنے مناسبت کا ساتھ
روحانیات کی اور طریق کھینچنے تاثیر اونکی کا یاد کرنا نامون اونکی کا ہے اور التجا کرنی طرف اونکی ساتھ شرائط معتبرہ کی اور بنانا ہیکلون اونکا

اور کرنا طلوع مرغوب او نکی کا پڑھنا اوس کلام کا کہ مفردات اوس کا امر کی تعبیر یا حسن ترکیب کے اشارہ کرتی ہین اوپر عظمت ایک روح کی ارواح مین سے
یا اوپر صفت ایک فعل عجیب کے کہ اوس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص و علم کی مناسب اور ثنا اوسکی کی جاتی ہوئی تھی پس اقسام سحر نے
بنظر ان شقوق کی تعدد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک قسم اوس سی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیین اور سحر بابل ہے
کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام واسطی نسخ مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تھی اور نمرود اس علم کا خوب واقف تھا
ماروت سی یہ کہ اہل بابل اوسکو اونسی سیکھ کر کام مین لاتی تھی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین
مشغول ہتی تھی تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکمای بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تھا چند طلسم بنائی تھی کہ عقول انام بیچ صنعت
کرنی کیفیت انکی کی حیران ہین اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سی آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس یا چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تھا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب
مارتا اوس نقارہ مین سی آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تھا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کے کہ صاحب غائب اوس آئینہ مین دیکھتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہو جاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین
صورت اوسکی ساتھ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا
تھا چوتھی ایک حوض بنایا تھا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتی
تھی اور ہر کوئی جو کچھ چاہتا اقسام شربتون سی لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر سی پانی لوگون کی کھڑی ہوتی
اور حوض مین سی نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ آپ لایا تھا پانچوین ایک تالاب بنایا تھا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہو
آپسمین اور حق و باطل معلوم نہوتا تو ہر ایک تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سی نیچا رہتا اور غرق نہو
اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر ہو جاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل سی باز آتا تو اوسوقت نجات
پاتا چھٹی نمرود کی ڈیوڑھی پر ایک درخت لگایا تھا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑھتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑھتا جاتا
تا آنکہ اگر لاکھ آدمی ہوتی سایہ بھی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سی ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نہ رہتا اور سب آفتاب مین بیٹھی رہتی
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تھا وہ بھی اس باب مین توغل بہت رکھتا تھا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد اسکی کسی کو
یہ مو بخاطر حقیقت اوس صنعت کے میسر ہو جو کچھ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت سے یا منع کرنی موافق عادت سی کر سکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض
کہ اطبا اوس سے عاجز ہون مانند برص و جذام وغیر ذلک کی سبب اوس سی ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتھ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی طبیب ساتھ
استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیم پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی اونکو ارشاد و الہام کیا اور اسکو دست تعلیم تا در مطلق مین مجبور بنی اسیا
دیکھا سب سی منہ اپنا پھیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہو گئی کہ سورہ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات وما انا من المشرکین او
اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے لیکن کہ شرائط اس سحر مین پندرہ ہین لکھا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہرگز
گمان عجز و جہل کا اون کی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا مانین اور مطلب کو نہ پونہچا وین اور کیفیت دعوت روحانیات کوکب مین لکھتی ہین
کہ ابتدا ساتھ دعوت قمر کی کرتی ہین ان الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اس طرح کہتی ہین کہ
اسئل الی من السحر فہو منک وکل اینفع من الشر منی فہو منک وعلی ہذا القیاس بیچ دعوت اور کوکب کی اور ظاہر ہی کہ یہ اعتقاد اور یہ عمل منافی ایمان

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر سی تسخیر کرنا جن و شیاطین کا ہی جو مناسبت اور سہل الحصول اور کثیر الرواج ہی اور اس تسخیر کرنے
مین بڑی جنون سی مانند ہوائی او ہنومان اور مانند انکی کی التجا اور تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیی گذرانی اور حرکات
مناسب بیچ جگہون جنون اونکی کی کرنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا پیر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول اوس انسان کو کہ قوی القلب والجثہ مرا ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہ بیت کی جنی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانونکی ہوتی
ہین تعظیم بہت انکی کے اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہنچین اور بقوت اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بعد ازان کہ مانند غلام اونکی کی جس چیز کا حکم کرین سرانجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پہونچاتا ہی اور غالبا اس
طرح ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہوتی نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود و فساق کی پس مخالطت خباثت کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ موجود
نہین ہے نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحرون
فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پر
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسیطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یا ذکر کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کر کر و پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگون سی غیرہا ہین
عمل مین لاتے ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان زن و زناکار کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین ترکر کر تہوڑا سا گندھک [illegible] اوسمین ملاوین اور انگلی پر ملین [illegible] اس مقام پر ملین
پہر اگر مجلس مین کوئی شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اوس انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل مین یا
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساختن فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹھوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بہت بعضے
ہمارے ملک مین عمل مین لاتی ہین واسطی تعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ و تبدیل اشکال کا ساتہ سرعت کی ہی اور تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہیی کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کر کر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کر کر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمای عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہین جو ملائکہ
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسما و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت و استیلا کی اور اصلاح

قدرت مری کی حاصل کرنا اوسکا ساتھ امداد جنیات یا اعوان اولیا کی ہی جیسا کہ اوسی شرح تمل میں آیا ہی اور اپنی حوائج منت اور خلق کی حاجت میں
ساتھ اسکی منتفع ہونی دنیا میں طرح طرح حاصل کرنا اسکی کئی ہی ہماری ... تاب صدقات کا واسطی اون ارواح کی مشکور کرتے ہیں
یہ معالج پانچویں قسم کی حقیقت یہ ہی کہ مشائخ کبار اور اولیائی ابرار سی ناطی حل مشکلات کی ہم میں آیا ہی اور وہ تعلیمی دعوت تکثیف ساتھ
کیفیت عشق کے ہی بسبب استغراق کی شیخ ابو الحسن کی اسم کی اسمای الٰہی سے میسر ہوتا ہی اور صلاح قسم چہارم کی اسی قسم سے ہی یعنی خواص آیات اور اسم
اور ارقام اور اس اداؤنکی کی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کی مثل کہ بیچ کتابوں تعویذات اور خواص اسما اور سورتوں قرآن کی ساتھ قیود و شروط
اور بیچ کتابوں تکسیر کی مفصل و مشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستارون اور ارواح میں
یا ارواح خبیثہ شیاطین کی یا موقوف ہوا اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی حدت کمینی اسلیب کی ساتھ طرح حلکی کہ کبھی قصد مسبب
سی نافل کرنی اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیی بہتر ہی
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر یتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتی ہیں کہ یہود اوپر توکل کرنی کی بیچ سحر
و طرح حکمی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علموں کی کہ موجب نقض علم شریعت اور وحی آسمانی
میں صرف کرتی ہیں ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنی سیکھتی ہیں اون علموں کو کہ ضرر کرتی ہیں اون کو اور نہ ... نفع
دیتا ونکو اور ونکو نفع دیں اور عاقل کو چاہیی کہ احتراز کری اس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہان جانا چاہیی کہ علم مذموم نہیں ہاں بند
حق میں مگر بسبب ایک بات کی تین باتون میں سی اول یہ کہ متوقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئین یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کی اور نجوم کی
اسی ہی بلکہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد اتفاق اوضاع ستارون اور افلاک کی ایک طرح پر دیکھتی ہیں تو اونکی خاطر
میں متصور ہوتا ہی کہ یہ سبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی کی
ہمت ستارہ اور برج سی لیکن جگہ پکڑتی ہیں اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہیں رہتا اور حجاب عظیم حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ
مانع آتا ہی دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھی لیکن شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہیں معلوم کر سکتا
جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پونہچا جہل مرکب میں گرفتار ہوا چنانچہ قبیلی سی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفہ
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑون اور لڑائیون کا کہ فیما بین اون بزرگو
کی واقع ہوئیں وغیر ذلک اور یہی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بہری ہوئی شہوات
میں حکم سم کا رکہتا ہی اور موجب ملکہ تخییل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علموں محمودہ شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط تفریط
مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلوں اور روایات نادرہ کی اصل کو بیان کری اور علم سلوک میں اشغال
داخل دیوی اور علم دعوت اسمار کی میں قواعد سحر اور طلسم کو دیوی اور بیچ علم قصص انبیا کی جھوٹ ملاوی اور روافض کی سنی تا موجب فساد
ہو علی ہذا القیاس اگرچہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہیں اور نفع کہاں علوم سی توقع ہی اونکو نہیں پہونچتا اور یہودی اسی طرح کی علم میں مشغول
تھی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا **باب الفال والطیرة** یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی **ف** فال ساتھ ہمزہ کی اور
استعمال ہوتا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سی بھی اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہی جیسی کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی
صحت پاونگا یا نہیں سنی کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہیں فال بد

فال کا اور طیرہ ساتھ زبر طا اور زبر ی کی مصدر ہی تطیر سی جیسی کہ خیرہ تخییر سی اور سوای ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کما قیل اور فال نیک لینی محمود ہی اور سنت کی آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصًا لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد لینی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ اسکی کی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی باین طریق کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو چھکارتی اگر داہنی طرف بہاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور شکار کی بیچ بائین طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آنی کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور یہی ہین معنی فال لینی کی ساتھ سوانح اور بوارح کی کہ عبارت مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور مذمت تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الٰہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت اوسکی کا ہونا بہرحال بہتر ہی اگرچہ خطا کری اور غلطی پڑی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور نا امید ہونا اور بداندیشی کرنی مذموم ہی عقلًا اور شرعًا اور ہووی گا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق معنی فال طیرہ کی یہ ہین جو ذکر کیے گئی اور مؤلف اور محدثین بھی لایا ہی اس باب بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ اور مانند اوسکی کو بیچ حکم تطیر کی ہین منع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرھا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعھا احدکم متفق علیہ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی فال فرمایا کہ کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی منفعت کے اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار کرنا چاہیی اسکا جو کچھ کہ ہوتا ہی ہووی ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی بعد ان کہ نفی کی اسکو اور منع فرمایا اوس سی مدح کی فال کی کہ فرمایا بہتر اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا ولیکن یہان اشکال یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حالانکہ فال بد قطعًا اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان بمعنی بلکی ہی نہ بمعنی بہتر کی جیسی کہ کہتے ہین دار الآخرۃ خیر و ابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کی ہی کہ طیرہ مین بھی اعتقاد بہی کا رکھتی تھی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضًا ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاؤل لی اوس سی جیسی کہ ڈھونڈنی والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد الخ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ ولا ھامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذام والے سے جیسی کہ بہاگتا ہی شیر سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** نہین ہے لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تھا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اسمین لکہا ہی علما نی کہ اطبا کی زعم مین سات امراض مین ہی جذام اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسے اوسکو بیمار کیا اسکو بھی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ ساتھ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کی سے پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی اور کہتی تھی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر قتیل سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجکو پانی دو مجکو یہانتک

کی پڑجاتی ہے یعنی وہ سانپ ہے سو اسکو بعضون نے کہا ہے کہ اوسکی بات سے جانتے ہیں اور فرمایا کہ یہ بھی کچھ نہیں ایک بنا اپنا اصل الیٰ آخرہ یعنی لوگ
جب بیٹا جاتا ہے سبب اوسکے مر جاتا ہے چاہا جاتا ہے پس شارع نے اس عقیدے کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ کچھ نہیں ہے اور بعضون نے کہا ہے اسکو وہ ہی عورت
کی پیٹ ہی میں کہ مر جاتا ہے تو کہ وہ ہی جاتا ہے یا کوئی مرجاتا ہے اسکو باطل کیا یہ اول طور کی ہے اور بعضی نزدیک صفر قول اول ہے
بعضون کے نزدیک مہینا ہے کہ بعد محرم کے آتا ہے عرب اسکو منحوس جانتے ہیں اور حوادث وآفات اسکا جانتے ہیں یہ اعتقاد بھی باطل ہے اول ہے
بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہے پیٹ میں کہ عرب کے وقت بھوک کی کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور کبھی جی کا الم کہ وقت بھوک کی ہوتا ہے
اوسی سے ہوتا ہے اور ایک سے دوسرے میں سرایت کرتا ہے اور نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ وہ کیڑے ہیں پیٹ میں کہ کاٹتے ہیں وقت بھوک کے
اور کبھی اوس سے فساد ہو جاتا ہے بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہے پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہے اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور
پھر فرمایا کہ جذامی سے بھاگو توجیہ اسکی آخر فصل میں بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا صفر فقال اعرابی یا رسول اللہ فما بال الابل تکون فی الرمل
لکانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول رواہ
البخاری اور روایت ہے اونہین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ
اور نہ صفر ہے پس کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ پس کیا حال ہے اونٹون کا کہ ہوتے ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہیں یعنی نہایت تندرستی
اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہے اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہے اون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس کسنے خارشتی کیا پہلے کو یعنی وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نے **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا نوء ولا صفر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہے اور نہ نوء ہے اور نہ صفر ہے روایت کیا اسکو مسلم نے
ف نوء ساتھ زبر نون کے اور سکون واو کے اور آخر میں ہمزہ ہے جمع انواء کی یعنی ڈوبنا ایک ستارہ کا اور نکلنا اور ستارے کا عرب گمان کرتی تھی کہ مینہ اسی سبب سے
برستا ہے جیسے ہندی کہتے ہیں کہ مینہ برستا ہے فلانی نچھتر سے اور نہایہ میں ہے کہ نوء کی جمع انواء ہے یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منازل ہیں چنانچہ
آیہ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ ہے اسکی طرف ہے پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور مؤثر اسمین آنا چاند کا ہے
بعضے منازل میں پس شارع نے اسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الٰہی ہے نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر علت کا ہے اور اگر
جانے یہ بات کہ حق سبحانہ تعالیٰ مینہ برساتا ہے اوسوقت مین کہ یہ وقت علت ہوا اور قادر ہے کہ پہلے اوسوقت سے اور بعد اوسوقت کے بھی
برساوے اور اگر چاہے اوسوقت مین بھی نہ برساوے تو اسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہے باطل کفر نہوگا اور امام نووی نے کہا کہ باوجود اسکے بھی کفر ہے
اسلئے کہ شعار کفر کا ہے اور موہم ملت کا اونکی اور ظاہر تر یہ ہے کہ نہی مطلق ہے واسطے قطع کرنے مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسلئے کہ نہین وارد ہوئی
ہے کوئی حدیث کہ دلالت کرے اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنے کا یہ ہے کہ نکہو کہ برسائے گئے ہم فلانی نوء سے بلکہ کہو کہ برسائے گئے ہم ساتھ فضل
اللہ تعالیٰ کی اور اسکی رحمت کی **وعن جابر** قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول رواہ
مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہے اور نہ غول ہے
روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** غول ساتھ پیش غین اور سکون واو کی جمع اسکی غیلان ہے اور وہ ایک جنس ہے جن وشیاطین سے عرب گمان

کرتی تھی کہ غول جنگلوں میں گھات کرتی ہیں لوگوں کو ساتھ شکلوں طرح بطرح کی اور لوگوں کو راہ بھلا دیتی ہیں پس ہلاک کرتی ہیں پس نفی کیا اسکو شارع
نے اور کہا ہے علماء نے کہ مراد نفی ذات غول کی نہیں ہے بلکہ نفی ہو جانا اوس کی ہے صورتوں مختلفہ میں اور ہلاک کرنا آدمیوں کو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالیٰ
کے اپنی راہ بھلا دینے اور ہلاک کرنے لوگوں کے قدرت نہیں ہے **وعن** عمرو بن الشريد عن أبيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم
فأرسل إليه النبي صلى الله عليه وسلم إنا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہے عمرو بن شرید سے کہ نقل کرتے ہیں
باپ سے کہ کہا تھا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنے اسکا کہ آوے آنحضرت کی پاس بیعت کے لیے پس بھیجا آنحضرت نے طرف
اوسکے ایک شخص کو کہنے کی لیے کہ تحقیق ہم نے بیعت کی تجھ سے یعنی زبانی بغیر پکڑنے ہاتھ کے پس پھر جا روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے
اور اوس سے کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہے دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سے اور حدیث لاعدوی سے خلاف اسکے پس اسکے
تطبیق میں علماء کی بہت اقوال آئی ہیں شیخ ابن حجر عسقلانی نے شرح نخبہ میں کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہے کہ نفی عدوی کی باقی ہے عموم اپنے پر اور
امر کیا اور مخالطت سے ان بیماروں کی اصلا سبب لگنے بیماری کا نہیں ہے لیکن امر بھاگنے کا جذامی سے باب سد ذرائع سے ہے تاکوئی ورطہ شرک میں نہ پڑے
اگر کسی نے مخالطت جذامی سے کی اور ناگہان تقدیر الٰہی سے علت جذام میں مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کریگا کہ بسبب مخالطت کی ہوا پس حکم کیا ساتھ بچنے کی
تاکہ وہم میں نہ پڑے اور ساتھ اسکے آنحضرت نے آپ جذامی کے ساتھ طعام کھایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی اپنے نفس کے یہ بھاگنا واسطے اونکی ہے
کہ اپنے نفس پر صدق و یقین نہ پاوے اور بہ تقدیر پہونچنے مرض کے ورطہ شرک خفی میں پڑے انتہی اور کرمانی نے کہا کہ جذام سے بھاگنے سے یہ لاعدوی ہے اور
نووی نے کہا کہ جذام کی لیے ایک بو ہے کہ بیمار کرتی ہے اوسکو کہ دراز ہو صحبت و ہم خوری اور ہمبستری بسبب بات طب سے متعدی نہیں جسکہ ضرر کرتا ہے طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور بسبب اذن خدا کی واللہ اعلم **الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتے اور شگون بد نہ لیتے اور دوست رکھتے تھے نام نیک کو یعنی فال لیتے ساتھ اوسکی نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں
وعن قطن بن قبيصة عن أبيه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه أبو داود
اور روایت ہے قطن بن قبیصہ سے کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہے روایت
کی یہ ابو داؤد نے **ف** عیافہ ساتھ زیر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطور شگون کے بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل میں معلوم ہوا اور فال لیتے لوگ عرب
اوسمیں ساتھ نام جانوروں کی ہے جیسے کہ فال لیجاتی ہے ساتھ عقاب کے عقاب پر اور ساتھ غراب کی غربت پر اور ساتھ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہے کہ طیرہ عام ہے یعنی شگون بد پرندہ سے لیا جاوے اور جانور وغیرہ سے اور عیافہ کا استعمال خاص جانوروں کی آواز وغیرہ سے فال لینے
میں آتا ہے اور نہایہ میں ہے کہ عیافہ ڈرانا پرندہ کا اور فال لینی ساتھ اسماء اور آواز اور گذرنے اوسکی کی اور طرق ساتھ زیر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتوں کی تھی کہ وقت فال لینے کی مارتی تھیں اور بعضوں نے کہا کہ خط ریت میں کھینچنا جیسے کہ عادت رمالوں کی ہے اور جبت ساتھ
زیر جیم اور جزم با کی ہے ہر سحر کہانت کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جبت وہ چیز ہے کہ عبادت کی جاوے سواے اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال
مشرکوں کی سے ہیں اور اظہر یہ ہے کہ جبت شیطان ہے یعنی یہ افعال شیطان سے ہیں **وعن** عبد الله بن مسعود عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلاثا وما منا إلا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه أبو داود والترمذي
قال سمعت محمد بن إسماعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا الحديث وما منا إلا ولكن الله يذهبه

بِالتَّوَكُّلِ هٰذَا عِنْدِي قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا شگون بد لینا شرک ہی فرماے یہ بات تین بار یعنی مبالغۃ تا لوگ بہت بچین اوس سی اور نہیں ہم مین سی کوئی مگر یعنی مگر
کوئی کبھی اوسکی خاطر مین خیال بد سی تردد و قلجان سا و پاتا ہی ولیکن خدای تعالی لیجاتا ہی اوسکو بسبب توکل کی یعنی اگر بحکم بشریت کچھ
کھٹک اور وہم خاطر مین دی تو چاہی کہ توکل خدا پر کری اور اوس کام کو جاوی تابع اوس وہم کا نہووی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی
کہا ترمذی نی کہ سنا مین نی بخاری سی کہتی تہی کہ تہا سلیمان بن حرب شیخ بخاری کا ہی کہتا اس حدیث مین کہ وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل
کلام نزدیک میری قول ابن مسعود ہی نہ قول آنحضرت کا **ف** شرک تہی شگون بد لینا مشرکون کی رسمون مین سی تہی اور وجہ شرک خفی کا
اگرچہ اعتقاد کری کہ یون ہی ہوگا وہ شگون بیشک کفر ہی ۱۲ ح + **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ
فَوَضَعَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت جابر سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا
ہاتھ جذامی کا اور کہا اوسکو ساتھ اپنی بیچ پیالہ کی اور فرمایا کہا اعتماد کرتا ہون ساتھ اللہ کی اور توکل کرتا ہون اوپر اوسکی نقل کی ابن ماجہ نی **ف** یعنی ایسا
ہی ہر کہ بعد حصول توکل ویقین کی بہاگنا جذامی سی لازم نہین ۱۲ ح **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا هَامَةَ وَلَا عَدْوٰی وَلَا طِيَرَةَ وَاِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور
روایت سعد بن مالک سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہے ہامہ اور نہیں ہی عدوی اور نہیں ہی شگون بد اور اگر ہو شگون بد
کسی چیز مین تو ہوتا گہر مین اور گہوڑی مین اور عورت مین نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** حدیثون بیچ مقدمہ طیرہ کی مختلف آئے ہین بعضیون سی نفی
تاثیر طیرہ کی اور نہی اعتقاد اور اعتبار اوسکی سی مطلق سمجہی جاتی ہی اور یہ بہت ہین اور بعضیون سی ثبوت طیرہ کا عورت مین اور گہوڑی مین اور گہر مین ساتھ
لفظ جزم کی جیسی کہ بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی آیا ہی انما الشوم فی ثلث الفرس والمراۃ والدار اور ایک روایت مین بیچ زمین اور خادم اور فرس
کی یا ساتھ لفظ شرط کی آیا ہی جیسی کہ اس حدیث مین اور مانند اسکی مین اور بعضیون سے انکار ثبوت نحوست کا ان امور مین سمجہا جاتا ہی مانند
تمام امور کی جیسی کہ حدیث ابن ابی ملیکہ کی مین ابن عباس سی آیا ہی اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اعتقاد نحوست کا ان امور مین بیچ اہل جاہلیت
کی تہا جیسے کہ حدیث حضرت عائشہ کی مین آیا ہی وجہ تطبیق کی انحین یہ ہی کہ تطیر کسی چیز مین نہین ہی اور اگر فرض کیا جاوی ثبوت اوسکا تو
چیزین مظنہ اور محل اوسکی ہین اور حکمہ اوسکی کہتی ہین کہ انمین ثابت ہو یہ ایسا ہی جیسا حضرت نی فرمایا لو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین اور
اسی طرح کلام ہی قاضی کا کہ کہا یہی لا نا لا طیرہ کی اس شرط مذکور کو دلالت کرتا ہی اوپر کہ نحوست تطیر کی منفی ہی ایسی یعنی اگر نحوست کو وجود و ثبوت
تو ان چیزون مین ہوتا کہ قابل تر ہین اسکو لیکن وجود و ثبوت نہیں انمین پس اصلا وجود نہیں کہتی اور بعضون نی کہا کہ نحوست عورت مین نا موافقت اوسکی
ہی اور یہ کہ بچہ نہ ہوتا ہو اوسکی اور اطاعت خاوند کی نکری یا مکروہ و بدشکل ہو نزدیک اوسکی اور نحوست گہر مین یہ ہی کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بری ہون یا
ہوا ناموافق ہو اور نحوست گہوڑی مین یہ ہی کہ وہ سرکش ہو اور گران قیمت ہو اور موافق غرض مصلحت کے نہو اور یہی مراد خادم مین ہی
یا نحوست محمول ہی اوپر کراہت و ناخوشی کی بحسب طبع کی پس نفی شوم و تطیر کی اوپر عموم اور حقیقت کے محمول ہوگی واللہ اعلم ۱۲ ح
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيْحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خوش آتا اونکو جس وقت کہ نکلتی واسطی کسی کام کی یہ کہ سنین اے راشد اے نجیح یعنی پایا
نیک مراد نقل کی یہ ترمذی نی + **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَطَيَّرُ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَاَلَ

عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورأی بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رأی كراهية ذلك في وجهه واذا دخل قرية سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح بذلك ورأی بشر ذلك في وجهه وان كره اسمها رأی كراهية ذلك في وجهه رواه ابوداود اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل کو پوچھتے نام اوسکا پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرۂ مبارک کے اونکی کی اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرۂ مبارک اونکی کی یعنی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ اچھے نام کی اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکا پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی کی اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی تطیر نہیں تھی اسلیے کہ بسبب اسکے اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت وقبح اوسکی کا چہرۂ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اسلیے کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی وناخوشی کی قطع نظر کرنیکے تطیر وتفاول سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے حاصل ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیے نام اچھا اسلیے کہ برے نام کبھی موافق ہوجاتے ہیں تقدیر کی جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الٰہی ساتھ اوسکے کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں بعضے لوگ کہ یہ بسبب نام اوسکے کی ہے پس منحوس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اوسکی سے حرج ع

وعن انس قال قال رجل یا رسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا واموالنا فتحولنا الى دار قل فيها عددنا واموالنا فقال عليه الصلوة والسلام ذروها ذميمة رواه ابوداود اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے طرف ایک اور گھر کی کم ہوگئے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کی چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیل تطیر کی سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی تسکین اسلیے فرمایا کہ اونکی دلون میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان شاید بسبب رہنے کی اس مکان میں ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاوین تاکہ وہم کا منقطع ہوجاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑین ع

وعن يحيى بن عبد الله بن بحير قال اخبرني من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا ارض يقال لها ابين وهي ارض ريفنا وميرتنا وان وباءها شديد فقال دعها عنك فان من القرف التلف رواه ابوداود اور روایت ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجھکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کی سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہرون سے ہمیں وہاں آکر غلہ جمع ہوجاتا ہے بکنے کے لیے یا یہاں سے اور شہرون کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونے اپنے سے اوسمیں یعنی آمد ورفت کرنے سے طرف اوسکی اسلیے کہ قریب ہونی بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف وہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیلہ عدوے کی سے نہیں ہے بلکہ قبیلہ طب اور علاج کی سے ہے اسلیے کہ ہوا کی صالح اور موافق ہونا اشیا سے ہے واسطے صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے انتہی اور شاید کہ بھاگنی والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اوس شخص نے شکایت وبا سے کی کہ اوس سے بہت مرض لاحق تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اسلیے کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن متمسک ساتھ اسکی نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی واقع ہونی وبا کی سی اس مین مین اور اسکو تجربہ ہو جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ ورطہ شرک خفی کی اوسکو ساتھ نکل آنیکی وہان سی حکم دیا کہ یا وہان واقع ہووی اور بعد از واقع ہونی کی وہان سی بھاگنی کو جائز کہا اور کلام اس مین سبب اوسکے تھا کہ بلا کی پیشانی کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی کہ دیا اور تشریح کر دے کہ حکم ساتھ اوسکی فرمایا تھی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ حکم مین ہے ساتھ منع اور نہی کی نکلنی اور بھاگنی وبا کی سی اور بیچ منع اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی مین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد ہی معارض صحیح حدیثون کی نہین ہو سکتی اور کہا ہی علما نے کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک دو حدیثون کی روایت نہین کی اور وہ بھی ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بھی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین حاصل کلام یہ ہے کہ بھاگنا ممنوع او معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بے تقدیر صبر کی مر جاؤن گا اور اگر نکل جاؤن گا تو نجات پاؤن گا کافر ہوتا ہے اپنے تا کی حالی او قیاس اسکا او پر نکلنی کی گھر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب ورود ہونی نص کی اوپر خلاف اسکو یہ بھی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گھر کی اور لگنی آگ کی اوس مین غالب یقینی ہی مانند مخالف مرنی کی وقت نکلنی کی کہ مشکوک و موہوم ہی ۱۲ ع

الفصل الثالث تیسری فصل **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مُرْسَلًا** روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر اوسکا نیک فال ہی اور شگون بد نہین کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی پس جس وقت کہ دیکھی ایک تمہارا او چیز کو کہ ناخوش رکھتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد لیتے ہین اوس خلجان و وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیے کہ کہی یا اللہ نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین پھرنا اور قوت نیکی پر مگر ساتھ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی

بَابُ الْكَهَانَةِ

بیچ بیان کہانت کے **ف** شرح مین لکھا ہی کہ کاہن فال گو او کہانت ساتھ زبر کی فال گوئی کرنی او ساتھ زیر کے حرفہ اوسکا او طیبی نی کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آیندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار او پوشیدہ چیزون کا عرب میکے بیچ تھی کہ بعضی تو مین تھی دعوی کرتی تھی جنات خبرین پہنچاتی ہین او منقول ہی کہ شیطان چوری سی سُن آتی تھی احکام آلہی آسمان پر سی او کاہنون سی کہدیتی تھی اور وہ آمیزش کچھ زیادہ کر کر کہتی بہت قبول کرتی اوسکو جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی او باطل ہوئی کہانت او بعضی وقت اسباب او علامات سی کچھ معلوم کرتی تھی کہ اونکو عراف کہتی تھی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہونی کا بتا دیتی تھی جیسی سوال کی آئی مین و اطلاق کاہن کا عراف او منجم پر بھی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین او اونکا مال لینا بھی حرام ہی او لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوا او محتسب پر منع او تادیب اونکی لازم ہی ۱۲ ع

الفصل الاول پہلی فصل **عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُمُوْرًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِيْ نَفْسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین تھی کہ تھی

انکو جاہلیت میں ایک انھیں میں سے یہ ہی کہتی ہیں آتے کاہنوں کی پاس لیعنی او پوچھتے ایسے چیزیں اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنوں کی پاس کہا معاویہ نے کہا میں نے دوسری چیز یہ ہی کہ تھی ہم شگون بد لیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا اپنے دل اپنی کا پس نہ باز رکہے تمکو یعنی کسی کام سے یہ خیال آنا کہا معاویہ نے کہا میں نے ایک ان میں سے یہ ہی کہ ہم میں کتنے ایک شخص خط کہینچتے ہیں فرمایا تہی ایک نبی انبیا میں سے خط کہینچتے یعنی با مرالہی یا ساتہ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سے دانیال ہی یا بعضوں نے کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی والا خطا مراد اس سے نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کہینچنے کا مفقود و معدوم سوا تو عمل کرنا بہی اوپر علم ممنوع ہوا یعنی یہ کیا جاتا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کہینچتے تہی اپنے ہی ویسا ہی خط کہینچے پس جب معلوم نہو تو کرنا اوسکا بہی حرام ہوا اور بیان اوسکا باب الایجوز من العمل فی الصلوۃ میں بہی ہو چکا ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ سوال کیا لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال کاہنوں کا کہ آیا انکے سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہیں پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نہیں ہی کچھ یعنی لائق اعتماد و التفات کرنے ان کی خبر پر نہیں کہا لوگون نے کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتے ہیں اور خبر دیتے ہیں کبہی ساتہ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نے کہ یہ کلمہ ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پہر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنے کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیے پس ملاتی ہیں بیچ کاہنوں اس کلمہ میں زیادہ سو دروغ سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا کیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہوں نے حق سے یا وحی کی یا ساتہ اوسکا ساتہ لوح محفوظ کی واسطے اوسکی او دیتے ان کہا کہ معنی پہر اوسکی ڈالتی کی ہیں یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی مرغ وہ دانہ ڈالتا ہی مرغی سے بیچ کرنی کی وقت اسطرح کہ نہیں جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو بیچ دوست کے کان میں اسطرح کہ نہیں مطلع ہوتا اوس پر غیر اسکا ہیچ **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی تحقیق فرشتے یعنی ایک جماعت اون میں سے اوترتے ہیں عنان میں اور عنان کہتے ہیں ابر کو پس ذکر کرتے ہیں کاموں کا کہ تقدیر کیے گئی آسمان میں پس چوری سے اور پوشیدہ کان رکہتے ہیں شیاطین پس سنتی ہیں اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہنچاتی ہیں اوسکو طرف کاہنوں کی پس جہوٹ بناتے ہیں ساتہ اون کلموں کی کہ شیاطین سے سنتی ہیں سو جہوٹ اپنی طرف سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی اس سبب سے بعضی خبریں موافق واقع کی ہو جاتی ہیں لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اوسمیں جہوٹ بند کیا شارع نے دروازہ استفادہ کا اوس سے اور فرمایا کہ نہیں ہی کچہ **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچہے اوس سے کچہ یعنی غیب کے باتیں نہیں قبول کیجاتی واسطے اوسکی نماز چالیس راتوں کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

اور ابو داود نے ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہ محمول ہی حلال جاننے پر یا تغلیظ و تشدید ہی اور یہ کہ ابن ماجہ کی تابع کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ حکم کرتا ہی اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتی ہین فرشتی بازو اپنی یعنی ڈرتی اور کانپتی ہین ہیبت اور عظمت حکم الہی سی بسبب خوف قول و کلام الہی کی گویا آواز کلام الہی کی یعنی بیچ سدم ظہور اور تعشر فہم و استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہی کہ کھینچی جاوی پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہی ڈر فرشتوں کی دلوں سی کہتی ہین یعنی تمام فرشتی کم رتبہ فرشتوں مقرب سی کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہاری نی کہتی ہین فرشتی مقرب نیچے کو کہ حکم کیا پروردگار نی یا کہتی ہین اون فرشتون پوچھنے والون سی حق ہی یعنی حق ہی حکم کہ حکم کیا پروردگار نی اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہی پس سنتی ہین اون باتون کو چوری سی سننی والی کہ جن شیاطین ہین اور چوری سی سننی والی اسطرح ہین کہ بعضے اونکی اوپر بعضون کی ہین اور بیان کی سفیان نی ہیئت اونکی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی ہاتھ اونگلیوں تک کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیون اپنی کی پس سنتا ہی چوری سی سننی والا بات کو پھر ڈالتا ہی اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہی پھر ڈالتا ہی اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچی اوسکی ہی یہان تک کہ ڈالتا ہی وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس کبھی پاتا ہی چوری سی سننی والی کو شعلہ پہلی ڈالنی اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہی اوس بات کو پہلی پہنچنی شعلی کی پس جب پہنچتی ہی وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہی کاہن ساتھ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہی لوگون کو ساتھ اوس بات کی بیچ اثنا جھوٹی باتون کی پس جب جھٹلاتا ہی اوسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتون اوسکی کی تو کہا جاتا ہی یعنی کہتا ہی تصدیق کرنی والا کاہن کا ساتھ اوسکی کہ جھٹلاتا ہے اوسکو کیا نہین ہی اور نہین جانتا تو کہ کہا واسطی ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نی فلانی فلانی دن ایسی اور ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہی کاہن اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سی یاد رکھ اور ست گو ہوا اور یعنی اور وہ سو جھوٹ نہین منظور کرتی بسبب کہ اوسکی کہ اونکی باطن مین ہی جیسی کہ انجام مین جانچ کہ اگر ایکبار بات اونکی اتفاق کی سچی ہو گئی تو دنیادار معتقد اونکی ہو جاتی ہین بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکے دلون مین ہی نقل کی یہ بخاری نی ف ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث مین کہ آگی آتی ہی صریح آیا ہی کہ کاہن ساحر ہی اور ساحر ہی یہان مراد کاہن ہی اور نسبت میں اوسکی شک کی ہوگا یا ساحر ہی مراد منجم ہی جیسی کہ ایک حدیث مین آیا ہی المنجم ساحر لیکن کہ ساحر خبر غیب کی نہین سنتا ہی بعض اور اوکاہن مین مرجع کی ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کی ایذا پاکر مرتا ہی یا جل جاتا ہی ساتھ رجم کی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ

اگر کسی صورت میں دیکھا ہی تو بنی اگر ساتھ حلیہ مخصوص کی بیان کرتا تو وہ کہتی کہ جا تو نی آنحضرت کو نہیں دیکھا اور امام نووی نی کہا صحیح یہ ہی کہ آنحضرت ہی کو حقیقۃ دیکھا خواہ اونکی صفت معروفہ پر دیکھا یا سوای اوسکی اختلاف صفات کا موجب اختلاف ذات کا نہیں ہوتا اور اختلاف و تفاوت صورتون کا باعتبار کمال نقصان ایمان دیکھنی والی کی ہی جسنی حضرت کو اچھی صورت میں دیکھا بسبب کمال دین اپنی کی دیکھا اور جسنی بخلاف اوسکی دیکھا بسبب نقصان دین کی دیکھا اور اسطرح پر ایک نی بڈہا دیکھا اور ایک نی جوان اور ایک نے راضی اور ایک نے خفا اور ایک نی روتی ہوی اور ایک نی خوش اور ایک نی ناخوش تمام یہ مبنی ہی اوپر اختلاف حال دیکھنی والی کی پس دیکھنا آنحضرت کا گویا کسوٹی ہی معرفت حال دیکھنی والی کی اور اسمین ضابطہ مفیدہ ہی سالکون کی لیے کہ اوس سی حال اپنی باطن کا معلوم کر کر علاج اوسکا کرین اور اسی قیاس پر بعضی ارباب تمکین نے کہا ہی کہ جو کلام آنحضرت سی خواب مین سنی تو اوسکو سنت صحیحہ پر عرض کری اگر موافق ہے تو حق ہی اور اگر مخالف ہی تو بسبب خلل سامعہ اوسکی کی ہی پس ذات کریمہ اونکی کا اور اوسچیز کا کہ دکھی پائی جاتی ہی حق ہی اور حقیقت مین تفاوت اور اختلاف کہ ہی تجھسے ہی حضرت شیخ علی متقی نقل کرتی تھی کہ ایک فقیر نی فقرای مغرب سی آنحضرت کو خواب مین دیکھا کہ اوسکو شراب پینی کی لیے فرماتی ہین اوسنی واسطے رفع اس اشکال کی علماء سی استفتا کیا کہ حقیقت حال کی کیا ہی ہر ایک عالم نی محمل اور تاویل اوسکی بیان کی ایک عالم تھی مدینہ مین نہایت متبع سنت کی اونکو شیخ محمد بن عراق کہتی تھے جب وہ استفتا اونکی نظر سی گذرا تو اونھون نی فرمایا کہ یون نہین ہی جسطرح اوسنی سنا اوس شخص کی سامعہ مین خلل ہی آنحضرت نے اسکو فرمایا لا تشرب الخمر اوسنی لا تشرب کو اشرب سنا ۱۲ مترجم

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان بی متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی دیکھا مجکو خواب مین پس شتاب دیکھی گا مجکو جاگتی مین اور نہین بنتا شیطان میری صورت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی حضرت کے زمانہ مین جو شخص کہ دیکھتا تھا خواب مین حضرت کو تو اللہ تعالی توفیق دیتا تھا اوسکو کہ جاگتی مین دیکھی اور مسلمان ہو اور یا یہ مراد ہی کہ آخرت مین دیکھی گا جاگتی مین ۱۲ ع

وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرؤیا الصالحۃ من اللہ والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم ما یحب فلا یحدث بہ الا من یحب واذا رای ما یکرہ فلیتعوذ باللہ من شرھا ومن شر الشیطان ولیتفل ثلثا ولا یحدث بہا احدا فانہا لن تضرہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خواب اچھا اللہ کیطرف سی ہی اور خواب برا شیطان کی طرف سی ہی پس جسوقت دیکھی ایک تمہارا ایسا خواب کہ خوش کری اوسکو پس نہ بیان کری اوسکو مگر اوس شخص کی رو برو کہ دوست رکھتا ہی اوسکو یعنی علماء اور صلحاء اور اقربا سی اور حمد کری اللہ تعالی کی جیسی کہ ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین ہی اور جسوقت دیکھی ایسا خواب کہ ناخوش رکھتا ہے پس چاہیے کہ پناہ مانگی ساتھ اللہ کی برائی اوسکی سی اور برائی شیطان کی سی اور چاہیے کہ تھتکاری تین بار یعنی بقصد دفع کرنی شیطان کی اور نہ بیان کری اوس خواب کو کسی کے رو برو یعنی دوست کے رو برو اور نہ دشمن کے رو برو تاکہ وہ تعبیر نہ کری بحسب ظاہر صورت اوسکی کی اور تعبیر جیسی دیتا ہی ویسی ہی واقع ہوتی ہی بتقدیر الہی پس تحقیق وہ خواب نہین ضرر کری گا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف شیطان کیطرف سی یعنی باعث خوشی اوسکی کا ہوتا ہی اگرچہ پیدا کرنا اور دکھانا دونون کا ساتھ پیدایش الہی کی ہی حاصل یہ ہی کہ اچھا خواب بشارت ہی حضرت پروردگار کیطرف سے بندی کی لیے تا باعث حسن ظن کا ہو ساتھ اللہ تعالی کی اور موجب مزید شکر کا اور خواب ناخوش اور جھوٹا شیطان دکھاتا ہی تاکہ غمگین کری مسلمان کو اور بد گمان اور سست ہو جائی سلوک طریق حق کی اور بعضی نے ذکر کری ہی یہ ہین کہ اللہ تعالی نی گردانا ہی ان افعال مذکورہ کو سبب سلامتی کا ناخوشی سی جیسی کہ گردانا ہی صدقہ کو سبب بچاؤ مال کا اور دفع بلیات کا ۱۲ ع

وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای احدکم الرؤیا یکرھہا فلیبصق عن یسارہ ثلثا ولیستعذ باللہ من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبہ الذی کان علیہ

یہ کہ مراد قرب زمانہ سی برابر ہونا شب و روز کی ہی یعنی کہ جس موسم مین رات دن برابر ہوتی ہین مزاج تندرست اور معتدل ہوتا ہی خواب درست تر اور خلط
و خلل سی سالم تر ہوتا ہی تیسری یہ کہ مراد قرب زمانہ سی وہ زمانہ ہی کہ سال مانند مہینے کی گذرینگی اور مہینے مانند ہفتہ کی اور ہفتہ مانند روز کی اور روز مانند
ساعت کے اور کہا ہی علمانی کہ مراد اس سی زمانہ امام مہدی کا ہی کہ ان دنون مین اونکی عدل سی سب عیش مین ہونگی اور زمانہ عیش کا ہرچند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہی اور زمانہ غم و محنت کا ہرچند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہی پس بیچ زمانہ مہدی کی بہی خواب صحیح و راست ہونگی یعنی کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی راست تر ہی خواب اوسکا بہی راست تر ہی اور چونکہ حدیث سی صحت خواب کی اور طرح اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطی بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت مین اشارہ ہی اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہین بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہی حق کی طرف سی لائق تعبیر وغیرہ کی ہی اور خیال نفس ہی جیسی کہ ایک شخص ایک کام یا حرفہ کرتا ہی ازبسکہ وہ خیال مین بیٹہا ہی وہی خواب مین دیکہتا ہی
یا عاشق معشوق کی خیال مین ہوتا ہی اوسکو خواب مین دیکہتا ہی اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین اور رنجیدہ کری اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سی رکہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہی کہ ساتہ اوسکی آدمی زاد سی بازی کرتا ہی جیسی کہ دیکہتا ہی کہ میرا سر کٹ گیا ہی اور اسی قبیل سی ہی احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبہی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہی وغیرہ ذلک پس یہ دو قسمین قابل اعتبار تعبیر کی نہین اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا ہی
جانب حق سی بندہ کی لیے تا ساتہ اوسکی خوش ہووی اور طلب حق مین تازہ ہووی اور حسن ظن اور امیدواری کہی یہ قابل تعبیر کی ہی اگر نہ بیان
کری اگر کہنے اسلیے کہ جب وہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہین تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہی اور یہ بہی ہی کہ جب کہیگا اور سننی والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس مین ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہی وقوع مین اور شارحون نی بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکہی ہین ایک یہ
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہرتی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہی اس مین اور اس تقدیر پر ضمیر کان
یکرہ کی پہرتی ہین آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نی تہی آنحضرت کہ ناخوش رکہتی اوسکو کہ کوئی دیکہی خواب مین کہ طوق اوسکی گردن مین
ڈالا ہی یعنی کہ صفت دوزخیون کی ہی جیسی کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پہری اور کان
یکرہ کی ابوہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہی ابوہریرہ سی یعنی کہا ابن سیرین نی کہ تہی ابوہریرہ ناخوش رکہتی دیکہنی طوق کو خواب مین اور
ابوہریرہ نی آنحضرت سی سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سی کہا اور تیسرا احتمال یہ ہی کہ ضمیر قال کی پہری طرف راوی کی ابن سیرین سی اور کان یکرہ مین ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نی کہ تہی ابن سیرین کہ مکروہ رکہتی طوق کو اور ظاہرا یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکہتا ہی یعنی کہ ابن سیرین بہت مشہور ہین تعبیر
خواب مین واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکہنا قید کا یعنی بیڑیون کا پانون مین اور بعضہم ساتہ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی مین آیا ہی پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہی طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابوہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین کی
اور تعبیر کہنے والی اہل عصر لوگونکی کی یعنی اگر کوئی خواب مین دیکہتا کہ قید اوسکی پانون مین ہی تو اوسکو اچہا جانتی تہی کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سی اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہی جیسی کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کے ہی اور کہا ہی اہل تعبیر نی کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکہی کہ قید پانون مین ہی تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا ہی حال پر ہی کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہی ساتہ
اختلاف دیکہنی والی کی مثلاً اگر تاجر دیکہی خواب مین کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹہا ہی اور ہوا موافق چلتی ہی تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت مین ہی
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سی دیکہی تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت مین ہی شرح **وعن جابر قال**
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کأن رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقَالَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ آیا ایک شخص پاس رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ سر میرا کاٹا گیا ہی کہا جابر نی پس ہنسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ جسوقت کہیل شیطان
ساتہ ایک تمہاری کی خواب مین سو نہ بیان کری اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی یہ خواب تیرا اضغاث احلام مین سی ہی ا[…]
اوس قسم سی ہی کہ شیطان بازی کرتا ہی ساتہ آدمی کی تا غمگین کری اوسکو ایسی خواب کو چھپانا چاہئی اور طیبی نی کہا کہ آنحضرت نی وحی سی جانا ہوگا یا
حال سی کہ یہ خواب اضغاث احلام مین سی اور بازی شیطان ہی اگرچہ نزدیک تعبیر کہنی والون کی اوسکی تعبیر ہی مثل زوال نعمت و مفارقت
اور مانند اوسکی کی شرح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنَّا
فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَأُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَّلْتُ أَنَّ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَاقِبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ دِينَنَا
قَدْ طَابَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکہا مین نی ایک رات بیچ اون چیزون کی کہ دیکہتا ہی سونی
والا خواب مین دیکہتا ہون گویا مین اور صحابہ میری بیٹھی ہین بیچ گہر عقبہ بن رافع صحابی کی پس لائی گئین میری پاس کہجورین تر کہ انکو رطب ابن طاب کہتی ہین
تعبیر کی مین نی یہ کہ سربلندی اور بزرگی واسطی ہمارے ہی دنیا مین اور عاقبت نیک آخرت مین یعنی رفعت لفظ رافع سی لی اور عاقبت عقبہ سی اور
دین ہمارا اچہا ہی یعنی یہ لفظ رطب ابن طاب سی لیا نقل کی یہ مسلم نی ف عادت شریف آنحضرت کی تہی کہ ناموں سے بطریق تفاول و تاویل کی معا[…]
لیتی تہی اور یہ مخصوص ساتہ تعبیر خواب کی نہ تہا بیداری مین بہی ساتہ انکی فال لیتی تہی جیسی کہ سفر ہجرت مین کہ مکہ سی مدینہ کو تشریف لیجاتی تہی کہ بریدہ اسلمی
کو ساتہ چند سواروں کی کہ اونکو قریش نی اوسکو واسطی پکڑنی آنحضرت کی تعین کیا تہا اور سو اونٹ دینی کا وعدہ کیا تہا فرمایا کہ تو کون
اور نام تیرا کیا ہی اوسنی کہا بریدہ پس حضرت نی ابوبکر سی فرمایا قد برد امرنا یعنی ٹھنڈی ہوئی کام ہمارے مین الی آخر الحدیث شرح وَعَنْ
أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى
أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دیکہا مین نی خواب مین کہ تحقیق مین ہجرت کرتا ہون کسی طرف ایک زمین کی
کہ اوسمین کہجورین ہین پس گیا خیال میرا بیچ تعبیر اوسکی کی طرف اسکی کہ وہ شہر یمامہ ہی یا ہجر ہی پس ناگہان وہ تہا مدینہ کہ نام قدیم اوسکا یثرب ہی اور دیکہا مین نی
اس خواب اپنی مین کہ تحقیق ہلاتا ہون مین تلوار پس ٹوٹ گئی اوپر سی پس ناگہان تعبیر ٹوٹنی تلوار کی وہ تہی کہ پہنچی یعنی مومنون کو سختی و غم روز جنگ احد کی یعنی زخمی ہوئی
بعضی اور بعضی شہید ہوئی پہر ہلایا مین نی تلوار کو دوسری بار پس حالت اصلی پر آگئی تلوار اور درست ہو گئی بہتر اوس چیز سی کہ تہی پس ناگہان تعبیر
درست ہونی تلوار کی وہ تہی کہ لایا اوسکو خدای تعالی کہ وہ فتح تہی اور جمع ہونا مومنین کا یعنی فتح مکہ یا صلح حدیبیہ کہ وہ سبب ہوئی فتح کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف یمامہ نام ایک شہر کا ہی شہرون حجاز کی ہی کہ اوسمین کہجورین بہت ہوتی ہین اور ہجر بہی نام شہر کا ہی اور ایام جاہلیت مین
مدینہ کا نام یثرب تہا پہر نام رکہا گیا اوسکا مدینہ اور طیبہ اور طابہ اور اوس نام سی حضرت نی منع فرمایا اسلیی کہ یثرب مشتق ہی ثرب بالتحریک سی کہ بمعنی فساد
کی ہی اور اسکی مثل ہی اور بعضی حدیثون مین جو حضرت نی یثرب فرمایا تو پہلی ہی کی فرمایا ہوا یا جانتے انکی لیی اور نہی تنزیہی ہی یا اسلیی کہ ابتدا
ہجرت مین لوگ اسلام کو جانتی نہ تہی تا کہ پہچان لین اسلیی جمع کیا درمیان اسم نام اور نام شرعی کی اور یہ احتمال ظاہر تر ہی اور کلام اللہ مین
جو آیا ہی یا اہل یثرب لا مقام لکم الخ تو زبانی منافقون کی فرمایا ہی شرح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

سلم بينا انا نائم اتيت خزائن الارض فوضع في كفي سواران من ذهب فكبرا علي فاوحي الي ان انفخهما فنفختهما فذهبا فاولتهما الكذابين الذين انا بينهما صاحب صنعاء وصاحب اليمامة متفق عليه وفي رواية ويقال احدهما مسيلمة صاحب اليمامة والعنسي صاحب صنعاء لم اجد هذه الرواية في الصحيحين وذكرها صاحب الجامع عن الترمذي اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی بیچ ہاتہون میرے دو کڑے سونے کی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت اپنی سونے کی پس وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اسلئی مجکو سوتی میں یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا میں نے اونکو پس اوڑ گئی وہ پس تعبیر کی اونکی میں نے وہ جہوٹے کہ میں بیان اون دونوں کی سون یعنی باعتبار مکان کے ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونوں جہوٹوں کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک کو اونمیں سے مسیلمہ صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا نہیں پایا میں نے یہ روایت صحیحین میں اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا میں الخ یعنی لائی میرے پاس کنجیان زمین کے خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی کو یا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہووینگی اونکی حضرت امت اونکی اور دین ملت اونکی عام ہو پہیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون میں سے اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی میں دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض وفات آنحضرت کے اوسکو مار ڈالا پس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ نی حضرت صدیق کی خلافت میں مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دو جہوٹون کی علیہ السلام والصلوۃ لکہا ہی علماء نی کہ کڑے ہی ساتہ ساتہ قید ہاتہ کی مین اور قید باز رکہتی ہی ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی پس دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی مین بہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہیں چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونے کی کڑون کا تہا بسبب ہاک کی بیچ زیب زینت دنیا کی اور شدت کراہت او مخالفت اون دو کذاب کے واللہ اعلم بالصواب ترجمہ **وعن** ام العلاء الانصارية قالت رايت لعثمان ابن مظعون في النوم عينا تجري فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذلك عمله يجري له رواه البخاري اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا میں نے واسطے عثمان ابن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا میں نے اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط بڑہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی قیامت تک ترجمہ **وعن** سمرة ابن جندب قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا صلى اقبل علينا بوجهه فقال من راى منكم الليلة رؤيا قال فان راى احد قصها فيقول ما شاء الله فسالنا يوما فقال هل راى منكم احد رؤيا قلنا لا قال لكني رايت الليلة رجلين اتياني فاخذا بيدي فاخرجاني الى ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بيده كلوب من حديد يدخله في شدقه فيشقه حتى يبلغ قفاه ثم يفعل بشدقه الاخر مثل ذلك ويلتئم شدقه هذا فيعود فيصنع مثله قلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا على رجل مضطجع على قفاه ورجل قائم على راسه بفهر او صخرة يشدخ به راسه فاذا ضربه تدهده الحجر فانطلق اليه لياخذه فلا يرجع الى هذا حتى يلتئم راسه وعاد راسه كما كان فعاد اليه فضربه فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا

اور لی چڑہی مجکو اوپر درخت کی پہر داخل کیا مجکو ایک گہر مین کہ وہ بہت اچہا اور افضل تہا پہلی گہر سے اور تہین اوسمین بوڑہی اور جوان پس کہا مین واسطے ان
دونون شخصون کی کہ تحقیق تمنی پہرایا مجکو آج کی رات پس خبر دو مجکو اوس چیز کی کہ دیکہی مین نی قالا نعم اما الرجل الذی رایتہ یشق
شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ والذی رایتہ
یشدخ راسہ فرجل علمہ اللہ القرآن فنام عنہ باللیل ولم یعمل بما فیہ بالنہار یفعل بہ ما رایت الی یوم
القیمۃ والذی رایتہ فی الثقب فہم الزناۃ والذی رایتہ فی النہر آکل الربوا والشیخ الذی رایتہ فی اصل الشجرۃ
ابراہیم والصبیان حولہ فاولاد الناس والذی یوقد النار مالک خازن النار والدار الاولی التی دخلت
دار عامۃ المؤمنین واما ہذہ الدار فدار الشہداء وانا جبرئیل وہذا میکائیل فارفع راسک فرفعت
راسی فاذا فوقی مثل السحاب وفی روایۃ مثل الربابۃ البیضاء قالا ذاک منزلک قلت دعانی
ادخل منزلی قالا انہ بقی لک عمر لم تستکملہ فلو استکملتہ اتیت منزلک رواہ البخاری کہا اون دونون نی کہ ہان
خبر دیتی ہین ہم اب وہ شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو کہ چیری جاتی ہین کلی اوسکی پس وہ شخص جہوٹا ہی بولتا ہی جہوٹ پس نقل کی جاتی ہین
جہوٹی باتین اوس سی یہانتک کہ پہونچتی ہین اطراف مین پس کیا جاتا ہی ساتہ اوسکی جو کچہہ کہ دیکہا تمنی قیامت تک اور وہ شخص کہ دیکہا تمنی
اوسکو کہ کچلا جاتا ہی سر اوسکا پس وہ شخص ہی کہ سکہلایا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی توفیق دی اوسکی سیکہنے کی پس سو رہا اوس سے راتکو اور نہ عمل
کیا دنکو موافق اوس چیز کی کہ قرآن مین ہی کی جاتی ہی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ دیکہی تمنی قیامت تک اور وہ کہ دیکہی تمنی تنور مین پس وہ زناکار ہین اور وہ
شخص کہ دیکہا تمنی اوسکو نہر مین پس وہ سود خور ہی اور وہ بوڑہا کہ دیکہا تمنی اوسکو بیچ جڑ درخت کی ابراہیم ہین اور لڑکی گرد اونکی پس اولاد ہی آدمیون
کی اور وہ شخص کہ جلاتا ہی آگ مالک ہی دار وغہ دوزخ کا اور گہر پہلا کہ داخل ہوی تم اوسمین گہر ہے عامہ مومنین کا یعنی وہ بہشت ہی کہ جسمین تمام
مومنین ہونگی اور لیکن یہ گہر پس گہر ہی شہیدون کا اور مین جبرئیل ہون اور یہ میکائیل ہین اور اوٹہاؤ تم سر اپنا پس اوٹہایا مینی سر اپنا پس ناگہان
اوپر میری مانند ابر کی تہا یعنی نہایت بلندی مین اور ایک روایت مین مانند ابر تو بر تو سفید کی کہا اون دونون شخصون نی کہ ہی یہ مکان آپ کا
کہا مینی چہوڑ دو مجکو کہ داخل ہون مین اپنی مکان مین کہا اون دونون شخصون نی کہ تحقیق باقی رہی ہی عمر تمہاری نہین پورا کیا تمنی اوسکو پس
اگر پورا کروگی تم اوسکو داخل ہووگی اپنی مکان مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** سو رہا اوس سی راتکو الخ یعنی نہ پڑہا قرآن رات کو اور دنکو اوپر
عمل کیا عمل قرآن پر رات اور دن مین یہی اور تلاوت قرآن کی رات کو بہی عمل کرنا قرآن پر ہی ولیکن چونکہ معمول تہا شب مین عمل کرنا ساتہ تلاوت
اوسکی کی ہی مخصوص کیا ساتہ اوسکی اور عمل ساتہ امر و نواہی قرآن کی متعلق ساتہ روز کی رکہا باعتبار غالب کی انتہی تقریر الشیخ رح اور ملا علی رح
نی لکہا ہی باوجودیکہ بڑی نعمت ملی تہی یعنی علم قرآن پس اوسکی تلاوت سی غافل ہوکر سو رہا اور یہ بعض اوقات باعث بہول جانی کا ہوتا ہی
اور وہ گناہ کبیرہ ہی اور نہ عمل کرنی والا اوامر و نواہی قرآن پر باوجودیکہ مراد نزول قرآن سی عمل ہی چنانچہ پہلی وارد ہوا ہی کہ جسنی عمل کیا قرآن پر پس
گویا کہ ہمیشہ پڑہتا ہی قرآن اگرچہ نہ پڑہی اور جسنی پڑہا قرآن ہمیشہ اور نہ عمل کیا اوس چیز پر کہ اوسمین ہی پس گویا کہ نہ پڑہا کبہی اور کہا طیبی نی سونا اوس سی
یعنی اعراض کیا اوس سی لیکن چونکہ سونا بغیر اعراض کی اوس سی سبب تقصیر کی یا عجز کی پس وہ خارج ہی اس وعید سی انتہی اور شہیدون کا بعد
مومنین خاص کا کہ وہ انبیا اور اولیا اور علما ہین اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سیاہی علما کی غالب آوے گی شہدا کی خونون پر اور کہا نووی نی
اسمین تنبیہ ہی اوپر استحباب متوجہ ہونی امام کی بعد سلام کی مقتدیون پر اور اوپر استحباب پوچہنی کی خواب سی اور اوپر مبادرت تعبیر

کہنے والی ہوتی تعبیر اوسکی سوال مین نے اتنا ... وَذَكَرَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَابِ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ خواب دیکھنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ مین بیچ باب
حرم مدینہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَاِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ
وَاَحْسِبُهٗ قَالَ لَا تُحَدِّثْ اِلَّا حَبِيْبًا اَوْ لَبِيْبًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعَبَّرْ
فَاِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَلَا تَقُصَّهَا اِلَّا عَلٰى وَادٍّ اَوْ ذِيْ رَأْيٍ روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک حصہ ہی چھیالیس حصے سی نبوت سی اور خواب اوپر پانون پرندی کی ہی جبتک کہ نہین کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی سی
روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پانون پرندی کی ہی جبتک تعبیر نہین کی جاتی پس جبکہ تعبیر کی جاوی واقع ہوتی ہی
اور گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانون پرندی کی یہ مثل
ہی بیچ عدم قرار شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہین پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہین کہ چل چلا رہی ہی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرا نہین ہوتا رہتا ہی حرکت کرتا
اور جو کچھ اسکی پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہین ٹھہرتا ویسی ہی یہ امر بھی ٹھہرا نہین پس فرمائی ہین کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہین ہی اور دل مین پوشیدہ
رکھا ہی استقرار نہین کرتا اور واقع نہین ہوتا پس جب خواب کہا کسی سی اور اوسنی تعبیر کی واقع ہوتا ہی اوس طرح کہ تعبیر کی پس کہنا چاہئی دوست سی
خواب کی حق مین بھلا کہ اوسکی توجہ سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور گریانہ دوست کے تاویل نیکی پر کرتا اور تعبیر
اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہی گا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہی گا یہان ایک اشکال ہوتا ہی کہ جب وقوع
سب چیزون کا ساتھ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کرنا خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع مین کیون ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سی ہی اسند تمام
صدقاوت تمام اسباب کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهٗ خَدِيْجَةُ
اِنَّهٗ كَانَ قَدْ صَدَّقَكَ وَلٰكِنْ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهٗ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ
ثِيَابٌ بِيْضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی ہی کہ وہ مومن تھا یا نہین پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ وہ تصدیق کرتا تھا آپ کی
لیکن مر گیا پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکھلایا گیا ہون مین اوسکو خواب مین اس حال مین کہ اوپر اوسکی کپڑی سفید تھی اور اگر ہوتا وہ
دوزخیون مین سی تو ہوتی اوپر اوسکی کپڑی اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا کی بیٹی حضرت خدیجہ کی
کی تھی ورقہ موحد تھی ایام جاہلیت مین دین نصاری سیکھا تھا اور انجیل کو عربی مین ترجمہ کیا اور عبادت اللہ تعالی کی کرتی تھی نو عبادت بتون کی سی بیزار
تھی بہت تھی اور آخر عمر مین اندھی ہو گئی تھی اور قصہ لیجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدا ای وحی مین اونکی پاس اور بشارت دینی اونکی کا آنحضرت کو ساتھ صدق
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ مین اونکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی
یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابی سی روایت کیا ہوگا کیونکہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ
آنحضرت کی خدمت مین تھین اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی اظہر یعنی پہلی جو بیبی تھی حضرت کی حضرت خدیجہ بنت خویلد یہی چچا کی بیٹی کی اور گمشتہ

ادب کی جانب آنحضرت کی کلام میں بھی کہا کہ اول ظاہر بیچ ثبوت ایمان اسکی کی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت میں اور کہا کہ یہ فرشتہ کہ آپ نے دیکھا ہی وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر میں بیچ وقت ظہور و غلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد قوی تمہاری کرونگا اور یہ مہر کلام دلالت کرتا ہی اوپر ثبوت ایمان اسکی کی کہ کہا ولکن مات قبل ان تظهر الخ آگی آنحضرت نے کلام مذکور فرما کر ایمان اسکا ثابت کیا پس حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور راویوں نے کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں انہوں نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے کرتی تو گنجایش کہتا تہا وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نے دیکھا اس حالت میں کہ دیکھتا ہی سونیوالا یعنی خواب میں دیکھا کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب وہ بروہ حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ خواب اپنا یعنی عمل کر مقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسیکہ خواب میں دیکھی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک مع وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا مَا هَذَا مَا هَؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سمرہ ابن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی والی اصحاب اپنی کو کیا دیکہا ہی کسی نے تم میں سی خواب پس بیان کرتا وہ بروہ حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نے ہمکو ایک دن کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق وہ دونوں

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کی یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو میسے اور مجکو بھی سلامت کہ اپنی ہی بہشتق ہی سلام سی کہ معنی مسالحت کی ہی یعنی یا امن
رہ مجسے اور با امن کہ مجکو اور شریعت اسکی ابتدای اسلام مین تہی واسطی تمیز مسلمان کی کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرتا تہا ساتہ اسلام کی ابتدا ان
جاری ہی یہ شریعت مع **الفصل الاول** نصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ
عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰٓى اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ جُلُوْسٌ
فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا
فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتَّى الْاٰنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی ہی جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور سلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ
تہی جماعت فرشتون کی بیٹہی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم
اور کہا سلام ہو اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ
ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حالانکہ لنبائی اوسکی ساٹہ گز کی ہوگی
یعنی اپنی بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہون گی اور دوزخی بدہیئت اور بدصورت پس ہمیشہ پیدائش کم ہوتی رہی
لوگون کی پیچہی آدم کی اب تک کہ اس مقدار کو پہنچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علماء نے
بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات سی ہی پس تاویل اسکی ہی بازرہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف یہی ہی
اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل مین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال
یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتہ اون صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ اوسکی کی ہین پس
کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیے ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کے کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتہ قدرت کاملہ کی اپنی اس سی بخشی اور بعضون نے کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدای حال سی تمام
الخلقت کامل الصورت بطول ساٹہ گز کی نہ جیسی کہ اور آدمیون کو کہ اول ہین نطفہ پس علقہ پس مضغہ پس انسان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی
بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدائش آدم کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کی ہی بخلاف تمام
صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس اسکی مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی
السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہی جیسی کہ وعلیک السلام اور دونون
عبارتون مین کچہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا
آدم سی جیسے کہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شمار کیا گیا ہی بیچ صورت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہو وے دونون معا جیسی کہ دلالت کرتی ہی
اسپر فا تعقیب کا اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کرین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر حاصل حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹہ گز کا قد رکہتی تہی بعد اسکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

اللہ قد ہو جاوین کی مانند آدم علیہ السلام کی تمّ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی
کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا اوپر آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص ان دونون خصلتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی جانتی تھی کہ اسی مسلک کو اگر
فرمایا ہی اور یعنی جانتی کہ اسکو تو مناسب حال پوچھنی والی کی ہوتا تھا کہ اسکی طبیعت مین ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیے اوس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتھ پیش ت کی مشتق ہی اقراء سی
معنے پڑھوانی کی اور ساتھ زبر ت کی قراءت سی معنی پڑھنی کی بھی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھواتا ہی اوسکو سلام کی تئین اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سی ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت وغیرہ اسکی کی جیسی حدیث آئندہ مین آتا ہے تمّ ع
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ وَ
يَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ
فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہی عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیی جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کھانی کی لیی یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا از راہ فخر و ریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
ملی اوس سے اور جواب دے اوسکے چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کی ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیرخواہی کری اوسکی
وقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مؤلف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین مین اور نہ کتاب حمیدی کی بیچ ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتھ روایت نسائی کی ف خیرخواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیرخواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنے آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ صفت منافقین کی ہی تمّ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہوگی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل یعنی ایمان کامل نہین ہونیکا
یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی للہ اور کہا کیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنی یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی ف مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑھی گئی ہین لفظ لا یومنوا ساتھ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین لا تومنون
نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی تمّ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ
عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سلام علیک کری سوار پیادہ یا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی ہوی پر اور تھوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سوار پیادہ پر سلام
علیک کری تا کہ سلطنت و تواضع کی سبب اسکی کہ رعایت سی ہی اللہ کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہیی تھوڑی بہتون پر کرین واسطی تواضع کی اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی کو تحیت یا ایک لوگوں کو اونمین سے ساتھ سلام کی تو مکروہ ہی اسلیے کہ قصد
سلام سے مونست اور الفت ہی اور بیچ تخصیص بعض کی وحشت لاتی ہی باقیون کی دل اور اکثر یہ سبب عداوت کا بھی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہون بازار مین یا شارع عام مین
بہت سے لوگ تو وہان سلام کرنا بعضون پر کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا کام اپنے سے ✽ **وعنه** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یسلم الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر رواہ البخاری اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کیا یہ بخاری نے **ف**
کہا ہی علما نے کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کرین حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسری پر تو ابتدا سلام وارد پر
ہی ہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ✽ **وعن انس** قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی غلمان فسلم
علیہم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکون پر پس سلام کیا اون پر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاہ اللہ عن المسلمین خیرا ✽
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبدؤا الیہود ولا النصاری بالسلام واذا لقیتم احدہم
فی طریق فاضطروہ الی اضیقہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیون اور نصرانیون سے
ساتھ سلام کی اور جبکہ ملو تم ایک اونکی سے راہ مین پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسے سلام علیک نکرو
اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کی واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہین اور اسی طرح نہین جائز ہی محبت کرنی اونسے ساتھ سلام اور مانند اوسکی کی بموافق
فرمودہ خدای تعالی کی لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الخ اور اگر وہ سلام علیک کرین
اونکے جواب مین علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہی علما نے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علما نے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت
یا حاجت کے جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی بدعتیون اور فاسقون کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہے یہ کہ طلب سلام
پھیرنے کی کرے اوس سے کہ کہے استرجعت سلامی یعنی طلب کی مینے پھیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی طلب کرو یہانتک کہ ایکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اور پیرا وے واسطے اظہار
عزت شوکت اسلام کی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ مراد تنگ کرنی سے حکم کرنا ہی کیسو ہونے کا آبیچ راہ کا ہموار ہی مسلمانون کی لیے ✽ **وعن ابن عمر**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم علیکم الیہود فانما یقول احدہم السام علیک فقل وعلیک متفق علیہ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتی ہین تم سے یہود پس سوای اسکی نہین کہ کہتا ہی ایک انکا سام علیک یعنی موت
تم پر پس تو اوسکی جواب مین علیک یعنی تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم
علیکم اہل الکتاب فقولوا وعلیکم متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کہین تم سے
اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکی جواب مین علیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث مین لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کی ہی اور اس مین فقولوا
اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کی اور اور روایتون مین علیک اور علیکم ساتھ واو اور بدون اوسکی دونون طرح آیا ہی اور کلام مولف مین ساتھ واو کی ہی اور روایت مین علیک ہی
بدون اوسکی اور اسی طرح سے روایت دارقطنی مین علیکم بدون واو کی ہی اور بعضی علما نے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کی ہی تا شراکت نہ رہے اوس چیز مین کہا اور بعضون نے کہا
کہ مضائقہ نہین ساتھ شراکت کے اسلیے کہ موت سبکو آنے والی ہی گویا معنی یہ ہونگے کہ ہم اور تم اوسمین برابر ہین ہم سب مرینگے اور بعضون نے کہا کہ واو یہان شراکت کی لیے نہین ہے
بلکہ استیناف کی لیے ہی اس صورت مین تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونہ من الذم اور صواب یہ ہی کہ دونون طرح جائز ہی ساتھ واو کی اور بدون اوسکی ہی بسبب صحیح ہونے روایت کے

. . بلکہ اور کہا نووی نے کہ تعلق کیتے ہیں بعض علماء اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا بعض نے علیکم السلام بیعنی نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ صرف علیک یا علیکم کہے اور علیکم میں جب کہ حرف کہنی بات رجت والی ہے تو وعلیکم کہنے کی کیا ہمیں تعظیم اوس کی لازم آوی گی سی ع **وعن** عائشة قالت استأذن رهط من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة ان الله رفيق يحب الرفق في الامر كله قلت اولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سے کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے اوپر آنے کی ابھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا اونہوں نے السام علیکم یعنی موت پہنچے تم کو پس کہا میں نے بلکہ تمپر موت اور لعنت پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالی نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کام کی کہا میں نے کیا نہیں سنا آپ نے جو کچھ کہا اونہوں نے یعنی بدلے سلام کی سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی اونکی جواب میں کہ تمپر اور ایک روایت میں تمپر نہیں کہکر واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفي** رواية للبخاري قالت ان اليهود اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق واياك والعنف والفحش قالت اولم تسمع ما قالوا قال اولم تسمعي ما قلت رددت عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فان الله لا يحب الفحش والتفحش اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہی کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا موت ہی تمپر فرمایا حضرت نے اور تمپر بھی پس کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہی تمپر اور لعنت ہی تمپر اللہ کی اور غضب اللہ کا تمپر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو اے عائشہ اوپر تیری نرمی کرنی اور بچتی رہو سختی اور بیحیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے جو کچھ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا تو نے جو کچھ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہی دعا میری اونکی حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے نہ ہو تو اے عائشہ بیحیا یا من کرنی والی اس لیے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیحیائی کو اور بیحیائی کو بہ تکلف **وعن** اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين عبدة الاوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک مجلس پر کہ اوس میں لوگ تھی ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اگر گذری ایک جماعت پر کہ اون میں کئی مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہی کہ سلام کری اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکھا ہی علماء نے کہ اختیار رکھتا ہی چاہی السلام علیکم کہی اور مسلمان مراد رکھی اور چاہی کہی السلام علی من اتبع الہدی اور اگر لکھی خط مشرک کو تو سنت یہ ہی کہ لکھی جیسی کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الہدی ۱۲ ع ح **وعن** ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعض صحابہ نے کہ یا رسول اللہ نہیں ہے ہمیں چارہ ہماری مجلسوں سے یعنی نہیں ہے چارہ یعنی ضرور ہے باتیں کرتی ہیں ہم اوس میں یعنی دنیا کی یا آخرت کی مانند مشاورہ اور مذاکرہ

تم اگر چہ اور یہ ماتی اور سب امر یہ معاملہ کی فرمایا پس جس وقت کہ انکار کرو تم سب کاموں سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی یعنی اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے ہی جو بیٹھو پس دو تم راہ کو
حق اوسکا یعنی اگر سستی نہ بن بیٹھتے ہو تو راستے میں بیٹھنے کی حاجت اگر دو کہا صحابہ نے کیا ہے حق راستے کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں کے دیکھنے
سے اور باز رکھنا ایذا سے یعنی گذرنے والوں کو ایذا نہ دو یعنی ساتھ تنگ کرنے راہ کی اور زبان سے ہتک کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں مشروع
کی اور منع کرنا نامشروع سے یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جواب دینا سلام کا کہا نہ سلام علیکی کہ سنت ہے کہ
کہ ملتی ہو الاسلام کرنے ہی کو جیسے کہ ذکر کیا گیا ہے ح **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ القصۃ قال
وارشاد السبیل رواہ ابو داؤد عقیب حدیث الخدری ہکذا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننے والی کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے حدیث ابو سعید
خدری کی اسی طرح یعنی جیسے ذکر کی مصابیح والے نے اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والے نے **وعن** عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی ہذہ القصۃ قال وتغیثوا الملہوف وتہدوا الضال رواہ ابو داؤد عقیب حدیث ابی ہریرۃ ہکذا ولم اجدہما
فی الصحیحین اور روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرو مظلوم کی
اور راہ بتلاؤ بھولے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے پیچھے حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نے ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی
بخاری اور مسلم میں

الفصل الثانی فصل دوسری

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للمسلم
علی المسلم ست بالمعروف یسلم علیہ اذا لقیہ ویجیبہ اذا دعاہ ویشمتہ اذا عطس ویعودہ اذا مرض
ویتبع جنازتہ اذا مات ویحب لہ ما یحب لنفسہ رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم نے مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کرے اوس سے جس وقت کہ ملے اوس سے اور قبول کرے جس وقت کہ بلاوے اوسکو
یعنی کھانے کی لیے یا اور کام کی لیے اور یرحمک اللہ کہے جس وقت کہ چھینکے اور خبر پوچھے اوسکی جس وقت کہ بیمار ہو اور پیچھے جاوے جنازہ کی جس وقت کہ مرے
اور دوست رکھے اوسکی لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے واسطے اپنے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** عمران بن حصین ان رجلا
جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فرد علیہ ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم
جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرد علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ فرد علیہ فجلس فقال ثلثون رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہے عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نے اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھی گئیں اسکی لیے دس
نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نے کہ لکھی گئیں اسکی لیے
بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہے تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نے اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیے
تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** یہ کلام بیچ فصل مسلم کی تھا اور اگر مسلم السلام علیکم کہے اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں لفظ رحمۃ اللہ
زیادہ کرے یا مسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور مسلم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کرے اوسکی لیے بھی یہی حکم ہوگا اور بیچ زیادتی اخیر کی
ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہے جیسی کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے ح **وعن** معاذ بن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعناہ وزاد ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون وقال ہکذا

ثلاثون ... تکون الفضائل رواہ ابوداود اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مضمون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نے
یہ بات بعد کہ پھر آیا ایک اور شخص پس کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ پس فرمایا حضرت نے چالیس نیکیاں لکھی گئیں اور فرمایا اسی طرح
زیادہ ہوتا جاتا ہے ثواب یعنی جس قدر سلام کہنے والا لفظ بڑھاتا جاتا ہے ثواب بڑھتا جاتا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا ہے علمائ نے کہ افضل سلام میں یہ ہے
کہ کہے السلام علیکم و جو لفظ ہے ساتھ ضمیر جمع کی اگرچہ سلام علیک کہے اور جواب بھی اسی ساتھ ضمیر جمع اور واو کے کہے یعنی وعلیکم السلام اور یاد رہے سلام کا
السلام علیکم ہے اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہے تب بھی کافی ہے اور جواب میں وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہے اور اگر بدون واو کے کہے تو بھی کافی ہے
اور اتفاق کرتے ہیں علما اس پر کہ اگر کسی نے جواب میں علیکم نہیں کہا تو جواب ہوا اگر جواب میں علیکم ساتھ واو کے کہیں ... میں ہے **وعن** ابی امامۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ من بدأ بالسلام رواہ احمد والترمذی وابوداود اور
روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت نزدیک آدمیوں میں ساتھ اللہ کے وہ شخص ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے
نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے **ف** مراد وہ لوگ ہیں کہ ملیں آپس میں اور آپس میں ملنے کی اس صورت میں برابر ہیں نہیں تو حق سلام کی اور
اگر ایک بیٹھا ہو اور دوسرا سوار ہو تو سلام کرنا حق وارد کا ہے بیٹھے پر پس اگر وارد سبقت کرے ساتھ سلام کے نزدیک تر ہوگا اللہ کے اوسنے ادا کیا ہے
حق کو لازم تھا اوسکے ذمے پر اور اگر بیٹھا ہوا ابتدا کرے گا فضیلت اوسکی بھی ہوگی اور حضرت عمر سے منقول ہے کہ تین چیزیں ... خلوص محبت بھائی مسلمان
کی میں ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتھ اوس نام کے کہ دوست رکھے اوسکو تیسری جگہ دینی جب آوے مجلس میں **وعن**
جریر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی نسوۃ فسلم علیہن رواہ احمد اور روایت ہے جریر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
گذرے عورتوں پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نے **ف** یہ مخصوص ہے حضرت کے لیے سبب امن کے واقع ہونے سے فتنہ میں اور غیر اونکی کو مکروہ ہے یہ کہ سلام
کرے عورت جوان کو مگر یہ کہ بوڑھیا بعید مظنہ فتنہ سے ہو تو سلام علیک جائز ہے **وعن** علی بن ابی طالب قال یجزی عن الجماعۃ
اذا مروا ان یسلم احدہم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرفوعا وروی ابوداود
وقال رفعہ الحسن بن علی وھو شیخ ابی داود اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ کہا کفایت کرتا ہے جماعت کی طرف سے جس وقت کہ
گذریں یہ کہ سلام علیک کرے ایک اون میں سے اور کفایت کرتا ہے بیٹھے ہوؤں سے یہ کہ جواب دے ایک اونمیں سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کے
یعنی قول آنحضرت کا ہے نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداود نے یعنی بطریق موقوف کے اور کہا ابوداود نے یعنی بعد تمام کرنے سند کی کہ مرفوع کیا اوسکو
حسن بن علی نے اور حسن بن علی شیخ ہیں ابوداود کے یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابی طالب حاصل یہ کہ بیہقی نے اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداود نے بطریق حسن
ابن علی سے مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سے موقوف **ف** جس وقت گذریں ایسے ہی جس وقت داخل ہوں گھر میں ایک جماعت پر ایک شخص ... حکم
حدیث کا یہ ہے کہ ابتدا کرنا ساتھ سلام کے سنت کفایہ ہے اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت میں سے ایک شخص بھی سلام کرے گا یا ایک جواب دے گا سب کی ذمہ سے
ساقط ہو جاوے گا لیکن ہر ایک کو کرنا افضل ہے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لیس منا من تشبہ بغیرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصاری فان تسلیم الیہود الاشارۃ بالاصابع وتسلیم النصاری الاشارۃ
بالاکف رواہ الترمذی وقال اسنادہ ضعیف اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور اوسنے نقل کی
اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہم میں سے وہ شخص کہ مشابہت کرے ساتھ غیر ہمارے کی یعنی غیر
اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتھ یہودیوں کی اور نہ ساتھ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہودیوں کا اشارہ کرنا ہے ساتھ انگلیوں کی اور

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ
تمام افعال اونکی کی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہوں گی سلام کرنی میں یا جواب دینی میں یا دونوں میں ساتھ اشاروں
مذکورہ میں کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ ان حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
میں سی بعضی لوگ کہیں گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہی کہ
وہ ضعیف نہیں چنانچہ جامع صغیر میں مذکور ہی ۱۲ ع **وعن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا لقي احدكم
اخاه فليسلم عليه فان حالت بينهما شجرة او جدار او حجر ثم لقيه فليسلم عليه رواه ابو داؤد اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمھارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونوں کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پتھر پہر ملی اوس سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل کی یہ ابو داؤد نے
ف یعنی اس قدر مقامات میں سلام مستحب ہوتا ہی چہ جای زیادہ اور اس میں کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اسباب کی
اور مستثنی ہیں اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہیں اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگھتا ہو یا نماز پڑھتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام میں یا کھاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ میں ہو پس اگر
سلام کری اوسکو بیچ ان وقتوں میں تو بھی نہیں مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کیوقت سلام کرنی اور نہ جواب دی اور قرآن پڑھنی والی کو بھی سلام نکری
اور اگر کوئی کری تو اوسکو نہیں چاہیی کہ ٹھہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑھ کر پڑھنا شروع کری ۱۲ ع **وعن** قتادة قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم بيتا فسلموا على اهله واذا خرجتم فاودعوا اهله بسلام رواه البيهقي في شعب الايمان
مرسلا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گھر میں پس سلام کرو اپنی گھر کی لوگوں پر اور جب نکلو تم گھر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہاں ہو دین سلام پہنچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہاں بمعنی تودیع کی ہی وداع سی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کی اور کہا بعضی ہمارے علما نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اولی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی رح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت رکھو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نی وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکھا تم نی سلام کی خیر و برکت
کو پاس گھر والوں کی اور لوگی اوسکو آخرت میں جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکھتا ہی پھر لی لیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتیں لی جاتی ہیں اس میں تفاؤل ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ ۱۲ **وعن** انس
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا بني اذا دخلت على اهلك فسلم يكون بركة عليك وعلى اهل بيتك
رواه الترمذي اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹے میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھ پر اور تیری گھر والوں پر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم السلام قبل الكلام رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پہ کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہیں نقل کی
ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عمران بن حصين قال كنا في الجاهلية نقول انعم الله بك عينا

وَأَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تھے ہم جاہلیت
میں کہتے یعنی وقت ملاقات کے ٹھنڈا کرے اللہ سبب تیرے آنکھوں کو اور خوش رکھے تو نعمتوں میں وقت صبح کی پھر جب ہوا اسلام منع کیے گئے
ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** لفظ انعم اول سے صاحبی کا ہے نعومۃ سے یعنی نرمی اور تازگی اور خرمی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو
ہے ایک تو یہ کہ معنی سب کے ہے یعنی تازہ اور روشن کرے خدای تعالی سبب تیرے آنکھیں تیرے دوستوں کی کنایہ ہے بشاشت حال کا
سے کہ خوشحال ہوتا دوست سبب دیکھنے دوست کے خوش ہوں دوسرے یہ کہ حرف بے زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کے یعنی تازہ اور خرم کرے تجھکو
خدای تعالی یعنی سبب دیکھنے اوس چیز کے کہ دوست رکھتا ہے تو اور چاہتا ہے اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہے یعنی تر و تازہ اور خوش و آرام سے
صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری اور خوش رہ تو وقت صباح میں یہ بھی کنایہ ہے خوش گذرانی اور فراغ وقت سے اور تخصیص وقت صباح کی
بسبب اسکے ہے کہ اکثر حوادث اور مکارہ واقع ہوتی ہیں وقت صبح کی ہوتی ہیں طرح ع **وَعَنْ** غَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ائْتِهِ فَأَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے غالب سے کہا تھے ہم بیٹھے بیچ دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میرے نے دادا میرے نے
سے کہا بھیجا مجکو باپ میرے نے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میرے نے جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ انکو سلام کہا
دادا میرے نے پس آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہے آپ کو پس فرمایا آنحضرت نے تجھ پر اور تیرے
باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سے سلام پہنچاوے تو سنت یہ ہے کہ پہنچانے والے پر بھی
سلام بھیجے اور جسکی طرف سے سلام پہنچایا اوسپر بھی یعنی علیک وعلی فلان السلام کہے وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی میں بعینہ
یہ الفاظ روایت کیے ہیں شرح ع **وَعَنْ** أَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَيْهِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابو العلاء حضرمی سے
یہ کہ علاء حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور تھا علا جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا اپنی
طرف سے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** ابو العلاء کا نام ہے یزید بن عبد اللہ اور ایک نسخہ میں مطابق بعضی نسخوں مصابیح کی آیا ہے عن
ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہے طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہے اور اوسکی آگے کی عبارت اکثر نسخوں میں ان العلاء الحضرمی
ہے اور ایک نسخہ میں ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب میں لکھا ہے کہ علاء بن حضرمی حلیف بنی امیہ کی تھے صحابی بزرگ عامل ہوئے تھے بحرین
کے آنحضرت کی طرف سے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے بھی دستور اوسکو عامل وہاں کا رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئے اور شروع کرتا تھا یعنی
یوں لکھتے من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکھا کرتے تھے کہ
آنحضرت بھی لکھتے تھے من محمد رسول اللہ الی فلان بعد ازان سلام لکھتے اوسپر خاص کر اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی الاسلوم لکھتے سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نے معاذ کو اوسکے بیٹے کی تعزیت میں یوں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار ہونے اوسکی کے ہے بیچ
سلام کا جیسے کہ بیان کیا گیا اور اسی طرح تھی حدیث پہلی اس لئے کہ متصل اسکی لایا مؤلف بیچ احوال کتاب کی باعتبار متعلق ہونے اوسکی کی ہے ساتھ

مطلع کرنے کو کبھی سلام لکھا ہی جاتا تھا اور یہی صحیح ہی عادت لوگوں کی کہ آخر فصل میں وہ حدیث لاتا ہی کہ تعلق اور مناسبت سلام کی ہوتی میں
ش ح ع **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كتب احدكم كتابا فليتربه فانه انجح للحاجة
رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط
پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر ڈالدی کیونکہ یہ بہت بر لانی والا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی اسکو ہی شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نی یہ توجیہ
بیان کی کہ لکھا ہی کہ التتریب کا معنی یہ ہو واسطی ساقط کرنا اوسکی کی ہی تنزل اعتنا سی اور اعتماد ہی حق جلا وعلا پر بیچ پہنچانی اوسکی کی قصد
کو اور دوسری وجہ بنکو دئہی یہ تھا کہ امام غزالی نی منہاج العابدین میں نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان میں اور ارادہ کیا کہ تھا
والی اوسی مکان کی دیوار میں سی تہ خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پھر یہ خطرہ آیا دل میں کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا اوسنی ہاتف کو
کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننے والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ لیویگا کل کو سبب طول حساب کی اور یہ حدیث منکر ہی باعتبار اوس کی
اور طبرانی نی اوسط میں ابی درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا كتب احدكم الى انسان فليبدأ بنفسه واذا كتب فليترب كتابه فهو انجح ش ح ع
وعن زيد بن ثابت قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبين يديه كاتب فسمعته يقول ضع القلم
على اذنك فانه اذكر للمال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وفي اسناده ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا میں نی حضرت کو کہ فرماتی تھی کہ قلم کو اپنی
کان پر اس لیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلاتا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی
مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کے اور یہ بالخاصیت ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسی کہ کہا
علما نی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی واسطی جو کچھ کہ ارادہ
کرتا ہی یعنی عبارات و رفنون کلام اور نکتہ ای نحو یا کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور
ضعیف ہی یعنی بنسبت بعض راویوں اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہیں اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل
کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا کتبت فضع قلمک علی اذنک فانه اذکر لک اور جامع صغیر میں ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی
بطریق مرفوع کی ضع القلم علی اذنک فانه اذکر للملی ش ح ع **وعنه** قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتعلم
السريانية وفي رواية انه امرني ان اتعلم كتاب يهود وقال اني ما آمن يهود على كتاب قال فما مر بي نصف شهر
حتى تعلمت فكان اذا كتب الى يهود كتبت واذا كتبوا اليه قرأت له كتابهم رواه الترمذي اور روایت ہی زید بن ثابت سی
کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھوں میں
خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا یہودیوں پر خط کتابت کی کہا زید نی پس گذرا مجکو آدھا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا
میں نی پس تھی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑھتا میں واسطی حضرت کی
خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہیں ہوتا الخ یعنی ڈرتا ہوں کہ اگر یہودی نامہ کسی یہودی
کی لیی لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھدیں اور اونکا نامہ آیا ہو تو پڑہواؤں تو کم زیادہ نہ پڑہ دیں اور اس سی معلوم ہوا کہ بنابر ضرورت کی بات

پھر پھر گئے آدم طرف رب اپنی کی کہ وہ مکان تھا جسکو امر کیا تھا اونکو اللہ تعالیٰ نے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ تحیت ہے تیری اور تیری اولاد کی
کی اونکی آپس میں پھر فرمایا واسطے اونکے اللہ تعالیٰ نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اوسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے
اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے با برکت ہیں پھر کھولا اوسکو پس ناگہان اوس میں شکل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تھی یعنی دیکھا آدم نے تمثال اپنی اور تمثال اولاد اپنی کی عالم غیب میں پس کہا آدم نے اے پروردگار میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ
اولاد تیری ہے پس ناگہان ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اوسکی درمیان دونوں آنکھوں اوسکی کے پس ناگہان ان میں ایک شخص تھا بہت روشن ان کا یا
بہت روشن تر ان لوگوں کا یعنی بیشک وہی نبی تھے یعنی اون میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص زیادہ اونکی تھا کہا آدم نے اے رب میری
کون ہے یہ فرمایا کہ یہ بیٹا تیرا داؤد نام ہے اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اوسکی عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے اے رب میری زیادہ کر
عمر اوسکی کی فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اوسکی کہا آدم نے اے رب میری پس تحقیق دی میں نے واسطے اوسکی عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا
تو جانے اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہے فرمایا آنحضرتؐ نے پھر رہے آدمؑ بہشت میں جبتک کہ چاہا اللہ نے پھر اوتارے گئے بہشت سے اور تھے آدم گنتے
واسطے اپنی یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکے پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اوسکی
آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے ہزار برس کہا فرشتے نے ہاں لیکن تو نے دیے ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہے اولاد اونکی اور بھول گئے آدم یعنی اللہ تعالیٰ کی منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کی اور کھالیا اوسکو پس بھولتی ہے
اولاد اونکی فرمایا آنحضرتؐ نے پس اوس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کی روایت کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے یعنی کہ کوئی ہاتھ میں کچھ لیکر
ہاتھ بند کر کے اوسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے الخ یہ کلام حضرت آدمؑ کا ہے یا آنحضرتؐ کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہے اور علماء نے اس قول کے کئی معانی اور تاویلات لکھی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے یہ صفت نہ بطور جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی جارحہ سے اسلیے کہ اگر جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال بھی ہوتا اور راقم کلام میں ارشاد کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم ہے یمنی اور مادہ اشتقاق
اوسکی کا ہے اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ
صفات اللہ تعالیٰ کی اور بیان ہے اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہیں اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالیٰ کا ہے ساتھ نہایت جود اور کرم اور
احسان کی اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اوسکو کہ بہت نفع پہنچاتا ہے کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤدؑ کی تمام انبیاء پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوس سوال کی عالی ہونیکی ہے اور مترتب ہو اوس پر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے
کہ داؤد کسی نبی سے تمام صفات کمال کی بہتر تھا بلکہ صورت داؤد علیہ السلام کی ایک طرح کی نورانیت اوس عالم میں تھی اس عالم میں بھی کہ ساتھ اسکے ممتاز ہوں اور
پیغمبر نہیں ہے ہر ایک نبی ممتاز و مخصوص تھے ساتھ ایک صفت کی پس اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیاء پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ یہ قول حضرت
آدم کا سچا تھا اور اسکی ضمن میں انکار تھا سو یہ کہ کسی سے نہیں دی اپنی عمر میں کچھ اس لیے کہ صادر ہونا جھوٹی خبر کا قصداً اور سچی انبیاء علیہم
السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معارض کے ہو کہ مثل اسکی انبیاء سے پایا گیا ہے لیکن ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا پس انکار کیا اور یعنی انکار آدمیوں کی
طبیعت میں اس سبب سے بیٹھا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اون سے بطریق تعریض و نسیان کی تھا اور ان سے صریحاً اور عمداً صادر ہوتا ہے ع

وعن اسماء بنت یزید قالت مر علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی نسوة فسلم علینا اذ ...

ابوداود و ابن ماجة والدارمی اور روایت ہی اسماء بنت یزید سی کہ کہا گذری ہم پر یعنی جماعت عورتون پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تھین ہم درمیان جماعت عورتون کی پس سلام کیا آنحضرت نی ہمپر یعنی جماعت عورتون پر نقل کی ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہ مخصوص ہی آنحضرت کی لیی جیسی کہ بیچ شرح ساتوین حدیث دوسری فصل کی بیان اسکا گذر چکا

وعن الطفيل بن ابي بن كعب انه كان يأتي ابن عمر فيغدو معه الى السوق قال فاذا غدونا الى السوق لم يمر عبد الله بن عمر على سقاط ولا على صاحب بيعة ولا مسكين ولا على احد الا سلم عليه قال الطفيل فجئت عبد الله بن عمر يوما فاستتبعني الى السوق فقلت له وما تصنع في السوق وانت لا تقف على البيع ولا تسأل عن السلع ولا تسوم بها ولا تجلس في مجالس السوق فاجلس بنا ههنا نتحدث قال فقال لي عبد الله بن عمر يا ابا بطن قال وكان الطفيل ذا بطن انما نغدو من اجل السلام نسلم على من لقيناه رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی طفیل بیٹی ابی بن کعب کی سی کہ وہ تھی آتی ابن عمر کی پاس پس صبح کو جاتی ساتھ ابن عمر کی طرف بازار کی کہا طفیل نی پس جسوقت جاتی ہم طرف بازار کی نگذرتی عبد اللہ بن عمر اوپر کسی بساطی کی اور نہ اوپر کسی بیچنی والی کی اور نہ اوپر کسی مسکین کی اور نہ کسی پر مگر کہ سلام علیک کرتی پس کہا طفیل نی پس آیا مین عبد اللہ بن عمر کی پاس ایک دن پس ہمراہ لیجانی لگی مجکو عبد اللہ طرف بازار کی پس کہا مین نی اونکو کہ کیا کروگی تم بازار مین حال آنکہ نہ ٹھہرتی ہو تم بیچنی پر اور نہ پوچھتی ہو تم اسباب کو کہ بیچتی ہین اور نہ چکاتی ہو اوسکو اور نہ بیٹھتی ہو بازار کی مجلسون مین پس بیٹھو ساتھ ہماری اس جگہہ باتین کرین ہم کہا طفیل نی کہا مجکو عبد اللہ بن عمر نی ای بڑی پیٹی کہا اوسنی کہ تھی طفیل بڑی پیٹ والی سوای اسکی نہین کہ ہم جاتی ہین یعنی بازار کو واسطی سلام کرنی کی سلام کرتی ہین ہم اوس شخص پر کہ ملتی ہین ہم اوس سی یعنی اوس مین ثواب حاصل ہوتا ہی نقل کی یہ مالک نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ‌**وعن** جابر قال اتى رجل النبي صلى الله عليه وسلم فقال لفلان في حائطي عذق وانه قد آذاني مكان عذقه فارسل النبي صلى الله عليه وسلم ان بعني عذقك قال لا قال فهب لي قال لا قال فبعنيه بعذق في الجنة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رأيت الذي هو ابخل منك الا الذي يبخل بالسلام رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آیا ایک شخص آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ واسطی فلانی شخص کے یعنی نام لیا اوسکا بیچ باغ میری کی درخت ہی کھجور کا اور تحقیق شان یہ ہی کہ ایذا دی ہی مجکو ہونی درخت اوسکی نی کہ بتقریب اوسکی وقت اور بیوقت باغ مین آتا ہی پس بھیجا آنحضرت نی یعنی اوسکی پاس کہ اوسکو کہ بیچ تو میری ہاتھ درخت کھجور اپنی کا کہا اوسنی کہ نہین بیچتا مین فرمایا پس ہبہ کر واسطی میری یعنی اگر بیچنی مین عار آتی ہی تو بنین ہبہ کرتا کہ مین ہبہ کرون باغ والی کو کہا نہین فرمایا پس بیچ تو میری ہاتھ اسکو بدلی درخت کھجور کی کہ جنت مین ہو تیری لیی پس کہا نہین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھا مین نی اوس شخص کو کہ وہ بڑا بخیل ہو تجسی مگر وہ شخص کہ بخل کرتا ہی ساتھ سلام کی یعنی وہ البتہ تجسی زیادہ بخیل ہی کہ بسبب تھوڑی محنت کی ثواب بہت نہین حاصل کرتا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کہا بعض علمانی کہ یہ حضرت نی اوسکو بطریق سفارش کے فرمایا تھا نہ بطرح امر کی ورنہ خلاف امر کیونکر کرتا اور وہ شخص مسلمان تھا بدلیل فرمانی آنحضرت کی کہ اسکی عوض درخت جنت میں ہی لیکن بصورت خالی آدمی طبع سی تھا منع

وعن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال البادي بالسلام بريء من الكبر رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ نقل کی اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ابتدا کرنی والا ساتھ سلام کی پاک ہی تکبر سی نقل کی اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین

ف یعنی جب دو شخص ملیں اور متفق ہوں وصف میں جیسے دونوں پیادہ پا چلتے ہوں یا دونوں سوار ہوں تو انمیں سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ اچھا ہے ہر
ایک کو سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا اسکا فرض ہے اور اگر ایک قوم پر آیا اور سلام کیا واجب ہے ایک پر جواب سلام کا اور اگر سامنے مجلس میں چلا آیا اور سلام کیا اور اب
نہیں ہے اسکا جواب ولیکن مستحب ہے اور سلام میں جواب چاہئے کہ ساتھ صیغہ جمع کے ہو اگرچہ مخاطب ایک ہو تا کہ اوسکے ساتھ میں داخل ہوں ملائکہ اور حدیث شریف میں آیا ہے
کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی معرفت لی اوسکو جواب نہ دیا اس سے حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ کسی کو وقت سلام کی مرتکب امر
نامشروع کا جسکے جواب کا نہیں ہوتا امر

باب الاستیذان

اسمیں بیان اذن چاہنے کی ف کسیکی سواری پر جاوے تو مستحب ہے
کہ اذن چاہے گھر میں آنیکی لیے اور ماخذ اس میں قول اللہ تعالی کا ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا
عَلٰۤی اَهْلِهَا الآیۃ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گھروں میں کہ سوا ہوں تمہارے گھروں کے یہاں تک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گھر والوں پر اور حدیث میں یوں ہے کہ کہے
السلام علیکم میں آؤں اسطرح

الفصل الاول

فصل پہلی عن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰی قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ
اَنْ اٰتِیَهٗ فَاَتَیْتُ بَابَهٗ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ اِنِّیْ اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی بَابِكَ ثَلٰثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا
عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهٗ فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَیْهِ
الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ فَقُمْتُ مَعَهٗ فَذَهَبْتُ اِلٰی عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابو موسی
اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمر نے بھیجا تھا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہوں میں اونکے پاس پس حاضر ہوا میں اونکے دروازے پر اور سلام کیا میں نے تین بار یعنی بقصد اذن
چاہنے کی پس نہ جواب دیا مجکو پس پھر آیا میں پس کہا عمر نے کس چیز نے منع کیا تھا تجکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا میں نے کہ تحقیق میں آیا تھا پس سلام کیا میں نے اوپر دروازے
تمہارے کی تین بار پس جواب نہ دیا تم نے یعنی تمنے اور تمہارے خادم نے مجکو پس پھر گیا میں اور تحقیق فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اذن مانگے
ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اوسکے پس چاہیے کہ پھر جاوے پس فرمایا حضرت عمر نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابوسعید نے پس کھڑا ہوا میں ساتھ ابو موسے
کے اور گیا میں پاس حضرت عمر کے پس گواہی دی میں نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابو موسی نے یہ قصہ ابوسعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بھی یہ حدیث
سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کے پاس اور گواہی دو پس گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمر کی بسبب احتیاط کے تھی تا جھوٹی جرات نکریں
حدیث بنالینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصا ابو موسی اشعری جیسے کبار صحابہ سے تھے اور تین سلام اسلیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور
دوسرا اہل کے لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے اسطرح وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذْنُكَ عَلَیَّ اَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِیْ حَتّٰی اَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اذن تیرا مجھ پر یہ ہے کہ اوٹھا دے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میرا یہاں تک کہ منع کروں میں تجکو نقل کی مسلم نے ف آنحضرت کے
گھروں کے دروازوں پر پردے پڑے ہوئے تھے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطے آنے کے مجھ پر یہ ہے کہ اوٹھاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام
پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹھاوے اور دیکھے کہ میں کسی سے کلام خفیہ کرتا ہوں تو بھی چلا آ کہ تجکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے
مباحثہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصوں کے ساتھ کلام خفیہ کرتا ہوں چلا آ موجب اس کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب پردہ اوٹھا دیکھے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے
کی نہیں ہے تا آنکہ منع کروں میں تجکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تھی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گھر والوں میں سے تھے کہ جب چاہتے بیں چلے
آتے پھر اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ یہ سوا غیر وقت حاضر ہونے عورتوں کی ہوگا خصوصا بعد اوترنے آیہ حجاب کے اسطرح وعن جَابِرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ دَیْنٍ كَانَ عَلٰی اَبِیْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت

تھی جابر نے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ قرض کی کہ تھا میری باپ پر پس کھٹکھٹایا میں نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون
ہے پس کہا میں نے میں ہوں پس فرمایا میں ہوں میں ہوں گویا کہ برا مانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیچ مقدمہ قرض کی آخر قصہ
قرض کا یہ ہے کہ باپ جابر کی عبد اللہ انصاری تھے وہ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے اور قرض اپنے ذمہ پر چھوڑا تھا اور قرضخواہوں نے آکر جابر کو تنگ کیا
وہ آنحضرت کی پاس استعانت کی لیے آئے تھے سو تحقیق طلب کرنے کے سبب معجزہ آنحضرت کی ان کی مال میں کہ کھجوریں تھیں برکت ہو گئی تھی کہ بعد
ادائے قرض کی جوں کی توں باقی رہیں کچھ کمی نہیں ہوئی کم تھوڑا اور سبب برا جاننی کہنے انا کا یہ تھا کہ اوس سے کچھ فائدہ ابہام کا نہیں ہوتا اور تعیین تشخیص نہیں حاصل
ہوتی پس چاہئے تھا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبھی واسطے شناخت کی آواز سے بھی تعیین حاصل ہو جاتی ہے لیکن
آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہے کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کی ساتھ سلام کی ہو کہ سنت ہے اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کی
جابر پر تھی شرح **وعن** ابي هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال ابا هر
الحق باهل الصفة فادعهم الي فاتيتهم فدعوتهم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لهم فدخلوا رواه البخاري روایت ہے ابو ہریرہ
سے کہا داخل ہوا میں ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آپکی گھر میں پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ میں پس فرمایا اے ابو ہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس اور بلا لا انکو میری پاس پس آیا میں ان کی پاس اور بلایا میں نے انکو پس آئے وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئے وہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اہل صفہ آئے اور سبھوں نے بسبب معجزہ آنحضرت کی وہ دودھ پیا اور سیر ہوئے جیسی اور حدیث میں مذکور ہے اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنے ایک لوگ
تھے فقرائے مہاجرین اور انصار میں سے کہ جمع رہتے تھے ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہیں کرتا مگر یہ کہ نزدیک قریب ہو
انتہی اور آگے جو حدیث آتی ہے کہ جب بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کی تو اذن ہے واسطے اسکی یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنے کی نہیں پس
توفیق اور جمع بیچ ان دونوں کی یہ ہے کہ اہل صفہ بعد ابو ہریرہ کی آئے ہوں گے ساتھ آئے ہوں گے پس محتاج ہوئے اذن کی یا بسبب نہایت ادب کی اذن چاہا
یا لوگوں کو وہ حدیث نہ پہنچی ہوگی یا وہاں کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہیں واللہ اعلم بحقیقة الحالات

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** كلدة بن حنبل ان صفوان بن امية بعث بلبن وجداية وضغابيس الى النبي صلى الله عليه
وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم باعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم اسلم ولم استاذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع
فقل السلام عليكم أأدخل رواه الترمذي وابو داود روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا میری ہاتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور آپ کے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اتری ہوئی تھی جانب بلند مکہ میں کہ اوسکو معلّا کہتے ہیں کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا میں حضرت
کے پاس اور نہ سلام کیا میں نے یعنی پہلے داخل ہونے کی اور نہ اذن مانگا میں نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطے تعلیم کی کہ پھر جا تو یعنی دروازے پر پھر کہہ
السلام علیکم کیا داخل ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم
فجاء مع الرسول فان ذلك له اذن رواه ابو داود وفي رواية له قال رسول الرجل الى الرجل اذنه روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوے ایک تمہارا پس آوے ساتھ رسول کی یعنی بلانے والی کی پس تحقیق آنا ہمراہ بلانے والے کی واسطے اوس کے
اذن ہے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیچ ایک روایت ابو داود کی یوں ہے کہ فرمایا آدمی بھیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہے **ف** یعنی جسوقت
کسی کو بلانے کی لیے بھیجا اور وہ اوسکی ساتھ آیا حاجت پھر اذن کی نہیں ہے مولانا **وعن** عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الايمن او الايسر فيقول السلام عليكم

السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن یومئذ علیہا ستور رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبداللہ بن بسر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتے کسی شخص کے دروازہ پر تو نہ سامنے کرتے دروازہ کی منہ اپنا یعنی تاکہ گھر والوں پر نظر نہ پڑے ولیکن آتے طرف داہنی کی یا بائیں کی پھر کہتے سلام ہی تم پر
سلام ہی تم پر اور یہ اس سبب سے تھا کہ نہ تھے ان دنوں میں دروازوں پر پردے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** تکرار سلام کی ایسی تھی کہ تا متحقق ہو سماع اور اذن اور منع
کرا اس تعدد سے نہ قصد دوبار اس لیے کہ عادت شریف تھی تین بار سلام کرنے کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اس حدیث سے یہ سمجھا گیا کہ اگر دروازے میں کواڑ ہوں یا پردہ پڑا ہو
اوس پر تو نہیں مضائقہ سامنے کھڑے ہونے کا ولیکن بہتر اولی ہی رعایت اس سنت کی اس لیے کہ بعض وقت کواڑ یا پردہ کھولتے ہوئے اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنے کھڑا ہو ۲ع
وذکر حدیث انس قال علیہ الصلوۃ والسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ فی باب الضیافۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کے
کہ رسالہ یہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ بیچ باب ضیافت کی

الفصل الثالث

[illegible] **عن** عطاء بن یسار ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال استاذن علی امی فقال نعم فقال الرجل
انی معہا فی البیت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذن علیہا فقال الرجل انی خادمہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم استاذن علیہا اتحب ان تراہا عریانۃ قال لا قال فاستاذن علیہا رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کی کہ
ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کہا کیا اذن طلب کروں میں وقت جانے کی اپنی ماں کی پاس پس فرمایا کہ ہاں یعنی اس لیے کہ بعض اوقات کھلی ہوتی ہیں
اسکی وہ چیزیں کہ نہیں جائز ہی دیکھنا اونکا پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں ساتھ اسکی رہتا ہوں یعنی ایک گھر میں پس اذن کیوں مانگوں گویا اوس شخص نے خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کی لیے ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن طلب کر وقت جانے کی اوس پاس پس کہا اوس شخص نے کہ تحقیق میں خادم ہوں
اوسکا یعنی بار بار جاتا ہوں اوس پاس خدمت کے لیے پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی مع حرج کی لیے جیسا کہ قاعدہ شرعیہ کی ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اذن مانگ وقت جانے کی اوس پاس یعنی اگرچہ ساتھ کھنکارنے اور آہستہ پاؤں بلند کرنے آواز کی ہو کیا دوست رکھتا ہی تو یہ کہ دیکھے اوسکو ننگا یعنی اگر یکایک جاوے گا
شاید وہ برہنہ ہوگی تو نظر جا پڑے گی کہا نہیں چاہتا میں کہ دیکھوں اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانے کی پاس اوسکی نقل کی یہ مالک نے بطریق ارسال
ف ان کا سا حکم اور محارم کا بھی ہی خواہ وہ نسبی ہوں یا دودھ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۲ع **وعن** علی قال کان لی من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدخل باللیل ومدخل بالنہار فکنت اذا دخلت باللیل تنحنح لی رواہ النسائی اور روایت ہی حضرت
علی سے کہا تھا واسطے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تھا میں جس وقت داخل ہوتا رات کو کھنکارتے آنحضرت واسطے اذن میرے کی نقل کی
یہ نسائی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کھنکارنا تھا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تھا میں جب آتا رات کو پس اگر کھنکارتے تو آتا میں پس اس سے
معلوم ہوا کہ کھنکارنا علامت عدم اذن کی تھی بظاہر ہر وقت میں بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تھی واللہ اعلم ابن ملک نے کہا کہ علامت داخل ہونے کی ان میں کھلتی یہی احتمال
ہی کہ ہو امر برعکس مقتضای مفہوم مخالف کی یعنی تھا میں جب داخل ہوتا دن کو تو کھنکارتا میں واسطے اونکی اور احتمال ہی غیر اسکی کا واللہ اعلم ۲ع **وعن**
جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تاذنوا لمن لم یبدأ بالسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ اذن دو آنے کا اوسکی لیے کہ نہ ابتدا کرے ساتھ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

باب المصافحۃ والمعانقۃ

یہ ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہیں دست در گردن یکدیگر آوردن اور مصافحہ کی معنی ہیں دست یکدیگر
گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور چاہیے کہ دونوں ہاتھوں سے ہو اور جو عادت ہو گئی ہی مصافحہ کرتے ہیں بعد نماز عصر کی یا جمعہ کی کچھ نہیں اصل اسکی بدعت ہی
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہمارے نے کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہاں اگر کوئی آدمی مسجد میں اور لوگ نماز میں ہوں یا ارادہ

شروع نماز کا کہتی ہوں پس بعد فراغ کی اگر مصافحہ کریں تو نہیں لیکن شروع بوقت سلام کی مصافحہ پر تو یہ جملہ مصافحہ مسنونہ سی ہی بلا شبہہ و معانقہ صورت کہ یہ
مسلمان ہاتہ اپنا مصافحہ کی لیے تو نہیں لائق ہی اعراض ساتہ کھینچ لینی ہاتہ کی پہلی کھینچ ہو گا اوسکو کہ وہ زیادہ ہی مراعات ادب پر اور عورت جوان
کرنا حرام ہی اور معانقہ نہیں درست ہی واسطی کہ شبہ ہو چنانچہ منقول ہی کہ ابوبکر صدیق مصافحہ کرتی اپنی خلافت میں اون بڑھیوں سی کہ دودہ اونکا
اسی طرح اگر مرد بڈہا کہ اس میں شہوت نہو سی اوسکو مصافحہ کرنا عورت جوان سی درست ہی اور مصافحہ ساتہ امرد خوش شکل کی درست نہیں ہی جسکو دیکہنا حرا
م ہو وہ بہی چہونا حرام ہی بلکہ حرمت چہونی کی سخت تر ہی نظر سی کذا فی مطالب المومنین و صلوۃ مسعودی میں لکہا ہی کہ جب السلام علیک کہی ہاتہ دی یعنی مصافحہ کی لیے کرنا
سنت ہی لیکن ہتہیلی ہتہیلی پر رکہی اور سر انگلیوں کی نہ پکڑی کہ بدعت ہی اور اگر خوف فتنہ کا نہو تو معانقہ مشروع ہی خصوصا وقت آنی کی سفر سی جیسا کہ حدیث
جعفر بن ابی طالب کی آتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور محمد رحمہ سی منقول ہی کراہیت معانقہ کی اور چومنی ہاتہ ساتہ منہ اور آنکہوں کی اور وہ کہتی ہیں کہ معانقہ سی نہی آئی ہی بیچ
فصل ثانی میں بیچ حدیث انس کی وہ نہی مذکور ہی اور معانقہ جو روایت کیا گیا ہی پہلی نہی کی تہا اور شیخ ابو منصور ماتریدی نی بیچ تطبیق احادیث کی نقل کیا
کہ جو معانقہ کہ بوجہ شہوت کی ہو مکروہ ہی اور جو کہ بوجہ بر و کرامت کی ہو مشروع ہی اور لکہا ہی علما نی کہ خلاف اس جگہ ہی کہ ننگا ہو اور ساتہ قمیص کی ہو
نہیں بالاجماع وہو الصحیح کذا فی الکافی اور بوسہ دینا ہاتہ عالم متورع کی جائز ہی اور بعضوں نی کہا کہ مستحب ہی اور بعد مصافحہ کی چومنا ہاتہ جو عوام کرتی ہیں کچہ نہیں
جاہلوں کا ہی مکروہ ہی اور زمین چومنا آگی امرا اور علما اور مشائخ کی حرام ہی اور کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اوسپر دونوں گنہگار ہیں کذا فی الکافی اور فقیہ ابو جعفر نی کہا
لیکن زمین چومنا آگی سلطان امیر کی یا سجدہ کری اگر بوجہ تحیت کی ہی کافر نہیں ہو گا لیکن آثم اور مرتکب کبیرہ کا ہو گا اور اگر نیت عبادت کی کی کافر ہو گا اور اگر
نیت نکی کچہ تو بہی کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور زمین بوس کرنا سخت ہی کیونکہ رخسارہ یا پیشانی کی ہی زمین پر کذا فی التفسیر اور اگر بوسہ ہاتہ عالم یا سلطان کی
بوسہ بسبب علم عدالت کی اور اعزاز دین کی کچہ مضائقہ نہیں اگر واسطی غرض دنیاوی کی کری تو اشد مکروہ ہی اور اگر کوئی عالم یا اہل اللہ التماس کری کہ پاؤں کو
کری تو جائز ہی کہ نہ مانی کہنا اوسکا اور بیچ بوسہ دینی اطفال کی خصوصیت اگرچہ غیر کا لڑکا ہو بلکہ بوسہ دینا اور پیار کرنا طفل کی سنت ہی اور کہا ہی علما نی کہ بوسہ پانچ
طرح پر ہی ایک تو بوسہ مودت کا اور وہ بوسہ والدین کا ہی لڑکی کی رخسارہ پر اور دوسرا بوسہ رحمت کا اور وہ بوسہ اولاد کا ہی والدین کی سر پر اور تیسرا بوسہ شہوت کا
اور وہ بوسہ خاوند کا ہی بیوی کی منہ پر اور چوتہا بوسہ تحیت کا اور وہ بوسہ مسلمانوں کا ہی آپس میں ہاتہ پر اور پانچواں بوسہ دینا ہی بہائی کا
پیشانی پر اور بعضوں کی نزدیک بوسہ دینا آپس میں اوپر ہاتہ اور منہ کی مکروہ ہی اور بعضوں کی نزدیک بوسہ لینا چہوٹی لڑکی کا واجب ہی اور کہا نووی نی
کہ بوسہ لینا ساتہ شہوت کی حرام ہی بالاتفاق برابر ہی آپس میں باپ غیر اوسکا موضع

الفصل الاول پہلی فصل **عن** قتادۃ قال قلت لانس اکانت المصافحۃ فی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم رواہ البخاری روایت ہی قتادہ سی کہ کہا میں نی
واسطی انس کی کیا تہا مصافحہ بیچ یاروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی وقت ملاقات کی بعد سلام کی کہا کہ ہاں نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
ابی ہریرۃ قال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن بن علی وعندہ الاقرع بن حابس فقال الاقرع ان لی عشرۃ من الولد ما قبلت
منہم احدا فنظر الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال من لا یرحم لا یرحم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ بوسہ لیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسن بن علی کا اور تہی نزدیک حضرت کی اقرع بن حابس صحابی پس کہا اقرع نی کہ تحقیق میری دس بیٹی ہیں نہیں بوسہ لیا میں نی ان میں سی کسی کا
پس دیکہا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر فرمایا جو شخص نہیں مہربانی و شفقت کرتا ہی خلق خدا پر یا اولاد پر نہیں رحم کیا جاتا یعنی اللہ ہی اوسپر نہیں رحمت کرتا نقل کیا
یہ بخاری اور مسلم نی **وسنذکر** حدیث ابی ہریرۃ اثم لکع فی باب مناقب اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین
ان شاء اللہ تعالی وذکر حدیث ام ہانی فی باب الامان اور ذکر کریں گی ہم حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا ہی اثم لکع بیچ مناقب اہل بیت نبی

صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہم اجمعین کے گرجا ہی کا اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث اقرعانی کی بیچ باب الایمان کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما روایت ہی براء ابن عازب سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کرین اور مصافحہ کرین یعنی آپس میں مگر بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی پہلی جدا ہونی سی نقل کی احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملین دو مسلمان اور مصافحہ کرین اور حمد کرین اللہ کی اور بخشش چاہین اللہ سے بخشش کیجاتی ہی واسطی اون دونوں کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نی اور ابو الشیخ نی عمر سی بطریق مرفوع کی کہ جب ملین دو مسلمان اور سلام کری ایک اون دونوں کا ہی پر ہوتا ہی محبوب تر اون دونوں کا اللہ کی وہ کہ کشادہ پیشانی اور بشاشت سی ملتا ہی اپنی یار سی پھر جب مصافحہ کرتی ہیں وہ دونوں تو اللہ تعالی نازل کرتا ہی سو رحمتیں نوے واسطی ابتدا کرنی والی کی اور دس اوسکی جس نی مصافحہ کیا ہی **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیأخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سی ملتا ہے مسلمان بھائی اپنی سی یا دوست اپنے سی کیا جھکی واسطی اسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ لے اوسکا فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا پکڑی ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کری اوس سی فرمایا کہ ہاں نقل کی ترمذی نی **ف** جھکنی کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہی اور رکوع عبادت ہی اللہ کی اور شیخ محی الدین نووی نی اسکو نقل کیا ہی کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہی بسبب اس حدیث صحیح کی جو بیچ نہی کی اوس سی آئی ہی اور بہت اہل علم و صلاح اسکو کرتی ہیں کچھ اعتبار اور اعتماد نہ کرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سی نقل کیا ہی کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگی کسی کی زمین کو یا پیٹھ جھکاوی کافر نہیں ہوتا بلکہ گنہگار ہی اسلیے کہ یہ تعظیم ہی نہ عبادت اور بعض شافعی نی یہ منع ہونی اسکی کی تغلیظ و تشدید بہت کی ہی اور کہا کہ اس کا الٹا ان کو کفر اور اسلام اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اونہوں نی کہ مکروہ ہی گلی لگنی اور بوسہ لینی کو جیسی کہ اوپر امام ابو حنیفہ اور محمد سی نقل کیا گیا اور بعضوں نی کہا کہ مکروہ وہ ہی کہ بطریق ملق اور تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہی کہ وقت رخصت کرنی کی اور آنی کی سفر سی ہو یا بوسبب لی ملاقات کی بہت دنوں سے یا بسبب غلبہ محبت کے اور اگر بوسہ لی تو ہاتھ پر نہ دی بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دی طرح **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبہتہ او علی یدہ فیسألہ کیف ہو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہے ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہی کہ رکھی ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے کہ کیسا ہی اور پوری سلام تمہاری کہ آپس میں کرتے ہو مصافحہ ہی یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی احمد اور ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو

وعن عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رأیتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ آئی زید بن حارثہ مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میری گھر میں پس آئی زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی کپڑا اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اونکو ننگا پہلی اسکی اور پیچھے اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اس طرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکھا پس گلی سی لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ حدیث اور نیز حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہی اوپر جائز ہونی معانقہ اور بوسہ لینی کی اور مختار یہی ہی کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنی کی سفر سی جائز ہی بلا کراہت شرح

عن ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

لقيتموه قال ما لقيته قط الا صافحني وبعث الي ذات يوم ولم اكن في اهلي فلما جئت اخبرت فاتيته وهو على سرير فالتزمني
فكانت تلك اجود واجود رواه ابوداؤد اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ بنو عنزہ سے تھا کہ کہا میں نے واسطے
ابی ذر کے کیا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تم سے جسوقت کہ ملتے تم انسے کہا ابوذر نے نہیں ملاقات کی میں نے اونسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجھسے
اور بھیجا ایک دن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کی لیے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کی پاس حضرت
تھے تخت پر پس گلے سے لگا لیا مجھکو پس ہوا یہ لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے سبب حاصل ہونے ساتھ لے برکت کی نقل کی اسکو ابوداؤد نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ
بیچ غیر حالت آنے کی سفر سے بھی آیا ہے واسطے اظہار محبت اور عنایت کی ہے **وعن** عكرمة بن ابي جهل قال قال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوم جئته مرحبا بالراكب المهاجر رواه الترمذي اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کی ہے کہا کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن
کہ آیا میں انکی پاس یعنی سال فتح میں اسلئے بیعت اسلام کی خوشی ہے سوار ہجرت کرنیوالیکو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** جزری نے جامع الجوامع میں مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے
کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اوٹھے اور اوسکی طرف چلے ہو گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابوجہل بہت عداوت رکھتے تھے
آنحضرت سے عکرمہ مشہور تھا بھاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث لائی اوسکو حضرت کی پاس اور اسلام لایا اور
بہت اچھا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنی کی ساتھ
مصافحہ کی ہی طرح **وعن** اسيد بن حضير رجل من الانصار قال بينما هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه
النبي صلى الله عليه وسلم في خاصرته بعود فقال اصبرني قال اصطبر قال ان عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبي صلى
الله عليه وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول الله رواه ابوداؤد اور روایت ہے اسید
بن حضیر سے کہ ایک شخص ہیں انصار میں سے کہا اونے کہ اوسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تھی انکی مزاح میں خوش طبعی اوسوقت کہ ہنساتے تھے اسید قوم کو پس چبھو
دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو انکی کے ساتھ لکڑی کی پس کہا اونے بدلہ دیجئے مجھکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لے پس کہا اونے کہ تحقیق آپکے بدن پر کرتہ ہے اور نہیں تھا
بدن پر کرتہ یعنی مگر میں کرتا پہنے ہوتا تو برابر بدلا نہیں ہوتا پس اوٹھا لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتا اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا آنحضرت کی
پہلو پر کہا اونے کہ سوا اسکے نہیں کچھ ارادہ کیا تھا میں نے یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی اسکو ابوداؤد نے **ف** لفظ رجل جس طرح کہ اصل میں ہے
یعنی ساتھ زیر لام کی مقتضی اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنی والا اور بدلا لینی والا وہی اسید بن حضیر ہی ہے اور لفظ جامع الاصول میں ہی عن اسید بن حضير
قال ان رجلا من الانصار كان فيه مزاح فبينما هو يحدث القوم يضحكهم اذ طعنه النبي الخ یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ مرد اور ہے سوا اسید
حضیر کے اور اسی کا حال بیچ حکایت کرتا ہے طیبی نے عبارت متن کی توجیہ کر کر موافق اسکی کیا ہے اور اوسمیں تکلفات کئے ہیں اور باعث ارتکاب تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن
حضیر عظمای صحابہ سے ہیں اونمیں سے جو کہ داخل ہیں کہ مستعد ہے دہشت علم اور چونکہ مزاح کرتی تھی اور ہنساتی تھی قوم کو آنحضرت نے اونکی ساتھ اس طرح کا معاملہ کیا اسسبب خوش طبعی کے
اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسانا اوسکا مباح ہی اگر اوسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشعبي ان النبي صلى الله عليه وسلم تلقى
جعفر بن ابي طالب فالتزمه وقبل ما بين عينيه رواه ابوداؤد والبيهقي في شعب الايمان مرسلا وفي بعض نسخ المصابيح وفي شرح السنة
عن البياضي متصلا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابیطالب سے پس گلے سے لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکھوں اونکی کی نقل کیا ابوداؤد
اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنہ میں بیاضی سے بطریق اتصال کی ہی **ف** یہ وہی متصل. مرسل
ہی جسکی حدیث کی سند میں سے گری ہو راوی اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو مذکور ہوتا ہے اغلب یہ ہے کی تو مراد اس سے عبد

صحابی ہوئی ہیں۔ **وعن** جعفر بن ابی طالب فی قصۃ رجوعہ من ارض الحبشۃ قال فخرجنا حتی اتینا المدینۃ فتلقانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر افرح ام بقدوم جعفر ووافق ذلک فتح خیبر رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب سے بیچ قصہ پھرنے انکے کی حبشہ کی زمین سے کہا پس نکلے ہم حبشہ سے یہانتک کہ آئے ہم مدینہ میں پس ملے ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے لگایا مجکو پھر فرمایا نہیں جانتا میں کس ساتھ فتح خیبر کے زیادہ خوش ہوں میں یا ساتھ آنے جعفر کے اور اتفاق ہوا تھا آنا جعفر کا وقت فتح خیبر کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** منقول ہے کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کے مالک کے پاس آئے پس مالک نے ان سے مصافحہ کیا اور کہا کہ گلے ملنا بھی ہوتا میں کہ بدعت ہوتا سفیان نے کہا کہ گلے ملے تھے وہ کہ بہتر تھے مجھ سے اور تجھ سے یعنی گلے لگے ہیں پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب سے جب پھر آئے تھے وہ حبشہ سے امام مالک نے کہا وہ مخصوص ہے ساتھ جعفر کے سفیان نے کہا کہ نہیں بلکہ عام ہے اور حکم جو جعفر کا ہے وہی ہمارا ہے اگر صالحین سے ہوں ہم اذن دیتے ہو کہ تمہاری مجلس میں حدیث بیان کروں پس مالک نے کہا ہاں اذن دیتا ہوں پس سفیان نے بیان کیا حدیث کو ساتھ سند کے اور مالک نے سکوت کیا۔ **وعن** زارع وکان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینۃ فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے زارع سے اور تھے وہ بیچ ایلچیوں عبد القیس کے کہا جبکہ آئے ہم مدینہ میں پس شروع کیا ہم نے کہ جلدی کرتے تھے اترنے میں سواریوں اپنی سے پس بوسہ دیتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر اور پاؤں پر نقل کی یہ ابوداؤد نے ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چومنا پاؤں کا جائز ہے شرع میں لیکن فقہا منع کرتے ہیں پس اس حدیث کے توجیہ یہ کرینگے کہ خاص حضرت سے ہو یا ابتدا اسلام میں ہو یا وہ لوگ ناواقف تھے یا اضطراب میں [illegible] ہو واللہ اعلم بالصواب **وعن** عائشۃ قالت ما رأیت احدا کان اشبہ سمتا وہدیا ودلا وفی روایۃ حدیثا وکلاما برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ فی مجلسہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مشابہ چال ڈھال میں اور روش میں اور نیک خصلتی میں اور بیچ ایک روایت کے بات چیت میں اور کلام کرنے میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ سے یعنی حضرت فاطمہ ان امور میں بہت مشابہ تھیں آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نے یہ بات کہکر ان کی محبت آپس کی بیان کی کہ ان دونوں میں مشابہت و مجانست کی ہے کہ تھا جس وقت فاطمہ آتیں حضرت کے پاس کھڑے ہو جاتے حضرت اور متوجہ ہوتے طرف انکی پھر پکڑتے ہاتھ انکا اور بوسہ لیتے انکا یعنی دونوں آنکھوں کے درمیان بیچ پیشانی کے اور بٹھاتے انکو بیچ جگہ بیٹھنے اپنی کی یعنی اپنی جگہ انکے لیے چھوڑ دیتے اور انکو بٹھاتے اور تھے حضرت جس وقت کہ آتے حضرت فاطمہ کے پاس کھڑی ہو جاتیں طرف حضرت کی اور پکڑتیں ہاتھ حضرت کا اور بوسہ لیتیں انکا یعنی حضرت کے دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بٹھلاتیں انکو اپنی جگہ نقل کی یہ ابوداؤد نے **وعن** البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینۃ فاذا عائشۃ ابنتہ مضطجعۃ قد اصابتہا حمی فاتاہا ابوبکر فقال کیف انت یا بنیۃ وقبل خدہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے براء سے کہا گیا میں ساتھ ابی بکر کے یعنی انکے گھر میں بیچ ابتدا آنے انکے کے مدینہ میں یعنی جس وقت ہجرت کر کے آئے تھے پس ناگہاں دیکھا میں نے کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی تھیں اس حال میں کہ تحقیق انکو پہنچی تھی تپ پس آئے انکے پاس ابوبکر صدیق اور کہا کیسی ہے تو اے بیٹی میری اور بوسہ دیا انکے رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی ابوداؤد نے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بصبی فقبلہ فقال اما انہم مبخلۃ مجبنۃ وانہم لمن ریحان اللہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق یہ اولاد باعث ہے بخل کی اور سبب نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہے [illegible] اور انکی سبب سے نامردی بھی کرتا ہے جہاد سے بچتا ہے بخوف اسکی [illegible] پس اول حضرت نے اولاد کی مذمت بیان کر کر خوبی انکی بیان فرمائی کہ ریحان ہیں ریحان کے معنی [illegible] نعمت

تعظیم کے حضرت فاطمہ کی لیے قیام اونکا حضرت کے لیے ساتھ ان میں معلوم ہوا اور راوی میں تاویل کرتے کہ وہ قیام محبت اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا یہ خیالی بعید ہے
تھین طیبی نے بھی محی السنۃ سی نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علما نی ساتھ اس حدیث کی اوپر اکرام اہل فضل کی یعنی علما صلحا کی اور امام تقی الدین نحوی نے بھی کہا کہ یہ
قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنے کی مستحب ہے اور حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں اور بیچ نہی اوسکی کی صریحا کچھ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المؤمنین میں قنیہ سے نقل کیا ہی کہ مکروہ
نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کی بسبب تعظیم کی اور قیام نفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیے اور وہ محبت قیام کی نہ رکھی
قیام اوسکی لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض نے کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق میں ہی کہ بیٹھا ہوا اور اوسکی آگے لوگ کھڑے ہوں جب تک بیٹھا رہے اور ایک حدیث
میں آیا ہی بیچ قیام اور تعظیم کی واسطے اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی اور **وَمَضَى** الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ
الْأُسَرَاءِ اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیوں کی **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ
ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ اٹھاوی کوئی کسی کو جگہ
بیٹھنے اوسکی سی پھر آپ بیٹھ جاوی جگہ اوسکی میں لیکن فراخ کرو جگہ کو اور جگہ دو آنے والے کو یعنی احاطہ وتہانے کی نزدیک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بعضوں
نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یہ ہی کہ نہ کہو تفسحوا یعنی لیکن چاہیے کہ کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ نہی واسطے تحریم کے ہی پس جو کوئی سبقت کری طرف ایک جگہ
مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطے نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتھ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی ع
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہ بیٹھنے کی سی پھر پھر آوی طرف اوسکی پس وہ حقدار ہی ساتھ اوس جگہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا
علما نے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹھا بقصد پھر آنے کی عنقریب جیسے وضو کو یا اور کسی چیز کی کہ ضروری کی لیے اوٹھا اور پھر آیا جلدی تو پھر وہی مستحق اوس جگہ کا ہے
پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھے تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہے اس لیے کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطے رجوع کرنے میلان کے طرف اہل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی
اوپر اوسکے حدیث کہ آئی ہی آدمی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتے تھے اور ارادہ کرتے پھر آنے کا تو اوتار جاتے جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیے
وہ دور لگیا اور پھر آیا تو جگہ اوسکی نہیں رہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں اسی طرح **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ
أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی تھی اور جس وقت کہ دیکھتے حضرت کو
نہ کھڑے ہوتے بسبب اسکے کہ جانتے تھے ناخوش رکھنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کھڑے ہونے کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکھتے تھے
حضرت کھڑے ہونے کو واسطے تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تھا آپ نے بیٹھنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنے تکلف کی قیام میں بیٹھنے میں اور
کھانے میں پینے میں اور چلنے میں اور تمام افعال اخلاق میں اور اسی لیے حکایت کیا گیا ہی آپ سے انا واتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال
محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تھا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں ہے حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہے بحسب
زمانہ اور اشخاص اور احوال کی ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کھڑے رہیں
آگے اوسکی لوگ کھڑے رہنے کی پس چاہیے کہ تیار کری جگہ بیٹھنے اپنی کی دوزخ سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** تیار کری الخ یہ امر بمعنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کرے یہ کہ کھڑے رہنا واسطے اوسکی یہ کہ داخل ہوگا ایک جگہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ بطریق تکبر و تعظیم کی دوست رکھے لوگوں

اسلیے کہ کبھی ہوتی ہی اون مین محبت اور خفیہ باتین کرنی منظور ہوتی ہین پس اکو شاق گذری گا بیٹھنا اوسکا بیچ مین اونکی اور لکھا ہی علمائی کہ اگر اوسکو
محبت ہونی اونکی آپس مین معلوم ہی تو نہ بیٹھی اور اگر معلوم ہی کہ علاقہ محبت کا بیچ ان مین تو بیٹھ جاوی اور اگر کچھ نہ معلوم ہی تو احتیاطاً بیچ مین نہ بیٹھی
ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجلس بین رجلین الا باذنھما
رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادی سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بیٹھ درمیان دو شخصون
کی مگر ساتھ اذن انکی کی نقل کی یہ ابو داؤد نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراہ قد دخل بعض بیوت ازواجہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھتی ساتھ ہمارے مسجد مین باتین کرتی ہم سی پس جس وقت اوٹھتی کھڑی ہوتی ہم کھڑی ہوتے یعنی برابر یہانتک کہ دیکھتی ہم آپ کو کہ داخل ہوئی یعنی گھر مین بیویون اپنی کی مین
ف کھڑی ہوتی یعنی بسبب مجانست ہوتی مجلس کے واسطی تعظیم حضرت کی اسلیے کہ صحابہ نہیں کھڑی ہوتی تھی وقت تشریف لانی حضرت کے پس کیونکر کھڑی ہوتی وقت
جانی کی اور کھڑی ہونا صحابہ کا دیر تک شاید کہ اسلیے تھا کہ منتظر رہتی ہونگی کہ حضرت کسی کام کی لیے فرماوین یا پھر تشریف لاوین بیٹھنی کی لیے پس جب مایوس ہوتی تو متفرق
ہوتی تھی ع **وعن** واثلۃ بن الخطاب قال دخل رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی المسجد قاعد فتزحزح لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یا رسول اللہ ان فی المکان سعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان للمسلم لحقا اذا راٰہ اخوہ ان یتزحزح
لہ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی واثلہ بن الخطاب سی کہ کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال مین کہ آپ مسجد مین بیٹھی
پس حرکت کی اور ایک طرف ہو گئی اپنی جگہ سی واسطی اوسکی لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ مکان مین فراخی ہی یعنی پس کیون تکلیف فرمائی آپ نی
حرکت کرنی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی مسلمان کی حق ہی جب کہ دیکھی اوسکو بھائی مسلمان اوسکا یہ کہ حرکت کری واسطی اوسکی یعنی قطع نظر
تنگی اور فراخی جگہ سی حرکت کرنا اور ایک طرف ہو جانا جگہ سی بقصد اکرام بھائی مسلمان کی حق ہی روایت کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین

باب الجلوس والنوم والمشی

باب ہی بیچ بیان بیٹھنی اور سونی اور چلنی کی اور اسمین لیٹنی کا بھی ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بفناء الکعبۃ محتبیا بیدیہ رواہ البخاری ع اور روایت ہی ابن عمر
سی کہ کہا دیکھا مین نی آنحضرت کو بیچ صحن خانہ کعبہ کی بیٹھی ہوئی گوٹ مارے ساتھ ہاتھون اپنی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ہیئت اس نشست کی یہ ہی کہ دونون
زانو کھڑی کری اور تلوی زمین پر رکھی اور دونون ہاتھون سی پنڈلیون پر حلقہ کری خواہ سرین زمین پر رکھی یا نہ رکھی اور بجای ہاتھون کی بھی کپڑا سی گھٹنون پر پیٹ سی باندھ
دوپٹہ وغیرہ کی اور عرب اسطرح بہت بیٹھا کرتی ہین ان آنحضرت کا بیٹھنا کپڑا لپیٹ کر بھی روایت کیا گیا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح بیٹھنا جائز بلکہ مستحب ہی متفق ع
وعن عباد بن تمیم عن عمہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد مستلقیا واضعا احدی قدمیہ علی الاخری
متفق علیہ اور روایت ہی عباد بن تمیم سی نقل کی اوسنی چچا اپنی سی کہا اوسنی کہ دیکھا مین نی آنحضرت کو مسجد مین چت لیٹی ہوئی رکھنی والی ایک قدم اپنا دوسری
قدم پر نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** رکھنا قدم کا قدم پر نہین منتھی ہوا کھلنی ستر کا بخلاف رکھنی پانون کے پانون پر کہ اسمین بعض اوقات ستر کھل جاتا ہی اور اسمین تطبیق ہوتی ہی درمیان اس حدیث
اور درمیان حدیثون نہی کی کہ آگی آتی ہین اور زیادہ تحقیق اسکی آگی ہوگی اور یہی طرح لیٹنا آپ کا کبھی کبھی تھا واسطے بیان جواز یا حاصل کرنی راحت دفع تکان
کی اور معلوم ہوا ہی کہ بیٹھنا حضرت کا مجمعون مین خلاف اسکی تھا کہ بیٹھتی تھی آپ چار زانو باوقار باتواضع ع **وعن** جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری وھو مستلق علی ظھرہ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اس سی کہ اوٹھاوی مرد ایک پانون اپنا دوسری پانون پر اس حال مین کہ وہ لیٹا ہوا ہی پیٹھ پر نقل کی یہ مسلم نی **وعنہ**

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یستلقین احدکم ثم یضع احدی رجلیہ علی الاخری رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چت لیٹے ایک تمہارا پھر رکھے ایک پانو اپنا دوسرے پانو پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ وہ حدیثیں کہ جابر سے آئی ہیں
تعارض اور منافات رکھتی ہیں ساتھ حدیث ابن عمر کے [illegible] تطبیق ان حدیثوں میں یون ہے کہ رکھنا ایک پانو کا دوسرے پانو پر دو طرح سے ہوتا ہے
ایک تو یہ کہ دونوں پانو دراز ہوں اور ایک کو دوسرے پر رکھے اس طریقہ کا مضائقہ نہیں اس ہیئت سے کھلنا ستر کا لازم نہیں آتا اور طرح دوسری یہ
کہ اوٹھاوے ایک پانو کو کھڑا کرے اور پانو دوسرا اس کھڑے پانو پر رکھے کہا گیا ہے کہ یہ منع ہے اور یہ بھی اس صورت میں ہے کہ ستر کھل جاوے جیسے کہ پاجامہ نہ
ہو اور تہبند اونچا ہو اور اگر تہبند دراز ہو اور اگر پاجامہ ہو تو یہ بھی منع نہیں لیکن بہتر ترک اسکا ہے اور منع کا اوپر کھلنے اور نہ کھلنے ستر کے ہے ایسا ہی کہا ہے طیبی نے **وعن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینما رجل یتبختر فی بردین وقد اعجبتہ نفسہ خسف بہ الارض فہو یتجلجل
فیہا الی یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہ ایک شخص اتراتا اور اکڑتا ہوا
چلتا تھا دو کپڑوں خطدار کے اور تحقیق عجب میں ڈالا تھا اوسکو نفس اوسکے نے اور خوش آتی تھی اوسکو وہ کپڑے یعنی اونکی ہیئت سے تکبر و عجب میں پڑا تھا دھنسا دیا گیا اوسکو
زمین میں پس وہ شخص حرکت کرتا ہوا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ وہ شخص قارون تھا اور تورپشتی
نے کہا احتمال ہے کہ وہ شخص اس امت میں سے ہو یا اگلی امتوں میں سے اور اس سے معلوم ہوا کہ تکبر اور اترانا اور اکڑنا چلنے میں برا ہے اور انجام اوسکا
[illegible] اعاذنا اللہ منہ [illegible] کی دو قسمیں آئی ہیں [illegible] کا زبان عرب میں ایک نام جدا ہے چنانچہ شرح عربی میں ذکر کیا ہے [illegible]
چلنا [illegible] کہ آہستہ ساتھ حرکت تمام [illegible] سرعت کی چلنا مثل مردہ دلوں اور افسردوں کی مانند لکڑی خشک کی چلنا [illegible]
اور گھبراہٹ کی یہ دونوں قسمیں بری ہیں [illegible] مردہ دلی اور بے عقلی کی ہے اور قرآن شریف میں اللہ تعالی نے مومنوں کی تعریف کی ہے اور چال انکی
ساتھ اوسکی موصوف کیا ہے وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا یعنی بندے رحمن کے وہ لوگ ہیں کہ چلتے ہیں زمین پر آرام و وقار سے بغیر تکبر اور بغیر [illegible]

[illegible] **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** جابر بن سمرۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی وسادۃ علی یسارہ
رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا جابر نے دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی بیٹھے ہوئے تکیہ پر [illegible] نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ تکیہ لگا کر بیٹھنا مستحب ہے اور آیا ہے کہ آنحضرت تکیہ کو دوست رکھتے تھے اور فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکیہ دیوے تو رد نہ کرے
جیسے کہ [illegible] خوشبو کی فرمایا ہے **وعن** ابی سعید ن الخدری قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی
المسجد احتبی بیدیہ رواہ رزین اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے مسجد میں گوٹ کر لیتے ساتھ دونوں
ہاتھوں اپنے کے نقل کی یہ رزین نے **وعن** قیلۃ بنت مخرمۃ انہا رأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد وہو قاعد
القرفصاء قالت فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع ارعدت من الفرق رواہ ابوداؤد اور روایت ہے قیلہ بیٹی مخرمہ
کی سے تحقیق دیکھا اونہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے ہیئت قرفصا کی [illegible] جب دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ہیئت تخشع کی
کہ نہایت فروتنی اور انکسار اور ذوق و خشوع میں تھے کانپ گئی میں مارے ہیبت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** قرفصا بہ پیش قاف [illegible]
[illegible] دونوں طرح آیا ہے اور قاموس میں مثلثۃ القاف [illegible] کہا ایک قسم [illegible] کی اور وہ یہ طرح ہے کہ بیٹھے اوپر
سرین [illegible] بیٹ کو [illegible] ساتھ دونوں ہاتھوں کے [illegible] دونوں ہاتھوں سے حلقہ کرے پانو پر یا بیٹھے [illegible] دونوں پانو [illegible]
زمین [illegible] ہتھیلیاں [illegible] دونوں بغلوں میں [illegible] بیٹھنا [illegible]

پنہاں اور شغل کو لیمیں فکر و اندیشہ و خیال کرتا ہو وہ بھی اسی قسم میں سے ہے **وعن** جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء رواه ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ خوب نکل آتا آفتاب نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
عرس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه في شرح السنة اور روایت
ہے ابی قتادہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اترتے رات کو سفر میں یعنی راحت کے لیے لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح
کھڑا کرتے بازو مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کے نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنی عادت شریف یہ تھی کہ جب اترنے کا وقت سفر میں کچھ رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسی عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی
نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی کہ دل لٹکا رہتا ہے اور قرار کم پاتا ہے اس کو اور جب بائیں پہلو پر
سوتا ہے تو دل اپنی جگہ پر ٹھہرتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض ان کی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سونے میں تا
آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوے اور سو جب ہضم طعام کا ہو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کے
نیچے رکھتے اور جب صبح کو اترتے تو ہتھیلی کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے **وعن** بعض آل ام سلمة قال كان فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند راسه رواه ابو داود اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ سے کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا مانند اس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اول جملہ کے معنی یہ ہیں کہ تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا قریب اس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعضے لوگوں کو یعنی تھوڑا سا تھا طول و عرض میں تھا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا
اوس نے بغیر اتفاق صحابہ کے قبر شریف میں جسد مبارک کے نیچے رکھ دی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنے حضرت کے بعد اس کو کوئی یعنی اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اس کے کہ ہنوز
قبر بند نہ ہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجائے یوضع کے وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کے لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کے کیا واسطے حکایت حال کے اور تھی مسجد الخ یعنی
وقت آرام کرنے کے سر مبارک مسجد کی طرف رکھتے تھے اس لیے کہ جب رو بقبلہ لیٹتے حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف بجانب شرق مسجد کی ہے ایسا
رو بقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زیر جیم کے ہے یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنے کے مصلی سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کے لیے بچھا لیں
صبح **وعن** ابي هريرة قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله
رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا پس فرمایا آپ نے اس کو یہ اس ہیئت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا اس کو
اللہ نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک تو چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ ملکوت آسمان و ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے ہیں
اور اوپر قدرت و حکمت کے کارخانہ کی دلیل پکڑتے ہیں اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کے مستعد اور مہیا قیام
کے لیے ہوتے ہیں واسطے نماز اور طاعت کے سحر کو علی الصباح اور تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا عیش والوں کا ہے کہ ساتھ اس کے ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا
اور راحت آرام طبیعت کا اور چوتھی لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور منہ کہ اشرف ہے اور افضل اجزائے بدن کے ہیں ان کو خاک مذلت پر
اوندھا ڈالتے ہیں بیچ غیر طاعت و سجود کے اور یہ لیٹنا اغلامیوں کا ہے پس مناسبت کی ان لوگوں سے بری ہے **وعن** يعيش بن طخفة بن قيس
الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر على بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہو ایک تمہارا بیچ سایہ کے پس اٹھ جاوے اوس سے سایہ یعنی پھر جاوے سایہ اوس کا آفتاب میں اور کچھ
سایہ میں پس چاہیے کہ اوٹھ کھڑا ہووے اور جگہ چلا جاوے تاکہ ہووے سارا سایہ میں یا آفتاب میں اسلیے کہ جب کوئی بیٹھتا ہے ایسی جگہ کہ کچھ سایہ میں ہو اور کچھ دھوپ میں
تو فاسد ہوجاتا ہے مزاج اوسکا بسبب اختلاف حال بدن کی دو تاثیرین متضادین سے نقل کی یہ ابو داود نے یعنی مرفوع اور شرح السنہ میں ابی ہریرہ سے ہے کہ کہا ابو ہریرہ
نے جس وقت کہ ہو ایک تمہارا سایہ میں پس اوٹھ جاوے اوس سے سایہ پس اوٹھ کھڑا ہووے چاہیے کہ کچھ سایہ میں ہے اور کچھ آفتاب میں جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے
اسی طرح یعنی جیسا کہ شرح السنہ میں ہے روایت کیا ہے اسکو معمر نے موقوف ابو ہریرہ پر ف یعنی قول ابو ہریرہ کا ہے نہ حدیث حضرت کی لیکن یہ موقوف حکم مرفوع
میں ہے اسلیے کہ جو چیز اجتہاد اور قیاس سے نہیں معلوم ہو سکتی اوسکو صحابی بغیر سننے کی حضرت سے نہیں کہہ سکتا اور جگہ بیٹھنے شیطان کی ہے ظاہر یہ ہے کہ یہ
محمول ہے ظاہر پر اور بعضوں نے کہا کہ شیطان کی طرف اسلیے نسبت کی کہ وہ باعث ہوتا ہے اسپر کہ پہنچے اوسکو ضرر پس وہ دشمن ہے اوسکا ہے جیسا کہ دشمن ہے
دین کا اور اگر تمام آفتاب میں ہو تو یہی سبب ضرر نفس کے تعب و مشقت میں ممنوع و مکروہ ہوگا نہ بسبب ہونے اوسکی کے مجلس شیطان کی لیکن اگر آفتاب جاڑے کا
ہو تو منع اوس میں نہیں ہے **وعن** ابی اسید الانصاری انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو خارج من المسجد فاختلط
الرجال مع النساء في الطريق فقال للنساء استأخرن فانه ليس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة
تلصق بالجدار حتى ان ثوبها ليتعلق بالجدار رواه ابو داود والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ اونہوں نے
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے یعنی باتیں امر و نہی کرتے تھے لوگوں کو اس حال میں کہ آنحضرت نکلے آتے تھے مسجد میں سے پس مل گئے مرد ساتھ عورتوں کے
راہ میں پس فرمایا حضرت نے عورتوں کو کہ پیچھے چلو مردوں کی اور الگ ہو اسلیے کہ نہیں پہنچتا تمکو اے عورتو یہ کہ بیچ میں راہ کی چلو لازم کرو اپنے پر کہ چلو راہ کی کناروں میں
پس جب یہ حکم ہوا تو عورت اوس چلنے میں دیوار سے لگ کے چلتی تھی یہانتک کہ کپڑا اوسکا اٹک جاتا تھا ساتھ دیوار کے یعنی کہ سے بسبب نہایت الگ چلنے کی بحسب فرمانبرداری
امر حضرت کے نقل کی یہ ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى ان يمشي يعني الرجل بين
المرأتين رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا یہ کہ چلے یعنی مرد میان دو عورتوں کی نقل کی یہ ابو داود نے
ف لفظ یعنی تفسیر ہے ضمیر کی یعنی اراده کرتی تھی آنحضرت فاعل یمشی سے الرجل اور حاصل یہ کہ لفظ الرجل نہیں ہے اصل حدیث میں پس یہ عبارت مشعر ہے
اور یہ منع اسلیے ہے کہ اختلاط مرد و عورت کا باعث فتنہ کا ہوتا ہے اور حیا اور مروت سے بعید ہے اور مرد کو بیچ میں عورتوں کی چلنا منع ہے اسی طرح راہ میں ساتھ ہی
اونکی چلنا منع ہے وقت خوف فتنہ کی **وعن** جابر بن سمرة قال كنا اذا اتينا النبي صلى الله عليه وسلم جلس احدنا حيث
ينتهي رواه ابو داود اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے ہم جب آتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی لوگ مجلس شریف میں بیٹھ جاتا ایک ہم میں سے
اوس جگہ کہ پہونچتا اور تمام ہوتی مجلس نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی جہاں جگہ پاتا وہیں بیٹھ جاتا قصداً لوگوں کو کترا کر راہ اور اوپر ترک تکلف اور مخالفت
حظ نفس کے طلب کرنا علو مرتبہ کا ہے جیسی کہ شان اہل جاہ کی ہے **وذكر** حديثا عبد الله بن عمرو في باب القيام وسنذكر حديثي علي
وابي هريرة في باب اسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته ان شاء الله تعالى اور ذکر کی گئیں دو حدیثیں عبد اللہ بن عمرو کی بیچ باب قیام
کے سو ایک حدیث کا تو یہ ہے لا یجلس الرجل اور دوسری کا کہ بعد اوسکی ہے لا تجلس بین رجلین اور ذکر کرینگے ہم دونوں حدیثیں حضرت علی اور ابی ہریرہ کی بیچ باب اسما
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ کی انشاء اللہ تعالی کہ ایک کا سر تو یہ ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی تکفأ اور دوسری کا یہ ہے ما رأیت شیئاً احسن من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمرو بن الشريد عن ابيه قال مر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وانا جالس هكذا وقد وضعت يدي اليسرى خلف ظهري واتكأت على الية يدي فقال اتقعد قعدة المغضوب عليهم

ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ جو جواب بانٹا ہی سو صورت مین ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضرین سنین اور اگر حمد نکہی تو مستحق جواب کا نہین ہوتا اور اگر آہستہ
کہی کہ کوئی نسنی تو بہی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اس حدیث مین دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایونکا ہی مانند عیادت
مریض اور تجہیز میت و نماز جنازہ اور مانند انکی کی اور شرح السنہ مین ہی کہ آمین دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سی حمد کہی تاکہ سنین پاس والی اور مستحق جواب کا ہو
ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك
الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ جسوقت چھینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ۔ چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بہائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہ کہی اسکو یرحمک اللہ
پس چاہیی کہ کہی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری حال تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کی باعتبار معنی
کی ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والی کی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس دعا مین سبکو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہے ع
وعن انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الآخر فقال الرجل يا رسول الله شمت
هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا چھینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جواب دیا حضرت نے اون دونون مین سی ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنی
اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور تو نی نہین کی حمد اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تو نہین مستحق ہوا تو جواب کا اور منقول ہی کہ تہا
مین ابن عمر کی پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نی مسجد کی ایک جانب مین پس کہا ابن عمر نی یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نی کہ جب سنی تو ایک شخص کو کہ
چھینکا پیچھی دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دی اوسکی چھینک کا ع **وعن** ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا
عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس جواب نہ دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نی **وعن** سلمة
بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه
مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حالت
کہ چھینکا تہا ایک شخص نی نزدیک حضرت کے پس کہا واسطی اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پہر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت ترمذی
کی مین ہی کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکے گا اور حمد کری گا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا
اور اور حدیث مین ابو داود اور ترمذی سی آیا ہی کہ تین بار تک جواب دی اور جو زیادہ ہو اس سی اختیار رکہتا ہی چاہی جواب دی چاہی نہ دی لیکن حاصل
حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سی زیادہ مین اختیار رکہتا ہی درمیان سکوت کی اور جست ہی کہ زیادہ میان
جواب کے مستحب ہی پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت نہین جواب اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم **وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہی
ابی سعید خدری سی ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ رکہی ہاتہ اپنا اپنی منہ پر اسواسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہی
یعنی اوسکی منہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد دخول سی حقیقۃ ہی یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ڈالنی کی ع **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

صوته رواه الترمذي وابوداود وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت
چھینکتے ڈھانک لیتے منہ اپنا ساتھ ہاتھ اپنے کے یا ساتھ کپڑے اپنے کے اور پست کرتے ساتھ چھینک کے آواز اپنی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے ف یعنی آواز بلند نہ کرتے تھے چھینکنے میں اور منہ ڈھانکتے تھے اسلیے کہ یہ بھی ادب ہے مجلس کا کہ اکثر فضلہ دماغ کا چھینک کے ساتھ نکل آتا ہے بار
اپنے بدن پر یا ہمنشینوں کے بدن پر یا وقت چھینکنے کے تغیر ہیئت سے چہرہ میں واقع ہوتی ہے اسیلیے ڈھانکنا چاہیے اور پست آواز سے چھینکنا بھی حسن ادب سے
کہ بلند آواز ناگہاں سے لوگ چونک اٹھتے ہیں اور لکھا ہے علمانے کہ مستحب ہے چھینکنے والے کو کہ آواز پست کرے اور الحمد پکار کر کہے تا لوگ سنکر جواب دیں
کذا فی مطالب المومنین ۱۲ وعن ابي ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله على كل حال
وليقل الذي يرد عليه يرحمك الله وليقل هو يهديكم الله ويصلح بالكم رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہے ابو ایوب سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ چھینکے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ اوپر ہر حال کے اور چاہیے کہ کہے وہ شخص کہ جواب دیتا ہے اسکو
یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے وہ یعنی چھینکنے والا ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے حال تمہارے یا احوال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے وعن ابي موسى
قال كان اليهود يتعاطسون عند النبي صلى الله عليه وسلم يرجون ان يقول لهم يرحمكم الله فيقول يهديكم الله ويصلح بالكم
رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے ابوموسی سے کہ کہا تھے یہود چھینکتے بتکلف پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے امید رکھتے کہ کہیں آنحضرت انکو
یرحمکم اللہ پس فرماتے حضرت ہدایت کرے تمکو اللہ اور درست کرے حال تمہارے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی نہ فرماتے یرحمکم اللہ اسلیے کہ رحمت
خاص ہے واسطے مومنین کے بلکہ دعا ہدایت کی مناسب حال انکے کرتے ۱۲ وعن هلال بن يساف قال كنا مع سالم بن عبيد فعطس
رجل من القوم فقال السلام عليكم فقال له سالم وعليك وعلى امك وكان الرجل وجد في نفسه فقال اما اني لم اقل الا
ما قال النبي صلى الله عليه وسلم اذ عطس رجل عند النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال النبي صلى الله عليه
وسلم عليك وعلى امك اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله رب العلمين وليقل له من يرد عليه يرحمك الله وليقل يغفر الله
لي ولكم رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے ہلال بن یساف سے کہ کہا تھے ہم ساتھ سالم بن عبید کے پس چھینکا ایک شخص قوم میں سے اور
کہا السلام علیکم یعنی گمان اسکی کہ بدلے الحمد کی سلام بھی جائز ہو پس کہا واسطے اوسکے سالم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام پس گویا وہ شخص خفا ہوا اپنے جی میں
بیچ لفظ وعلی امک کی سننے سے پس کہا سالم نے خبردار ہو تحقیق نہیں کہا میں نے مگر وہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ چھینکا تھا ایک شخص نے
نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا السلام علیکم پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھپر اور تیری ماں پر بھی سلام اور فرمایا جب چھینکے ایک تمہارا
پس چاہیے کہ کہے الحمد للہ رب العالمین اور چاہیے کہ کہے واسطے اوسکے جواب دینے والا یرحمک اللہ اور چاہیے کہ کہے یعنی چھینکنے والا بطریق جواب کے یغفر اللہ لی ولکم نقل
کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی چھینکنے میں یہ لفظ کہنی چاہییں سلام کہنا حاضرین پر اس مقام میں کچھ نہیں ہے اور کہا بعضوں نے کہ اولی یہ ہے کہ جمع کرے
درمیان یغفر اللہ لکم کے اور درمیان یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب چھینکنے والا اور لفظ کہے سوائے الحمد للہ کے تو مستحق جواب چھینک کا
نہیں ہے تا لیکن چونکہ اوسنے سلام کہا آنحضرت نے جواب سلام اوسکو دیا لیکن جواب میں جو لفظ علی امک فرمایا تو اس لفظ میں اشارہ ہے اس بات کا کہ سلام بیچ
محل موقع کے ہے جیسے کہ کوئی بیچ وقت ارادہ سلام تیرے کی سلام تیری ماں پر کرے دو مطلب ہے کہ نصیحت اور تنبیہ کریں اوسکو ساتھ اسکے کہ یہ عیب امیوں کا ہے
کہ تربیت مردوں سے نہ پائی ہو اور ماں کی پاس پرورش حاصل کیا ہو اور یہ بھی لکھا ہے علمانے کہ تنبیہ ہے اوپر حماقت اوسکی کی بسبب ملیت صفات ماں اوسکی کے
اسمین پس محتاج ہوا وہ ماں کا واسطے ان باتوں کی ۱۲ وعن عبيد بن رفاعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شمت العاطس ثلثا

فما زاد فان شئت فشمته وان شئت فلا رواه ابو داود والترمذی وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے عبید بن رفاعہ سے
اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دے چھینکنے والے کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پھر جو زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی هریرة قال شمّت اخاک ثلثا فان زاد فهو زکام رواه
ابو داود وقال لا اعلمه الا انه رفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دے تو بھائی
اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہے نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا ابوداود نے نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ اوسنے پہنچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہے موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نے اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر کہیں تو بھی یہ حکم
مرفوع کی ہوگی ایسی کہ تعین عدد بغیر سننے کی شارع سے نہیں کر سکتے ہیں

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** نافع ان رجلا عطس الی جنب ابن عمر فقال الحمد لله والسلام علی رسول الله قال ابن عمر وانا اقول الحمد لله والسلام علی رسول الله ولیس هکذا علمنا
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نقول الحمد لله علی کل حال رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب روایت ہے نافع سے
کہتے ہیں ایک شخص نے چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والے نے الحمد للہ اور سلام ہے اوپر رسول خدا کے کہا ابن عمر نے میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کی لیکن سہیں طرح سے یعنی ہمیں نہیں ہے یہ ماثور و مستحب اس طرح کہ ملاویں سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہے بغیر زیادتی او نقصان کی سکھلایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں ہم حمد ہے واسطے اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے

باب الضحک

باب بیچ بیان ہنسنے کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** عائشة قالت ما رأیت النبی صلی الله علیه وسلم مستجمعا ضاحکا حتی اری منه لهواته انما کان یتبسم رواه البخاری اور روایت ہے عائشہ سے کہا نہیں دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستے ہوئے یہاں تک کہ دیکھوں میں حلق
کا کوا کہ اوپر ہوتا ہے سوای اسکے نہیں کہ تھے مسکراتے یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نے **وعن** جریر قال ما حجبنی النبی صلی الله علیه وسلم منذ
اسلمت ولا رآنی الا تبسم متفق علیه اور روایت ہے جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجھکو مگر کہ مسکراتے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** نہیں منع کیا یعنی آنے سے پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس مردوں کی ہوتی
یا منع کیا مجھکو اوس چیز سے کہ طلب کی میں نے حضرت سے یعنی جو کچھ کہ میں نے حضرت سے مانگا دیا مجھکو ع **وعن** جابر بن سمرة قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا یقوم من مصلاه الذی یصلی فیه الصبح حتی تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس قام وکانوا یتحدثون فیاخذون
فی امر الجاهلیة فیضحکون ویتبسم صلی الله علیه وسلم رواه مسلم وفی روایة للترمذی یتناشدون الشعر اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹھتے تھے مصلی سے کہ نماز پڑھتے تھے اوسمیں صبح کی یہاں تک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جس وقت کہ نکلتا آفتاب اوٹھتے اور تھے صحابہ
باتیں کرتے اور مشغول ہوتے بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کے اور ہنستے اور مسکراتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہے کہ پڑھتے تھے صحابہ شعر **ف** اوٹھتے یعنی واسطے نماز اشراق کے یا پھر گھر میں تشریف لیجانے کے لیے اور مراد شعروں سے وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب ترہیب کے ہوتی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کے کرنی و ہنسنا او پڑھنا شعر کا

الفصل الثانی

فصل دوسری **وعن** عبد الله بن الحارث بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه الترمذی روایت ہے عبد اللہ
بن حارث بن جزء سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو بہت مسکرانے والا زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** قتادة قال سئل ابن عمر هل کان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم یضحکون قال نعم والایمان فی قلوبهم

کو نام رکھنا ساتھ نام شریف کی جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کے اگرچہ بعد زمانہ شریف کی ممنوع ہی زمانہ شریف میں منع تو یہ تہا
اور ایسی ہی منع کرنا درمیان نام اور کنیت کا ممنوع بطریق اولی ہی اور حضرت علی نے جو کیا تو وہ مخصوص تہا واسطے انکی اور انکو جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سی معلوم
ہوتا ہی شیخ الحق نے اس طرح کہا ہے ایک حدیث بھی اس مضمون کی آئی ہی اسلیے علم اسکی تقریر التزام شیخ کا ہے وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إن أحب أسمائكم إلى الله عبد الله وعبد الرحمن رواه مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر
ناموں تمہارے کی طرف اللہ عزوجل کے عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہی کہ بعد انبیا علیہم السلام کی ناموں کی یہ نام دوست تر
ہیں پس دونوں نام اسم محمد سی دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں الخ ع وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا تسمين غلامك يسارا ولا رباحا ولا نجيحا ولا أفلح فإنك تقول أثم هو فلا يكون فيقول لا رواه مسلم وفي رواية
له قال لا تسم غلامك رباحا ولا يسارا ولا أفلح ولا نافعا اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نام رکھو
غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اسلیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کہ کیا اس جگہ ہی وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہ ہو وہ وہاں پس کہیگا جواب دینے والا نہیں
یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہی کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع ف یسار یسر سی ہی یعنی
آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سی ہی یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سی ہی یعنی پیروزی اور برآنی حاجت کی اور افلح فلاح سی ہی یعنی چھٹکارا کی اور نافع نفع سی ہی اب
اس طرح کی نام کسی کو رکھنے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہی اور کہی وہ کہ نہیں ہی تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہی اگرچہ مراد یہاں
ذات معین ہی اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ مقصود حصر ہوا انہیں چار ناموں پر نہیں ہی بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہوں انکا بہی حکم رکہتا ہی کہا تو
بشتی نے کہا … اصحاب نے کہ مکروہ تنزیہی ہیں اس طرح کی نام کسی نے تحریمی ع وعن جابر قال أراد النبي صلى الله عليه وسلم أن ينهى عن أن يسمى بيعلى
وببركة وبأفلح وبيسار وبنافع وبنحو ذلك ثم رأيته سكت بعد عنها ثم قبض ولم ينه عن ذلك رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی
کہ تہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنی سی ساتھ یعلی اور ساتھ برکت کی اور ساتھ افلح کی اور ساتھ یسار کی اور ساتھ نافع کی اور ساتھ مانند انکی کی
پہر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اس ارادہ کی ان ناموں کی منع کرنی سی پہر وفات کیے گئی اور نہیں منع کیا اس سی نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنی سی نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے کہ گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکہیں یعنی وہ چیز کہ شعر نہی پر تہی اور نہیں سنی آپ سی صریح
ایسی طرح کہا لیکن نہی اوس سی احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہی اور مثبت مقدم ہی نافی پر اور میں کہتا ہوں کہ انکی اور بہی تاویل ہی وہ یہ ہی کہ تحقیق
نے ارادہ کیا تہا نہی تحریمی کرنی کا پہر سکوت کیا بعد اسکی از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ حسن و قبیح ناموں میں فرق کرتے نہیں ایسا حرج میں پڑینگی پس نہی
منفی کی محمول ہی تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أخنى الأسماء يوم
القيامة عند الله رجل يسمى ملك الأملاك رواه البخاري وفي رواية مسلم قال أغيظ رجل على الله يوم القيامة وأخبثه رجل كان
يسمى ملك الأملاك لا ملك إلا الله اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام کہا جاوی شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش تر اور خبیث تر نزدیک
اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہی کہ نام کہا جاوی بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہی بادشاہ مگر اللہ ف یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے
سوای اللہ تعالی کی چاہی بادشاہ بادشاہان کہ … شرکت کا بہی اس لفظ میں نہیں کہتا ہی وعن زينب بنت أبي سلمة قالت
سميت برة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزكوا أنفسكم الله أعلم بأهل البر منكم سموها زينب رواه مسلم

اور روایت ہے زینب بنت ابی سلمہ سے کہا نام رکھا گیا تھا میرا برہ یعنی نیکوکار پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت سراہو اپنے نفسوں کو اللہ خوب جانتا ہے
اہل نیکی کو تم میں سے نام رکھو اسکا زینب نقل کی اسکو مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ ایسا نام رکھنا جس میں اپنے نفس کی تعریف نکلے منع ہے **وعن** ابن عباس
قال كانت جويرية اسمها برة فحول رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمها جويرية وكان يكره ان يقال خرج من عند برة
رواه مسلم اور روایت ہے ابن عباس سے تھیں جویریہ کہ اسطرح مشہور ہیں ام المومنین تھا نام انکا برہ پس تغیر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نام انکو جویریہ اور تھے حضرت
مکروہ رکھتے یہ کہ کہا جاوے نکلے برہ کے پاس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** برہ کے معنی ہیں نیکوکار پس حضرت نے مکروہ جانا یہ کہ کہا جاوے کہ نکلے نیکوکار کے پاس سے
اسلیے کہ نکلنا نیکوکار کے پاس سے اچھا نہیں وکان یکرہ الخ ظاہر یہ قول ابن عباس کا ہے اور احتمال ہے کہ حضرت ہی کی خبر دی ہو اور انی النسمی کی اور سبب
ممانعت اس طرح کے نام رکھنے کا یہاں یہ فرمایا اور درباب زینب کی تزکیہ نفس اسلیے کہ مزاحمت اس باب میں نہیں ہے آئی ہے دونوں چیزوں میں اسباب بیت کی کہتے ہیں
شاید کہ تو ام زینب سے معلوم کیا ہو کہ قصد لوگوں کا اس نام کی کہنے سے یہ ہے اور تنہا ہو نہ یہاں اور یہ بھی ہے کہ یہ بات کہ آئی حضرت فلانی یعنی کسی کی پاس تھے
فلانی کی پاس سے نکل معارف تھی سو ان سے کو کہا واسطے اسلام اور بدفالی جیسے نجیح و فلاح میں اعتبار کی گئی احتمال ہے کہ یہاں بھی ہو اور یہ کہا تو کہ مرد
کہ یہاں اعتبار کی گئی ہو اس میں عکس ہے مع **وعن** ابن عمر ان بنتا كانت لعمر يقال لها عاصية فسماها رسول الله صلى الله عليه وسلم
جميلة رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تھی بیٹی حضرت عمر کی کہا جاتا تھا اسکو عاصیہ یعنے گنہگار پس نام رکھا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیلہ
نقل کی یہ مسلم نے **ف** عرب اہل جاہلیت میں اولاد کا نام عاصی عاصیہ رکھتے تھے بمعنی سرکشی اور تکبر اور تعظیم کی بسبب نقصان انکی انقیاد اور ذلیل ہونے سے سو جب
ہوا اسلام ہوا تو مکروہ جانا حضرت نے اسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ بری ناموں کا تغیر کرنا مستحب ہے مع **وعن** سهل بن سعد قال اتي بالمنذر
بن ابي اسيد الى النبي صلى الله عليه وسلم حين ولد فوضعه على فخذه فقال ما اسمه قال فلان قال لا لكن اسمه المنذر متفق
عليه اور روایت ہے سہل بن سعد سے لایا گیا منذر بیٹا ابی اسید کا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جس وقت کہ جنا گیا پس رکھا آنحضرت نے اسکو اپنی ران مبارک پر
اور فرمایا کہ کیا ہے نام اسکا کہا لانے والے نے فلانا فرمایا نہیں لیکن نام اسکا منذر ہے نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **ف** فلانا یعنی جو نام کہ رکھا تھا بیان کیا ہوگا
راوی کو وہ نام معلوم تھا اسطرح کہا اور منذر انذار سے مشتق ہے یعنی تبلیغ احکام اور ڈرانے کی ہے مع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا يقولن احدكم عبدي وامتي كلكم عبيد الله وكل نسائكم اماء الله ولكن ليقل غلامي وجاريتي وفتاي و
فتاتي ولا يقل العبد ربي ولكن ليقل سيدي وفي رواية ليقل سيدي ومولاي وفي رواية لا يقل العبد لسيده مولاي فان
مولاكم الله رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہے ایک تمہارا عبدی یا امتی یعنی میرا بندہ اور میری لونڈی
سب تمہاری بندے اللہ کے ہیں اور سب عورتیں تمہاری لونڈیاں اللہ کی ہیں و لیکن چاہیے کہ کہے غلام اور جاریہ یعنی لڑکی میری اور خادم میرا اور خادمہ میری
اور نہ کہے غلام یعنی مالک کو رب میرا لیکن چاہیے کہ کہے سید میرا اور ایک روایت میں ہے چاہیے کہ کہے سید میرا اور مولی میرا اور ایک روایت میں ہے نہ کہے غلام اپنے
مالک کو مولی میرا اسواسطے کہ مولی تمہارا اللہ ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ کہے عبدی الخ اس سے منع فرمایا واسطے دفع توہم شرک کی عبودیت میں یا حقیقت عبد
یعنی بندہ اسی طرح امتی کہنے سے منع فرمایا کہ امت بمعنی مملوکہ کی ہے کذا فی القاموس اور ملک حقیقی نہیں مگر اللہ ہی کی لیے اور غلام بمعنی لڑکے کی ہے اور جاریہ بمعنی لڑکی کے
اور فتی بمعنی جوان اور فتاۃ عورت جوان پس ان الفاظ میں معنی تعبد اور مہربانی کی ہیں اور فتی اور فتاۃ انکو اسلیے کہا کہ لونڈی اور غلام ہر چند بڈھے ہوں
انکی ساتھ معاملہ جوانوں کا سا کرتے ہیں اور حرمت بڑائی کی نگاہ نہیں کرتے اور ہو سکتا ہے کہ بسبب قوت مستعد ہوں انکی خدمتگذاری میں کہتے ہوں پس
فرماتے ہیں کہ یہ الفاظ مقرر کرنے لونڈی اور غلام کی لیے بہتر ہیں عبدی اور امتی کہنے سے کہا ہے سلمانی کہ نہی الفاظ عبد اور رب سے [illegible] عورت میں

ہی کہ پروجہ تفاخر اہی لی اور حقارت دلی کی ہو والا اطلاق عبد وامہ کا قرآن واحادیث مین آیا ہی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نے [illegible]
وقال عبدا مملوکا لا یقدر علی شئ اور اسی طرح حدیثون مین بھی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالک کو فرمایا ساتہ ہما صنت ان کی یعنی اللہ [illegible]
ہی فرمایا کہ نہ کہی اپنی مالک کو ربی اسلیے کہ رب اگرچہ معنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت [illegible]
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانی والا شرک کا ہی اور یہی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن مین آیا ہی اذکرنی عند ربک اور سیدکی کی [illegible]
فضیلت دینا ہی ثابت ہی مالک کو بہ نسبت مملوک کی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک مین آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیئی کہ ولی کی [illegible]
متصرف اور ناصر اور معین پس جواز اس اعتبار سی ہی کہ ولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ اسلیے اطلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق [illegible]
جیسیکہ فرمایا آنحضرت نے مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی [illegible]
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اسد ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نہیں دونون روایتون مین حاصل یہ کہ وجہ اسکی یہی قاعدہ بہلا ہی کہ بطریق نہایت
تعظیم کے منع ہی والا نہین ۱۲ع **وعنه** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایة له عن وائل بن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلة اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم اسلیے کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین وائل بن حجر سی ہی کہ نہ کہو تم کرم و لیکن کہو عنب و حبلہ
ف حبلہ ساتہ زبر ح اور ب کے اور ساتہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کی اور کبہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہین یعنی انگور اور درخت انگور اور یہی نام
ہین وہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اوسکو جاننا چاہیئی کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت و کرم کی ہی پس حب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی اسلیے کہ وصف کرنا ساتہ کرم و خیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی منشا سب مین تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت دلانی اوسکی کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم و تقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتمل تمام بہلائیون کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا توئی سیاوساتہ کرم کی ثابت کین اوسکی لیی تمام بہلائیان ۱۲ع **وعن** ابی هریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبة الدهر فان اللہ هو الدهر رواہ البخاری اور روایت ہے
ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی اسلیے کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت مین جب لوگونکو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبة الدہر مراد رکہتی تہی اسی بُرا کہنا زمانہ کا پس منع کیے
گئی اس سے اسلیے کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اسد تعالی ہی یعنی خیر و شر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت میں خدا کی طرف سی ہی تا علی حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو بُرا کہنا اسد تعالی کو بُرا کہنا ہی ۱۲ع **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدهر
فان اللہ هو الدهر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہ بُرا کہی ایک تمہارا زمانہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا برا ہو اجی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی لقست نفسی کی زبان عرب مین ایک ہی معنی ہین یعنی متلیان اور شورش دل یعنی جی
متلاتا ہی ولیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کو طرف نفس اپنی کی ۱۲ع
وذکر حدیث ابی هریرة یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی یؤذینی ابن آدم

یعنی ساتھ صیغہ معلوم کی ہو گا یعنی نام و کنیت کرے کوئی محمد نامی کو ساتھ ابا القاسم کے اور تحقیق نام و کنیت جمع کرنے کی بحث پہلے ہو چکی ہے **وعن** جابر ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تسمیتم باسمی فلا تکتنوا بکنیتی رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
وفی روایۃ ابی داؤد وقال من تسمی باسمی فلا یکتنی بکنیتی ومن تکنی بکنیتی فلا یتسمی باسمی اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جبکہ نام رکھو تم ساتھ نام میرے کی پس نہ کنیت کرو ساتھ کنیت میری کی نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور بیچ روایت
ابی داؤد کی فرمایا جو شخص کہ نام رکھے ساتھ نام میرے کی پس نہ رکھے کنیت میری اور جو شخص کہ کنیت کرے ساتھ کنیت میری کے پس نہ رکھے نام میرا **ف** یہ حدیثیں صریح ہیں بیچ منع کی جمع
کرنے کے درمیان اسم و کنیت حضرت کے اگر تنہا نام رکھیں یا کنیت مقرر کریں منع نہیں ہے **وعن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول اللہ انی ولدت
غلاما فسمیتہ محمدا وکنیتہ ابا القاسم فذکر لی انک تکرہ ذلک فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم
کنیتی واحل اسمی رواہ ابو داؤد وقال محی السنۃ غریب اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے جنا ہے ایک لڑکا پس رکھا
میں نے اوسکا نام محمد اور کنیت رکھی میں نے اوسکی ابا القاسم پس ذکر کیا گیا واسطے میرے یہ کہ آپ مکروہ رکھتے ہیں اوسکو یعنی جمع کرنیکو درمیان نام و کنیت آپ کی کی
تحریم پس فرمایا کیا چیز ہے کہ حلال یعنی جائز کیا نام رکھنے کو ساتھ نام میرے کی اور حرام کیا کنیت کرنیکو ساتھ کنیت میری کی یا فرمایا کیا چیز ہے کہ حرام کیا کنیت میری کو اور
حلال کیا نام میرے کو نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنہ نے کہ یہ غریب ہے **ف** شک ہے راوی کو کہ اول ذکر حلت نام کا کیا بعد ازاں حرمت کنیت کا یا اول
ذکر حرمت کنیت کا کیا بعد اوسکی حلت اسم کا مقصود دونوں عبارتوں سے ایک ہی ہے تفاوت مقصود میں نہیں ہے لیکن محدث بیچ روایت لفظ حدیث کی احتیاط
تمام رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت سے سنتے ہیں اوسی طرح روایت کرتے ہیں چونکہ یہاں راوی کو شبہہ ہوا اس طرح کہا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی
جمع کرنیکی درمیان نام و کنیت کی تحریم کے لیے نہیں ہے بلکہ تنزیہ کے لیے ہے **وعن** محمد بن الحنفیۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت
ان ولد لی بعدک ولد اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم رواہ ابو داؤد اور روایت ہے محمد بن حنفیہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ حضرت علی نے
یعنی علی مرتضی نے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ اگر پیدا کیا جاوے میرے واسطے بعد آپ کے کوئی لڑکا یعنی حضرت فاطمہ سے اور سے تو نام رکھوں میں اوسکا ساتھ
نام آپ کے کی اور کنیت کروں ساتھ کنیت آپکی کی فرمایا ہاں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کہ جمع کرنا درمیان نام اور کنیت آنحضرت کے بعد حضرت کے
جائز ہے خلاف علماء کا اوپر مذکور ہو چکا ہے **وعن** انس قال کنانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقلۃ کنت اجتنیہا رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث لا نعرفہ الا من ہذا الوجہ وفی المصابیح صححہ اور روایت ہے انس سے کہا کنیت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ایک
ساگ کے کہ اکثر چنتا تھا میں اوسکو یعنی ترہ تیزک اوکھیڑا کرتا تھا اوسکو عرب میں حمزہ کہتے ہیں پس کنیت میری ابو حمزہ کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث ہے نہیں پہچانتے ہم
اوسکو مگر ساتھ اس وجہ کی یعنی ساتھ اس اسناد کی کہ ذکر کی ہے بیچ جامع اپنی کے یعنی حدیث غریب ہے روایت نہیں کی گئی ہے مگر ساتھ ایک طریق اور ایک اسناد کی اور بیچ مصابیح میں صحیح کہا
ہے اوسکو **وعن** عائشۃ قالت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغیر الاسم القبیح رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تغیر فرماتے تھے برے نام کو نقل کی ترمذی نے **ف** مثلا ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص کا نام اسود یعنی کالا تھا تغیر کیا حضرت نے اوسکو اور رکھا اوسکا
ابیض یعنی گورا ہے **وعن** بشیر بن میمون عن عمہ اسامۃ بن اخدری ان رجلا یقال لہ اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسمک قال اصرم قال بل انت زرعۃ رواہ ابو داؤد وقال وغیر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اسم العاص وعزیز وعتلۃ وشیطان والحکم وغراب وحباب وشہاب وقال ترکت اسانیدہا للاختصار اور
روایت ہے بشیر بن میمون تابعی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ اسامہ بن اخدری صحابی ہے کہ ایک شخص تھا کہ اوسکو اصرم کہتے تھے اور وہ شخص بیچ جماعت کے کہ آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

جعل المہاجرون والانصار یحفرون الخندق وینقلون التراب وہم یقولون نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا
ابدا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجیبہم اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ متفق علیہ روایت ہے
انس سے کہا شروع کیا مہاجرین اور انصار نے کھودنا خندق کا اور اٹھاتے تھے مٹی کو اور کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سے جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کو جواب دیتے تھے ساتھ ان کلمات کے یا الٰہی نہیں ہے زندگانی مگر زندگانی آخرت کی پس بخش انصار
اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس میں تسلی ہے صحابہ کو کہ بکثرت محنت کرتے تھے اور یہ ماخوذ ہے قول اللہ تعالیٰ کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الخ ع
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلی شعرا
متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھر جانا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ خراب کردے پیٹ اسکی کو بہتر ہے بھر جانے
پیٹ کے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جس میں مستغرق ہو اس طرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رکھے
پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر مذموم ہے اور یا مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کے ع

الفصل الثانی

عن کعب بن مالک انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قد انزل فی الشعر ما انزل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ والذی نفسی بیدہ لکانما ترمونہم بہ نضح النبل رواہ فی شرح السنۃ وفی الاستیعاب
لابن عبد البر انہ قال یا رسول اللہ ماذا تری فی الشعر فقال ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ
کہ انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی بیچ حق شعر کہنے کی جو چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکی کے ہے گویا کہ تم جو مارتے ہو ساتھ شعر کے مانند مارنے تیروں کی نقل کی یہ شرح السنۃ
اور ذکر کیا کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کے کہ اچھا ہے یا برا پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن
کرتا ہے جہاد ساتھ تلوار اپنی کے اور زبان اپنی کے ف کہا ہے علما نے کہ تین شخص مشہور شعرائے اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کی اور ڈراتے تھے رعب سے اونکی کو اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکے کی اور عبداللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے
انکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے بیچ شعر گوئی ساتھ سنت کی اور حال اپنی کی عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالیٰ نے بیچ مذمت شعر کی یہ آیت اتاری والشعراء
یتبعہم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعر اگر ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی بیچ حکم جہاد کا رکھتا ہی ایسا شعر کہنا مذموم نہیں کہ جنہی حال اونکا اون شعرا میں کہ
اس آیت میں مذکور ہوئی داخل نہیں چنانچہ اسکو مستثنا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول اپنی کے الا الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الخ اور فرمایا آنحضرت نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ ع وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی روایت ہے ابی امامہ سے کہ اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان کی گنگی یعنی کم سخنی دو شاخیں ہیں
ایمان سے اور فحش گوئی اور رکھو اس بیان مذموم دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہی اور ذکر اوسکا کتاب الایمان
میں بھی ہو چکا ہی اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور رکھو اس بیان کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور کم بات کہ
سکنے کے اور شغل عبادت اور تامل باطن کی قدرت نہیں رکھتا ہی اوپر تقریر بیان کی اور عاجز رہتا ہی [illegible] بسبب مبالغہ تیزی زبان
اور دعوی کرتا ہی بری باتوں سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہی اور دلیر ہوتا ہی اوپر بیان کرنے کی اور تیز زبانی کی ع وعن ابی ثعلبۃ الخشنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی

أبعدكم مني مساويكم أخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفيهقون رواه البيهقي في شعب الإيمان وروى الترمذي نحوه
عن جابر وفي روايته قالوا يا رسول الله قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفيهقون قال المتكبرون اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب تر تمہاری طرف میری اور نزدیک تر تمہارا مجھ سے قیامت کے بہت اچھے اخلاق تمہارے
ہیں اور تحقیق دشمن تر تمہارے طرف میری اور دور تر تمہارے مجھ سے بداخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنیوالے
کلام میں بغیر احتیاط کی اور تحقیق نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی نے مانند اسکی جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثاروں اور متشدقوں کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے ف فوق کہتے ہیں فراخ کرنے منہ کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بغیر احتیاط کرتے ہیں پس ہر چیز کہ ساتھ طرح کے کلام اسباب تکبر کی کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جو اس بفائدہ کرنی
اور تقریریں بنا بنا کر کرنی میں مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کہ خطیبوں میں اور واعظوں میں بہ نیت تاثیر کی دلوں میں اور نرم کرنی دلوں کی اور توجہ کرنی کی طرف
طاعتوں کی کرتے ہیں مکروہ نہیں لیکن اسمیں بھی موافق سمجھ لوگوں کی کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں ساتھ اسکے ان پڑھوں کے یہ بھی اچھا
نہیں ہے ع وعن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يخرج قوم يأكلون
بألسنتهم كما تأكل البقرة بألسنتها رواه أحمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی
قیامت یہاں تک کہ نکلیگی ایک قوم کہ کھاوینگی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کے نقل کی اسکو احمد نے ف ساتھ زبانوں الخ یعنی زبانوں کو
وسیلہ کمانے کا کرینگی کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگی جھوٹی اور ظاہر کرینگی فصاحت و بلاغت تاکہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں اونسے دنیا
اور تشبیہ انکی ساتھ گائے کے اسواسطے ہے کہ جیسی کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنی جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کی درمیان تر اور خشک اور شیرین
و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ معاش اپنی کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگی درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ع وعن عبد الله بن
عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن الله يبغض البليغ من الرجال الذي يتخلل بلسانه كما تتخلل البقرة بلسانها رواه
الترمذي وأبو داود وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہے اس شخص کو کہ مبالغہ کرے فصاحت کلام میں ع جو کھاوے ساتھ زبان اپنی کی یا پھیرے ان اپنی کو گرد دانتوں کی یعنی از راہ مبالغہ کی بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسے کہ لپیٹتی ہیں اور کھاتی ہیں چارہ گائیں ساتھ زبانوں اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف پس وہ
کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھ باطن اوسکی کی بموجب شریعت کے ع وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم مررت ليلة أسري بي بقوم تقرض شفاههم بمقاريض من النار فقلت يا جبريل من هؤلاء قال هؤلاء خطباء
أمتك الذين يقولون ما لا يفعلون رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے گذرا میں جس رات کو کہ معراج کرائی گئی مجکو ایک قوم پر کہ کاٹی جاتی تھی ہونٹ اونکی ساتھ مقراضوں آگ کی کہا میں نے ای جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ ہیں واعظ
قوم تیری کی وہ جو کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف اپنی لوگوں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہیں اور آپ
نہیں کرتے اور برائی اونکی نکرنے میں ہے اور کہنے میں برائی نہیں اگرچہ آپ نکریں چنانچہ علما امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر کریں تو بہتر ہے لیکن
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہیں کرتا ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعلم صرف الكلام
ليسبي به قلوب الرجال أو الناس لم يقبل الله منه يوم القيامة صرفا ولا عدلا رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ سیکھے پھیرنا کلام کا یعنی طرح طرح بیان کرنا کلام کا تاکہ فریفتہ ہوں اوسی سبب سے اوسکی دل مردوں کی یا فرمایا لوگوں کی نہیں قبول کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے دن قیامت کے نفل اور نہ فرض نقل کی یہ ابو داؤد نے **وعن** عمرو بن العاص انه قال يوما وقام رجل فاكثر القول فقال عمرو لو قصد في قوله لكان خيرا له سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد رأيت او امرت ان اتجوز في القول فان الجواز هو خير رواه ابو داؤد اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے کہا ایک دن اور حالت میں کہ کھڑا ہوا ایک شخص یعنی خطبہ پڑھنے کو یا وعظ کہنے کو اور بہت کیا یعنے واسطے اظہار فصاحت و بلاغت کی یہاں تک کہ تنگ ہوئے لوگ پس کہا عمرو نے اگر میانہ روی کرتا اپنی تقریر میں تو البتہ بہتر ہوتا واسطے اوسکی سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق جانا میں نے یا فرمایا حکم کیا گیا میں یہ کہ اختصار کروں میں تقریر میں پس تحقیق تقریر مختصر بہتر ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** حدیث میں لفظ فقال عمرو مکرر ہے بسبب طول کلام کی یعنی کہ وہ قصد مقولہ ہی حال ہوا اور قام رجل حال ہے پس چونکہ قول مقولہ میں فرق پڑ گیا بسبب حال کی پھر اعادہ کیا قول کو کہا فقال عمرو **وعن** صخر بن عبد الله بن بريدة عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان من البيان سحرا وان من العلم جهلا وان من الشعر حكما وان من القول عيالا رواه ابو داؤد اور روایت ہے صخر بن عبد اللہ بن بریدہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی عبد اللہ سے اور نے نقل کی صخر کی دادا سے یعنی بریدہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق بعضا بیان سحر ہے اور تحقیق بعضا علم جہل ہے اور تحقیق بعضا شعر فائدہ مند ہوتا ہے اور تحقیق بعضا قول وبال ہوتا ہے یعنی کسی والی پر یا ملال ہے سننے والی پر اگر جاہل ہے تو سبب اسکی کہ سمجھتا نہیں اور گر عالم ہے تو سبب اسکے کہ وہ خود جانتا ہے یا گران ہے اوسپر کہ نہیں چاہتا کہ سنے اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** بعضا علم جہل ہے اسکی دو معنی ہیں ایک توجیہ یہ کہ مراد یہ ہے کہ سیکھے ایسی علوم کو احتیاج نہیں ہے اوسکی مانند نجوم اور علوم فلاسفہ اور مانند اوسکی اور چھوڑ دے ان علوم کو کہ محتاج ہیں لوگ اوسکی یعنی قرآن اور علوم دینیہ حاصل اس توجیہ کا یہ ہے کہ بعضے علوم لازم کرتی ہیں جہل اور علوم کی ہوتی ہیں اس اعتبار اوسکو جہل کہا دوسری یہ کہ مراد یہ ہے کہ اپنی علم پر عمل نکرے جاہل جیسے ہوا کہ جو کوئی علم سیکھے اور عمل نکرے تو گویا جاہل ہے اور ممکن ہے کہ مراد یہ ہو کہ ایک دعوی علم کا کرتا ہے اور اپنی گمان میں عالم ہے اور واقع میں جاہل ہے یہ علم اوسکا علم نہیں بلکہ جہل ہے حکم سات بیش ترح کی یعنی حکمت کی ہے اور باقی مضامین کی تحقیق اوپر ہو چکی ہے

الفصل الثالث تیسری فصل

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع لحسان منبرا في المسجد يقوم عليه قائما يفاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم او ينافح ويقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يؤيد حسان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم رکھتی حسان کی واسطے منبر مسجد میں کھڑے ہوتے اوسپر کھڑے ہو کر درانحالیکہ فخر کرتے حضرت کیطرف سے یا کہا کہ جواب کرتے حضرت کی طرف سے اور فرماتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تائید کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کی جبتک کہ جواب کرتا ہے وہ یا کہا فخر کرتا ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس قال كان للنبي صلى الله عليه وسلم حاد يقال له انجشة وكان حسن الصوت فقال له النبي صلى الله عليه وسلم رويدك يا انجشة لا تكسر القوارير قال قتادة يعني ضعفة النساء متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا تھا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدی کہنے والا کہا جاتا تھا اوسکو انجشہ اور تھا وہ خوش آواز پس فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ آہستہ ہانک اونٹوں کو اے انجشہ مت توڑ شیشوں کو کہا قتادہ نے مراد رکھتے تھے یعنی آنحضرت ساتھ شیشوں کی عورتوں ضعیف کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف حدی ہانکنا اونٹ کو ساتھ گانے اور آواز کی کذا فی الصراح اور حدی ایک قسم ہے گانے کی مباح ہے بالاتفاق اور کسی عالم نے خلاف نہیں کیا ہے اور عادت ہے کہ جب اونٹ تھک جاتے ہیں تو خوش آوازی کرتے ہیں حدی کہتے ہیں پس سے اونٹ گرم ہو جاتے ہیں اور تیز چلنے لگتے ہیں اور عورتیں جو سوار تھیں اونکی تھی شدت کی اور یعنی تیز چلنے کی سو میں ایک تو یہ کہ بسبب ضعف ترمی کی کہ عورتوں کی بدن میں ہے تیز چلنا اونٹوں کا

مشقت کی ہی اور دوسری معنی یہ کہ مراد ضعف و نرمی دل سو رتون کی ہی یعنی مبادا اونکی گانی سے تغیر ہو کچہ باطن مین پیدا ہوا اور خطرہ بری آنی لگیں کہ نا ہنجار
طبیعت کو جنبش ہو اور وہ وسوسی مین پڑ جانا ہی اسی سبب سے فضیل بن عیاض نے فرمایا کہ الغناء رقیۃ الزنا یعنی گانا منتر زنا کا ہی اگرچہ یہ احتمال ازواج مطہرات
مین ضعیف ہی لیکن وسوسی خاطر کی طبیعی ہین اختیار مین نہین او احتیاط کی جانب اولی ہی کذا قالوا اور حقیقت مین افعال و اقوال آنحضرت کے واسطے تعلیم و تلقین امت کے
ہوتے ہین اکثر شارحین نے دوسری معنون کو ترجیح دی ہی اگرچہ معنی اول ظاہر تر ہین باعتبار الفاظ کی ع ح **وعن** عائشۃ قالت ذکر عند رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشعر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کلام فحسنہ حسن وقبیحہ قبیح رواہ الدار قطنی وروی الشافعی عن عروۃ
مرسلا اور روایت ہی عائشہ سے کہا ذکر کیا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شعر یعنی پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہی یا برا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شعر
کلام ہی پس اچھا اوسکا اچھا ہی اور برا اوسکا برا ہی یعنی مدار مضمون پر ہی اگر اچھا مضمون ہی تو وہ شعر اچھا ہی اور اگر برا ہی تو برا ہی نقل کی یہ دارقطنی نے اور نقل کی
شافعی نے عروہ سے مرسل **وعن** ابی سعید الخدری قال بینا نحن نسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالعرج اذ عرض شاعر ینشد فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا الشیطان او امسکوا الشیطان لان یمتلی جوف رجل قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا جس وقت چلتے تھی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرج مین کہ نام ہی ایک بستی کا مکہ کی راہ مین ناگہان ہویدا ہوا ایک شاعر کہ شعر پڑھتا تھا پس
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکڑو اس شیطان کو یا فرمایا نہ جانے دو اس شیطان کو البتہ بھر جایے پیٹ مرد کا پیپ سے بہتر ہی اوسکی لیے بھرنے سے ساتھ شعر کی نقل کی مسلم نے **ف**
چونکہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کہ شعر پڑھتا ہی بیباک اور بیحیا چلا جاتا ہی اور التفات مسلمانون کی طرف نہین کرتا جاتا کہ نہایت شاغل ہی شعر کا اور بھری ہوئی ہین
شعر اوسکی باطن مین بیحیا اور نڈر اور بے پرواہ اوسکو شیطان کہا کہ دور ہی قرب و حضرت آپ سی اور مذمت کی شعر کی کہ ساتھ اوسکی مغرور و مشغول تھا ع **وعن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء الزرع رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی جابر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راگ جماتا ہی نفاق کو دل مین جیسا کہ جماتا ہی پانی کھیتی کو نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی راگ ہی سبب نفاق کا اور یہ
حدیث دیلمی کی مسند سے یہ الفاظ آئی ہین کہ ان الغناء واللہو ینبتان النفاق کما ینبت الماء العشب والذی نفس محمد بیدہ ان القرآن والذکر ینبتان الایمان فی القلب کما ینبت الماء العشب اور
کہا نووی نے کتاب عدۃ مین گانا ساتھ بغیر آواز کی مکروہ ہی اور سننا اوسکا مکروہ ہی اور اگر سننا اوسکا اجنبی عورت سے تو بھی بہت مکروہ اور گانا ساتھ باجون کی شعار شراب پینے والون کا
ہی مانند عود و طنبور اور باجون کی حرام ہی بجانا اوسکا اور سننا بھی ع ح **وعن** نافع قال کنت مع ابن عمر فی طریق فسمع مزمارا فوضع اصبعیہ فی
اذنیہ وناء عن الطریق الی الجانب الاخر ثم قال لی بعد ان بعد یا نافع ہل تسمع شیئا قلت لا فرفع اصبعیہ من اذنیہ قال کنت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع صوت یراع فصنع مثل ما صنعت قال نافع وکنت اذ ذاک صغیرا رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی
نافع سے کہ کہا تھا مین ساتھ ابن عمر کی بیچ راہ کی پس سنی اونہون نے نی پس کہدین دونون انگلیان اپنی کانون مین اور دور ہوئی راہ سے دوسری طرف یعنی بقصد احتراز اور
اجتناب کے پھر کہا واسطی میری بعد اسکی کہ دور ہوئی اے نافع کیا سنتا ہی تو کچہ یعنی آواز نی کی کہا مین نے نہین پس اوٹہا لین انگلیان اپنی دونون کانون سے کہا ابن عمر نے
تہا مین ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس سنی آواز نی کی پس کیا حضرت نے مانند اسچیز کی کہ کیا مین نے کہا نافع نے اور تہا مین اوس وقت لڑکا چہوٹا نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے
ف یعنی اس سبب سے مجکو منع نکیا سننی اوسکی سی کہ مین چہوٹا تھا تکلیف شرعی مجپر نہ تھی اور کوئی نکہی کہ کراہیت تنزیہی تھی نہ تحریمی اور یہ اجتناب ابن عمر کا بسبب کمال تقوی
اور ورع کی تہا والا نافع کو بہی اوس سی منع کرتی اور کلام درباب غنا کی طویل ہی حاصل اوسکا یہ ہی کہ محدثین کہتی ہین کہ کوئی حدیث تحریم غنا مین صحیح نہین ہوئی
اور مشایخ کہتی ہین کہ جو کچہ علماء نہی مین واقع ہوا ہی مراد یہ ہی کہ اوسکی ساتھ باجا ہو اور فقہا اس باب مین تشدید بلیغ کرتی ہین اور فتاوی قاضی خان مین لکھا ہی کہ سننا
آواز لہو کا یعنی باجون کا حرام اور گناہ ہی بموجب فرمانی آنحضرت کے استماع الملاہی معصیۃ والجلوس علیہا فسق والتلذذ بہا من الکفر اور اگر سنی اچانک پس نہین گناہ ہی

پس اس صورت مین معنی باء بہا کی یہ ہونگی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نہی جاوین کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج نسائی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کیا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سی بسبب وکافر ہین بالنزاع بلطرح **وعن** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهٗ كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کرتا اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرحکا نقل کیا بخاری نی **ف** یعنی فاسق وکافر نہیں یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہیں ہی تو آپ کافر ہوا **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پکارے کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہیں ہی وہ شخص اس طرحکا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت وسیر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِيْ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپس مین گناہ دونون کا کہیل وسیر ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ پہلی پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کی مظلوم نی حد سی یعنی بیچ کہنی اوسکا برا کہنی شروع کرنیوالی کی سی اور زیادہ اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین جاتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دونو پر ہی گناہ کا سبب ہی کی وجہ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِصِدِّيْقٍ اَنْ يَّكُوْنَ لَعَّانًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں چاہیے واسطی صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی معنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیۂ کریمہ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اوسکا شہود مرد کا ہوا وہ اسی مقام مین پہونچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیاء واسطی رحمت کے اور نزدیک کرنی لوگون کی مبعوث ہین لعنت کہ دور ڈالنا اور رانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہو اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت و جماعت کے ترک کرنا لعن طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکرین اگرچہ مستحق اوسکا ہو اور اپنی زبان کو ساتہ اوسکی آلودہ نکرین اور تسبیح و تہلیل ساتہ اوسکی ذکرین اور ساتہ لعنت بدون کی اپنی منہ کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت کہ اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہ مرنی اوسکی کی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الٰہی سی اور یہ اسی طلق کرنا ہی فضل سی اور اوسکی سی یہ تو مخصوص کافرون کی لیے ہی اور دوسری دوری اور محروم سے مقام قرب رضای حق سی کہ اتباع اور رضاء ساتہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال و اوراد کی اور بعضی صحابہ وغیرہم سی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ مقدار دل ہی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ مذموم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار یا دو بار **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنی والی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالے

ثواب اوسکا لکھا جاتا ہے نام اوسکا بیچ دیوان اعمال کے نزدیک ملاء اعلیٰ کے یا لوگ اپنے کتابوں میں نام اوسکا صدیق
لکھتے ہیں اور مقصود یہ ہی کہ ظاہر کیا جاتا ہی خلق میں ساتھ اس صفت نام کی اور ڈالا جاتا ہی لوگوں کی دل میں اور جاری کیا جاتا ہی زبانوں پر کہ یہ سچا ہی برقیاس
قول اللہ تعالیٰ کی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَہُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا اور اسی طرح جھوٹ بولنی والی پر حکم کیا جاتا ہی کہ یہ جھوٹا ہی ثابت کیا جاتا ہی لیے اوسکی
عذاب جھوٹوں کا یا لوگوں میں جھوٹا مشہور کیا جاتا ہی اور لوگ اوس سے بغض رکھتے ہیں ۲ع وَعَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ وَیَقُوْلُ خَیْرًا وَیَنْمِیْ خَیْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام کلثوم سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی
وہ جھوٹا جو صلاح کرتا ہی درمیان لوگوں کی اور کہتا ہی باتیں نیک کہ باعث صلاح اور رفع نزاع کی ہوں اگرچہ جھوٹ ہی ہوں اور پہونچاتا ہی باتیں نیک یعنی ایک کی طرف
سے دوسرے کو نقل کی یہ بخاری او مسلم نی ف کہتا ہی الخ یعنی کلام کہ متضمن ہے خیر کو نہ شر کو مثلاً زید و عمر میں بگاڑ ہی آپس کی اصلاح کی لیے کہتا ہی ایک کی طرف سے
دوسرے کو کہ وہ تجکو سلام کہتا ہی اور تعریف کرتا ہی تیری اور کہتا ہی کہ میں دوست کہتا ہوں اسکو اگرچہ اوسنی نکہا ہو ۳ع وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْہِہِمُ التُّرَابَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے مقداد بن اسود سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھو تم تعریف کرنیوالوں کو پس ڈالو انکی منہ میں مٹی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی جو کہ مبالغہ کریں تعریف میں پر تمہاری بطمع
مال کے برابر ہی کہ تعریف اتر ہو یا نظم اونکی منہ میں مٹی الیعنی محروم کرو کہ کچھ نہ دو یا مراد یہ ہی کہ کچھ تھوڑا سا دیدو کہ مشابہ ہی ساتھ ڈالنی خاک کی قلت و حقارت میں
تاکہ ہجو نکریں تمہاری اور بعضی علمانی اوسکو ظاہر پر حمل کیا ہی چنانچہ مقداد سی کہ راوی اس حدیث کا ہی آیا ہی کہ منہ میں خاک کی ڈالی اور سامنے امیر المومنین عثمان کی تعریف
کرنی والی کی منہ میں ڈالی اور سامنی جو ہی تعریف کرنی والی کو ایسی کہ وہ مغرور و متکبر کرتا ہی اوسکو جسکی تعریف کرتا ہی کہا خطابی نی کہ مداحین وہ لوگ ہیں عادت
پکڑی ہی اونھوں نی تعریف کرنی کی بغیر تمیز کی درمیان حق و باطل کی اور حق و غیر مستحق کی اور کیا ہی تعریف کو وسیلہ معاش کا کہ اسکی سبب سے ممدوح سی توقع ہوتی
ہیں نفع کی پس جو کہ تعریف کری کسی کی اچھی فعل اور امر محمود پر تاکہ اوسکو رغبت ہو اور بھلائیوں کی کرنی کی اور لوگوں کو رغبت ہو اوسکی اقتدا کی پس نہیں ہے
مداح یعنی مداح برا ۴ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ
کَانَ مِنْکُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَۃَ فَلْیَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰہُ حَسِیْبُہٗ اِنْ کَانَ یُرٰی اَنَّہٗ کَذٰلِکَ وَلَا یُزَکِّیْ عَلَی اللّٰہِ اَحَدًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے
ابی بکرہ سی کہا تعریف کی ایک شخص نی ایک شخص کی کہ وہ بھی حاضر تھا روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی مبالغہ کیا اوسکی تعریف میں پس فرمایا حضرت نی وائی تجکو کاٹی
تو نی گردن بھائی اپنی کی تین بار فرمایا جو شخص ہو تم میں تعریف کرنی والا ضرور چاہیئے کہ کہی گمان کرتا ہوں میں فلانے کو ایسا یعنی مرد صالح مثلاً حال آنکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے
حقیقت حال اوسکی کو اور حساب کرنی والا اور جزا دینی والا اوسکا ہی اوسکی کردار پر اگر گمان رکھتا ہی تعریف کرنیوالا کہ تحقیق وہ ایسا ہی ہی جیسی کہ تعریف کی اور
تعریف نکری اور حکم نکری ساتھ جزم و یقین کی کسی کو کہ وہ ایسا ہی یعنی احتیاط کری تعریف میں اور کہی کہ گمان کہتا ہوں کہ وہ ایسا ہی واللہ اعلم اور بجزم نکہی کہ
بلاشبہ ایسا ہی ہی تا حکم علم الٰہی پر نہو ف کاٹنا گردن کا معنی ذبح اور ہلاک جسمانی کی ہی استعمال اسکو بیچ ہلاک معانی کے کہ ممدوح کو اوس سی عجب و غرور پیدا
ہوتا ہی جو ہلاک دنیا میں ہی اور دین میں اور کبھی تعریف باعث ہلاک دنیا کی بھی ہوتی ہی جیسے کہ تعریف سنی ہی مغرور ہوا اور کسیکو ہلاک کیا اور اوسکی قصاص
میں اوسکو ہلاک کیا حاکم نی ۵ع ف۲ تعریف کرنی آدمی کی تین طرح پر ہی ایک تو یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی اوسکے منہ پر قسم تو وہ ہی کہ نہی کی گئی ہی اوس سی اور
دوسری یہ کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ لیکن چاہتا ہی کہ خبر تعریف کی اوسکو پہونچی اپس اس سی بھی نہی کی گئی اور تیسری یہ ہی کہ تعریف کری اوسکی غائبانہ اس حال میں کہ نہو
اوسکا منظور پہونچنی کی اور تعریف کری اوسکی ساتھ اور بچنی کی کہ اوسمیں ہی پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں ہی والمکیر وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ قِیْلَ اَفَرَاَیْتَ اِنْ کَانَ

فِی اَخِی مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِیْکَ مَا فِیْہِ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَیْسَ فِیْہِ فَقَدْ بَھَتَّہٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعض صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بھائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز کی کہ ناخوش رکھی کہا بعض صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو وہ چیز بھائی میری کی یعنی اوس شخص میں کہ اوسکو بدی کر کیا میں نی وہ چیز کہ کہتا ہون یعنی اگر وہ سچ ہی اور میں بی اوسکو سچ میں لی کہا اور اوسکو ناخوش لگا یہ بھی غیبت ہی فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہ ہو اوس میں وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کسی کا سچ کہی اور اگر سچ نہ کہی تو افترا اور بہتان ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہی تو واسطی بھائی اپنی کی وہ چیز کہ اوس میں ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہیں ہی اوس میں پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوسپر **ف۱** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور یہ غیبت اور گناہوں کی زیادہ پھیلا ہوا ہی لوگون میں کہ کم بچتا ہی کوئی اسمین مگر یہ کہ اللہ بچاوی حقیقت غیبت کی یہ ہی کہ کسی کا ذکر کرنا ساتھ ایسی عیب کے کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکے بدن میں ہو یا اوسکی عقل میں یا اوسکی دین میں یا اوسکی دنیا میں یا اوسکی خلق میں یا اوسکی نفس میں یا اوسکی مال میں یا اوسکی اولاد میں یا ماں باپ میں یا بیوی میں یا اوسکی خادم میں یا کپڑی میں یا رفتار گفتار میں یا ہیئت میں یا اوسکی حرکات سکنات میں یا تازہ روئی اور ترشروئی اور تندخوئی میں اور خوشگوئی اور چاپلوسی میں اور سوائی اونکی میں جو کچھ کہ متعلق ہی ساتھ اوسکی خواہ ذکر کرنا ساتھ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتھ آنکھ اور بھوون اور سر اور ہاتھ اور مانند اونکی کی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہی ہی کہ جس چیز سی سمجھاوی تو کسیکو نقصان مسلمان کا اور عیب اوسکی جو پس وہ غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بی حیائی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ بھی گناہ ہی اور توبہ غیبت یہ ہی کہ بخشوائی اوس سی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہیں پہنچی ہی یا وہ مر گیا یا مسافت دور پر ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی میں لازم نہیں ہی کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی میں نی بخش مجھکو صحیح یہ ہی استغفار کری کی اوسکی لیی کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث میں آیا ہی شیخ **ف۲** ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی ہی میں مضائقہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت میں کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جیسی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہیں ہی وہ غیبت یہان تک کہ نام لی کیا قوم معین کا کذا فی البحر جیسا ایک شخص روزہ رکھتا ہی اور نماز پڑھتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتھ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ اوسمیں ہی نہیں ہی غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تا کہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہیں گناہ ہی اوسپر کذا فی فتاوی قاضی خان عالمگیریہ **وعن** عَائِشَۃَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاْذَنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِئْذَنُوْا لَہٗ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ وَجْھِہٖ وَانْبَسَطَ اِلَیْہِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَائِشَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ لَہٗ کَذَا وَکَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِیْ وَجْھِہٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَتٰی عَاھَدْتِنِیْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰہِ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَنْ تَرَکَہُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اتِّقَاءَ فُحْشِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنی کا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنی کا برا ہی اپنی قوم میں پس جب بیٹھا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطی اوسکی اور میٹھی باتیں کین اوس سی پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کہا تھا آپ نی اوسکی حق میں ایسا اور ایسا پھر کشادہ روئی کی آپ نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹھی باتین کین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کب پایا تو نی مجھکو فحش بولنی والا تحقیق بدترین آدمیون کا نزدیک اللہ کی مرتبی میں دن قیامت کے وہ شخص ہی کہ چھوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کی اور ایک روایت میں واسطی بچنی فحش اوسکے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تھا اور تھا وہ مؤلفۃ القلوب سی سنگدلان عرب اور احمق

قوم میں بدخلق وہ تہا اور آثار نفاق کی ان میں تہی اوس سے حضرت کی حیات میں اور بعد وفات حضرت کی ظہور میں آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہو گیا تہا
اور حضرت ابو بکر کی ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کے مسلمان ہوا اور اوسوقت میں کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تہا لیکن اسلام کامل نہ تہا اور کلام کو
آنحضرت کا اوسکی حق میں علامات نبوت و معجزات سے ہی تہا کہ خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکی ہی جو آخر کو آشکار ہوئی کہ ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور میں آئی اور یہ بات
اوسکی واسطے ظاہر کرنے حقیقت حال اوسکی کی تہی تا لوگ اوسکو پہچانیں اور فریب نہ کہاویں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تہی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس شخص کی
کلام کہی واسطے تالیف قلب اوسکی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ملاطفت اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات
مداہنت کی یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونوں کی سو وہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچھی بھلی ہے اور مداہنت خرچ
کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکھنے کی ہے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونوں کی فرق سے جاہل ہیں اور حضرت نے
جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہ کی بات پر کہ آپ کی مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیوں نہ برا کہا آپ نے اوسکو حاضر میں جیسے کہ برا کہا آپ نے
غائب میں اور واسطے بچنے فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہیں ایک تو یہ کہ میں نے اوسکی منہ پر فحش و درشت نہ کہا بسبب اسکے کہ فحش گو نہ ہوں میں اور مجانبت
نہ کریں لوگ ساتھ ترک کرنے اونکی کے میں بسبب فحش اونکی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تہا سبب اسکے چھوڑ دیا میں نے اور اوسکی منہ پر اوسکو برا نہ کہا اور برا شخص ہے کہ
چھوڑ دیں اسکو لوگ بسبب پرہیز کرنے کی برائی اوسکی سے ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا
الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ
يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عفو میں ہے
یعنی گناہ معاف ہونگی اور معذور رہینگی مگر وہ کی جاتی سخت گناہ آشکارا کرنی والی برائی کی اور تحقیق بڑی بے حیائی سے ہی یہ کہ کرے آدمی رات کو کوئی سا عمل پہر صبح کرے حالانکہ
تحقیق چھپا رکھا تہا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکی عمل کو لوگوں سے یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہیں عذاب کیا اوسکو رات میں یہاں تک کہ جیتا رہا اور پس کہے وہ
شخص کسی سے ای فلانے کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار اوسکی نے اور صبح کرتی ہے کہ کہولدیا پردہ اللہ کا اپنی
سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حضرت شیخ نے بھی معانی کی یہ لکہی ہیں کہ سلامت کہی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنیوالے اور طیبی نے بھی یہی معنی لکہی ہیں اور ملا علی نے لکہا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نے لکہا ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت اوسکی حرام ہے اوسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور جو کہ بے حیا ہے اور آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اوسکی غیبت نہیں رکہا ہے سلف نے
کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جو کہ لوگوں کو بدعت کی طرف بلاوے اور وقت فتوی خواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہے
غیبت بقصد نصیحت و تزکیہ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی ۔ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافہ میں ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِ
الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دے جھوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اوسکی لیے محل بیچ کنارہ بہشت کے اور
جو شخص چھوڑ دے جھگڑا اور وہ حالت میں کہ ہے حق بنایا جاتا ہے اوسکی لیے مکان بیچوں بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچھا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اوسکے لیے
بیچ جگہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی بیچ شرح السنہ کے اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف

القوم ویل له ویل له رواه احمد والترمذی وابوداود والدارمی اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی انہی باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل
کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہے واسطی اوس شخص کے کہ بات کرے جھوٹ تاکہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو واے ہے واسطے اوسکے واے ہے واسطے اوسکے
نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے ف ویل کی معنی ہین ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہری کا ہے جہنم مین اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطی تاکید اور
تشدید کی ہے وعید مین اوس جھوٹ بولنی اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایسی بات سچی کہی واسطی خوش کرنی یارون کی مضائقہ نہین اوسین بلکہ چاہیے یون کہ اوسکو بھی عادت
و پیشہ بنا کر لیوی کہ خوش طبعی کرے ہر وقت نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر مسلمانی پر ہو جیسیکہ حدیث آیندہ مین فرماتی ہین ع
وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد ليقول الكلمة لا يقولها الا ليضحك بها الناس يهوي
بها ابعد ما بين السماء والارض وانه ليزل عن لسانه اشد مما يزل عن قدمه رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہین بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطی کہ ہنساوے ساتھ اوسکے لوگون کو گرتا ہے سبب
اوس بولنی کی یعنی دوزخ مین گرتا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے سبب
زبان کی اپنی زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنی سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو
بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی کے پانو سے منہ کی بل گرے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ع وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من صمت نجا رواه احمد والترمذي والدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت مین اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان
کی سبب سے پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے
اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمین ضرر بھی ہے اور نفع بھی اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمین ضرر ہے اور نہ نفع لیکن جو کہ ضرر محض ہے ضرور ہے لازم ہے خاموشی اوس
سے اور یہی ہے وہ کہ ضرر و نفع دونون رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنی نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکی موجب
ضائع کرنی وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمین بھی خطرہ آفت ہے کہ کبھی اوسمین آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور
فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بہی مشکل ہے پس خاموشی بہرحال بہتر ہے کہ زبان کی آفتین ان گنت ہین کیا خوب کہا ہے کسی نے
اللسان جرمه صغير وجرمه كبير وكثير ع وعن عقبة بن عامر قال لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما النجاة فقال
املك عليك لسانك وليسعك بيتك وابك على خطيئتك رواه احمد والترمذي اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات
کی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت مین فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجکو
گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہون پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہین اوسمین
خیر کہا یہ ایک شارح نے اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر اوس زبان اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال
اپنی کو اور گنجایش دے تجکو گہر تیرا یعنی کہ رہی تو اوسمین اور نہ تنگی کر بے ضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنی سے اوسمین بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے
شر و فتنہ سے [illegible] کہا گیا ہے زمانہ ان السکوت ملازمة البیت القناعة بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر مین [illegible] گہر پر اور حقیقت مین
مخاطب پر یعنی بیٹھ گہر مین مشغول ساتھ عبادت مولی کی اور رو یعنی گریہ زاری کر و الا صورت رونی کی بنا دم ہوکر اپنی گناہون پر ع وعن ابي سعيد
رفعه قال اذا اصبح ابن آدم فان الاعضاء كلها تكفر اللسان فتقول اتق الله فينا فانا نحن بك فان استقمت استقمنا وان اعوججت

اعوججت رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ پہونچائی اونہون نے یہ حدیث حضرت تک کہ فرمایا آنحضرت نے جسوقت کہ صبح کرتا ہی بنی آدم
پس تحقیق سارے اعضا عاجزی کرتے ہیں واسطے زبان کی اور کہتے ہیں ڈر اللہ سے بیچ حق ہمارے کی اسلئے کہ تحقیق ہم ساتھ تیرے ہیں پس اگر سیدھی رہی تو ہم سیدھے
رہیں اگر ٹیڑھی ہوگی تو ٹیڑھے ہونگے ہم نقل کی یہ ترمذی نے ف اگر کوئی کہے کہ اصل ہر عمل کا دل ہی اگر وہ صالح ہی تو تمام اعضا صالح ہیں اور اگر وہ
فاسد ہی تو تمام اعضا فاسد جیسے کہ حدیث میں آیا ہی ان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ جواب اسکا یہ ہی کہ زبان ترجمان
دل اور خلیفہ اسکا ہی پس حکم اسکا حکم دل کا ہی گویا جو کچھ کہ دل سوچتا ہی زبان اسکو بیان کرتی ہی اور اعضا اوسپر عمل کرتے ہیں تمام وعن علی بن
حسین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ رواہ مالک واحمد ورواہ
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنہما اور روایت ہی علی بن حسین سے یعنی حضرت امام زین العابدین سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوبی اسلام آدمی کی سے ہی چھوڑ دینا اوسکا اوس چیز کو کہ نہ فائدہ دے اوسکو نقل کی یہ مالک اور احمد نے اور نقل کی یہ
ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں دونوں یعنی ابوہریرہ اور علی بن حسین سے ف یعنی علامت خوبی اور کمال ایمان کی ترک کرنا
اوسکا ہی اوس چیز کو کہ اہتمام ساتھ اوسکی نرکہے اور غرض ساتھ اوسکی متعلق ہو اور شان اوسکی ایسی ہو کہ اہتمام کرے اوسکا اور مشغول ہو ساتھ حاصل کرنے اوسکی کے
یعنی امر ضروری نہو امر لایعنی کہتے ہیں اوسکی یہی معنی ہیں اور امر ضروری کہ آدمی اہتمام اوسکا رکہتا ہی وہ ہی کہ متعلق ہی ساتھ ضرورت حیات اوسکی کی اور امن
اور سلامتی و نجات اوسکی کی معاد میں متعلق معاش کی طعام ہی کہ سیری بخشے اور پانی کہ پیاس دفع کرے اور کپڑا کہ ستر ڈہانکے اور بیوی کہ سبب عفت ستر اوسکی کی ہو
اور مانند اونکی وہ چیزیں کہ دفع حاجت کریں نہ وہ چیزیں کہ لذت پاوے اونسے اور بہرہ مند ہووے ساتھ دولت مندی اونسے اور نہ فضول اقوال و افعال اور تمام حرکات اسکے
اور متعلق معاد کی اسلام اور ایمان اور احسان ہیں جیسے کہ حدیث جبرئیل میں بیچ کتاب الایمان کی مذکور ہوا حاصل کہ جو چیزیں ضرور ہیں اسکی معاش و معاد
میں نسبت اوس مقدار کی کی ہیں تو لایعنی نہیں اور سوای اونکی لایعنی ہیں عام ہی کہ وہ چیزیں کرنے کی ہوں یا کہنے کی اور کہا امام غزالی نے کہ حد
لایعنی کی یہ ہی کہ کلام کرے تو ساتھ اوس چیز کی کہ اگر سکوت کرتا اوس سے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر کرتا حال اور مال میں اور مثال اوسکی یہ ہی کہ بیٹھے تو ساتھ ایک قوم کے
پس ذکر کرے تو اون سے احوال سفر کی اور اون چیزوں کا کہ سفر میں دیکھا مانند پہاڑوں اور نہروں کی اور وقائع کہ واقع ہوں اور اچھا کہانا اور کپڑے
و غیرہ کہ سب ایسی امور ہیں کہ اگر سکوت کرتا تو اونسے تو نہ گنہگار ہوتا اور نہ ضرر پاتا وعن انس قال توفی رجل من الصحابۃ فقال رجل
ابشر بالجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولا تدری فلعلہ تکلم فیما لا یعنیہ او بخل بما لا ینقصہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سے کہا وفات کیا ایک شخص صحابیوں میں سے پس کہا ایک اور شخص نے خوشوقت ہو تو ساتھ داخل ہونے بہشت کے یعنی بہشت میں
آنحضرت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہتا ہی تو بات اور نہیں جانتا تو حقیقت حال پس شاید کلام کیا ہو اوسنے بیچ اوس چیز کی کہ ضرور نہو
اوسکو یا بخیلی کی ہو ساتھ ایسی چیز کی کہ نقصان نکرتی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی جیسی کہ تعلیم علم اور روپیہ کو کہ نقصان علم و مال میں نہیں لاتا
بلکہ سبب زیادتی کا ہوتا ہی حاصل یہ کہ کیونکر جزم کیا تو نے ساتھ داخل ہونے اوسکی کے بہشت میں شاید کہ کلام لایعنی کہا ہو اور اوسنے بخل کیا ہو پس اوسکے سوال میں
گرفتار ہوا ہو اور دخول بہشت سے منع کیا گیا ہو وعن سفیان بن عبد اللہ الثقفی قال قلت یا رسول اللہ ما اخوف ما تخاف
علی قال فاخذ بلسان نفسہ وقال ہذا رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ
کونسی چیز بہت خوفناک ہی اون چیزوں سے کہ ڈرتے ہو تم اوسسی مجہپر کہا سفیان نے پس پکڑی حضرت نے زبان اپنی اور فرمایا یعنی یہ اسکی شر سے بہت ڈرتا ہوں
تمہارے حق میں کہ اکثر آدمی گرینگے اوس سے سرنگون ہوتے ہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کیا اسکو وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جھوٹ بولتا ہی بندہ دور ہو جاتی ہیں اوس سی فرشتی یعنی محافظت کرنی والی کوس بھر بسبب بدبو اوس چیز کی ہی کہ لایا ہی بندہ اوسکو یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نی وعن سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابوداود اور روایت ہی سفیان بن اسد حضرمی سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی بہت بڑی بات ہی از روی خیانت کی یہ کہ بات کہی تو بھائی اپنی سی کہ وہ تجھکو ساتھ اوس بات کی سچا جانتی ہو الاہی تو اوس بات میں جھوٹ بولنی والا ہی یعنی جھوٹ بولتا تو بھی خائن ہی اور اس صورت میں بہتر ہی نقل کی یہ ابوداود نی وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيمة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہی عمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نی **ف** دو رویہ اوسکو کہتی ہیں کہ کسی کی سامنی ہو تو ایسی باتیں کہی کہ وہ جانی کہ یہ میرا دوست ہی اور اوسکی پیچھی ایسی باتیں کری کہ باعث اوسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نی کہا کہ دو رویہ وہ ہی کہ جو شخص دوں سا... ہر ایک پاس جاکر ایسی باتیں کرتا ہی کہ وہ جانتا ہی کہ یہ میرا دوست ہی یعنی ہر ایک پاس جاکر دوسری کو برا کہتا ہی اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہی ہر ایک جانتا ہی کہ یہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش کہنی والا اور نہ زبان دراری کرنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور بیچ اوس روایت بیہقی کی اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنی والا زبان دراری کرنی والا یعنی اس روایت میں وصف کیا فاحش کو ساتھ بدی کی یعنی نہیں ہی مومن فحش کہنی والا مبالغہ اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنی والا اور عادت کرنی والا اوسکی اور دنیا میں اوسکو کہا ایسا ہی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نہیں لائق مومن کو یعنی شایان مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابوداود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو یوں نہ کہو کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کی اور نہ ساتھ دوزخ کی یعنی یوں نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوی تو اور ایک روایت میں ہی اور نہ ساتھ آگ کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وعن ابي الدرداء قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق ابوابها دونها ثم تأخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق بندہ جسوقت کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو یعنی آدمی کو یا غیر آدمی کو چڑھتی ہی لعنت طرف آسمان کی پس بند کیی جاتی ہیں دروازی آسمان کی آگی لعنت کے پھر اوترتی ہی لعنت طرف زمین کے پس بند کیی جاتی ہیں دروازی اوسکے نزدیک نزول لعنت کے پھر مائل ہوتی ہی داہنی اور بائیں یعنی اسطرح دوڑتی ہی کہ روکی جاتی ہی پس جسوقت کہ نہیں پاتی راہ پھرتی ہی طرف اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہی پس اگر ہوتا ہی وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہی اوسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اوسکی پھر آتی ہی لعنت طرف کہنی والی اپنی کے

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مقام الرجل بالصمت افضل من عبادۃ ستین سنۃ اور روایت ہے عمران بن حصین سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرتبہ شخص کا بسبب چپ رہنے کے افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے **ف** لفظ مقام ساتھ زبر میم کے اور ساتھ
پیش میم کے بھی آیا ہے یعنی ثابت رہنا آدمی کا ساتھ خاموشی کے یعنی مداومت سکوت و بچنے کی شر سے افضل ہے اور عبادت ساٹھ برس کی ہے کہ ساتھ کثرت
کلام کے ہو اور نہ استقامت دین کی ہو اور طیبی نے مقام کے معنی کہے ہیں مرتبہ اور مکان نزدیک اللہ کے اور افضل ہونے کی دلیل یہ لکھی ہے کہ عبادتوں میں
بہت آفتیں ہیں سلامت رہتا ہے ان سے بسبب چپ رہنے کے جیسے وارد ہوا ہے من صمت نجا کذا ذکرہ الملا علی اور حضرت شیخ رح نے یوں لکھا ہے کہ
کبھی مرتبہ نزدیک اللہ کے بسبب خاموشی کے افضل و زیادہ تر ہوتا ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اس لیے کہ جو سکوت کہ اس میں جولانی کرے فکر بیچ معاد اور
حقائق الہیہ اور کونیہ کے یا مستغرق ہو لطیفہ قلبیہ بیچ دریائے ذکر خفی کے اور متنور ہو ساتھ نور ذات و صفات الٰہی کے اگرچہ ایک ساعت لطیفہ ہو بہتر ہے طاعات
و عبادات جوارح سے جن میں سے کہ بیچ تفرقہ اور بے حضوری کے کرے اور دل ساتھ یاد خدا کے بیچ نہ ہو اگرچہ سالہا ہو وعن ابی ذر قال دخلت علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث بطولہ الی ان قال قلت یا رسول اللہ اوصنی قال اوصیک بتقوی
اللہ فانہ ازین لامرک کلہ قلت زدنی قال علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عز وجل فانہ ذکر لک فی السماء ونور لک
فی الارض قلت زدنی قال علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک قلت زدنی
قال ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذہب بنور الوجہ قلت زدنی قال قل الحق وان کان مرا قلت
زدنی قال لا تخف فی اللہ لومۃ لائم قلت زدنی قال لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک اور روایت ہے
ابوذر سے کہ کہا ابوذر نے داخل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کی ابوذر نے یا راوی ابوذر نے حدیث دراز یعنی حدیث
دراز ذکر کی کہ یہاں مذکور نہیں یہاں تک کہ کہا ابوذر نے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نصیحت کرو مجھے فرمایا نصیحت کرتا ہوں میں تجھکو ساتھ تقوی اللہ کے
اس لیے کہ تحقیق تقوی بہت زینت دینے والا ہے واسطے سب کاموں تیرے کے یعنی امور دینی اور دنیوی کے کہا میں نے زیادہ کرو مجھکو یعنی اور نصیحت
فرمائیے فرمایا لازم ہے تجھکو تلاوت قرآن کی اور ذکر خدا کا اس لیے کہ تحقیق وہ یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا وہ تلاوت قرآن ہے اور ذکر اللہ سبب ذکر کرنے کا
ہے تجھکو آسمان میں کہ ملائکہ یاد کریں گے تجھکو ساتھ خیر و رحمت کے بلکہ اللہ تعالی بھی چنانچہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اس پر فاذکرونی اذکرکم اور سبب نور کا ہے
تیرے لیے زمین میں یعنی اس عالم سفلی میں کہ سبب ظہور نور معرفت و یقین و ہدایت کا ہے کہا میں نے زیادہ کرو مجھکو نصیحت فرمایا لازم ہے تجھکو
چپ رہنا دیر تک کہ متفرد ہو ساتھ تفکر و تذکر شئون الٰہی کے اس واسطے کہ خاموشی سبب ہانکنے کی ہے شیطان کو کہ راہ زبان سے آتا ہے اور جاہ
بلا میں ڈالتا ہے اور مدد کرنے والی ہے تیرے لیے اوپر کار دین کے کہ سلامت رکھتی ہے آفات زبان سے اور موجب حصول علوم اور معارف اور نور دل کے
ہے بسبب ذکر خفی کے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا بچ تو زیادہ ہنسنے سے اس لیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہے دل کو یعنی بسبب اس کے ہوتی ظلمت غفلت اور
قساوت کی اور بجھنی نور علم و معرفت کی کہ حیات دل اس میں ہے اور کھو دیتا ہے منہ کی نور کو کہ عبارت ہے ظاہر ہونے علامت عبادت سے جیسے کہ
فرمایا اللہ تعالی نے سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود اور یہ بات ضروری ہے کہ جب دل مرتا ہے تو منہ کی نور جاتا ہے اس لیے کہ نورانیت و تازگی منہ کی ساتھ حیات
حسی اور معنوی کی ہے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا کہہ حق اگرچہ ہو تلخ یعنی باوجود معلوم تلخ خلق کو یا تیرے نفس کو کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا
نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید و تقویت اس کی کے ملامت ملامت کرنے والی کی سے کہا میں نے زیادہ فرمائیے مجھکو فرمایا باز رکھے تجھکو لوگوں کے
عیبوں سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو نفس اپنے سے **ف** گرفتار کا تمام افعال خیر کہ بہ نیت تقرب الی اللہ کے کریں افضل کرکے ہیں اگر آدمی سے چپ کی چیز

تو ذکر کرنا ذکر کا بعد تلاوت کی اعلی تعمیم بعد التخصیص کے ہوگا اور حدیث میں آیا ہی افضل الذکر لا اله الا الله اگر یہ مراد کہیں لے تو قیاسا ذکر جہری کی بعد کل کی سبب یادتی فضل و شرف کی اور بندہ اسمین قطع تعلق کا ہی خلق سی بالکل در ثابت ہنا ہو پر بغیر منکر کرنی کی طرف سب لوگون کی اور تعریف اونکی کی فرمایا الله تعالی نی و تبتل الیه تبتیلا او نفس اپنی سی یعنی عیوب نفس اپنے سی یعنی امر بالمعروف نہی منکر لیکن عیب جو ہی اور عیب اپنی تنہین و لیکن سبب خوار و ناقص جان سے غافلند این خلق از خود و بیخبر لاجرم گوید عیب یکدگر بہ سعادت کیا ہی اونکی انس سے طوبی لمن شغله عیبه عن عیوب الناس **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ طُولُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَمِلَ ا

اور روایت انس سی کہا اونہی نقل کی رسول خدا صلی الله علیه وسلم سی فرمایا ای ابوذر کیا نہ بتلاؤن مین تجکو دو خصلتین کہ وہ بہت ہلکی ہین اوپر پشت کے یعنی پشت مکلف پر اور بدن اوسکی پر یا پشت زبان پر اور بہت بھاری ہین میزان اعمال مین کہا ابوذر نی کہا مین نی ہان فرمائیے فرمایا دراز چپ رہنی کی یعنی ساتہ تفکر اور خوش خلقی کی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہین عمل کیا خلق نی مانند ان دو خصلتون کی یعنی کوئی کام بہتر ان کامون سی نہین **ف** ہلکی اور آسانی دونون صفتون کی اس سبب ہی کہ خاموش رہنی مین محنت و مشقت نہین حاصل ہوتی بلکہ زبان ہلانی اور بات کی ترتیب دینی مین مشقت ظاہر و باطن کی ہی اور ہلکی خوش خلقی مین آہی قیاس پر ہی کہ اسمین نرمی اور آرام اور سکون ہی بخلاف سخت خوئی اور جدال و نزاع کی کہ سراسر محنت و مشقت ہی اسمین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَلْعَنُ بَعْضَ رَقِيقِهِ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَعَّانِينَ وَصِدِّيقِينَ كَلَّا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَأَعْتَقَ أَبُو بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ بَعْضَ رَقِيقِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَعُودُ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ گذری نبی صلی الله علیه وسلم ابوبکر پر اس حال مین کہ وہ لعنت کرتی تہی غلام اپنی کو پس التفات کی حضرت نی طرف اونکی اور فرمایا کہ آیا دیکہا ہی تو نی لعنت کرنی والون اور صدیقون کو یعنی اونکو کہ جامع ان دونون کے ہون قصد و یہ کہ صدیقیت اور لعانیت جمع نہین ہوتی جیسیکہ اوپر حدیث گذری لا ینبغی صدیق ان یکون لعانا ہر گز نہین جمع ہوتین یہ دونون صفتین قسم ہی پروردگار کعبہ کی پس آزاد کیا ابوبکر نی اوس دن بعضی غلام اپنی کو یعنی کفارہ مین اس تقصیر کی پہر آئی ابوبکر یعنی تیندرہ نبی صلی الله علیه وسلم کی اور کہا کہ پہر نکرون گا مین ایسا کام یعنی کسیکو لعنت نہین کرونگا نقل کین بیہقی نی شعب الایمان مین پانچون حدیثین کہ حدیث عمران بن حطان سی اس حدیث تک ہوتی ہین **وَعَنْ** أَسْلَمَ قَالَ إِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ مَهْ غَفَرَ اللهُ لَكَ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی اسلم سی کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوئی ایکدن ابوبکر صدیق کی پاس اس حال مین کہ ابوبکر کہینچتی تہی زبان اپنی یعنی گویا نکالا ڈالنا اوسکا چاہتی تہی تنبیہ و ظاہر کرنا زجر و قہر کا تہا اوسپر پس کہا حضرت عمر نی ترک کرو بخشی الله تجکو پس کہا واسطی اونکی ابوبکر نی کہ تحقیق اس زبان نی ڈالا ہی مجکو ہلاکت کی جگہون مین نقل کی یہ مالک نی **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی الله علیه وسلم نی کہ متکفل و ضامن ہو واسطے میرے چہ چیزون کی واسطے منفعت نفسون اپنی کی ضامن ہون گا مین واسطے تمہاری بہشت کا یعنی داخل ہونی بہشت کا ساتہ اولی لوگون کی سچ بولا کرو

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاوے اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے
اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند کرو اپنے ہاتھ یعنی مارنے سے اور پکڑنے سے اور حرام چیز کی لینے سے اور حرام
و مکروہ سے یا یعنی ہین کہ باز رکھو اپنے ہاتھوں کو ظلم سے **وعن** عبد الرحمن بن غنم واسماء بنت یزید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خیار عباد اللہ الذین اذا رؤوا ذکر اللہ وشرار عباد اللہ المشاؤن بالنمیمۃ المفرقون بین الاحبۃ الباغون
البرآء العنت رواہما احمد والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ جس وقت دیکھے جاوین یاد کیا جاوے اللہ اور بدترین بندے اللہ کے وہ ہین کہ چلتے ہین چغلخوری مین ساتھ
چغلی کے یعنی نظر فساد کی جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتے ہین درمیان دوستون کے چاہتے ہین پاک لوگون سے مشقت اور ہلاکا اور فساد اور گناہ
اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہین گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہین اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت مین ڈالتے
ہین نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی اس
مرتبہ کو پہنچے ہین کہ آثار و انوار اوسکے اوپر احوال و اطوار اونکی کے ایسے ہویدا ہین کہ جب آنکھ اونکی جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالیٰ یاد آتا بسبب خشوع و عبادت
کی اور مسکنت کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہین کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنی عالم کے منہ پر عبادت ہے
اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنی کے صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن مین آتا ہے کہ دلکو روشن کر دیتا ہے اور حدیث مین آیا ہے النظر الی وجہ
علی عبادۃ اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی جب گھر سے نکلتے تھے اور لوگون کی نظر اونکی چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ
الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی پس دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ
توحید کا ۱۲ **وعن** ابن عباس ان رجلین صلیا صلوۃ الظہر او العصر وکانا صائمین فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم الصلوۃ قال اعیدوا وضوءکما وصلاتکما وامضیا فی صومکما واقضیاہ یوما آخر قالا لم یا رسول اللہ قال
اغتبتم فلانا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصون نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونون روزہ دار جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا پھر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلی اوسکی ایکدن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور وہ سبب قضا اور
لیکن باوجود اوسکی بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور ادا کرو روزہ اور اوسکی بدلی رکھو احتیاطاً اور کہا اون دونون نے کس واسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو اور
روزہ اور نماز کا کرین فرمایا غیبت کی تم نے فلانے شخص کے **ف** یعنی اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور لکھا ہے علماء نے کہ حدیث بر سبیل
تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہے و الا حقیقت مین غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہین لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت
مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کے حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوی اسین ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کے
کرنی چاہیے بلکہ کہا ہے علماء نے کہ اگر ہنسی یا سخن لاحقی کہے اور بہت کہے تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوتی ہے اوس سے
اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ۱۲ **وعن** ابی سعید وجابر قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغیبۃ
اشد من الزنا قالوا یا رسول اللہ وکیف الغیبۃ اشد من الزنا قال ان الرجل لیزنی فیتوب فیتوب اللہ علیہ وفی
روایۃ فیتوب فیغفر اللہ لہ وان صاحب الغیبۃ لا یغفر لہ حتی یغفرہا لہ صاحبہ وفی روایۃ انس قال صاحب الزنا
یتوب وصاحب الغیبۃ لیس لہ توبۃ روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا

ہاتھ بھر کر پس گن لی جابر نے دونون ہاتھ اپنی تین بار یعنی واسطے اوسکی کہا صدیق نے کہ آنحضرت نے اس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس دے لپ بھر کر مجکو ابوبکر صدیق نے ایکبار پس گنا مین نے اوس چیز کو کہ تھی لپ مین پس تھے وہان پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اوسکی یعنی ہزار تاکہ زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکی کا خلیفہ کو لیے اور برابر ہے آیمین وارثون مین سے ہو اور ایس مین اشارہ ہے اسپر ہے کہ وعدہ ملحق ہے ساتھ دین کی جیسی کہ آیا ہے آنحضرت سے العدة دین رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی و ابن مسعود

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابي جحيفة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ابيض قد شاب وكان الحسن بن علي يشبهه وامر لنا بثلاثة عشر قلوصا فذهبنا نقبضها فاتانا موته فلم يعطونا شيئا فلما قام ابو بكر قال من كانت له عند رسول الله صلى الله عليه وسلم عدة فليجئ فقمت اليه فاخبرته فامر لنا بها رواه الترمذي روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی بال سر کی کچھ سفید ہو گئے تھے بڑھاپا اور تھے حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنی نصف اعلی مین یہ بات کہی واسطے اثبات صحبت اپنی کی حضرت سے اسلیے کہ صغیر سن تھے صحابہ مین وقت رحلت کے صغیر تھے پس کہتے ہین ابو جحیفہ دیکھا مین نے آنحضرت کو بابت اور حکم فرمایا واسطے جماعت ہماری کی ساتھ تیرہ اونٹنیون جوان کی پس گئے ہم تا قبض کرین ان اونٹنیون کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کے پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کھڑے ہوئے ابوبکر یعنی خطبہ کے لیے یا خلیفہ ہوئے کہا جو کوئی کہ ہو اوسکی لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ پس چاہئے کہ آوے پس کھڑا ہوا مین اور گیا طرف ابوبکر کی پس خبر دی مین نے یعنی اوسکی کہ حضرت نے وعدہ کیا تھا تیرہ اونٹنیون کی دینی کا پس حکم کیا ابوبکر نے واسطے ہماری ساتھ دینے اونٹنیون کی نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد الله بن ابي الحمساء قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يبعث وبقيت له بقية فوعدته ان اتيه بها في مكانه فنسيت فذكرت بعد ثلث فاذا هو في مكانه فقال لقد شققت علي انا ههنا منذ ثلث انتظرك رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہا خرید کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلے نبی ہونی سے اور باقی رہا واسطے حضرت کے مجپر کچھ مول پس وعدہ کیا مین نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا مین ہنگی لیے اسی مول کو بیچ جگہ اونکی کی کہ جہان آپ بیٹھے تھے یا بیچ جگہ بیع کی پس بھول گیا مین وعدہ پس یاد کیا مین نے بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا مین مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہ پس ناگہان دیکھا مین نے کہ آنحضرت وہین بیٹھے ہین پس فرمایا کہ تحقیق مشقت مین ڈالا تو نے مجکو مین اسی جگہ ہون منتظر تیرا تین دن سے نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** لفظ حمساء مشکوٰة کی نسخون مین ساتھ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی میم ساکنہ پر واقع ہوا ہے اور اسطرح مصابیح کی نسخون مین بھی لکھا ہے علما نے کہ یہ سہو و خطا ہے مصابیح والے سے اور اوسی کی تقلید مشکوٰة والی نے کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کی حاء پر ہے جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابون مین تحقیق کر دی ہے اور انتظار کرنا حضرت کا واسطے پورا کرنی وعدے کی تھا نہ واسطے لینی مول مذکور کی اور اسمین تعلیم ہے امت کو پورا کرنی وعدے کی اور وعدے کی پورا کرنی کا حکم سب دینون مین رہا ہے اور سب رسول محافظت اوسکی کرتی رہی ہین چنانچہ اللہ نے بطریق تعریف کی فرمایا وابراهيم الذي وفى الخ **وعن** زيد بن ارقم عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نيته ان يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا اثم عليه رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نقل کی اونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کرے آدمی اپنے بھائی سے اور نیت مین ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیے اور نہ پورا کیا یعنی سبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکھتا ہو اگرچہ وفا نہ کرے گنہگار نہین ہوتا اور یہ بھی اس سے سمجھا گیا کہ جسنے وعدہ کیا اور نیت مین یہ ہے کہ نہین وفا کرنی کا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہے برابر ہے کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا اسکو

نے بہشت کی یہ کہ نہ داخل ہوگی بہشت میں بڑھیا یعنی پس کہا بڑھیا نے از راہ تحیر وحسرت کیا ہی واسطی اونکی کہ داخل ہوں گی بہشت میں اور وہ عورت پڑھی ہوئی قرآن پس فرمایا واسطی اوسکی کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن میں کہ تحقیق ہم پیدا کرینگے بہشت کی عورتوں کو پیدا کرنا پس کرینگے ہم انکو کنواریاں یعنی بڑھیوں کو بھی باکرہ اوٹھاوینگے اور بہشت میں لیجاوینگے پس ثابت ہوا یہ کہنا کہ بڑھیاں بصفت بڑہاپی کی بہشت میں نہیں داخل ہوں گی نقل کی یہ رزین نے یعنی ان الفاظ کو مشکوۃ میں مذکور ہیں اور شرح السنۃ میں کہ بغوی کی کتاب ہی ساتھ لفظ مصابیح کی ف مصابیح میں یوں ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشت میں نہیں داخل ہوگی بڑھیاں پس تبسم کیا اور گئی وہ عورت اسحال میں کہ روتی تہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبردو اوسکو کہ نہیں داخل ہوگی بہشت میں درحالیکہ بصفت بڑھاپی کی ہوگی اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا انشاناہن

نجعلناہن ابکارا ع **وَعَنْهُ** اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهٗ زَاهِرَ بْنَ حَرَامٍ وَّكَانَ يُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهٗ وَكَانَ دَمِيْمًا فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَّهُوَ يَبِيْعُ مَتَاعَهٗ فَاحْتَضَنَهٗ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهٗ فَقَالَ اَرْسِلْنِيْ مَنْ هٰذَا فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَاْلُوْ مَا اَلْزَقَ ظَهْرَهٗ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عَرَفَهٗ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا وَاللّٰهِ تَجِدُنِيْ كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنْ عِنْدَ اللّٰهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ

ایک شخص باہر رہنی والا تہا نام اوسکا زاہر بن حرام اور تہا وہ تحفہ لاتا واسطی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر سی یعنی ایسی چیزیں کہ جو باہر ہوتی ہیں جیسے ساگ اور لکڑیاں اور پہولوں وغیرہ کی اور سامان سفر کا درست کر دیتے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ ارادہ کرتا باہر نکلنی کا یعنی مدینہ سی پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوسکی حق میں کہ تحقیق زاہر ہمارا گماشتہ ہی باہر کا کہ لاتا ہی ہمارے لیے باہر کی چیزیں اور ہم گماشتہ ہیں اوسکی شہر کی دیتی ہیں اوسکو چیزیں شہر کی اور تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکہتی اوسکو اور تہا زاہر بد شکل پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن بازار میں اور وہ بیچتا تہا اپنا اسباب کو لی ہر آنحضرت آئی اوسکی پیچہی سی اس حال میں کہ وہ نہیں دیکہتا تہا آنحضرت کو یعنی پیچہی بیٹہکر دونوں ہاتہ اوسکی بغلوں کی نیچی سی نکالکر اوسکی آنکہوں پر ہاتہ رکہدیے تا نہ پہچانی پس کہا زاہر نے چہوڑ مجکو کون ہی یہ پس کن انکہیوں سی دیکہا زاہر نے پس پہچانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس شروع کیا نہیں قصور کرتا تہا اپنی پیٹہ کی لگانی میں ساتہ سینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ پہچانا آنحضرت کو یعنی واسطی حاصل کرنی برکت کی اور شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتی تہی کون شخص ہی کہ مول لی غلام کو پس کہا یا رسول اللہ اسوقت قسم ہی خدا کی پاؤگی مجکو ناکارہ پس فرمایا حضرت نے لیکن نزدیک خدا کی نہیں تو ناکارہ نقل کی یہ شرح السنہ میں ف غلام کہنا زاہر کو ظاہر ہی اسلیے کہ وہ غلام اللہ کا تہا اور وجہ استفہام کی خریدنی سی کہ اطلاق کیا جاتا ہی لغت میں کبہی اوپر مقابلہ شے کی اور کبہی اوپر استبدال کی یہی کہ حضرت نے ارادہ کیا کہ کون شخص مقابل کرتا ہی اس غلام کی اکرام کو یعنی اوسپر اکرام کری یا کون بدلی اوسکو مجسے کہ لاوی میری پاس مثل اوسکی اور ممکن ہی یہ کہ ہو قبیلہ تجرید سی پس معنی یہ ہونگی کہ کون شخص لے اس عبد کو ع **وَعَنْ**

عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ ادْخُلْ فَقُلْتُ اَكُلِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِي الْعَاتِكَةِ اِنَّمَا قَالَ اَدْخُلُ كُلِّيْ مِنْ صِغَرِ الْقُبَّةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی

عوف بن مالک اشجعی سی کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس غزوہ تبوک میں اس حال میں کہ حضرت تہی بیچ خیمی چمڑی کی پس سلام علیک کہا میں نے پس جواب دیا مجکو اور فرمایا آؤ پس کہا میں نے بطریق مزاح کی آؤں تمام بدن سی آؤں یا تمام بدن اپنی کو داخل کروں میں یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے آؤ

[illegible]

[illegible]

نقل کیا اسکو ترمذی نے اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہ راوی اس حدیث کا ہے سوای اسکی نہیں کیا ہم نے ذکر راویون میں انکو بلکہ چوتھی فصل میں نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے تعلیم پاکر **وَعَنِ النُّعْمَانِ** بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا اذن مانگا ابو بکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں انکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس روکنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو یعنی تھے حضرت صدیق کو منع کرتے تھے حضرت عائشہ کی طرف سے نکلا ابو بکر خفا پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابو بکر کس طرح دیکھا تو نے مجکو ای عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنی ابو بکر سے کہا عائشہ نے پس دیر تک کی حضرت ابو بکر نے یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی سبب خفگی کے عائشہ سے کئی دن تک سے پس مدت گزری حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن مانگا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں ہیں پس کہا ابو بکر صدیق نے ان دونوں کو داخل کرو مجکو بھی صلح میں جیسے داخل کیا تھا مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہم نے تحقیق کیا ہم نے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر تاکید کیلیے فرمایا نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** ظاہر مزاح اسمین قول آنحضرت کا ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور آپ نے فرمایا کہ تیرے باپ ہی کو یا آنحضرت نے بعید ڈالا ابو بکر کو عائشہ سے یہ بعید مزاح کی طرح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑا تو بھائی اپنے سے اور نہ مزاح کر اوس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ خلاف کرے تو اوسکا اور حضرت شیخ نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کرنا بہتر ہے یعنی وعدہ کرے مت اور جو وعدہ کرے تو بند کرنا خلاف وعدہ میں پڑے تو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

یہ باب ہے بیان مفاخرت اور عصبیت کے **ف** صراح میں ہے فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو کے گروہ کی فخر تکبر اور مفاخرت یعنی برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑھانا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کی ہو اور واسطے مصلحت دینی کی اور اظہار قوت کی اعدای دین تو جائز ہے اور اصحاب و سلف سے آیا ہے اور اگر واسطے بطریق تکبر اور نفسانیت کی ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں باطل میں آتا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور اونکے لیے عصب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اوسکے لیے کتاب القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کی اور تعصب اصل میں معنی تشدید اور سخت کرنے کی آتا ہے چنانچہ اسلیے پٹھے کو عصب کہتے ہیں کیونکہ بسبب اسکے اور سختی جوڑون بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت کرتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ جدل و خصومت کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بھی اگر حق ہو اور دشمن ظالم کو تو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کی ہو تو مذموم ہے اور اکثر اطلاق اسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کی جاوینگی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ قَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ

فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا آدمی بزرگ ہے فرمایا بزرگ تر اونکا نزدیک خدا کی پرہیزگار اونکا ہے یعنی اگر بزرگی ذاتی پوچھتے ہو کہ اوسمین اعتبار ہے خدا کی طرف اور افتخار ساتھ خصائل ونکی کی اور خصائل نفس کے ہے کہ وہ تقوی ہے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا آنحضرت نے پس اگر بزرگی حسب ونسب سے پوچھتے ہو تو بزرگ لوگون کا ان میں سے یوسف نبی اللہ کا بیٹا نبی اللہ کا پوتا نبی اللہ کا پرپوتا دوست خدا کا یعنی جمع ہوا بزرگیاں جمیع جو ہین کہ خود بھی نبی ہین اور تین پشت ہی اونکی نبی ہین اور پردادا اونکی لقب خلیل اللہ کا ملا ہے کہ اللہ تعالی نے اونکو دوست پکڑا اور وہ متصف تھے ساتھ علم اور جمال اور عفو اور کرم اور اخلاق اور عدل اور ریاست کے دین اور دنیا مین پس ان اعتبار سے بزرگتر وہ تھے کہا صحابہ نے نہین اس بات سے پوچھتے ہم آپ سے فرمایا پس اصول عرب اور حسب ونسب سے تو ان سب سے سوال کرتے ہو جیسے کہ ساتھ فضائل اور خصائل اپنی کی اور باپون اپنی افتخار اور دعوی بزرگی کا کرتے ہین اور ایک دوسری کو اپنی ہین ساتھ ان صفات کی بزرگی کرتے ہین بلا اعتبار تقوی اور نسب کے کہا کہ ہان یہ پوچھتے ہو فرمایا بہترین تمہاری جاہلیت مین بہتر تمہارے ہین اسلام مین یعنی جو کہ جاہلیت مین بزرگتر اور رئیستر اور پسندیدہ تر تھے وہی بزرگتر اور بہتر ہین اسلام مین جسوقت کہ فقیہ ودانا ہون ساتھ شرائع اور احکام دین کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکی جوہر ذات مین صفات حمیدہ اونکی ممتاز ومتعین تھی جاہلیت مین ساتھ اون صفات کی اسلام مین بھی معزز ومکرم ہوئی غایت یہ کہ جاہلیت مین ساتھ لوث کفر اور ظلمت معصیت عمل کی ملوث ومظلوم تھی اور ساتھ ہوای شہوت نفس کے گرفتار اب ساتھ طہارت ایمان اور نورانیت طاعت وعلم کی مطہر اور منور ہوئی اور تمام بعد مین او ماس تقریر سے ظاہر ہوا کہ مراد معادن سے وہی ذوات واشخاص لوگون کی ہین جیسے کہ اور روایت مین آیا الناس معادن کمعادن الذهب کہ کتاب العلم مین مذکور ہے تح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيمُ ابْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کریم بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا بیٹا کریم کا یوسف بیٹا یعقوب کا پوتا اسحاق کا پرپوتا ابراہیم کا نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِي يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ يَعْنِي بَغْلَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُئِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا براء نے کہ دن جنگ حنین کی تھا ابوسفیان بن حارث پکڑنی والا باگ خچر اونکی کی یعنی خچر آنحضرت کا پس جبکہ گھیر لیا حضرت کو مشرکون نے اوتری یعنی خچر سے پس شروع کیا کہ فرماتے تھی اس رجز کو مین ہون نبی نہین کچھ جھوٹ اسمین مین بیٹا ہون عبدالمطلب کا نہ دیکھا گیا لوگون مین سے اس دن کوئی قوی تر وشجاع حضرت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تھے خچر کو ہانکتے تھے تا حملہ کرین لشکر مشرکین پر پس جبکہ گھیر لیا اونہون نے اوتری یہ دلیل ہے اوپر کمال شجاعت وجوانمردی حضرت کی اس مین کہ قبائل عرب ہوازن وغطفان وغیرہم سب جمع ہوئی تھی اور صورت شکست کی لشکر اسلام مین ظاہر ہوئی تھی اور آپ خچر پر سوار تھی حملہ کرتی تھی اور جب خچر چھوڑا اونہون نے پیادہ ہوئی اور لشکر اعدا کو شکست دی اور اگرچہ فخر کرنی سے منع فرمایا ہے آنحضرت نے لیکن فخر کرنا اس طرح کہ نہین کہ جو ممنوع ہے کہ وہ وہ ہے کہ برسم جاہلیت کی بطریق سمعہ اور ریا اور تعصب اور نفسانیت کی ہو اور یہ فخر کرنا اسقام مین کی تھا کہ جاہی اور یہ بھی تھا کہ بعضی لوگ اہل کتاب اور کاہنون مین سے پہلی ظہور حضرت کی خبر دیتی تھی ساتھ ظاہر ہونی امر نبوت اونکی کی

نشانیوں نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہوگا پس آنحضرت خبر دیتے تھے کہ میں ہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان دیتے تھے ساتھ ظہور پیغمبر کی **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اے بہترین خلق پس فرمایا یہ بہترین خلق کی ابراہیم ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت افضل خلق اور سید انبیا ہیں بلکہ ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئے جواب اوسکا تین طرح پر دیا ہے علما نے ایک تو یہ کہ آنحضرت نے یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت خلت اور باپ ہونے کی جیسے کہ ایک شخص کہ اوس کے ساتھ تعظیم و تقدیم کی ووا اور اوسکو اپنے پر مقدم رکھے اور تعظیم کرے دوسرے یہ کہ یہ حضرت نے پہلے اوسکی فرمایا کہ وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہے کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنے وقت میں تھے ولیکن عبارت مطلق لائے واسطے مبالغہ کی **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میرے جیسے کہ زیادتی کی نصاری نے بیچ تعریف بیٹے مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوائے اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہے کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور سب کا ملتراس صفت میں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کے ہے **وَعَنْ** عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نے وحی بھیجی طرف میری کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کرے کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کرے کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں دلیل ہے اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم کی حرام ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ أَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا البتہ باز آوینگے قوم فخر کرتی ہیں ساتھ باپوں اپنی کی کہ مرگئے سوا اسکے نہیں کہ وہ کوئلے دوزخ کی ہیں یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوینگی فخر کرنے سے ہونگے خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سے کہ ڈھکیلتا ہے نجاست کو ساتھ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نے دور کی تمسے نخوت جاہلیت کے اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں نہیں آدمی مگر مومن متقی ہے یا فاجر بدکار یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہے تو وہ خود عزیز ہے ساتھ باپوں کی فخر کرنیکی کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہے اور اگر فاجر ہے تو ذلیل ہے نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے سے کیا جگہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا ہوئے مٹی سے یعنی اور مٹی خوار و پست ہے تعزز اور ترفع اوسکو سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** مگر کوئلے دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ میں سوختہ اور سیاہ ہوتے ہیں مانند کوئلوں کی اور وارد اسکا مشرکوں کی حق میں ہے کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کے اعتبار کریں اوسکو بھی محتمل ہے یعنی کہ مرتا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنے کی ہے اور لفظ خرا ساتھ پیش خ اور زبر کی ہے اور ساتھ سکون رے کی اور آخر میں ہمزہ بمعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نے فخر کرنے والوں کو ساتھ باپوں کی کہ ایام جاہلیت میں مرے ہیں ساتھ کرم نجاست کے

لی اور آبرو ریزی کری تخریج **وعن** عبد الرحمن بن ابی عقبة عن ابی عقبة وكان مولى من اهل فارس قال شهدت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم احدا فضربت رجلا من المشركين فقلت خذها مني وانا الغلام الفارسي فالتفت الينا فقال
هلا قلت خذها مني وانا الغلام الانصاري رواه ابو داود اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا
وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک
شخص کو مشرکین مین سی نیزہ یا تلوار پس کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر و بہادر پس التفات کیا آنحضرت نی
طرف میری اور فرمایا کیون نہ کہا تو نی کہ لی مجہ سی اور مین غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر اس مقام مین نسبت انصار کی طرف کرتا
کہ وہ لیا اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو اونہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا نسبت مجوس کی طرف کہ آتش پرست اونکا فر ہین
اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی تو بیچ سایہ تولیت اور حمایت اصحاب کی مہاجرین اور انصار مین سی
پناہ پکڑتی تہی اور باگ اختیار اپنی کی نیک بندون انکی ہات مین دیتی اور اسکو موالات کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ کی ہی یعنی غلام آزاد کردہ سید
اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشید تہا ساتہ میں تا اور [illegible] کی اور عبد الرحمن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی تخریج **وعن** ابن مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من نصر قومه على غير الحق فهو كالبعير الذي ردى فهو ينزع بذنبه رواه ابو داود اور روایت ہی
ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوئین مین
پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر
پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوئین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی بیگناہ کی کنوئین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نہ رہی اور
بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو
ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو ہلاک سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کری گا اونکو کنوئین
ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین تخریج **وعن** واثلة بن الاسقع قال قلت يا رسول الله ما العصبية قال ان تعين قومك
على الظلم رواه ابو داود اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو
قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا تخریج
وعن سراقة بن مالك بن جعشم قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خيركم المدافع عن عشيرته ما لم
يأثم رواه ابو داود اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہترین تمہارا
وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع
ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر ہووی گا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی منع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہیں اور اگر مارنی سی
حاصل ہو تو جان سی مارڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم و تعدی ہی تخریج **وعن** جبير بن مطعم ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال ليس منا من دعا الى عصبية وليس منا من قاتل عصبية وليس منا من مات على عصبية
رواه ابو داود اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہماری
وہ شخص بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہیں ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری سبب

عصبیت کی نہیں ہم میں سے جو تعصب کرے اور جو مرے عصبیت پر نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** پھر تقدیر عصبیت یعنی حمایت ہونا کہ باطل کی ہو وہ
شامل کے ہو وہ مذموم و منع ہے ہیں **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابو داؤد
اور روایت ہے ابی درداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے نقل کی ابو داؤد نے
ف یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہے تو اچھی معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس سے بد سنتا ہے تو اچھا جانتا ہے بسبب غلبہ محبت کی محبوب کے
عیب نہ دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے یہ مراد ہے کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے محب کو غیر محبوب سے کہ سوائے جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہے اور نہ سوائے
کلام اوسکی کی سنتا ہے اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہے اوپر کہ وارد ہوئی ہے بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہے کسی
باطل کی بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکھتا ہے اور نہ سنتا ہے محبت کے مارے بن رہا ہے بیچ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادۃ بن
کثیر الشامی من اهل فلسطین عن امرأۃ منهم یقال لها فسیلۃ انها قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ من العصبیۃ ان یحب الرجل قومه قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومه علی الظلم رواہ احمد
وابن ماجۃ اور روایت ہے عبادہ بن کثیر شامی سے کہ تھا اہل فلسطین سے نقل کرتا ہے ایک عورت سے کہ تھی اونہیں سے کہا جاتا تھا اوسکو فسیلہ اوس عورت نے
کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے کہ کہتا تھا پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہے دوست
رکھنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہے کہ مدد کرے مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے **وعن** عقبۃ بن
عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم هذه لیست بمسبة علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملئوه لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد و
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نسب تمہاری نہیں ہیں جگہ برا کہنے اوپر
عار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسرے صاع کی نہیں بھری تم اوسکو نہیں واسطے کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتھ دین
اور تقوی کی کفایت کرتا ہے شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنے والا بخیل نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونے اوس چیز کی کہ میانہ میں ہے پیمانہ بھرا ہوا
اوسکی کی ساتھ میانہ کی جس وقت کہ نہ بھری پورا اور تقوی کی یعنی اچھی کی بتر کے خفی و جلی ہے اور با احتراز کی کبائر و صغائر سے حاصل ہے کہ یہ
لوگ مرتبہ نقصان و خسران میں ہیں مگر صاحب تقوی و کمال دیندار جیسے کہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نے والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ نے طیبی سے یہ معنی نقل کیے ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسرے کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بھرا ہوا اور طف صاع نزدیک بھرنے کی میانہ یعنی نزدیک ہے برابر و نقصان
اور نہ پہونچی میں درجہ کمال کو بسبب ہونے تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کیے گئے ہیں خاک سے

باب البر والصلۃ

باب بیچ بیان بر و صلہ کی **ف** بر ساتھ زبر بے کی بمعنی احسان و نیکی کی ہے اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتھ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہے اور
لغت میں معنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہے اور مراد یہاں انعام و احسان ہے ساتھ اقارب کی بیچ **الفصل الاول** فصل پہلی
عن ابی هریرة قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم
من قال ابوک وفی روایة قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیه روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت کرنے میری کے فرمایا ماں تیری کہا اوس نے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری
کہا اوس نے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ
اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے
ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کی لیے تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کے اسلیے کہ وہ دودھ پلانے
ہے بوجہ حمل کے اور مشقت جننے اور محنت دودھ پلانے کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب و موکد تر
ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسے کہ ہر ایک سبب رعایت کرنے حق دوسرے کی آزردہ ہوتا
تو تعلیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیجیے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ سے ماں باپ کی حقوق مین سے ہے کہ اونسے تواضع اور تملق کرے اور ادائے خدمت کرے
یہانتک کہ راضی ہون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند
نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اونسے پہل نکرے اور امر معروف و نہی منکر مین نرمی کرے اور اگر ایک بار کہے اگر قبول نکرین سلوک کرے اور دعا و استغفار
مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی باپ کو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ رَغِمَ أَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو
ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکی حق مین آپ یہ بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص کہ پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑھاپے کی ایک کو
اون مین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت اونکی نکی اور اونکو اپنے سے راضی نکر کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ
أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسما بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنی مکہ سے مدینہ مین اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تھا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تھی کہ اونسے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تھی پس مین نے کہا
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا پس سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہاں سلوک کر اوس سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قبیل سے حکم اور اقربا کا ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میرے دوست سواے اسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکی ناتا ہے یعنی جسے کرتا ہون
اوسکو ساتھ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تھا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ
فلان کر ذکر کیا ظاہرا وقت روایت کی ذکر کرنے نام سے حرج خوف کرتا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چھوڑ دی ہے
اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابو لہب ہے اور بعضون نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنی مراد
ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کی اور نہین ہے میرے دوست جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیائه الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا
ہین نہ ایک مخصوص اور بعضون نے کہا کہ ابو بکر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی ہے اور تر کرتا ہون الخ یعنی کچھ دیتا ہون اونکو کہ اوس سے ضرورت

اونکی دفع ہوجاوے کہ تری درمیری سبب سے اشیا کی ہی اور خشکی اور سختی موجب جدائی کی ہی بلکہ یعنی تری ملی ہی اعتبار یکرنگی اور آشتی ملاپ ہر ایک
کی اور یبس کو کہ یعنی خشکی کی ہی واسطے کاٹنے کی آئی ہی وَعَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور
ہی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی تم پر ایذا دینی ماؤن کے اور گاڑنا جیتے لڑکیون کا کہ زندہ
مین کرتے تھے بسبب ڈر فقر و عار کے اور حرام کی تم پر بخیلی اور گدائی کرنے اور مکروہ رکھے واسطے تمہارے قیل و قال
اور بہتایت سوال کی اور ضائع کرنا مال کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خاص ماؤن کا ذکر کیا واسطے غالب ہونے کی حقوق اونکی کے سبب سے
معلوم ہوا یا بسبب ضعیف ہونے دلون اونکی کی کہ جلد اسی بات مین رنجیدہ ہو جاتی ہین یا بسبب تقصیر و سستی کرنی اولاد کی اونکی حقوق مین اور منع
ساتھ جزم اور زبر نون کی اور ساتھ زبر عین کے بنا بر اسکی کہ وہ مصدر ہی یا ماضی اور مراد اوس سی بخل و امساک ہی اور لفظ ہات معنی آ کے امر ہی ایتا سے
دی اور عبارت ہی طلب و سوال سی اور لکھا ہی ملا علی قاری نے کہ مراد منع سے منع حقوق واجبہ کا ہی مال مین اور لینا اوس چیز کا کہ حلال نہیں لوگون سے کے
مال مین سی بعضون نے کہا بلکہ حرام کیا منع کرنا تمام حقوق واجبہ سی اموال مین اور افعال مین اور اقوال مین اور اخلاق مین اور حرام کیا طلب کرنا اوس چیز کا
کہ واجب نہیں لوگون پر قسم حقوق سی اور حکمت یہ ہی اونکو ساتھ بجالانی اوس چیز کی کہ واجب نہیں لوگون پر اور قیل ساتھ زبر کی اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین
کے اور زبر لام کی ہی اور قیل و قال ساتھ زبر لام کی بطریق حکایت کی فعل ماضی مجہول و معلوم سی ہی اور مقصود نہی ہی اوس چیز سی کہ لوگ باہم کہا کرتے ہین
باتین کہ فلان نے کہا کیا ایسا اور کہا فلانی نے ایسا اور نہی قیل و قال سی اوس صورت مین ہی کہ واسطے تحقیق کے نہو واسطے تحقیق اوس چیز کی کہ حقیقت
اوسکی معلوم نہو اگر چہ اقوال لوگون کی نقل کرین حرام نہیں اور بعضون نے کہا کہ مراد قیل و قال سی بہت کلام کرنا ہی کہ دل کو مردہ کرتا ہی اور قساوت
پیدا کرتا ہی اور وقت کو ضائع کرتا ہی اور بہتایت سوال کی کہتی ہین کہ بعضی علما نے ایک تو یہ کہ بہت پوچھنا باتین اور تجسس کرنا احوال لوگون کا
اور دوسری بہت سوال کرنا علم مین واسطے امتحان اور اظہار فضیلت اور جھگڑے کی اور تیسری بہت پوچھنا آنحضرت سی ایسی اشیا کی کہ باعث تنگی
و تشدید کا ہی احکام میں جیسا کہ قرآن مجید مین فرمایا لا تسألوا عن اشیاء الخ اور مراد ضائع کرنے مال کے سے اسراف ہی خرچ کرنا اوسکا غیر طاعت حق مین یعنی
کوئی تمام یا بعض مال اپنا کسیکو دیدی اور اہل حقوق اوسکی محتاج ہون یا مال کو دریا مین ڈالدے یا آگ مین جلادے یا کسی فاسق کو دے کہ غیر مرضی حق مین
صرف کرے اور تفصیل کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ اگر خرچ کرنا مال کا واجب و مستحب ہی تو اوسمین ضائع کرنا اور اسراف کی گنجایش نہیں کہتا اور اگر حرام و مکروہ
ہو تو یہ ضائع کرنا اور اسراف ہی اشتباہ اوس جگہ ہی کہ بظاہر مباح معلوم ہو لیکن اگر موجب کسی فعل کی ہون تو قبائح اور مفاسد ظاہری اور باطنی اوس سے
نکلتے ہون جیسا کہ صرف کرنا بیچ بنانے مکانون بلند اور انکی بغیر حاجت کے اور بیچ مزین کرنے اونکی کی وسعت و فسحت مین ہی کہ محتاج اوسکی نہین ہو
اور اسراف و خرچ کرنا بیچ پہننے اچھی کپڑون کی اور کھانون لذیذ کی زیادہ حد اعتدال سی واسطے پروری حظ نفس کے اور تفاخر کی بغیر التفات
جانب فقرا اور محتاجون کی جیسی کہ عادت اہل اسراف کی ہی اگر چہ بحکم ظاہر شرع کی حرام نہو لیکن موجب قساوت قلب و بنا تضییع کا ہی اور
سی آراستہ کرنا ستونون و دیوارون چھتون کا ساتھ سونی اور جواہر کی اور زینت انکی کی اور ریشمی کپڑا بچھانے اور پردے ساتھ اوسکی نہیں جائز
اور مقرر کرنی مدتون دراز کی اور زینت انکی کی سب اوس جنس کی ہی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ
فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

بڑا ہے یہ کہ گالی دیوے اپنے ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہے آدمی اپنے ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہ واقع ہوتا ہے حقیقۃً کبھے اور بطور مجاز اکثر لیکن تم اسکو نہیں جانتے ہو پہچان اسکی یہ ہے کہ گالی دیتا ہے شخص کسی کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پس گالی دیتا ہے اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینے ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر صورت کہ ہو گناہ کبیرہ ہے ایسی کہ داخل عقوق کی ہے سو گویا خویش و دوستوں کی گالی اور دشنام بدتر ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب ہو بواسطہ فسق و فساد کا ہووے وہ بھی فاسق ہے اور داخل ہے اوسکے گناہ میں شریک **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہترین نیکیوں سے احسان کرنا آدمیوں کا ہے اپنے باپ کے دوستوں سے بعد مر جانے یا غائب ہونے باپ کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی باپ مر گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکی پیچھے اوسکے دوستوں سے احسان کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہے اور چونکہ یہ شایانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَ لَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوے اوسکی روزی میں اور تاخیر کی جاوے اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنے ناتے داروں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں معنی نشان پاؤں کی ہے چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہے کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم میں پڑنا پس اثر سے مدت عمر مراد ہے اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہے کہ اجل و رزق مقدر ہیں زیادہ ہوتی ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون جواب اسکا یہ ہے کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت قلب کا ہے یا درازی عمر سے بقای نام نیک کی سبب جہان میں یا اولاد صالح مراد ہے کہ بعد اوسکے دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی کہیں تباہی اولاد پیدایش تابانی ہے مرد کی لیے اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنے کو ناتے داروں سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہے اللہ تعالی نے ہر چیز کی لیے سبب پیدا کیا ہے جسکی لیے چاہتا ہے کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کرے توفیق ادای حقوق کی بخشتا ہے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ محو اثبات بہ نسبت خلق کی ہے جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہے اور اگر صلہ رحم کرے چالیس برس اسپر زیادہ ہو جاویں اور بہ نسبت علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہے کہ جب شارع نے اس طرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا اور شان سعادت یہ ہے کہ مجرد سنتے ان خبروں کی عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کریں نہ یہ کہ بحث کریں اور رہیں اور حرامی پڑیں **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَيِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں جس طرح پر کہ وقت پیدایش کی ہونگی پس جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کے پس فرمایا کیا کہتا ہے تو کہا ناتے نے یہ ہے جگہ کھڑی ہونی پناہ پکڑنے والے کی ساتھ تیری کاٹنے سے یعنی میں کہ روبرو تیری کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں مارا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ کوئی قطع کرے مجھکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں راضی ہے تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی سلوک احسان کروں اوسپر کہ ملاوے تجھکو یعنی سلوک کرے تجھسے اور کاٹوں میں اوس سے یعنی احسان و انعام نکروں اوسپر کہ قطع کرے تجھسے کہا ناتے نے ہاں راضی ہوں میں اے پروردگار میرے فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہے تیری لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد اشتغال کی کسی کام میں سے

دعا کی جو شخص کہ ملاوے مجھکو ملاوے گا اسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے اور جو شخص کاٹے مجھکو کاٹیگا اسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکایا گیا ہے یعنی پکڑے ہوئے ہے ساق عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہے اوس سے قطع رحم سے اور خبر دیتا ہے حکم صلہ رحم اور قطع رحم سے واسطے تاکید کے ساتھ
اوس چیز کے کہ سنا ہے اللہ تعالی سے بطریق دعا کے ۔ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں کاٹنے والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ مراد یہ ہے کہ جو کوئی کاٹے رحم کو حلال جانکر بے سبب بے شبہ کے باوجود علم کے ساتھ تحریم
کے وہ بہشت میں داخل نہیں ہوگا اور یا یہ مراد ہے کہ ساتھ نجات پانے والوں کے اور سابقین کے نہیں داخل ہوگا ۔ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے صلہ رحم کرنے والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقربا کے کہ اگر وہ اوسپر
احسان کرتے ہیں تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہے ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہے کہ جسوقت کاٹا جاوے رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوے حق قرابت اوسکی کے
وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکے حق کی کرے نقل کی یہ بخاری نے ف لکھا ہے علما نے کہ جوانمرد وہ ہے کہ حق اپنا کسی سے نہ طلب کرے اور حق
اوروں کا ادا کرے ۔ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلَى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے قرابتی ہیں کہ سلوک کرتا ہوں میں
اون سے اور وہ نہیں سلوک کرتے ہیں مجھ سے اور احسان کرتا ہوں میں اون سے اور وہ برائی کرتے ہیں مجھ سے اور حلم کرتا ہوں میں اور درگذر کرتا ہوں
اوس سے اور وہ جہل کرتے ہیں مجھپر یعنی برا کہتے ہیں اور غضب ہوتے ہیں مجھپر پس فرمایا کہ اگر ہے تو جیسا کہ کہتا ہے پس گویا کہ پھنکاتا ہے تو اونکو
گرم اور ہمیشہ ہے ساتھ تیرے اللہ کیطرف سے مددگار اور دفع کرنے والا شر و ایذا اونکی کا اوپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہے تو اوس صفت پر نقل کی یہ مسلم
ف پھنکاتا ہے الخ یعنے چونکہ شکر احسان تیرے کا نہیں ادا کرتے ہیں حرام ہے عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکھتے ہے اونکی پیٹوں میں تشبیہ ہے اس گناہ کو کہ لاحق
ہوتا ہے اونکو کہانے اوسکی سے ساتھ راکھہ گرم کے اور بعضوں نے کہا کہ تو بسبب احسان کرنے کے اونپر رسوا و حقیر کرتا ہے اونکو آگے نفسوں اونکے کی مانند اوس
شخص کے کہ منہ میں ڈالتا ہے راکھہ گرم کو اور کہاتا ہے اوسکو اور بعضوں نے کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھہ گرم کی ہے کہ جلاتا ہے اور ہلاک کرتا ہے اونکو
اور بعضوں نے کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہے مانند راکھہ گرم کی ۔ح

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہے ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں پھیرتی تقدیر الہی کو مگر دعا اور نہیں زیادتی کرتی عمر میں
مگر نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہے روزی سے بسبب گناہ کے کہ وہ پہنچتا ہے اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف مراد تقدیر
سے تقدیر معلق ہے نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نے سبب گردانا ہے رد کرنے تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہے یعنی اللہ تعالی نے تقدیر کیا ہے کہ بندہ دعا
کریگا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب مثل علم و وجود قضا و قدر الہی کے ہی حکم رکھتی ہیں جیسے کہ دوائیں طبیہ شفا کی لیے اور اعمال صالحہ واسطے
نجات و داخل ہونے بہشت میں اور دوزخ کی اور بعضوں نے کہا کہ ہمیشہ و سا کرنا بندہ کا آسان کرتا ہے وارد ہونے قضا کو اور خوش لگتا ہے اوسکو
اوسکی دل میں یعنی بسبب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہیں پھرتی بجا رہتا ہوتا ہے اور تن بر تقدیر دیتا ہے پس آسان ہو سبک جیسا اہی بوجہ اوسکا اسکی

دل پر بخلاف اسکی کہ بلا ایک آوے اور نا گہان نازل ہو پس لو یا ردکیا دعا نی اوسکو کہ اسکا تحمل ہو سکے سکین کے دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ بیچ تاثیر دعا کی اور سوکی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ شل اسکی بیچ حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین جیسی کہ اوسکا بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق کا فر ہین اور رزق اوسکا فراخ ہی نسبت مومنون کی ایسے معنی ہو دیل کرتی ہین آمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس لو یا اگر مراد رزق دنیا کہیں یا وسعت کا مراد ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم ہونا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب و حضور وقت و صفائی رزق سی کہ واسطی جیسے کہ متقیون اور صالحون کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہو وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی من اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی ہو اور بعضون نی کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی بعض مومن گنہگارون کی لیے کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت مین داخل کرے پس کی گناہون کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کرکے وصاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضون کو ساتھ پہنچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی تاکہ بیکی تو بی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی کی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت وقت بیکس حال پر نہین رکہتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہون ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی پس کہا مین کون ہے یہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتون نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلای صحابہ سی تہی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہوگا کہ اوس سبب سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی کی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا مان باپ سی اسی طرح ہی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا مان باپ سی اور تہا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتہ مان اپنی کی نقل کیا بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مین نی اپنی تئین بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت میں کہ روایت شرح السنہ مین مذکور ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کیا اوسکو ترمذی نی **ف** اور ایسے ہی حکم مان کا ہی بلکہ وہ اولی ہی ساتھ اوسکی **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ لِي امْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّي تَاْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهُ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْ ضَيِّعْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی الدردا سی کہ تحقیق ایک شخص آیا ابو دردا کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری ایک بی بی ہی اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو دردا نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی

دروازون جنت کا ہی یعنی سبب دخول بہشت کی محافظت مناسب ہی باپ کی ہی پس اگر تو چاہی نگہدار اوسکی بہشت میں لیس وروایت ہی کہ بہترین
دروازون کا ہی چاہی کہ رضا باپ کی نگاہ رکھی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ کو یا ضائع کر نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نی ف
یعنی اگر طلاق دی تو رضای الله کی نگاہ رکھی تو نی اور جو نگاہ نہ رکھی تو ضائع کی تو نی اور اس حدیث سے ابو درداء حکم ان کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق میں یہ فرمایا تو ماں کا
بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والد سی جنس مراد ہی یعنی شخص جسو الامر اور کہا یہ مناسب ہی کہ ماں و باپ دونون کو شامل ہی ع وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ
أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوس نی نقل کی اپنی دادا سی کہ نام
اونکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا میں نی یا رسول الله کس سے نیکی کرون میں فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا میں نی پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا میں نی پھر
کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا میں نی پھر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پھر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی تجسے یعنی بعد ماں باپ کی جیسی کہ بھائی اور بہن پھر
اوس کے بعد اوسکی قریب ہی تجسے جیسی کہ چچا اور ماموں ساتھ اسی ترتیب کے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی ع وَعَنْ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ
الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا میں نی
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا الله برکت والی اور بلند قدر نی کہ میں ہون الله اور میں ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا
کیا میں نی رحم کو اور نکالا میں نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاونگا میں اوسکو
یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا میں اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف
میں ہون الله یعنی واجب الوجود یہ تمہید ہی کلام کی کذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ
أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد الله بن ابی اوفی سی کہا سنا میں نی رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہیں اترتی رحمت اوس قوم پر
کہ اوس میں کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف مراد قوم سی وہ لوگ ہیں کہ مدد کرتی ہیں کاٹنی والی کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہیں کرتے
اوسپر اور احتمال بہی ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اونسی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتے کی ع وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہیں کوئی
گناہ لائق تر اس بات کی کہ جلدی کری الله صاحب گناہ کو عذاب دنیا میں باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی کی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت حاکم
اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا میں بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت میں بہی عذاب ہوگا چونکہ
اثر ان دو گناہون کا دنیا میں بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم میں اور کینہ و عداوت لوگوں میں عذاب انکا دنیا میں جلدی سی ہوتا ہے اور آخرت میں بہی ہوگا اور اگرچہ
بعضے اور گناہ بہی یہ صفت رکہتے ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہیں ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد الله بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی نہیں داخل ہوگا بہشت میں احسان کرنی والا [illegible] نیکی کی اور نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینی والا ہمیشہ جو کہ

بغیر توبہ کی مرجاوی قتل کی یہ مثال اور دارمی نی **ف** منان سے ہی یعنی دی کر احسان جتاوی یہ برا ہی فرمایا اسد تعالی نی لا تبطلوا صدقاتکم
بالمن والاذی او بعضوں نی کہا کہ منان من سی ہی یعنی قطع کی یعنی کاٹنی والا ناتی کا اور عاق سی اوسی ایذا دینی والا باپ کا اور اقربا کا بی جہت شرعی
کی یا عاق مخصوص ہی ساتہ ایذا دینی والدین کی یا ایک ان دونوں میں سی اور مراد نہ داخل ہونی سی یہ ہی کہ ساتہ فائزین کی یعنی نجات پانی والوں کی
نہیں داخل ہوگا یا بغیر عذاب کی نہیں داخل ہوگا لیکن اگر اسد تعالی چاہی گا تو بغیر عذاب کی بہی داخل کردی گا بموجب مدعی آیت کی ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء جنت **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم
فان صلۃ الرحم محبۃ فی الاہل مثراۃ فی المال منسأۃ فی الاثر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابوہریرہ
سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی سیکہو تم اپنی نسبوں میں سی اوس قدر کہ سلوک کرو تم ساتہ اوسکی اپنی ناتی ارحام ہی اوسلی کہ سلوک کرنا ناتی والوں سی
سبب ہوتا ہی محبت کا بیچ اقارب کے او سبب ہوتا ہی کثرت برکت کا مال میں و سبب ہی تاخیر کا اجل میں نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب
ف سیکہو تم الخ یعنی باپ دادوں اور ماؤں اور دادیوں اور نانیوں اور اولاد اونکی کو اور تم اقربا کو پہچانو اور نام اونکی یاد رکہو تا ذوی الارحام یعنی اقربا کو کہ
اونسی سلوک کرنا چاہیی جانو تم کہ جاننا انکا ضروری اور نافع ہی بیچ **وعن** ابن عمر ان رجلا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول
اللہ انی اصبت ذنبا عظیما فہل لی من توبۃ قال ہل لک من ام قال لا قال وہل لک من خالۃ قال نعم قال فبرہا رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق ایک شخص آیا نبی صلی اسد علیہ وسلم کی پاس او کہا یا رسول اسد تحقیق میں پہونچا ہوں ایک گناہ بڑی کو پس کیا ہی واسطی میری توبہ
یعنی کوئی عمل کہ سبب اوسکی رجوع کرنی اسد تعالی کا مہربانی رحمت کے اور وہ گناہ بخشا جاوی اوس سی فرمایا کہ کیا ہی واسطی تیری ماں کہا کہ نہیں فرمایا اور کیا ہی
واسطی تیری خالہ کہا کہ ہاں فرمایا پس سلوک کر اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی بخشا جاوی گناہ تیرا اس سی معلوم ہوا کہ صلہ رحم سبب کفارہ گناہ کبیرہ کا
ہی اگرچہ کبیرہ ہی ہو یا آنحضرت نی اسکو خاص اس شخص کے حق میں بوحی معلوم کیا ہو اور یا یہ کہ اوسکی نزدیک بسبب قوت ایمان کی وہ گناہ صغیرہ معلوم ہوا ہو اور وقوع
میں وہ غیرہ ہو اور یہ بہی معلوم ہوا اس سی کہ خالہ حکم ماں کا رکہتی ہی بیچ **وعن** ابی اسید الساعدی قال بینا نحن عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ رجل من بنی سلمۃ فقال یا رسول اللہ ہل بقی من بر ابوی شیء ابرہما بہ بعد موتہما قال نعم
الصلوۃ علیہما والاستغفار لہما وانفاذ عہدہما من بعدہما وصلۃ الرحم التی لا توصل الا بہما واکرام صدیقہما رواہ
ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی اسید ساعدی سی کہ کہا اوس وقت کہ تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی کہ ناگہاں آیا اونکی پاس ایک
شخص بنی سلمہ سی پس کہا یا رسول اسد کیا باقی رہی نیکی ماں باپ میری کی سی کچہ یعنی ماں باپ اونکی زندگی میں سلوک کرتا تہا آیا باقی رہا اونکی سلوک سی کچہ
کہ کروں میں اوسکو بعد مرنی اونکی کی یعنی بعد اونکی مرنی کی بہی اونکی ساتہ سلوک کرنی کی کوئی صورت ہی فرمایا ہاں دعا کرنی اونکی لیی کہ اوسمیں اس سبب
نماز جنازہ بہی ہی او نیز او ستغفار کرنی اونکی لیی اور پورا کرنا اونکی وصیت کو بعد مرنی اونکی کی اور سلوک کرنا اونکی ناتوں والوں سی کہ نہیں کیا جاتا مگر واسطی
ماں باپ کے یعنی محض اونکی قرابت کی سبب اور واسطی طلب رضا اونکی کی کہ عنایت حق متعلق ہی ساتہ اونکے نہ واسطی اور غرض کی اور تعظیم کرنی ماں باپ کی دوستوں کے
نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **وعن** ابی الطفیل قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقسم لحما بالجعرانۃ اذ اقبلت
امرأۃ حتی دنت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبسط لہا رداءہ فجلست علیہ فقلت من ہی فقالوا ہی امہ التی ارضعتہ رواہ
ابوداود اور روایت ہی ابی طفیل سی کہ کہا دیکہا میں نی نبی صلی اسد علیہ وسلم کو گوشت بانٹتی جعرانہ میں کہ نام ایک موضع کا ہی ایک منزل مکہ سی کہ ناگہاں آئی
ایک عورت یہاں تک کہ نزدیک پہونچی نبی صلی اسد علیہ وسلم کی پس بچہادی آپ نی اوسکی لیی چادر مبارک اپنی پس بیٹہہ گئی وہ اوسپر پس کہا میں نی یعنی

ف یعنی ابی طلیحہ تہیں لونڈی انکی جو بھی ان ابولہب کی جسنے دودہ پلایا تہا حضرت کو نقل کی ہی اونہون نے کہ یہ بھی ماں ہین پس کہا اونہون نے کہ کون ہی تیسری اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی اور اونہون نے دودہ پلایا تہا ابتدا مین اور اختلاف ہی انکی نون سکے اسلام مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَن ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ يُفَرِّجُهَا

روایت ہی ابن عمر سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی پاہم لیا اونکو مینہ نی پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ مین تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتہر پہاڑ مین سی پس بند کر دیا اونپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نے آپس مین کہ دیکہو اون عملون کو کہ کیی ہین تمنی خالص اللہ ہی کی لئی یعنی نہ واسطی ریا اور شہرت کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہ وسیلی اون عملون کی امید ہی کہ کہولدی اللہ اس پتہر یا سختی کو

فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَلِيْ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ اَسْقِيْهِمَا قَبْلَ وَلَدِيْ وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰى بِيَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَيْتُ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِيْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰى يَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نی اون مین سی کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطی میری ماں باپ بوڑہی بڑی اور حال آنکہ تہی میری بچی چہوٹی اور تہا مین چراتا بکریاں خرچ کرون مین دودہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دودہ دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ ماں باپ اپنے کے پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقا ایک دن دور لیگئی مجہکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریوں کی تہی دور پس دور چلا گیا مین چرانی کو پس نہ آیا پس گہر مین یہانتک کہ شام ہوگئی پس پایا مین نے ماں باپ کو کہ سو رہے پس دوہ دودہ پا مین نے جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین بابن دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا پس ماں باپ کی سر کی پاس اس حال میں کہ مکروہ جانا مین نے جگانا اونکا اور مکروہ جانا مین نے یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سی اور بچی روتی اور چلاتی تہی مارے بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس یہی رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتے تہے اور بچی فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہوگئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مین نے کیا یہ واسطی محض طلب رضا تیری کی پس کہولدی واسطی ہمارے اس پتہر میں سے کہولنا کہ دیکہیں ہم اوس کشادگی سی آسمان کو پس کہولدیا اللہ تعالی نے واسطی اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نے آسمان **ف** گویا بیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد پر یا برابر تہا اور یہ شخص مقدم کرتا تہا ماں باپ کو اور بعضون نے کہا شاید کہ مقدار سد رمق کی بچون کو دیا ہو اور رونا بہی اونکی اور فریاد اونکی واسطی زیادہ کی ہو

قَالَ الثَّانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَتْ لِيْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِيْنَارٍ فَسَعَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَلَقِيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسری شخص نے یا الٰہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا مانند بہت چاہنی مردون کی عورتونکو پس طلب کیا مین نے طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نے اوسکی صحبت کرنے کی اور رجہا کیا اوسکو ملاقات کی لئی پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ دون مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کیا مین نے یہانتک کہ جمع کئی مین نے سو دینار پس ملا مین اوس سی ساتہ اون دیناروں کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لئی کہا اوسنی ای بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول مہر کو یعنی ازالہ بکارت کر پس اوٹہ کہڑا ہوا مین اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نے اوسکو

ڈرتا ہی اللہ تعالی سی ۔ پس تیری تئیں یکہ تو جانتا ہی کہ میں نی یہ فعل طلب مرضامندی تیری کیلئی کیا ہی تو کھول دی اور باقی کو اس پتھر سی پس خدا تعالی نی کھول دیا اونکو

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ اِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ اَجِيْرًا بِفَرَقِ اَرُزٍّ فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهٗ قَالَ اَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهٗ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ اَزَلْ اَزْرَعُهٗ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِيْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَظْلِمْنِيْ وَاَعْطِنِيْ حَقِّيْ فَقُلْتُ اذْهَبْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَهْزَأْ بِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا اَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ ذٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَاَخَذَهٗ فَانْطَلَقَ بِهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور کہا تیسری نی یا الہی تحقیق میں نی مزدوری کو رکھا تھا ایک مزدور بدلی فرق چاولوں کی پس جب کر چکا وہ کام اپنا کہا دی مجکو حق میرا پس پیش کیا میں نی اوسپر حق اوسکا پس نہ لیا اوسکو حق اوسکا پس چھوڑ گیا اوسکو اور اعراض کیا اوس نی پس ہمیشہ رہا میں زراعت کرتا اون چاولوں کی یہانتک کہ جمع کیی میں نی اوس سی یعنی اوس زراعت سی بیل اور چرانی والی اونکی پس آیا میری پاس وہ مزدور یعنی بعد مدت کی اور کہا ڈر خدا سی اور نہ ظلم کر مجہپر اور دی مجکو حق میرا پس کہا میں نی جا طرف ان بیلون کی اور چرانی والون اونکی کی کہ حق تیرا ہی پس کہا مزدور نی ڈر اللہ سی اور نہ ہنسی کر مجسے پس کہا میں نی تحقیق میں نہیں ہنسی کرتا ہون تجہسے پس لی تو ان بیلون کو اور چرانی والی اونکی کو پس لیا اوس نی اونکو اور لی گیا سبکو پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق کیا میں نی یہ فعل طلب مرضی تیری کیلئی تو کھول دی پتھر کو کہ باقی رہا ہی پس کھول دیا اللہ نی اون سب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرق ساتہ زبر اور جزم کی نام تھا ایک پیمانہ کا مدینہ میں کہ اوسمین سولہ رطل یعنی قریب آٹھ سیر کی غلہ آتا ہی اور بیل اور چرانی والی اونکی یعنی غلام اور اس روایت میں گو بیل اور چرانی کا ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے اور ایک اور روایت میں آیا ہی کہ اوسی کی مزدوری سی بہت سا کچھ حاصل کیا میں نی تا آنکہ بہت ہوئی واسطی اوسکی اونٹ اور بیل اور گوسپند اور غلام سی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے وسیلہ پکڑنا ساتہ اعمال نیک کی حالت سختی و کرب میں سلف کی اللہ تعالی دعا اونکی قبول کیا اس سی اور آنحضرت نی ہاوسکی اس قوم سی بیچ معرض ثنا اور ذکر فضائل کی خبر دی اور اگر استحباب نہو تو جواز تو یقینی ہی اور فضیلت سلوک کرنی کی ماں باپ سی اور ترجیح دینی اونکو سب اہل و اولاد و عیال اور احتراز کرنا اونکی تکلیف و مشقت سے اور مدنظر رکھنا اونکی ادب کا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جگانا سوتی کو مکروہ ہی خصوصا جگہہ ادب و تعظیم کی مگر واسطی نماز کی وقت فوت ہونے فرض کے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ راحت میں کی لذیذ اور خوش آیند تر ہی کھانا کھانی سی اور معلوم ہوئی اس سی فضیلت عفت و پارسائی کی اور باز رکھنی نفس کے محرمات سی خصوصا وقت قدرت اور ضعف مانع کی اور خواہش نفس کی خصوصا بیچ شہوت ستر کی کہ زور و شور اوسکا غالب تر ہی اور سرکش ترین شہوات ہی عقل پر اور مشکل ترین حالت ہی مرد پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تصرف بیچ مال غیر کی بغیر اذن اوسکی کی جائز ہی اگر اجازت دی بعد اوسکی جیسی کہ مذہب حنفی ہی کہ تصرف فضولی کا جائز ہی اور موقوف ہی اوپر اجازت مالک کی اور بعد اجازت اوسکی کی نافذ ہوتا ہی اور معلوم ہوا کہ عہد نیک اور ادای امانت اور خوش معاملگی امر میں بہتر ہی بیچ قرب و کرامت کی نزدیک حق تعالی کی اور معلوم ہوا کہ دعا بندی کی بعد از وقوع بلا کی مقبول ہی اور سبب دفع بلا کی اور کشادگی تنگی کی ہی اور معلوم ہوا کہ کرامات اولیاء کی حق ہیں جیسیکہ مذہب اہل سنت جماعت کا ہی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

روایت ہی معاویہ بن جاہمہ سی کہ تحقیق جاہمہ آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ ارادہ کیا میں نی یہ کہ جہاد کو جاؤں میں اور تحقیق آیا میں کہ مشورہ کروں آپ سی پس فرمایا کیا واسطی تیری ماں ہی کہا کہ ہاں فرمایا لازم پکڑ تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق بہشت نزدیک پاؤں اوسکی کی ہی نقل کی یہ احمد اور نسائی نی اور بیہقی نی

[illegible]

ف یعنی ماں کی پاؤں کی پاس رہو اور خدمت اوسکی کر باعث تیری بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم ساتھ اوسکی جاوے اور نفس اپنا حوالہ اوسکی کر دے **وعن** ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نے کہ تھی نیچے میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تھی میری کہ دوست رکھتا تھا میں اوسکو اور تھی حضرت عمر ناخوش کہ تھی اوس عورت کو پس کہا حضرت عمر نے مجھکو طلاق دیدی اوسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ بعد حضرت کی کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دیدی اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے **ف** یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو جگہ کوئی باعث شرعی **وعن** ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدہما قال ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کی فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی حق ادا کرنا اونکی ہی کہ سبب داخل ہونیکا بہشت میں اور ترک کرنا فرمانبرداری کا کہ باعث ہی داخل ہونیکی دوزخ میں **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتی یکتبہ اللہ بارا اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ کہ مرتی ہیں ماں باپ اوسکی یا ایک اونمیں سی اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ان باپ کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطے اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطے اونکی یہانتک کہ لکھتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار **ف** یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کی لیے بعد از مرنی اونکی کی وہ فائدہ رکھتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہوں تو بھی حق تعالیٰ اونکو راضی کر دیگا اوس سے اور لکھی گا نام اوسکا بیچ دیوان نیکی کرنیوالوں کے ساتھ ماں باپ کی اور رضا جو ہوں اونکی کی شرح **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن امسی عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنی کی یعنی حق اونکا ادا کری صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں واسطی اوسکی دو دروازی کھلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کھلی ہیں واسطی اوسکی دو دروازے دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کھولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی بموجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالیٰ کی ہی کہا ایک شخص نے اگرچہ ماں باپ اوسکی اوپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگر ظلم کریں اوسپر اگرچہ ظلم کریں اوسپر **ف** تین بار فرمایا واسطی تاکید و مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی نہ دینیہ میں اسلیے کہ فرمانبرداری ماں باپ کی امر مخالف دین کے ہو روا نہیں ہی **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظر رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکھی طرف ماں باپ اپنی کے یعنی ایک کی طرف دونوں میں سی دیکھنا بسبب شفقت کا مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالیٰ واسطی اوسکی بدلی ہر دیکھنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عوض کیا صحابہ نے اور اگرچہ دیکھی ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان میں ہی کیونکر لکھاوی گا عوض ہر نظر کی حج مقبول

اگر کوئی کام ناشائستہ کرتا ہی تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکھتی ہیں اور جسنی کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ افشا اور فساد کی معروف ہوا اور گناہ
علی الاعلان کرتا ہی یا انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوس سے لازم ہے اگر منع سے باز رہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اوسکو ایذا لوگون کی ہی اور فساد
ڈالنی سی دین میں باز رکھی اور جرح راویون کا اور گواہون کا حاکمون اور ظالمون کا واسطی نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگون کی واجب لازم ہی
اور تعلیل اظہار عیب منع کی ہی نہین ہی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ
ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ہہنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم
حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بہائی مسلمان کا
ہی نہ ظلم کری اوسپر اور نہ ترک مدد کری اوسکی اور حقیر نجانی اوسکو پرہیزگاری اس جگہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت
کرتی ہی مسلمان کو بدی سی حقیر کرنا بہائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی مین کامل ہی اور برائی کی حاجت نہین سب چیزین مسلمان کی مسلمان پر حرام
ہین خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف حقیر نجانی الخ یعنی ساتھ ذکر کرنی عیبون اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنی کی اگرچہ حقیر
اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہو کیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل اللہ
سب ساتھ اوسی ہین وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ہر وجہ عزت ایمانی اونکی پاس سی ندینی چاہیے خصوصًا جو کہ نور علم سیاہ
سی شرف ہوئے ہین رعایت تعظیم انکے کی بطریق اولی ملحوظ رکھی اکثر لوگ خصوصًا اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت مین گرفتار ہین اہل فقر اور غربا مین
رفتار ہین کہ بیچارون کو حقیر جانتی ہین اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت مین ہی محبت فقرا و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا
مانگتی تہی واسطی حصول محبت مساکین کی اور حکم کی تہی ساتہ نشست فقرا کے جیسا کہ سورۂ کہف مین ہی کہ پرہیزگاری سمجہے الخ یعنی نہین جائز حقیر جاننا کا کہ پرہیز کرتا ہو ترک
رکھتا ہو نہین ایمان ہی کہ تقوی سینہ مین ہی اوسکا باطن ہے اور مقصود اس جملہ سی تاکید تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہ تقوی کی دل ہی اسوہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت
سی ایمان کی کری کہ حال اسکی حقیقت حال کے کی معلوم نہین اور یہ مراد ہے کہ چونکہ تقوی دل مین ہی پس جسکی دل مین تقوی ہو مسلمان کے حقارت نکری اسلئی کہ متقی حقارت نکرنی والا
مسلمان کا نہین ہوتا اور معنی اول ظاہر تر اور مناسب تر ہین ساتھ اون سکا الخ یعنی ایسا کام نکری اور کلام نکہی کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اوسکا تلف ہووے اور آبروریزی اسکی اور یہ حدیث
جوامع الکلم سی ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی وعن عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل الجنۃ
ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال و
اہل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین ہم فیکم تبع لا یبتغون اہلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق
الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وہو یخادعک عن اہلک ومالک وذکر البخل والکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم
روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کی لوگ ہین یعنی جو کہ لائق ہین کہ ساتہ سابقین اور مقربین کے
بہشت مین داخل ہون تین ہین ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنی والا لوگون سی توفیق دیا گیا بہلائیون کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی ہو نرم دل واسطی
ہر قرابتی اور ہر مسلمان کی یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا عفیف والا یعنی اوس چیز سی کہ نہین حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سی اور توکل کرنیوالا
عیال دار یعنی نہین باعث ہوئی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف تنگی رزق کا اوپر ترک کرنی توکل کی ساتھ سوال کرنی کی خلق سی اور حاصل کرنی حرام کے
اوسکو اور ساتہ غافل ہونی کی علم و عمل سی بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہین یعنی وہ مستحق عذاب کی ہین بسبب بری ان خصال کی مقصود ہے
بیان کرنی ان اخلاق کا ہی اور تغلیظ اور تشدید اور زجر ہی اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی اول سست عقل کہ نہین عقل اوسکو کہ باز رکہی اسکو ناشائستہ

مومن نہیں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة
من لا يأمن جاره بوائقه رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات کے یا اول
وہ شخص کہ نہیں امن میں ہوتا ہمسایہ اوسکا برائیوں اوسکی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی بالفعل اگرچہ انہونے اونکو توقع ضرر ہے سبب واسطے انکی دخول جنت
کی ہے یا حال اوسکا کہ محقق ہولاحق ہوا ضرر دیکر کا وعن عائشة وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبرئيل
يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبرئیل امر کرتے تھے مجھکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کی یعنی ساتھ احسان کرنے کی اوسپر اور دفع کرنے ضرر کی اوس سے یہانتک کہ گمان کیا
میں نے کہ تحقیق جبرئیل نزدیک ہیں کہ وارث کرینگے یعنی ساتھ وحی الہی کی ہمسایہ کو کہ ایسا ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہوا کرے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلثة فلا يتناجى اثنان
دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه متفق عليه اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص آپس میں الگ سے تیسرے کی یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کی یعنی بعد
ملنے لوگوں کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کریں تو کچھ مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے یہ
منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی بیچ وقت مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین کرنے اس فعل کی ہے اوس تیسرے کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لفظ یحزن ساتھ زبر تی اور پیش زی کی اور ایک لغت میں ساتھ پیش تی اور زیر زی کی ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور متعدی ہیں حزنه واحزنه
اندوہگین کیا اوسکو اور روایت اول مشہور تر ہے اور سبب غمگین ہونے کا یہ ہے کہ اوسکو خیال آجاوے گا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتے ہوں
کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی ہے سوا تیسرے کی اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین اور زیادہ تین کی سوا ہر ایک کی ہے تحریمی ہے پس حرام ہے
جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر اگر یا اذن اوسکی کی اور یہ مذہب ابن عمر اور مالک اور اصحاب ہمارے کا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے اور یہ عام ہے
ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں وعن تميم الداري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة ثلثا قلنا لمن
قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه مسلم اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی افضل اعمال دین کی یا امر معظم دین کا خیرخواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم یعنی صحابہ نے کہ یہ خیرخواہی کسکے لیے ہے اور کسکے لیے
کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کی اور واسطے کتاب اوسکی کی اور واسطے رسول اوسکی کی اور واسطے مسلمانوں کی اماموں کی کہ امرا و علما ہیں
اور واسطے سب مسلمانوں کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیرخواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت صفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات میں
اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر کرے اوسکا اور محبت رکھے
اوسکی فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانوں سے اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کلام ہے اللہ کی پاس سے اور عمل کرے
اوسپر اور تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کی اور تعظیم اوسکی کرے اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اونکی نبوت کی اور قبول
کرے اوسچیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اونکی اور دوست رکھے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ماں باپ اور سب لوگوں
سے اور محبت رکھے اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اختیار کرے اونکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالی کی اور مراد رسول
سے آنحضرت یا سب رسول اللہ تعالی کی ہیں اور یہ خیرخواہیاں جمع بندے کی حق میں کہ خیرخواہی اپنی ہی نفس کی کرتا ہے بسبب اونکی اور خیرخواہی

امر کی یہ ہی کہ فرمانبرداری کرنی اونکی بیچ حق باتون مین اور خبردار کرے اونکو وقت غفلت کی اور نصیحت کرے اونکو اگرچہ ظلم کرین اور عام
مسلمانون کی یہ ہی کہ موافق حق کے ہوین اور رعایت کرین خیرخواہی سب مسلمانون کی یہ ہی کہ ہدایت کرین اونکو طرف بھلائیون دین و دنیا کی اور دفع کرے
ضرر اونسے و منع پہونچاوی اونکو اور یہ حدیث جامع الکلم سی ہی کہ مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی متضمن اس مین ہین
وعن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على اقام الصلوة وايتاء الزكوة والنصح لكل مسلم متفق عليه
اور روایت ہی جریر سی کہ کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر قائم کرنی نماز کی اور دینی زکوة کی اور خیرخواہی کرنی
واسطی ہر مسلمان کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ مین یا حق العباد پس حق اللہ سی وہ عبادتین خاص کرین کہ عمدہ ہین دونون
بدنی و مالی ہین اور ارکان اسلام سی ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوة ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اوس وقت مین فرض نہوا ہو اور خیرخواہی
مسلمانون مین داخل ہین تمام حقوق بندون کی منقول ہی کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والی کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سی آیا
بیچتا ہی تو چار سو درہم کو اوسنی کہا کہ یہ تم جانو پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی اوس سی آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑھاتی گئی یہانتک
کہ پہونچی آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگون نے سبب اوسکا پوچھا کہا اونہون نے یہ کہ مین نے بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنی کی اوپر

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** ابي هريرة قال سمعت ابا القاسم الصادق
المصدوق صلى الله عليه وسلم يقول لا تنزع الرحمة الا من شقي رواه احمد والترمذي روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نے
ابوالقاسم سی کہ سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی نہین نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کی دل سی نقل کی یہ احمد
ترمذی نے **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نے اونکی سچی ہونی کی خبر دی ہی ما ینطق عن الہوی اور بدبخت سی مراد کافر ہی یا فاجر **وعن**
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمكم من في
السماء رواه ابو داود والترمذي اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنی والی خلق پر رحمت
کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اونپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** جو کہ زمین مین ہین یعنی
جانور اور آدمی خواہ نیک ہون خواہ بد اور رحم کرنا بد پر یہ ہی کہ اونکو بدی سی باز رکھین جیسا کہ آیا کہ مدد کر اپنی بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ اور مراد یہ ہی
کہ رحم کرو اونپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت و سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین اور رحمت اونکی
یہ ہی کہ محافظت کرین دشمنون سی اور موذیات سی کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا و استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سی واسطی
رحم کرنی والون کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس منا من لم يرحم صغيرنا ولم يوقر كبيرنا
ويأمر بالمعروف وينه عن المنكر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہماری تابعین مین سی وہ شخص کہ نہ رحم کری ہماری چھوٹون پر اور حرمت نگاہ نرکھی ہماری بڑون کی اور نہ امر کری ساتھ
نیکی کی اور نہ منع کری برائی سی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اكرم شاب شيخا من اجل سنه الا قيض الله له عند سنه من يكرمه رواه الترمذي اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھی کی سبب بڑائی سنکی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی وقت بڑھاپی اوسکی
اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کری اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اس مین اشارہ ہی طرف

کمتر در آنحضرت ہوتی ہی اوس جوان کی تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تہا اور وہان پہنچا اور ایک مدت
اوسکی خدمت مین حاضر رہا اور ماہ صیام کی دنون مین ایک جماعت بزرگون کی پاس شیخ کی آئی اس نی اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جانور سواری کی تہام لی پس نکلا وہ مرید
لیکن شیخ کا طور گذرا اوسکی دل مین کہ یہ شعر دو سہ بار کر کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا نتیجہ ہوا پس جب گئے اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی اے میری فرزند
قریب ہے کہ تیری پاس لاکہ برادین گی اور متعین کر دی گا اسد تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کرینگے اونکے پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دعا کی برکت سے زمین
پائی جاتی تہی مگر خچر اور گہوڑی بسبب کثرت آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کے لیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اسد تعالی نی یہ مرتبہ عطا کیا بسبب
حبیب العالمین کے کہ دس برس عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی اس پر زکی اسد تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت
ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی اونکی ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ
إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَافِي عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اسد تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی
مسلمان کے اور تعظیم کرنی اوٹہانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی اور مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین یعنی نہو دور رہنی والا اوس سے اور جملہ
تعظیم اسد تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابو داؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی لیے
ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ نہ دور رہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ
مین وہ غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً اور معنی مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف
اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نے کہا کہ غلو مبالغہ
کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنی والا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قرات سی اور عمل
کرنی سی اوسپر یعنی جو کہ اوسمین ہے اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادات کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو
اور جافی وہ کہ ہمیشہ غیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی کی یعنی
ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاوی گا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی
لیی اس زمانی مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایک طرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی مبنی ہی اوپر فرق کی درمیان
دلی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوس
پر جو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح اشعۃ مین ہی کہ کہا طاؤس نی
سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں بہی ہی اور
مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہے لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اس لیی کہ کلام
جنبیون مین ہے پس جگہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیجاوی تعظیم اوسکی اس لیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی
جہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت نی ان من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ
بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ بہترین گہرون کا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَنَاصِحٌ الرَّاوِيْ لَيْسَ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اللہ کی کہ البتہ ایک ادب سکھانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نزدیک محدثون کی قوی **ف** یعنی حفظ وضبط مین کیا اعتماد اوسپر نہین پس یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین جائز ہی اجماعاً اور اسمین شک نہین کہ مراد ادب سی ادب شرعی ہی **وَعَنْ** أَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نے نقل کی ایوب کی دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میری مرسل ہی **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ إِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةِ امْرَأَةٌ آمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا أَوْ مَاتُوْا رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک اشجعی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہو گئی مانند ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی واسطی بیان قرب کی دو انگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تہی جاہ وجمال والی سو کہ اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی واسطی پرورش وخدمت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہو گئی یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑے بالغ ہونی کی محتاج ماں کی نرہی یا مر گئی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جس عورت کا خاوند مر گیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول ہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا کہ مین اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب بہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئین اور خاوند کرین اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول ہون تو بڑی فضیلت رکہتا ہی ۱۲ ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِي الذُّكُوْرَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہو وی ایک بیٹی یا بہن پس گاڑا اوسکو زندہ نہین جیسیکہ جاہلیت مین سبب عار ونفرت کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کر کر رکہا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو یعنی لڑکی کو لڑکون پر ترجیح نہ دے داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی ساتہ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نے کہ اس حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتِيْبَ عِنْدَهُ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَإِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهِ أَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی انس سے کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بھائی مسلمان کے حال آنکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتہ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی اور مدد کی اوسکے

مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی باوجود قادر تھا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کریگا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سے اللہ
دنیا اور آخرت مین نقل کیا یہ شرح السنۃ مین ۝ وعن اسماء بنت یزید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ذب عن
لحم اخیہ بالغیبۃ کان حقا علی اللہ ان یعتقہ من النار رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ باز رکھے کھانی گوشت بھائی اپنی کی سے یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کرے غیبت کرنے سے بھائی مسلمان کے سے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سے نقل کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان مین ف کھانی گوشت کی سے کنایہ ہے غیبت کرنی سے جیسی قرآن مجید مین فرمایا
ہے برائی غیبت کے سبب ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا اپنی بھائی مردہ کی گوشت کھانی کو تشبیہ دی غیبت کرنیکو
گوشت کھانے سے کیونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہے گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہے اور گوشت اوسکا کھاتا ہے اور واسطے مبالغہ کے فرمایا گوشت بھائی مردہ کا اور اس تقریر
پر غیبت بمعنی غیبت کے ہی ساتھ زیر غین کے یعنی غائبانہ اور لفظ بالغیبۃ متعلق ہی ساتھ لفظ ذب کے اور احتمال کہتا ہے کہ بالغیبۃ متعلق ہو بلحم اخیہ کے بتقدیر اکل لحم
اخیہ کی اور غیبت بمعنی عیب کے ہو ساتھ زیر غین کی یعنی باز رکھے کھانی گوشت کے سے بسبب غیبت کے اور حاصل دونوں معنوں کا ایک ہی ہے یعنی منع کرنا اور باز رکھنا
لوگوں کا ہی آپس کے غیبت سے یعنی جو کہ باز رکھے لوگوں کو غیبت کرنے سے اوسی کو آزاد کریگا اللہ یعنی اول ہی مرتبہ مین پہلی داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی پہلی
بار کی عذاب کی دوزخ ۝ وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یرد عن عرض
اخیہ الا کان حقا علی اللہ ان یرد عنہ نار جہنم یوم القیمۃ ثم تلا ہذہ الایۃ وکان حقا علینا نصر المؤمنین رواہ فی شرح السنۃ
اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ رد کرے اور باز رکھے غیبت کے آبرو بھائی اپنی کے سے
یعنی منع کرے اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہے حق اللہ پر یہ کہ باز رکھے اوس سے آگ دوزخ کو دن قیامت کے پھر پڑہی آنحضرت نے واسطے استشہاد کی یہی قول کان
الخ آیت اور ہی ثابت جب ہی مدد کرنی مومنوں کی نقل کی یہ شرح السنۃ مین ۝ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من امرء
مسلم یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا خذلہ اللہ تعالی فی موطن یحب فیہ
نصرتہ وما من امرء مسلم ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ تعالی فی
موطن یحب فیہ نصرتہ رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی شخص کہ
مرد مسلمان کی اور منع نکرے غیبت اوسکی سے اوس جگہ کہ بے حرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوس جگہ مین آبرو اوسکی ہی مگر کہ نہیں
کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکھتا ہی اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلم
اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا اوسمین آبرو اوسکی ہی اور بے حرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کریگا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین
اوسمین اوسکی نقل کی یہ ابو داود نی ۝ وعن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رای عورۃ فسترہا کان
کمن احیی موؤدۃ رواہ احمد والترمذی وصححہ اور روایت ہے عقبہ بیٹی عامر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے
یعنی جانی عیب یا برائی یعنی کسی مسلمان مین اور چھپا دے اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کے کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہکنی عیب کے ساتھ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علماء نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سے
مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکھتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کہ نہ عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سی خجالت کہ وہ
نزدیک مرنی کی تھی پس گویا ڈھانکنا عیب کا بمنزلہ زندہ کرنی کی ہو جیسی کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تھی قبر مین اور قریب تھی کی پس نکالی گئی اور زندہ رہا

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم مرآۃ اخیہ فان رای بہ اذی فلیمطہ عنہ رواہ الترمذی وضعفہ وفی روایۃ لہ ولابی داؤد المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی تحقیق ایک تمہارا آیینہ ہی بھائی اپنی کا پس اگر دیکہی بیچ اوسکی تو چاہیے کہ دور کری اوس سی بُرائی یعنی اوسکو مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہوسکی ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسی کہ شرط ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہی مسلمان آیینہ مسلمان کا ہی اور مسلمان بھائی ہی مسلمان کا باز رکہتا اور دفع کرتا ہی اوس سی وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہی اور نگاہ رکہتا ہی یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے

ف مسلمان آیینہ دوسری مسلمان کا ہی یعنی آگاہ کر دیتا ہی اوسکو اوسکی بُرائی پر مانند آیینہ کی کہ جو کچھ دیکہنی والی کی وجہ میں ہی اگرچہ تہوڑی چیز ہو بتا دیتا ہی آگاہ کرتی ہی تاکہ دور کری اوسکو اور ظاہر کرتا ہی کہ سوا اوسکی کسی پر معلوم نہیں کرتا اور وہ دوسرا ہی مطلع ہو جاتا ہی اپنی برائی پر سبب آگاہ کرنی مومن دوسری کی جیسکہ مطلع ہوتا ہی اپنی چہری کی برائی پر بسبب دیکہنی کی آیینہ میں مولانا روم قدس اللہ سرہ نی فرمایا کہ صوفیہ یعنی خیر المؤمنین بیٹک کہ وہ اپنی حال ایک دوسری کی ہی اور جب متفق ہونگی پاک ہونگی اور واسطی تقویت آیید ان مضمون کی فرمایا المؤمن اخ المؤمن الخ اور نگاہ رکہتا ہی الخ یعنی غیبت نہیں کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہی اوسکی تو منع کرتا ہی اور سکوت نہیں کرتا بلکہ محافظت کرتا ہی تمام حقوق اوسکی کی بیچ مال اور آبرو میں اور ہر چیز میں

وعن معاذ بن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیمۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید بہ شینہ حبسہ اللہ علی جسر جہنم حتی یخرج مما قال رواہ ابو داؤد اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص بچاوی کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سی بہیجیگا اللہ تعالیٰ فرشتہ کو کہ بچاوی گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سی اور جو شخص تہمت دی کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کی یعنی عیبون میں سی درحالیکہ چاہتا ہی ساتھ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کریگا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلی عہدہ اوس چیز کی سی کہ کہا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سی ساتھ راضی کرنی مدعی اوسکی کی یا ساتھ شفاعت کے یا ساتھ عذاب کرنی کی بقدر گناہ کی اور منافق سی یہان مراد غیبت کرنیوالا ہی اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہی خیر خواہی اور دل میں اپنی وہ رکہتا ہی نصیحت اور غیبت گوئی کا رسا فقون کا ہی کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ہرگز

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاصحاب عند اللہ خیرہم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرہم لجارہ رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین یارون کا بیچ اکثر اونکا اور روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہتر ہی اونکا ہی واسطی یار اپنی کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتھ خیر خواہی کی ہو اور بہتر ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہتر ہی اونکا ہی واسطی ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

وعن ابن مسعود قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ کیف لی ان اعلم اذا احسنت واذا اسأت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتہم یقولون قد اسأت فقد اسأت رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کسطرح معلوم کرون میں نکوکاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ میں نیک رہون یا بدکار جسوقت کہ صادر ہوا مجہسی ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

تو بتادیا کہ اون لوگون مین حضرت کی کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص ان چیزونکو ذکر کیا الخ

وعن ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ليس المؤمن بالذي يشبع وجاره جائع الى جنبه رواهما البيهقي في شعب الايمان روایت ہے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اور اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بھوکا ہو اوسکے پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ وجاره الخ حال ہے ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کھاوے اس حال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے کمال غافل ہونے اوسکی کی خبرگیری ہمسایہ سے ہے

وعن ابي هريرة قال قال رجل يا رسول الله ان فلانة تذكر من كثرة صلاتها وصيامها وصدقتها غير انها تؤذي جيرانها بلسانها قال هي في النار قال يا رسول الله فان فلانة تذكر قلة صيامها وصدقتها وصلوتها وانها تصدق بالاثوار من الاقط ولا تؤذي بلسانها جيرانها قال هي في الجنة رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے یعنی لوگون مین بیچ شہرت کے بسبب کثرت نماز اوسکی کی اور روزے اوسکی کی اور صدقہ دینے اوسکی کی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہے لیکن وہ ایذا دیتی ہے اپنے ہمسایونکو ساتھ زبان اپنی کی فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینے ہمسایونکی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودیکہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہونگی کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہے بسبب کم رکھنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑھنے کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہے چند ٹکڑے پنیر کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنے ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین ہوگی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہے اور نہین ہے فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کے بعینہ یہ واقع ہے بیچ اکثر علما اور صلحا کی کہ علما ترک کرتے ہین اون چیزونکو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اور نہین عمل کرتے صلحا اوس علم کو کہ واجب ہے اوپر عمل کرنا اوسکا اور جو کوئی کہ جامع ہو درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکھتے ہین عبادت پر ہنر کو اوپر بیچ عبادت کی وہ تجلیہ مین اور حکما کی کہ وہ کہتے ہین کہ تخلیہ مقدم ہے تحلیہ پر اور سالک کو لازم ہے اور ہونی توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہے طرف اسکی کی اولیٰ طریق نفی پھر اثبات کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی یعنی تاکہ لازم آوے اول ہی حصول ثانی کا بخلاف عکس کے

وعنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وقف على ناس جلوس فقال الا اخبركم بخيركم من شركم قال فسكتوا فقال ذلك ثلث مرات فقال رجل بلى يا رسول الله اخبرنا بخيرنا من شرنا فقال خيركم من يرجى خيره ويؤمن شره وشركم من لا يرجى خيره ولا يؤمن شره رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سے یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہے اور بدتر کون ہے کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر فرما دین کہ یہ نیک ہے اور یہ بد ہے ساتھ معلوم ہونے بہتر و بدتر کی کے اور سیات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام مذکور تین بار پس کہا ایک شخص نے ہان یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو ساتھ بہتر کرنے کی نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہے کہ امید رکھتے ہون لوگ بھلائی اوسکی کی اور امن مین رہتے ہون اسکے بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہے کہ امید نہ رکھتے ہون لوگ اوسکی بھلائی کی اور نہ امن مین رہتے ہون اوسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بھلائی کی رکھین اور اوسکی بدی سے امن مین ہون نہایت اوسکی بدی ہے

اس مین ہون لیکن امید بھلائی کی اوس سی نرکہتی ہوت تو وہ مین مرنیکی نیکتر ہی شدید تر ہوتی **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَمَ بَیْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُعْطِی الدُّنْیَا
مَنْ یُّحِبُّ وَمَنْ لَّا یُحِبُّ وَلَا یُعْطِی الدِّیْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ الدِّیْنَ فَقَدْ اَحَبَّہٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُہٗ
وَلِسَانُہٗ وَلَا یُؤْمِنُ حَتّٰی یَاْمَنَ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم
کیا جیسیکہ تقسیم کی درمیان تمہاری رزق تمہاری تحقیق اللہ تعالی دیتا ہی دنیا اوس شخص کو کہ دوست کہتا ہی یعنی انبیا اور اولیا
کی اور دیتا ہی اوسکو کہ نہین دوست کہتا یعنی مانند فرعون وغیرہ کی اور نہین دیتا دین کو یعنی اخلاق نیک کو مگر اوس شخص کو
کہ دوست کہتا ہی پس جس شخص کو کہ دیا اللہ نی دین پس تحقیق دوست کہا اوسکو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین مسلمان ہوتا بندہ یعنی کامل
دل اوسکا اور زبان اوسکی اور نہین مومن ہوتا بندہ کامل یہانتک کہ امن مین ہو ہمسایہ اوسکا ایذاؤن اوسکی سی **ف** اسلام دل
کا طاعت ہی اور اسلام زبان کا باز رکہنا اوسکا مالا یعنی سی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ عبارت تصدیق و اقرار سی ہی بلکہ کنایہ ہی
دل و زبان کی سبب ہونی اونکے مدار اسلام و ایمان کی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَاْلَفٌ وَلَا خَیْرَ
فِیْمَنْ لَّا یَاْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
مومن محل ہی الفت کا اور نہین بھلائی اوس شخص مین کہ نہین الفت کرتا یعنی مسلمانوں سی اور نہین الفت کیجاتا یعنی مسلمان سی روایت کیا ان
دونو حدیثوں احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** لفظ مالف ساتہ زبر لام کی مصدر میمی ہی استعمال کیا گیا بیچ معنی
فاعل یعنی الفت کرتا ہی اور الفت کیا جاتا ہی جیسیکہ ایک روایت مین ہی اور موید ہی اوسکی آخر حدیث بجای رکہا طیبی نی
بطریق مبالغہ کی جیسیکہ رجل عدل یعنی الفت کرنیوالا ہی یا مالف اسم مکان ہی یعنی ہوتا ہی جگہ الفت کی اور منشا اوسکا
اجتماع درمیان مسلمانوں کی اور بغیر الفت کے واقع ہوتا ہی تفرقہ اور حق سبحانہ تعالی نی منت کہی ہی مومنوں پر ساتہ تالیف کی
اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ اور کئی جگہ مثل اس مضمون کی ہی ؛ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُّرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص روا کری کوئی حاجت دینی یا دنیوی واسطی کسی کی امت میری سی یعنی
یہ کہ خوش کری اوسکو ساتہ حاجت روائی کی پس تحقیق خوش کیا اوسنی مجکو یعنی مین خوش ہوتا ہون بسبب خوشی امت کی اور جسنی خوش کیا
مجکو اوسنی خوش کیا اللہ کو اور جسنی خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین **ف** اور جامع صغیر مین ہی کہ جسنی روا کی واسطی
کسی کی حاجت ہوتا ہی واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اوس شخص کے کہ حج کیا اور عمرہ کیا روایت کیا اسکو بیہقی نی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَّاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ
لَہٗ دَرَجَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی اونہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص فریاد رسی کرے
کسی غمگین کی لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی تہتر بخششین ایک اون تہتر بخششون مین سی بخشش ہی کہ اوس مین اصلاح سب کامون اوسکی
کی ہی اور بہتر بخششین واسطے اوسکی موجب درجات کی ہونگی دن قیامت کے ؛ **وَعَنْہُ** وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ

اور روایت ہی انس سے اور عبداللہ سے کہا ان دونون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر خلق کا طرف
اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اسکے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین جنکو وہ پرورش
کرتا ہی اور کماتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی پس یہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی
جیسا کہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وما من دابة في الأرض إلا على الله رزقها ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم أول خصمين يوم القيامة جاران رواه أحمد اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول دو شخص آپس میں جھگڑنے والے بعد جھگڑنے اہل کفر کے دو ہمسایہ ہون گے
کہ جھگڑینگے بیچ اوس چیز کے کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس میں حقوق واجبۃ الادا میں اور ایک حدیث میں آیا ہی کہ اول جو محاسبہ
ہووے گا بندے سے وہ درمقدمہ نماز کے ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاوے گا اوس میں درمیان لوگون کے خونون کا اور ایک روایت
میں آئی کہ اول دو جھگڑنے والے دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگے پس تطبیق انمین یون ہی جو علما نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت
اوسکی کے تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاوے گا درمقدمہ خونون کے کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مفید ہی ساتھ اختصام خصمین کے یعنے
جو لوگ ایسے ہین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسرے کی قصور کیا ہی ادائے حقوق میں اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی اونمین اول یہ دو شخص جھگڑتے آوینگے اور انکا فیصلہ
کیا جاوے گا اور اگر بالفرض کیا جاوے کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب یا مشاکلہ کے ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء
سيئة سيئة مثلها پس لیت ہر ایک میں احتمالی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ع **وعن** أبي هريرة أن رجلا شكا إلى النبي صلى الله عليه و
سلم قسوة قلبه قال امسح رأس اليتيم وأطعم المسكين رواه أحمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے سختی دل اپنے کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کے سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے **ف** یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے
موت یاد آوے گی اس غنیمت جانے گا تو حیات کو اور غفلت سے دور رہے گی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کھلانا مسکین کو تاکہ دیکھے تو آثار نعمت
الٰہی کی اپنے پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیرے حضرت اورونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع **وعن** سراقة بن مالك أن النبي
صلى الله عليه وسلم قال ألا أدلكم على أفضل الصدقة ابنتك مردودة إليك ليس لها كاسب غيرك رواه ابن ماجه اور روایت ہی
سراقہ بن مالک سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے
درحالیکہ پھیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکے نے اور تیرے گھر آن پڑی ہی اور نہیں واسطے اوس بیٹی کے کوئی کمانے والا سوای تیرے
یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کرے اوسکی اور نہ کوئی خبرگیران ہی جز تیرے گھر مین آن پڑی نقل کی یہ ابن ماجہ نے

باب الحب في الله ومن الله

یہ باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطے خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور یہ ہوگی کہ نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کی
اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی محبت کسی بندی کو تو دوست رکھے اوسکو واسطے اللہ کی

الفصل الأول

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأرواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف
رواه البخاري ورواه مسلم عن أبي هريرة اور روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلے آنے کی بدنون مین
مانند لشکر کی تھیں یعنی ایک جماعت جمع تھیں بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بھیجا پس جو آشنا تھیں کہ جان پہچان تھیں اون مین سے یعنی بعضا
مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس میں الفت رکھتی ہیں یعنی بعد تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تھیں آپس میں اختلاف رکھتی ہیں یعنی کی

یہ حدیث درمیان کے قسم ثانی ہوئی ہے **ف** یعنی جیسے روحین ازل کی مناسبت تھی صفات میں بیان ہی محبت ہوتی ہی اور جو
الفت ویسا ہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکون میں آپس میں موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سے اور ظہور ونکا
عالم میں انکی ہوتا ہی کہ لوگون کی او ن میں سبب ان کی محبت کے یہان تک ڈالدیتا ہی حاصلی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی
السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ فیحبہ اھل السماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض واذا ابغض عبدا دعا جبریل فیقول انی ابغض
فلانا فابغضہ قال فیبغضہ جبریل ثم ینادی فی اھل السماء ان اللہ یبغض فلانا فابغضوہ قال فیبغضونہ ثم توضع لہ
البغضاء فی الارض رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست رکھتا ہی کسی بندے کو
ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنے کے واسطے کسی بندے کی یعنی بندون میں سے تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہون فلانے کو
دوست رکھ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست رکھتا ہی اوسکو جبرئیل پھر پکارتا ہی جبرئیل آسمان میں یعنی بموجب حکم الٰہی کے پس کہتا ہی تحقیق
دوست رکھتا ہی فلانے کو پس دوست رکھو تم اوسکو پس دوست رکھتے ہین اوسکو اہل آسمان پھر رکھی جاتی ہی اوسکے لیے قبولیت یعنی
جیسے جن و انس اوس سے محبت رکھتے ہین اور جس وقت کہ بغض رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندے سے پکارتا ہی جبرئیل کو اور یہ فرماتا ہی کہ تحقیق میں بغض رکھتا ہون
فلانے شخص سے تو بھی بغض رکھ اوس سے فرمایا حضرت نے پس بغض رکھتے ہین اہل آسمان اوس سے پھر رکھا جاتا ہی واسطے اوسکے بغض زمین میں یعنی زمین والے
بھی اوس سے عداوت رکھتے ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکھنا اللہ کا بندے کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطے اوسکے اور ہدایت دینا اور رحمت کرنا
اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنے کا اور بدبختی کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکھتی ہی دو وجہون کا ایک یہ کہ
استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے اور ثنا کرتے ہین اوسپر اور دعا کرتے ہین اوسکے لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے
اور اشتیاق ملنے اوسکے کا ہی کہتا ہون میں یہ ظاہر ہی اسلیے کہ جب صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکے معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پھیرے
معنی اول شرع میں ثانی ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یقول یوم القیامۃ این المتحابون
بجلالی الیوم اظلھم فی ظلی یوم لا ظل الا ظلی رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بلاشبہ اللہ تعالی فرماوے گا دن قیامت کے یعنی سب لوگون کے سامنے واسطے بزرگی جتانے بعضوں بندون کی کہ کہان ہین آپس میں محبت رکھنے والے
بسبب بزرگی میری کے اور واسطے تعظیم میری کے یا کہان ہین وہ کہ تھی محبت رکھتے آپس میں واسطے بزرگی میری کے نہ واسطے غرض دنیا کے آج کے دن سایہ کرونگا اون پر
بیچ سایہ اپنے کے ایسا دن کہ نہین سایہ سوا سایہ میرے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سے یا سایہ عرش کا ہی جیسے کہ بعضی حدیث
مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطے تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ حق سے حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسے کہ السلطان ظل اللہ
آیا ہی اور یا سایہ عبارت رحمت و نعمت سے ہی جیسے کہتے ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان رجلا زار اخا لہ فی قریۃ اخری فارصد اللہ لہ علی مدرجتہ ملکا قال این ترید قال ارید اخا لی فی ھذہ القریۃ
قال ھل لک علیہ من نعمۃ تربھا قال لا غیر انی احببتہ فی اللہ قال فانی رسول اللہ الیک بان اللہ قد احبک کما احببتہ فیہ
رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنے کا اپنے بھائی
مسلمان سے کہ تھا ایک اور بستی میں پس مقرر کیا اللہ نے واسطے اوسکے اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پوچھا اوس فرشتہ نے اوس شخص سے کہ کہان جاتا ہی

تو کہا اوسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنے بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہے کہا اوس فرشتے نے کہ آیا ہے تیرے لیے اوسپر حق نعمت کا کہ مالک ہے وے تو اور استیفا کرے تو یعنی کوئی نعمت دی ہے تونے اوسکو کہ واسطے طلب کرنے بدلے اوسکی کے جاتا ہے کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو واسطے طلب رضا اسکی کہا فرشتے نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اسکا طرف تیری تاخبر دون تجکو کہ تحقیق اسد تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسی دوست رکہا تونے اوسکو واسطے خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہے محبت اسکی کہ وہ سبب ہوتی ہے محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کے اور اسمین دلیل ہے اسپر کہ کبہی اسد تعالی فرشتون کو بہیجتا ہے اولیا کے پاس اور وہ کلام کرتے ہین اونسے اور ظاہر ہے کہ یہ اگلی امتون کی خصائص سے ہی کیونکہ باب نبوت ختم ہو چکا ہے **وعن** ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فقال المرء مع من احب متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اسد کیا فرماتے ہو اوس شخص کے لیے کہ دوست رکہتا ہے ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا ہے اور نہین پہنچا اونکی صحبت مین یا اونکی علم وعمل کو نہین پہنچا پس فرمایا وہ شخص ساتہ اوسکی ہے کہ دوست کہتا ہے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاوے گا ساتہ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کے لائق اعتبار کی یہ وہی ہے کہ متابعت موافقت کی طرف کہینچے لیکن اہل انجذاب اور اعتقاد صورت ہی سے اتحاد کا ہے اسمین بشارت ہے دوستداروں صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہے کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین ہونگے اور اونکی ساتہ ہونگے انشاء اسد تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکہا ہے کہ اس حدیث کا عموم ہے کہ شامل ہے واسطے صالح اور بجہت اور موید ہے اسکی حدیث المرء علی دین خلیلہ یعنی کہ آدمی کی بیر مین غضب رب اور وعدہ وعید **وعن** انس ان رجلا قال یا رسول اللہ متی الساعۃ قال ویلک وما اعددت لہا قال ما اعددت لہا الا انی احب اللہ ورسولہ قال انت مع من احببت قال انس فما رأیت المسلمین فرحوا بشیء بعد الاسلام فرحہم بہا متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اسد کب ہوگی قیامت فرمایا وائی ہے تجکو کیا تیار کیا ہے تونے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سے یعنی اوسکو کیا پوچہتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہو وہی ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اسکا خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت و استبعاد کے پوچہتا ہے نہ ازراہ خوف و اعتقاد کے کہا اوسنے کہ مین نے تیار کیا ہے اوسکے لیے کچہ مگر یہ کہ دوست رکہتا ہون مین اللہ اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہ اوسکے ہے کہ دوست رکہتا ہے تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس نہین دیکہا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہو ساتہ کسی چیز کے پیچہے اسلام کے مانند خوشی ہونے اونکی کے ساتہ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکہتا ہون مین الخ اوسنے ہی ذکر کیا اور عبادت مین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کے اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہے کہ باعث ہے واسطے محبت اسکے فرمایا اسد تعالی نے یحبہم ویحبونہ اور فرمایا ان کنتم تحبون اسد فاتبعونی یحببکم اسد اور تو ساتہ اوسکی ہے کہ دوست رکہتا ہے یعنی ملحق ہے ساتہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی پر محبت غیر اوسکی کے کہ نفس اور اہل اور مال ہے اور داخل ہوگا توجیہ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہے کہ اختیار کرے امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہا رابعہ نے **نظم** تعصی الالہ وانت تظہر حبہ ٭ ہذا لعمری فی القیاس بدیع ٭ لو کان حبک صادقا لاطعتہ ٭ ان المحب لمن یحب مطیع ٭ اور مسلمان ایسے خوش ہوئے کہ وہ پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہ برے محبت کے متابعت کے بلکہ موقوف ہے اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہے اسپر وہ روایت کہ لایا ہے عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہا حضرت عائشہ نے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اسد علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اسد آپ البتہ محبوب ہین نزدیک میری جان میری سے اور اہل میری سے اور فرزند میری سے اور تحقیق اپنے گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس مین صبر کرتا ہون یہانتک کہ آتا ہون آپ کی پاس اور دیکہتا ہون آپکو اور جس وقت کہ یاد

موت آپ کی دوست پائی تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جب داخل ہوں گے جنت میں اعلیٰ درجہ میں ہوں گے ساتھ نبیوں کے اور اگر میں داخل ہوا بہشت میں تو ڈرتا ہوں
اس سے کہ میں نہ دیکھوں گا آپ کو پس نہ جواب دیا اوسکو آنحضرت نے یہاں تک کہ اوتری آیت وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ
وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہاں معیت خاص ہے اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہوگی واسطے اوس کے دیدار محبوب کے نہ یہ کہ وہ دونوں ہونگے ایک درجہ میں سلیمی کہ یہ بدیہی البطلان ہے اور آیا ہے ایک حدیث میں بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل مضمون اوسکا یہ
کہ اعلیٰ درجہ والے اوتریں گے طرف اونکی کہ نیچے ہیں اون سے پس جمع ہوں گے بیچ باغوں جنت کے اور ذکر کرینگے اون چیزوں کا کہ انعام کی ہیں اونپر اللہ نے
اونپر اور ثنا کریں گے اوسپر اور اوتریں گے اونکی لیے اہل درجات اور دوڑ دوڑ کر لاوینگے اونکو وہ چیز کہ چاہیں گے وہ اور مانگیں گے پس وہ باغ جنت میں خوش
ہووینگے اور چین کریں گے پھر ظاہر یہ ہے کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن عمل کی واللّٰہ اعلم ع **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ
وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک و بد کی مانند اوٹھانے والے مشک کے اور پھونکنے والے مشک کے
ہے پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خریدیگا تو اوس سے یا دریاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک نہیں لگتا تو خوشبو ہی پہونچتی
اسی طرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت مشخص نہیں پہونچتی ہے بس ہے کہ ایک ساعت اوسکی صحبت میں خوشحال ہوتا ہے اور فارغ بیٹھتا ہے اور پھونکنے
والا مشک کا یا جلائیگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اوس سے ہوا بدبو ہوا ان سے طرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہے اور ضائع کرتا ہے وقت کو اور لیجاتا ہے
سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی نقد وقت ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ یعنی اگرچہ مضمون متن کا ترجمہ میں گذر
حضرت شیخ نے لکھا ہے اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ لازم کر اپنے پر صحبت صاحب اہل کی اور بیچ تو محبت اور موافقت سیری کی ہے اور
رغبت دلائی ہے اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہے وہ دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہے صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہے
دین و دنیا میں **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَآءُ اور روایت ہے معاذ بن جبل کی سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہے محبت میری واسطے محبت کرنے والوں کی آپس میں
اور واسطے بیٹھنے والوں کی بسبب میری اور زیارت کرنے والوں کی اور واسطے ملاقات کرنے والوں کی میری رضا کی لیے یعنی بعض بعض سے ملتے ہیں میری بابت کے اور
مال خرچ کرنے والوں کی میری رضا میں نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنے والے آپس
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرینگے اونپر نبی اور شہید **ف** یہاں ایک اشکال لازم آتا ہے کہ کیونکر رشک کرینگے حالانکہ
افضل سب لوگوں سے ہیں علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا میں صرف کرتے ہیں باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہے رشک کریں
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کی کیا اور رشک سوا مفضول کی فاضل پر نہیں لیجاتا جواب اسکا علما نے یہ دیا ہے کہ مراد رشک سے یہاں
ثنا ہے نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہے مثل اوس چیز کو کہ یہ رکھتے ہیں یعنی انبیا اور شہدا اونپر ثنا کہتے ہیں اور اونکی مقام کو اچھا جانتے ہیں اور جواب دوسرا
کلام سے ہے اوپر فرض و تقدیر کی یعنی اگر انبیا اور شہدا کو کسی پر غبطہ ہوتا تو انپر ہوتا اور مشہور جواب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ مفضول میں ایک

میں ہو واسطے فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ میں سنت مستحبہ کی ہوئی جیسا کہ ایک کے پاس ہزار غلام ہو بصورت ساتہ لیکن ایک فنون اور ہنروں کی ہمن جو
ایک اور کی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلام اوسکا اچھا ہی کہ وہ بھی میری بات تک جاوی واللہ اعلم **وعن عمر** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان من عباد اللہ لاناسا ما هم بانبیاء ولا شهداء یغبطهم الانبیاء والشهداء یوم القیمة بمکانهم من اللہ
قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من هم قال هم قوم تحابوا بروح اللہ علی غیر ارحام بینهم ولا اموال یتعاطونها فواللہ ان وجوههم
لنور وانهم لعلی نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرأ هذه الآیة الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیهم ولا هم یحزنون رواه ابوداود ورواه فی شرح السنة عن ابی مالک بلفظ المصابیح مع زوائد وکذا فی شعب الایمان
روایت ہی عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بندگان خدا سے البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سے کہ نہیں وہ نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا دن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی کہیں گی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وہ فرمایا وہ قوم ہین
کہ محبت کرتی ہین آپس میں بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حالانکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ اوسکو دیتی لیتی ہون اونکو آپس میں
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی بہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگی یا نور
پر تکیہ لگائی ہونگی نور پر سے وہ بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جس وقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی واسطی
اثبات کرنی ولایت خدا کی اونکی لیے اور واسطی نفی خوف و حزن کی اونسی آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہیں ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی ابوداود
نی اور نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں ابی مالک سے ساتہ لفظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتہ اور زیادتیوں کی یعنی جیسا کہ مصابیح میں ہی اسی طرح وہ حدیث
ہی بیہقی نی یعنی ساتہ زیادتیوں کی شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگی انبیا یعنی وہ ادنیٰ کہ قوت ہوئی ہو وی کی اون سی ملاقات آپس کی و الفت اور محبت
ہمنشینی آپس کی ثابت درمیان ہر دو اور امت کی ہی بلا شبہ اور یہی طرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہین کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور ملتی اوسکی کے
و دنیا کی ساتہ ہیش آتی کی اصل میں شی اور چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہ اوسکی بدن اور مراد اوس سی یہان قرآن ہی جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک
اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسا کہ حیات بدنوں کی ساتہ روح کی ہی حیات دلوں کی ساتہ قرآن کی ہی اور دوست کہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار
ہی کہ محبت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین و اسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہ محبت مومنین کی
آپس میں اور بعضی مراد روح اللہ سے محبت کہتی ہین اسلیے کہ محبت بھی سبب حیات و نشاط اور تازگی اون کی ہی جیسا کہ محبوب کو کہتی ہیں جان من اور بعضی
نسخوں میں لفظ روح ساتہ پیش کی ہی معنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور قال مرتضیٰ ن کا ایک ہی ہی یعنی دوست کہنا واسطی اسکی اور لفظ مصابیح کے
اسطرح میں حدیث ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اللہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شهداء یغبطهم النبیون والشهداء
بقربهم ومقعدهم من اللہ یوم القیمة فقال اعرابی حدثنا من هم فقال هم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینهم ارحام یتواصلون بها ولا دنیا یتباذلون بها
یتحابون بروح اللہ یجعل وجوههم نورا ویجعل لهم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وعن ابن عباس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لابی ذر یا ابا ذر ای عری الایمان اوثق قال اللہ ورسوله اعلم قال الموالاة فی اللہ والحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواه
البیهقی فی شعب الایمان روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی اے ابو ذر کونسی رسی ایمان کی یعنی
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابو ذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کی اور دوست رکھنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ
ایک طرف سے ہو مانند دوست رکھنی ہمارے کی انبیا اور اولیا اللہ کو کہ نہیں دیکھا ہم نی اونکو اور بغض رکھنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں

کی ہی اسباب الفت و محبت کا۔ جو اد مادونکی مصاحبت سے بڑی منتیں جا رہت کرین اور کہا ہی علما نے کہ یہ شرط طعام دعوت میں ہے نہ طعام حاجت میں اسلئے
کہ اسد تعالیٰ نے فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر کافر ہی ہوتا ہے یعنی واسطے دفع حاجت کے یعنی بھوک کی کافر کو دینا جائز ہی ت ح **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی
فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنی دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست رکھتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہیے کہ دیکھے
ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نے کہ اسناد اسکی
صحیح ہی **ف** چاہیے کہ دیکھی الخ فرمایا اسد تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نے کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کے باعث
ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلئے کہ طبیعتیں مجبول ہیں تشبہ و اقتدا پر اور بعد حدیث کی جو مولف نے عبارت زاد کیا ہی
اس سے مبالغہ ہی بیچ رعایت کے اسکے تو وہم کیا ہی اوسنی کہ یہ حدیث موضوع ہی ت ح **وعن** یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہے یزید بن نعامہ سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھے اوس سے نام اوسکا اور نام باپ اوسکی کا اور پوچھے کہ کس قبیلہ
سے ہی اسلئے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطے دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ذر
قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال
قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابو داود الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا ابی ذر نے کہ نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی
طرف اسد کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اسد تعالیٰ کی دوستی
ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نی اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال جواب کہ اول میں مذکور ہوا
روایت نہیں کیا **ف** لفظ والزکوۃ میں ظاہر یہ ہی کہ واو معنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر پیدا
ہو کہ حب فی اسد اور بغض فی اسد محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سے ہوں حالانکہ یہ افضل اعمال ہیں علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اسد کی رکھتا ہوگا
محبت رکھیگا انبیا اور اولیا اور صلحا سے اور بالضرور اطاعت اور اتباع کریگا انکی اور جو کوئی دشمنی رکھیگا واسطے خدا کی دشمن رکھیگا دشمنان دین کو اور سعی کریگا
جہاد و قتال انکی میں پس یہاں سب طاعتیں نماز اور زکوۃ اور جہاد وغیر ذلک داخل ہیں نہیں کوئی چیز باہر رہی اس سے گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
و طاعات حب فی اسد اور بغض فی اسد ہیں یا یہ مراد ہی کہ اعمال قلبی میں حب فی اسد اور بغض فی اسد افضل ہیں اور اعمال بدنی میں نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد
افضل ہیں پس ان میں کچھ تعارض نہ ہوا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب مامورات شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب فی اسد اور بغض فی اسد افضل عبادات اور اکمل
طاعات ہیں اور الیہ تم کہو تم ان دونوں کو اور یہ مراد نہیں ہی کہ یہ دونوں افضل ہیں نماز اور روزی اور زکوۃ سے ثواب میں مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی
نی نقل کی ہی ابن عباس سے احب الاعمال الی اسد بعد الفرائض ادخال السرور علی المومن ت ح **وعن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں دوست رکھا کسی بندہ نی کسی بندہ کو واسطے اسد مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نی **وعن** اسماء بنت یزید انہا

سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الا انبئكم بخياركم قالوا بلى يا رسول الله قال خياركم الذين
تعالیٰ رواه ابن ماجة اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ تحقیق اوس نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ بہتر تمہارے کے
فرمایا بہتر ہیں تمہارے وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** باب حفظ اللسان کی آخیر فصل میں یہ حدیث
شرح کی گئی ہے **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان عبدين تحابا في الله عز وجل
واحد في المشرق وآخر في المغرب لجمع الله بينهما يوم القيمة يقول هذا الذي كنت تحبه فيّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تحقیق دو بندے محبت کریں آپس میں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں البتہ جمع کریگا
درمیان دونوں کے دن قیامت کے یعنی واسطے شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماوے گا یعنی زبانی فرشتے کی یا بلا واسطہ کہ یہ
ہی یہ بندہ وہ ہی کہ تھا تو محبت کرتا اوس سے بسبب میرے **وعن** ابی رزين انه قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك
على ملاك هذا الامر الذي تصيب به خير الدنيا والآخرة عليك بمجالس اهل الذكر واذا خلوت فحرك لسانك ما استطعت
بذكر الله واحبب في الله وابغض في الله يا ابا رزين هل شعرت ان الرجل اذا خرج من بيته زائرا اخاه شيعه سبعون الف
ملك كلهم يصلون عليه ويقولون ربنا انه وصل فيك فصله فان استطعت ان تعمل جسدك في ذلك فافعل اور روایت ہے
ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کروں میں تجکو اوپر جڑ اس امر کی کہ پاوے تو
بسبب اوسکی بھلائی دنیا اور آخرت کے کو کہ وہ یہ چیزیں ہیں لازم کرلے اپنے پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنی ذکر کی لیے اور جب تنہا ہووے تو پس ہلا
اپنی زبان جہانتک کہ ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کی یعنی لوگوں میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کی یعنی جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے
جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانتا تو ہے کہ تحقیق آدمی جسوقت نکلتا ہے اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بہائی مسلمان کی پیچھے پیچھا اوسکی ہو
ستر ہزار فرشتے سب دعا واستغفار کرتے ہیں اوسکی لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطے تیرے پس ملا اسکو ساتھ
اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکہے تو یہ کہ کام میں لاوے تو اپنے بدن کو اسمیں یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس کر **وعن** ابي هريرة قال كنت مع
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجنة لعمدا من ياقوت عليها غرف
من زبرجد لها ابواب مفتحة تضيء كما يضيء الكوكب الدري قالوا يا رسول الله من يسكنها قال المتحابون
في الله والمتجالسون في الله والمتلاقون في الله روى البيهقي في شعب الايمان الاحاديث الثلثة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کی اوپر اون کے بالاخانے
زمرد کی اونکے دروازے ہیں کھلے ہوئے روشن چمکتے ہیں وہ بالاخانے اور دروازے اونکے جیسے کہ روشن چمکتا ہے تارا روشن کہا صحابہ نے یا رسول
خدا کون ہیں کہ رہینگے اونمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت رکہتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کی اور ہمنشینی کرتے ہیں واسطے اللہ کی اور ملاقات کرتے ہیں آپس میں واسطے
اللہ کی نقل کیں بیہقی نے شعب الایمان میں یہ تینوں حدیثیں

باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع واتباع العورات

باب ہے اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہے اوس سے چھوڑنی ملاقات کی سے اور کاٹنی دوستی کی سے اور ڈھونڈھنی عیبوں
ف تہاجر کی معنی ہیں کہ ... اور یہی معنی ہیں تقاطع کی پس تقاطع بیان وتفسیر ہے تہاجر کی اور مراد اوسے ترک ملاقات وسلام بہائی مسلمان
اور کاٹنا پیوند صحبت کا اور اخوت اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مثل ممنوع اور منہی کیا گیا تہا اسلیے کہا ما ینہی عنہ من التہاجر

عورات جمع عورت کی ہے اور عورت وہ ہے کہ شرم رکھی جاوے اور کھل جانے آدمی کی ظاہر ہونی کو اور بند رکھی کہ پوشیدہ ہو ہی یعنی عیب و نقصان کا آدمی میں
اور اتباع عورات عیب ڈھونڈھنا **الفصل الاول** عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یہجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ہذا ویعرض ہذا وخیرہما الذی یبدأ بالسلام
متفق علیہ روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہے واسطے کسی شخص کے یہ کہ ترک ملاقات کرے
اپنے بھائی مسلمان سے زیادہ تین راتوں سے کہ ملیں دونوں پھیر لے یہ ایک طرف منہ اور پھیر لے وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسرے کو نہ دیکھے
اور بہتر ان دونوں کا وہ ہے کہ ابتدا کرے ساتھ سلام کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** زیادہ تین دن سے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ تین دن تک
ترک ملاقات حرام نہیں بلکہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت اور ماندگی کی مثل ہی ہیں پس اسقدر معاف کی گئی اور حالت
تین دن کے عرصہ میں خفگی جاتی رہتی یا کمتر ہو جاوے اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتھ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہ ہے کہ اگر ترک
ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہے مثلا اور سستی اسکی صحبت کی اور اسکی خیرخواہی کی اوس سے اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی تو یہ ہے
اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہے جیسے اہل ہوا و بدعت تو اوس سے ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہے جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف
حق کی اور سیوطی نے موطا کی حاشیہ میں ابن عبد البر سے نقل کیا ہے کہ کہا اجماع کیا ہے علماء نے اسپر کہ جو کوئی ڈر رکھتا ہو کسی کی کلام کرنی سے
اور ملنی سے اپنی دین کی فساد پر یا مضرت جان پر اور فساد اح وقت پر تو جائز ہی اسکو کنارہ کشی اور دوری ہو نہ ملی اوس سے جسطرح کی بعید واقع
ہونی کی ترک غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی نہیں اور احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ وغیرہم سے نقل کیا ہے کہ بعضوں نے
انمیں سے ترک ملاقات کی تہی مرتے دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون تین صحابیوں پر کہ غزوہ تبوک میں نگئی تہی پچاس دن تک صحابہ کو اور ازواج
مطہرات کو حکم کر دیا تھا کہ انسے ملاقات و کلام نکریں بسبب خوف نفاق کی اون میں اور آنحضرت ایک مہینے تک اپنی بیبیوں سے خفا رہے
تھے اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر سے ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی سو غرض کہ امور دین میں ثابت ہوئی ہے خفگی لیکن چاہیے کہ نیت صادق رہے
اسمیں حظ نفسانی نہو اور ابتدا کرے یعنی پہلی کہے السلام علیکم تو رفع کدورت کرے اسمیں اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہے سلام سے
اور بعضے کہتے ہیں کہ کفایت کرتا ہے سلام ہی کم سے کم جتنا ہے تاحق مسلمانی اسمیں نہاری **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا
عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم
گمان بد سے کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہے اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودے کی خریدنی کا اور منظور ہو لینا
اور نہ حسد کرو آپس میں اور نہ بغض رکھو آپس میں اور نہ غیبت کرو آپس میں اور ہو بندے اللہ کی بھائی اور ایک روایت میں ہے اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** دروغ ترین باتوں کا ہے کہ جب کسی پر کچھ گمان لیجاتا ہے حکم کرتا ہے اسپر کہ ایسا ایسا ہے اور چونکہ وہ واقع میں ایسا ہوتا نہیں تو حکم
جھوٹ ہوگا اور مراد ساتھ بات کی بات نفس کے ہے اور وہ القای شیطانی ہے اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکا اس سبب سے ہے یا مبالغہ ہے اسمیں قرآن میں
آیا ہے ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سے گمان بد ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ گمان بد کہ نہی آئی ہے اوس سے وہ ہے کہ مستقر کرے اور جزم کرے ساتھ اسکے
نہ وہ کہ دل میں خطرہ گذرے اور ٹھہرے نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وہ گمان ہے کہ کلام کرے ساتھ اوسکے اور زبان پر لاوے اور بے تقدیر دلیل کہتا ہو سو
اور فرقوں والی ... بغیر دلیل اور قرینہ و علامت کی جو گمان لیجاوے اوس سے خود نہیں ہوتا اور جو ساتھ جہل کی ہے اور دوسرا

احوال کو درست اسلیے کہ حالقہ ہی حلق کسی ہین بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنی والی اور مراد یہان ہلاک کرنا اور جڑ سی اوکھیڑنا ہی یعنی فساد ذات بین
ایک خصلت ہی ہلاک کرنی والی دین کی اور جڑ سی اوکھیڑنی والی ثواب کی جیسے استرہ بالون کو جڑ سی مونڈتا ہی اور آپس مین غضب دلانی ہی ہم علم کرانی ہی
یہ نفع فساد ہی اور قدرت لانی ہی فساد والی ہی سی ایسی ہی سبت نشر ع وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ
الْأُمَمِ قَبْلَكُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ لَا أَقُولُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی ہی طرف تمہاری اور سرایت کی ہی تم مین بیماری امتون کی کہ پہلی تم سی تہین وہ بیماری حسد اور بغض ہی وہ
بغض ہی ایک ان دونون مین سی مونڈنی والا ہی نہین کہتا مین کہ مونڈتا ہی بالون کو ولیکن مونڈتا ہی یعنی جڑ سی اوکھیڑتا ہی دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہی
دنیا و آخرت مین نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی + وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ
يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی
بچو تم حسد سی اسلیے کہ حسد کہاتا ہی یعنی فنا کر دیتا ہی اور لیجاتا ہی حسد کرنی والی کی نیکیون کو جیسی کہ کہاتی اور جلاتی ہی آگ لکڑیون کو نقل کی یہ ابو داود نی
ف اس حدیث سے دلیل پکڑی ہی معتزلہ نی اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہی عمل صالح کو اور برائیان لیجاتی ہین نیکیون کو اور اہل سنت
وجماعت کے نزدیک نہین ہی بلکہ نیکیان لیجاتی ہین برائیون کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات یذہبن السیئات اور جواب انکی دلیل پکڑنی کا اس حدیث سے
یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ جاتا رہتا ہی اس سی کمال ایمان کا اور تمام نیکیون کا جیسے کہ ایک حدیث مین آیا ہی الحسد یفسد الایمان کما یفسد الصبر العسل اور
بعضون نی یہ جواب دیا ہی کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کی سی حسنات کو یہ ہی کہ حسد باعث ہوتا ہی حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنی
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزین کرتا نہین تو ارادہ رکہتا ہی اور کچہ نہین تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہی پس روز
قیامت کے نیکیان اوسکی محسود کو دین گی عوض مین اوسکی حقوق کی حاسد کی گردن پر ہین جیسے کہ حدیث مین آیا ہی کہ مفلس میری امت مین سے وہ
شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتہ نماز اور زکوۃ اور روزی اور شب بیداری کی آوی گا اور حال اوسکا یہ ہوی گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان ناحق لگایا ہوگا اور کسی کا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیان اوسکی انکو دین گی کہ جن پر ظلم کیا تہا
سنئے چند اعمال کے یہ ہین نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا دیوان اعمال سے اور اگر آپ انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کس واسطے کسر اعمال کی آوی گا حال آنکہ تعدد
ناطق ہی ساتہ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہی کہ حسنات پیدا ہوتی ہین ساتہ استعداد و صلاح بندی کی لیکن جب کہ خطا کا
ہوتا ہی تو ضاعفیت سے محروم رہتا ہی + ع ح وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا
الْحَالِقَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ابو ہریرہ سی ہی وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بچو تم برائی ڈلوانی سی میان دو شخصون کے پس وہ
مونڈنی والی ہی یعنی تباہ کرنیوالی ہی دین کی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ
ضَارَّ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوی یعنی کسی مسلمان کو بے وجہ شرعی پہنچاوی گا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دیگا اوسکی عمل کی اور جو شخص
مشقت ڈالی کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی یعنی یہ بھی
لکہی ہین کہ جسنے عداوت اور مخالفت کی کسی مسلمان سے اوس سی عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

کسی مسلمان کو اپنے نفع اور تکبر کے ناحق اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بے مصلحت شرعی کی اور زیادہ ترین سود دن کا ہی یعنی بہت سود ہی نسبت اور
سود وانکی کہ حدیث کہا وہیں اور روایت میں یعنی زیادتی کی ہی اوس شرع میں زیادہ لیسا قرض ربع میں لیتے چونکہ بیچ زبان درازی کرنے کسی کی آبرو ریزی میں
لیتا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ اسکا تعلق رکھتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ نسبت تشبیہ دی اوسکو ساتھ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور سکو اربا یعنی بڑا ربوا
کہا ایسی کہ آبرو مسلمان کی عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی میں زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال میں مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسا صاحب حق کہی یا ظالم اوسکے کہ حق اوسکا نہیں دیتا ہی یا گواہ کہتی ہیں اوسکا نقصان بیان کری اور ایسی ہی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کی
کہ محدثوں اونکو واسطی مصلحت دین کے کرتی ہیں اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی نکلنی کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقوں کی بقصد بچانی کی لوگوں کو
اون سے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی ربی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون
وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبرئیل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ
ابو داود اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب شب معراج ہوئی گذرا میں ایک قوم پر کہ اونکے
ناخون تھی تانبی کی کہ چھیلتی تھی مونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا میں نے کون ہیں یہ اے جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ کہاتی ہیں گوشت لوگوں کے یعنی غیبت کرتی ہیں
اونکی اور پڑتی ہیں لوگوں کی آبرو میں نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی غیبت کرتی ہیں اور برا کہتی ہیں اور سبب اسکے آبرو ریزی کرتی ہیں لوگوں کی
غیبت کے جو کہا کہانا گوشت کا حال اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ میں اور یہ جو کہ آبرو ریزی لوگوں کی کی اور اوس سبب سے خوش ہوئی حق تعالی نے مونہہ اور
سینے اونکی ہی اونکی ہاتوں سی زخمی کروائی ہیں **وعن** المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ
فان اللہ یطعمہ مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ
ورياء فان اللہ یقوم بہ مقام سمعۃ ورياء یوم القیمۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی مستورد سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرمایا جو شخص کہاوی ایک لقمہ بسبب غیبت کے یا بہتان کے یا آبرو ریزی کرنی کسی شخص کے تو پس تحقیق اللہ تعالی کہلاوی گا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو
شخص پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناوی گا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کھڑا کری
کسی کو مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کھڑا ہوئی گا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابو داود نے
ف لفظ اکلہ ساتھ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی معنی لقمہ کے اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ کی ہی معنی ایکبار کہانی کی جیسا کہ کوئی بسبب عداوت کے غیبت اور
کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور ازراہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوس وسیلہ سی پہنچائی کوئی پیالا کری اور
ذوق کی ہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتھ صیغہ معلوم کی ہی یعنی اس شخص نے پہنا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ میں ساتھ صیغہ مجہول کی ہی یعنی
پہنایا گیا کپڑا اور یہ مناسب ہی قرینہ ثانیہ کی اور بعضوں نے کہا کہ معنی اول کی ہی کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے
لیکن کہ اوسکی دشمن کی تئیں کپڑا دیتا ہی اور مقام برجل میں حرف با تعدیہ کی لیے ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئیں ایسے
یا بیچ مقام کہانی اور سنانی کے یعنی تعریف کری اور شہرت بیان کری کہ کہاوی اپنے یا اور کی تا لوگ دیکہیں اور سنیں اور اوسکی تئیں صحبت کے لیے کہڑا ہوگا اللہ تعالی
بدلہ اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی میں کنایہ ہی اسکی فضیحت کرنے سی اور کہا مظہر نے کہ با برجل میں احتمال ہی کہ تعدیہ کے لیے ہو یا سبب کے لیے
تا تعدیہ کے لیے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کسی کو کھڑا کری کو ایک مقام سنانی اور دکہانی میں یعنی تعریف کری کسی کی ساتھ صلاح و تقوی کی
علم اور عبادت کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہوں اور خدمت کریں اسکی تا اوسکے مال ٹھہراوی اپنے لیے تا کہ اوسکی سبب مال و جاہ اپنی تئیں

نقل کی یہ مسلم نی **ف** ایمان لایا میں ساتھ اسکی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجھی جاتی ہی جلہ قسمیہ یا تقدیر یہ ہی کہ تصدیق کیا مین نے تیری قسم کہانی کو ساتھ اسد کی اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو یعنی اپنی نظر مین کہ جس مین نی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ نہو چوری واسطی ہونی کسی شرط کے اون شروط مین سے کہ معتبر ہین حد چوری مین شرعاً کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا مین نے تجکو تیری قسم مین اور پہرا مین اس چیز سی کہ گمان کیا تہا مین نے اور جھٹلایا مین نے اپنے نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہی کہ اپنی علم کو متہم کری اور بموجب اوسکی عمل کری بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی + **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقیر تلبس کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اسد تعالی پر اور یا بسبب نہ راضی ہونے کے قضائی اسد پر اور بسبب شکوہ کرنی کی اسوی اسد سی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکھنے اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیاء وحین ہین اور اکثر مسلمان فقرا اور آزمایش مین ہین مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم سی الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر اور فرمایا اسد تعالی نے واسطی بندون کی تسلی کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اسد وما عند اسد خیر للابرار آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکھتے تہی مشرکون کو چین مین پس کہتی تہی کہ اعداء اللہ کا حال تو ہم اچہا دیکھتے ہین اور ہم ہلاک ہو گئی مارے بہوک اور مشقت کی پس یہ آیت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیئی ہی جنت کی ہین اس آیة کو دیکھہ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسے ہی زیادتی غنا کی ہی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے توسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضون نی کہا قریب ہے حسد یہ کہ گمان حاسد کی یہ کہ بدل دیگا تقدیر کو ع ح

وعن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ اولم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئۃ صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکاس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی پس معذور نرکہی اوسکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی عذر مین کہتا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکہتا ہی تو لیکن مین نہین قبول کرتا ہوگا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس نقل کیا یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نہ لی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث مین کہ نہین داخل ہوگا جنت مین صاحب مکس عیاذا باسد منہا اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونون مین یہ ہی کہ صاحب مکس ہی نہین قبول کرتا عذر تاجر کا اور کہتی اوسکی مین کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر مین مجہسی عشر لیا ہی یا مین قرضدار ہون اور مانند اسکی کی اور حضرت عائشہ سی طبرانی مرفوع آئی ہی یہ حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نی اوسط مین منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین ساتہ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیی تو فرمائیی یا رسول اسد فرمایا کہ بد تر تم مین سی وہی کہ اوترے منزل پر اکیلا اور رکھے اپنے غلام کو اور نہ دیوی عطا آپنی فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ بری کی اس سی کہا اونہون نے ہان اگر چاہے تو فرمائیی یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکہی لوگون سی اور لوگ بغض رکھین اوس سی فرمایا کہ کیا پس خبر دون تمکو ساتہ بری کی اس سے کہا ہان اگر چاہی یا رسول اسد فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہیں قبول کرتی معذرت اور نہین بخشتی گناہ فرمایا کیا پس خبر دون

الفصل الثانی پہلی حدیث **عن** سہل بن سعد الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاناۃ من اللہ والعجلۃ من الشیطان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وقد تکلم بعض اہل الحدیث فی عبد المہیمن بن عباس الراوی من قبل حفظہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کامون مین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی لوگونکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے یعنی اوسکی وسوسہ سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس اوسکا مرسل روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے اور لفظ اسکی یہ ہین التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا مین شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسہ سے ہے کہا ہے بعضون نے کہ مشتبہ ہیں اس سے وہ چیزین کہ نہین ہے شبہ انکی خیریت مین یعنی ایسی چیزون مین جلدی کرنی شیطان سے نہین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویسارعون فی الخیرات کہتا ہون مین کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کے نفس عبادات مین پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت و مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکرے اور بیچ جانے مسجد کی جلدی کرے تا جماعت ملجاوے اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی ہے اگر ایسا کرے یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنے جلدی ہے کہ لینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد ہونا اچھی کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے ہموف **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حلیم الا ذو عثرۃ ولا حکیم الا ذو تجربۃ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہین ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا معنے جو کہ گناہ مین پڑا اور خطا اور خلل کا ہین اوس سے جو مین آیا ہوا اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی دوست رکھتا ہے کہ اوسکے عیب و خطا مین اوسکی نا کامل اور قصور اوسکی عفو کرین پس حاصل یہ ہے کہ ایسی شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی مین پائی تو لوگون سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہین ہوتا حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہین دانا اور درست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہین جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہین کامون کی بیچانے کو پس فرماتے ہین کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیا کی اور جانا نافع اونکا اور پہچانا اشیا کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا انتہی **وعن** انس ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی فقال خذ الامر بالتدبیر فان رأیت فی عاقبتہ خیرا فامضہ وان خفت غیا فامسک رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی ایسی ایک چیز کہ جانا رہے تحیر میرا بیچ کام میری کے پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اوسکی کا ساتھ دیکھنی انجام اوسکی کی اور تامل کرنیکے بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام مین پس بازرہ اوس کام سے کرنی سے اور چھوڑدے اوسکو نقل کی یہ شرح السنۃ مین **وعن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال الاعمش لا اعلمہ الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء خیر الا فی عمل الآخرۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہین جانتا مین اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی ناز خود فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز مین بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** کہی کہ بیچ تاخیر بھلائیون کی آفات ہین اور منقول ہے کہ اکثر جانا اور زخیوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہین نہین جانا جاتا انجام اونکا اوکی ابتدا مین

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْھُمَا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اخْتَرْ لِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ ھٰذَا فَاِنِّیْ رَاَیْتُہٗ
یُصَلِّیْ وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابوالہیثم بن تیہان
کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہماری پاس بندی تو آ تو ہماری پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پاس بندی بس آئی آنحضرت کی پاس جب عدہ آنحضرت کی ابوالہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونون مین سی پس کہا یا نبی اللہ
تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتہ اوسکی چاہئی کہ امین ہو یعنی جسمین مصلحت ہو بہتری مشورہ چاہنے
والی کی ہووی وہی کہی اور خیانت نہ کری اور متعلوم ہی کہ چونکہ تونی مشورہ مجہسی کیا اور مجہی اختیار دیا تو وہی بردہ تجکو دونگا کہ بہتر ہو پس اشارت کی
ایک وہی کیطرف ان دونون مین سی اور فرمایا کہ لی تو اس بردہ کو سلیے کہ تحقیق مین نی دیکہا ہی اسکو نماز پڑہتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اوسکی کے
احسان کی نیکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث مین آیا ہی کہ جب ابوالہیثم گہر مین آئی اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کی اسکی حق مین وصیت کی ہی تو اونکی بیوی نی کہا کہ بجالانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو
آزاد کرو **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَۃِ اِلَّا ثَلٰثَۃَ مَجَالِسَ سَفْکُ دَمٍ حَرَامٍ
اَوْ فَرْجٍ حَرَامٍ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسین امانت
کی ہین یعنی جو بات مجلس مین سنی اوسکو کہین نقل نکری اور سخن چینی نکری مگر تین مجلسین یعنی تین باتین کہ مجلس مین سنی اب نقل اور پونہچا دینا اونکا
غیر کو وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکہتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چہیننے مال کا بیحق نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر سنی کسی سی یہ بات کہ میں ارادہ
رکہتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہئی کہ ان باتون کو پونہچاوی
اون لوگون کو تا برحذر رہون اور اپنی کو بچاوین یہ حضرت شیخ نی کہا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنی یہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکہی
اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکہی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس مین مجلسو نمین سی الخ **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ
اَبِیْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَۃِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَۃِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابوسعید کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ
بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح مین مکرر مذکور ہوئی ہی ایک تو باب المباشرۃ مین کہ کتاب النکاح مین ہی صحاح مین کی
اور دوبارہ اس باب المحذر والتانی مین حسان سی لایا اور مؤلف باب المباشرۃ مین بحال خود چہوڑدی اور باب المحذر والتانی مین نکی نہین کی بسبب
تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی مین ہی اور شاید کہ مصابیح کی نسخون مین کہ مؤلف کی پاس موجود تہی مکرر مذکور ہو ولیکن جن نسخون مین کہ
ہمنی دیکہی ہین اس باب مین مذکور نہین اور باب المباشرۃ مین ہی فقط شاید لکہنے والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کردیا ہو واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ الْعَقْلَ قَالَ لَہٗ
قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْکَ
وَلَا اَفْضَلُ مِنْکَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْکَ بِکَ اٰخُذُ وَبِکَ اُعْطِیْ وَبِکَ اُعْرَفُ وَبِکَ اُعَاتِبُ وَبِکَ الثَّوَابُ وَعَلَیْکَ الْعِقَابُ وَقَدْ
تَکَلَّمَ فِیْہِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کہڑی ہو
پس کہڑی ہوئی پہر فرمایا اوسکو پیٹہ پہیر پس پیٹہ پہیری پہر کہا اوسکو مونہہ کر میری طرف پس مونہہ کیا پہر کہا واسطی اوسکی بیٹہ پس بیٹہی عقل
پہر کہا اوسکو نہین پیدا کی مین نی کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجہسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تر تجہسی کمال مین اور نہ خوب تر تجہسی بسبب تیری لیتا ہون

اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسی ایک بیمار ہے کہ پرہیز کرتا ہے اور سدا نہیں کھاتا اچھا ہو جاویگا اگر یہ تھا بہت بیماری میں چپ رہا ہو اور اگر ہوا کھاوے اور پرہیز نہ کرے
نہیں کھاتا ہو پہلا اور ہر روز زیادہ تر خراب ہوتا جاوے گا اور اس کلام کی ایک تفصیل ہے کہ لوگ کہتا ہوں اپنے کو رہے اور نہیں ہے حسب اور فضیلت یا نہ خوش خلقی
سے حسب اوس چیز کو کہتے ہیں کہ شمار کرتا ہے آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنے باپوں کی پس فرماتے ہیں کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہے یہ چاہئے
آدمی میں بدون اسکی سب کچھ ضائع ہے اور مراد خلق سے اگر تمام صفات باطن کہیں تو ظاہر ہے کہ حسن اخلاق عمدہ ہے اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو
لوگوں کے ساتھ ویسے ہی خلق اسی کو کہتے ہیں تو مقصود مبالغہ ہے اور حقیقت اس صفت کی کلام اہل تصوف سے ڈھونڈھنی چاہئے حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ
حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذا کی خلق سے باز رہنا اور واسطی نے کہا نام ایک بزرگ کا ہے کہا حسن خلق ترک کرنا دشمنی کا ساتھ
خلق کے اور راضی کرنا خلق کو راحت و محنت میں ہے اور سہل تستری نے کہا کمترین مرتبہ حسن خلق کا یہ ہے کہ جفا اوٹھاوے خلق سے اور بدلہ نہ لے اور رحم اور شفقت
کرے ظالم پر اور بخشش چاہے اوسکی لئے ع ح وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاقتصاد فی النفقۃ نصف
المعیشۃ والتودد الی الناس نصف العقل وحسن السؤال نصف العلم روی البیہقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان ترجمہ روایت
ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میانہ روی کرنی خرچ میں آدھی معیشت ہے اور دوستی آدمیوں کی آدھی عقل ہے اور اچھی طرح
سوال کرنا آدھا علم ہے نقل کیں بیہقی نے یہ چاروں حدیثیں شعب الایمان میں ف میانہ روی الخ یعنے کمی زیادتی کرنی خرچ میں آدھا اسباب ہے
زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی میں دو چیزیں چاہئیں دخل اور خرچ بنا خرچ میانہ روی پر چاہئے پس رعایت میانہ روی کی آدھی معیشت ہوئی اور
دوستی آدمیوں کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی سب سے اور سررشتہ انکی محبت کا نگاہ رکھنا آدھی عقل معاش ہے گویا تمام عقل یہ ہے کہ کچھ کسب کار کرے اور
آپس میں محبت بھی رکھے اور یہ اس صورت میں ہے کہ محبت انکی موجب نقصان ہونے دین و دیانت کی نہ ہو اور اچھی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچھی طرح سوال کرنا علم
آدھا اسلئے ہے کہ پوچھنے والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہے کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہے اوسکی اور یہ محتاج ہے ساتھ زیادتی علم
اور تمیز کرنے کی درمیان اقسام سؤالات کی کہ کیا پوچھنا چاہئے اور کیونکر پوچھنا چاہئے اور جب پایا مطلب ساتھ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا
حاصل کہ علم دو قسم پر ہے سوال اور جواب اور اچھی طرح سوال کرنا عبارت ہے تحقیق اور تنقیح اوسکی سے ساتھ تمام متعلق کی اور احتمالات کے تا جواب شافی کافی پاوے
اور کچھ نہ رہ جاوے جواب میں پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سے ہوگا اور وارد نہیں ہوگا کہ سوال ہوتا ہے بسبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم اور نصف
علم کیونکر کہیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ کہا جاوے کہ سمجھا جاتا ہے اچھی طرح سوال کرنے طالب کی ہے کہ اوسکو مشارکت ہے علم میں اور وہ چاہتا ہے یہ کہ ملا دے
ساتھ اسکی بقیہ علم متعلقات اوسکی کہ سوال کرتا ہے بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہے اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہے کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹھا تھا مجلس میں پس کہا ابو یوسف نے کہ جس وقت مشکل ہو تجھپر کوئی چیز تو پوچھ اور شرم نہ کر اسلئے کہ حیا باز رکھتی ہے
علم سے الحاصل اوس وقت امام موصوف کلام کر رہے تھے تعریف صوم میں کہ روزہ صبح سے غروب تک ہوتا ہے پس کہا شاگرد نے اگر آفتاب غروب نہ ہو تو کب تک
روزہ رکھے پس کہا امام نے کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہے تیری کلام کرنے سے اور کیا خوب کہا ہے بعضی صاحبان حال نے کہ جاہل جب کلام کرے تو
ننگا کی ہے اور جب چپ ہے تو مانند دیوار کے ہے ع ح

باب الرفق والحیاء وحسن الخلق

بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلقی کی ف رفق ضد ہے عنف کے یعنے مدارات کرنی ساتھ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی انکی
کلام کرنا مت سہولت سے اور حیا شرم کرنی اور وہ ایک حالت ہے کہ وارد ہوتی ہے آدمی پر بسبب خوف عیب لگانے کی اور حیا اچھی انقباض نفس کا ہے
اوس چیز کی ہے کہ بری ہے شرع میں اور کہا جنید نے کہ حیا ایک حالت ہے کہ پیدا ہوتی ہے بسبب دیکھنے نعمتوں الٰہی کی اور تقصیر کی

اس سی معلوم ہوتا ہی کہ بدخلقی بہت بلکی ہوگی میزان اعمال مین **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّيْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہی بسبب خلق نیک کی اپنی درجات کی نماز گذار کا راتون اور روزہ رکھنی والی کا دنون کا نقل کی ابو داؤد نی **ف** کہا بعض نی کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہی کہ تحمل ہو لوگون کی ایذا کا اور ترک کری بدلا لینی کو اور درگذر کری ظالم سی اور استغفار کری اوسکی لیی اور شفقت کری اوپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابو ذر سی کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تقوی کر تو اللہ کا جہان ہووی تو اور پیچھی کر برائی کی نیکی تاکہ مٹا دی نیکی اوسکو اور معاملہ کر لوگون سی ساتھ خلق نیک کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** تقوی کر یعنی ساتھ بجا لانی جمیع واجبات کے اور باز رہنی کی تمام برائیون سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہی دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہین مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہی کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہی کہ بیزار اور پاک ہو شرک سی اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہی کہ اعراض کری ماسوی اللہ سی اور ساتھ ان دونون درجون کی اور مراتب ہین کہ بعض اونکے برتر ہین بعض سی کہ ترک کرنا ممنوع کا ہی پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووی تو یعنی خلوت مین اور جلوت اور وطن مین اور سفر مین اور نعمتون مین اور بلاؤن مین اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہی تیری چھپی ہوئی باتون کو بھی جیسیکہ جانتا ہی تیری ظاہر کی باتون کو پس لازم ہی تجکو رعایت کرنی حقائق ادب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنی کی گناہون اوسکے سی اور دطائی سی منقول ہے کہ اونہون نی سنی آواز ایک قبر مین سے کہ میت کہتا ہی کیا نہین حج کو دی مین نے کیا نہین نماز پڑہی مین نی کیا نہین کیا مین نی ایسا اور ایسا پس جواب دیا گیا کہ ہان ای دشمن اللہ کے کیا تو نی یہ سب کچھ لیکن جب خلوت مین ہوا تو مقابلہ کیا سے تو نے اللہ کا ساتھ کرنی گناہون کی اور نہ لحاظ کیا تو نی اوسکا اور پیچھی کر برائی کی نیکی بالحرہ یعنی تجسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکی پیچھی نیکی کر تا پاک کری وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سی ہی تو بہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کری وہ نیکیان کہ ضد ہین ان برائیون کی کہا طیبی نی کہ آدمی کو چاہیی کہ مٹانی آثار سیئات کی ساتھ کرنی حسنات کی خارج تھو اور ہر بدی کی بدلی کری نیکی کہ اوسکی جنس سے ہی جیسیکہ گانا بجانا سنی اور صحبت رکھی اونسی کہ جو گرفتار ہیں ملاہی مین تو اوسکی بدلی مین قرآن سنی اور ذکر کی مجلسون مین بیٹھی اور اگر شراب پیوی تو اوسکی بدلی مین حلال چیز مین پینی کی صدقہ کرے اور تکبر کی بدلی مین تواضع کری اور بخل کا تدارک کری ساتھ دینی مال کی اچھی اور مٹانی سی مراد یہ ہی کہ مٹاتا ہی اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کو دل سی یا اعمال کی لکھی والی فرشتون کی دیوان سی اور یہ جب ہی کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہین نیکیان اسکی مظلوم کو عوض اسکی حق کی یا راضی کری اللہ تعالی اوسکو اپنی فضل سی منقول ہی کسی بزرگ کا حال کہ لوگون کو کہا کسی نے خواب مین بعد انتقال کے دیکھا پوچھا اونسی کہ کیا معاملہ کیا اللہ نی تم سی کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجہپر لیکن اوسنی حساب لیا مجسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجسے ایک دن کا کہ تہا مین روزی سی ایک روز جسکو بہوا وقت افطار کا تو لیا مین نی ایک گیہون اپنی یار کی دوکان سی پس توڑا مین نی اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہون میرا نہین ہے پس ڈالدیا مین نی اوسکو گیہون پر پس لی گئی میری نیکیون سے بمقدار نقصان توڑنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نی کہ چھوٹی گناہون کا کفارہ نیکیان ہوتی ہین ساتھی طرح اون گناہون کا جو کہ پوشیدہ ہوتی کبائر مین سے بسبب علم ہونی قول اللہ تعالی کی نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ اور بسبب علم ہونی حقوق اللہ جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر مین سے اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہین ساقط ہوتی حد اونکی اور نہین معاف ہوتی تو بہ سی صحیح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ

اور بعضی لوگون کی ساتھ ملے ہونا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانون مین اور بعضی لوگون سی الگ ہونا افضل ہی اور یہ مسئلہ غمس (کذا) آداب احیاء
مین کتاب حیاء مین نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمین توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگون سی اور اونکی عوام سی اور ملا رہی عمائدین خواص مین اور جمعہ
اور حج کی ساتھ جمعہ و جماعت مین اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کرے چنانچہ سلف کہا ہی عزلت
عالمین کی عزلت بغیر علم کی زلت ہی اور بغیر زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیون کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ رحم
الله لوگون سی الگ بھی تھی اور ملی بھی تھی ترجمہ **وعن** سھل بن معاذ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم
غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء رواہ الترمذی
وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ لابی داود عن سوید بن وھب عن رجل من ابناء اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس
یعنی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصی کو اس حال مین کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کی جس کی کہ چاہی نقل کیا یہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہون نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹون مین سی تہا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ بہری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسی کی آیا تہا امن و ایمان سے
ف بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دی گا اوسکو لوگون مین اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاوی گا اوسکی حق مین کہ یہ ایسا
ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت مین اور پہنچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور
غصہ کے روکنے کی تعریف اسلیے کی گئی کہ اوسنی قہر کیا نفس اماره پر اور اسلیے تعریف کی اونکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور جو کہ
غصہ کو اکتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا ٹھکانا جنت ہے اور حور عین جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ مرتب ہوا تری غصی کی روکنی پر پس کیا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنا یا احسان کرنا سی او پہر کہا توربشتی نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر ایسی احسان
نا احسان کرنی والی پر بدلہ ہی ترجمہ **وذکر** حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث سوید
کی کہ سر اوسکا یہ ہی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** زید بن طلحۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء رواہ مالک مرسلا ورواہ ابن
ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن انس وابن عباس اور روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب رہتی ہی اور میل و خلق کہ غالب ہی دین اسلام مین حیا ہی نقل کی یہ مالک نی یعنی
ابن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین انس اور ابن عباس سے
ف یعنی بیچ او چیز کی کہ مشروع ہی او سمین حیا بخلاف او چیز کی کہ نہین مشروع اوسمین مانند تعلیم علم اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی ساتھ حق اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی جیسیکہ بیان کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب ہر دین و الو
خصلت تہی سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہمارے ہی لیے ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینون کی بیچ تمام خصلتون کی واسطی قول
صلی اللہ علیہ کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تہی ناقص جیسے پہلون مین اور وہ کامل ہوتی ہمارے دین مین

کو صنعت سے دیکھنا آئینہ مین اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش و اور پیدائش خلق کی اسلیے کہ یہ دونون نعمتین اسکی بخشی ہوئی ہین سبب سے شکر کرنا اوپر
انکی اور اگر حسن ظاہر تو آئینہ مین معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ مین دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ مین معلوم ہوتا ہی نہین
اوسکو اوسکی ساتھ کیونکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون پایا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا
اور کو بھی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہ دعا یا خاص حضرت ہی کی لیے ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑھین کچھ اوسکی بعد کی
حدیث مین ہی جواب اسکا یہ جائز ہی ہر مومن کی لیے کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے
نہین تحقیق کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی مع **وعن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول اللہم حسنت خلقی فاحسن خلقی رواہ احمد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی
اچھی کی تونی پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی **ف** فرمانا یعنی مطلق یا وقت دیکھنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہ
اسکی حدیث حصن حصین مین رہی لائق ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تھی یا واسطی طلب
کمال کی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سب اچھی عادتین نبی خلق آنحضرت کا قرآن تھا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تھا خلق حضرت
کا قرآن پس طلب کرنا اچھا کرنی خلق کا حقیقت مین طلب تا نزول قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی مع **وعن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیارکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال خیارکم اطولکم اعمارا واحسنکم
اخلاقا رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون تمکو اسکی کہ بہتر تمہاری کون ہین عرض کیا
صحابہ نی کہ ہان خبر دیجیی فرمایا بہتر تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھی ہین خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جسکا اخلاق
نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کریگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کریگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو
مبارک ہی اور حقیقت مین عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول ہی مع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین
ایمانا احسنہم خلقا رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل تر مومنون کے
ایمان مین نیک تر ہی اونکی بیچ اخلاق مین نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نی مع **وعنہ** ان رجلا شتم ابابکر والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
جالس یتعجب ویتبسم فلما اکثر رد علیہ بعض قولہ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقام فلحقہ ابوبکر وقال
یا رسول اللہ کان یشتمنی وانت جالس فلما رددت علیہ بعض قولہ غضبت وقمت قال کان معک ملک یرد
علیہ فلما رددت علیہ وقع الشیطان ثم قال یا ابابکر ثلث کلہن حق ما من عبد ظلم بمظلمۃ فیغضی عنہا للہ عز و
جل الا اعز اللہ بہا نصرہ وما فتح رجل باب عطیۃ یرید بہا صلۃ الا زادہ اللہ بہا کثرۃ وما فتح رجل باب مسئلۃ یرید بہا
کثرۃ الا زادہ اللہ بہا قلۃ رواہ احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے برا کہا ابوبکر کو اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹھی تھی درحالیکہ تعجب فرماتی تھی اور مسکراتی تھی پس جب اوس شخص نے بہت کیا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نے بعضے بات اوسکی کا یعنی کچھ
اونہوں نی بہی اوسکی مقابلہ مین کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کھڑی ہوی پس پیچھے ہو لیا آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنی کیا
ہی یا پوچھنی کی لیی اور کہا یا رسول اللہ تھا وہ شخص برا کہتا مجکو اور تم بیٹھی ہوئی تھی پس جبکہ جواب دیا مین نی اوسکو بعضی بات کا اوسکی کا غصہ ہوئی آپ
اور اوٹھ کھڑی ہوی کیا معنی ہیں کیا یک سبب اسکا فرمایا کہ تھا تیری ساتھ فرشتہ جواب دیتا تھا اوسکو یعنی بدلا تیری طرف سی پس جب جواب دیا تو نی اوسکو بعضے

اور انتقام لیا اونہین نے اپنے نفس کو آیا شیطان پھر فرمایا اے ابوبکر تین باتین ہین سب حق ہین نہین کوئی بندہ ظلم کیا گیا ساتھ کسی ظلم کی پس چشم پوشی کی ہی
بندہ اوس سے یعنی چہوڑ دیا طلب رضا اور ثواب اوسکی کی نہ واسطی ستانی اور رسوائی کی اور نہ بسبب عجز کی مگر کہ قوی کرتا ہی اللہ سبب اوس ظلم کی یا اوس
خصلت کے مدد کرنی اوسکی یعنی مدد کرتا ہی اوسکی مدد کرنی توفی دنیا و آخرت مین اور نہین کہولا کسی شخص نے دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی ساتھ اوس
بخشش کے سلوک کرنا ناتے داروں اور مسکینوں سے مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ سبب اوس نیتی کی بہتایت مال کی اور برکت یعنی ظاہری یا باطنی اور نہین
کہولا کسی شخص نے دروازہ سوال اور گدائی کا چاہتا ہی ساتھ اوسکی بہتایت مال کے یعنی نہ بسبب حاجت ضروری کی مانگتا ہی مگر کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی
بسبب اوس سوال کی کمی کو یعنی کمی حسی یا حقیقی کو نقل کی یہ احمد نے **ف** تعجب تی تہی یعنی بسبب آہنی اوس شخص کے اور قلت حیا اوسکی کی یا بسبب
صبر ابوبکر اور کثرت قار اونکی کی اور مسکراتی تہی یعنی بسبب دیکہنی فرق کی دونوں شخصوں مین اور نہ بسبب دیکہنی اوس خیر کی کہ مرتب ہوگی دونوں کے
فعلوں پر یعنی وہ شخص لائق عذاب کامل کی ہوا اور ابوبکر پر رحمت نازل ہوتی تہی و جواب یا الخ لینے عمل کرنی کو رخصت پر کہ جائز ہی عوام کو اور ترک کرنی کی
عزیمت کو کہ مناسب ہے مرتبہ خواص کے فرمایا اللہ تعالی نی وجزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ اگرچہ جمع کیا ابوبکر نے درمیان
لینی بعض حق اپنی کے اور درمیان صبر کرنی کی بعض سے ولیکن چونکہ مطلوب اونکی لیی کمال تہا کہ مناسب ہے مرتبہ صدیقیت کے نہ پسند آیا حضرت
کو اور غصہ ہوئی یعنی تیز ہوئی مانند تیز ہونی غصہ کرنیوالی کی اور اوٹہ کہڑی ہوتی یعنی اوس مجلس سے بسبب عمل کرنی کی قول اللہ تعالی پر
ولو انہم صبروا او صدوا عنہ اور آپڑا شیطان یعنی چڑہ گیا فرشتہ اور شیطان حکم کرتا ہی بیحیائی اور برائی کا پس فرماین تجہپر یہ کہ تعدی کرے کوئی تو اپنی
دشمن پر اور ہو جاوے تو ظالم بعد اوسکی کہ تہا تو مظلوم اور روایت کیا گیا ہی کہ ہو تو بندہ اللہ کا مظلوم اور نہو تو بندہ اللہ کا ظالم اور چشم پوشی کرنی کی لحم
یعنی درگذر کرنے اوس سے اور ترک کرنی جواب اوسکا یا مطالبہ اوسکا دنیا مین یا مطلق معاف کر دی شرح **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ**
صلی اللہ علیہ وسلم لا یرید اللہ باہل بیت رفقا الا نفعہم ولا یحرمہم ایاہ الا ضرہم رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور
روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں چاہتا اللہ تعالی ساتھ کسی گھر والوں کی نرمی کو مگر کہ نفع دیتا ہی اللہ
اونکو بسبب اوسکی اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر پہنچاتا ہی اللہ اونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ع

باب الغضب والکبر

یعنی باب ہی غصہ کا اور تکبر کا **ف** غضب ساتھ زبر غین و ضاد کی غصہ کرنا اور حقیقت
غضب کے ایک حالت اور صفت ہی کہ باعث حرکت نفس کے ہوتی ہی جانب خارج کی بقصد بدلہ لینی کی اور دفع کرنی مکروہ کی اسلئی کہ روح حیوانی میل کرتی
ہی حالت غضب مین طرف اوسکی کہ غصہ آتا ہی اوسپر بدلہ لیوی اوس سے اور دفع کرے مکروہ کو اور اسی سبب سے سرخ ہو جاتا ہی منہ اور مونہہ لجاتی ہین رگین یہ
جیسیکہ حالت خوشی مین بہی میل کرتی ہی خارج کی طرف تا پیش آوے محبوب کے چنانچہ اسلئے حقیقت افراط غضب کے اور خوشی کی خوف ہوتا ہی ہلاک کا
بسبب نکلجانے تمام روح کی باہر کیطرف اور غم اور خوف مین روح اندر کو چلی جاتی ہی اور زردی مونہہ کی اور لاغری بدن کی اسی سبب سے ہوتی ہی اور
ان جگہ مین بہی خوف ہلاک کا ہوتا ہی بسبب چلی جانے روح کی اندر کی جانب یہ سب ہوتی اوسکی کی مطلق اور یہ جو آیا ہی کہ جو کوئی ناسی سے اس افعال کرتا اللہ پر
غضب ہوتا ہے مجازا ہی یعنی کرتا ہی اوس سے وہ معاملہ کہ کرتا ہی بادشاہ وقت غصے کے اپنی دشمنوں پر کہ بدلہ لیتا ہی اور عذاب نازل کرتا ہی اور ضد
غضب کے حلم ہی اور حلم عبارت ہے تسکین اور استقلال نفس سے اسطرح کہ اوسکو وقت پہونچنی کی محبوب کے پاس سے تغیر نکرے جیسیکہ صحیح حدیث میں تفسیر
آئی ہی کہ جب وقت دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ اضطراب کیا جیسا کہ اوسکی قوم نے کیا آنحضرت نے اوسکی لیی حلم و وقار ثابت فرمایا اور غضب بہی کبہی
حق پہنچاو اور غیر محمود وہ شرع پہ نہ چلی اور اگر حق کی لیی ہو تو محمود ہے اور مقصود یہ ہے کہ مطلق دور کرنا غضب کا نہیں ہی بلکہ کرنا اوسکا موافق حق کی

اور غضب سبب انتظام میں انکی رہنمای حیات کا ہی بسبب دفع کرنی ضرر ان امور منافیات کی اور اسی جہت سے نباتات میں نہیں غضب پیدا کیا ہی کہ نہیں ہی ہر کوئی قادر ہی
اوسکی ہلاک کرنی پر مخالف حیوانات کی اور حکمت کاملہ الٰہی نی حیوانات میں آلات پیدا کیی ہیں کہ انسی دفع کری موذی کو مانند سینگ اور سم کے اور آدمی
کی ذات میں اگرچہ ایسی چیزیں نہیں پیدا کی ہیں ولیکن اوسکو عقل و تدبیر سکھا دی ہی کہ اوس سی ہر طرح کے ہتیار کہ لائق اور مناسب حال کی ہوں بناوی
اور موذی کو دفع کری اور ایسی ہی قوت شہوت کا سبب ہے کہ اچھا دیکھنا نفس اپنے کا اور خوب جاننا صفات نفس کا ہی اور جب اسکا اظہار کری اور بسبب اوسکی اگر
سو ہمت اور بلندی فخر ہوندی اور فرمانبرداری حق اور مانتی اوسکی سی انکار کری اور سرکشی ہو نفس تکبر اور مستکبر ہوگا اور کبر اور تکبر مذموم ہی کہ برخلاف
واقع کی ہو اور اپنی ذات اوسکی کی صفات اور کمالات کے دعوی کرتا ہی زوال ریاست کا اور تصنع کی رو سی اظہار کری اور واقع میں وہ فضائل کہ سبب اونکی
سو ہمت اور بلندی فخر ہوندی موجود ہوں تو مذموم نہیں اور مقابلہ میں تکبر کی تواضع ہی اور تواضع توسط ہی درمیان کبر اور صغر کی کبر یہ ہی کہ جو کچہ کہتا ہو
اوس سی زیادہ کا دعوی کری اور صغر یہ ہی کہ اپنی مقام سی فروتنی کری اور جس چیز کا استحقاق رکھتا ہی اوسکو بہی ترک کری اور تواضع قائم ہوتا اوپر
طریقہ توسط اور اعتدال کی ہی اور مشائخ صوفیہ قدس اللہ اسرارہم نی جبکہ صفت تکبر کی نفس میں غالب دیکہی تو انتہا سا بالغہ اوسکی ازالہ میں کیا تو مغرور
کو جگہہ تواضع کی رکہا تا نفس مقام تواضع میں ٹہہری لیکن کمال توسط اور اعتدال ہی ہی تمام احوال میں ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اوصنی قال لا تغضب فردد ذلک مرارا قال
لا تغضب رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وصیت کیجیی مجکو فرمایا کہ غصہ مت کر
پس پہر اوس نی کی اوسی ہی بات کئی بار فرمایا غصہ مت کر نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ہر بار کہ اوس شخص نی وصیت طلب کی جواب اوسکا یہی فرمایا
کہ غصہ مت کر اسلیی کہ اوس شخص میں صفت غصہ کی غالب تہی اور عادت شریف ایسی ہی تہی کہ موافق حال ہر سائل کی جواب دیتی تہی اور ہر ایک
کی درد کا مناسب حال اوسکی کی علاج فرماتی تہی پس اوسکی حق میں اسکی منع کرنی کی تاکید مناسب جانی اور کہا بعض محققین نی کہ غضب وسوسہ
شیطانی سی ہی نکل جاتا ہی آدمی بسبب اوسکی حد اعتدال سی صورت میں اور سیرت میں یہانتک کہ کلام کرتا ہی باطل اور کرتا ہی فعل بری شرعا اور
عرفا اور دل میں کینہ اور بغض رکہتا ہی اور سوای انکی بہت سی بری چیزیں کہ نشانیاں بدخلقی کی ہیں کرتا ہی بلکہ کبہی کفر بہی سرزد ہو جاتا ہی غصہ
والی سی اسلیی کئی بار حضرت نی اوسکی منع کی تاکید کی باوجود الحاح سائل کی زیادتی اور تبدیل کو پس گویا کہ فرمایا اوسکو کہ چاہا کہ خلق اچہا اور خلق
جوامع الکلم سی ہی پہر علاج اوسکا معجون مرکب علم و عمل کی ہی یعنی یہ جانی کہ سب کچہ اللہ ہی کی طرف سی ہی میں ضرر پہونچانی والی پر کیوں غصہ
کروں اور اپنی نفس کو نصیحت کری کہ غضب اللہ کا بہت بڑا ہی اور باوجود اسکی درگذر فرماتا ہی کہ کتنی مخالفت کرتی ہیں لوگ اوسکی حکم کی اور وہ
غصہ نہیں ہوتا ہی سبحان اللہ کیا اچہا مالک ہے ہمارا جل شانہ وعز سلطانہ تو ایسا کہاں کا بڑا آیا کہ جہینکی ناک کاٹی ڈالتا ہی اور اعوذ پڑہی اور
وضو کری تاکہ شغل میں لگ جاوی نفس ۱۲ ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الشدید بالصرعۃ
انما الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہیں ہی قوی اور پہلوان وہ شخص کہ پچہاڑی لوگوں کو قوی اور پہلوان حقیقت میں وہ شخص ہے کہ مالک ہو اپنی نفس کا وقت غصہ کی نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** کہ سخت اور قوی ترین دشمنوں کا ہی جیسی کہ فرمایا اعدی عدوک التی بین جنبیک اور بدن کی قوت ظاہریہ
نفسیہ فانیہ ہی اور یہ قوت دینیہ باطنیہ ابدیہ باقیہ ہی پس نفس کا مارنا عجب چیز ہے اور پچہاڑنا آدمی کا کیا حقیقت رکہتا ہی مردی نہ زور بازو
والی نہ زور رکہتی ۱۰ بالنفس اگر برآئی دانم کہ شاطری ۱۲ ح ع **وعن** حارثۃ بن وہب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الا اخبرکم باهل الجنة کل ضعیف متضعف لو اقسم علی الله لابره الا اخبرکم باهل النار کل عتل جواظ مستکبر
متفق علیه وفی روایة لمسلم کل جواظ زنیم متکبر اور روایت ہی حارثہ بیٹی وہب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه
وسلم نی کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی اون لوگون کی کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جو بڑا تکبر کرنیوالا
ہو بسبب ضعف اور شکستہ حالی اوسکی کی اگر قسم کہاوی الله پر البتہ سچا کرتا ہی الله تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون کی
ہر سخت گو جھگڑالو یا باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہی ہر سخت گو موٹا
حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہین ہی اور لفظ متضعف مین مشہور تو زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی
جو ذکر کیا گیا اور بعضون نی زیر بہی پڑہی ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونی سی یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگی
جیسی کہ اہل اور قسم اخیر اور سچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سی معنی بیان کیی ہین علمانی ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر بطمع لطف
و کرم الہی کی اور اعتماد کرنی کر اوسکی لطف پر کہ سچا کریگا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی اوسکی طمع اور اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی
قسم اسکی ٹوٹتی نہین اور دوسری یہ کہ اگر سوال کرتا ہی پروردگار سی کہ بقسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہ
کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کریگا یا نہ کریگا تو سچا کرتا ہی اوسکو الله تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ
وہ کہ اپنی کو کسی قوم کی طرف منسوب کرتی ہی اور واقع مین جو وی نہین یا نہین سی جیسی کہ قرآن مجید مین یہ دو صفتین یعنی عتل او زنیم بیچ شان ولید بن
مغیرہ کی واقع ہوئی ہین ۲ع ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل النار احد فی قلبه مثقال
حبة من خردل من ایمان ولا یدخل الجنة احد فی قلبه مثقال حبة من خردل من کبر رواه مسلم اور روایت ہی
ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشگی کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی
کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ جسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہ مسلم نی
ف ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سی
اور ظہور ایقان سی اصلی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہین ہی قابل زیادتی اور نقصان کی اور یہی اوسکی بہت مین کہ شاخ ہین
حقیقت اور ماہیت ایمان ہی مانند نماز اور زکوة اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند توجہ اور ترحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسی کہ اس
حدیث مین فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبة اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبة من الایمان اس لیی کہ اجماع
ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان مین پس معنی حدیث کی یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہوکر اوس سی اور
خصلت بری سی یا تو بسبب عذاب دینی کی صاف کری الله تعالی یا بسبب عفو کرنی کی پہر داخل کریگا بہشت مین اور کہا خطابی
نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ الله تعالی جب چاہیگا داخل کرنا اوسکا جنت
مین تو نکال ڈالیگا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کریگا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی
تکبر کرنا لوگون پر ہی ۲ع **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یدخل الجنة من کان فی قلبه
مثقال ذرة من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبه حسنا ونعله حسنا قال ان الله جمیل
یحب الجمال الکبر بطر الحق وغمط الناس رواه مسلم اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی

نہیں داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکہتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا
اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکہتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے
ف مراد ذرہ سی یا تو چھوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت دہوپ کی چمکتا ہی اور مراد شخص سے جنہنی پوچہی تہی معاذ بن جبل ہین یا عبداللہ بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکہتا ہی اونکی ہستی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکا بنظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سناتی اور دکہانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکہی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچہنی والی نی جو دیکہا کہ عادت
متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اونسی خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور
افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیی اور بعضون نے کہا کہ جمیل ہی معنے
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل ہی معنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت و حسن جمال کا ہے
اور بعضون نے کہا نیکو کارساز بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتہ حق کی اور دفع کرنا
اور قبول نہ کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکہی ہین باطل کرنا جانا حق کا ع **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَکِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
شَیْخٌ زَانٍ وَمَلِکٌ کَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَکْبِرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اون سی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت
مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت و عنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب دکہ دینی والا ایک تو بڈہا زناکار اور دوسرے
پادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالے
کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون سے ساتہ
عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معنی یہی ہی اور
یہ سب کنایہ ہی نارضامندی اور غضب الہی سی اوپر اسلیی کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہی تو نگاہ نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی
اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زناکار اسلیی کہ جب برا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی معذور طبعا تو بڈہی
کی حق مین کہ شہوت نہین رکہتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہے یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ
بولنا اسکی حق مین تجاہل ہی اوس پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور
یہ ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور پادشاہ خود قادر ہی اوسپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس
اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیی بد ہی اور فقیر کی لیی کہ اسباب تکبر کی سی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنماتر اور
دلیل ہے اوسکی خبث باطن اور رذیلہ طبعی پر سہ کس زشت است از گدایان زشت + روز سرد و برف و آنگہ جامہ تر + اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکہتے
ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملایمت لوگون کی سی کہ باعث دفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین عیال
کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی ہونی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

ابیری کی حاجت ہو یا بدا اور بسبب ہونے زنا کی بد تر تھی حق مین تہی عقلا اور عرفا وجب ہوئی اوپر اوسکی سنگساری تخصیص کہ شیخ سی مراد بڈھا ہی اسواسطے
کہ یہ آیت منسوخ اسکی شیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا ہی بسبب
فاسد کی اسلیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا مطلق بیچ جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سی وہ شخص ہے کہ تکبر
کرنی تھی اسلیے کہ تکبر کرنا اغنیا متکبرین کی صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب سے اور حقیقت کرنا ہی اپنے
اوسی میال کی لیے اور جو قادر ہونی کی کسب پر جیسا کہ دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین اور نہیں شک ہے کہ یہ تکبر کرنا نفس سے داخل ہونا بے اور
ریا اور شمعہ کی ساتھ ضرر پہنچانی نفس کے اور کرنی سوال کے اور لینی مال کے بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کی سی خصوصا جبکہ تکلف کری اور
بناوے وضع بزرگون کی سی مانند ہمیشہ تھا کی کہ جو کہتی ہیں حلال چیزیں کہ حلال ہے اسکے سبب ہماری اور حرام وہ چیزین ہی کہ حرام کی ہین ہیں ساری
مرکب تحت بیانات ہی کہ عاجز ہین اس سے یہی کہا اگرچہ تو ہیں حد کمال کو پہنچے **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا أَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِي رِوَايَةٍ
قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی
ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میرا ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ
اپنے جھگڑے ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات اپنی کی او چاہی ایک طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات اور صفات
میری کی تو ڈالونگا میں اوسکو آگ میں یعنی آگ عذاب میں کہ اسکے حق میں فرمایا ہی فانھا جزاء الکافرین وبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت
مین ہے کہ پھینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا جیسے کہ ڈھیلی کو پھینکتے ہی بیچ راہ کی واسطی بی اعتباری
کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نی بیان کی ہی واسطی سمجھانی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی یہ
دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیے ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی نہین اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہین یعنی جود و کرم اور مہربانی
صفتین میری ہین کہ خلق کو بھی اونسی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی متصف کرنا اونکا ساتھ اونکی بطریق مجازکی مگر یہ دو صفتیں کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا اونکا درست نہیں بمشابہ کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسری کا اونکو ممکن ہوگا اور کبریا اور عظمت لغت
میں دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتھ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضون نی کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی بیچ ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نجانی
اور عظمت عبارت ہے ہونی اوسکی سی اسطرح کا کہ اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہین پس نسبت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس ان لحاظ تشبیہ دی کبریا کو
چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ **الْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبَهُ مَا أَصَابَهُمْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹے اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کھینچتا اپنی نفس کو
یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی
آفات و بلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ بنفسہ میں ب تعدیہ کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعد کرتا ہی

اوسکو لوگون سی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا باب مصاحبت کی لیے یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کے بیچ جانے اوسکی کی طرف کبر کی اور
عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسا اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور حاصل معنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ
اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی واسطی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اوسکی جگہ اور مرتبہ سی کہ اوسمین ہے جگہہ اوسکا اور درجہ بابت ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے
اور رہتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین رکھتا نفس کو سرکشی اور تکبر سی الخ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ**
عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ
مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی اپنی دادا سی اوسنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے
جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چہوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورتے اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا
ہوگی اور ڈہانکی گی اونکو خواری ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام رکہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر
اونکی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے
بدن سی بہین گی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چہوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علما نی کہا بعضون نے کہ یہ
کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسے کہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹہنا اور عود کرنا بدنو
ساتہ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکہتا نہین چنانچہ اسی کہا فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹہنا متکبرون کا ہے بہیأت چیونٹیون کی حقیقت مین لیکن
صورت مین مردون کی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتہ اونکی اوٹہیں گی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتہ اس
صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رح کی ہی اور ملا علی قاری نی بہت سی قول یہان نقل کیے ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی ایسے نہین لیتے کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیے جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹہینگے
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوی گی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہا چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علما سی نقل کرکر پہر اوپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کری گا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتہ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال پہر کردی گا اون کو موقف جزا
مین اوپر صورت ذکر کیے گئی کی از راہ اہانت اور ذلت دینی اونکی کی یا چہوٹی ہوجاوینگی ہیبت الٰہی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب
کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت بہی ہوئی ہی تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی صورتون کی موافق صفتون اور حالتون اپنی کی پس اسرار سے
جانا جاتا ہی اشکال و اسما علم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتہ زبر بے اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتہ پیش بے اور زیر لام کی مشتق ہے
بلس سے بمعنی تحیر اور ناامیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور نار آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتہ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتہ
اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتہ زبر خ کی معنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہے عصارۃ اہل النار کا اور عصارہ ہے اور پیپ لہو

اور خون کہ بہی گنا ہون سی ہی **وَعَنْ** عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطٰنِ وَاِنَّ الشَّيْطٰنَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجہائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہیی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بہی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹہکر وضو کری اور دو رکعت نماز کے پڑہی واسطی اللہ تعالی کی **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَاِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَاِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیے کہ بیٹہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح السنہ مین ہے کہ حکمت امر مین یہ ہے کہ قائم مین کوئی حرکت وجوش آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بنسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہے کہڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ بیچ تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون وآرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ اَيْضًا هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی اسما بیٹی عمیس سی کہا اسما نی کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور خوشی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو باین حیثیت کہ نہ ڈرتا ہی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر وقہر کیا لوگون پر اور ظلم وفساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خداوند جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت وعزت مین سب سے برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا فکر دین کا اور مشغول ہو دنیا مین اور بہول گیا مقبرون کو اور کہنگی وبوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز وناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جاتا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کرے دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صالح کی تاکہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال وجاہ اوس سی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اور امیدواری اوسکو کسی چیز کی حرص کی طرف لیجاتی ہی اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر لیجاتی ہی جدھر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی میں اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبروریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور بیہقی نی کہ نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بھی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بھول گیا مقبروں کو یعنی اہل مقبروں کو کثرت نہ پکڑی ساتھ اونکی یاد کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بھول گیا موت کو ساتھ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیئی اور طمع الخ عجیب نقل ہی سید شاذلی سی کہ وہ پوچھی گئی کیمیا سی اونھوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہیں گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات کی کہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت میں ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بھی اور بیہقی نی تتمہ میں عمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بھی اپنی مستدرک میں اسماء بنت عمیس سے اور اسمیں شک نہیں ہی کہ کثرت طرق تقویت دیتی ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود اسد اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کے اور نہایت کار یہ ہوگی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال میں اتفاقا پس واعظوں میں لائق ہی یہ کہ جو اوسپر عمل بطریق اولی **مع** **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ يَكْظِمُهَا اَبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گھونٹ افضل نزدیک اللہ عزوجل کی گھونٹ غصہ کی اس کو پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ قَرِيْبٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتھ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس نی صبر کرنا نزدیک غصہ کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکھی خدای تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سی اور پست ہوتا واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار میں اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتھ اوس چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے **مصرع** اگر مردی احسن الی من اساء پس ابن عباس اسکی تفسیر میں کہتی ہیں کہ مراد دفع کرنی برائی کی سی ساتھ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کری اور اگر کسی سے برائی پہنچے درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم **وَعَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَيُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونھی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبھی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **مع** **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ

صَغِيرٌ وَفِي أَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِي أَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيرٌ وَفِي نَفْسِهِ كَبِيرٌ حَتّٰى لَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ
كَلْبٍ أَوْ خِنْزِيرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہا اس حال مین کہ منبر پر تہی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو واسطی کہ مین نی سنا ہی پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص تواضع کری ساتہ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب نیکی کی اپنی کو نظر کمی سی اور لوگون کی آنکہہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اوسکی
مرتبہ کو بسبب اس خصلت نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدا ہی تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکہون مین حقیر ہی اور اپنی
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوارتر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی **وَعَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوسَى ابْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ
عِنْدَكَ قَالَ مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قابو پاوی تو بخشدی **ف** یعنی درگذر کری اوس شخص
کو جسنی ظلم کیا اور رنج دیا اوسکو اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کرنیکا اسلئی کہ تمام مالب نیر مال الدرجات صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کے **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَهُ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
إِلَى اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهُ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب
لوگون کی سی تو ڈہانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی اپنی غصہ
اپنا لیسی لوگو سے باز رکہیگا اللہ تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کے اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ
فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَى وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى
مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْخَمْسَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس لیکن وہ چیزین نجات دینی والی ایک وہ تین سی ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر میں اور دوسری
کہنا حق کا حالت خفا مندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور لیکن وہ ہلاک کرنی والی چیزین پس وہ بہی تین
ہین اول خواہش نفس کے کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل وحرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گھمنڈ کرنا مرد کا ساتہ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک
جاننا اور اپنی صفتون کو خوش کہنا کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہین خصلتون
ذکر کی گئیں سے ہی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سے راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات کے
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع ہو پہنچا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف تا حق اوس

غلافت واقع کی نکری اس سبب سے اور اگر کسی صالح سی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت برائی نکری اوسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہی کہ میانہ
کری یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علما نی کہ بقدر قوت کی ہم پہونچنا معیشت مین
افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا
یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص غرا بہراری کی گئی یعنی طبیعت
آدمی کی خالی بخل اور حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکے کرتا ہی اور بطور حاملہ فرمان اوسکی سی نہین نکال سکتا اور خراب نفس طبیعت
ہوتا ہی پس ایسا نہونا چاہیی اور ستحسن الخ یعنی بڑی ہی انمین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سی اور
خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جانی کی مانند بدعتی کے
کہ گمان کرتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی الخ

باب الظلم

یہ باب ہی بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکھنا ایک
چیز کا بیچ جگہ غیر وصل اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہی واقع نہو سا یہ زیادتی یا نقصان کے یا بوقت
و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی
مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابن عمر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیرون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم
ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم و بایمانہم یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین کہ
عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیت مین قل من ینجیکم
من ظلمات البر والبحر الخ **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی الظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ
ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وھی ظالمۃ الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ
پکڑیگا اوسکو نہین چہوڑیگا اوسکو اور نہین بہاگ سکیگا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہ آیت ویسا ہی طرح ہے
پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی ہے
ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور ہو ساتہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون الخ **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسھم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابھم ثم قنع رأسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا یعنے صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم اون لوگونکی مکانون
مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی
اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب رونی کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہونچی تمکو وہ چیز
کہ پہونچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سی ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی ہو اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

ومنسنہ وقوع عذاب کا ہی یاد رہو اور عبرت پکڑو کہ مبادا تم سے بھی تم سی بھی فعل مثل اونکی کی وجود مین آوی اور اونکی سزا کو تم بھی پہونچو اتکا آنحضرت نی سر اپنا

چادر سی اوڑہا اور جلدی چلی یہانتک کہ گذر گئی اوس مکان سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** حجر سا ایک مکان ہی اور یہ ثمود کی قوم تہی یعنی قوم صالح پیغمبر

علیہ السلام کا ہی اور یہ گذرنا حضرت کا وہان سی وقت جانی غزوۂ تبوک کی تہا اور حضرت نی چادر ڈالکر وہانسی جلدی سی گذر گئی مانند ڈرنی اونکی کے گو

نہ پڑی نظر اونکی مکانون پر اور کیا یہ حضرت نی واسطی تعلیم امت کے تاکہ پیروی کرین حضرت کی اور جمع کیا درمیان قول اور فعل کی تاکید ایا اسلیے کہ

حضرت نہایت خوف الٰہی رکہتی تہی جیسیکہ فرمایا ہی انا اعلمکم باللہ و اخشاکم اور آیا ہی کہ آنحضرت نی منع کیا کہ اوس جگہ پانی پیوین اور کہانا کہاوین

اس مین دلیل ہی اسپر کہ ظالمون کی مکانون کو وطن اور جگہ رہنی کی نہ ٹہراوی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم من کانت لہ مظلمۃ لاحد من عرضہ او شیٔ فلیتحللہ منہ الیوم قبل ان لا یکون دینار ولا درہم ان کان

لہ عمل صالح اخذ منہ بقدر مظلمتہ وان لم تکن لہ حسنات اخذ من سیئات صاحبہ فحمل علیہ رواہ البخاری

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کچہ حق بہائی مسلمان اپنی کا آبرو ریزی اوسکی سی

ساتہ کرنی غیبت اور برا کہنی اور مانند اونکی کی یا کچہ اور سوا خون اور مال سی اسے چاہیئی کہ معاف کروا وی اوس سی اوس حق سی آجکی دن یعنی دنیا مین

پہلی اس سی کہ نہ ہو دینار اور نہ درہم کہ دیوی بدلی حق کی روز قیامت کے اگر ہوگا واسطی اوسکی عمل نیک لیا جاویگا اوس سی موافق ظلم اوسکی کی جو کیا ہی

یا موافق اوس چیز کی کہ لی ہی اور اگر نہین ہونگی ظالم کی لیی نیکیان لیا جاویگا برائیون صاحب اوسکی سی کہ مظلوم ہی پس لادی جاوین گی ظالم پر نقل

کی یہ بخاری نی **ف** یعنی جزا ظالم کی روز قیامت کے یہ ہی کہ نیکیان اوسکی مظلوم کو دینگی اور اگر وہ نیکیان نرکہتا ہوگا تو گناہ مظلوم کی اوسپر

رکہینگے اور اوسکو بسبب اوسکی عذاب کرین گی اور مظلوم کو عذاب سی کہ بسبب ان گناہون کے مستحق اوسکا ہوا تہا نجات دین گی اور جو اوپر کہا کہ

نہو دینار اور نہ درہم اوسمین یہ تنبیہ ہی اسپر کہ واجب ہی اوسپر یہ کہ بخشوا وی حق اوس سی اگرچہ بدلی دینار اور درہم کی ہو اسلیے کہ لینا دینار اور درہم کا

آج بخشنی والی پر آسان ہی لینی حسنات کی سی یا رکہنی سیئات کی سی بر تقدیر نہ بخشنی کی اور موافق ظلم اوسکی کی مقدار طاعت و معصیت کے اور

کمیت اور کیفیت کی سپرد علم الٰہی کی ہی کہ کتنی اور کیسی لیی جاوین گی اور کہا ابن مالک نی احتمال ہی یہ کہ نیکیان اور برائیان جو لی جاوین گے

تمثال ہون مجسم ہو کر کہ ہو جاوین مانند جواہر کی اور احتمال یہ بھی ہی کہ جو نعمتین اور عذاب کہ تیار کیی گئی ہین اونکی لیی ملین گی **وعنہ**

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ما المفلس قالوا المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال ان

المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا

وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ

اخذ من خطایاہم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی فرمایا صحابہ سی کہ آیا جانتی ہو تم کہ کون شخص ہی مفلس کہا بعضی صحابہ نی کہ مفلس ہم مین وہ شخص ہی کہ نہین ہی درہم واسطی اوسکی اور نہ اسباب یعنی نقد

و جنس سی کچہ نہ رکہتا ہو حاصل یہ کہ اونہون نی جواب یا ساتہ اوس چیز کی کہ وہ جانتی تہی بحسب عرف اہل دنیا کی اور غافل ہوئی امر آخرت سی پس فرمایا

تحقیق مفلس میری امت سی یعنی امت اجابت سی تحقیق یہی وہ شخص ہی کہ آوی گا دن قیامت کے ساتہ نماز اور روزی اور زکوۃ کی یعنی طرح بطرح کے

عبادتین مقبول اوس پاس ہونگی اور آوی گا اس حالت مین کہ گالی دی ہی کسیکو اور تہمت کی ہی کسیکو اور کہا گیا ہی مال کسی کا یعنی ظلم سی

اور خون کیا ہی کسی کا یعنی ناحق اور مارا ہی کسیکو بغیر استحقاق کی یا زیادہ اوس چیز سی کہ مستحق اوسکا تہا یعنی بیکہ مفلس حقیقی وہ ہی کہ حسنی نام

کیا دمیان انکا جاوے اسکے اور ان برائیون کی لیس پا جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق یعنی نیکیوں ظالم کی سی اور یہ یعنی اور شخص صاحب حق نیکیا ن اوسکی سی پس اگر تمام ہو جاوین گی نیکیاں اوکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ سزا گناہ کی کہ اوسپر حق یعنی ہنوز جو ادا ان حقوق کی کہ اوپر اوسکے تمام نہو گی کہ یہ مانی سو جاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلوموں کی اور ڈالی جاوینگی ظالم پر پہر ڈالا جاوی کا وہ آگ دوزخ میں نقل کی یہ مسلم نی

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہیں ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اسد کسی کی لیے تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھ اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس کی یہ ہے کہ جو ذکر کی مین نی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہیں کہ جسکے پاس مال نہو یا جس پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہیں ہی اسلیے کہ یہ افلاس منقطع ہو جاتا ہی سبب مرنے اوسکے کی اور کبھی منقطع ہو جاتا ہی بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتؤدن الحقوق الی اہلہا یوم القیمۃ حتی یقاد للشاۃ الجلحاء من الشاۃ القرناء رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حقداروں کے دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا منڈی بکری بی سینگ کی بکری سینگ والی سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیوں کا کیا حیوانات سی بہی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہیں ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علما نے کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا اور ملا علی نی لکہا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہیں پوشیدہ الیکن کہا جاوی کہ بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اسد تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسال عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہیں ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر** حدیث جابر اتقوا الظلم فی باب الانفاق اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب انفاق کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکونوا امعۃ تقولون ان احسن الناس احسنا وان ظلموا ظلمنا ولکن وطنوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسنوا وان اساءوا فلا تظلموا رواہ الترمذی روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کریں لوگ نیکی کریں ہم اور اگر ظلم کریں ظلم کریں ہم ولیکن قرار دو اپنے نفسوں کو اسپر کہ اگر نیکی کریں لوگ پس لازم ہی تمپر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کریں لوگ پس ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف** امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی ہر تابع لوگوں کا عقل مین غیر ثابت اپنی رای پر اور تا مبالغہ کی لیے ہی اور صورت کو معنی نہیں لیتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہوؤن گا ساتھ لوگوں کی جیسی کہ ہوں گی وہ ساتھ میری اگر وہ مجہسی بہلائی کرینگی تو مین بہی بہلائی کرونگا اور اگر وہ برائی کرینگی تو مین بہی برائی کرونگا جیسیکہ ساتھ لفظ تقولون الخ کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو اسلیے کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کریں وہ نیکی کرو اور اگر وہ بدی کریں تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ لو مثل ابتدا کی جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینی کی مقید نہو ویا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور تیسرا خاص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکہا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزیں ہیں سو کہ غالب اور زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگوں کو بی تقریب اور بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اس جہت کی محبت نہیں بیچ ابتدا کی ایذا نہیں دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنے کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی ہی کہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ مغلوب کرتا ہی اوس ہی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ میں ظلم کی اور نیز
صدیقوں اور مقربوں کا ہی رزقنا اللہ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ وَ
لَا تُكْثِرِي فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللَّهِ بِسَخَطِ
النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ انہوں نی لکھا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکھو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو اوس خط میں اور کثرت نہ کرو یعنی
مختصر اور جامع لکھو پس لکھی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجہپر اور بعد سلام کی تحقیق میں نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ
ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہ خفگی لوگوں کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگوں کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوس میں ہے
اور خفگی مخلوق ہو بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سے ناراض ہوں تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر
لوگوں کی اور جو کوئی ڈہونڈہتا ہی رضامندی لوگوں کی ساتہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگوں کی اور سلام تجہپر نقل کی ترمذی نی
ف سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہیں کرتا اوسکی اور دفع نہیں کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگوں کو اوسپر
ایذا دیتی ہیں اور ظلم کرتی ہیں اوسپر یعنی اہل رضا خدا کی اگرچہ ہو تمام خلق سی بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہو تو شہ وہ راضی اور نہ یہ
اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط میں بہی لکہی اور آخر میں بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ع

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتِ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ وَفِي
رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری
یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہوں نی اپنی ایمان میں ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیوں حضرت کی یعنی بگمان اسکی کہ مراد ظلم سی
مطلق گناہ ہیں کہا اونہوں نی یا رسول اللہ کون سا ہم میں سی ہی کہ نہیں ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہی یہ
مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہیں ہی بلکہ مراد ظلم سی نہیں ہی مگر شرک کیا نہیں سنا تمنی قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شریک کر تو
ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کو ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزوں کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی
اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ نہیں ہے مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہیں وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** بعد لفظ بظلم کی بقیہ آیت یوں ہی کہ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ یعنی یہ لوگ ہیں کہ اونکی لیے امن ہی اور یہ راہ سیدہی
پانیوالی ہیں اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم میں کہ اوس سے
گناہ نہیں ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہیں مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی
شرک ضد ایمان ہی ہاں ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے
جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسا کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتوں کو عبادت
میں شریک حق کا کرتی تہی شرک دو وجہ دار خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہاں مراد شرک عبادت میں ہی اور نفس قرآن

دلالت کرتی ہی اوس پر وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنی ایمان نہیں لاتی اکثر اونکی مگر در حالیکہ مشرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی
ساتھ زبان کی اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی
ظلم ہی یہ سیاقت تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو اور نہیں جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَن
يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہیں ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور
تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجھا تھا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کی اسلیے کہ شرک نہیں متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پس حاصل یہ ہی کہ حضرت نے
کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی الا
ایمان باللہ نہیں معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیے اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سے اور الازم
آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکھنے والے اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ولیکن اللہ تعالی نے نہین
رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بھی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ الخ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے
کہ کھوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطے دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسے
عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ
دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْإِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ
فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ
عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامہ اعمال مین طرح کے
ہین ایک وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوس مین ہی وہ وہ نامہ اعمال ہی کہ اوس مین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر
ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہی کہ نہین مہمل چھوڑیگا اوسکو خدای تعالی اور بالضرور
حکم کریگا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلا لی بحکم الہی بعض اونکا بعض سے یعنے فیصل کری اللہ بعضون پر ساتھ راضی
کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اوسکے
یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کے
حقوق مین پس یہ سپرد ہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری
اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جانے کا اور باقی موقوف
ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی الخ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ
وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بددعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہپر بددعا کری اسلیے کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سے مگر حق اپنا اور تحقیق
اللہ تعالی نہیں منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول من مشی مع ظالم لیقویہ وھو یعلم انہ ظالم فقد خرج من الاسلام اور روایت ہی اوس بن شرحبیل سے
کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ساتھ ظالم کے اور موافقت کرے اوسکی تاکہ قوت اور تائید کرے اوسکی حالانکہ وہ
شخص جانتا ہی کہ وہ ظالم ہی پس تحقیق نکلے گا وہ شخص اسلام سے یعنی کمال ایمان سے وعن ابی ھریرۃ انہ سمع رجلا یقول ان الظالم
لا یضر الا نفسہ فقال ابو ھریرۃ بلی واللہ حتی الحباری لتموت فی وکرھا ھزلا بظلم الظالم روی البیھقی الاحادیث
الاربعۃ فی شعب الایمان اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق ابوہریرہ نی سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی تحقیق ظالم نہین ضرر پہنچاتا مگر نفس اپنے کو
یعنی مراد اوسکا یہ تھا اور مین نہین کہتا پس کہا ابوہریرہ نے ہان یعنی غیر کو بھی ضرر پہنچاتا ہی قسم اللہ کی یہان تک کہ تغدری جانور البتہ مرجاتا ہی
اپنے گھونسلے مین دبلا ہوکر بسبب ظلم ظالم کے نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین **ف** حباری ساتھ پیش ح کی ایک جانور ہی کہ اوسکو
تغدری کہتی مین یعنی باز رکھتا ہی حق تعالی مینہ کو بسبب گناہ ظالم کی اور مرجاتی ہین بسبب اوسکی انسان اور جانور یہانتک کہ حباری بھی اور
تخصیص حباری کی اس سبب سے ہے کہ وہ بہت دور جاتا ہی واسطے پانی کی تلاش مین یہانتک کہ دیکھا ہی گیا اوسکی پیٹ مین حبۃ الخضرا نکلا ہی کہ وہ بصرہ
کی سوا اور کہین نہین ہوتا اور مسافت اوسکی اوگنے کی جگہ مین اور بصرہ مین کئی روز کی راہ ہی اور اوسکی گھونسلے کو دیکھا ہی کہ ایسی جگہہ ہوتا ہے
کہ مسافت اوسمین اور پانی کی جگہہ مین چند روز کی راہ کی ہوتی ہی اور وہان سی پانی پیکر آتا ہی پس مرنا اوسکا بڑی دلیل ہی قحط پر اور نہ ہونے
باران پر مراد اوس شخص کی کہ جسنی کہا کہ ظالم ضرر نہین کرتا مگر اپنی جان پر یہ ہی کہ اگرچہ ظالم ظاہر مین برائی مظلوم کا کرتا ہی لیکن حقیقت مین
اپنا ہی زیان کرتا ہی اور مظلوم کی لیی ایسا زیان ہی کہ جسکا اجر پاوی گا اور بدلا اپنا لیوی گا ابوہریرہ نی اوسکو ساتھ قرینہ کی کہ اوس مقام مین
مشتہر یا ہو عموم پر حمل کرکر یہ بیان کیا اور غالب یہ ہی کہ یہ قول ابوہریرہ کا مضمون حدیث کا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا اوسنے
استنباط کیا کہ باز رکھنا مینہ کا بشومی ظلم کی وارد ہوا ہی اور اوسی لازم آتا ہی زیان پہونچنا حیوانات کو ✤

باب الامر بالمعروف

باب ہی بیچ بیان امر معروف کی **ف** معروف معرفت سی ہی معنی پہچاننی کی یعنی وہ چیز کہ پہچانی گئی ہی شرع مین اور
شرع ساتھ اوسکی وارد ہوئی ہی مشہور ہو تا کی کہ سب اوسکو پہچانتی ہین اور مقابل اوسکی منکر ہی ساتھ زبر کاف کی یعنی نہ پہچانی گئی شرع مین کہ نہ وارد ہوئی شرع
ساتھ اوسکی شرع جیسیکہ مرنا اسکا کوئی اوسکو نہ پہچانی اور عجب ہی مولف سی کہ شروع باب مین النہی عن المنکر نہ لکھا بعد باب الامر بالمعروف کے باوجودیکہ اکثر کتابون مین
دونون اکٹھی آتی ہین اور بعضی حدیثون مین بھی کہ اس باب مین مذکور ہین صریح بیان نہی منکر کا ہی اور شاید کہ ترک اسلئی کیا کہ امر معروف شامل ہی نہی منکر کو بھی ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا
فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سے
اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ دیکھی یعنی جانے تم مین سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہیے کہ تغیر کرے اوسکو ساتھ ہاتھ اپنے
یعنی مثلا باجے توڑ ڈالے اور نشہ کی چیزین اوندیلا دے اور غصب کی چیز مالک کو دلوا دے پس اگر طاقت نہ رکھے ہاتھ سے تغیر کرنیکی بسبب اپنے فاعل اوسکے کے زور آور ہونے کے
پس تغیر کرے ساتھ اپنی زبان کے اور برائی اوسکی بیان کرے اوسکے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سمجھاوے اگر اسیطرح ممکن ہو پس اگر تغیر نہ کرسکے زبان سے پس تغیر
کرے ساتھ دل کی یعنی برا سمجھے اوسکو دل سے اور ارادہ رکھے کہ اگر تغیر کرسکا ہاتھ اور زبان سے اور ہو یہ تقدیر قدرت کی اور عداوت اور کنارہ
کشی اوس کرنیوالی سی یعنی انکار اور بیزاری ہو اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کی سست تر ایمان کا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی یہ سستی مین
ثمرہ ایمان کا ہی اصلی کہ اگر قوی ہوتا ایمان اوسکا تو قوی قادر ہوتی اوپر انکار قولی اور فعلی کی اور نہ محتاج ہوتی طرف اقتصار کی اوپر انکار

قلبی کے یا یہ معنی ہیں کہ یہ شخص فقط دل ہی سے انکار کرتا ہے ضعیف ترین اہل ایمان کا ہے اسلیے کہ اگر ہوتا وہ قوی دین میں تو نہ اکتفا کرتا اوسپر اور مؤید ہے
اوسکی یہ حدیث مشہور افضل الجہاد کلمة حق عند سلطان جائر اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یخافون لومة لائم اور کہا ہے بعضے علما ہمارے نے کہ امر
اول واسطے امرا کے ہے اور دوسرا واسطے علما کے اور تیسرا واسطے تمام مومنین کے اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکی یہ ہیں کہ انکار کرنا گناہ کا دل سے یعنی
ضعیف ترین مراتب ایمان کا ہے اسلیے کہ جب دیکھے ایک چیز خلاف شرع کو کہ معلوم ہے دین میں بالضرور اور نہ مکروہ رکھے اوسکو اور راضی ہو ساتھ اوسکے
اور اچھا جانے اوسکو تو ہوگا کافر یہ جاننا چاہیے کہ جب خلاف شرع چیز حرام ہو تو واجب ہے منع کرنا اوسی اور اگر مکروہ ہو تو مستحب ہے اور امر معروف
بھی تابع ہے اوس چیز کے کہ حکم کیا جاتا ہے ساتھ اوسکے اگر وہ چیز واجب ہے تو امر معروف بھی واجب ہے اور اگر مستحب ہے تو امر بالمعروف بھی مستحب ہے
اور شرط امر بالمعروف اور نہی منکر یہ ہے کہ نہ باعث ہوں فتنہ کے جیسے کہ جانا گیا اسی حدیث سے اور شرط یہ ہے کہ گمان ہو قبول کا پس اگر گمان
کرے کہ وہ نہیں قبول کرنے کا تو واجب نہیں لیکن مستحسن ہے واسطے ظاہر کرنے شعائر اسلام کے اور لفظ من شامل ہے ہر ایک کے لیے یعنی لیے امر بالمعروف
اور نہی منکر ہر ایک کو کرنا پہونچتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت ہو یا غلام ہو یا فاسق جاننا چاہیے کہ بیچ واجب ہونے امر معروف کے یہ شرط نہیں ہے کہ عمل کرنے والا
خود بھی کرتا ہو اور بغیر اوسکی درست نہو اسلیے کہ امر کرنا نفس اپنے کا واجب ہے اور امر کرنا غیر کا واجب ہے سو اگر ایک واجب فوت ہو تو ترک کرنا دوسرے
واجب کا جائز نہیں ہوگا اور یہ جو کلام اللہ میں آیا ہے لم تقولون ما لا تفعلون بر تقدیر تسلیم کے کہ ورود اوسکا امر معروف و نہی منکر میں ہے مراد اوس سے
زجر اور منع کرنا کرنے سے ہے نہ کہنے سے یعنی مراد یہ ہے کہ آپ کیوں نہیں عمل کرتے اور یہ مراد نہیں ہے کہ کہیں نہیں لیکن اس میں شبہ نہیں کہ اگر آپ بھی کریں
تو بہتر ہے اسلیے کہ جو شخص آپ عمل نہیں کرتا اوسکا کہنا تاثیر نہیں کرتا اور کہا نووی نے کہ امر معروف و نہی منکر بترتیب کو واجب ہے ساتھ کتاب سنت
اور اجماع امت کے اور نہیں مخالف اس میں مگر بعضے روافض سو اونکا کچھ اعتبار نہیں اور جس نے کہ واجب ادا کیا اور مخاطب نے قبول کیا واجب اوسکے
سے ساقط ہو گیا اور بعد اوسکے کچھ اوسپر لازم نہیں اور کہا ہے علمانے کہ فرضیت اوسکی بطریق کفایہ کے ہے اور جو کوئی قادر ہو اوسپر اور نہ کرے اوسکو
بلا عذر تو گنہگار ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے کہ منکر ایسی جگہ پر ہو کہ نہیں جانتا ہے اوسکو کوئی سوا اوسکے یا نہیں قادر ہے اوسکے ازالہ
پر کوئی سوا اوسکے جیسے کہ دیکھے اپنی بیوی کو یا بیٹے کو برا کام کرتے تو خاص اسی پر فرض ہوتا ہے اور نہیں ساقط ہوتا ہے مکلف سے بگمان اسکے کہ نہیں
فائدہ کریگا بلکہ واجب ہے اوسپر کرنا اوسکا فان الذکری تنفع المومنین وما علی الرسول الا البلاغ المبین اور امر معروف و نہی منکر نہیں مخصوص ہے حاکموں
ہی کے لیے اور امر حاکم کا بھی اوسمیں شرط نہیں ہے بلکہ عوام الناس کو بھی پہونچتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر کریں اگلے بزرگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر
کرتے تھے حاکموں پر اور مسلمان اونکو جائز رکھتے تھے اور سرزنش نہیں کرتے تھے اونکو پر امر معروف و نہی منکر کرے کہ علم رکھتا ہو اوس چیز کا کہ امر کرتا ہے
اوسکا اور نہی کرتا ہے اوس سے اور یہ مختلف ہوتا ہے ساتھ اختلاف اوس چیز کے پس اگر ہو واجبات ظاہرہ یا محرمات مشہورہ سے مانند نماز اور روزہ اور زنا
اور شراب اور مانند اونکی کی تو تمام مسلمان علم رکھتے ہیں انکار کرنے میں سو اور اگر دقائق افعال اور اقوال سے اوس قبیلہ سے کہ تعلق ہے اوسکا اجتہاد سے
نہیں ہے عوام کو دخل اوسمیں اسلیے کہ انکار اوسپر علما ہی کو پہونچتا ہے اور انکار متفق علیہ میں ہے اور مختلف فیہ میں انکار نہیں چاہیے خصوصا موجب مذاہب اونکے
کہتے ہیں ہر مجتہد مصیب ہے اور لائق ہے کہ امر معروف و نہی منکر بطریق نرمی کے کرے اور واسطے خدا کے کرے نہ واسطے نفس کے تا تاثیر کرے اور ثواب
پاوے اور نصیحت پوشیدہ کرے کہ ظاہر کرنی فضیحت ہے ۔ وعن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مثل المدھن فی حدود اللہ والواقع فیھا مثل قوم استھموا سفینة فصار بعضھم فی اسفلھا وصار بعضھم فی اعلاھا
فکان الذی فی اسفلھا یمرون بالماء علی الذین فی اعلاھا فتاذوا بہ فاخذ فاسا فجعل ینقر اسفل السفینة فاتوہ

فقالوا مالك قال تأذيتم بي ولا بد لي من الماء فإن أخذوا على يديه أنجوه ونجوا أنفسهم وإن تركوه أهلكوه
وأهلكوا أنفسهم رواه البخاري اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حال اور مثال سستی
کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی اور پڑنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی کرنی والی گناہ کی مثال اور حال ایک قوم کی ہی کہ بیٹھی کشتی میں قرعہ ڈالا
یعنی جگہ کا قرعہ بنام ہر کسی کی تا یا بیٹھنا ہر ایک کا بطور شرکت کی ہی پس ہوئی بعضی اونکی کشتی کی نیچے کے مکان میں اور ہوئی بعضی اوپر کی مکان میں
پس تھی وہ کہ نیچی کی مکان میں تھی کشتی کی گذرتی واسطی پانی کی اون لوگون پر کہ اوپر تھی پس ایذا پاتی اوپر والون نی سبب اوس کی یعنی وہ کہ نیچے
سے آتا پانی لینی کی لیے اور اوپر والون پر گذرتا اونھون نی ایذا پائی سبب اسکے پس لیا نیچے والی نی تبر اور شروع کیا کھودنا کشتی کی نیچے کی طرف
سی پس آئی اوپر والی اوس پاس اور کہا کیا ہوا ہی تجکو اور کیا کام کرتا ہی کہ کشتی کو کھودتا ہی کہا نیچے والی نی کہ ایذا پائی تم نی سبب میرے اوپر کی گذرنی
کی میرے ساتہ پانی کی اور ضرور ہی مجکو پانی یعنی سی پس اگر پکڑیں اوپر والی اوسکی ہاتہ کو نجات دین گی اوسکو اور نجات دین گی اپنی کو یعنی غرق
اور ہلاکت سی اور اگر چھوڑ دین اوسکو یعنی نہ پکڑیں ہاتہ اوسکا اور کھودنی دین تو کرین گی ہلاک اوسکو اور ہلاک کرین گی آپکو نقل کی یہ بخاری نی

ف حدیث میں جو لفظ مداہن کا ہی اوسکی معنی ہیں مداہنت کرنیوالا اور مداہنت یہ ہی کہ ایک چیز خلاف شرع دیکھی اور تغیر نہ کری اوسکو
اور منع نکری اوس سی باوجود قدرت کسی کی اوپر بسبب شرم کی یا ڈر کی یا کسی کی جانبداری کی یا طمع رشوت لینی کی یا بیپروائی کی دین میں
اور لغت میں مداہنت اور مدارات کی ایک ہی معنی ہیں لیکن شرع میں مدارات کی اجازت آئی ہی بلکہ بعضی جگہ مستحسن ہی اور مداہنت سی منع فرمایا ہی
اور فرق مداہنت اور مدارات میں یہ ہی کہ مدارات یہ کہ واسطی حفظ دین کی اور نگاہ رکھنی کی آشتی وقت سی دفع کرنی ظلم ظالمون کی کری اور مداہنت کہ
واسطی حظ نفس اور طلب دنیا اور جلب منافع کے لوگون سی اور سبب بیپروائی کی دین میں کری اور مثال سستی کرنی والی کی بیچ حدون اللہ کی یعنی
بسبب قائم کرنے حدون کی یا بسبب منع کرنی کی گناہون کی کرنی سی کہ جو گناہ موجب حد کی ہیں اور ممکن ہے یہ کہ ہو مراد حدود سی مطلق
گناہ پس فرماتی ہیں کہ مثال اور حال مداہنت کرنی والی کی حدود میں اور گناہ کرنی والون کی ایسی ہی کہ جیسی ایک قوم نی قرعہ ڈالا کشتی کے
بیٹھنی کی لیے الخ یعنی تقسیم کیا اوسکی درجون کو ساتھ قرعہ کی اور یہ قید اتفاقی ہی یعنی کہ نہیں مقصود ہی یہ کہ ایک جماعت خاص ہیں کہ مالک ہیں اوسکی ساتہ
شرکت برابر کی والا ہوتی ہی تقسیم حسب حکم مالک کشتی کی بموجب اجارہ وغیرہ کی اور لفظ الذی جو بیچ جملہ فکان الذی الخ کی مفرد لائی تو منظر لفظ من کے
لائی اور اشارہ ہی اسپر کہ اگر ایک ہو تو بھی امر ایسا ہی ہی اور اکثرون کی نزدیک تو بھی پانی استعمال کا مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد پانی سے
پیشاب و پاخانہ ہی کہ نیچی گرتا اور اوپر لاتا ہی تا دریا میں ڈالی اور لاتی میں اوپر گذرتا ہی اور ایذا اوٹھاتا اون کا اس صورت میں ظاہر تر آتی
حاصل یہ کہ نیچی والا اوپر آتا ہی پانی لینی کی لیے یا پیشاب پاخانہ پھینکنے کی لیے اور اوپر والی اوسکی جانی آنی سی ایذا پاتی ہیں پس نیچے والی نی کشتی
کھودنی شروع کی تا وہان ہی پانی لیوی یا پیشاب وغیرہ ڈالی پھر ایس میں کلام مذکور ہوئی اور لفظ پانی کا کہ بنا بر عرف اور عادت اور بیان واقع اور
تقریر کیفیت کشتی کی ہی اور غرض بیان حال اور مثال مداہنت کی ہے کہ فرمایا پس اگر پکڑیں الخ اور معنی یہ ہیں کہ اسی طرح اگر منع کرین لوگ
فاسق کو فسق سے اور باز رکھیں اوسکو اوس سی تو خلاص ہوئینگی اوسکو اور اپنی تئین عذاب سی اور اگر چھوڑ دین گی اوسکو گناہ ہی کی حالت
میں اور منع نکرین گی اوسکو تو ہلاک کرین گی اوسکو بھی اور اپنی تئین بھی اور اوتری گا ان سب پر عذاب اور یہ معنی ہین قول اللہ تعالی کی واتقوا
فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة یعنی بچو تم اوس فتنہ سی کہ نہ پہنچی گا اون لوگون کو کہ ظلم کیا ہی اونھون نے تم میں سی خاص کر
بلکہ تم سبکو پہنچی گا بسبب مداہنت تمہاری کی کہا اشرف نی مشابہت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سستی کرنیوالی کو اللہ تعالی کی حدود میں ساتہ اوس

شخص کے کہ اوپر کی درجہ میں ہی کشتی کی اور مشابہت دی حدود میں پڑنی والی کو یعنی گناہ کرنی والی کو ساتھ اوس شخص کے کہ کشتی کی نیچی کی درجی میں ہی اور
مشابہت دی اوسکی انہماک یعنی مستغرق رہنی کو اون حدود میں اور اوسکی نہ چھوڑنی کو اون حدود یعنی گناہوں کو ساتھ کھودنی اوسکے کے نیچی کشتی سے کے
اور تعبیر کیا منع کرنی والی کی منع کو کرنی والی کی تعیین سے پکڑ لی ہاتھ اوسکی کی اور ساتھ منع کرنے اوسکی سے کے اوسکی نیس کھودنی سے اور تعبیر کیا اس منع کی نیک
فائدہ کو ساتھ خلاصی پانی منع کرنی والی کی اور منع کیے گئے کی اور تعبیر کیا منع کرنی والوں کی نہ منع کرنیکو ساتھ چھوڑ دینی کی اور تعبیر کیا مداہنوں کے گناہوں کو
نہ منع کیا اور کرنیوالوں کی گناہوں کو ساتھ ہلاک کرنی اونکی کی اونکو اور اپنی کو اور کشتی عبارت ہے اسلام سے کہ گھیری ہوئی ہی دو اون فریق کو اور تمام
لانے منع کرنیوالوں کی فرقہ کو واسطی رہنمائی کی طرف اوسکی کہ مسلمانوں کو ضرور ہے کہ یہ ذکر ین ایسی نہیون پر اور مقرر لائی گناہ کرنیوالوں کو جیسی اکی کہ
وہ ناقص ہیں اگرچہ کتنی ہی ہلون وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجاء بالرجل يوم
القيامة فيلقى في النار فتندلق اقتاب بطنه في النار فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه فيجتمع اهل النار عليه فيقولون اي فلان
ما شأنك أليس كنت تأمرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر قال كنت آمركم بالمعروف ولا آتيه وأنهاكم عن المنكر وآتيه
متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لایا جاوے گا ایک شخص کو یعنی محکمہ جاری میں بیچ مقدمہ
امر معروف اور نہی منکر کی دن قیامت کے پس ڈالا جاوے گا آگ میں پس جلدی سی نکل پڑین انتڑیاں اوسکی آگ میں پس پیسی گا اپنی انتڑیونکو یعنی پھرے گا گرد
اوسکے اور پامال کرے گا اوسکو مانند پیسنی خراس کے گدھی کی ساتھ چکی اپنی کی پس جمع ہونگے دوزخی یعنی فاسق اوسپر کہیں گے اے فلانے کیا ہے
حال تیرا کیا نہیں کہتا تھا تو ہمکو ساتھ نیک کام کی اور منع کرتا تھا تو ہمکو بری کام سے کہی گا تھا میں کہتا تمکو ساتھ نیک کام کی اور آپ نکرتا تھا میں اوسکو
اور منع کرتا تھا میں تمکو بری کام سے اور آپ کرتا تھا میں نقل کی یہ مسلم اور بخاری نے ف پہلی معلوم ہو چکا ہی کہ یہ سزا بسبب عمل کرنی اوسکے کے
ہو گی نہ بسبب امر و نہی کرنی کی کہ اگر یہ بھی نکرتا تو زیادہ اس سے مستحق عذاب کا ہوتا بسبب کہ کرنی دو واجب کے ترک

الفصل الثاني

فصل دوسری عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن
المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عذابا من عنده ثم لتدعنه ولا يستجاب لكم رواه الترمذي روایت ہے حذیفہ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے البتہ امر کرو گے تم ساتھ نیکی کی اور البتہ منع کرو گے تم برائی سے
یا قریب ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالی تمپر عذاب اپنی پاس سے پھر البتہ دعا مانگو گے تم اور نہ قبول کی جاوے گی واسطی تمہاری نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی
قسم ہے اللہ تعالی کی ایک چیز ان دو چیزون میں سے ہونے والی ہے یا امر معروف اور نہی منکر تم سے یا عذاب بھیجنا تمپر اللہ کیطرف سے یعنے اگر امر معروف اور نہی منکر
نکرو گے تو عذاب بھیجے گا خدا تعالی تمپر پھر دعا کرو گے تم اللہ تعالی سے اوسکی دفع کی لیے اور قبول نہیں کیجاوے گی دعا تمہاری یعنی اور عذاب اور بلائیں دعا سے
احتمال دفع ہونیکا رکھتی ہیں لیکن جو عذاب امر معروف اور نہی منکر کی ترک کرنی پر نازل ہوتا ہے احتمال دفع کا نہیں رکھتا اور دعا اوسمین قبول نہیں ہوتی اور روایت
کی ہے بزار اور طبرانی نے کتاب اوسط میں ابو ہریرہ سے کہ البتہ امر معروف کرو گے تم اور البتہ منع کرو گے تم منکر سے یا البتہ مسلط کرے گا اللہ تمپر تمہاری بدونکو
پھر دعا کرینگے نیک تمہاری اور نہیں قبول کیجاوے گی دعا اونکی وعن العرس بن عميرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا عملت الخطيئة
في الارض من شهدها فكرهها كان كمن غاب عنها ومن غاب عنها فرضيها كان كمن شهدها رواه ابو داود اور روایت ہے عرس بن عمیرہ سے
اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ کیے جاوین گناہ زمین پر پس برا جانے اون گناہوں کو یعنی اگرچہ دل سے برا جانے ہو گا
مانند اوس شخص کے کہ غائب ہے اونسے یعنی اور نہ جانا اونکو اور جو شخص کہ غائب ہو اون سے یعنی اور جانا اونکو پس راضی ہوا ساتھ اونکے یا ایسا جانا اونکو ہو گا مانند اوس

شخص کے کہ حاضر ہوا گناہوں میں پس برا جانا اوسکو اور نہ راضی ہوا اوسپر نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی حقیقت میں حاضر اور غائب ہونیکا دل سے ہی تعلق ہے جب لکہ جسما
کو گروہ نا خوش کی دل سے تو حقیقت میں اوسی غائب ہے اگرچہ ظاہر میں حاضر ہے اور جب اوس سے خوش ہو تو حکم حاضر میں ہے اگرچہ ظاہر غائب ہے
وعن ابی بکر الصدیق قال یا ایہا الناس انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم
من ضل اذا اہتدیتم فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا منکرا فلم یغیروہ یوشک
ان یعمہم اللہ بعقابہ رواہ ابن ماجۃ والترمذی وصححہ وفی روایۃ ابی داود اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی
یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقابہ وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم
لا یغیرون الا یوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وفی اخری لہ ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ہم اکثر ممن یعملہ اور حضرت
ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ کہا اے لوگو تحقیق تم پڑہتے ہو یہ آیت اے لوگو کہ ایمان لائے ہو لازم پکڑو تم نفسوں اپنوں کو نہیں ضرر کرتا
تمکو شخص کہ گمراہ ہو جس وقت کہ راہ پاؤ تم یعنی اس آیت کو پڑہتے ہو اور اوسکو عموم اور مطلق ہونے پر حمل کرتے ہو اور اس سے وجوب امر معروف
اور نہی منکر کا نہیں سمجھتے ہو سو یوں نہیں ہے اسلئے کہ میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق لوگ جب دیکہیں ایک چیز خلاف شرع کو پس تغیر
نکریں اور منع نکریں اوس سے قریب ہے کہ گہیرے اونکو خدای تعالی اپنے عذاب میں نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو اور بیچ روایت ابی داود کے
یوں ہے کہ جب دیکہیں لوگ کسیکو ظلم کرتے پس نہ پکڑیں ہاتھ اوسکا قریب ہے کہ گہیرے اون سبکو خدای تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود
یہ ہے نہیں کوئی قوم کہ عمل کیا جاوے اون میں ساتھ گناہوں کی اور قدرت رکہتے ہیں وہ قوم اوسکی تغیر کرنے پر پہر تغیر نکریں اوسکو یعنی ہاتھ اور زبان سے
مگر قریب ہے کہ گہیرے اون سبکو اللہ تعالی ساتھ عذاب کے اور اور روایت میں ابی داود کی یوں ہے کہ نہیں کوئی قوم کہ کیے جاویں اونمیں گناہ حالانکہ
وہ قوم زیادہ ہوں اون لوگوں سے کہ کرتے ہیں گناہ **ف** یعنی جب وہ لوگ کہ نہیں کرتے گناہ زیادہ گناہ کرنیوالوں سے ہوں اور منع نکریں اون کو
گناہوں سے تو اللہ سبکو عذاب میں پکڑیگا اسلئے کہ یہی حکم قدرت میں ہے کیونکہ غالب یہ ہے کہ جو کوئی زیادہ ہوتے ہیں قدرت رکہتے ہیں کم پر اور
اصل مدار قدرت پر ہے کم ہوں یا بہت اور اوپر جو کہا قریب ہے کہ گہیرے الخ یعنے چونکہ ترک کرنے نہی خلاف شرع پر وعید وارد ہوا ہو تو ترک کرنا اوسکا
کیونکہ جائز ہو پس یہ آیت عام مطلق نہیں بلکہ مخصوص اور مقید ہے ساتھ اسکے کہ لوگ اوسکو نہ سنیں اور اونمیں تاثیر نکرے اور ہر کوئی اپنی عقل پر خوش اور مغرور
ہو جیسے کہ حال لوگوں کا اخیر زمانہ میں ہوگا منقول ہے کہ یہ آیت لوگوں نے ابن مسعود کے آگے پڑہی اونہوں نے فرمایا کہ یہ زمانہ تمہارا زمانہ
اس آیت کا نہیں ہے اسلئے کہ اسمیں لوگ سنتے ہیں اور قبول کرتے ہیں ولیکن اخیر میں ایک زمانہ آویگا کہ امر کرینگے اور لوگ نہیں سنینگے
یہ آیت اونکے آنیکی خبر دیتی ہے اور حدیث ابی ثعلبہ کے کہ آگے آتی ہے وہ بہی دلالت کرتی ہے اس مضمون پر اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
مراد راہ پانے سے اس آیت میں انکار اور نہی منکر ہے اور اس معنی پر یہ حدیث تفسیر آیت کی ہوگی اور ضرر سے مراد عذاب عام ہے اور مراد
انفسکم سے مسلمان ہیں یعنی لازم پکڑو اپنی اصلاح آپس کے ضرر نہیں کرنے کی تمکو گمراہی اور گناہ جب ہدایت پر ہوگے تم اور گناہوں سے
منع کرتے رہوگے یا معنے آیت کے یہ ہیں کہ لازم پکڑو تم محافظت اپنی نفسوں کی گناہوں سے پس جب حفاظت کرتے رہوگے اپنی نفسوں کے
نہیں ضرر کریگی تمکو جب ہو تم امر معروف اور نہی منکر سے گمراہی اوس شخص کے کہ گمراہ ہوا ساتھ کرنے ممنوعات کی جبکہ راہ پاؤ تم
طرف بچنے کی گناہوں سے **وعن** جریر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من
رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا علیہ ولا یغیرون الا اصابہم اللہ منہ بعقاب

قَبْلَ اَنْ يَّتُوْبُوْا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی جریر بن عبداللہ سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
تھے نہین کوئی شخص کہ ہووے ایک قوم مین کرتا ہوا گناہ نہین طاقت رکھتی ہو وہ قوم اوسپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون وہ شخص پر اور نہ تغیر کیا مگر
پہونچاتا ہی لوگوکو اللہ اپنے پاس سی یا بسبب تغیر نکرنی کی عذاب پہلے اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف یعنی دنیا مین پس
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف و نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف گناہون کے
کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ہی ح وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ
قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰی
اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّهَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَّاِعْجَابَ کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا یَدَانِ لَکَ مِنْهُ فَعَلَیْکَ نَفْسَکَ
وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِ فَاِنَّ وَرَاءَکُمْ اَیَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آیا ترک کرو مین مقتضای اس آیت کے امر معروف و نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نی ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتہ امر معروف کی اور منع کرو منکر سی یہانتک کہ جب دیکھی تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکھی تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکھی تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکھی خوش کرنا
اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھی تو ایک امر کو کہ چارہ
اور جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سی پس ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکہ نگاہ اپنی کو گناہون سی اور چھوڑ دی امر عوام کو اور تعرض
نکر اونسی اور گوشہ پکڑ اونسی اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آئی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیی ابتدا ان ایام کی بعد خلفای راشدین
کی ہوئی آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتہ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنی والی کی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہی پچاس شخصون کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمین سی کہ ہماری نہین ہین اسکی سی بلا مین نہین
ہین ان ایام مین کہا صحابہ نی یا رسول اللہ انکی لیی اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے نقل کے
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف دیکھی تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کری طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی صفات بری سی کہ اگر درمیان لوگون
کی آوی تو اور راہ نہین رہی تو نی اختیار بحکم طبیعت کے اوسمین پڑی تو اس صورت مین کنارہ کرنا اون سی لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑی تو کذا قال
الطیبی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد لا یدان سی سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونے کی نہی منکر سی اور یہ معنی موافق ہین اوسکے
کہ بعضی نسخون مین واقع ہوا ہی ہو لا یدا لک ساتھ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرة لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکھی تو کار ضروری کہ احتیاج ہے
تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سے اگر امر نہی کری تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگونکو
کہ گناہ کرتی اور ضرور ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکہ اپنی نفس کو گناہون سی اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتہ نفس اپنے
کی اور چھوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتہ مین لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتہ میں الخ اخیر اس حدیث سی فضیلت آخرت کے

بہت زیبا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضوں نی کہا کہ سب چیز نرم کو خضر اور کہتی میں بسبب مشابہ ہونی کی ساتھ خضراوات یعنی سبزہ اور ساگوں
اور ترکاریوں کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹھیرتی کی اور اسمیں بیان ہی مکر اور فریب دنیا کا کہ لوگوں کو ساتھ لذتوں اور شہوتوں کی زیبا اور حسن و جمال
طمع ڈالنی کی فریفتہ کرتی ہی اور تباہ کر ڈالتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہ ہیں کہ اموال تمہاری حقیقت میں نہیں ہیں تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہیں
اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف میں اونکی سو یہ معنی ہیں کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگوں کا کہ پہلی تم سی تھی زمین میں اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی اموال تھا
پس دیکھنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کس طرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک میں یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتھ احوال گذری ہوؤں کی اور تصرف کرتی
ہو اون کی اموال میں اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نفع ہو آخرت میں اور بچو عورتوں سی
یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اور جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب
ہوا ہی امور مسلمانوں پر اور اونکی شہروں پر اور عام لوگوں نی اوسکو امیر کیا اور تسلط اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و
عقد کی کہ علماء اور اکابر وقت ہیں اور ابو سعید خدری نی کلام کو ذکر کر کی غرض اونکی یہ تھی کہ ہم سی اولویت ترک ہوئی والا اونہوں نی بھی عمل
کیا تھا بعضے حدیثوں پر کہ جنمیں اجازت تھی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر در صورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف
ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول میں عاجز تھی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین میں اور یقین میں اور معرفت میں اور نہیں قدرت
رکھتی تھی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے
اور علمای عاملین کم ہیں اور کثرت ہی حاکموں ظالمین کی اور جہلا کی اور مشائخ ریاکاروں کی انا للہ وانا الیہ راجعون پس شک نہیں ہے کہ یہ زمانہ
صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹھی رہنی گھروں کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لایموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ
کی ہاں پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنوں کی میں پیدا ہوتا ہی یہ طیبی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی ہیں
مگر باعتبار علم الٰہی کی اوسکی حق میں یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار میں پس یہ منافی
نہیں ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ طیبی کہا اوس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہ ہو کوئی مانع بواعث گمراہی سی یہی کہ دلالت
کرتی ہی اس پر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی والا بعضے ان میں سی پیدا ہوتی ہیں مومن اور زندہ رہتی ہیں کافر اور مرتی
ہیں مومن اور بعضے ان میں سی پیدا ہوتی ہیں کافر اور زندہ رہتی ہیں مومن اور مرتی ہیں کافر اور شاید کہ یہ دونوں قسمیں نہیں ذکر کیں اس لیے
کہ مقصود اس سے یہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور رہ جانا گیا اور یہی کہ ذکر کیا گیا احمال الاربع **قال** وذکر الغضب فمنهم من یکون
سریع الغضب سریع الفیء فاحدهما بالاخری ومنهم من یکون بطیء الغضب بطیء الفیء فواحدة بالاخری
وخیارکم من یکون بطیء الغضب سریع الفیء وشرارکم من یکون سریع الغضب بطیء الفیء قال اتقوا الغضب فانه
جمرة علی قلب ابن آدم الا ترون الی انتفاخ اوداجه وحمرة عینیه فمن احس بشیء من ذلک فلیضطجع ولیتلبد
بالارض قال وذکر الدین فقال منکم من یکون حسن القضاء واذا کان له افحش فی الطلب فواحدة بالاخری
ومنهم من یکون سیء القضاء وان کان له اجمل فی الطلب فواحدة بالاخری وخیارکم من اذا کان علیه الدین
احسن القضاء وان کان له اجمل فی الطلب وشرارکم من اذا کان علیه الدین اساء القضاء وان کان له افحش فی الطلب
حتی اذا کانت الشمس علی رؤس النخل واطراف الحیطان فقال اما انه لم یبق من الدنیا فیما مضی الا کما بقی من یومکم

هذا فيما اسمعه منه رواه الترمذي کہا ابوسعید نے اور ذکر کیا آنحضرت نے اقسام غضب کے پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی غضب اوسکا
جلد جاتا بھی ہی یعنی تو جلد غصہ مین آجاتا ہی لیکن جلدی جاتا بھی رہتا ہی پس ایک دوسرے کے بدلے دوسری کی ہی یعنی جلد آنا غصہ کا خصلت بری
ہی اور جلد جاتا رہنا خصلت اچھی ہی پس یہی خصلت مکافات بری کی کرتی ہی یعنی مستحق مدح کا ہی نہ مستحق برائی کا بلکہ یہ دونو خصلتین اس واسطے برابر ہوئین اور وزن عالی ہونگے
اسمین یعنی تو ایسے شخص کو نہ کہا جاوے گا کہ یہ بہتر ہی لوگون مین اور نہ کہا جاویگا کہ برا ہی نہیں اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ ہوتا غصہ دیر مین اور جاتا ہی غصہ دیر مین
پس یہان بھی ایک ان دونون خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی یعنی گو غصہ دیر مین آتا ہی لیکن دیر مین جاتا بھی ہی یہان بھی مین مین ہی اور
بہتر تمہارے وہ ہین کہ دیر کر غصہ آوے اور جلد جاتا رہے اور بدتر تمہارے وہ ہین کہ جلد آوے غصہ اور دیر کر جاوے فرمایا حضرت نے بچو تم غصہ کرنے سے
اسلئے کہ وہ ایک آگ ہی روشن یعنی حرارت غریزیہ وحدت جبلیہ جلتی ہی مانند انگارہ آگ کی کہ پوشیدہ ہی بیچ انگیٹھی نفس کے اور دل ابن آدم کی یعنی غالب ہے
اوسپر قوت غلبہ غصہ کی کہ عقل کو وہان مجال تصرف نہیں کیا نہیں دیکھتے تم طرف پھولنی رگون گردن غصہ والی کی اور سرخی آنکھون اوسکی کی یعنی یہ اثر حرارت
اور ماؤتی بخارات غلیظہ کا ہی اور وہ سبب پھولنی رگون کا ہوتا ہی جیسا کہ پایا جاتا ہی یہ وقت حرارت طبیعت کی تپ مین پس ظاہر عنوان باطن ہے
پس جو شخص پاوی کچھ اسمین سے یعنی ظہور اثر غضب کا پس چاہی کہ لیٹ جاوی پہلو پر اور لگ جاوی ساتھ زمین کے اور ذکر کیا آنحضرت نے قرض کا یعنی احوال
واقسام قرض کا اور قرضدار کا اور قرضخواہ کا پس فرمایا کہ بعضا تم مین سے وہ ہی کہ اچھا ہوتا ہی ادا کرنی مین یعنی جبکہ ہوتا ہی اوسپر قرض اور جبکہ ہوتا ہی
قرض کسی اور کی یعنی کسی پر سختی کرتا ہی طلب کرنی مین یعنی نہیں رعایت کرتا ادب کی اور ایذا دیتا ہی اوسکی تقاضا کرنی مین اور تشدد کرتا ہی طلب کرنے
مین پس یہ خصلت اوسکی ادا مین تو نیک ہی اور طلب مین بد پس ایک ان خصلتون مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بعضا اونمین سے وہ ہی کہ ہوتا ہی برا ادا
کرنی والا دین کا اور اگر ہو اوسکا کسی پر اچھی طرح اور سہولت سے طلب کرتا ہی یعنی پس ادا مین بد ہی اور طلب مین نیک پس یکسان دو خصلتون
مین سے مقابل ہی دوسری کی اور بہتر تمہارے وہ ہین کہ جب ہو اونپر دین اچھی طرح ادا کریں اور اگر ہو اونکا کسی پر اچھی طرح طلب کرین اور بدترین تمہارے وہ
لوگ ہین کہ جب ہو اونپر دین بری طرح ادا کرین اور اگر ہو اونکا کسی پر سختی کرین اوسکی طلب کرنی مین آنحضرت نے خطبہ مین نصیحتین بیان فرمائین
یہانتک کہ جس وقت ہوا آفتاب کجور کی درختون کی سرون پر اور دیوارون کے کنارون پر یعنی آخر ہوا دن پس فرمایا خبردار ہو تحقیق شان یہ ہی نہیں
باقی رہا زمان دنیا سی بہ نسبت اوس زمانی کی کہ گذرا ہی اوس سی مگر جیسا کہ باقی رہا ہی آج دن تمہارے سی بہ نسبت اوس زمانہ کی کہ گذرا ہی اوس سی نقل کی
یہ ترمذی نے **ف** وقت آنے غصہ کے لیٹ جانی کو اسلئے فرمایا کہ تا یاد آوی اوسکو کہ اصل میری مٹی ہی مجکو تکبر کرنا نہ چاہیی بلکہ تواضع کرنی چاہیے
اور پس لیٹ جانیکو بہت دخل ہی دفع غضب مین **وعن** ابي البختري عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لن يهلك الناس حتى يعذروا من انفسهم رواه ابوداود اور روایت ہی ابی البختری سی کہ نقل کی ایک شخص سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون مین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہ ہلاک ہونگی لوگ یہانتک کہ بہت ہوں گناہ
اور عیب اونکی نفسون اونکی سی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** لفظ يعذروا ساتھ پیش یا کے اور جزم عین اور زیر ذال کی اعذار سی ہی صحاح مین ہی کہ اعذار
بہت یا عیب گناہ ہوتا اور قاموس مین ہی اعذر فلان ای کثرت ذنوبہ وعیوبہ اور حقیقت کلمہ کی یہ ہی کہ اعذار بمعنی سلب عذر اور ازالہ اوسکی کی ہی اور جب
کسیکے گناہ اور عیب بہت ہوئے تو عذاب کرنی حق تعالی کی اوسکو اور منع اور نہی کرنی لوگون کی اوسکو منکرات سی جای عذر نہی پس اوسنے
بسبب کثرت گناہون اور عیوب کی سلب اور ازالہ عذر کا کیا اور اعتذار بمعنی صاحب عذر ہونی کی بھی آتا ہی اور یہ معنی بھی یہان درست ہین یعنی
ہلاک نہونگی لوگ یہانتک کہ واسطی دفع نسبت گناہ کی اپنی طرف سی تاویل مین پڑین اور عذر فاسد پیدا کرین اور بعضی روایتون مین يعذروا ساتھ

زیرکی یہی آیا ہے عذر سے ساتھ زبرجبین کی یعنی معذور رکھا اور معنی اسکی یہ ہیں کہ ہلاک نہونگے لوگ یہانتک کہ معذور رکھیں ملامت کرنیوالون اور
سے گنہگارون کو اپنی ناتوانی ہے یعنی ملامت کرنیوالے اونکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنے میں بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہیں
تو جیہون کا یہ ہوا کہ ہلاک ہونا لوگون کا بر تقدیر کرنے گناہون اور خلاف شرع کی ہے کہ بسبب اسکے محل جزا اور منع اور نہی کی اور مستحق ہون **وعن** عدی
بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی
لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروہ فاذا فعلوا ذلک
عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے عدی بیٹے عدی کندی کے سے کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نے
کہ اوسنے سنا دادا میرے سے یعنی عمیرہ کندی سے کہ کہتا تہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نہیں عذاب
کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اونکی کے یعنی اگر بعضی قوم میں سے گناہ کریں تو اورون کو عذاب نہیں کرتا یہانتک کہ دیکھیں اکثر
خلاف شرع کو درمیان اپنے کہ بعضون نے کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتے ہوں اوسکے تغیر کرنے پر پس نہ تغیر کریں اوسکو پس جب کریں اکثر
اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کے عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی یہ شرح السنۃ میں **ف** یعنی
بعضون کو بسبب کرنے گناہ کے اور اکثرون کو بسبب انکار کرنے اور منع کرنے کے **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم وآکلوہم وشاربوہم
فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی بن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایۃ قال
کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی
الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرفتار ہوئے بنی اسرائیل گناہون میں یعنی زنا میں اور ہفتہ کی شکار کرنے میں اور سوائے انکی میں منع کیا اونکو
علما اونکی نے یعنی اول پس نہ باز آئے وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علماء نے اونکی بیچ مجلسون
اونکی کے یعنی گنہگارون کی اور ہم نوالہ و ہم کاسہ ہوئے اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس میں اختلاط رکہا پس خلط کئے خدای تعالی نے اونکے دل
ملائے دل بعضون اونکی کے ساتھ بعضون کے پس لعنت کی اللہ تعالی نے اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتے تہے اور جو ساکت اور مصاحب تہے
اونکی اوپر زبان داؤد اور عیسی بیٹے مریم کے لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنے اور تجاوز کرنے اونکے تہے حدون سے یعنی بسبب اسکی کہ
کہینچا اونہون نے گناہون کو طرف کفر کی ساتھ حلال جاننے اور ماننداونکی کی اور سبب اصرار ہونے کے گناہون سے اور سبب اچہا جاننے گناہون کے
کرنیوالون اونکی سے کہا ابن مسعود نے پس اوٹھ بیٹھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہے تکیہ کئے ہوئے یعنی پہلو پر یا پشت پہ تکیہ کئے ہوئے تہے پہلی اسکی پس
تکیہ چہوڑکر سیدھے ہو بیٹھے واسطے اہتمام کلام کے پس فرمایا نہیں نجات پاؤگے تم عذاب سے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے
یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سے منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے اور ایک روایت ابوداؤد کی میں یون آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے یون نہیں ہے کہ جو گمان کرتے ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سے باوجود مداہنت کے قسم خدا کی البتہ کہو اور سے بات اچہی اور منع کرو
بری بات سے اور پکڑو ہاتھ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر روکنا یا کار کرو یا البتہ ماریگا اور خلط

کری کہ اللہ تعالیٰ نے ان بعضون تمہاری کی بعضون پر پھر لعنت کری گا اللہ تمکو جیسے لعنت کی بنی اسرائیل کو یعنی منع کرو گناہون پر یعنی ایک دوسرے
میت سے ف ۔ بنی اسرائیل کا قصہ ف یہ حدیث ابوداؤد کا ترجمہ ہی اور شیخ عبدالحق نے بھی ترجمہ لکھا ہی مگر لکھا گیا اور یا علی بن حکم سے یہ نقل کیا ہی
یعنی مین سبب بیٹھنے کی ایسی بیچ بنی اسرائیل کے اللہ نے دل انکی کہ وہ مین گناہ کیا تھا انہون نے بسبب نحوست گناہ گنہگارون کی پس ہو گئی دل سب
سخت اور نہ قبول کرنی حق اور شیر نحوست سبب گناہون اور مخالطت بعض انکی کی بعض سی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاھُھُمْ بِمَقَارِیْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ مَنْ ھٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ ھٰؤُلَاءِ
خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَیَنْسَوْنَ اَنْفُسَھُمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِکَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ وَلَا یَعْمَلُوْنَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکھا مین نی شب معراج مین کتنے ایک شخصون کو کہ کتری جاتی ہین ہونٹھ انکی آگ کی مقراضون سی کہا مین نی کہ کون
ہی ای جبرئیل کہا کہ یہ لوگ علما اور واعظ اور مشائخ ہین امت تیری کی کہتی تھی لوگون کو ساتھ نیکی کی اور بھولتی تھی اپنی ذاتون کو یعنی آپ
نہ کرتی تھی اور لوگون کو حکم کرتی تھی نقل کرنیکا نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین اور بیہقی کی ایک روایت مین ہی
کہ کہا واعظ ہین تیری امت مین سے وہ کہ کہتی تھی وہ چیز کہ نہین کرتی تھی اور پڑہتی تھی کتاب اللہ اور نہین عمل کرتی تھی **ف** یہ سزا بسبب عمل
کرنے انکی کی ہو گی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ الخ اور جیسے فرمایا آنحضرت نی وَیْلٌ لِّلْجَاہِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ
لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور جیسے وارد ہوا ہی حدیث مشہور مین اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَالِمٌ لَمْ یَنْفَعْہُ اللّٰہُ بِعِلْمِہٖ **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَتِ الْمَائِدَۃُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّاُمِرُوْا اَنْ لَّا یَخُوْنُوْا وَلَا یَدَّخِرُوْا
لِغَدٍ فَخَانُوْا وَادَّخَرُوْا وَرَفَعُوْا لِغَدٍ فَمُسِخُوْا قِرَدَۃً وَّخَنَازِیْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوتارا گیا خوان یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم پر آسمان سی روٹی اور گوشت اور حکم کیے گئی یہ کہ نہ خیانت کرین
یعنی ساتھ کھانی بہتر کی یا اکثر کی بغیر اجازت سی اور نہ ذخیرہ کرین واسطے کل کی یعنی واسطے دن کی کہ پیچھی آوی خوان کی اوتر نے کے دن سے
پس خیانت کی انہون نی اور ذخیرہ کیا اور رکھ چھوڑا کھانا کل کی لیے پس تبدیل کی گئیں صورتین انکی بندر اور سور نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
ظاہر یہی ہی کہ بڈھی انمین کے بصورت بندرون کی ہوئی اور جوان بصورت سورون کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ تُصِیْبُ اُمَّتِیْ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ سُلْطَانِہِمْ
شَدَائِدُ لَا یَنْجُوْ مِنْہُ اِلَّا رَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَجَاہَدَ عَلَیْہِ بِلِسَانِہٖ وَیَدِہٖ وَقَلْبِہٖ فَذٰلِکَ الَّذِیْ سَبَقَتْ لَہُ
السَّوَابِقُ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَصَدَّقَ بِہٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ دِیْنَ اللّٰہِ فَسَکَتَ عَلَیْہِ فَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ الْخَیْرَ
اَحَبَّہٗ عَلَیْہِ وَاِنْ رَاٰی مَنْ یَّعْمَلُ بِبَاطِلٍ اَبْغَضَہٗ عَلَیْہِ فَذٰلِکَ یَنْجُوْ عَلٰی اِبْطَانِہٖ کُلِّہٖ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ پہنچین گی امت میری کو اخیر زمانہ مین انکی بادشاہون سی بلائین اور سختیان یعنی دین کی
دنیا کی یا دونون کی نہین نجات پاوی گا اوس بلا سی یا اوس بادشاہ سی کہ وہ بلا اوس سی ہو پہنچی مگر وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین خدا کو یعنی دین خالص
الٰہی کو بیچ زمانہ اوس سلطان مثل شیطان کی مگر وہ شخص کہ جمع کیا اوسنی درمیان علم و عمل کی اور کمال اور تکمیل کی پس پہچانا دین اللہ کا اول ساتھ تفصیل
اوسکی کی اصول و فروع سی اور عمل کیا واسطی نفس اپنی کی اوپر اوس چیز کی کہ مقتضی ہی اوسکو امر شرع پس جہاد کیا اوپر عمل کرنی اعادین

نمد کی ساتہ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت بیان کی اور ساتہ ہاتہ اپنی کی یعنی اگر ہوا اوسکو قدرت توڑنی ور ساتہ دل اپنی کی یعنی دل سی برا جانا وقت عجز کی ایس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی درجہ والا اوسکی کمال ثواب اور بکجتیاں اوسکی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی ساتہ دل اپنی کی یعنی بیچانا کہ سواتہ غیر اللہ کا یکن ایک و رہ کہ ترا اول سی پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اون سکو یعنی جہاد کیا ساتہ دل اور زبان کی ساتہ کی مقابلہ کی چونکہ تصدیق کا دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی آن وہی ساتہ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا لی اوٹہا لیتا ہوتی جول کی اوسپر اور رہا دنکیا مگر ساتہ دل کی پہر بیان کیا حال مصنف وس مر تکا کہ فرمایا پس اگر دیکہتا ہی یہ وہ شخص کو کہ کام نیک کرتا ہی دوست رکہتا اوسکو پیار اوسکی اور اگر دیکہتا ہی وہ شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکہتا ہی اوسکو پس برا اوسکی پس یہ شخص نجات پاتا ہی بنا بر پوشیدہ رکہنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ کہ حسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت جہاد دین خدا میں پس خرچ کی کوشش ہے بیچ مجاہدہ کی ساتہ ہاتہ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سی اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا دین اللہ کا اور پہچانا اور سکوت کیا پس کوشش کی اوسین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ کہتا دل سی ہی اور یہی کم ہے حدیث میں فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمین مردوں عارف ور پہچاننی والوں دین کی ہین تفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط اور تیسرا ظالم جیسکہ آیۃ کریمہ مین ہی فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات تیسری کو بسبب اوس تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسرے کو ساتہ انکی اول کو سابق اور یہ تینوں برگزیدہ ہونگی وکی جیسکہ اول آیت مین فرمایا ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم الخ اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہین ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہین کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر مین یعنی سبقت کیا ہی لوگون پر اسکا بیچ حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سی ہوا کہ سبقت کیا حاصل کرنی سعادتوں دنیا اور آخرت مین اور بشارتوں مین ساتہ ثنا اور ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت مین اس سی اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنی والی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور درجات علم عمل کی اور تعلیم کی اولئک المقربون یہ لوگ مقرب ہین **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوحی اللہ عز وجل الی جبرئیل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا باہلہا فقال یا رب ان فیہم عبدک فلانا لم یعصک طرفۃ عین قال فقال اقلبہا علیہ وعلیہم فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ قط روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی بہیجی اللہ عز وجل نی طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دی شہر ایسے اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ بستی اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نی ای رب میری تحقیق اون لوگون مین بندہ تیرا ہی فلانا کہ نہین گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظ کہا آنحضرت نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی اولٹ اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیئی کہ مونہہ اوس بندہ کا نہین متغیر ہوا بسبب میری اور بسبب دین میری کی ایک ساعت کو **ف** حاصل یہ کہ نہین ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اور برگزیدہ کی گناہ کی ایک ساعت کیسے دوستین ہوتی ہی کہ اگر ایک بار بہی غصہ ہوتا اسکی لئی تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ وقات عمر کی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عز وجل یسال العبد یوم القیمۃ فیقول مالک اذا رأیت المنکر فلم تنکرہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیلقی حجتہ فیقول یا رب خفت الناس ورجوتک روی البیہقی الاحادیث الثلثۃ فی شعب الایمان روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچہی گا بندہ سی دن قیامت کے پس فرماویگا کیا ہوا تمکو جب دیکہا تو نی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تو نی اوسکو اپنی زبان ور ساتہ ہی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس

سکتا یا جاوی گا وقت اپنی یعنی سنیچ ترک کرنی انکار کی جیسا اور کری گا اسد اوسکی نجات یعنی کا سبب کہ گا اس کی سبب زیر زبان کہ سنی یعنی اونکی تقاضی یہہ
نہ کہ کرنیکی زبان او یا سی اور امید کرتا تہا مین تیری عفو و مغفرت کی نقل کیا یہ بیہقی نی بیچ شعب الایمان مین **ف** اسمین اقرار ہی ا
گناہ کا اور ظاہر کرنا عجز کا ہی اور اعتماد ہی کرم رب پر کہا طیبی نی احتمال ہی یہ کہ ہو یہ اوس شخص کے حق مین کہ ڈرتا ہو لوگون کی دبدبہ اور غلبہ
اور نہ قدرت رکہتا ہو اوسکی دفع کرنی کی اپنی نفس سے پس اس سے معلوم ہوا کہ درگذر کرنا امر معروف اور نہی منکر سی اگر بسبب غلبہ اور دبدبہ لوگون
کی نہ کرسکی تو جائز ہی اور امید عفو کی ہی اوسیمین کہا اور کہا طیبی نی اور شیخ او پر شبہ وارد ہوتا ہی کہ ایسا شخص معذور ہی شرع مین پس نہین عتاب
کیا جاوی گا اوسپر اور نہین محتاج ہی سکہانی حجت کا بلکہ یہ اوسکی حق مین ہی کہ تصور کیا اوسنی فی الجملہ پس الہام کریگا اوسکو اسد یہ عذر
وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَعْرُوفَ
وَالْمُنْكَرَ خَلِيقَتَانِ تُنْصَبَانِ لِلنَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَمَّا الْمَعْرُوفُ فَيُبَشِّرُ أَصْحَابَهُ وَيُوعِدُهُمُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الْمُنْكَرُ فَيَقُولُ
إِلَيْكُمْ إِلَيْكُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُ إِلَّا لُزُومًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے
کہ کہا فرمایا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نی کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہی کہ تحقیق عمل مشروع اور نامشروع پیدا کیے گئے دو
یعنی بصورت آدمیون کی مانند تمام اعمال کی کہڑی کیے جاوینگی واسطے لوگون کی یعنی اونکی کہ کیا ہی انکو ان قیامت کے پس امر مشروع بشارت
یعنی خوشخبری دی گا اپنی یارون کو یعنی اپنی عمل کرنیوالون کو اور وعدہ دی گا اونکو بہلائی کا اور امر خلاف شرع پس کہے گا یعنی اپنے
یارون کو دور رہو مجہسے اور نہین طاقت رکہین گے یہ واسطے اوسکی یعنی اوس سی جدا ہونی کی مگر لگنا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف یعنی جدا اوس سی نہین ہوسکتی کی یعنی عذاب جو اوسپر مترتب ہی اس سے الگ نہین ہوسکتی کی اور حاصل یہ کہ عمل صالح ظاہر ہونگی اچہی صورت
مین یعنی خوشبودار قبر مین اور اسی طرح دن قیامت کے اور اعمال بد خلاف اوسکی اور لفظ تنصبان ساتہ صیغہ مؤنث کی ہی اوپر بنا مجہول کی اور ایک
نسخہ مین ساتہ صیغہ مذکر کی اور ظاہر یہی ہی اسلیے کہ تا خلیقہ مین تانیث کی لیے نہین بلکہ مبالغہ کی لیے ہی اور معنی یہ ہین کہ یہ دونون نوع ہین مخلوقات
سی کہ ظاہر ہونگی لوگون کی لیے ۔ع

كِتَابُ الرِّقَاقِ

کتاب رقاق کا **ف** رقاق جمع رقیق کے ہی یعنی
بمعنی نرم کی یعنی اس کتاب مین حدیثین ایسی مذکور ہین کہ اونکے سننے سے دل مین نرمی پیدا ہوتی ہی اور وہ تاثیر کرتی ہین دلمین کہ زہد دنیا اور
رغبت آخرت اون سی حاصل ہوتی ہی ۔ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اسد علیہ وسلم نے دو نعمتین ہین کہ فریب کہوتا کہائی ہوئی ہین ان مین بہت آدمی تندرستی ہی اور فراغت نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی ان
دو نعمتون مین بہت لوگ ٹوٹی مین پڑے ہی ہین کہ قدر انکی نہین جانتی اور مفت ہاتہ سی دیتی ہین یعنی بیع معاملہ اونکی کی نفس سی فریب کہاتی ہین جیسی کہ
بیع معاملہ بیع و شرا کی کوئی فریب کہاتا ہی اور متاع کو مفت ہاتہ سی دیتا ہی اور نقصان ہوتا ہی وہ دو نعمتین یہ ہین صحت بدن امراض سی اور خالی ہونا وقت کا
شواغل سی اور مشوشات سی لیکن قدر ان نعمتون کی لوگ نہین پہچانتی یعنی کار آخرت نہین کرتی ان صحت اور فرصت کو غنیمت نہین جانتی جس وقت
کہ بیمار ہون اور ساتہ تشویش وقت اور مزاحمت اغیار کی گرفتار ہون قدر انکی جانین جیسے کہا ہی علما نی النعمة اذا فقدت عرفت یعنی
اسکی یہ ہین کہ نہین پہچانتی قدر ان نعمتون کی بہت لوگ کہ نہین کسب کی انہین ایسی اعمال بیچ دونون معاش کے کہ محتاج ہونگی اونکی آخرت مین اور
نادم ہونگی اور ضائع کردی عمرون اپنی کی وقت جاتی رہنی اونکی کی اور نہین نفع دیگی اونکو ندامت جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی وذلک

ہوئی التفات ہیں اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال میں کہ نہیں یاد کیا اونہوں نے
اللہ کو اوس میں ۔ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ۔ **وعن** المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الآخرۃ
الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کے سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ میں آخرت کی یعنی نعمتوں اور ایام
اوسکی کی مگر مانند ڈالنے ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کس چیز کی پھرتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی کس قدر
پانی اوس میں لگتا ہے دریا میں سے کچھ نہیں لگتا سوای رطوبت یا ایک دو قطرہ کی پس ایسی ہے دنیا قلیل حقیر ہے بہ نسبت آخرت کی اور یہ ہے تمثیل
ہے واسطے سمجھانے لوگوں کی ورنہ لامتناہی کو غیر متناہی کی ساتھ کچھ نسبت نہیں قطرہ میں کہ دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت وحقارت کی کچھ نسبت
رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اسقدر بھی نسبت نہیں رکھتی حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتوں پہ مغرور ہو اور نہ اوسکی تکالیف
و تنگی پہ جزع فزع اور شکوہ کرے بلکہ کہے اللھم لا عیش الا عیش الآخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع میں
پھر جانے کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کرے اوسکو طاعت میں ۔ **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ
للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک بکری کے
بچہ چھوٹے کان والے یا بن کان والے یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم میں دوست رکھتا ہے کہ یہ ہوے اوسکے لیے بدلے ایک درہم کے یعنی کون
ہے تم میں سے کہ اسکو ایک درہم کو خرید لے پس عرض کیا اصحاب نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ ہمارے لیے یہ ہو بدلے کسی چیز کے فرمایا آنحضرت نے قسم ہے
خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سے نزدیک تمہارے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقصود
اس سے یہ رغبت کرانا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبی میں اسلیے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اوس چیز کے کہ روایت کیا ہے اوسکو بیہقی نے حسن سے
بطریق ارسال کے جیسیکہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمیں یہ ہے کہ محبت کرنے والا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں ہوتا ہے اوسکی
اعمال میں خلل غرضوں فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں مقصود ہوتی ہے اوسکو آخرت چنانچہ اسی لیے کہا ہے بعضوں عارفوں نے
صاحبان یقین سے کہ جسنے دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کر سکینگے اوسکو تمام مرشد اور جسنے ترک کیا دنیا کو نہیں گمراہ کر سکینگے اوسکو تمام مفسد ۔ **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہے
مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت کھینچتا ہے اوسمیں اور منہیات سے اپنے تئیں بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے یا تنگ ہے میدان دنیا
اور سکونت اوس میں اسلیے ہمیشہ چاہتا ہے کہ اوس سے نکلے اور میدان ملکوت میں جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کی ہے کافر کی لیے کہ ساتھ لذتوں
اور شہوات کے اوسمیں مشغول ہے اور نہیں چاہتا اوس سے نکلنا اور بعضے کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہے مومن کے لیے بہ نسبت ان نعمتوں
اور نعمتوں کے کہ طیار کی گئی ہیں اوسکے لیے آخرت میں اور مانند بہشت کی ہے کافروں کے لیے مقابلہ میں اون عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے
اوسکے لیے آخرت میں یعنی مومن ہر چند کہ دنیا میں ناز و نعمت میں ہے ہنوز کم ہے اور آخرت میں اس سے بہتر پاویگا اور کافر ہر چند محنت و شدت
دیکھے دنیا میں آخرت میں بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہارے نانا صاحب نے

ن اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی انکو اپنی معبود حاکی جدائی سطرح
لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہین صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف مین حاصل یہ کہ دوست مال کا ہی کیسا ہی ہو اور جمع کرتا ہی اوسکو
بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق مین اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت مین بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت او پستان بندہ
دنی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہو اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اوپر جمع
کرنی مین ہے اگر دیا راضی ہوا ورنہ دیا ناراض ہو گیا قال الطیبی او رنکس ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا
سے ہو پہر گرے دعا بدہے تاکید کی لیے ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا تنخل و رجسوفت کانٹا لگی اوسکی پاون مین پس نکالا
نہو یعنی جب ذلت و محنت مین ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور یہ بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا اور حرص طمع کی جاتا کا اونکی مقابلہ مین ذکر حال طالبان
آخرت تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ مین او بے رغبت ہین دنیا او زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون مین
خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوش حالی ہو جیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا مین
ہ مین بال سر اوسکی کی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
نگہبانی کامل کی یعنی غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر مین نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر مین یعنی وہ تابع اور فرمان بردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان کہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہین کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون مین اسکا نہین اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہیں کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** بندہ
دنیا کا الخ یہ اس سبب سی کہا کہ مذموم دوستی اور گرفتاری ہی اسباب دنیا میں او اگر مال اوسکی ہاتہ مین ہو اور اوسکی دوستی مین گرفتار نہو مذموم نہیں اور
ن دینار اور درہم ہی کو پہلی ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ سے مراد ریشم کی
ونی یا پشمینہ کی چادر سیاہ خط دار اور صراح مین ہے خمیصہ کملی سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین او پر خاص اسکا پہلی ذکر کیا کہ اکثر اسکے
نے میں تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی او نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہین طاقت رکہتی اسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندے
ن ہوتی ہین او نقش و انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانو سی نکالنا یعنی جب ذلت و محنت مین کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پاو
نکالنا ادنی مرتبہ مدد کا ہی نفی کی اوسکی اس سی یا وجہ ہو بطریق اولی نفی او منفقود ہوگا اور جان کہ حمل اس کلام کا دعا پر بطریق متابعت شارحین کے
تا ہی والا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی بیچ حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت و خواری اونکی بیچ دنیا اور آخرت میں تو بہی جائز ہی جیسیکہ
ن پوشیدہ ہی یہ ح ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ
بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا
يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ
الرَّبِيعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ أَكَلَتْ حَتَّى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ
ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ

بعیر حتیٰ ہٰذا کان کالذی یاکل ولا یشبع ویکون شہیدا علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق جملہ اون چیزون سے کہ ڈرتا ہون مین تم پر اے صحابہ یا ای امت میری بعد وفات اپنے
وہ چیز ہی کہ کہولی جاوے گی تم پر تازگی اور خوبی دنیا کی اور زینت اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ کیا لاوے گی بہلائی
کو یعنی حاصل ہونا غنیمت کا اور یہ سوال کا بہلائی ہی پس یہ کیونکر وسیلہ اور سبب برائی اور ترک طاعت کا ہو پس چپ ہی حضرت بعد
باستفسار کی دیر تک یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ تحقیق اوتاری جاتی ہی وحی حضرت پر کہا ابو سعید راوی نے پس پونچہا آنحضرت
اپنے چہرہ مبارک سے پسینا کہ وقت اوترنے وحی کے آتا تہا اور فرمایا کہان ہی وہ شخص پوچہنے والا اور گویا کہ آنحضرت نے تعریف کی اوسکی یعنی
اور پسند جانا اوسکو اس سوال مین اسلیے کہ لوگون کو اس سے فائدہ ہوگا پس فرمایا تحقیق شان یہ ہی کہ نہین لاتی بہلائی برائی کو یعنی رزق
اگرچہ بہت ہو جملہ بہلائی سے ہی اور اس سے برائی پیش نہین آتی مگر بعارض بخل و اسراف کی اور تجاوز کرنے کی حد اعتدال سے یعنی بہار سے
کہ نہلی کاتی مگر جو کچہ کہ خیر ہی نفی افساد و ہلاک اور ضرر بسبب زیادہ کہانی کی ہوتا ہی جیسکہ بیان فرمایا بقول خود اور تحقیق بعض اون چیزون کی کہ
بہار اوگاتی ہی مار ڈالتی ہی یا قریب ہلاکت کی کر دیتی ہی جانور کو پیٹ پہلاکر یا قریب ہلاک کی کر جاتا ہی یعنی اگر مر نہین قریب پہونچتا ہی یعنی ہلاک کے
مگر کہانیوالا جانور گہانس سبز کا اسطرح کہ کہائی گہانس یہانتک کہ تن گئین کوکہین اوسکی بیٹہا سامنے قرص آفتاب کے یعنے یہ عادت ہی جانور کی
کہ جب بہت کہانے سے پیٹ اوسکا پہول جاتا ہی تو آفتاب کے سامنے بیٹہتا ہی جب گرم ہوتا ہی پیٹ نرم ہوتا ہی اور جو کچہ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہی
نکلجاتا ہی جیسکہ فرمایا پس پاخانہ کیا اور پیشاب کیا یعنے پس ہلکا پیٹ کا جاتا رہا پہر پہرا طرف چراگاہ کی پس کہایا اور تحقیق یہ مال دنیا کا سبز
اور ترو تازہ اور نرم و رنگین ہے کہ آنکہ میں اچہا معلوم ہوتا ہی اور لذیذ اور خوش مزہ ہی کہ لینا اوسکا دل مین لذت زیادہ کرتا ہی پس جو کوئی کہ لیوی مال
ساتہ حق اوسکی کے یعنی بقدر احتیاج کی وجہ حلال سے اور رکہی اوسکو بیچ حق اوسکی کی یعنی مصرف اوسکی کی کہ واجب یا مستحب ہی پس اچہا مددگار ہی
وہ مال یعنی دین پر اور جو کوئی کہ لیوی اوسکو بغیر حق اوسکی کی ہوتا ہی مانند اوس شخص کی کہ کہاتا ہی اور سیر نہین ہوتا اور ہوگا وہ مال دلیل اوپر
اسکی اسراف و حرص پر دن قیامت کے متفق ہی بخاری اور مسلم نے **ف** لفظ وزینتہا عطف تفسیری ہی اور تازگی اور خوبی دنیا کی جو کہی ہی
اسپر کیا بتدا اوسکی شیرین اور سبزی اور پہر جلدی فنا ہو جاتی ہی اور معنی یہ ہین کہ مین ڈرتا ہون تم پر اس سے کہ کثرت اموال کی وقت فتح ہونے
شہرون کے باز رکہتی تمکو اچہی اعمال سے اور علوم نافعہ سے اور پیدا ہونگی تم مین اخلاق بد مانند تکبر اور عجب اور غرور اور محبت مال جاہ کی اور اون چیزون کے
کہ تعلق ہین ساتہ ان دونون کی لوازم سے از رسومیہ سے اور مانند روگردانی کی سامان تیار کرنے سے موت کے اور پہر پہر الخ یعنی کہاتا ہی با وجود ہضمی کرنا
اور پیٹ سے چکالڈالتا ہی اور پہر کہاتا ہی اور یہ تمثیل ہی حال اوس شخص کے کہ بعض اوقات مین افراط اور حد سے تجاوز کرتا ہی اور قریب ہلاکت کے
پہونچتا ہی بسبب غلبہ شہوات و حرص کی کہ مرکوز ہی بیچ طبیعت آدمی زاد کی لیکن جلدی اوس سے رجوع کرتا ہی اور ہمیشہ گناہ پر مستقیم نہین رہتا
اور سبب پیٹ سنی آفتاب عنایت کے متوجہ ہوکر توبہ اور ندامت کرتا ہی اور ساتہ پاک کرنے نفس کے گناہون سے علاج نفس اپنے کا کرتا ہی اور قسم پہلی کہ کہتی ہو وہ چیز
کہ مار ڈالتی ہی الخ اشارہ ہی طرف حال اوس شخص کی کہ گناہ اور شہوات پر اصرار کیا اور اوسمین ہلاک ہوا اور توفیق توبہ کی اور رجوع اعتنا
کی نہائی اور ساتہ قیاس ان دونون قسمون کے کی گئی ہی ایک اور قسم ہی معلوم ہوتی ہی کہ ایک وہ ہی کہ پہلا ہی گناہ پر شاد اور گرفتار شہوت نفس کا ہوا
اور دنیا مین ہمیشہ رہنے کی اول ظالم ہی اور دوسرا مقتصد یعنی میانہ رو اور تیسرا سابق یعنی سبقت لیجانیوالا ہو بہلائیونکی طرف میں ایک ساتہ ابتدا
پہلا تو دنیا مین نا آلودہ گیا اور دوسری مقتصد نے آلودہ کیا ولیکن دہو ڈالا اور تیسرا ظالم پاتا آلودہ ہی دنیا سے گیا فنعوذ باللہ منہ پہر لپٹا دیا

طرف تفاوت احوال آدمیوں کی بیچ محبت مال اور صرف کرنے اوسکی کی پس فرمایا تحقیق یہ مال سبز ہی اور شیرین پس جو لیوے اوسکو بغیر حق یعنی بغیر احتیاج کی طرف اوسکی اور جمع
کیا اوسکو حرام سے یا اور نہ خرچ کیا بیچ رضامندی رب اپنے کی ہووے مانند اوسکی کہ کھاتا ہی اور سیر نہیں ہوتا یعنی بسبب غلبہ حرص کے مانند اوس شخص کے ہے
کہ اوسکو جوع البقر ہے اور مانند اوس بیمار کے کہ اوسکو استسقا ہو کہ سیر نہیں ہوتا جون جون پانی پیتا ہی زیادہ بھڑکتی ہی پیاس اوسکی اور بہت پیٹ
پھولتا جاتا ہی کہا خواجہ عبید اللہ نقشبندی نے کہ دنیا مانند سانپ کے ہی پس جو شخص کہ جانے منتر اوسکا جائز ہی لینا اوسکا والا نہیں جائز پس لوگون نے
کہا کہ منتر اوسکا کیا ہی کہا اونہون نے وہ یہ ہی کہ معلوم کرے کہ کہان سے لیتا ہی اوسکو اور کس جگہ مین خرچ کرتا ہی اوسکو ہ ع وعن عمرو بن
عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فواللہ لا الفقر اخشی علیکم ولکن اخشی علیکم ان تبسط علیکم
الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا وتھلککم کما اھلکتھم متفق علیہ اور روایت ہی عمرو بن
عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین فقر سے ڈرتا مین تم پر یعنی ایسی کہ اوس مین سلامتی غالب ہے اور وہ انفع ہی تمہاری لیے ولیکن
ڈرتا ہون مین تم پر اس سے کہ فراخ کیجاوے گی تم پر دنیا یعنی ایسی کروگی تم معاملہ اغنیا کا سا پس ہلاک ہووگی ساتھ انواع بلا کی جیسی فراخ کی گئی اون لوگون پر کہ تھی
پہلی تم سے اپنی پس ہلاک ہوئی وہ بسبب حرص کرنی کی اوپر اوسکے یعنی بسبب کمال رغبت کے مال مین پس رغبت کروگی تم دنیا مین یعنی اختیار کروگی اوسکو تم اور رغبت کروگی
اوس مین نہایت جیسی رغبت کی پہلی لوگون نے اور ہلاک کرے گی تمکو جیسے ہلاک کیا اونکو نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **ف** سبب خوف کا فراخی
دنیا سے کہ باعث رغبت اور ہلاک کی ہو یا گرفتاری حرص کی اور نہایت رغبت جمع اور ذخیرہ کرنی اوسکی کی ہی کہ موجب ہلاک کی آخرت مین ہے یا واقع ہونا
بیچ نزاع و خلاف کے کہ نوبت قتل و قتال کی پہونچے اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقر سے یہ ہی کہ نہو اوسکی پاس تمام وہ چیزین کہ جنکی احتیاج پڑتی ہی قسم ضروریات دین
اور بدن سے اور غنا سے مراد ہی زیادتی مقدار کفایت پر کہ موجب ہے سرکشی اور غافل ہونی کی عبادت رحمان سے ہو ع وعن ابی ھریرة ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اجعل رزق آل محمد قوتا وفی روایة کفافا متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الہی کر تو رزق آل محمد کا قوت اور ایک روایت مین بجای لفظ قوت کی لفظ کفاف کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد آل محمد سے ذریت و اہل بیت حضرت کے ہی یا اتباع اور دوست کامل حضرت کی اور قوت اوس قدر کھانی پینی کو کہتی ہین کہ جو نگاہ
رکھی بدن کو اور قیام بدن ہو اوس سے اور بعضون نے کہا کہ جان بچا رکھی اور کفایت کرے رزق سے اور کفاف ساتھ زبر کاف کی وہ ہی کہ با
رکھی اور بے پروا کرے سوال سے اور بعضون نے کہا کہ کفاف اور قوت کی ایک ہی معنی ہین اور ظاہر یہی ہی کہ روایت دوسری تفسیر پہلی کی ہی یعنی بیان
ہی اوسکا کہ اکتفا ساتھ ادنی معیشت کی اولی ہی اور قبول کی اللہ تعالی نے دعا حضرت کے بیچ حق اونکی کہ چاہا اون لوگون مین سے کہ ارادہ کیا برگزیدہ
کرنی اونکی کا اور جاننا چاہیے کہ کفاف مختلف ہو جاتا ہے ساتھ اختلاف اشخاص اور زمانون اور احوال کی ایک کو ہی کہ عادت ساتھ قلیل کھانی کی ہی جیسے کہ دو دن
مین ایک بار یا زیادہ اوس سے بھوکا رہ سکتا ہی اور دوسرا ہی کہ ایک دن مین دو تین بار کھاتا ہی اور ایک عیالدار ہی قلیل یا کثیر اور دوسرا عیال نہین رکھتا
اور بیچ زمانہ قحط اور تنگی اور حالت ضعف اور مرض کی تھوڑی چیز کفایت کرتی ہی اور فراخی اور قوت مین زیادہ اوس سے طلب کرتا ہی
پس مقدار کفاف کی ضبط نہین ہو سکتی اور محمود وہی ہے کہ بسبب اوسکی قوت طاعت پر ہو اور حرکات عادی فوت نہون اور اس حدیث مین تنبیہ اور
ارشاد ہی امت کو بیچ طلب کرنی زیادتی کی شفقت سے اونکی اور مقدار قوت کفاف پر کفایت کرین اور حد اعتدال سے تجاوز نکرین اور
کہا ہی علما نے کہ کفاف افضل ہے فقر اور غنا سے اور اگر کثرت مال سبب گمراہی یا اسراف کی نہو اور باعث زیادتی بھلائیون اور
عبادت کی ہو تو وہ فضیلت اور طرح کی ہی ہ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفاف
کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا میں اور باز رکھی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو
رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ
ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی سبب اکٹھے کرنی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور تعیین جاننا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیز
ہین یعنی جو کچھہ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکی مال میں سے تین منافع ہین فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون مین سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت صورۃً
ہین ظاہر دنیا کی ہین اور فنا ہونی والی ہین وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہرا اوتار ڈالی یا دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبے کی لیے اور جو چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کیے گئی کی قسم اور اموال ہی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدہا اور جواہر اور مانند اسکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چھوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی ف ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت مین یہی کہ بخشی اور دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اسکا واسطی وقت حاجت کے قیامت مین وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ
فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتھ جاتی ہین
میت کے تین چیزین پس پہر آتی ہین دو چیزین یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ آتی ہین اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہین
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب و یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند اسکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچھی اور بری پس پہر آتی ہین اہل و مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہین اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کچھہ
مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم مین سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت مین وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچہی چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی ف پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیی کہ صدقہ دی اور آگی بہیجی اور پیچہی نچھوڑی اسلیے
چونکہ آگی نہیں بہیجا اور پیچہی چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چھوڑ جاوے تو
افضل ہے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سی کہ بھیک مانگتی کی لیے لوگون سی آگی ہاتہ پہیلاتی پہرین

وعن مطرف عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقرء الھٰکم التکاثر قال یقول ابن آدم مالی مالی قال وھل لک یا ابن آدم الا ما اکلت فافنیت او لبست فابلیت او تصدقت فامضیت رواہ مسلم اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اونہوں نی اپنے باپ سی یعنی عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑھتی تھی الھٰکم التکاثر یعنی بازرکھا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ سند اور اوسکا اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیرے ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کھائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چھوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولکن الغنی غنی النفس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری او مسلم نی **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور رنجی کی سوال سی اور ساتھ ترک کرنی حرص کی جسکا دل تعلق ہی ساتھ جمع کرنی مال کی اور حریص ہی اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگر چہ مال رکھی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگر چہ مال نہ رکھی جیسیکہ کہا گیا ہی تو انگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتھ غنا نفس کی حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ؛ کہ مال تالب گور ست بعد ازان اعمال ؛ کما العقل سلب کمال نی **نظم** رضینا قسمۃ الجبار فینا ؛ لنا علم و للاعداء مال ؛ وان المال یفنی عن قریب ؛ وان العلم یبقی لا یزال ؛ اور یہ بات معلوم رہی ہی کہ مال اسباب فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علما اور اولیا کی ہی ؛

الفصل الثانی

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یاخذ عنی ھؤلاء الکلمات فیعمل بھن او یعلم من یعمل بھن قلت انا یا رسول اللہ فاخذ بیدی فعد خمسا فقال اتق المحارم تکن اعبد الناس وارض بما قسم اللہ لک تکن اغنی الناس واحسن الی جارک تکن مؤمنا واحب للناس ما تحب لنفسک تکن مسلما ولا تکثر الضحک فان کثرۃ الضحک تمیت القلب رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہی کہ سیکھے مجھسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتھ اونکی یا سکھاوی اوس شخص کو کہ عمل کری اوپر کہا مین نی کہ سیکھتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتھ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد تر ان لوگون کا اور راضی ہو تو ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تو تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور طمع اور احتیاج زیادتی کی ترہی بی نیاز ہوا اور یہی معنی تونگری کی ہین اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگر چہ برائی کری وہ تجھسے ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکھ واسطی سب لوگون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکھی تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہی یا وحشت سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کری الخ اس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ افضل اور شریف ہی اگر عمل کیا اوسپر فھو المراد و گرنہ

بسبب تعلیم اوروں کی اور ہدایت کرنے اونکی کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امر معروف عالم غیر عامل سے درست ہے اور حکام شامل
ہے تمام کرنے منہیات کو اور ترک کرنے ماموراتکو اور عابد ترین لوگون کا ایسا ہی کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ نکلے مدد قرآنس
سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کی پر ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
فضیلتوں کی پس بعض اوقات ہوتی ہے ایک شخص پر قضا نمازوں کی اور غافل ہوتا ہے اونکی ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
کرتا ہے طواف اور نفل عبادتوں میں اور ہوتی ہے ایک بندہ کو یا حقوق لوگوں کی اور کہلاتا ہے فقراء کو اور بناتا ہے مسجدیں اور مدرسے
اور بانٹنا انکی کی اور راضی ہو تو الخ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا وہ دو نون کہ وہ دو کلمہ ہیں اول تو خلق کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو اسد سے طمع یہ کہ دیوے تجکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی نے کہ جان تو کہ قسمت
نہیں فوت ہونی کی تجسے بسبب ترک کرنے طلب کا اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچیگا تو اوسکو بسبب حرص نے اپنی کی طلب میں بسبب
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اوسکی تاکہ راضی ہووے تجسے ذو الجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی شکل
اوس چیز کی کہ دوست رکھی تو اوسکو اپنی لیے خاص یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کافر کی لیے اور توبہ فاجر کی لیے اور مانند انکی کی اور بہت سے نیک ہونگا
تو خوش دل اور زندہ ساتھ ذکر رب کے مع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقول يا ابن ادم تفرغ
لعبادتي املأ صدرك غنى واسد فقرك وان لا تفعل ملأت يداك شغلا ولم اسد فقرك رواه احمد وابن ماجة اور روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ تحقیق اسد تعالی فرماتا ہے ای آدمی او فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر
اپنی دل کو واسطی عبادت رب اپنے کی بھر دونگا میں سینہ تیرا بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علوم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بے پروائی کو غیر مولی سے
بند کرونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نہ کریگا تو یعنی فارغ نہوئیگا تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار رہیگا ساتھ مشاغل
دنیا اور نفس کے ہے تو بھر دونگا میں ہات تیرا یعنی اعضا تیرے طرح طرح کی شغلوں میں اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے
ف یعنی بیچ گرفتاری اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال خود رہتی ہے اور بیچ فارغ ہونی کی واسطے
عبادت کی آسائش ہے اور غنا ہے پس حاصل یہ کہ بیچ دنیا کے اگر تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنی مال کی اور نہیں پہونچیگا تو مگر
اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیری لیے ازل میں اور محروم رہیگا تو غنای قلب سے بسبب ترک کرنی عبادت رب کے مع **وعن جابر** قال ذكر
رجل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبادة واجتهاد وذكر اخر برعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا تعدل
بالرعة يعني الورع رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ کہا اونسے ذکر کیا گیا ایک شخص نزدیک حضرت کی ساتھ عبادت بہت کے
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنی کی یعنی طاعت میں باوجود کم بچنی کی گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری
کی پس فرمایا نبی صلی اسد علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتھ پرہیزگاری کی اگرچہ اس قدر
عبادت و کوشش نہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کی تفسیر ہے کسی راوی نے لفظ رعۃ کی اور مراد ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام
چیزون سے پس ورع کبھی مقتضی ہوتا ہے بجالانی عبادتون واجبہ کو مع **وعن عمرو** بن ميمون الاودي قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لرجل وهو يعظه اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك
قبل شغلك وحياتك قبل موتك رواه الترمذي مرسلا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد

علیہ وسلم نی واسطی ایک شخص کی اوس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتی تہی اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون فی الحال پہلی پانچ عوارض کی کہ متوقع ہون بعد آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلی بڑہاپی اپنی کی یعنی اوس وقت سی پہلی کہ طاعت سی عاجز ہو اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپی مین ہو پہلی بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہی بعد ایمان کی اور غنیمت گن تونگری کو پہلی فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل و تشویشات سی پہلی مشغول ہونی اور مبتلا ہونی کی اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلی موت کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل و موت آنی والی ہین جبتک کہ نہین پہنچی ہین وقت کو غنیمت جان **ف** غنیمت اصل مین اوس مال کو کہتی ہین کہ کافرون کی لڑنی سی ہاتہ لگی اور بمعنی پانی مقصود بی مشقت کی بہی آتا ہی اور اغتنم اغتنام سی ہی بمعنی لینی غنیمت کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخرویہ پر پیچ مطلق احوال کی اور پہلی فقر اپنی کی یعنی مفقود کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنی کی انتہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْتَظِرُ أَحَدُكُمْ إِلَّا غِنًى مُطْغِيًا أَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفْنِدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ أَدْهَى وَأَمَرُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنی والی اور حد امر و نہی سی باہر ڈالنی والی ہی یا انتظار نہیں لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینی والی ہی طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کفاف اور طلب قوت کے یا انتظار نہیں کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہی بسبب اوسکی یا انتظار نہیں کرتا ہی مگر بہت بڑہاپی کا کہ بی عقل و بیحواس اور بیہودہ گو کر دیتا ہی یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنی والی ہی اور ہلاک کرنی والی ہی کہ فرصت توبہ کی اور قدرت اوسپر نہ ہے یا انتظار نہیں لیجاتا ہی مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بد غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہی اوسکا اور حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہیں کرتا ہی مگر قیامت کا اور قیامت سخت ترین حوادث اور تلخ ترین آفات کی ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ فرماتی ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کرتا ہی یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پہ صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہی کہ سرکشی مین ڈالی اور راہ راست سی لیجاوی اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فقر کو چاہتا ہی کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلا دی اور اسی طرح معنی اور جملون کی سمجہ لے شخ نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے بطور توبیخ کی اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دین اپنی کی یعنی کب عبادت کروگی تم اپنی رب کی پس تمنی اگر نہ عبادت کی اوسکی باوجود قلت شواغل اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کروگی اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف تونکی شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ انتہی **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ وَمُتَعَلِّمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ خبردار ہو تحقیق دنیا ملعون کی گئی ہی اور دور کی گئی ہی درگاہ رحمت سی یعنی اسی لیی کہ دور کرنی والی ہی اللہ تعالی سی اور راندہ کی گئے ہے ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سی مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی خدا اوسکو اور عالم اور سیکہنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** دوست رکہتا ہی اوسکو یعنی طاعتیں اور وہ چیزین کہ نزدیک کریں اسکے

جمع نہین ہوتین تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین
ف علامت اختیار کرنی عقبیٰ کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہ ہی کہ مستعد ہو موت کی لیے پہلی آنی اوسکی کی ؏ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْھَمِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہی نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار ہے
محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کی معنے ہین ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ہے ؏ وَعَنْ کَعْبِ
ابْنِ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ
عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کی سی اونی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا اوسکی باپ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین دو بھیڑیا بھوکی کہ چھوڑی گئی بیچ ریوڑ بکریون کی بہت خراب کرنیوالی بکریون کو حرص کرنی آدمی کے
سی اوپر مال اور جاہ کی بیچ دین اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ متاع ہی بکری کی ... مقابلہ مین حرص کی بہت خراب کرنی دو بھیڑیون بھوکون کی بیچ ریوڑ
بکریون کو نہین وہ بھیڑئی ریوڑ کو ایسا خراب نہین کرتی جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث مین جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ
کی نسخون مین لیکن یہ سہو ہی و خطا کی ہی اور صواب ہی یہ کہ لفظ عن ابیہ نہ چاہیی کیونکہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہین ہوا
اور جامع ترمذی مین یون ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ شاید کہ بعضی نسخون مین بھی ایسا ہی واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک
سی ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین شخصون مین سی کہ پیچھی رہ گئی تھی جہاد تبوک سی ؏ وَعَنْ خَبَّابٍ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَۃٍ اِلَّا اُجِرَ فِیْھَا اِلَّا نَفَقَتَہٗ فِیْ ھٰذَا التُّرَابِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہی خباب سی اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ کیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف میں سے اپنے مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمین مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گھر کی بنانی مین کہ اوسمین اجر و ثواب نہین ہوتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی اور بنانی مکانون خیر کی ہی و الا بنانا گھر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس اور مانند انکی کے بنانا اوسکا مستحسن و مستحب ہی ؏ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلنَّفَقَۃُ کُلُّھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَیْرَ فِیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا مین ہی یعنی ثواب رکھتا ہی اگر بہ نیت تقرب
کی کیے مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سی پس نہین ہی نیکی اور ثواب اوسمین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے ف واسطی واقع ہونی اسراف کی اور اسمین نہین دوست رکھتا اسراف کو اور سوای اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمین اسراف نہین ہے
اسلئے کہ وہ قبیل کھلانی اور انعام کی سی ہی اور یہ دونون چیزین برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ؏ وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَاٰی قُبَّۃً مُشْرِفَۃً فَقَالَ مَا ھٰذِہٖ قَالَ اَصْحَابُہٗ ھٰذِہٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَکَتَ وَحَمَلَھَا فِیْ نَفْسِہٖ حَتّٰی لَمَّا جَاءَ صَاحِبُھَا فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فِی النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْہُ صَنَعَ ذٰلِکَ
مِرَارًا حَتّٰی عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِیْہِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْہُ فَشَکَا ذٰلِکَ اِلٰی اَصْحَابِہٖ وَقَالَ وَاللّٰہِ لَاُنْکِرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

عليه وسلم قالوا خرج فرأى قبتك فرجع الرجل إلى قبته فهدمها حتى سواها بالأرض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فلم يرها قال ما فعلت القبة قالوا شكا إلينا صاحبها إعراضك فأخبرناه فهدمها فقال أما إن كل بناء وبال على صاحبه إلا ما لا إلا ما لا يعني إلا ما لا بد منه رواه أبو داود اور روایت انس سے ترجمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اس حال میں کہ ہم جماعت اصحاب کی ساتھ آنحضرت کی تھے پس دیکھا آنحضرت نے ایک گنبد بلند کہ ایک شخص انصار میں سے بنایا تھا پس فرمایا آنحضرت نے یعنے بطریق انکار و تحقیر کے کہ کیا ہے یہ گنبد یعنی یہ عمارت بڑی ہے اور کسنے بنایا ہے اسکو عرض کیا حضرت صحابہ نے کہ یہ گنبد ہے فلانے شخص کا کہ ایک مرد انصار میں سے ہے پس سکوت فرمایا حضرت نے اور کچھ نہ کہا ولیکن رکھا اس بات کو بطریق کراہت اور غضب کے اپنے دل میں یہانتک کہ جب آیا مالک گنبد کا پس سلام کیا اوسنے حضرت پر لوگوں میں پس مونہہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے جواب اوسکی سلام کا نہ دیا اور مونہہ پھیر لیا التفات نکیا اوسکی طرف واسطے ادب دینی اوسکی کی اور تنبیہ کرنی غیر اوسکی کی کیا آنحضرت نے یہ فعل کئی بار یعنی وہ شخص سلام کرتا آنحضرت مونہہ پھیر لیتے تھے اور جواب اوسکے سلام کا ندیتے تھے یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نے غصہ چہرۂ مبارک پر حضرت کی اور روی مبارک پھیرنا اوس سے پس شکایت کی اوس شخص نے اسکی حضرت کی یاروں سے یعنی خاص یاروں سے کہ ہمنشین و مصاحب تھے اور کہا اوس شخص نے قسم ہے میں ناآشنا دیکھتا ہوں اپنے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اثر غصہ اور کراہت کا دیکھتا ہوں حضرت پر کہ ہرگز نہ دیکھا تھا میں نے سبب اسکا کیا ہے کہا اصحاب نے کہ نکلے تھے حضرت اور دیکھا تھا گنبد تیرا اور مکروہ جانا اوسکو پس پھرا وہ شخص طرف گنبد اپنے کی پس گرا دیا اوسکو یہانتک کہ برابر کر دیا اوسکو ساتھ زمین کے پس نکلے آنحضرت ایکروز پس نہ دیکھا اوس گنبد کو فرمایا کہ کیا ہوا وہ گنبد کہا اصحاب نے کہ شکایت کی طرف ہماری مالک اوسکے نے آپ کی مونہہ پھیرنے کی اوس سے اور پوچھا کہ سبب اسکا کیا ہے پس خبر دی ہمنے اوسکو یعنی اسکی کہ خفگی آپکی بسبب بنانے گنبد کی ہے پس گرا دیا اوسکو پس فرمایا حضرت نے یعنی جو سبب کراہت جانتے اوس عمارت کی آگاہ ہو تحقیق ہر عمارت سبب عذاب کی ہے آخرت میں اوپر مالک اوسکی کی الا ما لا الا یعنی مگر وہ چیز کہ نہیں ہے چارہ اوس سے اور ضروری ہے اسقدر عمارت نقل کیا اسکو ابو داؤد نے ف معنی حدیث کی یہ ہیں کہ جو عمارت کہ بنا دے اوسکو مالک اوسکا پس وہ وبال ہے یعنی عذاب ہے آخرت میں اور وبال اصل میں بوجھ اور مکروہ کو کہتے ہیں اور مراد عمارت سے وہ ہے کہ بنائی ہو تفاخر اور زینت کیلئے زیادہ حاجت سے نہ عمارتیں خیر کی مانند مسجدوں اور مدرسوں و رباطوں کی کہ یہ آخرت کی چیزوں میں سے ہیں اور اسی طرح جو چیز کہ ضروری ہے آدمی کی یعنی قوت اور لباس و مکان بننے کی سی روایت کیا بیہقی نے انس سے بطریق مرفوع کی کہ تمام بنا وبال ہے اپنے مالک پر دن قیامت کے مگر مسجد اور روایت کیا طبرانی نے واثلہ سے مرفوعاً کہ کل بنیان یعنی عمارت وبال ہے مگر جو کہ ہو ایسی اور اشارہ کیا ساتھ ہتھیلی اپنی کی یعنی تھوڑی سی بقدر ضرورت کے اور کل علم وبال ہے دن قیامت کے مگر وہ علم کہ عمل کیا جاوے اوس پر ع وعن ابي هاشم بن عتبة قال عهد الي رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما يكفيك من جمع المال خادم ومركب في سبيل الله رواه احمد والترمذي والنسائي وابن ماجة وفي بعض نسخ المصابيح عن ابي هاشم بن عتيد بالدال بدل التاء وهو تصحيف اور روایت ہے ابی ہاشم بن عتبہ سے کہ کہا وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجکو جمع کرنے مال کی سے ایک غلام کہ خدمت کرے تیری خدمت کرے اور ایک سواری کہ سوار ہو تو اوس پر راہ خدا میں یعنی حج اور جہاد میں یا طلب علم میں یعنی اگر کچھ رکھا چاہے تو یہ دو چیزیں زیادہ اختیار نکر یا صرف کر دے اور ترکہ اور مقصود اس سے قناعت اور اکتفا کرنا ہے قدر کفایت پر ان چیزوں میں سے کہ توشہ ہوں راہ آخرت کا نقل کیا اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بعض مصابیح کی نسخوں میں عن ابی ہاشم بن عتبہ ہے ساتھ دال کی بدلے ت کے اور یہ غلطی ہے کسی راوی کی

سے فیلی ہو سکت ۔ وعن عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن آدم حق فی سوی هذه الخصال
بیت یسکنه وثوب یواری به عورته وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوس میں بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی و سردی کو اور کپڑا
کہ ڈھانکے ساتھ اوسکے ستر اپنی کو اور روٹی خشک بغیر سالن کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجھاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد
ساتھ حق کے وہ چیزیں ہیں کہ واجب ہیں واسطے اوسکے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بغیر تبعہ و سوال کے اور سے آخرت میں یعنی جب اکتفا کریگا اوپر ان چیزوں حلال سے
نہیں سوال کیا جاویگا اوس سے یعنی کہ یہ چیزیں ان حقوق سے ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچھ کہ سوائے انکے ہیں حظوظ نفس سے سوال کیا جاویگا اوس سے
اور مطالبہ کیا جاویگا اور جلف ساتھ زبر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر سالن کے اور ساتھ زبر جیم کی بھی روایت کیا ہی جمع جلفہ کی بمعنے
ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے انتہی ح وعن سهل بن سعد قال جاء رجل فقال يا رسول الله دلني على
عمل اذا انا عملته احبني الله واحبني الناس قال ازهد في الدنيا يحبك الله وازهد فيما عند الناس يحبك الناس
رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو ایسے کام کی کہ جس وقت میں کروں اوسکو دوست
رکھے مجھکو اللہ اور دوست رکھیں مجھکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتھ ترک کرنے محبت اوسکی کی اور اعراض کرنے کے ... اوسکی ہی اور متوجہ
ہونیکی طرف آخرت کے تا دوست رکھے تجھکو اللہ یعنی بسبب دوست رکھنے تیرے کی عذاب کو کہ دنیا ہی اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگوں کے ہی یعنی مال و
جاہ تا دوست رکھیں تجھکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہیں نہ میل کرنے کو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہی کہ باوجود میسر ہونے
لذات کے بیرغبتی کرے کہا ہی بعضوں نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوس سے کہ نہیں ہی اوسکی لئے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہی کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد تو کہا ابن مبارک نے
کہا زاہد عمر ابن عبد العزیز تھے کہ دنیا چلی آتی تھی اور باوجود اسکی اونہوں نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر
ضرورت پر ہر چیز میں مانند کھانے اور پینے وغیرہ کے اور چھوڑے فضولیوں کو جتنا ہو سکتا ہی ع وعن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم نام على حصير فقام وقد اثر في جسده فقال ابن مسعود يا رسول الله لو امرتنا ان نبسط لك
ونعمل فقال ما لي وللدنيا وما انا والدنيا الا كراكب استظل تحت شجرة ثم راح وتركها رواه احمد والترمذي وابن ماجة
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹھے حضرت اور تحقیق نشان کیا تھا بوریے نے حضرت کی
بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچھا دیں ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بنا دیں ہم واسطے آپکے
بچھونا تو بہتر ہوتا سونے آپ کی ہی اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہی مجھکو الفت ساتھ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتھ میرے
نہیں ہی حال میرا ساتھ دنیا کی مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہی ٹھہرا پھر چل کھڑا ہوا اور چھوڑ گیا اوس درخت کو نقل کی یہ
احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا اگر ما اس میں نافیہ ہی یعنی نہیں ہی واسطے میرے الفت ساتھ دنیا کی اور نہ واسطے
دنیا کی الفت و محبت ساتھ میرے تا کہ رغبت کروں میں طرف اوسکی پھولے پھاؤں اوسپر اور جمع کروں اوس چیز کو کہ اوس میں ہی یا ما استفہامیہ ہی یعنی کونسی
الفت و محبت ہے واسطے میرے ساتھ دنیا کی یا کونسی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتھ میل کرنی کی طرف دنیا کی یا میل کرنی اوسکی کی طرف میرے اس لیے
کہ میں طالب آخرت کا ہوں اور دنیا سوکن اوسکی ضد اوسکی ہی اور تخصیص سوار کی بسبب قلت مدت ٹھہرنے اور جلدی چلی جانی کی ہی یعنی کہ معاملہ ہے
گھوڑے کی پیٹھ پر کس قدر ٹھہر سکیگا یعنی تھوڑی ہی دیر ٹھہرتا ہی اور یہ بھی ہی کہ یہ اشارہ ہی طرف بعید ہونے مقصد کے یعنی آخرت اور تمام

کرنی کی ساتھ سنت وغیرہ کی اور بہ تعلق ہونا التفات کرنیکا اوسی چیز کی طرف کہ نفع دیوے اوسکو ۔ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اغبط اولیائی عندی لمؤمن خفیف الحاذ ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ واطاعہ فی
السر وکان غامضا فی الناس لا یشار الیہ بالاصابع وکان رزقہ کفافا فصبر علی ذلک ثم نقد بیدہ فقال عجلت
منیتہ قلت بواکیہ قل تراثہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی امامہ سے اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا بہت قابل رشک کی میری دوستون مین سی نزدیک میری البتہ بہت اچھا ونکا اندرونی حال افضل وبہتر اونکا نزدیک میری
دین مذہب مین البتہ مومن ہی ہلکا بار صاحب نصیبہ بڑی کا نماز سی اچھی کرتا ہی بندگی رب اپنی کی اور اطاعت کرتا ہی اوسکی پوشیدہ اور خلوت مین عبادت
آلہی مین مشغول رہتا ہی یعنی جیسی اطاعت وعبادت کرتا ہی اوسکی ظاہر حال رہی وہ گمنام لوگون مین نہین اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیان
کی یعنی مشہور اور انگشت نما خلق مین نہین ہی بسبب علم وعمل کی اور تہی روزی اوسکی بقدر کفایت کی پس صبر وقناعت کی اوسپر پہر چٹکی بجائی
حضرت نی ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی جیسی رسم ہی کہ وقت تعجب کی اور ہونچنی کسی چیز کی بجاتی ہین پہر فرمایا کہ جلدی کی گئی موت اوسکی کم ہین
رونیوالیان اوسکی اور تہوڑی ہی میراث اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف اغبط ساتھ تخفیف معجمہ کی بمعنی زیادہ قابل رشک
کی اور خفیف الحاذ قلیل المال والعیال کذا فی القاموس اور کہا شارح نی خفیف الحاذ سبکدوش یعنی عیال ومال سی سبکدوش ہی کیونکہ فراغت
کی سیر خوب طرح کرسکتا ہی اور نہین مانع ہوتی اوسکو کوئی چیز علائق سی اور صاحب حظ یعنی بڑی کا نماز سی یعنی بہت پڑہتا ہی نماز ساتھ حضور
قلب کی اور مناجات مع اللہ کی چونکہ شواغل اور تعلقات اہل ومال کی کم رکہتا ہی ضرور ہی کہ کثیر الصلوۃ ہو اور حدیث [illegible]
ترک دنیا اور قطع تعلقات کرتی ہین ایسی کرتی ہین کہ نماز اور عبادت مولی تعالی مین خشوع کرسکین [illegible] گمنام لوگون مین اس مین اشارہ ہی طرف
اسکی کہ نہین نکل جاتا او نہین سی ایسی کہ نکل جاتا او نہین موجب شہرت کی [illegible] اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ اولوگون سی عام لوگ مین پہچانا
نہین ہی بلکہ اوسکو معرفت خاص لوگون کی یعنی اولیا اور صلحا کی کہ جنکا ہمنشین رہتا ہی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوسپر جملہ لا یشار الیہ اور نقد بیدہ
کی معنی یہ ہین کہ مارا سر انگوٹہی کا بیچ کی انگلی کی سرپر یہانتک کہ سنی گئی اوس سی آواز اور نہایہ مین ہی کہ نقد کیا آنحضرت نی ساتھ انگلیون دست مبارک کی
کی جیسی کہ درہم نقد کرتی ہین یعنی پرکہتی ہین ایک [illegible] اور جانور جو دانہ اوٹہاتا ہی ایک بار اور [illegible] اوسکو بہی نقد کہتی ہین اور مارنا
سر انگلیون کا ہی ایک کا دوسری پر بقصد تعجب اور تقلیل کی یعنی حال اوسکا یہ تہا چند روز مین موت آگئی پس جلد کا مارا جیسے کہ فرمایا جلدی کی
گئی موت اوسکی یعنی جلدی انتقال ہوگیا اس عالم پرفتنہ وآشوب سی یا مراد یہ ہی کہ ایسا شخص جلد اور آسان جان دیتا ہی بسبب قلت تعلق کی
دنیا مین اور غلبہ شوق آخرت کی انتہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی ربی لیجعل لی بطحاء
مکۃ ذہبا فقلت لا یا رب ولکن اشبع یوما واجوع یوما فاذا جعت تضرعت الیک وذکرتک واذا شبعت
حمدتک وشکرتک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی اونہین سی یعنی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پیش
کیا اور ظاہر کیا مجہپر پروردگار میری نی کہ کردی میری لیے کنکری سنگریزہ مکہ کو سونا پس کہا مین نی نہین چاہتا مین یہ اے پروردگار میری لیکن
چاہتا ہون مین کہ پیٹ بہر کہاؤن ایک روز اور بہوکا رہون ایک روز پس جسوقت بہوکا رہونگا زاری اور عاجزی کرونگا طرف تیری اور یاد
کرونگا مین تجکو اور جسوقت سیر ہونگا تعریف کرونگا تیری اور شکر کرونگا مین تیرا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف پیش کیا یعنی پیش کرنا جتایا یعنی
اور یہ ظاہر تر ہی یعنی مشورہ کیا مجہسے اور اختیار دیا مجکو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا مین اور چاہو توشہ بقدر کفایت کا بلا احساب عقاب اور بطحا [illegible]

ایک جگہہ جاری ہوئی پانی فراغ کی کہ اوسمین شکر ہی اپنی ایک ہون او رمراد ہوئی کردینی اوٹہا رکہہ سی پہونچتا او سکا اور نکلتا ہی ساتہ ہوئی کی
اور یہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کردی لینی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونی کی
حاصل یہہ ہے کہ میں نے فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہون تا فضیلت مقام صبر و شکر کے پاؤن مین اور یہ تعلیم امت کا کرنا ہی
فقر و قناعت کے اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ یہ فقر افضل ہے غنا سی ت ح وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کے سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص صبح کرے
تم مین سے نڈر بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کی یعنی جو حلال ہے
پس گویا جمع کی گئی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب
عذاب خدای تعالی کی ہی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور نیچی کی معناہی سی آور سرب شبہ ہو ساتہ زیر سین اور جزم رے کی ہی یعنی نفس سلوک و حال
اور دل کی اور یہ معانی بہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہ کہ جو کوئی کہ اوٹہا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی بعضون
نی کہا کہ سرب یعنی جماعت کے ہی پس معنی یہ کہ اپنی اہل و عیال میں اور بعضون نی کہا کہ ساتہ زبر سین اور جزم رے کی ہے معنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نے
کہا سرب ساتہ زبر سین اور رے کی ہے معنی خانہ زیر زمین کے مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہ روایت صحیح ہو تو معنی اسکی یہی
مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ت ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ
صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مُحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
مقدام بیٹی معدیکرب کے سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ
بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹہتی ہین کہ بیان نہین ہوسکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ
سیدہا اور کہڑا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجا لانی طاعت کے لیی درستی کرنی وجہ معاش کی لیی اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور ہو اور
اوس قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیے
تا دم تنگ نہو اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی واجب ہے یہ معنے کہ نہ تجاوز کری اس قدر سی کہ کہڑی ہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تا کہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت خدای تعالی پر پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم مذکور سی اور ٹہرایا پیٹ کو اول ظرف
مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین حوائج گہر کی ازراہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین بیچ چیزون کے
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی توت جب حاصل ہوگی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس بدتر ہوا اور ظروف سے کہا ابو حامد نی کہ بہوک
مین دس فوائد ہین اول تو صفائی دل کی اور بصارت کے اسلیی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی
اوس سے بخار دماغ مین دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سے دل مین تاثیر ہوتی ذکر کی اور تیسری سبب ہے انکسار اور جاتی رہنی تکبر و غرور حاصل
ہوتی کہ جو مبدا طغیان ہے اور نہین انکسار ہوتا نفس کو کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہ کہ نہین بہولتا بلای خلق اور عذاب اوسکی جو اہل بلا
اسلیے کہ پیٹ بہر سے کسل حاصل ہوتی ہین بہوکون اور بہوک کو اور پانچوین بڑا فائدہ نیمین کم توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غالب ہونا نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہے شہوت و قوت کو اور تمام سعادتیں یہ ہیں کہ مالک ہو آدمی اپنے نفس کا اور شقاوت یہ ہے کہ مالک ہو اوسکا نفس اوسکا اور دوسری فائدہ بھوک
تو نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنے پیٹ بھر کر کھایا بہت پیتا ہے اور جسنے پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت میں ضائع ہوتی ہے عمر
اور فوت ہوتی ہے تہجد اور بلید ہوتی ہے طبیعت اوسکی سخت ہو جاتی ہے دل اور عمر نفیس جواہر ہے اور راس المال ہے بندہ کا کہ اوسمیں تجارت کرے اور نیند
موت ہے پس بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر میں سے ہے اور ساتویں میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کھاتا ہے تو باز رہتا ہے کثرت عبادت سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہے طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کھانے میں اور اکثر محتاج ہوتا ہے ایک وقت کا کہ خریدے اوسمیں طعام اور پکاوے اوسکو پھر محتاج ہوتا ہے
ہاتھ کے دھونیکا اور خلال کرنیکا پھر بار بار جاتا ہے پانی کی جگہ پینے کے لیے اور اگر صرف کرے ان اوقات کو ذکر و مناجات میں اور تمام عبادات
میں تو بہت نفع اوٹھاوے اور سے کہا سری سقطی نے کہ دیکھا میں نے علی جرجانی کو ستو پھانکتے ہوئے میں نے پس کہا میں نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکے اوپر نے کہا کہ میں نے حساب کیا ہے میں چبانے کی پھانکنے تک ستر تسبیحیں پس نہیں چبایا میں نے روٹی چالیس برس سے اور آٹھویں کم کھانے میں صحت
رہتی ہے بدن میں اور دفع ہوتی ہیں امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کھانا ہے پھر مرض باز رکھتا ہے عبادات سے اور تشویش میں ڈالتا ہے دل کو اور محتاج
ہوتا ہے فصد کا اور پچھنوں کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزیں سب محتاج ہیں محنت کے اور بھوک میں ان سب سے امن ہے اور نویں خفت محنت اسلیے کہ
جو کوئی عادت ڈالتا ہے کم کھانے کی کفایت کرتا ہے اوسکو تھوڑا سا مال اور دسویں یہ کہ قادر ہوتا ہے ایثار و تصدق پر ساتھ اوس طعام کی کہ زیادہ
حاجت سے اور یتیموں کی پس ہوگا دن قیامت کے اپنے صدقہ کی سایہ میں پس جو کچھ کہ کھاتا ہے خزانہ اوسکا پاخانہ ہے اور جو کچھ کہ تصدق کرے
خزانہ اوسکا فضل اللہ تعالی کا ہے ۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ أَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ
فَإِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہے پس فرمایا کم کر ڈکار اپنی سے اسلیے کہ دراز تر لوگوں کا
بھوک میں دن قیامت کے دراز ترین اونکا ہے پیٹ بھرنے میں یعنی جو کوئی دنیا میں بہت پیٹ بھر کر کھاتا ہے آخرت میں بہت بھوکا رہیگا اوسکو نقل کی ہے
بغوی نے شرح السنہ میں اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی ف یہ شخص مذکور کا وہب بن عبد اللہ تھا اور یہ گنتی کی گئی ہیں چھوٹی صحابیوں میں کہ حضرت کے
زمانہ میں بالغ نہ ہوئے تھے منقول ہے اونسے کہ کھایا اونھوں نے کہ کھایا میں نے ثرید گوشت کا اور آیا میں حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہے یہ باز رہ ڈکار اپنی سے الخ اور مقصود منع کرنا ہے پیٹ بھر کھانے سے کہ باعث ڈکار لینے کا ہوتا ہے چنانچہ اسلیے فرمایا اسلیے کہ دراز ترین
لوگوں کا الخ آیا ہے کہ پھر اونھوں نے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سے جبکہ رات کو کھاتے تھے تو صبح کو نہیں کھاتے تھے اور اگر
صبح کو کھاتے تھے تو رات کو نہیں کھاتے تھے ۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ
أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض کے سے کہا اونہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہے جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہے یعنی حق تعالی اونکو غنی کرتا ہے اور سوال لیتا ہے تا ظاہر ہو کہ حد سے تجاوز کرتے
رہتے ہیں یا نہیں نقل کیا اسکو ترمذی نے ۔ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ
فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُولُ لَهُ أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ
وَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَيَقُولُ لَهُ أَرِنِي مَا قَدَّمْتَ فَيَقُولُ رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَّرْتُهُ وَتَرَكْتُهُ
أَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِي آتِكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضَى بِهِ إِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهُ

اور روایت ہی انس سی اونھی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ لایا جاوی گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف
وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کھڑا کیا جاوی گا روبرو اللہ تعالیٰ کی پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتھ زبان
قال یا حال کی دی تھی مین نی تجکو زندگانی اور حواس وصحت وعافیت ومانند انکی کی اور دی مین نی تجکو غلام لونڈی اور حشمت ومال اور
جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا مین نے تجپر یعنی ساتھ اتارنی کتاب کی اور بھیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکر گذاری
کی تونی انکی پس کہی گا ای رب میری جمع کیا مین نے مال کو اور بڑہایا مین نے اوسکو یعنی ساتھ سوداگری کی اور چھوڑا مین نے اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی
اپنی کی بہت سے بہتر کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پھیر مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتھ خرچ کرنی اوسکی کے
تیری راہ مین جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی ﴿انھم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت﴾ پس فرماوی گا اللہ تعالیٰ اوسکو
کہ دکہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین دیتا اور ممکن نہین ہی پہونچنا پس کہی گا
یعنی جونکہ کچھ آگی بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کی پانی کا نہیں کہی گا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہودہ لوگون کی کہ جو عذر صحیح
نہین رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مین نے اوسکو اور بڑہایا مین نے اوسکو اور چھوڑا مین نی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ
تہا پس پھیر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اوس نی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون
مین پس لیجایا جاوی گا اوسکو اور حکم کیا جاوی گا اوسکی لیی طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ
معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے
کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکی نے مال تاکہ تجارت کری ساتھ اوس کی اور نفع حاصل کری پس فرمانبرداری کی اوسی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال
اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نے کہ تمام بہلائیان اور
لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام کہنا سوای اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز
مانند نام رکہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوی طرف سعادت اخرویہ کی اور مدد ہوں اوسکی ساتھ ایک واسطہ کی یا کئی
واسطون کے اگر اون کو نعمت کہیں تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پہونچاوین گی طرف نعمت حقیقی کی ؏ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل العبد یوم القیمۃ من النعیم ان یقال لہ الم نصح جسمک ونرویک من الماء البارد
رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچھا جاتا بندی کا روز قیامت کے نعمت سی یہی کہ کہا
جاوی گا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدن کو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹھنڈی پانی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شیخ نی کہ ٹھنڈا

پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مرید سی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی تاکہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی اپنی والد سی یاد
رکہتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی یخود ہو جاتی اور تھوڑی دیر ٹہرتی تا بحال خود آتی جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا
جوہر ہی اور کچھ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب جمال پانی کی ہی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوس پر اور قیمت کچھ
نہین رکہتا اور اسمین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ وقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہونچا ہلاک کی پس
ظاہر ہوا اوسکی لیی ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دی گا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی
پہر کا اوسکا پیشاب بند ہو گیا اسکا کہ مشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دی گا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا بادشاہ نی کہ آیا مالک اوس دون کا پس صالح کیا او سنی پہر کہا اوس بادشاہ کو کہ لی ملک اپنا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی
رونق پر اور نہ جمع کرنی کی درمیان نعمت صحت اور پانی کی تماشا۔ وہی طرف اسکی یعنی یہ دونوں نعمتیں جو کہ بہی بیان فرمائین تو اشارہ ہی اسپر کہ یہ ایسے
بڑی نعمتیں ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایکطرف اور یہ نعمتین ایک طرف انتہا ۔ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُولُ**
قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا
أَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرمایا نہین سرکینگی کی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رہینگی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچھا جاویگا پانچ حالتون سے
پوچھا جاویگا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی اور پوچھا جاویگا جوانی اوسکی سی کہ کس چیز مین پرانی کی یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ
رفتہ رفتہ پرانا ہوجاتا ہی اور پوچھا جاویگا مال اوسکی سی کہ کہاں سی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال حلیم سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت
مین یا معصیت مین اور پوچھا جاویگا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا یعنی علم کو پڑہا یا عمل کیا انہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نی ای حسرت کیا حال ہوگا میرا جب کہا جاویگا مجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہی گا
تو کہ عالم تہا تو مین تو کہا جاویگا مجکو کہ کیا عمل کیا تو نی بیچ علم کی کہ سیکہا تو نی اور کہی گا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاویگا مجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل
رہنی مین کیون علم پڑہا تو نی انتہا ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَالَ لَهٗ إِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہیں ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہ کہ زیادہ ہووی تو ایک اون دونون مین سی ساتہ تقوی کے انسکے
نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہیں ہے موقوف صورت و شکل ظاہر اور کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی کی اکثر اور ظاہر
یہی ہی کہ مراد ساتہ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد
ساتہ سرخ رنگ کے عجم ہی اور ساتہ سیاہ رنگ کی عرب ہی عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہوتی ہی اونکی رنگ پر اور
عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتہ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوے
اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہیں رکہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ اور تقوی کی کئی مرتبے ہیں ادنی اونکا
تقوی کرنا شرک جلی سی ہی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات و لہو اور شرک خفی سی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ بچاوی تمام عضو ساتہ
اسکی اور نہ رکہی وہ الاخطر و ماسوی اللہ کا انتہی ۔ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا**
إِلَّا أَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَأَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَأَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا
إِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
بیرغبتی کی کسی بندہ نی دنیا مین یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے قطع اپنا سی مگر کہ اوگائی اللہ نی حکمت یعنی معرفت استوار اوسکی
دلمین گویا کیا ساتہ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو بینی ساتہ عین الیقین کے عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور خسۃ شرکا اور سرعت فنا
اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب سے اور دکہلائی الاپیاری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا
ساتہ مجون علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سی اور صبر و قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی مقدر پر اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا سی آفات

اور بیابت سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سے اور متوجہ ہونے کی جنتی پر طرف دار السلام کی نقل کی اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین ف یعنی بہشت کے
اشارہ ہے آمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام وکمال دار آخرت میں ہے اور بہشت میں ہے ایک درویش سے پوچھا لوگون نے کہ کیا حال ہے کہا حال ہم
کا خیر و سلامت ہے انشاء اللہ اگر بہشت میں آئے مین ہیں ۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَخْلَصَ
اللّٰهُ قَلْبَهٗ لِلْاِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهٗ سَلِيْمًا وَلِسَانَهٗ صَادِقًا وَنَفْسَهٗ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهٗ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ اُذُنَهٗ مُسْتَمِعَةً
وَعَيْنَهٗ نَاظِرَةً فَاَمَّا الْاُذُنُ فَقَمِعٌ وَاَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوْعِي الْقَلْبُ وَقَدْ اَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهٗ وَاعِيًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطے ایمان کے یعنی ایمان عطا کیا خالص اور شرک نفاق سے اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق مذمومہ اور احوال بد سے مانند
حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سے اور حصول جاہ کی جیسی کو فرمایا اللہ تعالی نے یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور کی زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب کے محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدھی یعنی غیر مائل
طرف کجی اور باطل کے اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کان کو سننے والے آیات حق کا اور کیا اوسکی آنکھ کو دیکھنے والی یعنی دلائل صدانیت کا اور مصنوع پروردگار کا
پس ایسی کان قیف ہیں اور آنکھ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی نے
دل اوسکی کو پایا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکھنی والی حق کا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف امر کان کو یعنی کان سبب
پہنچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکھتی ہیں اور قیف اوسکو کہتی ہیں کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکھکر اوس میں روغن
اور شراب ڈالتے ہیں انکی کی ڈالا جاتا ہے ظرف میں اسی طرح داخل ہوتا ہے سخن حق از راہ گوش کی دل میں اور آنکھ قرار دینی والی اور ثابت رکھنی والی
ہے اوس چیز کو کہ نگاہ رکھتا ہے دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہے یا طرف کرتی ہے وہ چیز دل کو اور در آتی ہے اوس میں اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرجع
اور مقصود پڑتا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکھ کی راہ سے بھی دل میں چیزیں در آتی ہیں اور قرار پکڑتی ہیں اور ثابت رہتی ہیں اوس میں جیسے کہ کان
کی راہ سے بعد ازاں تامل دونوں حکموں کا بیان کیا ساتھ قول نبی کی وقد افلح الخ ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ
مُبْلِسُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت دیکھی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا
ہے بندہ کو دنیا سے باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے یعنی اسباب دنیا پس سوای اسکی نہیں کہ وہ دنیا استدراج ہے پھر پڑھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بطریق استشہاد کی آیت کریمہ یعنی استدراج کی وارد ہوئی ہے پس جبکہ بھول گئے کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے
ساتھ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہوں نے امر و نہی اوسکی کو کھولی ہمنی اوپر اونکی دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتوں کی یہاں تک کہ جب خوش ہوئی
ساتھ اوس چیز کی کہ دی گئی تھی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذلک اور نعمتیں پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہاں وہ نا امید و متحیر تھی نقل کی یہ
احمد نے ف استدراج لغت میں پایہ بپایہ لیجانا ہے یعنی سیڑھی کی ایک پایہ چڑھانا پھر اوپر پھر اوپر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہے کہ جب گناہ
کری بندہ وہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چھوڑ دیوے اور مہلت دے اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہ لطف ہے پروردگار کی طرف سے میری حق میں پس
توبہ و استغفار گناہ سے نکری اور مغرور ہو ناگاہ مار اوسکو گرفتار کری عذاب میں پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہے جانب عذاب کے ۔ وَعَنْ

عن ابی امامة قال توفی رجل من اہل الصفة وترک دینارا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیة قال ثم توفی آخر
فترک دینارین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیتان رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ۔ روایت ہے ابو امامہ
سے تحقیق ایک شخص مرگیا اور چھوڑا ایک دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ دینار ایک داغ ہے اوسکی پیشانی اور پشت اور پہلو پر
کہا ابو امامہ نے پھر مرگیا دوسرا ایک شخص اصحاب صفہ میں سے پس چھوڑے اوسنے دو دینار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو دینار دو داغ ہیں آگ
کے روایت کی اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف ایک جماعت تھی فقرا اور غربا اصحاب کی کہ مدینہ میں رہتی تھی اور صفہ ایک چبوترہ تھا مسجد
شریف سے لگا ہوا اس پر سایہ تھا سائبان کے اور متصل اوسکی مسجد تھی کہ جس وقت میں کہ قبلہ بیت المقدس تھا بنائی تھی اور جب قبلہ کعبہ کی طرف ہوا تو اوس
جگہ کو اوسی حالت پر چھوڑا اور یہ جماعت وہاں رہتی تھی مقدار اسکی ستر تن کی اور کبھی کم ہو جاتی تھی اور کبھی زیادہ بھی اور انکی ایسی نہ کان تھی نہ زن
اور نہ اولاد علم اور توکل میں مشغول تھی اور ریاضت اور مجاہدہ اور ذکر اور تلاوت قرآن اور یاد کرنی حدیثوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں مشغول
ہو کر حاصل کرنا انکا کیا کرتی تھی اور انکو اضیاف اسلام کہتی تھی اغنیا اصحاب خدمت کرتی تھی اور قوت پہنچاتی تھی اور اپنی گھر میں بطریق دعوت
کی لیجاتی اور کبھی ایک حضرت کی عنایت کر مخصوص تھی کہ حضرت کی گھر سے طعام کھاتی تھی اور کبھی جماعت کو معجزہ آنحضرت کی سے کثرت طعام
ہوتی تھی چنانچہ ایک پیالہ دودھ کا سبکو کفایت کرتا تھا اور آنحضرت حکم کرتی تھی انکی ساتھ بیٹھنے کا اور بلاتے تھے انکو اپنی مسجد شریف میں جمع
کرتی تھا اور فرمایا کہ میں تم میں سے ہوں اور بشارت تھی انکو کہ آخرت میں تم میری ساتھ ہو گے اور میری ساتھ بہشت کو جاؤ گے اور ابو ہریرہ بھی
اونہیں میں تھی شعر ست واخوش باتر کان محبوب جانہا ۔ درویشان و مسکینان سری جست ۔ اور اسناد او نہا بطریق صوفیہ کی اہل حق میں پائی جاتی ہے
اشتقاق لفظ صوفیہ میں صفہ سے اشکال ہے لیکن معنی میں موافق ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور حضرت نے جو دیناروں کی چھوڑنے پر وعید فرمائی ہے
اوسکی یہ ہے کہ اگر چیز جمع کرتی اور رکھتا کوئی ایک دینار اور دو دینار کی واسطے وقت حاجت کے شرع میں گناہ نہیں ہے بلکہ اگر گنج کبھی بعد ادای حق
کی جمع کرے نہیں ممنوع وہ گنج ہے کہ اوسمیں سے حق زکوٰۃ ادا نکرے لیکن شان اہل صفہ اور تارکان دنیا کی کہ سب کچھ چھوڑ کر اور سب سے چشم پوشی کر کے
اور صحبت فقرا کی اختیار کر کر اور توکل اور فقر پر بیٹھتے ہیں ۔ یہی ہے کہ یہ تشدید اور توبیخ اوپر دعوی فقر و تجرید کی ہے چنانچہ اوس نے
کہا کہ ایک شخص اصحاب صفہ سے مرا اور کہا کہ ایک مرد اصحاب سے مرا یعنی اصحاب صفہ سے تھا کہ نام و نشان زہد و فقر کی ہیں اور اونکی صحبت میں بیٹھنا
اور دعوی حال اونکی کا کرنا منافی جمع کرنے درہم و دینار کی ہے اگرچہ اوروں پر کام آسان ہے اور توضیح مسئلہ کی اس مقام میں یہ ہے کہ وہ دونوں
تھی ساتھ اون فقرا کی کہ لوگ تصدق کرتی تھی اوپر ان کی بنا بر نہایت حاجت و فاقہ اونکی کی پس وہ بمنزلہ سائلین کے تھے پاندوی قال یا مال سنگ
اور سوال ہی نہیں کیسکو یہ کہ سوال کرے اس حال میں کہ اوسکی پاس قوت ایک دن کا ہے پس حرام واقع ہوا کھانا اونکا باوجود ہونے دینار کی پاس
اونکی اور اسی طرح جو شخص کہ ظاہر کرے اپنی تئیں بصورت فقرا کی کہ پہنے کپڑی پرانی یا بنا دے وضع مشائخین کے اور اوسکی پاس کچھ ہو قسم نقود سے
یا وہ چیز کہ قائم مقام ہو نقود کی اور لیوے اوس چیز سے کہ لوگوں کی ہاتھ میں ہے اور کھاوے تو وہ حرام ہے اور اسی طرح جو کوئی ظاہر کرے اپنی تئیں
عالم یا صالح یا شریف ورنہ نفس الامر میں مطابق واقع کی اور دیا جاوے بسبب علم اوسکی کی یا شرافت اوسکی کی پس ہوگا حرام اور سید منقول ہے کہ شیخ
ابو الحسن کازرونی نے کیا ایک جماعت کو فقرا سے کہ کہاتی ہیں طعام سے کہ موضوع تھا واسطے مستحقوں کی اسلیے کہ کہاتی وہ حرام کی پس بار بار
وہ کہاتی سے اسکا فتنہ ہی کہ جسکے پاس نہ ہو کچھ دنیا سے کہاوے وہ واسطے کہاوے پس کہا بعضوں نے اور باز رہے بعضے پس کہا شیخ نے ان لیکن
وہ حرام ہے واسطے ایک قوم کی اور حلال ہے واسطے اوروں کی پس چاہیے کہ ڈرائی جاویں اہل حرم میں شریف ۔ جیسا کہ آیت لیس علی الذین آمنوا جناح فیما طعموا

کوئی اونمین سے اجمال مین کہ وہ غنی شرعی ہو اور قاف مین ہی کہ موضوع ہی واسطی فقرا کی اور اسیطرح جو شخص کہ ہوی حجرون مین تیرے وقف کیے گئے ہون
مساکین کے لیے پس تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کے حجرون میں و سے اعتبار کری کوئی ساتھ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین واسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اوسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہمارے زمانہ و کہ اسنیا پر
جبکہ ہون وہ غیر مشروع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى خَالِهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ
يَا خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ
قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَإِنِّي أُرَانِي قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے ہی یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تھا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رلایا تجکو ای ماموں میرے کیا بیماری کی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا کی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہی کہ جو کہا تو نے لیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نے اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نی کی تھی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نے
آنحضرت سے فرماتی تھی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ ارانی ساتھ پیش ہمزہ کی معنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ۱۲ وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ
فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہے ام درداسے کہ بیوی ابو درداکی تہین کہا کہ کہا مین نے ابو درداکو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم
مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسیکہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا ہون کہ سنا ہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گہاٹی ہی دشوار نہین گذرنی کی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہوؤن مین
بیچ ساتھ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطی چڑہنی کی اوس گہاٹی پر **ف** گہاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان
داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سی موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹھانی والی بوجہ مال و جاہ کی اور
وسعت حال کی اور اسیطرح کہا گیا ہی فاز المخففون وہلک المثقلون ۱۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَذَلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوبِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت نہین رہتا
گناہون سے نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سے کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکہنی والون کے لیے
اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کی تئین اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دیتا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کرتا ہی
اونکی نقصان مین کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس عافانا اللہ منہا بکرمہ و فضلہ ۱۲ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَجْمَعَ الْمَالَ وَأَكُونَ مِنَ التَّاجِرِينَ وَلَكِنْ

اور نسبت اوسکی سبب ہت کا معرفت اللہ تعالی کی اور قیاس کر لیا سیاہ رعبا تو تمکو کہ بعضے اونمین سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث ثواب کے
مانند تلوار اور گہوڑی اور مانند انکی کی کہ ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبھی اون سی
قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہی بسبب اونکے نیچی کی درجی دوزخ کی ہین + وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُبَارِكْ لِلْعَبْدِ فِي مَالِهِ جَعَلَهُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت
برکت نہی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عمارت عقبی کی کر دیتا ہی اوس مال کو
بیچ پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کے کہ جو زائد ہی حاجت سے + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا
الْحَرَامَ فِي الْبُنْيَانِ فَإِنَّهُ أَسَاسُ الْخَرَابِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت
نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** اس سے سمجھا جاتا ہی کہ اگر مال حلال ہی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہی اور بعضے
کہتے ہین کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بنانا ہی اور معنی کلمہ
فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ عین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی
خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ
وارد ہوا ہی سے لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ + اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہ بہی متصور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہین کہ پرہیز کرو ارتکاب
حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناؤ کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہ بدون کی صحبت کرو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین
آخر کو خراب ہوتی ہی انتہی اور ملا علی رح نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ
کرنی مال حلال کی عمارت میں اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوپر اوس کے اور ہمکو لکہا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتہ باب کے + وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہے عائشہ سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین
گہر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکے
نقل کی اسکو احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش آمین ممکن
نہین پس جسنے کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا
اوسکا ہی بہلائیون اور رضامندیات الہی میں اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال نہین
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس
معنی کا بہی معنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا اور
مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہرایا اور مطمئن ہوا ساتہ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا اور فرمایا يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ اوسکی لیی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہوگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ
اوٹہانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لہا مین بمعنی ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا ہی

بسبب ظاہر کی بنسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ع ح **وعن** علیؓ قال ارتحلت الدنیا مدبرة
وارتحلت الاخرة مقبلة ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من ابناء الاخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان اليوم عمل
ولا حساب وغدا حساب ولا عمل رواه البخاري في ترجمة باب اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے یعنی بطریق موقوف کی کہا کوچ کیا ہی یعنی جاتی ہی دنیا
پشت دیی ہوئی اور کوچ کیا آتی ہی آخرت حالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پھیرنا دنیا کا اور رفتا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت
کا اور بقا اوسکا اور واسطے ہر ایک کی اون دونون میں سے بیٹے ہیں پس ہوو تم آخرت کی بیٹون میں سے یعنی ساتھ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور
نہ ہوو تم دنیا کی بیٹون میں سے یعنی ساتھ اعراض کرنی کی آخرت سے اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیے کہ آج کی دن یعنی دنیا میں عمل ہی یعنی
وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کے حساب ہی اور نہیں ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمة الباب میں
ف یعنی عنوان باب میں بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی پر اور حدیث جابر سے معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مشمول اسکا
ہی **وعن** عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب يوما فقال في خطبته الا ان الدنيا عرض حاضر يأكل منه
البر والفاجر الا وان الاخرة اجل صادق ويقضي فيها ملك قادر الا وان الخير كله بحذافيره في الجنة الا وان الشر
كله بحذافيره في النار الا فاعملوا وانتم من الله على حذر واعلموا انكم معروضون على اعمالكم فمن يعمل
مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره رواه الشافعي اور روایت ہی عمرو سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا
ایکدن پس فرمایا اپنی خطبہ میں کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع
سب رزق دنیا سے حصہ رکہتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے وما من دابة في الارض الا على الله رزقها آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک مدت ہی
معین وعدہ کی گئی سچی یعنی محقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت میں بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتھ
ثواب عذاب کی آگاہ ہوو تحقیق خیر خوبی سب ساتھ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت میں ہی آگاہ ہوو اور تحقیق بدی اور برائی تمام ساتھ
انواع اپنی کی دوزخ میں ہی خبردار ہوو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب خدا سے خوف پر ہو یا یہ معنی ہیں کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سے
کہ قبول ہوتا ہی یا نہیں اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیے جاؤگی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرت
میں یا دنیا میں اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی بدی دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی **ف** پیش کیے جاؤگی اپنی عملون پر یہ عبارت
مقلوب ہی اصل یہ ہی یعنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیے جاوینگی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیے جاؤگی حضرت پروردگار تعالی کی
جیسیکہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہی ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنے کیے جاوگے اللہ تعالی کے ساتھ افعال اپنی کی اور جزا دیے جاوگی اوپر اعمال اپنے
کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر ع **وعن** شداد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايها الناس
ان الدنيا عرض حاضر يأكل منها البر والفاجر وان الاخرة وعد صادق يحكم فيها ملك عادل قادر يحق فيها
الحق ويبطل الباطل كونوا من ابناء الاخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان كل ام يتبعها ولدها اور روایت ہی شداد
سے کہا اوسنی سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی
اوس دنیا سے نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوس میں بادشاہ عادل
قادر یعنی غیر عاجز ثابت کریگا اوس میں حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کر دیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتھ ثواب و عذاب کے

ہو تم آخرت کی بیٹون مین سی ہو نہ تم دنیا کی بیٹون مین سی اسلیے کہ تحقیق بیان آیا ہی جو ابی ہو سکا بیٹا اوسکا ف اہل دنیا پر اطلاق کیا ابنا کا اونکو
تعلق ساتھ آخرت کی بجگہ جنت ہی لیگ پس جو طالب مستغرق دنیا کی بیٹی ہی اوسکی ساتھ دوزخ مین ہونگی اور جو طالب آخرت کی بیٹے وہ اوسکی ساتھ
جنت مین ہونگی یہ قول ملا علی قاری کا ہی اور حضرت شیخ نے بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی لیے کریگا ٭ وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ
یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ اور روایت ہی ابی درداء سی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر کہ دونون پہلو اوسکی ہوتی ہین دو فرشتی ہین کہ پکارتی ہین سناتی ہین خلائق کو
یعنی سنتی ہی ہر ایک سوائی جن و انس کے اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی یا انقطاع کر کر اور طرف رجوع ہو
طرف اوسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلًا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری اپنی کامون مین یا زاد آخرت مین بہتر ہی اوس مال سی
کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت سی اللہ تعالی کی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونون حدیثین ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین ف شاید کہ ہم نہ سناتی
جن و انس کی ہونین یہ ہی کہ ندا وشہ جادو کی تکلیف بسبب معاینہ غیب کے ہو اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیون کی ہی اور جب اونہون نے نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اونکو خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حدیث انسان مین ہی خطاب خاص انسان کیطرف کیا ہو
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکھا اونکو دنیا نے توجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا
اونکو کہ مال تھوڑا کہ سبب غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سی اور طرف عبادت سے بہتر ہی اوس سی ٭ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ
قَالَتِ الْمَلٰئِکَۃُ مَا قَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَا خَلَّفَ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پہونچاتی تھی
حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تھی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہین کہا ابو ہریرہ نے جس وقت کہ مرتا ہی مردہ کہتی ہین ملائکہ
یعنی فرشتی کہ کیا آگی بھیجا یعنے اعمال خیر سی اور کہتی ہین آدمی کہ کیا چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیون کی مال پر ٭
وَعَنْ مَالِکٍ اَنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِاِبْنِہٖ یَا بُنَیَّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَطَاوَلَ عَلَیْہِمْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَھُمْ اِلَی الْاٰخِرَۃِ سِرَاعًا یَذْھَبُوْنَ
وَاِنَّکَ قَدِ اسْتَدْبَرْتَ الدُّنْیَا مُنْذُ کُنْتَ وَاسْتَقْبَلْتَ الْاٰخِرَۃَ وَاِنَّ دَارًا تَسِیْرُ اِلَیْھَا اَقْرَبُ اِلَیْکَ مِنْ دَارٍ تَخْرُجُ مِنْھَا رَوَاہُ
رَزِیْنٌ اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نے کہا اپنی بیٹی کو اے بیٹے میرے تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی مہلت دیگئی اونکو اوس چیز کی کہ وعدہ
دیجاتی ہین ساتھ اوسکی یعنی بعث و حساب و ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہین اور تحقیق تو اے بیٹے میرے تحقیق پشت دی ہی تو نے
دنیا کو جیسے کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کیطرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا ہی توجہ آخرت کیطرف ہی گویا دنیا کو چھوڑ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو
طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سی نقل کی یہ رزین نے ف دراز ہوئی الخ سے اسکی یہ ہین کہ دراز ہوا زمانہ بعید ہوا
لوگون پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہین طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کیگئی ہین اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی
لیکن نہین جانتی مانند بیٹھنے والون کشتی بہری ہوئی کی یہ بیان کیا معنی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب ساتھ خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اوس سی خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکو یہ اور آخر جملہ حدیث کی دلیل ہی یا کہ جو کوئی ایک جگہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سی دور ہوتا ہی
جس چیز کیطرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی ایک مسافت درمیان مین ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سی نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک روز ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی ہی اور وہاں پونہچ گا اور مقصود اسکا بہشت ہی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی
شرح **وعن** عبد الله بن عمرو قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اي الناس افضل قال كل مخموم القلب صدوق
اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفه فما مخموم القلب قال هو التقي النقي لا اثم عليه ولا بغي ولا غل ولا حسد
رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہوں نی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتے ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ نہ بولی پس
کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہیں ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حد سی گذرنا اور نہ کدورت کینہ اور نہ حسد نقل کی یہ ابن ماجہ نے
اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مخموم خم سی ہی جسکی معنی جہاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوئیں سی اس جگہ مراد یہ ہی کہ دل اوسکا جہڑا ہوا
اور صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہی بری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتے ہیں فرمایا اللہ تعالی نی الا من اتی اللہ بقلب سلیم اور نقی یعنی صاف
دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچی والا بری عقائد اور بری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ
اس لغت کو نہ جانتی ہوں اسلیے کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تہی کہ صحابہ باوجود یہ جانتی زبان عرب کے اور کہنی فصاحت اور بلاغت کے سمجھتے
تہی او معنی اوسکی نہ جانتے لیکن صفات مخموم کی قلب کیطرف رجوعی ہونا مراد کا اس سے نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال
ظاہر ہی واللہ اعلم شرح **وعنه** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع اذا كن فيك فلا عليك ما فاتك
الدنيا حفظ امانة وصدق حديث وحسن خليقة وعفة في طعمة رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان روایت ہی
اوسی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتیں ہیں کہ جب پائی جاویں تجھمیں اے مخاطب پس نہیں ہی خوف
تجھپر اور ضرر نہیں ہی تجھکو فوت ہونی اور نہ ہونی دنیا سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندگی اور حقوق لوگوں کے
اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کہانی مین یعنی پرہیز کری حرام سی اور اکتفا کری بمقدار حاجت پر اور بہت کہانی
نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** ضرر نہیں الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئی اور نفس اسکے سبب کمال پایا
اور نورانی ہوا اور مادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتوں بہشت کا بہم پونہچا فوت ہونی نعمتوں دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کیا غم
ہی بلکہ اگر وہ ہوں تو خلل و وحشت کا زمانہ جمعیت مشغول کی ہی کتاب نہ ظلمت اوس پر جمال الطاف و نور کی پیدا ہوتا ہی شرح **وعن** مالك
قال بلغني انه قيل للقمان الحكيم ما بلغ بك ما نرى يعني الفضل قال صدق الحديث واداء الامانة وترك
ما لا يعنيني رواه في الموطا اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پونہچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کے کس چیز نی پونہچایا ہی
تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہیں ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پونہچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی کی
اپنی بات کہنی میں اور اوسکی بات نقل کرنی میں اور ادای امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو
اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نی موطا میں کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث میں **ف** ہی جگہہ سی کہا ہی کہ حکمت لقمان کی
اور نیک کردار ہی اور لقمان بہانجی ہیں ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضوں نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تہی اور اختلاف ہی درمیان علما
کی آئمین کہ لقمان پیغمبر تہی یا نہیں اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تہی اور آیا ہی کہ اونہوں نی ہزار پیغمبروں کی خدمت اور شاگردی کی تہی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ لقمان پیغمبر نہ تہی سیاہ فام تہی ایک غلام کہ الی تہی کہ بکریاں چراتی تہی حق تعالی نی اونکو مقبول بنایا اور حکمت اور

کی کہ سوای تیری کوئی و سکو نجات نکلا اور جسنے تجھکو پایا اور دوست حق تعالیٰ کا وہ اسپر اکتفا کرتی اور روح و بہشت عین جنت کا کیا تو نہیں دیکھتا
اسلام کا کلام مذکور کہی گا اسلیے کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھ تعظیم و ثنا کی آپکی کریں جیسا کہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
طول ثنا خاص کر گنہگارونکی کرینگی بعد اوسکے شفاعت کرینگی لیے سلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کی یاد کرینگے اور اپنے بیچ میں سلیم
کہینگے اس سبب سے شفاعت اونکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا و تسلیم و ترک اختیار کہ حال مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق میں آیا ہی کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین ﴿وعن عائشة
قالت كان لنا ستر فيه تماثيل طير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عائشة حوليه فإني إذا رأيته ذكرت
الدنيا﴾ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی تھا واسطے ہمارے پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار کی اور اوسمیں تصویریں پرند جانوروں کی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عائشہ بدل ڈال اوسکو اسلیے کہ میں جب دیکھتا ہوں اوسکو یاد کرتا ہوں دنیا کو **ف** یہ تعلیل دلیل ہی اسپر کہ
شاید یہ بہت چھوٹی تھیں یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویروں کی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکھنا اوس اسباب کا کہ جس میں تعلق ہی
ساتھ اوسکی دنیا لیجاتا ہی فقراکی حلاوت قلوب کو ﴿وعن أبي أيوب الأنصاري قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم
فقال عظني وأوجز فقال إذا قمت في صلاتك فصل صلاة مودع ولا تكلم بكلام تعتذر منه غدا وأجمع الإياس
مما في أيدي الناس﴾ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا کہ نصیحت فرمائیے مجکو اور
مختصر کیجیو جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نے جب کھڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنی والا ہو چھوڑنی والا ہی سوای اسکے
کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں یا مطلق مثال ہی کلام کے نیکو یاروں اور دوستوں اور تمام مسلمانوں سی یعنے
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر او پر نا امید ہونی کی اوس چیز سی کہ لوگوں کے ہاتھ میں ہے
یعنے قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگوں کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہی ہیں جو مذکور ہوئے اور ممکن ہے کہ مراد
رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسے کہ مشائخ کی پیشوا سی آیا ہی کہ طالب کو چاہیے کہ ہر نماز
اپنی میں ایسا تصور کری کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانیگا تو بالضرور ذوق اور حضور اور رقت دل سی ادا کریگا اور آخر حدیث میں اشارہ
ہی طرف اوسکی کہ امید پکڑنی لوگوں سی علامت افلاس کے ہی اور غنای قلبی یہی ہی کہ نا امیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگوں کی ہاتھ میں ہے
﴿وعن معاذ بن جبل قال لما بعثه رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى اليمن خرج معه رسول الله صلى الله عليه
وسلم يوصيه ومعاذ راكب ورسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي تحت راحلته فلما فرغ قال يا معاذ إنك عسى
أن لا تلقاني بعد عامي هذا ولعلك أن تمر بمسجدي هذا وقبري فبكى معاذ جشعا لفراق رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم التفت فأقبل بوجهه نحو المدينة فقال إن أولى الناس بي المتقون من كانوا وحيث كانوا روى الأحاديث
الأربعة أحمد﴾ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بھیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بھیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف یمن کی یا حاکم کر
یمن کے نکلا ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچانی کی لیے حال یہ کہ نصیحت کرتی تھی اوسکو اور معاذ تھی سوار اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چلتے تھی ہمراہ سواری اوسکی کی پس فارغ ہوئی حضرت نصیحت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نملی تو مجھسے بعد سال اس برس کی کہ سال ہے

لو شاید کہ تو گذری پاس مسجد میری کے اور قبر میری کے یعنی معاذ غضبناک ہوئے فراق سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر التفات کیا آنحضرت نے یعنی منہ
پھیرا معاذ کی طرف سے اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب ترین یا متصل ترین لوگوں کی ساتھ میری پرہیزگار ہیں جیسے
یعنے ہون یا عجمی گوری ہوں یا کالی ہوں شریف ہوں یا رذیل ہوں جہاں ہوں نقل کیں چاروں حدیثیں احمد نے **ف** لفظ تا قبل از
تفسیر ہے اشتقاق کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنے کی معاذ سے یہ تھی کہ تا نہ دیکھیں رونا اونکا اور ہو سبب رونے آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا
پہر کہ ضرورت ہو نا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نے اونکو از راہ فعل کی اور وصیت کی زبان سے کہ تو جدا ہوگا
مجھ سے اور جدا ہونگا مدینہ سے اور پھر آوے گا تو مدینے کو اور نہیں پاویگا تو مجکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا ولیا ہیں
ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگوں کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگوں کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہیں الخ اور جہاں
ہوں یعنی مکہ میں ہوں یا مدینہ میں یا مصر میں یا کوفہ میں یا یمن میں نیز ذکر میں کہ طرف تلاوت کی قرنی کے یمن میں ہے بجال التعجیل یا اور
طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کے کہ اونہوں نے باوجود دور رہنے تقوی سے کیا درجہ پایا اور بسبب کم تقوی کی کیسی محروم ہے
مقام قرب سے بلکہ اشتی ہوئی بسبب پہنچانے ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہے معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیے اور جانے فراق
پر غم نکہا چاہیے جسکہ متقیوں سے ہووے تو صورت میں اگرچہ جدا ہوتا ہے تو معنی میں ہمارے ساتھ ہے اور طیبی نے کہا کہ تسلی ہے معاذ کو بعد فوت کی
اونکو ساتھ جانے اپنی کی یعنی جبکہ پھر آوے تو مدینہ کو اور قصد کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیوں کی ساتھ میری کہ متقی ہیں اور کہا کہ یہ
کنایہ ہے ابوبکر صدیق سے کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگے جیسے کہ حدیث جبیر بن مطعم میں آیا ہے کہ ایک عورت آئی بیچ خدمت
آنحضرت کے اور کلام کیا ایک امر میں فرمایا پھر آنا اوس وقت اوس عورت نے کہا کہ اگر آؤں میں اور آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو کیا کروں میں گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے فرمایا اگر آوے تو اور نہ پاوے مجکو تو تو ابوبکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث میں
رغبت دلائی ہے حضرت نے اوپر رعایت کرنے تقوی کی اور اسمیں تسلی ہے واسطے اہل بیت کی کہ جو ہوں نہیں پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ صحبت کا
اگر تقوی کرینگے تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا بہذہ النعمۃ منہ ع **وعن** ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح صدرہ للاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ان النور اذا
دخل الصدر انفسح فقیل یا رسول اللہ ہل لتلک من علم یعرف به قال نعم التجافی عن دار الغرور والانابة الی
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا ابن مسعود نے کہ پڑھی آنحضرت نے آیت جس کا ارادہ
کرتا ہے اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچاوے اوسکو طرف مقام اختصاص کی کھولتا ہے اور فراخ کرتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام
کی یعنی واسطے شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہے سینہ میں کھل جاتا
اور فراخ ہو جاتا ہے سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہے واسطے اس حالت کے کچھ نشانی ظاہر کہ پہچانی جاوے یہ حالت ساتھ اوس نشانی کے فرمایا
آنحضرت نے ہاں اوسکی ایسی نشانی ہے وہ رہنا دور گھر غرور کی سے یعنی دنیا سے کہ جگہ مکر و فریب کی ہے اور شیطان سبب اوسکی لوگوں کو فریب
دیتا ہے اور پھر دور رہنے سے رجوع اختیار کرتا ہے اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہ ہمیشگی کی ہے اور مستعد ہونا واسطے موت کے
پہلے اوترنے اوسکی کی یعنی سامان کرنے توبہ کی اور جھپٹنے کی طرف عبادت کے اور صرف کرنے وقت کے طاعت میں **ف** یعنی قبول کرتا ہے
تمام شرائع اسلام کی اور شیریں معلوم ہوتی ہیں اوسکی مذاق میں تلخی اور احکام کی کہ مقرر کیے ہیں اللہ تعالی نے اور حکم کیا ہے اونکا اور یہ

قلب حقیقت میں سوزش سبب ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المؤمن اور دنیا مکر کرنیوالی اور فریب
دینی والی اور عہد شکن ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گھر رنج اور خرابی کا ہے اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا
ملمع سراب جیسے دھوکی کی ہے کہ گمان کرتا ہے اسکو پیاسا پانی پس حقیقت میں اپنی ہوکی میں پڑے ہیں بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی آنے
موت کے یا ظاہر ہونے مقدمات اسکی کی کہ مرض ہے اور بہت بڑھاپا کہ نہ قادر ہوا وہ اوپر حاصل کرنے علم کے یا عمل کی اور اوسوقت ندامت
نفع نہ دیگی وعن ابی ہریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم العبد یعطی زهدا
فی الدنیا وقلة منطق فاقتربوا منه فانه یلقی الحکمة رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہے ابی ہریرہ اور
ابی خلاد سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ دیکھو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہے بے رغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سے پس
نزدیکی ڈھونڈھو اوس سے اسلیے کہ تحقیق وہ سکھایا جاتا ہے اور دیا جاتا ہے حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف اور یہی
حدیث بہت سے طریقوں سے ثابت ہوئی ہے اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت پوچھے گئے کہ کونسا مومن بہت دانا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ جو موت کو
بہت یاد کرتا ہو اور واسطے بعد موت کے لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں حکمت کا ہے مراد ہے اوس سے نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالیٰ
حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہے کہ ہی
مرشد کامل کہ ملنیوالا ایسا واجب ہے ہر ایک پر کہ طلب کرے ہمنشینی اوسکی اور حاصل کرے ہمکلامی اوسکی کہا ہے بعض عارفین نے کہ صحبت رکھو ساتھ اللہ کے
اور اگر نہ طاقت رکھو تو صحبت رکھو ساتھ اوسکی کہ وہ صحبت رکھے ساتھ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہے
کہ جو اوپر گذری ہے حدیث سابق میں علامات انشراح صدر سے باین حیثیت کہ موثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور میں اور بے رغبت کرے یاروں اپنے کو دنیا سے
بیچ تحصیل مال اور جاہ کے اور زیادتی قدر حاجت سے کہ پہنچاوی طرف اخروی کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہے رزقنا اللہ رویته وخدمته وصحبته

باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے بیچ بیان فضیلت فقرا کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے ف مراد فضیلت سے زیادتی
اجر و ثواب کی ہے اور دونوں مضمون کو جمع کرنیکی کی جمع کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ حضرت کے اوقات بسر ہوئے ہیں بطور فقرا کی تھی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور
فقرا کی فضیلت میں یہ باب کافی ہے اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے آپس میں کہ فقیر صابر افضل ہے یا غنی شاکر بعضے کہتے ہیں کہ غنی شاکر افضل ہے کہ
اوسکی ہاتھ سے خیرات اور ترسکے چیزیں مثل زکوۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں بھی بیچ شان اغنیا کی آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ذلک
فضل اللہ یؤتیه من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہیں کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر
ہی پر تھا اور حدیثیں باب کے تمام دلیلیں اونکی ہیں اور حق یہ ہے کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہے مطلقا اور وجوہ مختلف میں اور بیچ شخص شخص
خاص کے کبھی صلاح کار غنا میں ہوتا ہے اور کبھی فقر میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب پروردگار تعالیٰ بندہ پر مہربان ہوتا ہے تو جس چیز میں صلاح حال
اوسکی کا دیکھتا ہے دیتا ہے خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتوں متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی
سے منقول ہے کہ اونسے کسی نے پوچھا کہ فقیر صابر بہتر ہے یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سے بہتر ہے اور اس میں اشارہ ہے فضیلت فقر پر یعنی
فقر ایک نعمت ہے کہ اوسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہے کہ اوسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف علی عبد الوہاب متقی ایک شیخ سے نقل کرتے تھے کہ جب تک
اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہمسے نکروالیا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہ کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازاں ہاتھ پکڑا اور مرید کیا اور جانا ہے

لیکن بیان فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ ہی کہ استغنا کی نہو اور مسکین وہ ہی کہ کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضون نی عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا یہان فقیر اور مسکین مین ❊ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ دھکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نی **ف** دھکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتھ ہاتھ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازی پر جا کھڑے رہین تو اونکو اپنی گھر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے دھکیلے گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیی جاوینگی اور یہ ایسی ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چھپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ مشغول ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچھ الفت نہیں محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سی ظالمون کے دروازون پر اور کہانی مال حرام اونکی بچنے کو جیسا بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی سے اپنی نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی خلق سے کیونکہ بسبب کمال اپنے پرہیزگاری کی اور مرادیہ نہین ہی کہ وہ دنیاداروں کی دروازہ پر جاتی ہین اور وہ دھکیلے جاتی ہین اپنی دروازون سی آتی نہین دیتی گہرون مین اسلیی کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسیکہ انس بن نضر کا حال لذرا باب الدیۃ مین پس حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اسکی نزدیک ایسے عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہاوین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو مؤلف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بن سعد سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہ کہ اوسکو فضیلت ہی اوپر اوس کسی کی کہ کم ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی جواب کے لیی اور اونکی سنانی کی لیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین روزی دی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد بہت سے فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب کرنی مسلمانون کی زیادہ ہی بہ نسبت اور ونکی کہ نہ جو ایسی ہین پس حضرت نی اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تمہارا درست نہین کیونکہ مدد ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر کرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت سا سی بہرہ مند ہوتی ہو منع **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کے دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین یا حالت کشف مین پس تہی اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین غریب اور دولتمند ٹہرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کے یعنے مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس مسالن ہونکا بہشت سے اور کافر کا دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس اکثر اونکی کہ داخل ہوی ہین اوس مین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت محبت اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب اونکی کی گورا بہی سا ٹہرائی گئی الخ یعنے حبس رہی اس دنیا فانی کی کہ مال منصب والی ہین ٹہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین اونکی

بہت حساب دینے کی اور رنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنی کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونے کی موافق شہوات نفس و
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہے اور فقرا اس سے بری ہونگی کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکی جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلی اغنیا کی داخل ہونگی جنت میں عوض میں ان نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں ان سے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھانکا میں نے بہشت میں پس دیکھی میں نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جھانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنے والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِینَ یَسْبِقُونَ الْأَغْنِیَاءَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِینَ خَرِیفًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگی غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** چالیس برس یعنی مقدار چالیس برس کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کی لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلی داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب کے اونکی رکی ہوں گی میدان محشر میں اور فقرا بلا حساب
جنت میں داخل ہوکر چین میں ہونگی **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْیُكَ فِی هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هَذَا وَاللّٰہِ حَرِیٌّ إِنْ خَطَبَ
أَنْ یُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ یُشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَأْیُكَ فِی هَذَا فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِینَ هَذَا حَرِیٌّ إِنْ خَطَبَ
أَنْ لَا یُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا یُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا یُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَذَا خَیْرٌ مِنْ مِلْءِ
الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپکے بیٹھا تھا کیا گمان ہی تیرا اس شخص گذرنے والی کی حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنے والی کا
پوچھا تھا یہ شخص بڑے اشراف لوگوں میں سے ہی قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل راوی نے پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب نہ دیا پھر گذرا ایک اور شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکے پاس کیا گمان ہی تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دیوی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری طرف اوسکی بسبب
حقارت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تونے اوسکو نظر حقارت سے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین سے مانند اوس
شخص کے یعنی کہ تونے تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کے کہ تونے تعریف کی ہی بھر جاوے تو وہ
سب کثیر ہونگے ان میں سے یہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ و فضیلت میں و ظاہر ہی کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ شخص غنی کا پس جو تھی اوسکی سوال
میں تنبیہ اوسکی لیے اور فضیلت فقرا کی اور ایسی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہی مرید پرہیزگار کا بخلاف اغنیاء کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتی ہیں قبول حق میں جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سأصرف عن آیاتی الذین
یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہی علماء کی شاگردوں میں اور صلحاء کی مریدوں میں کہ فقرا بہت جلد قبول کر لیتی ہیں حق بات کو اور اغنیا
حیل و حجت کرتی ہیں اور یہ مراد نہیں کہ شخص اول بھی اغنیائی مومنین سے تھا کافروں میں سی الی کہ نہیں ہی مناسب اس درمیان کتنا سو اور سیکن بلی کہ نہیں کیا
میں یہاں تک کہ کہا ہی بعضی علماء نے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اور سپکر کا اسلیے کہ خیریت کی اونمیں کچھ نہیں ہی غیر اوسکی الی رحیم
نہیں کیا ہی اوسکی کفر میں اسلیے کہ کبھی قصد کیا جاتا ہی ساتھ خیر کی یہ وہ قریب ہی ساتھ حق کی ۃ وعن عائشۃ قالت ما شبع
آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے
عائشہ سی کہ کہا نہیں پیٹ بھرا آل محمد نے یعنی اہل بیت اونکی کی جو کی روٹی سے یعنی اس گیہوں کی روٹی سی بطریق اولی دو دن پے در پے یہاں تک کہ
وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بھرا تو دوسری دن بھوکے رہے
بنا بر اسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کر دیں تمہارے لیے
پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہ کہا ایکدن میں بھوکا رہوں پس صبر کروں اور سیر ہوؤں ایکدن پس شکر کروں اور یہ نہیں بلکہ جیسا کہ ہوتی
تہی آنحضرت اخیر عمر میں غنی ساتھ مال بہت سا تہ لگا حضرت کی لیکن اوسکو کہا نہیں بلکہ خرچ کیا اوسکو بیچ راہ پروردگار کی خوشی میں اور ہمیشہ
دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذار دیتی کئی راتیں بھوکے مع سب حضرت اور اہل انکی کہ نپاتی تہی
طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی ہماری زمانے میں فقر اسی زمین بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہیں پس حضرت کے فعل میں تسلی ہی فقرا کی لیے اور یہ بھوک حضرت کے اختیاری تہی ساتھ ترک کرنی دنیا
کی اور لذتوں اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لا یموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا و مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگوں کی اپنی
نفس کی حاجت پر ۃ وعن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی
ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری ۃ روایت ہے سعید مقبری سی
کہ نقل کی ابوہریرہ سے کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگے انکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا انہوں نے ابوہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کو پس
انکار کیا ابوہریرہ نے اوسکی کہانی سی اور کہا یعنی بیچ عذر نکہانی کی کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بہرا
روٹی جو کی سی یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گراں اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے ۃ وعن انس انہ
مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واہالۃ سنخۃ ولقد رہن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعا لہ بالمدینۃ
عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاہلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ
لتسع نسوۃ رواہ البخاری ۃ اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر بو والی یعنی بسبب
بہت دنوں رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کی اور لیے اوس سے کچھ جو واسطے اہل بیت
کی اور روایت کرنیوالا انس ہے کہتا ہی تحقیق سنا میں نے انس سے کہ کہتی تہی نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی ایک صاع گیہوں نے اور نہ صاع اور دانوں
غلہ کی یعنی جو وغیرہ نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کی لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کی تہیں نو بیبیاں یعنی باوجود اسکی کچھ ذخیرہ نرکہتی تہی
نقل کی یہ بخاری نے ف شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہودی سے یہی تہی کہ حال آنحضرت کا مسلمانوں پر ظاہر نہو یا اسلیے کہ گراں نہوں آپ پر احسان اونکی

شرم کرکر اوسکا ظاہر خبر یہ ہی کہ آپ نہایت منزہ منظور تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کہ طلب کرین اجرت اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہماری امام اعظم سی کہ نہین ٹہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ کرتی تہی اوس سے قرض کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعة فہو ربوا کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سی ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کی لیے قوت ایک برس کا اکٹھا بہروا دیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علماء کہ یہ ترک کرنا ذخیرہ کا اوائل حال میں تہا کہ فقراء نکی حال پر غالب تہا بعد اوس کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹھا بہروا دیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل مقدر ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس ذخیرہ نہ کرنا بنسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو کہ واسطی نفس شریف اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیے ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سی نہین کہتا **وَعَنْ عُمَرَ** قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ فَقَالَ أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي رِوَايَةٍ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریی کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سی نہ تہا درمیان حضرت کی اور درمیان بوریی کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریی نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانی تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیی اللہ تعالی ہی تا فراخی کری تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی اوپر حال اونکی حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یا اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین معلوم کی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کی ای ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیے خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیے دنیا اور ہماری لیے آخرت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اوپر بوریی کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سی یہ سمجہا جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پتی سی بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سی بنتی ہین اور رمال ساتہ پیش را اور زیر اوسکی کی معنی منسول کی یعنی بنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ نعلی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کر بہرتی ہین اور فراخی کری یعنی رزق فراخ کری آپ کی امت پر چونکہ دیکہا عمر نی کہ آنحضرت نی فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سی کہتی ہین نظر کی بیچ حال ضعفاء امت کی کہ تاب صبر کی نرکہین گے اور دشواری پڑی گی اوپر مناسبات حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیے اور طلب کی اہا کہ مقصود عمر کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت کی لیے تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیے دنیا نی نسبت طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمر نی کہا آنحضرت کو بیچ گہر تاریک کرم کی ایک بوریی پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک دباس پڑی ہوئی روئی عمر فرمایا آپ نی کہ کیون روتا ہی تو ای بیٹی خطاب کی کہا عمر نی یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہو کر اس حال سی پڑی ہو اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ کہا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

ہیم اوس **وعن** ابی ہریرۃ قال لقد رأیت سبعین من اصحاب الصفۃ ما منہم رجل علیہ رداء اما ازار واما کساء قد ربطوا فی اعناقہم فمنہا ما یبلغ نصف الساقین ومنہا ما یبلغ الکعبین فیجمعہ بیدہ کراہیۃ ان ترٰی عورتہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تحقیق دیکہا مین نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سی نہین تہا اونمین سی کوئی شخص کہ اوسپر چادر رکہا ہو کپڑی پر اوڑہنی اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نرکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اونہون نی پس بعضی اون تہبندون اور کملیون مین سے وہ تہی کہ پہونچتی تہی آدہی پنڈلیون تک اور بعضی پہونچتی دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو اپنی ہاتھ مین بسبب ناخوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نظر احدکم الی من فضل علیہ فی المال والخلق فلینظر الی من ہو اسفل منہ ممن فضل علیہ وفی روایۃ لمسلم قال انظروا الی من ہو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ہو فوقکم فہو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس شخص کی کہ زیادتی دی گئی ہی اوسکو اوسپر مال مین اور صورت ظاہری مین اور اوسکی دیکہتی ہی تحقیق شکر حق کا اور غبطہ اوسکی حال کا ہو تو چاہیی کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست اور کمتر اوس سی ہی یعنی تاشکر کری اور خوش ہووی نعم سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہی مرتبہ مین تم سی اور نظر نکرو طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو تم سی مرتبہ مین پست نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہی تمکو تا حقیر نجانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچی ہی **ف** حاصل یہ کہ جب دیکہی کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سی حشمت مین اور مال مین اور جمال مین اور لباس مین اور حال مین اور نہین ہو جاتا یہ کہ اوسکی اپنی خرابی بسبب اوسکی مال کی ہے تو چاہیی کہ دیکہی اوسکو کہ وہ کم ہی اوس سے دنیا مین اور کمتر ہی درجہ مین اوس سی تا اختیار کری حال انسان کی اور آخرت مین اوسکی درجہ عالی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ مال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہی اگرچہ کوئی کسیکی نسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی بنسبت اسپر جسنی اپنی سی افضل کو دیکہکر نظر اپنی سی کم پر کی اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر بسبب مال اور فرض و التقدیر تو وہ نہ دیکہی اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سی تاکہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہی اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہونچی اوسکی کوئی فقر مین تو لائق ہی یہ کہ شکر کری اپنی پروردگار کا کہ نہ جتلا کیا مجکو دنیا مین اور اوسکی باعث سی چنانچہ سیلی شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اللہم اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والعقبی اور آیا ہی کہ ایک شخص نی اپنی کہر ہوا مجلس عزا مین ایک ولی کی اور شکوہ کیا اوسنی کہ مین نی نہین کہایا ہی اتنی اتنی مدت سی کہانا مین لیکن شیخ نی کہا جہوٹ بولا تو نی اے خدا کی سیلی کہ اللہ نہین دیتا ہو کہ شدید مگر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمین سی تو نہ ظاہر کرتا اس امر پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سی اس عنایت کو اور مجمل خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہی دین خلل و زوال سی تو نہین پیدا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام مشقتون کی پہونچنی کا حال استقبال مین جیسا کہ منقول ہی کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نی مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنی اونہون نی کہا کہ شکر الٰہی کر اسلیئے کہ بلا کبہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہی پہر ڈالا گیا وہ ایک قید کی کنوین مین پس شکوہ کیا اوسنی پہر وہی جواب دیا اور دوسری دن پہر ایک یہودی کی پاس جا بیٹہا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر مین باندہ کر اپنی پاس رکہا اور اس سے نہایت تنگدل ہوا اور پہر امام نی حکم کیا امام نی صبر شکر کرنی کا پس مرید نی تعجب کری مین جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سی پس کہا امام نی جواب مین

اور پیچ کے تم ماہ داری تیری کردن میں طوق کنگر بنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الفقراء الجنۃ قبل الاغنیاء بخمس مائۃ عام نصف یوم رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی فقیر جنت مین پہلی دولتمندون سے پانسو برس کہ آدہا دن ہی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی قیامت کا کہ مقدار اوسکی ہزار برس کی ہوگی برسون دنیا کی سی بموجب قول اللہ تعالی کی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور وارد ہی آیہ مین جو آیا ہی فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ پس مخصوص ہے واسطے عموم کی محمول ہی اوپر طویل ہونی اوسدن کی کفار پر جیسیکہ پیدا ہووی گا یعنی مختصر ہوگا بہ نسبت نیک کارون کی یہانتک کہ ہوگا مانند ایک ساعت کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اوپر قول اللہ تعالی کا فاذا نقر فی الناقور فذلک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر اور کہا اشرف نی کہ اگر کہی تو کیونکر تطبیق ہی اس حدیث میں اور اوپر کی حدیث میں کہ جسمین چالیس برس کا فرق فرمایا ہی کہین گی ہم حکم ہی یہ کہ مراد اغنیاء سے اوپر کی حدیث میں اغنیای مہاجرین ہون یعنی فقرا چالیس برس پہلی داخل ہونگی جنت مین اغنیای مہاجرین سے اور دوسری حدیث مین اغنیای غیر مہاجرین مراد ہین پس نہ تناقض رہا دونوں حدیثون مین انتہی اور اولی یہ ہے کہ کہا جاوی اوسکی تطبیق مین کہ مراد دونون عددون سے کثرت ہی نہ تحدید پس کبہی تعبیر کیا اوسکو چالیس برس کر اور کبہی پانسو برس کر از راہ تفنن کی اور حاصل دونون کا ایک ہی ہی یا خبر دی اول ساتہ چالیس برس کے جیسیکہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پہر خبر دی دوسری بار ساتہ پانسو برس کے از راہ فضل اللہ تعالی کی فقرا پر ببرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا باختلاف ساتہ اختلاف مراتب انتہا من فقرا کی ہی بیچ حال صبر اور رضا اور شکر اونکی کی اور یہ ظاہر تر ہی اور مطابق ہی اوس تقریر کی کہ ذکر کیا ہم نی اول مین یہ کہ کہا اوسمین کہ وجہ جمع دونو حدیثون مین یہ ہی کہ پہلی حدیث مین جو چالیس برس پہلی کہا مراد اوس سے یہی کہ فقیر حریص چالیس برس پہلی داخل ہوگی غنی حریص سے اور اس حدیث مین جو پانسو برس پہلی کہا تو مراد یہ ہی کہ فقیر زاہد پانسو برس پہلی داخل ہونگی غنی راغب دنیا سے واللہ اعلم

وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین فقالت عائشۃ لم یا رسول اللہ قال انہم یدخلون الجنۃ قبل اغنیائہم باربعین خریفا یا عائشۃ لا تردی المسکین ولو بشق تمرۃ یا عائشۃ احبی المساکین وقربیہم فان اللہ یقربک یوم القیمۃ رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان ورواہ ابن ماجۃ عن ابی سعید الی قولہ زمرۃ المساکین اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الہی زندہ رکہ مجہکو مسکین اور مار مجہکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کی گروہ مین پس کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی کس واسطے یہ دعا کرتی ہیں آپ یا رسول اللہ فرمایا اسلیی کہ تحقیق مساکین قطع نظر کرینگے اور فضائل وحسن اخلاق سی داخل ہونگی بہشت مین پہلی دولتمندون سے چالیس برس ای عائشہ نہ پہیر تو مسکین کو ناامید بلکہ احسان کر اوسپر اگرچہ ساتہ ایک ٹکڑی کہجور کی ہو ای عائشہ دوست رکہ مسکینون کو یعنی دل سے اور نزدیک کر اونکو یعنی طرف مجلس اپنی کی اسلیی کہ خدای تعالی نزدیک کریگا تجہکو اپنی دن قیامت کی یعنی اپنی نزدیکی نی سبب اس احسان کے ہوتا ہی نقل کی یہ ساری حدیث ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سے تا قول آنحضرت کے فی زمرۃ المساکین یعنی سوال وجواب عائشہ کا اور باقی حدیث ابن ماجہ کی روایت مین نہین ہی ف مسکین مشتق ہی مادہ سکنت سے یعنی نہایت تواضع کی ہی اور مسکینت سی ہی یعنی وقار اور اطمینان کی اور قرار کی زیر احکام قدر کی اور اسمین تعلیم ہی امت کو تا کہ پہچانین فضیلت فقرا کی اور دوست رکہین اونکو اور ہم نشین ہون اونکے تا کہ پہنچی اونکو برکت اونکی اور اسمین تسلی ہی مسکینون کے لیی اور آگاہ کرتا ہی اوپر علو درجات اونکی کی اور جائز ہی یہ

ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تھی بواسطہ فقرائی مہاجرین کی اسطرح کہ فرماتی اللہم انصرنا علی الاعداء بعباد ک الفقراء المہاجرین یعنی اے اللہ
مدد کر ہماری دشمنوں پر اپنے بندوں فقیروں مہاجرین کے وسیلے سے اور بعد ازان یہ لکھا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیی ثابت
کی او نکو ملازم و مشرف کیا اونکو ساتھ اوسکی کہ ببرکت اونکی طلب فتح کی کرتی تھی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را ۱۲ **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ہو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکھتا ہو یعنی کہ تو نہیں جانتا ہی کس چیز کو پیش آنیوالا ہی وہ کیا پیش
آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین عذاب یا ثواب کیا کیا محنت عذاب تہا اوسکا تحقیق فاجر کی لیی نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان یہی ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہیں مرتا اور فنا نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود رہی گا رکھتی تہی
حضرت ابن عباس سے آگ نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** یہ تفسیر ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اوسکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور رشک
نعمت کی کرہ او سمین ہی یعنی اوسکی درازی کی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہ اوسپر رشک نہ لیجا اسطرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیی
وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قیدخانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قیدخانہ سی اور قحط سی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف**
قیدخانہ اور قحط اسی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بنسبت اون نعمتوں کے کہ
اوسکی لیی واسطی آخرت مین رکہی ہین حکم قیدخانہ اور قحط کا رکھتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکھتا ہی
اور چین اور ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکھتا ہی کہ اس محنت آبادی سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا یخلو المؤمن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجمع للمؤمن الکامل جمیع ذلک ۱۲ ع ح **وعن** قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی قتادہ بیٹی نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکھتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسی رہتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی ہی اور دوا و پرہیز ہی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو عقبے
مین جیسی کہ پانی ضرر کی کرنی منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سے کہ ملوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتھ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ۱۲ ع **وعن** محمود بن
لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرہہما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیزین
ہین کہ ناخوش رکھتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شر فائدہ بہتر ہین جیسکہ فرمایا کہ ناخوش رکھتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی مومن کی لیی
فتنہ سی اور ناخوش رکھتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کی لیی نقل کی یہ احمد نی **ف** مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنی چیزوں نامشروع کی اور مانند انکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہی کہ طاعت کرے اور تقدم

استقامت پر شدت میں ایمان سالمت لیجاوین بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کسکام آوے اچھی موت اگر دینی جبر کرنی کی ہاگر چہ دل قرار نہ پاوی
لیکن ہان پلاتا و چیز نکا کر لائق ہے مناسب اوسکی نہین ہی یہ بہی فتنہ ہی اہان اگر فتنہ او ابتلای دنیا اور شدت و محنت نفس ہو تو سبب
سبک ہو گنا ہون اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہین اور کمتر ہی حساب کے لیے یہ بھی سبب عذاب ہی اور یہ
مسلمان کیلیے اور چاہیی کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث کمی حساب آخرت کی ہی اور سختی اور محنت کے سبب سے پہونچی سہل ہی گذر
میرے تمام شاغلین مین ایمان کی جو کوئی ایمان شائع کی فرمائی پر درست کہتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچہ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل
سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا مین بہی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری عذر ذلت اور خواری بیچ جمع کرنی میں اوسکی
نگاہ رکھنی او تعلق رکھنی کی ساتہ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت تر سے کم نہین مجرد کرنی تعلق اور عزت و رعایا ہی بیچ ترک کرنی اوسکی اور
قناعت کرنی کی قدر کفایت پر نکالی اوسکی سوال و مکی سی ہی شرح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُحِبُّکَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاُحِبُّکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا
فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی مُنْتَہَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ**
اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہون آپکو یعنی بہت الا یومن
دوست کہتا ہی حضرت کو پس پایا دیکہہ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی فکر کر بیچ اسکے جو کہتا ہی تو ایسی کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی
تحقیق میں دوست رکھتا ہون آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکہر البتہ فقر بہت جلد
پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکھتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالہ کی ہی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہی
ف تجفاف سامان زیرہ اور جوشن کی پاکہر گہوڑی پر ڈالتی ہین وقت جنگ کے تا زخم سے امان مین رہے مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ ہی
تجفاف کے صبر سے لیکے وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسے ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصا فقر پر تاکہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد
پہونچنا نالے کی ہی انتہا سے یعنی کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوترنا بلاؤن و شدائد کا اوسپر کثرت ضروری ہی لیے کہ آیا ہی اشد الناس
کی اندہی بلا کی انبیا مین پہر درجہ بدرجہ اور اچہی لوگ پس چونکہ آنحضرت بہلی نہین مین سے تہی اور یہ محب تہا اوسکا دسکو ہی بقدر محبت کچہ کی کے
حصہ پہونچے کا موجب المرء مع من احب کی پس تیار کر واسطی فقر کی پاکہر کنایہ ہی صبر سے کہ آفت فقر سی نکال کرتا ہی اور بدلا نہین کرتا اور
بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الٰہی کی نہین ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور
چلنی طریقہ اونکی کی ناروا اور جہوٹ ہی اور حقیقت مین اتباع اور موافقت لازم محبت سے اور محب کو متابعت محبوب کی درست نہین ان المحب
لمن یحب مطیع ولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن ہی مہنا دل کا ساتہ خوبی کی اور اچہا جاننی
ذات و صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب خوب دیکہتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن یہ مرتبہ محل کے اور اتمام ہے
تا قسم سے جیسے کہ ایمان بغیر عمل کی اور اگر اوسکی متابعت ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ
بَیْنِ لَیْلَۃٍ وَیَوْمٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَّاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُّوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ وَمَعْنٰی ہٰذَا الْحَدِیْثِ
حِیْنَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَارِبًا مِّنْ مَّکَّۃَ وَمَعَہٗ بِلَالٌ اِنَّمَا کَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا یَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِہٖ**

روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار دین کی اور دعوت کرنے خلق کی طرف اوس کی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے یعنی تھا میں تنہا ابتدای اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ تھا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذری ہی مجھ پر تیس شب و روز نہیں تھا میرے لیے حالانکہ تھا میرے لیے اور بلال کے لیے طعام کہ کھاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز سے
کہ حیوان اوسکو کھاوے نہ تھی چیز جو چھپاتی تھی آدمی مگر ایک چیز قلیل حقیر کہ چھپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہی کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہی
پھر وہی ایسا ہو کہ بغل میں بھی چھپا رہے اور باہر سے نہ دکھائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصداق اس حدیث کا اوس وقت
تھا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بھاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تھے تھا ساتھ بلال کی جنس طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تھا نیچے
بغل اپنی کی ف حدیث کی اول ٹکڑوں کی معنی طیبی نے اسطرح لکھی ہیں کہ چند گروہ ہوئی لیکن ظاہر یہ ہی کہ معنی یوں ہوں کہ ڈرایا گیا میں بیچ
دین کے نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسے کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میرے جیسے کہ در حدیث میں آیا ہی کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
یعنی کم ایذا اور پر اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کے ہی چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تر اور صدق اور حقانیت اونکی ظاہر تر تھی اور
حوصلہ اونکی ایمان اور ہدایت کرنی پر زیادہ تر سب سے تھی ایذا بھی اونکی سب سے زیادہ تر تھی بعد ازاں بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی ہی
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تھے اس سے معلوم ہوا کہ قصہ وقت ہجرت کے نہیں کہ سفر مدینہ کو
تھا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تھے حضرت کی ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اوس وقت کا ہی کہ جب ابو طالب مرا اور تین یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بھی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتی ہیں ابتلا اور ایذا کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت سے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا کسی طائف کو تشریف لے گئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تھے پس حضرت مہینہ بھر
وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کیطرف کرتے رہے اونہوں نے کچھ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکوں اور غلاموں کو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تھے پس جب چلتے
حضرت تھے پتھر مارتے اور پاپوشیں خون آلودہ کر دیں اور جب پتھر کی زخموں سے آنحضرت بیٹھ جاتی تھی دونوں بازو آپکی پکڑ کر اوٹھاتی تھی اور جب چلتے
پھر پتھراو کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کرتی تھی یہاں تک کہ تمام سر اونکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک بھیجا
آپ پر سایہ ہوا اور جبرئیل نے آنکر کہا کہ تیری پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچھ انہوں نے رد کیا تجھپر اور پہاڑوں کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماوے تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ مکہ اونکی بیچ میں آباد ہی آپس میں ملا دیں ہم اور اونکو اونکی بیچ میں
پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے کہ امید رکھتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے وہ لوگ نکلیں کہ میری پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پوجیں اور آخر اس حدیث میں لکھا
ہے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہی پس ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہی یعنی زید بن حارثہ کو ساتھ آپ کی یعنی دونوں تھے لیکن کتابوں
نے زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہی اس قصہ میں واللہ اعلم ترجمہ وعن ابی طلحة قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنه عن حجرين رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوک کا پس
دکھائے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتھر یعنی ہر ایک کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا پیٹ کھولکر پتھر دکھائے پس کھولے حضرت نے اپنے پیٹ سے دو پتھر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف پتھر پیٹ پر بھوک میں اسلیے باندھتے ہیں کہ پیٹ میں قوت رہے اور راہ چلنی اور کھڑی ہونی
میں سختی اس سبب سے کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاویں اور کھنچ جاویں اور جب بھوک زیادہ ہوتی ہی تو حاجت دو پتھروں کی باندھنی کی ہوتی ہے

یعنی جو کچھ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اس حال میں کہ پوچھا اونسی ایک شخص نے یہ کہ کہا کیا نہیں ہیں ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دی گئی میں ساتھ جنت
دخول اسکے جنت میں پس کہا واسطی اوسکی عبد اللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری عورت کہ ٹھکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جگہہ پکڑتا
ہون میں پاس اوسکی کہا عبد اللہ نے کہ کیا ہی واسطی تیری مکان کہ رہے تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میری پاس مکان ہی کہا عبد اللہ نے پس
تو ہی دولتمندون سے ہی یعنی مہاجرین کی دولتمندون میں سے ہی اسلیے کہ اونکی فقراء کی نہ بیوی تھی اور نہ مکان یا اگر کسی کے پاس ایک چیز تھی تو دوسری
چیز نہ تھی کہا اوس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبد اللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونی سے اوسکو غنی کہا تو اوسنی کہا کہ میری لیے خادم بھی ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبد اللہ نے کہ پس تو بادشاہون میں سے ہی یعنی اونکی حکم میں ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہیں درست کہا عبد الرحمن نے اور آئی تین شخص طرف
عبد اللہ بن عمرو کی اور میں پاس تھا اونکی پس کہا اونہون نے ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہیں قدرت رکھتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنے پر اور نہ کسی چارپائی پر یعنے
تاکہ جہاد اور حج کرین اوس سواری اور رہنا اور کرایہ اسباب یعنی جبکہ ایسا ہے پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مال اوسکا پس کہا عبد اللہ نے اونکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو
تم یعنی یہ کہ وہ نہیں تمکو کچھ اپنے پاس سے تو پھر آؤ ہماری پاس پس دینگا میں تمکو وہ چیز کہ میسر کری اللہ تعالی واسطی تمہاری یعنے اسوقت کچھ حاضر نہیں
پھر آؤ دونگا اور اگر چاہو تم ذکر کرا اون میں قصہ تمہارا واسطی بادشاہ کی کہ اوسوقت میں معاویہ تھے یعنی وہ کچھ تمکو دیکر فارغ البال کردینگے اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلے جاوینگے
دولتمندون سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہیں نہیں مانگتے ہم کچھ یعنی تم سے یا نہ مانگینگے کسی سے
بعد اسکی نقل کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ قُعُودٌ إِذْ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ إِلَيْهِمْ فَقُمْتُ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ بِمَا يَسُرُّ
وُجُوهَهُمْ فَإِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَلْوَانَهُمْ أَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ أَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اوسوقت کہ تھے ہم بیٹھے مسجد میں یعنے
مسجد نبوی میں اور حالانکہ حلقہ تھا فقراء مہاجرین کا بیٹھا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس بیٹھے متوجہ ہوکر طرف فقراء کے
پس کیا میں اوٹھ کھڑا ہوا میں مائل طرف اونکی یعنی واسطی متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اون سے اور تاکہ مطلع ہوں اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دی جاوین فقراء مہاجرین ساتھ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت میں پہلی تو انگرون سے چالیس برس کہا عبد اللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکھے میں نے رنگ فقراء کی کہ روشن و تاباں ہوئے یعنی بسبب
اس بشارت کے کہا عبد اللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوئے منہ یہانتک کہ آرزو کی میں نے کہ ہوؤں میں ساتھ اونکی یعنی دنیا میں ہمیشہ اون جیسا یا اونمیں سے
یعنے عقبے میں اونہون کی جماعت میں نقل کیا اسکو دارمی نے **ف** وجوہ سے مراد ذات ہے یا بمعنے منہ کے ہی یعنی خوش کرے گی اونکو ظاہر ہوا اثر
اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کی اور او منہم میں لفظ او تنویع کی لیے ہی اور معنی اوسکی یہ کہ کسی کی یا شک کی لیے ہی یعنی عبد اللہ نے کہا میں کہہوں
میں بلکہ فقراء مہاجرین سے ہوں ع **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي خَلِيلِي بِسَبْعٍ أَمَرَنِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي
أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ
أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست میری ابی ذر یعنی سوال نہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ سات خصلتوں کے اول حکم کیا مجکو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے کی اونسی دوسرے
حکم کیا مجکو کہ نظر کروں میں طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجھسے یعنی امور دنیا میں نہ نظر کروں میں طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہو مجھسے یعنی مال اور جاہ اور حسب
میں اور تیسری حکم کیا مجکو یہ کہ ملاؤں ناتوں کو اگرچہ کاٹیں تا یعنی نہ آویں اور چوتھی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور پانچوین حکم کیا مجکو کہ کہوں
میں حق بات اگرچہ تلخ اور ناخوش آیندہ ہو یعنی سننے والی پر اور چھٹی حکم کیا مجکو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف و نہی منکر کی
ملامت کرنی کسی ملامت کرنیوالی کی سی اور ساتوین حکم کیا مجکو یہ کہ بہت کہا کروں میں کلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتیں اور خصلتیں
سی ہیں کہ سب العرش کے لیے ہی نیچی عرش کے کہ فیض اور برکات اون سے نازل ہوتی ہیں نقل کی یہ احمد نے **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت خیر نے تو
سات خصلتوں مذکورہ کی طرف پھیری ہی اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی طرف کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سی ہیں کہ
رکھا گیا ہی وہ گنج نیچی عرش رحمان کی نہیں ہی ہیچ طرف اوسکی کوئی مگر یہ حول اور قوت اوسکی کی بلکہ گنج ہیں گنجوں جنت کی سی ہیں یعنی کہ عرش
چھت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتیں سات گنج سی ہیں کہ نیچی عرش کی ہی یہانتک کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ یہ رد ہوا ہی ساتھ کتب حدیث
صحاح ستہ وغیرہ میں کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجوں میں سی اور اختلاف کیا ہی علما نے اسکی معنوں میں پس بعضوں نے تو کہا کہ یہ کلمہ
مانند گنج رکھا گیا یعنی کہ مانند کنز کی ہی بیچ نفاست و محفوظ ہونے اپنی کی لوگوں کی نظروں سی یا یعنی کہ یہ جنت کی ذخیرہ میں سے ہی یا یہ کہ اوسکے
کہنے والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت میں اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمہ حضرت کے پاس پڑھا پس فرمایا آپ نے کیا معلوم
تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی میں نے عرض کیا اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہے پہرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ ہی مگر ساتھ بچانی اللہ کی
اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل ہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہی طالبوں کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطی توفیق عمل کی نہیں ہی ؏ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلٰثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَأَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ
يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتیں اونکو دنیا میں تین چیزیں ایک تو کہانا
یعنے واسطی حفظ بدن کی اور قوت حاصل کرنی کی عبادت پر اور دوسری عورتیں یعنی واسطی بچانے نفس کی بری خطروں سی اور تیسری خوشبو یعنی واسطی تقویت
دماغ کی کہ وہ جگہ عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی بکثرت پائیں عورتیں یہانتک
یہانتک کہ نو تھیں اور پائی خوشبو یعنی خارج سی باوجودیکہ عرق آپکا سب طرح کی خوشبوؤں سے خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے
ف یعنی کہ قلیل پر اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہی ایسی کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہیں ہوئے جو کی روٹی سے متصل دو روز اور یہ
اور یہ بات تھی بسبب اختیار کرنی حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے جو چیز حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اور کسی طرح کی نہ ہو سکتی
تہیں ؏ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي
فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت انس سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتیں اور کی گئی خوشی میری بیچ نماز کے نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور
زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی من الدنیا کا **ف** کی گئی خوشی میری الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت میسر کہ نماز میں
مجکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت میں حاصل نہیں ہوتا چنانچہ فرماتی آنحضرت اے بلال یعنی اذان کہہ تا کہ پڑھیں اور بیچ نماز کے مشغول

ہوویں لہو ومناجات حق میں مشغول ہوویں ولفظ قرۃ یا مشتق ہی قر سے ساتھ زبر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی سبب اسکی کہ دیدہ بسبب نشاط محبوب کے قرار پاتا ہی اور بسبب دیدار اوسکی کی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کیطرف نہیں تکتا اور بسبب دیکھنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکھتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قر سے ساتھ پیش قاف کی یعنی سردی اور خنکی آنکہ کی اور لذت اوسکی کی ہوتا ہی محبوب میں چنانچہ اسلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین تئے کومی اور سوز شرح آنکہ کی پیچ دیکھنی دشمنون کی آتی ہے اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الم یعنی اوسکی روایت مین ہین آئی حبب الی من الدنیا الطیب الحم اور چاہیے کہ لفظ حدیث کی جسکا اتفاق کیا ہی آئمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور نیرہ مین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طرانی نی انہین معنون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل میں اور حاکم مستدرک مین بیسلا یا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدلی لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین بہی وجہ دوسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی کی یا بعد لفظ من الدنیا کی سو کسی کتاب میں حدیثون کی کتابون میں پایا نہیں گیا باوجود تفتیش کے اور دو جگہ احیاء العلوم میں اور تفسیر آل عمران مین کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب میں نہین پس معلوم ہوا کہ حدیث میں جسکا اس کتاب میں ذکر ہی اوسکا اشکال نہیں ہے اور اگر ایک وی لفظون میں سی کہ من الدنیا اور ثلث میں ہو تو بہی اشکال میں اور اگر دونون ہو تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہیں ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین دوست آتی ہین دو انہین سی امور طبیعیہ و غیرہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی ہر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی اوپر معنی شرعی کے اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث میں درود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اوسکو طرف یمن کی یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور تن آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا ای تعالی کی نہیں آرام و استراحت میں ہوتی نقل کی یہ حمیدی نی **ف** بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی قضاء شہوت کی بطریق تکلف کی اور بہت نعمتون میں رہنا اور حرص کرنی اوسکی بیچ کہانی اور پہننی اور خواہشون مین **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ مِنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ اور روایت ہے علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہوا اللہ سے ساتھ تہوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کری تہوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تہوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہُ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِّنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہوکا ہوا یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنی نہ کہی کہ میں بہوکا ہون تاکہ مجہہ کہانا کو دیتا اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تاکہ مجہہ تسکین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز وجل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پہونچاوے اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کیں یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ متصور ہو ساتہ اوسکی صبر اور حالت ہو اور مین چہپانا اور الا صحیح کے ہی عمل ہونا کہ ایک آدمی اگر مر جاوی ساری بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوے نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار **وَعَنْ** عِمْرَانَ

کی ہی اور یہ بیچ کا خط مربع کی اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی کی اور مدت عمر اوسکی کی ہی کہ گھیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہ جانب خط کی کہ باہر نکلی ہوئی ہی یعنی مربع سی آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ میں لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہ خط ہای اسکی اسلیے کہ آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہیں فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہی طرف اوسکی اوس سی اور یہ خط چہوٹی عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض و بھوک اور پیاس وغیرہ کہ اون چیزون میں کہ پیش آتی ہین آدمی کو اور ہلاک کرتی ہین ہر جانب سی متوجہ ہین آدمی پر اور متصل ہین ساتہ اوسکی اگر خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پونہچا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی پونہچا حادثہ دوسرا نقل کی بخاری نے **ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکھتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پونہچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتہ اوسکے آرزوون سی اور آئندہ دن اور امید کو بغیر پونہچی جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نی یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گردانے جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اس لیے کہ دس الی ساعدہ کہ تعبیر کے جاتی ہی ساتہ اوسکی کثرت اور بھی اشارہ ہی طرف سات اعضا کی ہر دیکھی میں نے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوا مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر میں نزد بندہ صورت یہ ہی مترجم **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَهٰذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْأَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سی کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ میں نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سی آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اسی اندیشہ میں ہی کہ ناگہاں پونہچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پونہچے ناگہان اجل ہو پہنچتی ہی اور بغیر از حاصل ہونی آرزو کی چل کہڑا رہتا ہی مترجم **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوسکی دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازگی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتین اوس سی شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوات کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتہ نہیں آتین اور سبب قوی ہونی انکی کا بسبب ضعف بدن کی ہی اوسمین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون رکھتی ضعیف ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کرسکتی ہے بیچارہ نی خوی بد محکم شدہ + قوت بر کندن آن کم شدہ + مترجم **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ ہی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہی کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون میں محبت دنیا میں اور درازی آرزو میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل اور درازگی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو مترجم **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ چھوڑی خدای تعالی نی جگہہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سی کہ ڈھیل دی اللہ تعالی نی اوسکی اجل کو

یہاں تک کہ پہنچایا اوسکو ساٹھ برس کو تئیں کہا یہ بخاری نے ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی کہ پھر توبہ و عذر خواہی کی اور پھر بھی توبہ نہ کی تو
اسنے ترک کیا جگہہ عذر کی یعنی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا تو توبہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی عبارت کے
یہ ہیں کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ و استغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ‌ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا
التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ فرمایا اگر ہوون ابن آدم کی لیے دو جنگل بہرتے ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین
ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسکی نہین جاتی اور جو کوئی توبہ کرتا
ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اسکی حرص مذموم سی جس کسی کی چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی کہ تو بگناہ بھی مقبول ہی ظاہر و
باطن سے اور یا معنی یہ ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہ رحمت کی جسپر چاہتا ہی ساتہ توفیق ازالہ اس خصلت بری کی اور تہذیب نفس
کی اوس سی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ‌ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے
پکڑلی پس فرمایا کہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین سب
سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین نظر
ہے یعنی کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور عابر سبیل مین لفظ او کا
یا تنویع کی لیے ہی یعنی بل کی ہی ترقی کی لیے یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی اسلیے کہ مسافر
کبہی چند روز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی
نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی جاننا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ
جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیے اور روح بدن کی مرنی سی معدوم و نابود نہین ہو جاتی
بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسیکہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام اعضا
اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑی
اور فوج و حشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچھہ اسباب و آلات دنیا کے ہین
پس مشابہ ہونا ساتہ مردون کی اور در آنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ ہمت ساتہ قطع کرے علائق بدنی کی حتی الامکان یعنی قطع
کری تصرف روح کا اسنے سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہے دنیا سے
اوسکے ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور عاریت اوسکی پاس ہی کہ اوسکی جاتے رہنے سے غمگین نہو اور عطا کی
ہونی سی خوش اور اسیطرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا بیچ حکم ان کے بعد اسکے رعایت کرے باقی اور شرائط
آداب کی کہ سبب اونکی مشابہ ساتھ مردوں کی ہو ایک اونمیں سے توبہ ہے اور وہ برآنا ہے ہر مطلوب سے سوای خدای تعالی کی جیسکہ
موت سے اور زہد ہے اور وہ برآنا ہے دنیا سے اور محبت اوسکی سے اور شہوات اور لذتوں اوسکی سے جیسے کہ موت سے اور توکل ہے اور وہ
برآنا ہے قید اسباب سے جیسکہ موت سے اور قناعت ہے اور وہ برآنا ہے شہوات نفسانیہ سے جیسکہ موت سے اور توجہ الی اللہ اور وہ
پھیرنا ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے اسطرح نرہے کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل وعلا کی اور صبر ہے اور وہ باہر آنا ہے
حظوظ نفس سے ساتھ مجاہدہ کی جیسے موت کی مجاہدہ ہے اور رضا ہے اور وہ باہر آنا ہے خوشنودی نفس سے اور در آنا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار کلی سبحانہ تعالی کی بے منازعت و اعتراض کی جیسے کہ
موت سے اور ذکر ہے اور وہ باہر آنا ہے ذکر ماسوی اللہ سے جیسے کہ موت سے اور مراقبہ ہے اور وہ باہر آنا ہے حول و قوت سے جیسے کہ
موت سے یہ صفات و حالات جب حاصل ہوں مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑے گا یہ ہیں معنی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہے شیخ عبدالوہاب متقی نے
بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ؎ **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ بِنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا وَاُمِّي نُطَيِّنُ شَيْئًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَبْدَاللّٰهِ قُلْتُ شَيْءٌ نُصْلِحُهٗ قَالَ الْاَمْرُ اَسْرَعُ
مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ گذرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال میں کہ میں اور ماں میری مٹی سے لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نے
کیا ہے یہ یعنی لیپنا اے عبداللہ کہا میں نے ایک چیز ہے یعنی دیوار ہے کہ درست کرتا ہوں میں اوسکو یعنی بخوف گر پڑنے کی کی یا زیادتی
محکم کی لیے فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہے اس سے نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** یعنی اجل قریب
ہے خراب ہونے اس گھر کی سے یعنی تو سنوارتا ہے گھر کو بخوف گر پڑنے کی پہلے مرنے تیرے کی اور ہے یوں کہ تو مر جاوے گا پہلے
بنے اوسکی کے پس اصلاح عمل تجھکو بہتر ہے اصلاح گھر سے اور اسمیں دل کا لگانا عبث ہے اور ظاہر یہ ہے کہ وہ بنانا ضروری نہ ہوگا
مضبوطی اور زینت کی لیے ہوگا ؎ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهَرِيْقُ الْمَاءَ
فَيَتَيَمَّمُ بِالتُّرَابِ فَاَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَاءَ مِنْكَ قَرِيْبٌ يَقُوْلُ مَا يُدْرِيْنِيْ لَعَلِّيْ لَا اَبْلُغُهٗ رَوَاهُ فِيْ
شَرْحِ السُّنَّةِ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ فِيْ كِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے پیشاب
یعنی کبھی پیشاب کرتے تھے یعنی پہلے اسکی کہ وضو کریں پس کہتا میں یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سے نزدیک ہے یعنی اس قدر دور
نہ تھا اوسکی سبب سے تیمم کیجیے فرماتے آنحضرت کہ کس چیز نے معلوم کروایا مجھکو یعنی کیا جانوں میں کہ شاید کہ نہ پہنچوں میں پاس
اسکے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں **ف** یعنی ڈرتا ہوں میں کہ عمر وفا نہ کرے اور اجل آپہنچے
فرصت نہ پاؤں میں کہ وضو کروں اسلیے تیمم کر لیتا ہوں کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہے ؎ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَ فَقَالَ وَثَمَّ اَمَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آدمی ہے اور یہ اجل اوسکی ہے یعنی نزدیک ہے اوس سے اور کہا

آنحضرت نے ہاتھ اپنا نزدیک گدی اپنی کی یعنی واسطے تصویر اور تمثیل قریب ہونے موت کے ہاتھ آدمی کی پھر کھولا اور دراز کیا آنحضرت نے
اور دور کے آگے بھی یعنی واسطے دکھانے درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہ یعنی دور تر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو
دور گئی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نے یون لکھا ہی کہ یہ ابن آدم ہی الخ
یہ ہی کہ یہ اشارہ ہے طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے
اشارہ کیا اپنی ہاتھ سے آگے کی جانب بیچ مسافت کے یا بیچ مسافت ہوا کی طول مین یا عرض مین اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی
پیچھے ہٹایا ہاتھ اور رکھا قریب اوس جگہ کی کہ رکھا تھا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکھا ہاتھ اپنا یعنی وقت کہنے [illegible]
وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتھ اوسکی طرف اجل کے پھر پھیلایا ہاتھ اپنا یعنی بہت کھولنی بالشت کی [illegible]
ہتھیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پھیلایا مسافت مین اوس جگہ سے کہ اشارہ کیا تھا ساتھ اوسکی طرف امل
کی پس فرمایا اوس جگہ اور اشارہ کیا طرف جگہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سے بیدار کیا خواب غفلت
سے کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سے اور آرزو اوسکی درازتر ہی اجل اوسکی سے جیسے کہ کہتا
ایک شاعر نے رحمت کرے اللہ اوسپر کل امری مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون بھی سوجھا ہی اس مقام مین واسطے
واضح کرنے مطلب کے **وعن ابی سعید الخدری** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر
ابعد فقال اتدرون ما ھذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ھذا الانسان وھذا الاجل اراہ قال وھذا
الامل فیتعاطی الامل فیلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑی ایک لکڑی آگے اپنے اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سے پہلے دونون پھر فرمایا تم
جانتے ہو کیا ہی یعنی کیا ہی واسطے اوسکی مثال مین کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہین فرمایا انسان ہی یعنے پہلی لکڑی مثال کی ہی اور دوسری
لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہی مین نے مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سے کہا ابو سعید خدری نے کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کے کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ
کہ بہت دور گاڑی ہی مین نے آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور
ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونے کا پس پہنچتی ہی اجل یعنی پہلے اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وعن ابی ھریرۃ**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر برس تک ہی نقل کی
یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹھ برس مین یا درانتہا اوسکی ستر برس اور یہ
باعتبار اکثر کی ہی اور کبھی اس سے زیادہ بھی ہوتی ہی جیسے کہ آگے کی حدیث مین فرمایا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی مابین ساٹھ کی ستر تک اور کمتر ہین امت
مین سے ایسے لوگ کہ تجاوز کرین اس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی ستر سے کہ پہنچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر
جو اطلاع پائی ہی مینی اوپر درازی عمر کی اس امت مین معمرین صحابہ اور ائمہ مین سے یہ لوگ ہین انس بن مالک کا ایک سو تین برس کے

مری اور ساٹھ برس ابو بکر رضی کی سو برس کی اور حال انکا یہ تھا کہ نہ دانت ٹوٹی تھی اور نہ عقل میں کچھ خلل آیا تھا اور ان دونوں سے زیادہ عمر
حسان بن ثابت کی تھی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹھ برس کفر کی حالت میں اور ساٹھ برس اسلام میں اور ان سے زیادہ عمر
سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑھائی سو برس کی عمر میں مری واللہ اعلم وذکر حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی
باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے **الفصل الثالث** فصل تیسری
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ہذہ الامۃ
الیقین والزہد واول فسادہا البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہے عمرو بیٹے شعیب کے سے
اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہے اور اول
فساد اس امت کا بخل ہے اور دراز کرنا آرزو یعنی بقا کا دنیا میں نقل کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یقین کرنا یہ کہ اللہ تعالے
رزاق اور متکفل ارزاق کا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور زہد بے رغبتی کرنی دنیا میں اور جب یقین رزاقیت حق کا ہے
ہوتا ہے تو بخل نہیں کرتا اسلئے کہ بخل بسبب بے یقینی پہونچنے رزق کی ہوتا ہے کہتا ہے کہ اگر مال صرف کرونگا تو پھر کہاں سے کھاؤنگا
اور جب ہوگیا دراز کرنا آرزو کی اور امید بقا کی دنیا میں زہد نہیں ہے اس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہے کہ یہ ضد ہیں
یقین کے یعنی رزاقیت حق کی اور زہد کرنے کی دنیا میں اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے
کہا ہے کہ اعتقاد جازم کو یعنی درست پکے کو ساتھ دلیل و برہان کی ہو کر اثبات حق کرے اوسکو حکما اور متکلمین کے اصطلاح میں یقین
کہتے ہیں لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب ہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر یا اون چیزوں کی رغبت دلاوے
کہ موافق ہوں شرع کی اور اون چیزوں سے کہ مخالف شرع کی ہوں باز رکھے اوسکو یقین نہیں کہتے مثلا سبھوں کو جزم ہے موت کا حاصل ہے
لیکن جسکے دل پر ذکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سے مستعد رہے موت کا ساتھ کرنے طاعت کی اور ترک کرنے
گناہوں کی وہ صاحب یقین ہے اور یقین چار جگہ چاہیے اگرچہ تمام چیزیں کہ خبر دی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی جگہ یقین کے
ہیں یعنی اوپر یقین لانا چاہیے لیکن اصول اونکی چار چیز ہیں کہ سالک کو اوپر یقین کرنا ضرور ہے اول توحید کہ جانے کہ جو کچھ واقع ہوتا ہے
حق تعالی ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے دوسری توکل اور یقین کامل رکھنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہنچانے رزق کی
تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب وعذاب سے چوتھی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہے بندوں کی احوال پر ہر حال
پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہے کہ بے التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنے رزق کی اجمال ہے
بیچ طلب کرنے اوسکی کی یعنی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنے میں یا ترک کرنا تاسف کا اوپر فوت ہونے رزق کی اور فائدہ یقین
کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہے طاعت پر اور دور ہونا گناہ سے اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہے کہ مبالغہ
کرے بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث میں یقین کرنا ہے رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل
کرنا اوپر جیسا کہ کہا ہمنے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہنچنے رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ
عالی ہے مرتبت سے اور اوس سے چارہ نہیں سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہے اوسپر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نے اکثر پردے خلق کی حق سے دو ہیں فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سے اور فکر رزق کی ناشی ہے دونوں پردوں میں

اور نقل کی اصمعی نے کہ کہا اونھون نے کہ پڑہی مین نے ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات یس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم
اعرابی نے بس کہ پہر اعرابی جلا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تھی اور بیچی اوسکی اور قصد کیا
طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا تم
اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنے مجہکو اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم
مارا ایک چیخ مارنا اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نے کہ کچہہ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین فورب السماء والارض
اونحو پس ایک چیخ ماری اعرابی نے اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ
مانا کہنا اوسکا یہانتک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا رحمۃ اللہ علیہ **وعن**
سفیان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر
الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہننے کپڑی موٹی اور سخت کے
اور ساتہ کہانی والی چیزون بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف**
غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اور خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے
کہانا سخت بی مزہ اور بعضون نے کہا روٹی بغیر سالون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہ جلدی کرنے کے
طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقی وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف
عقبے کے اونہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی اصلی کہ برابر ہین دونون امر آپس مین باعتبار حقیقت کی
اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانے اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ
حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی مالی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کے
کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری
کرتا ہی اوسکو اور پہنچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نے صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نے لباس امیرانہ واسطے
چہپانے احوال اپنی کی **وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال**
طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے
کہ سنا مین نے امام مالک سے اس حال مین کہ پوچہا گیا اونسے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا
آرزو کا نقل کی بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانے پینے کی چیزین کہ ہون حلال طیب چنانچہ
کہ فرمایا اللہ تعالی نے رسولون کو کلوا من الطیبت واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایها الذین امنوا کلوا من طیبت
ما رزقنکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنے عمل کی تحصیل اعمال
اور زہد کرنا دنیا مین رغبت نہ لانا ہی بیچ اوسکی اور اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ رد ہی
اور شخص پر کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور ہے گئی تک

اوسکو، کیا کہ نہیں ہی حقیقت زہد کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کرے تو قدر ضرورت
پر اور کم کرے آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پرہیزگاری دنیا مین یہی ہی ساتھ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے
مال کی لیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووے جو چیز کہ تیرے ہاتھ میں ہی بہت اعتماد کرنے والا بنسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتھ مین ہی ۱۲

باب استحباب المال والعمر للطاعۃ

باب بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہی اسکا کہ چاہئی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطے صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت مین ۱۲ اور استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی اسلیے کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا و ساتھ پیش عین اور میم کی بھی آیا ہی اور یہ فصیح تر ہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلے **عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العبد التقی الغنی الخفی رواہ مسلم** روایت ہی سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہی بندی متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچے ممنوع چیزون ست یا وہ کہ نہ خرچ کرے مال اپنا لہو و لعب میں اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچے حرام اور شبہات سی اور تورع کرے خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی نہین ہی غناء نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غناء مین اور مترتب ہوتا ہی اوسپر غناء ہاتھ کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن معتبر خلاف اسکے ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سبب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کرے کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق مین اور صحیح اول ہی ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوسکی لیے کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط بزرگون کے ۱۲

وذکر حدیث ابن عمر لا حسد الا فی اثنین فی باب فضائل القرآن اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سر اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

الفصل الثانی

فصل دوسرے **عن ابی بکرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ای الناس خیر قال من طال عمرہ وحسن عملہ قال فای الناس شر قال من طال عمرہ وساء عملہ رواہ احمد والترمذی والدارمی** روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکے پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہون عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون

تو ایک وہ کہ خیر ہو دو سرا ایک وہ کہ شر باوجودی کہ ثابت ہونا اسکا دکانا دیتی ہی **وعن** عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ فَقَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنی صحابہ میں سی پس مارا گیا ایک ان دونوں میں سی اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پہر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بہائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمینا کچہ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نے اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا کہا تم نے اور کیا پڑہا تمنی نماز میں کہ اوسپر پڑہی یعنے کیا دعا کی اسکی لیے کہا صحابہ نے کہ دعا کی ہمنی خدای تعالی سی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوسپر اور پونہچا دی اسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا تہی یعنی مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکہتے تہی آپس میں اور رہتی تہی اکٹہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچا دی اسکو ساتہ یار کے کہاں گئے کہ زیادہ اسکا کم ہی مرتبہ بہائی اسکی سی پس کہاں نماز تمام اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کئی یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الہی میں دور تر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** یعنی تردد اس میت کا اعلی ہی شہید سی بیان اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل اور غالب ہو عمل اس شخص پہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوسنی شہادت اوس شخص کے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگاروں دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص پہلا آستے مرابط تہا راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر **وعن** اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلٰثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَتَخَبَّطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ

بیته و وِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہا اونی
سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین ورتین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین اور پڑہتا ہون
مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین
چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیت پروہ یہ ہین پہلی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب لِلّٰہ دینی کی یعنی لِلّٰہ دینا
اگرچہ بصورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی
نہ نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جاتا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن
ہتا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیے خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ
زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیے اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیے دنیا مین انجام کار
کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیے ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم
زبردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنے
لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی
حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پروہ حدیث کہ کہا تہا
مین نے بیان کرنا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا
مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب
اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین سب
اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدای
تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات
اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات
کی ہی بہشتی ہین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا
ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست
رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین عمل فلانی کا ساکہ تقوی کرتا ہی
پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ
اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی
اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال
اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے
سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہ ہونی علم کے بیچ لینے
اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی دارون سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہ ہونی علم اور ہونی کثرت

حرص و بخل سے کسو نہیں عمل کرتا اوس میں ساتھ حق کی یعنی کسی طرح کی حق کی خواہ اللہ کا ہو خواہ بندوں کا پس یہ شخص نہایت پلید ترین
مرتبہ کی ہی اور چوتھا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اللہ نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا میں اوس میں فلانی کا سا یعنی اہل شر میں سے پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پس
وہ بدنیت ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** یہاں نیت کو اوپر معنی عزم کی حمل کرنا چاہیے آدمی عزم
گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہ ہیں کہ مجد ہی اوسپر اور کوئی مانع اسکی جانب سے نہیں ہی مگر نہ ہونا قدرت کا اور نہ پہنچنا
اوسکا اگر قدرت پاوی اور پہنچی اوس تک تو نہی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکھی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی اوسپر اگرچہ
عزم سنا زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل میں پڑتا ہی
بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہیں اور ہاجس پر مواخذہ نہیں اور جب خاطر میں بیٹھی اور باطن میں جولان کری اور
پھری اوسکو خاطر کہتی ہیں اور خاطر بھی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہیں اوسپر اور یہ خصائص اس
امت سی ہی بعد ازاں ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کے کہی اور حسنات میں مجرد قصد و نیت کی حسنہ کامل لکھتی ہیں اور سیئات میں
بعد ازاں عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اس میں مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا ۱۲ ح اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جملہ یعمل اللہ فیہ میں مال کی طرف
پھیری ہی اور ملا علی نے علم کی طرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اللہ کی علم میں بحق علم کی ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی بموجب
ساتھ حق اسکی اور حق ادا ہوں اوسکی کی پس یہ لکھا قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت
شیخ نی یہ لکھی ہیں کہ خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال میں اور ہاتھ اور پاؤں مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر و شر میں
اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق میں جیسی فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکھی ہیں کہ اوٹھتا ہی اور بیٹھتا ہی ساتھ جمع کرنے مال
کی واسطی دنیا کی اور مختلف ہوتا ہی حال میں باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک کی اپنی مال میں **وعن انس** ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی اذا اراد بعبد خیرا استعملہ فقیل وکیف یستعملہ یا رسول اللہ قال یوفقہ
لعمل صالح قبل الموت رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ
تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتھ بندی کی بھلائی کا یعنی انجام کار اوسکی میں تو کرواتا ہی اوس سی بھلائی پس کہا گیا اور پوچھا گیا
آنحضرت سی کہ کس طرح کرواتا بھلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی
ف یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اس سے فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کر سکتا ہی ۱۲ ع **وعن شداد بن اوس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکیس
من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والعاجز من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ رواہ الترمذی
وابن ماجۃ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہے کہ ذلیل
اور فرمان بردار کری اپنی نفس کو اللہ تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور
جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچھ
کہ نفس چاہے چیزوں میں حرام اور شبہات و لذات اور مرغوبات دنیوی اوسکو اور قید ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا کر

اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش رکہتا ہی خدای تعالیٰ سی کہ آیا
ہو اور بخشدی سی اور بہشت مین داخل کری نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی فت یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہ رکہتا ہی اور کہتا ہی
کہ یہ بڑا کریم اور رحیم ہی بخش ہی دیگا مجھکو حالانکہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ اور فرمایا ہی نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ
اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ اور فرمایا ہی اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ
هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ حاصل یہ کہ عمل نکرنا اور پہر امیدوار رہنا بیجا ہی بلکہ عمل کری اور پہر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہین کہ علما باللہ نی
کہا ہی کہ رجا رکاذب کہ مغرور رہو صاحب اوسکا اوپر اوس بات کے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہون پر حقیقت مین رجا نہین
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رحمہ فرماتی ہین کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کی ایک گناہ
ہی گناہون مین سی اور امید شفاعت کی بے سبب و بغیر علاقہ ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکہنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق و جہالت ہی اور حسن بصری رحمہ کہتی ہین کہ ایک قوم کو باز رکہا بخشش کی آرزوون نی یہان تک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حال یہ ہی کہ نہین ہے اونکی لیے نیکی کہتا ہی ایک اونمین سی کہ اچہا رکہتا ہون مین گمان اپنی پروردگار سے
کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتہ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہین حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا اون آرزوون باطل سے کہ یہ وادی احمقون کی ہین کہ پڑی ہین لوگ اونمین قسم خدا کی نہ دی خدای تعالیٰ نے
کسی بندی کو اوسکی آرزوون سی خیر دنیا مین اور نہ آخرت مین اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی دراز
عمر ہی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالیٰ سی ساتہ کار بد اپنی کی ہوتی ہین آکہ سہنہ الو یا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ وان کا
جواب ابتدای حدیث مین ہی اسکی سی ایک توہی لیکن جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا اور ذکر کیا نووی نی کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہین یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا مین پس اگر ہین اچہی تو حمد کرے
اللہ تعالیٰ کی اور اگر ہین شر تو توبہ کری اوسی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبے مین جیسے کہ
روایت کیا گیا ہے حَاسِبُوْا اَنْفُسَکُمْ قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی رَاْسِهٖ اَثَرُ مَاءٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرَاكَ طَیِّبَ النَّفْسِ قَالَ اَجَلْ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِیْ ذِکْرِ
الْغِنٰی فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا بَاْسَ بِالْغِنٰی لِمَنِ اتَّقَی اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصِّحَّةُ لِمَنِ اتَّقٰی خَیْرٌ
مِّنَ الْغِنٰی وَطِیْبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِیْمِ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا
ن ہم ایک مجلس مین پس آئی ہمپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپ کو خوشدل یعنی اثر اسکا چہرۂ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہان کہا راوی
نکہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین
مضایقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اللہ عز وجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتہ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتری ہی دولتمندی سے اور خوش دلی بہتر ہے نعمتوں سے اور ہی کہ شکر اوسکا واجب ہے اور بعد اس کے سوال کیا جاویگا بندہ اوس سے
قیامت میں جیسے قرآن مجید میں فرمایا ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ
قَالَ کَانَ الْمَالُ فِیْمَا مَضٰی یُکْرَہُ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَھُوَ تُرْسُ الْمُؤْمِنِ وَقَالَ لَوْلَا ھٰذِہِ الدَّنَانِیْرُ لَتَمَنْدَلَ
بِنَا ھٰؤُلَاءِ الْمُلُوْکُ وَقَالَ مَنْ کَانَ فِیْ یَدِہٖ مِنْ ھٰذِہٖ شَیْءٌ فَلْیُصْلِحْہُ فَاِنَّہٗ زَمَانٌ اِنِ احْتَاجَ کَانَ اَوَّلَ
مَنْ یَّبْذُلُ دِیْنَہٗ وَقَالَ الْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی سفیان ثوری سی
کہ کہا تھا مال اگلی زمانی میں مکروہ و ناپسند یعنی اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا میں شعار اوس زمانہ کے لوگوں کا تھا اور قوت
لایموت اون کی بے تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف پادشاہوں اور امیروں کی پہونچتا تھا اور اونسی ایذا اور خواری میں پہونچے
تھی لیکن ابھی پر اس زمانہ میں مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ میں باعث زہد اور قناعت کی سست ہو گئی ہیں اور
احتیاجیں غالب آئی ہیں اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیا کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہیں اور خواری سے
اوٹھائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام و شبہ میں اور باز رکھتا ہی اوسکو ایذا اور
اور حاجت ظالموں کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دنیار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ پادشاہ اور کہا
سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتھ اوسکے کی ان اموال سی کچھ یعنی تھوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیے کہ اصلاح کرے
اوسکو یعنی ضائع نکری اوسکو بلکہ بڑھاوی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیے کہ یہ زمانہ
ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہو کوئی ہوگا اول اون شخصوں کا کہ ہاتھ سی دینا اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنے کے لیے اور
کہا مال حلال نہیں اوٹھاتا اسراف کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** یعنی مال حلال میں اسراف کرنا نچاہیے اور اوسکو نگاہ رکھے بلکہ
خرچ کرے تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہیں ہوتا کہ اوس میں
اسراف کر سکیں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
اَیْنَ اَبْنَاءُ السِّتِّیْنَ وَھُوَ الْعُمُرُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ
النَّذِیْرُ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہاں ہیں ساٹھ برس کی عمر والے
یعنی وہ کہ عمر اونکی دنیا میں ساٹھ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نے اسکی حق میں یہ آیت کیا نہیں
عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس میں ایسا عاقل کہ اوسکی شان سی ہی یہ کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس
ڈرانے والا یعنی بڑھاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ اِنَّ
نَفَرًا مِّنْ بَنِیْ عُذْرَۃَ ثَلٰثَۃً اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ یَّکْفِنِیْھِمْ قَالَ طَلْحَۃُ اَنَا فَکَانُوْا عِنْدَہٗ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ
اَحَدُھُمْ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ بَعَثَ بَعْثًا فَخَرَجَ فِیْہِ الْاٰخَرُ فَاسْتُشْھِدَ ثُمَّ مَاتَ الثَّالِثُ عَلٰی فِرَاشِہٖ قَالَ
قَالَ طَلْحَۃُ فَرَاَیْتُ ھٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَۃَ فِی الْجَنَّۃِ وَرَاَیْتُ الْمَیِّتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ اَمَامَھُمْ وَالَّذِی اسْتُشْھِدَ اٰخِرًا

حلاوت اوسمین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
او ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچہ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کہائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے جسنے سبب
دلی کسب ہے پہونچاتا ہی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانے کہ اگر کسب نکرون گا تو بہی خدای تعالی روزی پہونچاوی گا اور یہ درجہ ادنی
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ اور اعلی تر
اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی یہی ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرنی والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتہ تمام اسباب سی باز رکہے اور تمام امور مین توکل کری اللہ سے پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطی کہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہوکر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے و الا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بہی ہاتہ سبب سی باز رکہنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
و فتور دیکہی اوسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر فکر اور ذکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہوا ور
ان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعا کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتہ سے کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاوی گا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالی نے طعام ایسی پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہ سبب
بکار کا ہی کہ خدای تعالی نے ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہ کتنون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور اسپر
باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
بیکہتکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نلینی والون کا بہی منقطع ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین
بشرط اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوے طرف دنیا کی تا زیادہ ہووے اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہووے خیر یا
شر کے بہتر اور دوست تر ہوگی نقل کین یہ دونوں حدیثیں احمد نے

باب التوکل والصبر

باب بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** توکل اور وکول لغت میں چھوڑنا کام کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے
اسم ہے اوس سے توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور وکلان ساتھ پیش کے اسم ہے اوس سے اور شریعت میں
عبارت ہے سپرد کرنے بندے کی سے اپنے کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سے اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سے اور توکل
سب کاموں میں جاری ہوتا ہے اور اکثر استعمال اوسکا رزق میں ہوتا ہے اور حقیقت میں معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا ہے
ضامن ہونے حق سبحانہ و تعالیٰ کے رزق بندوں کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہیں ہے بلکہ جایز ہے کہ نظر اوس سے ساقط ہو
اسلیے کہ توکل کام دل کا ہے جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہیں ہے اور کسب کا
ساتھ اوسکی منافات نہیں رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتے ہیں واسطے ثابت کرنے مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتے ہیں تا نظر
اسباب سے ساقط ہو اور یقین حاصل ہو اور جو کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنے میں شرط نہیں ہے اور بعضوں نے تفسیر کیا ہے
توکل کو ساتھ نکل آنے کی کسب اسباب سے بسبب اعتماد کی اوپر کفایت پروردگار تعالیٰ کے اور یہ ابتدا حال توکل کی ہے یا مراد باہر آنا ہے تعلق دل سے ساتھ
اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سے نہیں ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنے اوسکی کے ایک ہی
حال ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگاوے اور بطریق خرق عادت کے اوسیوقت وہ پھل لاوے تو یقین اوسکا قدرت صانع تعالیٰ پر اور صحت میں
یکن درخت بعد سالہا سال کے بطریق عادت معمولی کی پھل لاوے یکسان ہوتا ہے بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اوسکے کی بیچ صورت سبب کے اور سبب
کے اوپر زیادہ ہے اور بیچ تیج کی بیچ بوئی کی وہی ایک فعل ہے فقط اور یہاں کتنی ہی افعال منضبط اور احکام محکم ہیں کہ وہاں نہیں
اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الٰہی کا ہے اور صبر لغت میں معنی حبس اور منع کرنے اور باز رکھنے نفس کے ہے ایک چیز سے
کہ اوسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کے اور شیخ نجم الدین
کبری نے فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہے ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر بازرکھنے نفس کے محبوبات اوسکی سے اور عوارف میں
لکھا ہے کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہے خدای تعالیٰ پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنے خواہشوں اور خطروں کی اور
فرمایا کہ صبر فرض ہے اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائے فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل کے صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور
صبر کرنا وقت صدمہ پہلے کی اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل
کی بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتے انتہی اور صبر بھی باوجود کثرت اقسام کے استعمال مخصوص
ہے ساتھ صبر کے بلاؤں اور مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہے **ف۲** جاننا چاہیے کہ مانع قوی سے
عبادت سے فکر کھانے اور پینے اور حوائج ضروری کی ہے اور نفس مطالبہ کرتا ہے اوسکا کہ کہتا ہے سب چیز سے باز آیا میں اور زہد
و تقوی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزوں کا کیا علاج کروں اور بدون کسب اور مخالطت کے
ساتھ خلق کی کیونکر پاتا ہوں پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ کے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالیٰ پر میسر نہیں ہوتا اور
رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہیں ہوتا تارک اوسکا خطر عظیم میں ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

حلاوت اوسمین باتہ مین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتہ قوت یقینی کے نہین بجا لا سکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بہروسا کرے اور جانے کہ جو کچہ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم الہی ہرگز متبدل نہین ہوتا بندہ طلب کری یا نکری اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کہائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدی اوسکے کے اعتماد نکری اور باور نکری تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے جسنے سبب
ولی کسب کے پونہچاتا ہی وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بہی مامور خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکری اور وعدہ الہی پر خاطر جمع رکہی اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بہی خدای تعالی روزی پونہچاویگا اور یہ درجہ ادنی
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ اور اعلی تر
اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچہ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ مشعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی وہی ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کری والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتہ تمام اسباب سی باز رکہے اور تمام امور مین توکل کری اللہ سبحانہ پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمانی کے اعتماد تمام خدا پر یکسان رہی اور
امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور عار اور ریا کی بہی ہاتہ سبب سی باز رکہنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکہے اوسکو ضرور ہے کہ سب چیز سے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تا کہ واصل بحق ہو اور
جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتہ سے کہانا کہانا چہوڑ دی بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانی کہ حق تعالی نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سبکا وہی ہی یہ سبب
کارکا ہی کہ خدای تعالی نے ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتہ پر نکری اور جانی کہ ہاتہ کتنون کی امور بہی سرانجام پاتی ہین اور اسپر
ہاتہ باز رکہنا اون اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتہ اونکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
لیکن ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بہی منقطع ہوجاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا بہی منافی توکل کی نہین
بلا اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف سی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی

اور جو کہ عیال رکہتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ ہون اور رضامند نہ ہون اوسکو ترک کسب روا نہین اور ذخیرہ رکہنا بہی واسطی عیال کی ایک سال تک روا ہی نفس اپنے کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کہا ہی اور اسی طرح ہی علاج بیماری کا اور رکہنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکہی اور سب کچھ ترک کری اور دل اوسکا اسد تعالی پر مطمئن ہو بہتر ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے بڑی قوت تحقیق چاہی پس جسکو سوا ذخیرہ کے نہ ہو فراغ عبادت اور جمعی حاصل نہ ہو اوسکو ذخیرہ رکہنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چہپانا مرض کا طبیب سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علمانی کہ توکل سوای توحید کی درست نہین آتا اور مراد توحید سی یہان یہی کہ تمام مخلوقات کو پیدا کرنی اسد تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہین جو کچھ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتہ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہین ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بہی وعدہ کی گئی ہی ساتہ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہی جیسی کہ فرمایا اسد تعالی نی فاصبر ان العاقبة للمتقين اور دوسری مراد کو پہونچنا صبر کی سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت كلمة ربك الحسنى على بني اسرائيل بما صبروا اور تیسرے مقتدا ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا اور چوتہی تعریف کرنا حق کا انا وجدناه صابرا نعم العبد انه اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرين اور چہٹی محبت اسد تعالی کی ہی ان اسد يحب الصابرين اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئك يجزون الغرفة بما صبروا اور آٹہوین بزرگی اور سلام اسد تعالی کی طرف سی سلام عليكم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جانا چاہی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا بیقراری کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری آدمی کہ جو کچھ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہین ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنے روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتہی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہے گا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کی عذاب سی چہٹکارا پاوی گا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سے محروم رہے گا اور عبادت نہین کر سکے گا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہون سے حبط ہوگا + بحر العلوم ومغنی الطالب

الفصل الاول

فصل پہلے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب هم الذين لا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون متفق عليه روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ داخل ہون گے بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنے رب ہی پر بہروسا کرتے ہین یعنی بیچ تمام اون چیزون کی کہ کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تا بعین انکے کے پس نہین

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہرایک کی ساتھ انہین ستر ستر ہزار ہون گے اور نہ طلب منتر کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ
او راسمار الہیہ کے اور نہ شگون بدلیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے
اللّٰھم لاطیر الا طیرک ولاخیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہ
صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اونہین التفات کرتی طرف
کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اوپر عوام پس رخصت ہی اونکی لیئے
دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اسد تعالی کی طرف سی ساتہ دعا کی
ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سے اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیے منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا
ہی تونی کہ حضرت صدیق نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آن حضرت نی اسی لیے کہ جانتے تہی یقین و
صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا مین کچہ ملک مین نہین رکہتا پس حضرت
نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوس پر ظاہر یہ ہے واسد اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے
اور شارع نے انکو روا نہین رکہا اور اس نہین ہی اوس مین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا تطیرون کی اسلیے کہ یہ ثابت
ہی کہ نظیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین
فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ درآنا بہشت کا ہی بحساب اسلیے کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتہ
اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات
کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجہے جاتے ہین چنانچہ اسی لیے تفسیر کیا
ہے صوفیہ نے توکل کو ساتہ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی
اور متوسطون کا اور اونکو فضیلت اور جزا کہ اس حدیث میں مذکور ہی حاصل ہے ساتہ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور
اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم شریعت کا پکڑتا ہی اور یہ مرتبہ اخص
خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتہ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہ ہے
اور جزا اونکی سب سی زیادہ ہی شرح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم کے
ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے
ظنی جیسے کہ فصد اور پچہنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتہ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتہ
برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین اور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ
تمام کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اوپر موہوم پس شرط
توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیے کہ وصف کیا ہی ساتہ اوسکی رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے متوکلین کو اور ای پر درجہ متوسطہ
کہ وہ ظنی چیزوں کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتہ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہیں ہی مناقض توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہی ممنوع بلکہ تفاوت تعیین کے ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرتا رہنے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجوں کی کذا فی اصول المعادیۃ انتہی

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ ثُمَّ قِيْلَ لِيَ انْظُرْ فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ لِيَ انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَاَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِيْلَ هٰؤُلَاءِ اُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکھائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتھ انبیا اونکی کی بطریق کشف کی یا خواب میں یا خبر دی ہی دکھائی اونکی ہی دن قیامت کی اور تعبیر ساتھ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکی ساتھ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہیں تھا کوئی تابع اوسکا سوای اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتھ ہیں دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکے ساتھ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہیں ہی ساتھ اوسکی کوئی یعنی بسبب شقاوت کرنے کسی کی اوسکی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسی پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطی میرے کہ دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نے حیا سی سر جہکا لیا تہا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سے کہ جہاں سی لوگ گذرتے تہے پس کہا گیا آپکو انکو دیکہو کہ ہوگی امت اپنی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارہ آسمان کو یعنی پس قناعت کی میں نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تیری لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اور ادہر یعنی اپنی داہنے پس دیکہا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اوسنے کنارہ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور داہنے اور بائیں ہیں امت تیری ہیں اور ساتھ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی میں داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑہواتے ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیے اللہ تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون میں سی یعنی متوکلین میں سی کہ داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کی کہا آنحضرت نے خداوندا کردان تو عکاشہ کو اون میں سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیے اللہ سی یہ کہ کردانی مجکو اونمیں سے پس فرمایا حضرت نے کہ سبقت لی گیا تجسے ساتہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف مراد ستر سی اس میں رسول ہی حکم کیا گیا ساتہ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نے احتمال ہی یہ کہ ہوں معنی اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں ہی سوای اونکی اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہوں معنی اسکی یہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

سو یہی انکی روایت بخاری کی کہ تدخل امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتی ہین اور
ایسی کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ اونمین سے سعد بن ابی وقاص ہی اہن عشرہ مبشرہ مین سے یا تلووا داغ
نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونے کی قضا وقدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین
ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہیں تاثیر کرسکے کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود
سے فانی اپنی نفسون کی حظوظ سے اور نہ داغ لیتے ہین مستحب انکی یہ ہین کہ وقت ضرورت کی باوجود انکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالی سے
رکھتی ہین نہ تری دائمی ہی اور نہ منتر پڑھواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ نہ انمین اس سے
کہ ہووے اوس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سے نہ جانور پرندہ سے اور نہ کتی بلی وغیرہما جانوروں چرندہ سے پس مراد یہ ہے
کہ وہ چھوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پھر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سے کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہے نہ یہ عدد مخصوص
کرانی داغ کرانے ہی اسباب ہے سے سب ہے اور حدیثون ہی نہی اوس سے آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووے تو اجازت بہی ہے اور حضرت نے دوسری شخص کے حق مین ایسی دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تھی حضرت اوس
مجلس مین دعا کرنے کے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تہا اور باوجود اسکے صراحۃ نہ فرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تہی ساتھ التماس دعا کی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ شخص منافقون
مین سے تہا اس سبب سے اوسکی لیے دعا کی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھ کلام محتمل کے اور بعضون نے کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی ہی کی تہی اور یہ قول صواب تر ہے اس سیلیے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن
عبادہ تہے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کے اور طلب
دعا کے کرے صالحین سے **وعن** صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر
فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطی شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہیں ہی یہ شان کسی کے لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور عیش اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنے فقر اور مرض اور رنج وبلا پس صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** مقام صبر
وشکر کی دونون عالی ہین اور اجر وثواب انپر مرتب ہوتا ہی اور آدمی ان دو حال سے خالی نہیں پس وہ بہرحال بہتر ہی پھر منحصر
ہوا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہی ایسی کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچا ہی اوسکو جزع وفزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہیں ہوتی ہے ع **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر
واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک

شیءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان و اعتقاد کی ساتھ خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امور خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا مین یا قوی ہی صبر کرنی مین لوگون کے ہمنشینی پر اور تحمل کرنی مین اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی مین بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات مین اور ہر مسلمان مین یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہین اور اصل ایمان کا ملتزم تمام قسمون خیر کی ہی حرص کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب و استعانت سی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضون نے کہا کہ معنے اسکی یہ ہین کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چہوڑ تو اوسکا اور اگر پہنچی تجکو کچہہ یعنی مصیبت دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر مین کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچہہ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی اسلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور نسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہین کہولتا ہی کام شیطان کا اور لاتا ہی دل مین وسوسہ اوسکا ساتھ مذمت اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یہ کہنا اسلیی منع ہی کہ کچہہ فائدہ نہین کہتا اسلیی کہ جو مقدر ہین ہی وہی ہوتا ہی فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتھ تقدیر کی لازم آوی و الا وارد ہوا ہی قرآن مین لَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْہِمُ الْقَتْلُ اور حدیث مین ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج مین یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتون مین آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہان فائدہ نہو اور معارضہ تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی بازراہ تاسف کی فوت ہونی طاعت الہی پر یا متعذر رہا اوس سی پس نہین مضائقہ ہی اسکا اور اسپر حمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثون مین بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی پس لائق ہی کہ گنا جاوی قبیلہ احتساب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب شیخہ مین ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی ہزار برس کے ذکر کی یہ سیوطی نے جامع مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَوْ اَنَّکُمْ تَتَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرَزَقَکُمْ کَمَا یَرْزُقُ الطَّیْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی اعتماد کرو اللہ پر حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسیکہ روزی دیتا ہی جانورون پرندون کو نکلتے ہین جانور صبح کو بہوکے اور پہرتے ہین شام کو اپنی گہونسلون مین سیر ہوکے نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی **ف** حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہین ہے کوئی فاعل وجود مین سوای اللہ تعالی کے اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہین اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کر سعی کری بیچ طلب نیکی الہی کی وجہ یعنی بیچ بہت نہ اوٹہاوی اور حرص اور افراط و مبالغہ کری اوسکی طلب مین حتی کہ تلف ہو جاوی خیال نہ رہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کری کہ توکل تمسک کرنا کسب کا ہی اور تمسک ہنا رہیں پاند کپڑی ڈالی گئی کی زمین پر وہ جاہل ہی اور امام قشیری نی کہا کہ جگہہ توکل کی قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہی پس نہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد واثق خدای عزوجل پر چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندوں کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہی لیکن اعتماد اسد تعالی ہی پر ہوتا ہی نہ اپنی طلب قوت پر پس اس تشابہت میں اشارہ ہی اسپر کہ سعی اور حرکت کی نہیں منافی ہی اعتماد کی اسد تعالی پر جیسکہ فرمایا اسد تعالی نی وکاین من دابۃ لا تحمل رزقہا اسد یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطی آگاہ کرنی کی ہی اسپر کہ کسب نہیں ہے رزق بلکہ رازق اسد تعالی ہی ہی نہ واسطی منع کرنی کی کسب سی اسلیے کہ توکل کی جگہہ دل ہی پس نہیں منافی ہی اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہی بغیر حرکت کی بھی بلکہ بسبب حرکت کرنی غیر کی کی پہونچتا ہے رزق اسد تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسی کہ سمجھا جاتا ہی عموم قول اسد تعالی کی سی وما من دابۃ فی الارض الا علی اسد رزقہا اور منقول ہے کہ بچی کوئی کی وقت نکلنی کی انڈی سی ہوتی ہین سفید پس بری معلوم ہوتی ہین وہ کو یکو اور وہ چہوڑکر چلا جاتا ہی اونکو اور باقی رہتی ہین بچی اکیلی پس بہیجتا ہی اسد تعالی طرف اونکی مکہی اور چیونٹی پس چن چن کر کہاتی ہین وہ اونکو یہانتک کہ بڑی ہوتی ہین کچہہ تو سیاہ ہو جاتی ہین پس پہرتا ہی طرف اونکی کوا تو دیکہتا ہی اونکو سیاہ پس لی بیٹہتا ہی اونکو اور پرورش کرتا ہی اون کی پس پہونچتا ہی اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتین اس باب مین بہت ہین اور عجب حکایت یہ ہی کہ اسد تعالی نی عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بہی کیا ہی تونی کسی پر وقت روح نکالنی کی پس کہا عزرائیل نی ہان اے رب میری جسوقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور کچہہ ونمین سے باقی رہی کشتی کے تختون پر اور تہی ایک عورت اپنی بچی کو دودہ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تونی اوسکی روح قبض کرنی کا پس رحم کہایا مین نی اوسوقت اوسکی بچی پر فرمایا اسد تعالی نی کہ مین نی ڈالا اوس بچی کو ایک جزیری پر اور بہیجی مین نی طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودہ پلاتی تہی اوسکو یہانتک کہ کچہہ بڑا ہوا پہر شیطین کیے مین نی کچہہ جن تاکہ تعلیم کرین اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا تمام اور داخل ہوا علماء مین اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنی الوہیت کا اور بہول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تہا اوسکا شداد اور اسد بہت مہربان ہی اپنی بندونپر پس جو رحیم کہ رزق دی اپنی دشمنون کو وہ کیونکر بہولیگا اپنی دوستون کو ۲ ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیء یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نہیتکم عنہ وان الروح الامین وفی روایۃ وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان الا انہ لم یذکر وان روح القدس اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ ای لوگو نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو طرف بہشت کی اور دور رکہی تمکو آگ دوزخ سی مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہی مین نی تمکو ساتہ اوسکی اور نہین ہی کوئی چیز کہ نزدیک کری تمکو آگ دوزخ سے اور دور کری بہشت سی مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہی مین نی تمکو اوس سی اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت مین ہی کہ تحقیق روح القدس نی کہ مراد دونون عبارتون سے جبرئیل ہین پہونکا میری دل مین یعنی وحی خفی لائی میری پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہین مرتی یہان تک کہ پورا لیتی ہی رزق اپنا

یعنے جو کہ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نے اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم آگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ
جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنے والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور
ڈہونڈنی رزق کی یعنی تا بروجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتہ گناہوں خدا کی
اسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہیں پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کیا یہ بغوی نے شرح السنۃ میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا بیہقی نے جملہ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی سری کی جلی دلیل صریح ہین اسپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سی اور دلیل ہین اسپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور نفث روح بمعنے جان آدمی اور وحی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور وصف لایا اسکا ساتہ
امین کی بسبب امانتداری انکی کی بیچ علم و وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتہ پیش قاف اور سکون دال کے پیش اوسکی کے
بمعنے طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب
مین اسلیے کہ تم نہیں تکلیف دیے گیے ہو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق
وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز و جل نے وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا
نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یا معنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو
قول حضرت کا واجملوا الخ اور سا ہی طلب کرنی اوسکی کی ساتہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہونچی تو اضطراب مکرو اور حاصل نکرو
اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت
اور مانند انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہیں پہونچتا اور جو کچہ پہونچی اور جسوقت کہ پہونچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسی طرح تہا
اور گناہ سی زیادہ نہین پہونچتا پہونچتا ہی جو کہ مقدر ہی اور اضطراب سی اوسی گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہونچی بسبب گناہ کی
حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہ گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہ طاعت
اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچہ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور بد
راجع ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہونچاوگی حلال ہوگا اور مرجع رجوع کریگی اور یا مراد وہ چیز ہی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی حرج
جملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور استبطا بمعنی ابطا کی ہی اور سین مبالغہ کی لیے ہی نزد
طیبی کہ استعف بمعنی عف کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی
یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی
ابی ذر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتہ حرام کرنی حلال کی اور ساتہ ضائع کرنی مال کی لیکن
زہد یعنی معتبر اور کامل دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہ ہی کہ نہووی تو ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہوں تیری کے ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا
زیادہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہوں اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جسوقت کہ پہونچایا جاوے تو اوس

مبتلا کیا جاوے تو ساتھ اوس مصیبت کی بہت رغبت کرنیوالا اوس میں اگر وہ مصیبت تجھے رکھی جاتی واسطے تیرے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمرو بن واقد راوی منکر الحدیث ہے **ف** زہد دنیا میں الخ یعنی زہد کرنا دنیا میں نہیں ہے ساتھ
نہی ترک کرنے لذتوں اور شہوات کی کہ بیچ حکم حرام کرنے حلال کی ہے کہ منع کیا گیا ہے بموجب فرمانے اللہ تعالیٰ کی لا تحرموا طیبات
ما احل اللہ لکم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے استعمال کرنا لذت کی چیزوں کا ثابت ہے ہوا ہے حضرت سے زیادہ کون کمال کہتا ہے یہ فرماتے ہیں
کہ یہ جو بعضے جاہل کرتے ہیں بگمان اسکی کہ یہ کمال ہے پس باز رہتے ہیں کھانے گوشت و حلوا اور میووں اور پہننے کپڑوں نفیس اور مانند اوسکی سے
اور اسکو زہد جانتے ہیں سو زہد نہیں ہے اور نہ ساتھ ضائع کرنے مال کی و خرچ کرنے اوسکی کی غیر محل میں کہ پھینک دے اسکو دریا میں یا دیدیوے
اوسکو لوگوں کو بغیر تمیز کی درمیان غنی اور فقیر کی حاصل یہ کہ نہیں ہے اعتبار زہد ظاہر کا اور خالی ہونے ہاتھ کا اموال ظاہرہ سے پر
متوجہ ہونا قلب کا طرف خلق کی وقت احتیاج معیشت کے بلکہ مدار اوپر زہد قلبی کے ہے ساتھ جاذبہ رب کی اور بیچ ہاتھوں تیری کی ہے
یعنے اموال اور صنائع اور اعمال اور بیچ ہاتھوں اللہ کی ہے یعنی اوسکی ظاہر و باطن کے خزانوں میں اور معنی یہ ہیں کہ چاہیے کہ ہو اعتماد تیرا اوپر وعدہ
اللہ تعالیٰ کی تجھسے ساتھ پہنچانے رزق کی تجھکو اور ساتھ انعام اوسکی کی تجھپر ایسی جگہہ سے کہ گمان نہیں رکھتا ہے اور کمایا نہیں تو نے قوی تر
اوس چیز سے کہ تیرے ہاتھ میں ہے قسم جاہ اور مال اور زمین اور انواع کاریگریوں سے اگرچہ علم کیمیا و عمل سیمیا ہو اسلیے کہ جو کچھ تیرے
پاس ہے تلف و فنا ہونے والا ہے بخلاف ان چیزوں کی کہ اللہ تعالیٰ کی خزانوں میں ہیں کہ وہ باقی ہیں جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق اور لفظ وان تکون کا عطف ہے ان لا یکون پر اور زہد دنیا میں یہ بھی ہے کہ نہ التفات کرے تو طرف
عیش دنیا کی اور لذت حاصل کرنیکی ساتھ نعمتوں اوسکی کی بلکہ حال تعیش دنیا کی سے حاصل ہونے محبت کی یہ بھی کہ خوش ہو بلاؤں کے بھی اوسمیں تا کہ نہ مائل ہو دل تیرا طرف دنیا کے
اور نہ انس پکڑے نفس تیرا ساتھ دنیا کی چیزوں کی اسی واسطے تو اوس وقت بیچ ثواب مصیبت کے جبکہ پہنچے تجھے بہت رغبت کرنیوالا بیچ حاصل ہونے مصیبت کے
نسبت اسکے کہ اگر بالفرض وہ مصیبت تجھے رکھی جاتی یعنی روکی جاتی اور تاخیر کیجاتی تجھسے پس کہا گیا لفظ ابقیت جگہہ لم یصبک کے اور جواب لو کا وہ بھی دلالت
کی ہے ماقبل اوسکے نے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہو رغبت تیری بیچ ہونے مصیبت کے بسبب ثواب اسکے کے زیادہ تر رغبت تیرے سے بیچ نہ ہونے مصیبت کے پس یہ
دونوں امر شاہد عدل ہیں اوپر زہد تیری کی دنیا میں اور سہل تستری کی عقبی میں جاننا چاہیے کہ زہد عبارت ہے بے رغبتی دنیا سے
اور ترک کرنے سے متاع دنیا اور شہوات اوسکی کو قسم مال و جاہ سے پس اشارت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقام زہد منحصر اسکی
تمام میں ہوتا جب تک کہ مقام صبر و توکل کا ہاتھ آوے اور رغبت آخرت میں اس حد کو نہ پہنچے کہ ہونا مصیبتوں اور بلاؤں کا دنیا
میں محبوب ہو یا سبب ثواب آخرت کی اور مرغوب تر ہو اوسکی نہونے سے اگر یہ بات حاصل ہوے تو زہد ہے والا حرام کرنا حلال کا اور ضائع کرنا
مال کا ہے ۱۲ ع ح **وعن** ابن عباس قال كنت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال يا غلام احفظ الله
يحفظك احفظ الله تجده تجاهك وإذا سألت فاسأل الله وإذا استعنت فاستعن بالله واعلم أن الأمة
لو اجتمعت على أن ينفعوك بشيء لم ينفعوك إلا بشيء قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على أن يضروك بشيء لم يضروك
إلا بشيء قد كتبه الله عليك رفعت الأقلام وجفت الصحف رواه أحمد والترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھا
میں سوار پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دن پس فرمایا اے لڑکے نگاہ رکھ تو اللہ تعالیٰ کی امر و نہی کو اور طالب اوسکی رضا کا ہو
نگاہ رکھیگا تجھکو اللہ تعالیٰ یعنی دنیا میں آفات و مکروہات سے اور عقبی میں طرح طرح کی عذاب سے جزا موافق عمل کی اس لیے کہ

من کان اللہ نگاہ رکھہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسے
پاوی گا تو اوسکو سامنے اپنے اور جب ارادہ کرے تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سے اور جب ارادہ کرے تو مدد چاہنے کا امور دنیا و
آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سے اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امم اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکینگے تجکو مگر ساتہ اوس چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نے تیری لیے اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو ضرر پونہچا سکینگے تجکو
مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نے اوسکو تجہپر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** پاوی گا تو
اوسکو سامنے اپنے یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنے تیرے اور مشاہدہ کرے گا تو اوسکو یہ مقام احسان
اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوے گا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سے پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین کہ جسوقت محافظت کرے گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو
اور مدد کرے گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووے گا تو اور سہل کر دے گا تیرے لیے وہ امور کہ قصد کرے گا تو اور بعضون نے
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوے گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنے اور رعایت کرے گا تیری تمام حالات مین تو مدد کرے گا
تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سے اسلیے کہ خزانے بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت و نقمت دنیوی یا اخروی
کہ بندے کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس ہی اوسکی رحمت سے بے آمیزش غرض اور بے ضمیمہ علت کی ہی اسلیے کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سے اور نہ ڈرے مگر اوسکے عذاب سے
اور التجا کرے بڑی مہمات مین اوسکی طرف اور اعتماد کرے تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکے سے اسلیے کہ غیر اوسکا نہین قادر
ہی دینے اور نہ دینے پر اور دفع کرنے ضرر اور پونہچانے نفع پر اسلیے کہ وہ اپنے نفسون کی نفع اور ضرر اور موت و حیات کی تو مالک ہی نہین
جیسا ہی غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنے نہ سوال کیا
اللہ سے غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیے کہ سوال کرنے مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نے اللہ یغضب
ان ترکت سوالہ * وابناء آدم حین یسئال یغضب * اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی مضمون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسکی طرف سے جان اور ہر حال
مین اوسکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانے والا اور ضرر پونہچانے والا اور دینے والا اور نہ دینے والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی
کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سے کہ امید رکہتا ہے
غیر میرے سے اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنے اور محروم کرتا ہون
اوسکو اپنی قرب سے اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سے پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہے
غیر میرے سے شدائد مین اور شدائد میرے ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازے غیر میرے کے
اور میرے ہاتہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیے کہ دعا کرے مجہسے انتہی
اور اوٹہائی گئی قلم یعنے احکام کی لکہنی سے اور خشک ہو گئی صحیفے یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہہ ہونے والا ہی
اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی اب نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا ہے محفوظ

مین جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب پ رکچھ نہین لکھا جاوے گا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی ہے ثبت قضا و قدر
کی سلسلہ اوسکی قلم کی اور خشک ہونے صحیفہ کی سبب مشابہت دینی کی ساتھ فراغ کاتب کی کتابت اپنی سے اور اول کتاب مین
حدیث گذر چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تقدیر
پس لکھا اوسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالی کی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بھی انہین چیزون مین سے ہے کہ خشک ہوئے ہین صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کرنے کے
طرف لوح محفوظ کی ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کی طرف علم اللہ کی نہ تبدیل ہے اور نہ تغیر اور اسلیے کہا وعندہ ام الکتاب اور بعضون نے کہا کہ اللہ
کی پاس دو کتابین ہین ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہین ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہے اوسمین فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضای مولی پر اور نفی کرنے حول و قوت کے
اپنی سے اسواسطے کہ نہین ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اللہ کی اور قضا و قدر اوسکی کی کہ مقدر کئے ہے آسمان و زمین کی پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کی کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر مین اور جان کہ نصرت اعدا پر سبب صبر کے
ہے محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب مین کہ لائق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
کو آئینہ اپنی دل کا پس عمل کرے اوسپر تمام حرکات و سکنات اپنی مین تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت مین اور پاوے دونون جہان مین عزت
بسبب رحمت اللہ تعالی کی اور بعضی روایتون مین بعد از لفظ تجدہ تجاہک کی یہ زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدة
یعنے شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کی حالت فراغ اور آسانی مین ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہونچاوے گا
اور جزا اوسکی دے گا تجکو نزدیک سختی کی اور بر لاوے گا حاجتین تیری فان استطعت ان تعمل لله بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام واسطے خدا کی ساتھ راضی ہونے کی یقین مین تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھ کام نکر سکے
تو اور شکر نعمت کا پورا ادا کر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کی اوپر بلا اور محنت و مکروہ کی کہ تجکو پہونچے نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے یعنے
اصل شکر گذاری حق کی ہے ہر حال بسبب شمول نعمتون اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہے
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کی ہے اوپر طاعت کی اور گناہ سے اور کشاد کار ساتھ
محنت اور غم کی ہے یعنی بعد از ہر تنگی کی کشادگی ہے اور بعد از غم کی راحت شادی ہے ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کی آسانی ہے ولن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب آوے ایک سختی دو آسانیون پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کی گویا آیہ مین عسر ایک ہے اور یسر دو پس ایک عسر دو یسر پر غالب
نہین ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیان پاوے ایک دنیا مین اور دوسری آخرت مین جیسے کہ مسلمانون
کی رنج و محنت و تنہائی دنیا مین ساتھ محتاجگی اور سختی کی پس آسانی دیکھی دنیا مین ساتھ فتح اور مدد کی اور آخرت مین کہین گے نعمت اور راحت اور
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث مین آئی ہین کہ مشکوۃ و مصابیح مین نہین لایا **وعن سعد** قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن ادم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن ادم ترکہ استخارۃ اللہ و
من شقاوۃ ابن ادم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے سعد سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی ہی راضی ہونا اوسکا ساتہ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی واسطی اوسکی اور بدبختی آدم کی ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سی اور بدبختی ابن آدم کی ہی غضب اور ناخوش ہونا اوسکا ساتہ اوس چیز کی کہ حکم کی ہی اللہ تعالی نی واسطی اوسکی روایت کی ہی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی آدمی کی یعنی نیکبختی کا طلب خیر کے کری اللہ سی پہر راضی ہو اوس چیز پہ کہ حکم کیا ہی ساتہ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسی کہ دلالت کرتا ہی او سپر مقابل اوسکا وہ یہ ہی اور بدبختی اونہ او چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سی یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کری خیر کو خدا ای تعالی سی اور جبکہ فرمایا کہ کوئی چاہیی کہ راضی ہو بہرحال تو توہم یہ ہوا کہ گویا کناہ اور نارضیات میں ہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سی سوال خیر اوسکا اوخیر اور پسندیدہ پرلیجاوی اور شر اور نارضیات سی نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاء الٰہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی بحکم اوسکا المقام اور راضی ہونی کو قضاء الٰہی پہ کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی کی بسبب دو امر و ان کی ایک تو سلی کی فارغ ہو عبادت کی لیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہ قضا ای کی ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہ ہوا ایسا اور دوسری اسلیی کہ تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بین سبب غضب اپنے کی اور غضب بیت ای کا یہ ہی کہ ذکر کری خیر اوس چیز کو کہ چنا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں بتین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہ ہے کہ طلب کری خیر کو اللہ سی تمام امور میں بلکہ یہ اعتقاد کری کہ انسان نہیں جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کری اس طرح کہ اعتقاد کری یہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں غیر خیر کی چنانچہ اسی لیی وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر مستحب دعا ای استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہ کہ کہی اللہم خیر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل یہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر وہ دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط میں انس سے مرفوعا ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکماء نی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزیں نہیں منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

الفصل الثالث

وعن جابر انه غزا مع النبي صلى الله عليه وسلم قبل نجد فلما قفل رسول الله صلى الله عليه وسلم قفل معه فادركتهم القائلة في واد كثير العضاه فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم وتفرق الناس يستظلون بالشجر فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم تحت سمرة فعلق بها سيفه ونمنا نومة واذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعونا واذا عنده اعرابي فقال ان هذا اخترط علي سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا قال من يمنعك مني قلت الله ثلثا ولم يعاقبه وجلس متفق عليه وفي رواية ابي بكر الاسماعيلي في صحيحه فقال من يمنعك مني قال الله فسقط السيف من يده فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم السيف فقال من يمنعك مني فقال كن خير اخذ فقال تشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله قال لا ولكني اعاهدك على ان لا اقاتلك ولا اكون مع قوم يقاتلونك فخلى سبيله فاتى اصحابه فقال جئتكم من عند خير الناس هكذا في كتاب الحميدي وفي الرياض

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق انہون نی جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پہری حضرت جہاد سی پہری یہ ساتھ حضرت کی پس پہونچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تہی درخت کیکر کی بیچ اوسکی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق ہوی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تہی ساتھ درختون کی یعنی ہر ایک تہی ایک درخت کی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکا دی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم ایک سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بلاتی تہی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی مرد گنوار حاضر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ اس اعرابی نی کہینچی ہمیر تلوار میری اسحال مین کہ مین سوتا تہا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتہ مین تہی ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچا دیگا تجکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچا دیگا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب کیا حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹھی یعنی بعد اسکی کہ تہی لیٹی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسماعیلی کی کہ بیچ صحیح اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچا دیگا پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتہ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچا دیگا تجکو مجھسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اس پر کہ نہ لڑونگا مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتھ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چھوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کے اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کے کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی **ف** لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین بلند کو کہتی مین اور نام ہی اوسی دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین زمین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کی جمع عضہ کے ہی معنی درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ مین سے سمرح **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوس پر یعنی فقط اوسپر تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال ما اور را دسی ہر اوس آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی کردانتا ہی اللہ واسکی لیکی خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج و تردد نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** بعد اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئی قدرا اور مراد حضرت کی آیت سی یہا ہی آیت ہی یعنی ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب تک اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اسکو تمام اون چیزون کی کہ ڈرتا ہی اور رکنہ رکہتا ہی انکو امور دنیا اور آخرت سی اور ومن یتوکل علی اللہ الیہ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اون چیزون کی کہ طلب کرتا ہی انکو اور ڈہونڈہتا ہی امور دنیا اور آخرت سی اور بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا ہی امر اپنی کو اور راد بین بیان ہی واسطی وجوب توکل کی اللہ پر اور تفویض کی طرف اوسکی واسطی کہ جب سی جانا کہ ہر چیز قسم رزق اور مانند اسکی سے معین ہو چکی ہی مگر مقدار اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کی

اور قوت والا۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکہائی مجکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق میں ہوں روزی دینی والا زور آور استوار نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** یہ قراءت شاذہ ہی اور قراءت مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ بندہ بہروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَہْدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ اِلَی النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت انس سے کہا
تہی دو بہائی حضرت کی زمانی میں پس تہا ایک ان دو بہائیوں میں سی کہ آتا تہا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و مستعد تہا اکثر حضرت
کی خدمت میں رہا کرتا تہا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بہائی کچہہ حرفہ کرتا تہا یعنی کماتا تہا اسباب معیشت کا اور دونوں
ساتہ کہاتی تہی پس شکوہ کیا اوس بہائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بہائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ میں مدد دیتا
ہی اور نہ آپ کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجہہ اسکی خرچ کا ہی مجہہ پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی سے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی **ف** یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کر اوسپر اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری انکی اپنی ذمی
کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ
اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل میں ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکریں ہیں اسکی خاطر میں بیچ اسباب روزی کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچہی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبوں کی یعنی درپی اون فکروں کی دل جاوے
اور تفرقہ میں پڑے نہیں پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جانتا اوسکا اس عالم سی کس شغلہ میں با تفاق
پڑی اور کس حالت میں موت اوسکی پہنچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقوں اور حاجتوں اور محنتوں گوناگوں کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ
عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمَا اَسْمَعْتُھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمانبرداری کریں میری یعنی
بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤں میں اونپر مینہ رات کو سوتی ہوں آرام سی اور نکالوں میں اونپر دہوپ دن کو یعنی تا کہ وہ
اپنی امور کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں انکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تا کہ نہ ڈریں اور نہ گہبراویں پس

ہم پر یا در نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْهُ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى أَهْلِهِ فَلَمَّا رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ إِلَى الْبَرِّيَّةِ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ قَامَتْ إِلَى الرَّحَى فَوَضَعَتْهَا وَإِلَى التَّنُّورِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتْ اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ فَإِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَأَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ إِلَى التَّنُّورِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ أَصَبْتُمْ بَعْدِي شَيْئًا قَالَتِ امْرَأَتُهُ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ إِلَى الرَّحَى فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکھی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نے یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوندکا اور چلی جانا اہل کے پاس سے بسبب حیاء کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یا رکہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا یعنے یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو باُمید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی اور کہڑی ہوی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نے کہ خداوندا رزق دی ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہان کونڈا چکی کا بہرا ہوا تہا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے آٹے کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹے کی خود بخود روٹیان ہوکر تنور مین جا لگین یا آٹا کونڈے مین بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نے پس پہر کر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نے کہا عورت نے کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نے عطا فرمایا اور کہڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے بروز قیامت تک نقل کی یہ احمد نے **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے نہ اگلی امت کا ۱۲ ح

وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ أَجَلُهُ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی بندہ کو جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین **ف** یعنے پہونچنا ہم دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈے تاکہ حاصل کری بالضرور پہونچتی ہی ویسی ہی رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین اور اگر ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈتا ہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین ساتہ ضامن حق ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیے اور اضطراب نکرنا چاہیے اور اگر کچہہ طلب متوسط کرین واسطی قائم کرنے دوستی کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سعد رہ توکل کن ملرزان پا و دست + رزق تو بر تو ز تو

ما اشتہر بیت ۔ کہ ذکر الشیخ … ما صلی ہی بعد الفاظ حدیث کی کہا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سبب تقویٰ اور حیلہ
ہی چنانچہ ہی اسکی سی ایسی کہ آئی نہین آتی ہی کہ بعد فراغ رزق کی فرمایا اسد تعالی نی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ
ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت
کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسمی کہا اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ اَکْثَرَ مِمَّا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ اور یہ مؤید ہی میری تقریر سی کہ جو
اوپر لکھی مین نی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین ابی الدرداء سی مرفوع کی کہ لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ
کما یدرکہ الموت + وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْکِیْ نَبِیًّا مِّنَ
الْاَنْبِیَآءِ ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ فَاَدْمَوْہُ وَھُوَ یَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ وَیَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی تہی
حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور دکہاتی تہی صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہولہان کیا اونکو اور
حال یہ کہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موتہہ سی اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میری کے
اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** گویا کہ مین دیکہتا ہون اوس
حضرت کا بیان فرمانا مجہے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ سے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ صدمہ
کرا اونکو ساتہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا و الا معلوم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سے
غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال علم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اونکے
طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اسد اور رسول سی اور اسمین اشارہ ہی
طرف اسکی کہ گناہ ساتہ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بہ نسبت گناہ کی ساتہ علم کی چنانچہ ایسا ہی وارد ہوا ہی وَیْلٌ لِّلْجَاہِلِ مَرَّۃً وَوَیْلٌ
لِّلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین
اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون
آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اوس نبی
سے ذات شریف اپنی رکہی کی بیچ صورت اجمال و ابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین
روایت کیا گیا ہی واسد اعلم ع ح

بَابُ الرِّیَآءِ وَالسُّمْعَۃِ

باب ہی دکہانی اور سنانی کا **ف**
ریا مشتق ہے رویت سی اور صراح مین ریا بالقصر والمد اپنی کو ساتہ نیکی کے خلق کو دکہانا اور جمیع العلم مین کہا کہ ریا
طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہ عمل ظاہر کی ہوا اور جو کچہہ کہ قسم عبادت سی
نہو اوس مین ریا نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال و اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تیر لگانا ان چیزون کو دکہانا وی تقلید
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور جس چیز سے کہ مقصود طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسیکہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور
مائل ہونے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کرین حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ریا ہو اور اسی
سبب سے کہا ہی کہ ریاء العصدیقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا وہ ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال نہ

اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہوا اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوی وہ بد
ہی او رنفاق بدتر ریا بر قیاس اسکی کہ کہا ہی علماء نی غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع مین ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود
افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت لیے
تعالی کا نہو بلکہ محض واسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی
اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی
کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تا آنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابراء ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ دونون
ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو
اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور
قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی باعث ہو اوسکو عمل پر جبکہ جمع ہون دونون
ہو دی خست عمل تئیں اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون ولیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی ہین
اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہر اسمین نقصان ہی نہ بطلان اور ثواب
و عقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہ بہی فرق کیا ہی آئمہ نی کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین
عارض ہو یا بعد از عمل کے لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا کمتر ہی اور اسکی ہونی سی جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور
یہ بہی فرق ہی آئمہ نی کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آئی اور کچہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت
اخلاص کا دشوار ہی تا آنکہ لکہا ہی علماء نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر
خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال لوگون کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو
ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اسکی ساتہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار
دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسکہ حدیثین اس باب مین آتی ہین اور
مسئلہ غامض ہی اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ سی
ڈہونڈنی چاہیی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہ پیش سین اور جزم میم کی اکثر ساتہ
ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع کے
ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف
صورتون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کے
یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا ولیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین
ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

ہو کہو اور یہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتھ ثواب آخرت کی اور یہ ریا نہیں ہی اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت ہی اور حق تعالی اسنے
بفضل سے دنیا مین بہی ثواب یا مدح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰہُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ نَادٰی مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَہٗ لِلّٰہِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَہٗ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ اَغْنَی الشُّرَکَآءِ عَنِ الشِّرْکِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے
ابی سعید بیٹے فضالہ کی سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو دن
قیامت کی واسطے حساب جزا اوس دن کی کہ نہین شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسی کو
سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطے خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے
کہ شریک کیا اوسکو اسلیے کہ خدای تعالی بی نیاز تر ہے شریکون کا ہی شرک سے نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا
متعلق ہے جمع کی اور معنی اسکی یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اوس دن کی کہ ضروری ہی حصول اوسکا اور نہین شک ہی اوسکی
واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیے اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا
جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ یجمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر
ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق لیوم القیمۃ لیجزیہم فیہ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِہٖ سَمَّعَ اللّٰہُ بِہٖ اَسَامِعَ خَلْقِہٖ وَحَقَّرَہٗ وَصَغَّرَہٗ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ
فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو
شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتھ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل برائی کو کانو
خلق اپنی کی تئین یعنی پہنچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتھ اوسکی لوگون
مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو یعنی دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰہُ غِنَاہُ فِیْ قَلْبِہٖ
وَجَمَعَ لَہٗ شَمْلَہٗ وَاَتَتْہُ الدُّنْیَا وَہِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ کَانَتْ نِیَّتُہٗ طَلَبَ الدُّنْیَا جَعَلَ اللّٰہُ الْفَقْرَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَ
شَتَّتَ عَلَیْہِ اَمْرَہٗ وَلَا یَاْتِیْہِ مِنْہَا اِلَّا مَا کُتِبَ لَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَیْدِ
بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی بیچ کام
علمی اور عملی کی طالب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کردیتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنی
بی پروا کردیتا ہی اوسکو خلق سے کہ ریا کری ساتھ اونکی اور پریشان اوسکی مال و جاہ اونسے بہم پہنچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیے
پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتھ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سے کہ نہیں جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی
پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی واسکی لیے دنیا مین سے حال آنکہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہوسے ہے
نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور دشواری کی اسباب و حوائج معیشت کی ہاتھ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت و قصد
اوسکا طالب دنیا کا کردیتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکھوں اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہیں آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی اوسکی

داسطی روایت کیا اسکو ترمذی نی اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اونسی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت

کی اور عمل کرنیکی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتھ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی

ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی انتہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ

اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَکَ اللّٰهُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ

لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِیَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی

کہ کہا مین نی یا رسول اللہ جس وقت کہ مین بیچ گھر اپنی کی مصلے پر تھا یعنی نماز مین تھا کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا

مجکو وہ حال کہ دیکھا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آیا ہی ہوگا یا نہیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل

کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکھنی ایک اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تھی

کہ وہ مرد دیکھنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بھی ساتھ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا

واجر من عمل بہا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہو اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تھا بسبب اصل طبیعت کی کہ

مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی اچھی حالت پر اور مکروہ رکھتا ہی یہ کہ دیکھی اوسکو کوئی بری

حالت مین قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا وسمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی من سرتہ حسنتہ

وساءتہ سیئتہ فہو مومن اور فرمایا اللہ تعالی نی قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون پس مومن خوش ہوتا ہی

بسبب توفیق اعمال کی جسکا غیر مومن محروم رہتا ہی نسبت ہونی اعمال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکھنی اوس مرد کی

اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتھ عبادت وتوفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور جاننا حکم

کرنیوالون نماز کی ہی کہ قوی تر ارکان اسلام سی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہین ساتھ معنی

سر وعلانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ

الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ یَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّیْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰی مِنَ السُّکَّرِ

وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِیْ یَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَیَّ یَجْتَرِئُوْنَ فَبِیْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰی اُولٰئِکَ مِنْهُمْ

فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِیْمَ مِنْهُمْ حَیْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی نکلین گی آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتھ عمل اہل آخرت پہنین گی واسطی لوگون کی یعنی واسطے اللہ

کی چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنین گی مانند کمل وغیرہ کی تاکہ گمان کرین اونکو لوگ عابد وزاہد تارک دنیا راغب

عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تاکہ لوگ مرید ومعتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنے

بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنی کی اور دل اونکی دل بھیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے

کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمہ اور شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چھوڑ دینے

میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اور نہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان نہ ڈرنا ہے
اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی پس نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری سے کے
جرأت کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا
اون لوگون پر اونہین مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑیگا مرد عاقل کو اون مین
متحیر کہ نہین قدرت رکہیگا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی
کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر ت کی یعنی طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی
یا بدل لینگی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرینگی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ فریب دینگے
اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دین کی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنتی لباس زہد اونکے
بطریق ریا، اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ تک **وعن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان اللہ تبارک وتعالی قال لقد خلقت خلقا السنتہم احلی من السکر وقلوبہم امر من
الصبر فبی حلفت لاتیحنہم فتنۃ تدع الحلیم فیہم حیران فبی یغترون ام علی یجترؤن رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عمر سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک تعالی
نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی ہین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی
سی پس اپنی قسم کہاتا ہوں کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑیگا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی
ہین یا مجہ پر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل شیء شرۃ ولکل شرۃ فترۃ فان صاحبہا سدد وقارب فارجوہ وان اشیر
الیہ بالاصابع فلا تعدوہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق
واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی
کی اور احتراز کیا افراط و تفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہوویگا وہ مطلب پانیوالا اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ
اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور ہو ساتہ زہد و عبادت کی اور ہوا مشہور و مشار الیہ پس نہ گنو تم
اوسکو یعنی کچہہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہ زبر ش
اور تشدید ر کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط و رغبت اور مراد یہان افراط و انہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی عبادت
مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے
امر پر حرص شدید اور مبالغہ عظیمہ کے اول امر مین پہر یہ حرص زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور محترز
دونون جانبون افراط و تفریط سی اور ہوا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پانیوالون کاملین سے
اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ گنو
اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر امیدوار رہو

جو شخص کہ سناوی یعنی عمل نیک لوگوں کی سنانی کی لیی کرے رسوا کریگا اوسکو اسدن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی
نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچھ کرنی کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی
سی مشقت و محنت مین ڈالیگا اسد اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی نبی صلی اسد علیہ وسلم سی یا کہا صفوان یا اور راویوں نے
یاروں نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی
سی تو پہونچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور پہنچنی عذاب آدمی کا ہوگا کہانا
آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکھی کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات
پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکھی یہ کہ حائل اور مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ گرایا ہو
پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سی
اگرچہ بمقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر جیسی کا کہ مانع ہوا ایسی
امر شریف و عظیم سی کہ دربار بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر
تھی اہل مدینہ سی اور تھی نہایت نیک بندی کہتی ہیں کہ نہیں رکہا اونہوں نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی
مین سوراخ ہوگیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہیں قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب جو بن عبد اسد
بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ع ح **وعن** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ خرج یوما الی
مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبکی فقال ما یبکیک قال یبکینی شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول ان یسیر الریاء شرک ومن عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار
الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبہم مصابیح الہدی
یخرجون من کل غبراء مظلمۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے
یہ کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اسد علیہ
وسلم کے روتی پس کہا عمر نی کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق نے یا کسی بلا کی واقع ہونے
یا سوای اونکی اور سبب رونی کی لئی کہا معاذ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا
صلی اسد علیہ وسلم سے سنا مین نے رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کہ فرماتی تہی تہوڑا سا شرک ہی اور جو شخص کہ دشمنی رکہی خدا کی دوست سی یعنی ایذا دی
اور غصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اسد کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑیگی لیی
نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اسد دوست رکہتا ہی نیک کاروں پرہیزگاروں پوشیدہ حالوں کو وہ لوگ کہ جب
غائب ہوں نہ پوچھی جاویں اور جب حاضر ہوں نہ بلائی جاویں واسطی کہانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاویں
پاس نہ بٹہائی جاویں دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اونکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک
سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع ہی شرک کی سما ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہیں لوگ کم سالم رہتے ہیں انسے تو یا چہ جائی ضعفا پس یہ منجملہ اسباب رونے کی ہے اور سبب دوسرا اوسکا یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی ہے اور اکثر اونکی پوشیدہ ہیں جیسے کہ حدیث قدسی میں ہے اولیائی تحت قبائی لایعرفہم غیری اور انسان خالی نہیں ہے بدزبانی سے ساتھ مسلمان بھائیوں کی کہ باعث ہوتی ہے گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہیں ساتھ قول اپنی کی ومن عادی اللہ اور نیک کاروں کو یعنی جو کہ نیکی کرتے ہیں کہ وہ طاعت حق کی ہے اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ ابلیسی کہا ہے یعنی حافظین کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جانتے امر الٰہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہے اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سے اور گناہ سے اور لہو ولعب اور اختیار یعنی جو کہ پوشیدہ ہیں نظر خلق سے اور مخاطبت اور معاشرت اونکی سے اور قول ان اللہ الخ استیناف ہے بیان کرنیوالا حقیقت ولی کی اور ذکر کیے واسطے اونکی ہیں احوال کہ جب ہوتے ہیں سفر میں نہیں ڈھونڈے جاتے اور جب حاضر ہوتے ہیں نہیں بلائے جاتے طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتے ہیں مجلس میں نہیں نزدیک کیے جاتے اور چھوڑے جاتے ہیں صف نعال میں اور یہ تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہے رب اشعث اغبر یعنی بہ لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہیں یعنی رہنما ہیں راہ راست کی پس مستحق ہیں عنایت کی لائق ہے کہ طلب کی اونسے ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہے طرف تیرگی اور تاریکی اور خرابی مکانوں اونکی کی کہ کچھ نہیں رکھتے ہیں کہ چراغ روشن کریں اور لطافت دیں گھروں کو اس حدیث میں تنبیہ ہے کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سے دھوکا نہ کھاوے اور ساتھ ترک تعظیم اور احترام اونکی کی تقصیر نکرے کوئی کیا جانتا ہے کہ باطن اونکا درست ہے یا نہیں ع خاکساران جہان را بحقارت منگر * تو چہ دانی که درین گرد سواری باشد * اور یہ بھی اشارہ ہے کہ نری فقر اور خواری اور بے اعتباری میں فضیلت نہیں ہے جب تک کہ تقوی اور نورانیت باطن نہو ع ح اور جاننا چاہیے کہ ولی کہتے ہیں متقی کو جیسے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہے ان اولیاءہ الا المتقون اور نہیں ہیں ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ ولی وہ ہے کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان کی اور مواظبت رکھتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہوں سے اور معرض ہو منہمک رہنے سے لذات اور شہوات میں وعن

ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ تعالی ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑھتا ہے ظاہر میں پس اچھی طرح پڑھتا ہے یعنی شرائط اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اوسکے ادا کرتا ہے اور اسی طرح اور عبادتیں اور طاعتیں اچھی طرح ادا کرتا ہے اور جب نماز پڑھتا ہے پوشیدہ یعنی خلوت میں جب بھی اچھی طرح پڑھتا ہے فرماتا ہے اللہ تعالی یہ ہے بندہ میرا ساتھ صدق وراستی کی کہ ریا عبادت میں نہیں کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ نے وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال ذلک برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم من بعض اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ میں کتنی ایک قومیں کہ دوست ہونگی ظاہر میں اور دشمن ہونگی باطن میں پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سے ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت اور طمع کرنے بعض اونکی کی ہے بعض سے اور بسبب ڈرنے بعض اونکی کی بعض سے ف یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جیسے کہ دوستی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان میں نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی حاصل یہ
کہ نہیں ہونگی وہ اہل حب اور بغض سے بلکہ امور اونکی متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی ہنسکر ملیگی ایک قوم
میں واسطے غرضوں کی پس ظاہر کرینگی اونکی لیے دوستی اور کبھی بکرہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیے خلاصہ اسکا یہ
کہ نہیں ہوتا ہے محبت خالق کا اور عداوت اونکی کا اسلیے کہ وہ دونوں مبنی ہیں اوپر غرض شہوات اونکی کی **وعن** شداد بن اوس
قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى يرائي فقد اشرك ومن صام يرائي فقد اشرك ومن تصدق
يرائي فقد اشرك رواهما احمد اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کہ
نماز پڑھے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسکہ اوسکی مابعد کی روایت میں صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانے کو پس تحقیق
شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانے کو پس تحقیق شرک کیا نقل کین یہ دونوں روایتیں احمد نے **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کے کرے شرک ہے غایت
یہ کہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہے ریا کار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کے کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسکہ
کہا ہے کل ما صدک عن الله فهو صنمک اور اسمین اشارہ ہے اسپر کہ ریا کو دخل ہے روزے میں بھی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہے اوسنے اوسکی اور
علت بیان کی ہے اوسکی یہ کہ مدار روزے کا نیت پر ہے اور نہیں دخل ہے اوسمیں ریا کو اور نہیں اعتبار ہے نہ کہانے اور نہ پینے اوسکی کا ساتھ عدم
صحت نیت کی پس ہم کہتے ہیں کہ ریا محض نہیں متصور ہے روزے میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کرے ساتھ اوسکی اللہ کے
خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اونمیں سے غالب
جیسکہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہے طرح **وعنه** انه بكى فقيل له ما يبكيك قال شيء سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول فذكرته فابكاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اتخوف على امتي الشرك والشهوة الخفية قال قلت يا رسول الله
اتشرك امتك من بعدك قال نعم اما انهم لا يعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولكن يراؤن باعمالهم والشهوة الخفية ان
يصبح احدهم صائما فتعرض له شهوة من شهواته فيترك صومه رواه احمد والبيهقي في شعب الايمان اور
روایت ہے شداد سے یہ کہ وہ روئے پس کہا گیا واسطے اوسکی کس چیز نے رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نے کہ سنی میں نے آنحضرت سے کہ
فرماتے تھے پس یاد کیا میں نے اوسکو پس رلایا مجکو سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی شرک سے
یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتی اوسکو مگر خوب ریاضت مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نے کہا میں نے
یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکے بعد آپکے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت نہیں پوجیگی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی
نہیں کرینگے ولیکن ریا کرینگی دکھلانے کی واسطے عمل اپنے یعنی یہ شرک خفی ہے جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نے فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک
بعبادة ربه احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہ کہ صبح کرے ایک اونکا روزہ دار پس پیش آوے اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتوں میں سے یعنی مانند شہوت
کہانے پینے یا جماع کی پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور
توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہے بغیر ضرورت کی کہ باعث ہو اوسکو طرف اوسکی اور اسے چھپی کہے خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اوسکی باطن میں گویا کہ بوقت
نیت کرنے روزہ کی اپنی نفس میں پوشیدہ رکھتا تھا کہ اگر کوئی شہوت پیش آجاوے گی توڑ دونگا روزہ اور توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہانا وغیرہ کہا ہے
جیسکہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوت خاص عزیز الوجود ہے شہوتوں اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوے تمام اوقات اوسکی میں

پسند کی اوسمین ہو یا مشے یہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفای عمل اپنے کے حاصل کرے اخلاص کے اس لیے کہ عمل ظاہر
اور شائع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندے کو خبر اور اختیار اوسمین نہو وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهِ اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدای تعالی اوس خصلت سے
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتہ اوس علامت کے ف رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور مراد ساتہ اسکے علامت ہے کہ اوس سے ایک چیز پہچانی جاتی
ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جسطرح مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئے
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اسد تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہے
وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ
وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر ہر منافق کی ہی یعنی بدکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتہ علم اور حکمت اور پند اور
نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتہ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نے تینون حدیثین شعب الایمان مین ف یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی باتین اور
آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کے ہی اس فرمائی ہین کہ وجود ایسے شخص کے سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت
مین پیدا ہو اور بیعت وہمین بادباوی ہو وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهُ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهُ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهُ
حَمْدًا لِّيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ فرماتا
ہی اسد تعالی کہ نہین مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کہے کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اوسکی نیت اور رغبت
اوسکی کو یعنی ساتہ کس چیز کے رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت فرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنے کو تعریف
واسطے اپنی اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے ف یعنی اگر نیت میری طاعت کے ہو محبت اوسکی کہی فائدہ
اوسکی ہی محمود اور مایہ حلم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد ثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہین سے کلام
اوسکا اگرچہ علم و حکمت مین ضائع ہی کہ واسطے ریا اور کہانی اور سنانی کی کہتا ہی

بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ

باب ہے رونے اور ڈرنے کا ف بکا بالقصر نکلنا آنسوون کا ساتہ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوون کا ساتہ بلند کی آواز کی اور مد مشہور تر ہی اور ظاہر
ہی کہ مراد ساتہ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور تباکی تکلف کرنا رونی مین اور رنج و درد ساتہ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ سوال اوس مین
اور ابکا رلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اخافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب
آخرت سی اور عقاب الہی تعالی سے ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہے عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابو القاسم صلی اسد علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بقا نفس ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہے اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا
ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبدا اور معاد کی اور عذاب اسد کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کے اور صفات قہریہ

جیسا کہ یہ بڑی تعالی کی کہ باعث خوف و رویت کی ہیں اور جو کچہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم و محنت میری نفس پر انجام کار تمہاری ہی البتہ روؤ تم بہت اور ہنسو تم تہوڑا نقل کی یہ بخاری نی **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ و تحذیر ہی امت کو اور پر روؤ اور ہنسا اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف الٰہی معلوم کرلی عظمت اور جلال حق سی تنبیہ و تحذیر ہی پر اصحاب کرنی کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلون کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بہی فی الجملہ باسبب عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکی کی گنجائش رکہتی ہی **وَعَنْ** أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا میں اور میں رسول خدا کا ہوں کہ کیا کیا جاوی گا ساتہ میری اور ساتہ تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہیں جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصاً بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتہ دلیلوں قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہیں اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تہی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ میں مہاجرین میں سے مری ہیں یہی تہی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرائی اور اونکو بقیع میں اپنی سامنی دفن کیا اور عنایتیں بہت کیں ایک عورت وہاں حاضر تہی اوسنی کہا کہ گوارا ہو تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت تیری بخیر ہی اسکی حضرت نی اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت میں مضمون اوسکا زجر و منع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر بی ادبی کی اوپر حضرت کے اور حکم کرنی کی غیب پر بلا وجہ جزم کرنی کی ساتہ اوسکی اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ کنایہ ہی عدم تصریح سی ساتہ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا میں اور کیا آخرت میں اس لیے کہ علم احوال غیب کا تفصیل وار عالم الغیب کے کسیکو نہیں معلوم اگرچہ مجملاً معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہیں جانتا میں کہ موت سے مرونگا یا قتل سے اور نہیں جانتا ہیں کہ نازل ہوگا تم پر عذاب جیسا کہ اگلی امتوں پر نازل ہوا یا نہیں اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی نازل ہونی اس آیت کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر پہلی ابہام تہا عاقبت میں اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج میں یا اور وقت میں خواب میں یا بیداری میں پس دیکہی میں نے اوسمیں ایک عورت بنی اسرائیل میں سی یعنی اونکی قوموں میں سی کہ عذاب کیجاتی ہی بسبب ایک بلی کی کہ اوسکی تہی باندہ رکہا تہا اوسکو پس کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی چوہی وغیرہ یہانتک کہ مرگئی وہ بلی ماری بہوک کی اور دیکہا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی آنتیں اپنی آگ دوزخ میں اور تہا وہ اول اون شخصوں کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈنی کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہیں کہ چہوڑی جاتی تہی جاہلیت میں بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کے تہی کہ جب اونکی تمام مادہ ہی مادہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیمار ہی سی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سواری نہ لے

اور پہر وضع کرتی اوسکو پانی اور کہانس سے کہ جہان سی کہ کہاتی تہی یہ مدود دواتی اوسکا اوس اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سمجہوکر جانتی تہی اور اول جسنے یہ رسم نکالی عمرو بن لحی تہا اور یہہ کہاہی علماء نے کہ پہلی جو رسم بت پرستی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا یہی تہا اور بعضی روایت میں عمرو بن لحی آیا اور ظاہر او دونون ایک ہی ہین عامر نام اوسکی باپ کا ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کیئے نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ میں ہین اور عذاب کیے جاتی ہین اور مین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ دکہلا دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کیسے ہوگا اور صورت اوسکی دکہادی گئی ہو بعد

اسلام **وَعَنْ** زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصّٰلِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے

زینب بنت جحش کی ہی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تہی نہیں کوئی معبود حق مگر اللہ واہی ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہو گیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون انگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی اونگلی کی کہا زینب نے کہا مین نے یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کیی جاوینگی ہم اور حال آنکہ درمیان ہماری وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی کی مانع نہیں ہوگے واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کیی جاؤگی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق و فجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق و فجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف**

مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوی اول انکا قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد اسکی متمر ہوا اب تلک اور بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور حکومتون مین ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ انہین دو انگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہ زبر خ اور ب کی معنی فسق اور فجور اور شرک اور کفر کی ہی اور بعضون نے کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہیں فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچاتا ہی اونکو کہ اوسمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوینگی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی فحش اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین

اربعہ **وَعَنْ** اَبِیْ عَامِرٍ اَوْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ يَّرُوْحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَّهُمْ يَاْتِيْهِمْ رَجُلٌ لِّحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْنَ ارْجِعْ اِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللّٰهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ اٰخَرِيْنَ قِرَدَةً وَّخَنَازِيْرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْحِرَ بِالْحَاءِ وَالرَّاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ وَاِنَّمَا هُوَ

مہلتین کے اور خبر ساتھ تبسین کے غلط ہی اور اشارت ہی ساتھ قول انکے فی ہذا الحدیث کا آخر ساتھ مہلتین کے اصل حدیث میں کرمانی اور وغیرہ سے روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث میں کہ بخاری کی سند کی ہی ساتھ تبسین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہلتین کے ہی اس تقدیر پر دو روایتیں صحیح ہوئیں واللہ اعلم اور ترویح الخ ساتھ تاء فوقانیہ کی تصحیح میں اور ساتھ حاء کی فاعل تصحیح کا اور یہ قرینہ ہی اسپر کہ تسبیح بسارحتک کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہی نام وہی جیسی کہ ریح وجاء اور لیکن تصحیح تقریر معنی حدیث کی باشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں با تمیم سجاجہ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتھ تقدیم سجاجہ کی رجل پر اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا پس حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ اس امت کی اور آخر زمانہ اوس سے مستثنی ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف اور مسخ تمام امت کے یا بعض کے واللہ اعلم **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ کَانَ فِیْہِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰی اَعْمَالِہِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہووے میان اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الٰہی یعنی گناہوں میں اور کبھی نگاہ ہی رکھتا ہی صالح کو غیر صالحوں میں سے پھر اوٹھائے جاوینگے موافق عملوں اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں سب شامل ہوتی ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اوٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوپر اوسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھیے آخر کیا حالت گذری جیسا کہ کہا ہی کسی نے سہ حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت است کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد + لیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جب کہ ملکہ یاد داشت اور حضور کا حاصل ہوا اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی خلاف و فتور اوسکی استحضار میں آوے یادی ضرر نہیں کرتا بعد از مفارقت روح کی بدن سے وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے وباللہ التوفیق ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ ہَارِبُہَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّۃِ نَامَ طَالِبُہَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکھا میں نے مانند آگ دوزخ کے یعنی شدت و ہول میں کہ سوتا ہی بھاگنے والا اوس سے اور نہیں دیکھا میں نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور میں کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بھاگنے والا اگر کوئی شر دشمن قوی کی ہی بھاگتا ہی سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بھاگتا ہی جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے دیکھی ہی اور لوگ بھاگنے میں اوس سے غفلت کرتے ہیں اور کوشش نہیں کرتی اور اگر بھاگتے بھی ہیں تو بیچ بھاگنے میں سو رہتے ہیں اور غافل ہوتے ہیں اور بھاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنے گناہوں کے اور لازم کرنے طاعتوں کے ہوتا ہی اور طالب بہشت سو رہا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہیں ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اوسکی طلب کرنے میں اور دوڑتا ہی اوسکی پالینی کی لیے جتنا کہ ہو سکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبی اور راحت کی کہ اوس میں ہی آدمی اوسکی طلب میں نہیں دوڑتا اور اوسکو نہیں پاتا اور دوڑنا بہشت کیطرف اور پانا اوسکا ساتھ کرنے طاعات کی اور بچنے کی گناہوں سے ہوتا ہی **وَعَنْ**

إِنِّي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُونَ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہر جلال اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب برزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اوسکو یہ کہ آواز کرے یہ بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتے رکھی ہوئی ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالی ہیں واسطے اللہ کی قسم ہے اللہ کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوئے طرف اللہ کی یعنی جیسے کہ شان غمگینوں کی اور غم سے تنگ آنیوالوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتی ہیں اور سر بصحرا ہوتی ہیں تاکہ دل سے کچھ بوجھ دل ہلکا ہو کہا ابوذر نے یعنی بعد از روایت کرنے اس حدیث کی ازراہ درد اور حسرت کی اے کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کیا اسکو احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز پالان اور زین کے یعنے چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچے کا تعب سے اور آواز نالہ کرنے آسمان کی چنانچہ سوق حدیث اسمیں ناظر ہے بسبب کثرت و ازدحام ملائکہ کی اور بوجہ ان کی کی جیسے کہ جانور سواری کا بچہ بوجہ سواری کی مشقت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہے اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا ہے خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہے کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنی مناسب ترین ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے عالمان اور رکھی ہوئی ہیں الخ یعنے تا بعد از تا کہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتے قیام میں ہیں اور بعضے رکوع میں اور بعضے سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد کی ضمتین کے ہے کہ جمع صعید ہے معنی روئے زمین کے جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور تمنا میں درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں تو جاتا رہتا ہے ایسے ہی میں بھی ہوتا اور مثل اس آرزو کے نقل کی اور بڑے بڑے صحابہ سے کہتے ہیں کہ ایک نے کہا کاش میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کر کھا جاتے ہیں دوسرے نے کہا اے کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اوسپر نہیں اور سبب ایسے تمنا کی کہ بشارت پائی تھی انہوں نے جناب رسالتمآب سے بہشت کی اور عاقبت انکی بخیر ہے اور انکو کیا کہا اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا ہے لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کمر توڑے ڈالتا ہے انکی ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنے دشمن کے سے وقت سحر کی بھاگتا ہے اول ہی شب یعنے تا کہ نجات پاوے دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب پہونچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی ہے یعنی سوائے مول نفیس کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کیا یہ ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

ہیں پس لازم ہے کہ ہوشیار ہو اپنی چلنے میں اور خالص کرے نیت کو اپنی عمل میں اس میں کہ شیطان گھات میں ہے اور راہ اوسکی کی کرنے والا مارتا ہے ہمراہ اوسکی اپنی
مددگاروں کو ہمراہ لیکر بہ رہنمائی کی حضرت کی طرف آوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہے اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہیں حاصل ہوتے
تو وہی ہے جیسے فرمایا آگاہ ہو جاؤ اور اخیر جملہ کی معنی یہ ہیں کہ متاع اسکی یعنی جنت کا اعمال نیک ہیں جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالےٰ
نے والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا و خیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ الخ **وَعَنْ** اَنَسٍ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَکَرَنِیْ یَوْمًا اَوْ خَافَنِیْ فِیْ مَقَامٍ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ کِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہے انس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ فرماوے گا اللہ تعالےٰ کہ بزرگ ہے ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتوں کو کہ ستھرے دوزخ پر ہیں نکالو آگ میں سے اس شخص کو کہ یاد کیا ہے مجکو
یعنے بشرط ہونے اوسکی کے مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہے مجسے کسی جگہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کی
ف ڈرا ہے مجسے یعنی بیچ کرنے گناہ کی گناہوں میں سے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ
ہی الماوی کہا طیبی نے کہ مراد ہے ذکر سے اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہے خالص دل سے اور صدق نیت سے ساتھ اہتمام کا اور ذکر کرنے
ہیں اللہ کا زبان سے ساتھ دل کے چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد
خوف سے باز رکھنا اعضا کا ہے گناہوں سے اور لگا رکھنا اونکا طاعات میں نہ کہ وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ اور نرمی حرکت ہے کہ نہیں نام
رکھا جاتا اوسکا خوف اور ہیبت مگر جبکہ ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہے اور جب غائب ہوتا ہے وہ سبب بعضے سے تو پھر پھرتا ہے طرف غفلت کے
کہا فضیل نے کہ جب کہا جاوے تجکو کیا ڈرتا ہے اللہ سے تو سکوت کرنا چاہیے کہ اگر کہا تونے نہیں تو کافر ہوا اور اگر کہا ہاں جھوٹ بولا تو نے
کیا ساتھ اسکی طرف ڈرنے کی کہ وہ باز رکھتا ہے اعضا کو گناہوں سے اور اسمیں بشارت ہے کہ جس مسلمان نے ایک بار از راہ خلوص کے خدا کو یاد
کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سے اوسکو نجات ہے اور اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو اوسکو دوزخ ہی میں لیجاوے اول ہی سے
بہشت میں بھیجے کہ یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہے الخ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُہُمْ وَجِلَۃٌ اَہُمُ الَّذِیْنَ یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَیَسْرِقُوْنَ قَالَ
لَا یَا ابْنَۃَ الصِّدِّیْقِ وَلٰکِنَّہُمُ الَّذِیْنَ یَصُوْمُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ وَہُمْ یَخَافُوْنَ اَنْ لَّا یُقْبَلَ مِنْہُمْ اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کی سے اور وہ لوگ کہ دیتے ہیں جو چیز کہ دیتے ہیں یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سے اور دل انکی لرزاں ہیں اس سے
ہیں یعنی ڈرتے ہیں کہ نہ قبول ہووے ان سے اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور ماخوذ ہوں اوس میں آیا یہ لوگ وہ ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے
ہیں پس ڈرتے ہیں کہ ڈرنا عذاب سے کام گنہگاروں کا ہے فرمایا آنحضرت نے نہ اے بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہیں کہ شراب پیتے ہیں اور
چوری کرتے ہیں ولیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور باوجود اسکے ڈرتے ہیں کہ قبول ہو
اونسے بدل اسکی کہ آخر اس آیت میں فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتے ہیں نیکیوں میں نقل کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی نہایت رغبت کرتے
ہیں طاعات میں اور دوڑتے ہیں طرف اونکی اسمیں تصریح ہے یہ کہ حمل کی جاوے شراب کی پینے پر اور چوری کرنے پر اور تمام سیئات پر اور
آیت مذکورہ میں بعد لفظ وجلۃ کی یہ ہے انھم الی ربھم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وھم لھا سابقون اور جاننا چاہیے کہ اس آیت

میں وقرائت میں قرأت قراء سبعہ کی ہی یؤتون ہی ساتھ پیش کے کی فعل مضارع ایتاء سے اور آتو ساتھ مد ہمزہ کی فعل ماضی اوس کی جاء باعتبار معنی
عطا یعنی دینے کی ہی کہ معنے اسکی بیان کیے گئے اور قرأت دوسری شاذ ہی یأتون ما اتو مشتق اتیان سے معنی کار کرنے کی اور معنی اسکی یہ ہیں کہ
وہ لوگ کہ کرتے ہیں جو کچھ کرتے ہیں اور دل اونکے ترسان ہیں اور سوال عائشہ کا ساتھ اس قرأت کی مناسبت ہے لیکن مصابیح کی نسخوں میں نفی
اوپر لفظ قرأت اول کی واقع ہے اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قرأت دوسری کی ہو طیبی نے تفسیر جامع کشاف سے نقل کیا ہی کہ ساتھ ہوں میں
مراد قرأت شاذ سے کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتے ہیں وہ چیز کہ کرتے ہیں قسم طاعات سے اور مراد ہی گمان کیا
عائشہ نے کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتے ہیں جو چیز کہ کرتے ہیں قسم معصیت سے کہ نہ مراد اعم ہے خیر و شر سے واسطے تطابق ہونے اوسکی کی ساتھ قول حق
سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یعملون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یأتون ما اتوا بموجب دونوں قرأتوں
کی نہایت یہ کہ ہر ایک میں ان دونوں میں سے ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کی جیسے کہ شاذہ متعلق
ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قرأت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوے اوسکی تفسیر میں کہ دیتے ہیں اپنی نفسوں سے وہ چیز کہ
دیتے ہیں قسم طاعات سے اور نکالتے ہیں نفسوں سے قسم طاعات سے پس مشتمل ہوگی دونوں طرح کی عبادتوں کو۔ ع ح **وعن**
ابی بن کعب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب ثلثا اللیل قام فقال یا ایہا الناس اذکروا اللہ
اذکروا اللہ جاءت الراجفۃ تتبعہا الرادفۃ جاء الموت بما فیہ جاء الموت بما فیہ رواہ الترمذی ع روایت
ہے ابی بن کعب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اوٹھتے یعنی نماز تہجد کی لیے پس فرماتے اے لوگو یاد کرو خدا کو
یعنے ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتوں اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف رجا کی
اور اون لوگوں میں سے کہ جنکی حق میں فرمایا ہی اللہ تعالی نے تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ اولیٰ
کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہوگی اور سب جاوینگے پیچھے آتا ہی اوسکی پیچھے آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگے اور اوٹھینگے
قبروں سے غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمیں ہیں آئی موت ساتھ
اون احوال کی کہ اوسمیں ہیں یعنی جو چیزیں کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہیں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** غالباً
مراد اوس سے وہ لوگ تھے کہ جو سوتے تھے اور غافل تھے ذکر اللہ سے اونکو جگایا حضرت نے تاکہ مشغول ہووے تم ذکر اللہ میں اور تہجد میں اور اس میں
اشارہ ہی طرف مستحب ہونے کہ ہوتی قیام کی تہائی رات اخیر میں اور ایک نسخہ میں اذکروا اللہ دو بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتوں اور صفتوں کو آ
آیا زلزلہ اسمیں اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائے واسطے تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا
کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطے ہولناک امر اوسکی کی اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا
رکھتا ہی کہ اثر نفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکھتا ہی اور یہ دونوں نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکے ہیں ع ح
وعن ابی سعید قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم لصلوۃ فرای الناس کانہم یکتشرون قال اما انکم لو اکثرتم
ذکر ہاذم اللذات لشغلکم عما اری الموت فاکثروا ذکر ہاذم اللذات الموت فانہ لم یات علی القبر یوم الا
تکلم فیقول انا بیت الغربۃ وانا بیت الوحدۃ وانا بیت التراب وانا بیت الدود واذا دفن العبد المؤمن
قال لہ القبر مرحبا واہلا اما ان کنت لاحب من یمشی علی ظہری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری

صنيعي بك قال فيتسع له مد بصره ويفتح له باب إلى الجنة وإذا دفن العبد الفاجر أو الكافر قال له القبر لا مرحبا ولا أهلا أما إن كنت لأبغض من يمشي على ظهري إلي فإذ وليتك اليوم وصرت إلي فسترى صنيعي بك قال فيلتئم عليه حتى تلتقي عليه وتختلف أضلاعه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بأصابعه فأدخل بعضها في جوف بعض قال ويقيض له سبعون تنينا لو أن واحدا منها نفخ في الأرض ما أنبتت شيئا ما بقيت الدنيا فينهشنه ويخدشنه حتى يفضى به إلى الحساب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار رواه الترمذي

اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اوسی نے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطی ادا کرنی نماز کی پس دیکھا لوگون کو گویا کہ وہ ہنستے ہین فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سے کہ باعث ہی ہنسنے کی تحقیق تم اگر بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا تو البتہ باز رکھی تمکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہون مین یعنی ہنسی سے پس اکثر کرو ای اہل غفلت یعنی یاد کاٹنی والی لذتون کی موت سے پس بہت رکھو ذکر کاٹنی والی لذتون کا موت پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر کہ بولتی ہی یعنی ساتھ زبان قال کے یا زبان حال کے پس کہتی ہی کہ مین گھر غربت کا یعنی دوری کا کہ مجھمین جو آیا پہونچا نا آشنا سا اور بیکس سا اور ایک گھر سے پڑا ہے وہ دنیا مین گویا کہ تو غریب ہے اور مین ہون گھر تنہائی کا یعنی یہان نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور مین ہون گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع مٹی ہو لائق ہی کہ رہی مسکین خاک نشین تاکہ نہ نوبت ہو اوس سے حسب مناسبت اور مین ہون گھر کیڑون کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے بندہ مومن کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسے کہتی ہین مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اچھی جگہہ مین آگاہ ہو تحقیق تہا تو بہت پیارا نزدیک میری اون شخصون مین سے کہ چلتی ہیں مجھپر پس اسوقت کہ قادر ہوا اور حاکم کی گئی مین تجھپر آجکی دن اور تو ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکھ ہی کہ دیکھی گا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنی ساتھ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہی قبر اوس بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہی اوسکی نظر مین مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہان تک کہ نظر کار کرتی ہی اور کھولا جاتا ہی اوسکی لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی پس دیکھتا ہی اوس مین جگہہ اپنی اور آتی ہی اوس مین سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبوئین اور ٹھنڈی اور تازہ ہوتی ہین آنکھین اوسکی بسبب دیکھنی حور اور قصور اور نہرون اور درختون اور میوون اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہی بندہ فاسق یعنی گنہگار یا کہا کافر کہتی ہی اوسکو قبر یعنی جیسے کہ ناآشنا اور بن بلائی ہوئی کو کہتی ہین نہ آیا تو مکان فراخ مین اور نہ اپنی جگہہ مین خبردار ہو تحقیق تہا تو بہت دشمن نزدیک میری اون شخصون مین سی کہ چلتی ہین مجھپر اسوقت کہ قادر و حاکم کی گئی مین تجھپر آج کے دن اور ہوا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکھی گا تو برائی کرنی میری تیری لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہی قبر اوپر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوتی ہین پسلیان اوسکی یعنی در آتی ہین بعضی بعضون مین کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی واسطی کہانی صورت اختلاف پسلیون کے ساتھ اونگلیون اپنی کی پس داخل کین بعضی اونگلیان اندر بعضون کے فرمایا حضرت نے کہ تعین کیے جاتی ہین واسطی اوس کافر کی ستر اژدہا اگر ایک اون مین سے پہنکار مارے زمین مین تو نہ اوگاوی زمین کچھ جبتک کہ باقی ہی دنیا پس کاٹتے ہین اوسکو اور نوچتے ہین اوسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوی اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوا اسکی نہیں کہ قبر باغیچہ ہی باغون جنت کی سی یا گڑہا ہی گڑہون آگ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی ف بہت کرو ذکر کاٹنی والی لذتون کا یہ نہایت نصیحت ہی غافلون کی لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہی دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نورالدین علی متقی سنا کہتی ستے ایک تھیلی کہ لکھا ہوتا تھا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مرید کی گردن مین تاکہ وہ جانتا رہی کہ موت قریب ہے

بندہ ویس ہر گری آنت ہو بہت اری تول اوسنی جنی جیسا بادشاہون مین سی کہ ظالم رہتی ہی لیسو اینی امرا مثل کی کہرا ہی
نیچے ہونگی اور کہتا ہی بالموت الموت تاکہ ہو وی اوسکی بیماری کی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان کی صحابہ کی لیے حکمت
حاکم کرنی کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنی فانہ لم یات الخ اور مین ہون گہر کیڑون کا یعنی بس تحقیق یہ ہی کہ یہ ہو بہت قصہ
تمہارے استمال لذات کے قسم کہانی کی چیزون پینی کے پہیر دیتی اسلئے کہ انجام کار اوسکا فنا ہی اور نہین نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح قبر سبب
مشتق ہی اکل کا کہا ہی جنون نی کہ پیدا ہوتی ہیں کیڑی بدبو سی اور کہا جاتی ہین اعضا کو پہر کہا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہی ایک کیڑا پہر وہ بہی مر جاتا ہی بسبب بہوک کی اور مستثنی ہین اس سی انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نی شہدا کی حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہی جنکو اولیا کر روشنائی اونکی افضل ہی شہیدون کی خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہی اس سی فرد اکمل کہ وہ کافر ہی بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کی کہ تہا تو بہت
دشمن نزدیک میری اونہین سے کہ چلتے تہے مجہپر اور اسی قبیلہ سی ہی قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہی
عادت کتاب وسنت کی اوپر بیان کرنی حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی ہی واسطی پردہ پوشی اوسکی
کی ہی یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف ورجا کی نہ واسطی ثابت کرنی ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبون کی جیسا کہ وہم کیا ہی معتزلہ نی اور ہیں
اژدہا احتمال ہے اسمین تہدید کا اور تکثیر کا اور مؤید ہی دوسری احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر مین کہ مسلط
ہونگی اوسپر ایک کم سو اژدہا **وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَأَخَوَاتُهَا**
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہا اونہی کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہی ہوگئی تم یعنی ظاہر ہوئی
آپ پر آثار ضعف کی پہلی پہونچنی بڑہی عمر کی فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود نی اور بہنون اوسکی نی نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
یعنے جو سورتین مانند اوسکی ہین کہ جن مین ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہی پس اونکی مضمون سی غم ہوتا ہی مجکو امت کیطرف سے
کہ دیکہی کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہ حال ہوگیا ہی میرا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ**
قَالَ شَيَّبَتْنِي هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی
ابن عباس سے کہ کہا ابو بکر نی یا رسول اللہ تحقیق بوڑہے ہوگئی آپ فرمایا بوڑہا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت نے یعنی اور مانند اونکی نے کہ جن مین ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہی نقل کیا یہ ترمذی نی **وَذُكِرَ**
حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا يَلِجُ النَّارَ فِيْ كِتَابِ الْجِهَادِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِيْ أَعْيُنِكُمْ مِنَ**
الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک ہین بیچ آنکہون تمہاری کی بال سی یعنی ہین وہ بڑی نفس الامر مین
تم چہوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو گنتی ہو مگر وہ بات سی اور اونکی کرنی سی نہین ڈرتی تہی ہم گنتی اونکو آنحضرت کی زمانے مین
موبقات سے یعنی ہلاک کرنیوالون مین سی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

قال یا عائشۃ ایاکِ ومحقرات الذنوب فانّ لہا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ دور رکھ اپنے تئین اون گناہوں سے کہ حقیر اور چھوٹا جانا جاتا ہی اونکو لیے کہ اون گناہون کی لیے خدای تعالی کی طرف سی ایک طالب ہے نقل کیا ابن ماجہ اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب دیتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہی کہ غافل رہے ایسی کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنیوالی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہی صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اونمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرماتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پر جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اوپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرینگے ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرطیکہ بچی تمہارے کبائر سی مگر یہ بچنی کبائر سی علیحدہ سبب کفارہ کے ہین واللہ اعلم اور ایک روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنی تئین چھوٹی گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور تحقیق حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کیا احمد و طبرانی نی

وعن ابی بردۃ بن ابی موسی قال قال لی عبد اللہ بن عمر ھل تدری ما قال ابی لابیک قال قلت لا قال فانّ ابی قال لابیک یا ابا موسی ھل یسرک ان اسلامنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھجرتنا معہ وجہادنا معہ وعملنا کلہ معہ برد لنا وان کل عمل عملنا بعدہ نجونا منہ کفافا راسا براس فقال ابوک لابی لا واللہ قد جاھدنا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصلینا وصمنا وعملنا خیرا کثیرا واسلم علی ایدینا بشر کثیر وانا لنرجو ذلک فقال ابی لکنی انا والذی نفس عمر بیدہ لوددت ان ذلک برد لنا وان کل شیء عملناہ بعدہ نجونا منہ کفافا راسا براس فقلت ان اباک واللہ کان خیرا من ابی رواہ البخاری اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبد اللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کے کہا ابو بردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبد اللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کے ای ابو موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکے اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہوین ہم اون سی برابر سر بسر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنی اور روزی رکہی ہمنی اور کیے ہمنی عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر یعنی بسبب ہمارے بیعت کی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں اونکی یعنی ثواب چیزون کی کہ کی گئی تھی [illegible]
اوپر پہلی اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میرے نے یعنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لیکن مین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکے ہاتھ
مین ہے البتہ دوست رکھتا ہون یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین ہم نے آپ سے اور باقی رہین واسطے
ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہے ہمنے بعد آنحضرت کے نجات پاوین ہم اون سے برابر سر برابر پس کہا مین نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے
قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کیا بخاری نے **ف** برابر سر برابر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو ہووے اور نہ ضرر اوسکا یعنی نہ ہووے
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہ ہووے باری سبب عذاب کا بھی نہ ہووے طاعت ناقص یا موجب عجب و
اثم ہم کر بد و علت عصیان نشود اور اگر وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہین اور گمان اونکی قبولیت کا
رکھتے ہین باقی رہین تو سعادت ہے وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہین جیسے وہ خالی خرابی سے نہین اگر سر برابر کندی تو بھی غنیمت ہے اور یہ ہمسبب سے
ہے کہ تابع اسیر متبوع کا ہے صحت مین اور فساد مین بیچ اعتقاد اور اخلاص کے علم و عمل مین کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ صحت بناء نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہے اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہین شک ہے بیچ وصول کمال کے اور حصول صحت اعمال کے بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتین واقع ہوئین ہین خالی نہین تغیرات سے اور فساد حالات سے
جیسا کہ خبر دی بعض صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی مین تھے کہ
اپنے دلون کو برا پایا یعنی بسبب ظلمات کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے کہ برابر سر برابر ہین طاعات
و سیئات مین اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہ کی تھی اور جو کہ بعد اونکے ہین پس طاعات اونکی کہ بھری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
مین ہین اونکا کیا ٹھکانا ہے مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کرے بدکارون کو ساتھ نیکوکارون کے
بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو اور آخر جملہ سے
مراد یہ ہے کہ جب تیرا باپ باوجود اپنے اعمال و فضائل کے مقام خوف و دہشت مین ہے تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اوسکا اعلیٰ ہوگا
یا مراد یہ ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ باوجود اسکے کہ تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے یہ کچھ ڈرتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ کار نازک ہے [illegible]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي رَبِّي بِتِسْعٍ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَكَلِمَةِ الْعَدْلِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَا وَأَنْ أَصِلَ مَنْ قَطَعَنِي وَأُعْطِيَ مَنْ حَرَمَنِي وَأَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِي وَأَنْ يَكُونَ صَمْتِي فِكْرًا وَنُطْقِي ذِكْرًا وَنَظَرِي عِبْرَةً وَآمُرُ بِالْعُرْفِ وَقِيلَ بِالْمَعْرُوفِ رَوَاهُ رَزِينٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجکو رب میرے نے ساتھ نو چیزون کی ایک تو
ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر مین یعنے بیچ دل اور جسم کی یا خلوت و جلوت مین اور دوسری بات کہنا سخن درست کہنی کہ عدل ہو یعنے
سچا اور نکرے بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اوسکی اور اچھا کہتا ہے اوسکو اور عیب
اوسکا ڈھانکتا ہے اور جب غصہ مین آتا ہے تو برخلاف اسکی کرتا ہے چاہیے کہ دونون حال مین یکسان رہے اور تیسری میانہ روی کرنا بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہے کہ دونون حالتون مین اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو
یعنے فقر مین غصہ اور جزع فزع نکرے اور غنا مین تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھی یہ کہ ملاوے رکھون مین یعنی سلوک کرے

کرون اوسکو کہ کالی دیوے یعنی اگر کوئی ناحق وار بسبب اتباع ہوا بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع
ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکہی مجکو اور چہٹی یہ کہ درگذر کرون مین یعنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سے کہ ظلم کری
مجہپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات
اللہ تعالی کی آٹہوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید
او تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندون اوسکی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت
اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتہ بیغفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہے
ساتہ معروف کے نقل کی یہ رزین نی ف یعنی ایک روایت مین بجای بالعرف بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین معنی اچہی بات کی اور
نہی عن المنکر ذکر کی نہی کہ امر بالمعروف دونوکو شامل ہی یعنی اچہی بات کرنیکو اور بری بات کی نکرنیکو اور یہ فضیلت زیادہ ہی بنفس ملومن مذکورہ سی کہ جامع ہے
تمام بہلائیون اور طاعات کے بیچ حقوق خالق و حق خلق کی کہ بطریق اجمال کے بعد تفصیل کے ذکر کی گئی ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَاِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ يُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حُرِّ وَجْهِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکہون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکہی کی
یعنی تہوڑا سا سبب خوف خدا کی پہر پہونچی آنسو اوسکی اچہی منہ پر مگر کہ حرام کریگا اوسکو اللہ اوپر آگ کی

بَابُ تَغَيُّرِ النَّاسِ

باب ہی بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کی ف تغیر کی معنی ہین ایک حال سی دوسری حال پہ ہوجانا اور مراد تغیر حال لوگون کا انکی حالت
سی کہ زمانہ نبوت مین تہی لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بیرغبت تہی دنیا سی مغرور
نتہی زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور
نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا النَّاسُ كَالْاِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيْهَا رَاحِلَةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی یعنی بیچ اختلاف حالات
اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو ای مخاطب بیچ انکی ایک قابل سواری کی نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی ف راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہہ اوٹہانی پر اور حرف تا اسمین مبالغہ کیلیے ہی اور معنی یہ
ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سے ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسیطرح جیسی آدمی ہین بہت سے
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نہی کی ہون اور حق صحبت بجالاوین اور مددگار ہون خیر پر انکی درمیان مین بہت کم ہین بعضے
کہتے ہین کہ مراد انسے آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس
قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بہی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام
زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بہلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت اونکی کہ بعد انکی آئی باقی ہی
باعتبار کثرت و قلت کی بیچ اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی پس وجود عالم باعمل مخلص کا قبیلہ کیمیا کی سی

ہی چنانچہ سلمی یعنی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکھا اونہون نی بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص نہین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نے آگاہ کیا اس معنے پر کئی آیتون مین ایک اون مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور

روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلی تم سے تہی بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی مراد ہی اس سی موافقت و مطابقت یعنی متابعت اگلون سب کے بہمیع وجوہ سب کامون مین یہانتک کہ اگر پیٹہے ہونگے وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہمسے تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نے اگر وہ یہود و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنن ساتہ پیش سین کے جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سے بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضے نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا **وعن** مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس سلمی سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوینگی نیک بخت اول پس اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا یعنی کہ جب اول گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہینگے بد اور تباہ کار اور نابکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا اونکی اللہ پروا کرنا یعنے کچہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہ بخاری نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی

ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت چلی کی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرین کی اونکے بیٹے بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگی اور خدمت کو کہینگی اور بادشاہ اور امرا اونکی آنکر چاکر ہونگے اور خدمت کرینگے مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی ایسی کہ خبر دی حضرت نی غیب کے اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی مین پکڑی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچہ کیا اور لفظ مطیطا ساتہ پیش میم کے اور زبر طا کی ممدود و مقصور آیا ہی اترا تی ہوئی اور ہاتہ لٹکی ہوئی چلنا اور بدن کہینچنا اور ہوا اور زحسار کا تکبر سی

اور ملیطا بیچ قاموس کی اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوٰۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتہ ایک تی کی درمیان دو طا
کی ہی دوسری بعداز دوسری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بہی لکہا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتہ حذف تی کی بعداز طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتہ اثبات تی کی بعداز طا دوسری کی بہی سب
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ترجمہ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا
إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطانکو
اور مار وگی تم ایک دوسری کو ساتہ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتہ آویگی اور کاروبار خلق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑیگا نقل
کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ
بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہرہ مند ترین لوگوکی دنیا مین ساتہ کثرت مال کے
اور منصب اور اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ
أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ
لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب سے کہ کہا علی رض نی تحقیق تہی ہم بیٹہی ہوئی ساتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہم پر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہ تہی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوند کی ہوئی ساتہ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روئی بسبب اس امر کی کہ تہی یعنی
پہلی اوسکے بیچ نعمتون کے اور بسبب دیکہنی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر وخستہ حالی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی بطریق تعجب و تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلیگا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلیگا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول دن ایک لباس پہنیگا اور آخر روز
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور کہا جاویگا آگی اوسکے ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹہایا جائیگا دوسرا یعنی جیسی کہ شان
متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری کی اور ڈہانکوگی تم اپنی گہرونکو
یعنے اپنی دیوارون پر دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی یہ کنایہ ہی تنعم اور ترفہ اور اسراف

کرنا انکاری کا اور صبر کرنا اور پیر دشوار ہی ایسی ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اور پیر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگاروں اور موافقوں کی او سپر خرچ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم سمحاءکم وامورکم شوری بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاؤکم بخلاءکم وامورکم الی نساءکم فبطن الارض خیر لکم من ظہرہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ ہوں امیر تمہارے نیک تمہارے اور غنی تمہارے سخی تمہارے اور امور تمہارے آپس کے مشورے سے ہوں یعنے مسلمان ایک رائے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کے سے یعنے زندگی بہتر ہی موت سے ایسی کہ تم عمل کرو گے ساتھ اوس چیز کی کہ کتاب و سنت میں ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی اور اچھی ہوں عمل اوسکی اور جبکہ ہوں امیر تمہارے بد تمہارے یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہارے بخیل تمہارے اور کام تمہارے سپرد ہوں طرف عورتوں کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سے یعنی مرنا بہتر ہی جینے سے اوس وقت میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** طرف عورتوں کی حال آنکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہی شاوروہن وخالفوہن اور وہ مرد بھی عورتوں ہی کی حکم میں ہیں کہ اونکا سا حال رکھتے ہیں یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتے اوس چیز کو کہ اوسمیں ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتے وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہارے جیسے کہ مقابل شوری کی ہی لیکن یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کی اور چلنے کی اونکی کہی پر ہوتا ہی خرچ **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الامم ان تداعی علیکم کما تداعی الاکلۃ الی قصعتہا فقال قائل ومن قلۃ نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المہابۃ منکم ولیقذفن فی قلوبکم الوہن قال قائل یا رسول اللہ وما الوہن قال حب الدنیا وکراہیۃ الموت رواہ ابوداود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاویں گی بعضے اونکی بعضوں کو واسطے لڑنے اور کسر شوکت تمہارے کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہیں بعضی اونکی بعضوں کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہیں اوس سے اور بلا الم اور بلا حظہ کی جمع ہوتی اور کہاتی ہیں یعنے اسی طرح وہ جماعت جمع ہو گی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہارے اور اس میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہو کہ نگلتے ہیں اور ہلاک کرتی ہیں اوسکو پس کہا کہنی والی نے یعنی صحابہ میں سے کہ یہ جمع ہونا اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نے کہ یہ بسبب کمی کی نہیں ہو گا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگے ولیکن تم مانند جہاگ کی ہو گی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہیں یعنی قوت و شجاعت نہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالیگا اللہ تعالی تمہاری دشمنوں کے سینوں میں سے ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالیگا تمہاری دلوں میں ضعف و سستی کہا کہنی والی نے یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے سستی کا ہماری دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلمیں محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب رکہو گے تم دنیا کو دوست اور موت کو ناخوش اور نہیں سکنے کی اور نہ والا ورسکو کی نقل کی یہ ابوداود نے اور بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

الفصل الثالث

فصل سوم عن ابن عباس قال ما ظهر الغلول في قوم الا القى الله في قلوبهم الرعب ولا فشا الزنا في قوم الا كثر
فيهم الموت ولا نقص قوم المكيال والميزان الا قطع عنهم الرزق ولا حكم قوم بغير حق الا فشا فيهم
الدم ولا ختر قوم بالعهد الا سلط عليهم العدو رواه مالك روایت ہی ابن عباس سے کہا نہیں پیدا ہوئی خیانت کہ
غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالیٰ اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہیں پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت
ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہیں کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل
وزن مین اور مانند اوسکی ہین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسی رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکی پاس ہے
اور نہیں حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتی ہی درمیان او
خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہیں توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اونپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرے
اوسکو نقل کیا مالک نے

باب

یہ باب ہے بیچ لواحق اور تتمات پہلی باب کی **ف** اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے
یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی لیکن کہا ابن حجر نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنی یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عياض بن حمار المجاشعي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال ذات يوم في خطبته الا ان ربي امرني ان اعلمكم ما جهلتم مما علمني يومي هذا كل مال نحلته
عبدا حلال واني خلقت عبادي حنفاء كلهم وانهم اتتهم الشياطين فاجتالتهم عن دينهم وحرمت
عليهم ما احللت لهم وامرتهم ان يشركوا بي ما لم انزل به سلطانا وان الله نظر الى اهل الارض فمقتهم
عربهم وعجمهم الا بقايا من اهل الكتاب وقال انما بعثتك لابتليك وابتلي بك وانزلت عليك كتابا
لا يغسله الماء تقرؤه نائما ويقظان وان الله امرني ان احرق قريشا فقلت اذا يثلغوا راسي فيدعوه
خبزة قال استخرجهم كما اخرجوك واغزهم نغزك وانفق فسننفق عليك وابعث جيشا نبعث خمسة مثله
وقاتل بمن اطاعك من عصاك رواه مسلم روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میرے نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز
کہ نہیں جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتھ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی اس دن
مین کہ مین اسمین ہون یہ حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سے حلال ہے یعنی جو مال
بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سی حرام نہیں کر سکتا جیسی کہ جاہلیت مین اونمین سے بعضے اپنی پر حرام کرلیتی
اور یہ حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان
کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال رکہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسا کہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے
اور دور ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نے اونپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطی اونکی یعنی حکم کیا حرام کیا حلال کو اپنی نفس
اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ مین ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتھ میری اوس چیز کو کہ نہیں اتاری مین نے ساتھ اوسکی دلیل کی بسبب اوسکی

نظر کی طرف زمین والون کی یعنی اور پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض رکہا اونکو عرب اونکی کو اور عجم اونکی کو یعنے
مبغوض رکہا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہونی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور سبب
اتفاق اونکی کی کہ قوم موسیٰ کافر ہوئی ساتہ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹے
اسکی ہین وغیر ذلک مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت تہی اوپر دین و ایمان کی ساتہ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف تبدیل نہ کیا
دین اور کتاب اپنے کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہیں بہیجا ہی مین نے تجکو پیغمبر مگر اسلیے کہ آزمائش
کرون مین تجکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجکو اور آزمائش کرون مین ساتہ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہین
تجہپر یا کفر کرتی ہین اور بہیجی مین نی تجہپر ایک کتاب کہ نہین دہوتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکہی کو پانی سی دہوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک لوحون محفوظ ہی اور احکام آسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑہتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہنا ہو وہ ہون اور کچہ اثر نہ رہی اونکا پس کہا مین نے ای پروردگار میری اوسوقت کچلین گے سر میرا پس کر دین گے میرے سر کو مانند روٹی کے
یعنے کر دین گی اوسکو سبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ مین اونسی کیونکر عہدہ برا ہون گا اور اوپر غالب آونگا لشکر میرا کم ہی
اور بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسیکہ نکالا اونہون نی تجکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرین گی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرین گی تجکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگونپر سو اگر تو خرچ کرتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور ہم پہنچا دین گی اوسکو تیری لیے اور بہیج اونپر لشکر بہیجین گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچہزار فرشتے واسطے
مدد لشکر اسلام کی بہیجی اور مشرک اوسدن ہزار تہی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجہپر ساتہ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجسے اور فرمانبرداری نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے
ف ائل اہل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی یہ اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا اور سوتی اور جاگتی مین یعنی تجکو ملکہ ہوگیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر
اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین ایسی کہ حضرت کی آنکہیں سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین کہ پڑہتے
تہی سوتی میں اور عجب اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رہ سی دور قرآن کا کیا کرتا تہا دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا دور پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین تو اوسنی قبر
سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نی بہی پڑہین دس آیتین اور چپ ہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا مرید نے
یہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہ بات ** ح ع **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی

اجتمعوا فقال ارأیتکم لو اخبرتکم ان خیلا بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم
ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید فقال ابو لہب تبا لک سائر
الیوم الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہی جبکہ اوتری
آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا اے فلانی اولاد فہر کی اے بنی
عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہان تک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون میں تمکو یہ کہ ایک
لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکہتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تمکو
مگر سچ کا اور نہین دیکہا ہمنی تم سے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجھپر تو اوترے گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابو لہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا ٹوٹے
تم ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات نادرست کی لیے اکٹہا کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہوجیو دو
ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کیے بخاری اور مسلم نی **ف** بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہے
باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون اور افخاذ مین حاصل ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبہی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اونکا واسطی بعض کی چنانچہ یہان بہی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس وادی کہ مشہور ہی ساتہ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل بسبب گستاخی
کی کہ ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور مراد ہاتہوں کی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان
اوسکی ہلاک اور زیان کار ہوئی اور بعضون نی کہا کہ ہاتہون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نی ابو لہب کو ڈرایا تو ابو لہب نے پتہر اوٹہایا
تا آنحضرت پر پہینکے وفی روایۃ نادی یا بنی عبد مناف انما مثلی ومثلکم کمثل رجل رای العدو فانطلق
یربأ اہلہ فخشی ان یسبقوہ فجعل یہتف یا صباحاہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا اے
بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال اور قصہ میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ
شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو تمرد و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آوے
اوسکی نیین پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ **ف** عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا ہے اور لفظ یا صباحاہ ساتہ جزم ہ کی
کلمہ ہے واسطی ڈرانی کی ایک امر وحشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فرمایا کرتی ہین
صبح کو تا اوس سی آگاہ ہوون اور معنی یہ ہین کہ اے قوم مجھ غارت کرنی ساتہ پہلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہا آنحضرت
فرمایا مجھ مسکی عذاب سی ساتہ یہان ہالنی کی پہلی اوترنی عذاب کی ۔ وعن ابی ہریرۃ قال لما نزلت وانذر
عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لوی انقذوا
[illegible]

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ هَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ وَیَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِیْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ وَاِنِّیْ لَا اَمْلِكُ لَکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّ لَکُمْ رَحِمًا سَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اونہی یعنی یہ حدیث ساتہ اور الفاظ کی بہی آئی ہی ابو ہریرہ سی کہ جب آیت اوتری کہ ڈراتو اپنی کنبے کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کے یعنی پکارا اونکو ساتہ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتہ نام جد قریب کے کہ مخصوص ہو ساتہ بعض کے یہہ بیان کی راوی نی کیفیت موعظہ وعظ کا پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ سے نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کے خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کے خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی اسلئی کہ مین مالک نہین ہون تمہارے لیے عذاب خدا سی کسی چیز کا سوا اسکی کہ واسطی تمہاری مجہپر حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتہ تری اوسکی کی اور ساتہ پانی صلہ اور احسان کے جیسا کہ ہوتا ہی ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اوسکی کو تر کرنے کے یہ مسلم نی **ف** لوی ساتہ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبہی بدل کیا جاتا ہی ہمزہ واو سی اور ساتہ تی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتہ پیش میم کی اور تشدید رکی باپ ہے قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سی اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین فرق اسکا نیچے واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرت کی اور پہپی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرایا اس حد کو پہونچایا کہ اولاد شریف کو بہی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نسا عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اوپر حرام ہوئی اونکو بہی داخل انذار کی کیا اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تم سی اللہ کی عذاب مین سی کچہہ بہی اگر ارادہ کری اللہ عذاب دینا تمہارا اور یہہ فرمایا آنحضرت نے اللہ تعالی کی اس آیت سی قل فمن یملک لکم من اللہ شیئا ان اراد بکم ضرا او اراد بکم نفعا ملکہ فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ اور ساتہ تری اوسکی کی یعنی ساتہ صلہ اوسکی کی اور ساتہ احسان کرنی کی اون سی اور حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اون سی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکہا ہی کہ بلال جمع بلل کے ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو سلوک اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلئی کہ جب اونہون نی دیکہا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتہ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتہ یبس کے استعارہ کیا اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنیکی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اور منع ہی والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت آنحضرت کی گنہگاران امت کیلئی پہنچانا اور اوسکے حضرت کے لیے حدیثون صحیحہ سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تہا اس حال کا اور یہ بہی سکتا ہے کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو ع ح

وَفِی الْمُتَّفَقِ عَلَیْهِ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا یَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا اُغْنِیْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا وَیَا صَفِیَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا اُغْنِیْ عَنْكِ

اور معاذ بن جبل کہ بڑی صحابہ مین سی ہین روایت کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین شروع ہوا ہی ساتھ نبوت
اور رحمت کی یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور رافت کی تھا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا بادشاہت
گزندہ پہونچانی والا پھر ہوگا تکبر اور قہر اور حد سی گذرنا اور فساد بڑھنا بیچ زمین مین حلال جانین گے ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگی اونکو مانند حلال کی اور حلال جانین گے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیی جاوینگے
باوجود ان کامون کی اور مدد دیی جاوین گی یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک مین کپی جاوینگی اگرچہ مستحق اوسکی ہونگے
بسبب تقت مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیی اور شاید کہ اللہ تعالی کو آمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسی اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین گی اللہ تعالی سی روز جزا کی نقل کیے یہ بیہقی نی شعب الایمان
مین **ف** لفظ بدا ساتھ الف کی ہی یعنی ظاہر ہوا کی اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کی ہی یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنی ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اور تیس برس ہی تو تیس برس خلفاء راشدین کی ہی اور چھ مہینی باقی
مین حضرت امام حسن کی پس نہین ہی نصیب معاویہ کی لیی خلافت مین اور لفظ عض کی معنی ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کی صیغہ مبالغہ کا
ہی اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی یعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگے
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگون پر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ مبنی ہی غالب پر یعنی اکثر ایسی ہون گی اسلیی کہ نادر پر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آوی گا اسپر کہ تھی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تھا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ ذلک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی ہی سلسلہ دیکھی جاتی ہی
ان ایام مین بایں حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کی ہاتھ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پھر ظلم
و تعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیی مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پھر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہی جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہوئی
طرف قتال مسلمانون کی واسطی لینی شہرون کی اور دفع کرنی فساد کی چنانچہ اسلیی کہا ہی ہماری بعضی علما نے کہ جو کوئی کہے
ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہی غرض کہ فساد دن بدن بڑھتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نی قتل عام کیا باوجود
شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندھی بھی تھی کہ جو مستحق قتل نہ تھی حالانکہ شہر والے
ملت حنفیہ سی تھی کہ جو جملہ اہل سنت و جماعت سی ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تھا کہ ہم تسلیم علم و شریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن ان مین ایک ذمی مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ و الم یستار لم یکن و اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر و ان اللہ قد احاط بکل
شیء علما یاد رکھو اسکو ظاہر ہوا ہی فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بھی اس طرح کا کہ نہین ممکن ذکر کرنا اوسکا اللہ کارساز
ہی اپنی دین کا اور مددگار ہی اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہی بہ نسبت سابق کی طرح ع **وعن**
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُکْفَأُ قَالَ زَیْدُ بْنُ یَحْیَی الرَّاوِیْ

يَعْنِي الْإِسْلَامَ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ يَعْنِي الْخَمْرَ قِيلَ فَكَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ وَقَدْ بَيَّنَ اللهُ فِيهَا مَا بَيَّنَ قَالَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا فَيَسْتَحِلُّونَهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی پہلی اول وہ چیز کہ اوندہا جاوی گا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ اولٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہو لیکا یکسطرح الٹا جاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی وہ چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتہ اسقدر مبالغہ کی بیان کی حرمت فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی یعنی مین نام اوسکا اور طرح کا رکہینگی اوسکا اور نام سوائے شراب کی پس حلال جانینگی اوسکو نقل کی یہ دارمی نی **ف** لفظ یکفا ساتہ صیغہ مجہول کی ہی اور معنی کا اسکی یہ ہین اوندہا کی باسن کی تاکہ گر جاوی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی الاسلام یہ زید راوی نی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی غلط ہوگیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تہی خمر کا پس فرمایا یہ اشارہ حدیث اپنی کی اول یکفا پس بیان کی اوسکی چیز جو ساتہ قول اپنی کی یعنی الخمر پس یہ سی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاویگی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگون کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگی اوسکو اور تاویلیں کرینگی بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام کہیں گی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث و یا منذ لوگ کہینگی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس حیلہ سی پیوینگی یا سادہ ہین گی اوسکو شہد اور جانول وغیرہ سی اور کہینگی کہ حرام انگور کی یا ... ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہیں اور یہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکہتی ہے اور حلال جانین گے حقیقۃ پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق الخ ۔

الفصل الثالث ۔ فصل تیسری

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ قَالَ حَبِيبٌ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبْتُ إِلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ أُذَكِّرُهُ إِيَّاهُ وَقُلْتُ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَعْدَ الْمُلْكِ الْعَاضِّ وَالْجَبْرِيَّةِ فَسُرَّ بِهِ وَأَعْجَبَهُ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونہوں نی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہی گا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا نبوت کو اللہ تعالی یعنی ساتہ اوٹہا لینی نبی کی پہر ہووی گی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی ہونا اوسکا پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی پہر ہوگی حکومت یا پادشاہت گزندہ یعنی کاٹنی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی پہر اوٹہالی گا اوسکو بہی اللہ تعالی عالم سی پہر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہی گا اللہ تعالی کہ ہو پہر اوٹہالی گا اوسکو اللہ تعالی پہر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتہ اور مراد اس سے زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پہر چپ رہے آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب ...

روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ سی جب کہ ہوئی عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی لکھی مین نی یہ حدیث اور لکہ بہیجا اونکو یہ حدیث اور کہا مین نی امید کرتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیی گئی پیچہی پادشاہت گزندہ اور غلبہ اور قہر اور سرکشی کے پس خوش کیی گئی عمر اس بات سی اور خوش آئی اونکو مراد رکہتا ہی کہنی والا ساتہ دونون ضمیرون کی عمر بن عبد العزیز نقل کی یہ احمد نی یعنی مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

کتاب الفتن یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کی **ف** فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے یہ معنی آزمایش اور خوش کرنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلانی سونی اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جانا جاتا ہی کہ مولف نی بیان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دیی اور وجہ اسکی ظاہر نہیں ہے خصوصًا باب فضائل و مناقب کے اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہیں رکہتا اگر کہیں کہ ہم کلفت اور ابتلا مین ساتہ اعتقاد انکی اور گرویدہ ہونی کی ساتہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچہ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم بیچ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِي هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حذیفہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی تہین جانتے ہین اوسکو مفصل اسلیی کہ واقع ہوا ہی انکو کچہ نسیان کہ جو خاصہ انسان سی ہی اور مین بہی اونہین مین سے ہون کہ کچہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل تشخص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنی ایسی ہی ہی وہ بات مین تفصیل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات انمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پیش کیی جاوینگی اور کہی جاوینگی فتنے دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی پس جو دل کہ ملایا گیا ساتہ اون فتنون کے نشان کیا جاوی گا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوینگے

ایمان اترا لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ف یعنی اول ایمان اترا لوگوں کی قلوب پر اترا اور مستحکم ہوا اور وہ باعث ہوا عمل کرنے کا کتاب اور سنت پر جیسا کہ
فرمایا ترجمہ پھر جانا لوگوں نے ساتھ نور ایمان کے قرآن سے ف یعنی احکام احسن یعنی حلال ہوں یا مباح کہ نکالی گئی کتاب سے ترجمہ پھر جانا
سنت سے ف کہ بیان فرمائی یعنی پیدا کرنا ہدایت کا اور ارادہ اوسکا حق عمل و علاسی یا حق ہی اور اتاری کتاب کے اور بھیجے رسولوں کو جسکو باقی
عنایت ہدایت اللہ تعالی کا ثابت ہوا ہی وہ کتاب و سنت سے بہرمند اور منتفع ہوتا ہے اور یہ بھی ہی کہ اس لفظ میں [illegible] تعالی اعلی تنبیہ ایمان [illegible]
ہی کہ باوجود اوتارنی اور ثابت کرنی اوسکی کی لوگوں میں ساتھ کتاب و سنت کے بہی اسکو مؤید اور مؤکد کیا ہی اور حدیث اول ہی کہ حذیفہ نے اسکو صحابہ سوا
میں بیچ عصر اور حضور آنحضرت کی دیکھا اور مشاہدہ کیا اور دوسری حدیث بیچ بیان اوٹھ جانے اور کم ہونے امانت کے کہ بعد زمانی آنحضرت کے ہوئی جیسا کہ کہا
ترجمہ اور حدیث کہی ہمسے اوٹھنی امانت کی ہی ف یعنی اوٹھ جانی ثمرہ ایمان کی ہی اور ناقص ہو جانی اوسکی ہی کہ یہ ہوگا بعد عصر حضرت کے صحابہ
کے عصر میں ترجمہ فرمایا حضرت نے یعنی بیچ بیان نقصان امانت کی کہ سوئیگا شخص سونا ف یعنی حقیقۃً یا کنایہ ہی اس سے کہ غافل ہو تذکر آیات اور تدبر کلمات
اور اتباع سنت سے اور یہ مقابل اسکی ہی کہ فرمایا پھر جانا کتاب و سنت سے ترجمہ پس نکالی جاویگی اور لیجاویگی امانت دل اوسکی سے یعنی بعضے انوار اور ثمرات اوسکے
کم اور ناقص ہو جاوینگے پس رہ جاویگا نشان امانت کا کہ وہ ثمرہ ایمان کا ہی مانند نشان وکت کی ف اثر شی وہ چیز ہی کہ باقی ہی علامت اور بقیہ اوسکی ہی اور
وکت ساتھ زبر واو اور جزم کاف کے اور آخر میں ت جمع وکتہ کی اور وہ نشان ایک چیز کو کہتی ہیں خلاف رنگ اوس چیز کی جیسا کہ نقطہ سیاہ سفید میں اور بعضوں نے
کہا کہ نقطہ سفید کہ آنکھ کے سیاہی میں پیدا ہو یعنی بسبب دہونے غفلت کے اور ارتکاب گناہ کی نور امانت کا کم ہو جاویگا اور جب کہ وہ ہوگا اور حال اول اپنی
تلاش کریگا تو سوائی مقدار نقطہ کی اوس ہی نشان باقی نہ دیکھیگا ترجمہ پھر سوویگا شخص سونا اور غافل ہوگا بار دیگر پس لیجائی جاویگی اور ناقص کیا جاویگا
جز دوسرا امانت سے کہ باقی رہا تہا پس نگاہ کریگا تو باقی رہیگا نشان اوسکا مانند نشان مجل کی ف مجل ساتھ زبر میم اور جزم جیم کی آبلہ پڑنا اور سخت ہونا
پوست ہاتھ کا کام کرنی سے کہ جسکو گٹہ کہتی ہیں بعضوں نے بیان تر مجل کا کرتی ہیں ساتھ قول اوسکے کی ترجمہ مانند انگارے کے یعنی وہ اثر مجل کا مانند انگارے کی
کہ لنڈہا دی تو اوسکو اپنی پاؤں پر ای مخاطب پس آبلہ ہو جاوے پس دیکھی تو اوسکو کہ آبلہ پڑا پھولی ہوئی حالانکہ نہیں ہے اس آبلہ میں کچھ اونچا دکہائی دیتا
ہی کوئی چیز کہ کام آوی ف بلکہ پانی خراب ہے اسی طرح شخص کہ اثر امانت کا اوسکی دل سے نکل لا گیا صالح اور بکار آمد نظر کہائی دیتا ہی لیکن اوسکی باطن میں صلاح اور
وہ چیز کہ بکار آوی نہیں اس تقریر سے معلوم ہوا کہ تشبیہ اول مجل تمثال البقیۃ امانت کے ہی کہ دل میں تہی ہی لیکن اس تقریر پر اشارہ ہوتا ہے کہ اثر مجل کا زیادہ ہی اثر
وکت سے اور مناسب یوں سمجھی یہ ہی کہ بقا اثر دوسری بار میں کمتر معلوم ہو مرتبہ اول سے جواب دیتے ہیں کہ مجل ایک چیز خالی ہے فائدہ ہی قلیل و حقیر کہ وکت سے
اور یہ جواب خالی ضعف سے نہیں ہے ف کہا صاحب تحریر نے معنی حدیث کے یہ ہیں کہ امانت جاتی ہے دلوں سے تدریج پس جب زائل ہوگا اول جز اوس
زائل ہوگا نور اوسکا اور قائم مقام ہوگی اوسکی تاریکی مانند وکت کی اور وہ آجانا رنگ کا ہی مخالف پہلی رنگ کے اور جب زائل ہوگا کچھ اور اوس میں سے ہوگا مانند
مجل کے اور وہ نشان محکم ہے کہ نہیں زائل ہوتا مگر بعد ایک مدت کے اور تاریکی زیادہ ہی پہلی سی پھر تشبیہ دی اس نور کی جاتی رہنی کو بعد واقع ہونی اوسکی کے
دلوں میں اور اوسکی نکلنی کو بعد استقرار اوسکی کی دلوں میں اور اوسکی پیچھی تاریکی کی آنی کو ساتھ انگاریکی کہ لنڈہا دی اوسکو اپنی پاؤں پر یہاں تک کہ تاثیر کرے
اوس میں زائل ہو جاوی انگارا اور باقی رہی آبلہ اور کہا ایک شارح نی ہماری علماء میں سے کہ مراد یہ ہی کہ امانت اوٹھ جاوی گی لوگوں سے بسزائی ان لوگوں کے
بسبب گناہوں کی یہاں تک کہ جب جاگیں گے اپنی نیند سے نہیں پاوینگی اپنی دلوں کو اس حالت پر کہ تہی پہلی اور باقی رہیگا دلوں میں نشان کہ ہی مانند وکت کی اور کبہی
مجل کے نور مجل اگرچہ سب سے [illegible] لیکن مراد اوس سے یہاں بعض آبلہ ہی اور یہ اقل ہی تبدیلی سی پہلی کی تشبیہ دی اسکو ساتھ چیز خالی کی بخلاف مرتبہ پہلی کی
کہ ملا ہوا کیا ساتھ اوسکی خالی ہونا دلکا امانت سے باوجود باقی رہنے نشان اوسکی کی ترجمہ اور صبح کرینگی لوگ اس حالت میں کہ بیع و شرا کرینگی آپس میں [illegible]

ہوگی کہ لوگ کہیں گے امانت کو اور ہوگی تعریف کسی بہت کی اور خیانت کرینگے لوگ کہ نہیں دیکھا جاویگا یعنی بسبب قلت امانت کی لوگوں میں کم کوئی امانتدار ہوگا فلانے قبیلہ
کی یعنی باوجود کثرت لوگوں کی ایک شخص ہے امانتدار یعنی کامل الایمان امانتدار اور کہا جاویگا یعنی اور نا دینوں میں کسی شخص کے **ف** یعنی بہ یاد
ہیں کہ کیسا عقلمند ہے کس قدر زیرک ہے اور کیسا شاعر اور فصیح و بلیغ اور قوی بدن اور شجاع و ذی شوکت ہے کاروبار کیسا ہے **ترجمہ** کیا خوب کیا منصب ہے
کاروبار دنیا میں اور معیشت میں اور کیا خوب دانا اور خوش اوضاع زبان آور اور خوشگو ہے اور کیا خوب چست و چالاک ہے حالانکہ نہیں ہے اوسکے دل میں دانہ
رائی کے برابر ایمان **ف** احتمال ہے کہ مراد نفی نہیں ہے ایمان کی ہی بلکہ اوسکی کمال کے واسطے اسلام و تعالی کہ تعریف کرینگے اوسکی کثرت عقل اور فطرت
اور دنیا کی خوبیوں کی اور تعجب کرینگے اوس سے اور نہیں تعریف کرینگے کسی کی کثرت علم نافع اور عمل صالح کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اہل کا ایمان مصالح جنانی
ہی اور دنیا اگرچہ سیانا ہو جانتے اور سبب اوسکی تعریف کریں اور معتبر تعریف سے تقوی اور قوت ایمانی کی ہی نقل ہے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ النَّاسُ

يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي
جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ
قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ
دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا
قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ
تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي
أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ قَالَ حُذَيْفَةُ
قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْأَمِيرِ وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَأُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تھے لوگ یعنی اکثر اونکی کہ پوچھتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر سے **ف** یعنی طاعت سے تاکہ بجا لاویں اوسکو یا وسعت رزق
تاکہ خوش ہوں ساتھ اوسکی اور مدد حاصل کریں ساتھ دنیا کی خیر پر **ترجمہ** اور تھا میں پوچھتا حضرت سے حال شر کا یعنی گناہ کا یا فتنہ کا کہ مرتب ہو سعت نقصان
وسختی مصیبت کی کہ پہنچ جاوے مجکو **ف** یعنی اس طرح خوف اوسکی کہ لاحق ہو مجکو شر یا سبب ہو سکا اور یہی طریق اختیار کیا ہے حکما اور اطبا نے
کہ رعایت پرہیز کی اولی ہے بہ نسبت دفع کرنے بیماری کی اور استعمال کرنے دوا کے اور یہی کلمہ توحید میں اشارہ ہے کہ نفی کی ماسوی اللہ کی پہلی اثبات کیا مولی کو کہا
جیسے نبی کے کہ مراد شر سے فتنہ ہی اور سستی ارکان اسلام کا اور غالب ہونا گمراہی کا اور پھیلنا بدعت کا اور خیر سے مراد ایمان ہی **ترجمہ** کہا حذیفہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ
تحقیق تھے ہم بیچ جاہلیت کے اور بدی کے **ف** یعنی اول امر میں غالب تھا ہم میں کفر ساتھ توحید کے اور نبوت کے اور آخرت کی تابع ہے اونکی یعنی تمام احکام شریعت کے اور
شرسے مراد تغییر ہی یا مراد اس سے کفر ہی تخصیص بعد تعمیم کے ہے **ترجمہ** پس لایا ہمارے پاس اللہ اس خیر کو **ف** کہ وہ اسلام ہے برکت بعثت آنحضرت کی اور ظہور ان
احکام کی ہو کے اوسکے ساتھ نابود کرنی قواعد کفر و ضلال کے **ترجمہ** کیا پیچھے اس خیر کی کچھ شر ہونیوالا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں پوچھا کہ بعد اس شر کی
کہا میں نے کیا پیچھے اس شر کی خیر ہوگی کہ ظہور ہوگا علاج بادشاہ فرمایا ہاں بعد اوس شر کے خیر ہوگی اور اوس خیر میں بعد شر آویگی کدورت ہوگی **ف** یعنی ساتھ
زہر مخ اور دل کی یعنی ملا ہوا یعنی خیر ہوگی ملی ہوئی ساتھ شر کی اور دل لوگوں کے اوس صفائی اور خلوص کے ساتھ کہ اول تھے نہیں ہوینگے اور اعتقاد صحیحہ اور اعمال
صالحہ اور عمل بادشاہ ہوگی کہ قرن اول میں تھی نہیں ہونگی اور برائیاں اور بدعتیں پیدا ہونگی ساتھ نیکیوں کے اور اہل بدعت ساتھ اہل سنت کے مخلوط ہو جاوینگے
کہا میں نے اور کیا ہوگی کدورت تاریکی اوس خیر کے فرمایا کدورت کی یہ ہے کنایہ ہی اسی قوم کی پیدا ہونی سے کہ راہ و روش اختیار کرینگی غیر راہ و روش میری

اور بتلاوینگے لوگوں کو غیر راہ میری کی اور کرینگے سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو انسے کام دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف ت یعنی منکر
معروف اور شر میں دنیا میں شر اور خیر دونوں انمیں جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سے نعم وفیہ دخن یستنون بغیر سنتی سے یہی ہی کہا بعضوں نے
کہ مراد شر اول سے فتنی ہیں کہ واقع ہوئی وقت عثمان کی اور بعد انکی اور مراد خیر ثانی سے ہی کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتھ الذین تعرف منہم و
تنکر امیر ہیں کہ پیچھے ہوئی بعد انکی بیچ تھے بعضے انکی تمسک کرتی سنت سے اور عدل کرتی اور بعضی تھی کہ بلاتی تھی طرف بدعت کے اور ظلم کرتی تھی یا بعضی وقت میں
وہ نیکی عمل کرتی تھی اور کبھی برا عمل کرتی تھی بری کبھی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی سو دنیا نہ یہ کہ وہ ارادہ کرتی تھی آخرت کا
اور سدھارتی کرتی تھی آخرت کی جیسیکہ حال بعضی امیروں کا ہے زمانہ ہمارے کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمان کا اور ما بعد انکے کا ہی مراد خیر ثانی سے وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسن کی ساتھ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضی امرا ہی بالند زیاد کی عراق میں ہوا ت کہا میں نے پھر آیا ہی بعد اس خیر کے
شر فرمایا ہاں بلانیوالی ہونگی لوگوں کو اوپر دروازوں دوزخ کی کھڑی ف ع یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگوں کو طرف گمراہی کی اور رد کرینگے انکو
ہدایت سے ساتھ طرح طرح کی فریب اور گناہ نہی مثل اسکے علیہ وسلم نی بلانیوالوں کی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی کیونکو سبب داخل کرنی اونکی کی انکو جہنم میں اور
داخل کرنی اونکی کی اوس میں گویا ہر قسم کی اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازوں جہنم سے ت جو شخص کہ قبول کریگا بات بلانیوالوں کی اور جاوے طرف جہنم کے
یعنی طرف گمراہی کہ پہنچانیوالی ہے طرف جہنم کی ڈالینگے وہ اوسکو اوس میں ف ع اور ہووے وہ سبب پڑنے اوسکی کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانیوالوں سے وہ لوگ ہیں قائم
ہونگے واسطے طلب کرنے ملک کے قسم خوارج اور روافض و غیرہما سے کہ جن میں نہیں پائی جاوینگی شرط امارت اور امامت کے سو لایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازوں
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالیٰ کی ان الذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہا میں نے بیان کیجئے احوال انکا ہم
لیئے کیا وہ ہم میں سے ہی تو بالعموم فرمایا کہ ہونگی قوم ہمارے سے یا ابنائے جنس ہمارے سے یعنی اہل ملت ہماری سے اور کلام کرینگی ساتھ زبانوں ہماری کے ف ع یعنی عربی
میں یا کلام کرینگی ساتھ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمت کے حال آنکہ نہیں ہوگی اونکی دلمیں بھلائی ت کہا میں نے پس کیا فرماتی ہو مجھکو یعنی کیا کروں
اوسکی پاوی مجھکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پہ ہوں اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہا میں نے اگر نہ ہو مسلمانوں کے لیے جماعت متفق یعنی امام تو اوس صورت میں کیا کروں فرمایا پس یکسو ہو تو ان سب فرقوں سے اگرچہ ہو تیرا ساتھ
لازم پکڑنی جڑ درخت کے اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتھ اوسکی جنگل میں ساتھ اوسکی ساتھ دانتوں اور شقوں کی اور چبانی گہاس لکڑی کی اور قناعت
کرنیکی ساتھ اوسکی گہاس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوی اوپر پہنچی تجھکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت یکسوئی کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت
مسلم کی بیچ ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہیں چلیں گے میرے سیدھی راہ پر یعنی جہت العلم اور نہیں پکڑیں گے روش طریقہ
میرا یعنی جہت العمل اسمعنے یہ ہیں کہ نہیں عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹھینگے اونمیں مرد کہ دل اونکی مثل دلوں شیطانوں کے ہونگے یعنی ظلمت میں
او قساوت میں و وسوسہ میں و فریب دینے میں عقلوں کی اور خواہشوں فاسد میں بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کی سی کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے کیا کروں میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں وہ وقت فرمایا سنتا تو یعنی جو حکم ہی امیر کا فرمانبرداری
کریو اگرچہ پیٹھ سے تیری پیٹ کو یعنی گناہ اوس میں ہی اگرچہ ماری جاوے پیٹھ تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیرا کی یا ماریں پیٹھ تیری اور لیوے
مال تیرا اسپر صبر کر ساتھ معہ جہول معلوم کہ نہی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اپنی دین و سنت کے کی حفاظت کرنا اور ارتکاب شرع کا نکرنا اور اگر حکم کرے خلاف شرع کے تو
لیکن اوس سے احتیاط کرنا اولیٰ کا باقی ہی ت سن اور اطاعت کرنا ف یہ تاکید ہے بیچ نہ خروج کرنی اور فتنہ برپا کرنی کی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی

پاپیادہ کی بہتر جا ہی کہ پناہ پکڑی ساتہ ہوکی ۔ وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہَا سَتَکُوْنُ فِتَنٌ اَلَا ثُمَّ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ اَلْقَاعِدُ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِیْہَا خَیْرٌ مِّنَ السَّاعِیْ اِلَیْہَا اَلَا فَاِذَا وَقَعَتْ فَمَنْ کَانَ لَہٗ اِبِلٌ فَلْیَلْحَقْ بِاِبِلِہٖ وَمَنْ کَانَ لَہٗ غَنَمٌ فَلْیَلْحَقْ بِغَنَمِہٖ وَمَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَلْحَقْ بِاَرْضِہٖ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ مَنْ لَّمْ یَکُنْ لَہٗ اِبِلٌ وَّلَا غَنَمٌ وَّلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِہٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّہٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اَللّٰہُمَّ ہَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِہْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِہٖ اَوْ یَجِیْءُ سَہْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِہٖ وَاِثْمِکَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق قصہ یہ ہے کہ نزدیک ہے کہ پیدا ہونگی فتنے بہت آگاہ ہو پھر پایا جاویگا اون فتنوں میں ایک فتنہ بہت بڑا اور فتنوں سے بیٹھا اوسمیں بہتر ہوگا چلنے والے سے اوسمیں اور چلنے والا اوسمیں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے طرف اوسکی آگاہ ہو پس جس وقت کہ واقع ہووے فتنہ پس جس شخص کی ہوں اونٹ اوسکی اونٹ یعنی جنگل میں لیجا چاہیے کہ مل جاوے ساتہ اونٹوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہوں اسکے اوسکی بکریاں پس چاہیے کہ مل جاوے ساتہ بکریوں اپنی کی اور جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکی زمین یعنی گانو و مکان فتنہ سے پس چاہیے کہ مل جاوے ساتہ زمین اپنی کی یعنی جدائی فتنہ سے اور تنہائی اختیار کرے اور اپنے نفس کے کام میں مشغول ہو پس کہا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو کہ جس شخص کے نہیں ہیں اونٹ اور نہ بکریاں اور نہ زمین کہ لاحق ہو ساتہ اونکی اور تنہائی اختیار کرے وہ کیا کام کرے فرمایا حضرت نے کہ قصد کرے طرف تلوار اپنی کی یعنی لیکر جاوے اوسکی پاس پس چاہیے کہ مارے تیزی تلوار کی ساتہ پتھر کے ف یعنی توڑ ڈالے ہتیار اپنے تاکہ بچا رہے طرف لڑائی کی اوسلیے کہ مسلمان آپسمیں لڑتے ہی ہوں انکی لڑائیوں میں نہیں جانا چاہیے ترجمہ پھر چاہیے کہ جلدی بھاگے یعنی تاکہ نہ پہنچے اوسکو فتنہ اگر جلدی کر سکے ف جانا چاہیے کہ یہ حدیث دلیل ہے واسطے اوسکی جو اہل تحقیق سے شخص ہو کہ قائل ہے اسکا کہ قتال جائز نہیں ہے فتنہ میں کسی حال میں اور کہتا ہے کہ جب دو فریق مسلمانوں میں سے آپسمیں لڑیں تو واجب ہے احتراز کرنا اوس سے اور کنارہ کرنا اور گوشہ پکڑنا اور کسیکی طرف داخل نہ ہونا [illegible] اور مذہب ابی بکرہ کا کہ صحابی مشہور ہے اور بعضی اور صحابہ کا بہی یہی ہے اور ابن عمر کہتے ہیں کہ قتال کرنا ابتدا لیکن اگر کوئی قتال کرے تو دفع کرنا اوسکا لازم ہے اور جمہور صحابہ اور تابعین اسپر ہیں کہ واجب ہے مدد کرنی اہل حق کی اور قتال کرنا ساتہ باغی کی اور اگر ایسا نکریں تو البتہ ظاہر ہوگا فساد اور سرکشی کرینگی اہل بغی اور دلیل اوسکی یہ ہے قول حق سبحانہ کا ہے وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا آخر آیت تک ناطق ہے اسپر کہ جب قتال کریں دو جماعت مسلمانونکی تو صلاح کرنی چاہیے درمیان اونکی اور اگر بغی کرے ایک اون دونو جماعتوں میں سے دوسری پر تو قتال کرنا چاہیے ساتہ جماعت باغیہ کے تا پھرے جانب حق کی اور جب بیان کیا آنحضرت نے حکم فتنہ کا فرمایا ترجمہ اے بار خدایا تحقیق پہنچا دیا میں نے حکم تیرا بندوں کو تین بار فرمائی یہ بات پس عرض کیا ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجکو اگر جبر کیا جاوں میں یہانتک کہ لیجایا جاوں مجکو طرف ایک صف کے دو صف قتال میں سے پس مارے مجکو ایک شخص ساتہ تلوار اپنی کے یا آوے تیر پس مار ڈالے مجکو یعنی پس کیا حکم ہے قاتل و مقتول کا فرمایا آنحضرت نے کہ پھریگا وہ قاتل ساتہ گناہ اپنی کے اور گناہ تیرے کے ف یعنی پھرنے کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ پھریگا ساتہ گناہ اپنی کے کہ یہ فعل کیا کہ تجکو مارا اور گناہ تیرا یہ کہ اگر بالفرض والتقدیر تو اوسکو مارتا اور گناہ اوسکا تجپر ہوتا سو اوسکی گردن میں اوسکی گناہ کو شناعت کرینگی سبب جبر و تعدی کی اور دوسرے معنے کہ پھریگا ساتہ گناہ اپنی کے کہ پہلے کہتا تھا قسم بغض و عداوت مسلمانوں کی کسی سبب سے کہ قتل کا ہوا اور ساتہ گناہ مارنے تیرے کی کہ صادر ہوا اوس سے ترجمہ اور ہوگا دوزخیوں میں نقل کیا ہے یہ مسلم نے ف اور اس سے یہ سمجھا گیا کہ تو ہوگا جنتیوں میں اور حضرت نے اسکو ذکر نہ کیا اسلیے کہ اوس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہے ۔ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ یَّتْبَعُ بِہَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ۔ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے یہ کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریاں کہ ساتہ جاوے اونکی چوٹی پہاڑ پر اور جگہ گرنے قطرات مینہہ کی پر ف یعنی چند بکریاں کہ ساتہ ہو

صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں جاویگی اور فانی نہیں ہوگی دنیا یعنے ساری دنیا تک کہ آویگا آدمیوں پر ایک دن یعنی کہ وہ دن
ایسا ہوگا کہ نہیں جانیگا قاتل کہ کس چیز میں اور کس سبب سے قتل کیا یعنے مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہیں اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان لی گئی یا مال اوسکی کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب سے غلبہ جہالت اور تیرگی حال کے کہ اونمیں اشتباہ ہے قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہ کر سکینگی کہ حق پر کون
ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونوں قسمیں ہمارے زمانہ میں پائی جاتی ہیں ت پس کہا گیا کسطرح ہوگا یہ یعنی کیا سبب ہوگا اسطرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہیں پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنوں کا ہوگا ت
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص و قصد کرنیوالا اوسپر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہ حکم بر تقدیر حمل امر ہونی تمیز کی ہی اسپر اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صحیح وصواب میں ہوا اگرچہ واقع میں صواب نہ ہوگا ایسا نہ ہوگا واللہ اعلم اور نہیں دلیل ہی ت صحیح وشدو کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ گرچہ نہ کرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الھرج کھجرۃ الی
رواہ مسلم اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت یعنی ساتھ استقامت کے عبادت اوسکی کی بیچ زمانہ فتنہ کی اور
وقت قتال کے درمیان مسلمانوں کے مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہی طرف میرے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جیسا کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کر کر شرف صحبت آنحضرت
سے مشرف ہوکر ثواب پایا ویسے ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ وفساد کیسی منہ پھیر کر عبادت الٰہی میں مشغول ہوکر ثواب پایا وعن الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن
مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہے زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئے ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہم نے طرف اونکی
اوس چیز کی کہ پیش آتی ہم کو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پس کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم وایذا پر پس تحقیق نہیں آویگا تم پر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف پس کیا جانتی ہو تم شاید کہ بعد اوسکی اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہو پس صبر کرو یہانتک کہ
ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی مرو تم آخرت کے سنے ہیں میں نے یہ حدیث تمہارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ف اس حدیث میں اشکال لاتے ہیں کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسی اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوس سے نہیں بلکہ بہتر ہی اوس سے اور بعضی زمانہ گذشتہ سے جواب اوسکا دیا ہے کہ فرمایا ہو خبر دینا
حضرت کا باعتبار اکثر واغلب کے ہی اور مراد ان زمانوں سے کہ مانند حجاج سے زمانہ دجال تک ہے اور زمانہ عیسی اور مہدی کا مستثنے ہی اور مقصود صبر وتسلی دینی ہی امت کو اور
تعلیم و ترغیب اور ظاہر یہ ہی کہ کہا جاوے کہ زمانہ عیسی کا مستثنے ہی شارع کی کلام سے اور باقی زمانوں میں بہتری موجود ہی کہ تی کسی اعتبار کر کسی کسی جگہ کسی کسی امر
میں لیکن باعتبار علم کی اور عمل کی اور استقامت غیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہی اور یہ مقتضا دوری کا ہی بلکہ حضرت کے سے کہ جوں جوں زمانہ حضرت کے زمانے سے دور ہوتا جاتا ہی خرابی زیادہ
ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ اور حواس صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگوں سے منقول ہی کہ ایک بار خطرہ گناہ کا آکر جاتا رہا پھر بعد
ایک مدت کے جو آیا دم تو اسوچی سبب اسکا کچھ نہ پایا سوای اسکی کہ ظلمت بسبب دوری کی نبی زمانہ حضرت کے سے کہ سبب ہے حاصل ہونی اسکی کی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ
ابوداود کہا حذیفہ نے قسم ہی خدا کی نہیں جانتا میں کیا بھول گئی یار میرے یا اظہار بھولنی کا کرتی ہیں یعنی بھولی نہیں ہیں تکلف اظہار بھولنی کا کرتی ہیں قسم خدا
کی نہیں چھوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کسی فتنہ کے کھینچنے والے کا ف یعنی جو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی اونکا امر عتبہ کہ لوگ ان

واقعہ قتل امام حسین کی بعد یزید نے لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور جنگ حرہ ہوئی اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی لوٹی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیر کو قتل کیا
اور بہت خرابیاں کیں کہ کہہ نہیں سکتے اور جبکہ لشکر یزید کا مدینہ کی طرف گیا تو بھاگے اور اسی سال فوت ہوا اور معنی آخر حدیث کے یہ ہیں کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
جانتا ہے فرمایا آنحضرت نے جا تو اوسکے پاس جسکا تو ہے یعنی اوسکے پاس رہ **ف** یعنی اگر تو اوسکے پاس آیا ہے اوسکا ہی تو اوسکے پاس ہے یعنی جا تو اوسکے پاس جسکا تابع ہے
یعنی بستر تیرا ہے اوسکا فاضل یعنی کہ مراد یہ ہے کہ جا تو اپنے اہل اور اقارب کے پاس اپنے گھر میں جا بیٹھ کیا مطلب ہے کہ جمع کر اپنے امام کی طرف کہ جسکا تو تابع ہے اور ظاہر
اور مناسب ہے ساتھ قول ابی ذر کی **ت** کہا میں نے اور یہ تو میں ہتھیار اپنے اوسوقت اور قوم میں فتنہ انگیزی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایسا ہو تو تو شریک اوسکا ہوگا
ف یعنی ہتھیار میں گر لڑیگا مانند اونکی ہوگا گناہ میں اور فتنہ انگیزی میں یعنی ہتھیار نہ پہننا اور رہنا امام کے ساتھ اور رہنا ساتھ صالحین کی ساتھ اور لڑنا نہیں ہے مگر
حاصل ہو تجکو فائدہ یہ حاصل کلام طیبی کا ہے لیکن اسپر شبہ آتا ہے کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہوا اوسکو باز رہنا قتال سے ساتھ اوسکی اور کہا ابن ملک نے
کہ قول حضرت کا اشارت ہے طرف تاکید زجر کی ہے خونریزی سے الا شرع میں دفع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوے اب تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بھی اسکو ذکر کیا ہے اور قرار دیا ہے اور صواب یہ ہے کہ دفع کرنا جائز ہے جبکہ ہو وہ شخص مسلمان اگر مترتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو وہ کافر تو اوس صورت میں واجب ہے
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو **ت** کہا میں نے کہ کیسی کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرے تو کہ روشن چاہو اور غالب ہو تجپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہے کہ تجپر تلوار چلاوے
اور تجکو مارے تو ڈال تو کونا اپنے کپڑے کا اپنے منہ پر **ف** یعنی منہ اپنا ڈھانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھے تو اور ڈرے یعنی لڑنے میں گر پڑیگا تجپر مثل حضرت آدم کی بیٹے نیک
کا اپنے نفس قتل کی لیے ایسلیے کہ اہل اسلام سے ہونگے اور جائز ہو کا ساتھ اونکی لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسکہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتھ قول اپنی کی **ت** تاکہ پھیرے قاتل
ساتھ گناہ تیرے کی یعنی گناہ قتل تیرے کی اور ساتھ گناہ اپنے کی نقل کیا ابو داؤد نے **ف** یعنی ساتھ گناہوں اپنے کی اور جانا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ میں ہے
اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس میں ہے آخر خلافت عثمان کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا لیکن علم آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا بغیر تعیین
وقت اوسکی کی پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونے کی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کرنے اور ثابت رہنے کی اوسمیں بفرض احتمال پانے اوسکی کی اوسکو اور
وقوع ہو کا اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوتی اور ابو ذر نے اوسکو پایا ہو جیسکہ عالم الرباد وغیرہ میں پایا حال اسکا بھی تحقیق ہو اللہ اعلم **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُبْقِيْتَ فِيْ حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوْا فَكَانُوْا هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَاِيَّاكَ
وَعَوَامَّهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِلْزَمْ بَيْتَكَ وَاَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ اَمْرَ
الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کیا حال ہوگا تیرا جس وقت
چھوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کی **ف** حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی بوست یعنی بھوسی اور جانور غیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا **ترجمہ** ملجاویگی اور فاسد ہو جاوینگے
عہد اونکے اور امانتیں اونکی **ف** یعنی نہیں ہونگے عہد اونکے مستقیم بلکہ ہوگا ہر ایک شخص میں علیحدہ نوع پر اور وفائے عہد نہیں کرینگے اور خیانت کرینگے امانتوں میں
ترجمہ اور اختلاف کرینگے آپس میں پس ہو نگے اس طرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں **ف** یعنی سمجھانے کی لیے حضرت نے کہا دی اختلاف کی
اسطرح ایک دوسرے سے نزاع رکھتے ہونگے اور دین ہلاکت کی ہو نگے اور مختلط ہوگا امر اونکی کا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نیک بد سے اور ملی رہیں انگلیاں
انگلیوں میں اور کبھی ملنا تصویر اجتماع اور الفت کے بھی ہوتی ہی جیسکہ بیچ باب قسمت خمس غنائم کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کے گذر کہا یا اور ساتھ حاصل معنے
تشبیک کی ملاپ اور ملانا چیز کی کسی چیز میں ہے دونوں صورت میں ظاہر ہی **ترجمہ** کہا عبد اللہ نے کیا فرماتے ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کر وہ چیز کہ پہچانے تو اوسکو ہونا
اوسکا حق اور چھوڑ دے تو اوس چیز کو کہ برا جانے تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکھ اپنی تئیں عوام لوگوں سے **ف** یعنے اپنی تئیں اون کے محافظت کیا اور لوگوں کے

فی ماشیتہ یؤدی حقها ویعبد ربه ورجل آخذ برأس فرسه یخیف العدو ویخیفونه رواه الترمذی اور روایت ہے ام مالک بہزیہ
سے ف بہزیہ ساتھ زے کے بہز کی منسوب ہے طرف بہز بن امراء القیس کے جو ہمارے ہیں تحابیہ ترجمہ کہا اونہوں نے ذکر کیا آنحضرت نے فتنہ کا پس نزدیک کیا اوسکو ف
یعنے خبر دی کہ قریب ہے وقوع اوسکا اور کہا طیبی نے یعنی وصف خوب کیا اوسکا اور جو کوئی خوب وصف بیان کرتا ہی کسی چیز کا کسیکے سامنے اور ذکر کرتا ہی صفات اوسکی تو گویا
قریب کرتا ہی اوسکو اوسکی یعنی اوسکی ذہن میں مثل خارج میں ہے اسلیے کہ جب خوب بیان ہوگئے اور متعین ہوگئے وجود اوسکا خارج میں تحقیق ہوتا ہی ترجمہ کہا میں نے یا رسول
کون ہی بہتر لوگونکا اوس فتنہ کی بیچ میں فرمایا بہتر لوگونکا اوس زمانہ میں وہ شخص ہے کہ بیچ جانورونکے اپنے ادا کرتا ہی حق اونکا یعنے زکوة وغیرہ اور بندگی
کرتا ہی اپنے رب کے ف بموجب قول اللہ تعالی کی ففروا الی اللہ اور قول اللہ کی وتبتل الیه تبتیلا اور قول اللہ کی الیه یرجع الامر کله فاعبده وتوکل علیه وما ربک
بغافل عما تعملون تمہ ترجمہ اور بہتر وہ شخص ہے کہ پکڑا سر گہوڑی اپنی کا یعنی گہوڑی پر سوار ہو کر باگ اوسکی پکڑی کہڑا ہی ڈراتا ہی دشمنان دین کو یعنی کافرونکو
اور ڈراتے ہیں وے اوسکو نقل کیا اسکو ترمذی نے ف یعنی فتنہ اور قتال مسلمانوں کی بیچ بہاگ کر قصد کیا کافرونکی طرف لڑتا ہی اونسی اور وہ لڑتی ہیں اوس سے پس
بچا فتنہ سے اور حاصل کیا ثواب **وعن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستكون فتنة تستنظف العرب
قتلاها في النار اللسان فيها أشد من وقع السيف رواه الترمذي وابن ماجه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ پیدا ہو فتنہ برا کہ غالب عرب کو اور پہونچی شر اوسکی سبکو مقتول اوسکی آگ میں ہونگی زبان لڑکرنی اوس فتنہ میں سخت ہی ساتھ عیب اور
برا کہنی کے سخت بہتر گرنی مارنے تلوار کی سے نقل کیا یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مراد اوس فتنہ سے وہی ہے کہ جو درمیان ... صحابہ کی لڑائی اور مقصود اوس میں احقاق
حق اور اعلاء دین اور اعداد اہل حق کی ہوتی ہیں جیسی ... جنگی ... کا حال ہوتا ہی ... لگتے ہیں **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ستكون فتنة صماء بكماء عمياء من أشرف لها استشرفت له وإشراف اللسان فيها كوقوع السيف رواه
ابو داود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ہوگا فتنہ بہرا گونگا اندہا ف یعنی باعتبار لوگوں اوسکی کے
یا اس حیثیت کہ نہیں ... اوسکی ... اوس سے جگہہ نکلنی کی اور خلاصی ... کہ نہیں تمیز کرینگی درمیان حق و باطل کے اور نہیں
سنینگی نصیحت امر بالمعروف و نہی عن المنکر بلکہ جو کوئی کلام کریگا اوسمیں حق ان ڈالدیا جاوی گا یا پڑی گا بیچ فتنوں اور محنتوں کی ترجمہ جو کوئی دیکہیگا اوسکو
تو نزدیک آنکی گا ... کہ وہ فتنہ اوسکو کہینچ لیگا اوسکو طرف اپنی اور دراز کرنا زبان فتنہ میں ... تلوار کے ہی نقل کیا ابوداود نے ف یعنی تاثیر میں
بلکہ زیادہ اوس سے جیسا کہ کہا گیا ہی بیت جراحات السنان لها التيام ولا يلتام ما جرح اللسان یعنی زخم ... سخت زیادہ تاثیر تلوار کی ہی
وعن عبد الله بن عمر قال كنا قعودا عند النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الفتن فأكثر في ذكرها حتى ذكر فتنة الأحلاس
فقال قائل وما فتنة الأحلاس قال هي هرب وحرب ثم فتنة السراء دخنها من تحت قدمي رجل من أهل بيتي يزعم أنه مني
وليس مني إنما أوليائي المتقون ثم يصطلح الناس على رجل كورك على ضلع ثم فتنة الدهيماء لا تدع أحدا من هذه الأمة
إلا لطمته لطمة فإذا قيل انقضت تمادت يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا حتى يصير الناس إلى فسطاطين فسطاط
إيمان لا نفاق فيه وفسطاط نفاق لا إيمان فيه فإذا كان ذلكم فانتظروا الدجال من يومه أو من غده رواه أبو داود
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا کہ تھے ہم بیٹھے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا حضرت نے فتنوں کا یعنی جو کہ واقع ہونگی اخیر زمانہ میں پس بہت کیا ذکر
فتنوں کا یہانتک کہ ذکر کیا فتنہ احلاس کا ف اور وجہ تسمیہ اوس فتنہ کی ساتھ فتنہ احلاس کے باعث دوام اور درازی اوسکی کی ہی ... کہ حلس ... کو ... ہیں
کہ بچہی فرشوں ... اوسکو بچھاتی ہیں ... اوسکی ہمیشہ پڑا رہتا ہی اور اوٹہایا نہیں جاتا یا یہ کہ تشبیہ دی اوس فتنہ کو ساتھ حلس کے بیچ سیاہی اور برائی کے

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب
الفتن ولمن ابتلی فصبر فواھا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے
ف ع تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے ترجمہ اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ میں پس صبر کیا پس حسرت ہے واسطے اوسکی یعنی کہ وہ نہ ہوا فتنہ سے اور صبر کیا
نقل کیا ابوداؤد نے ف ع من تقدیر پر لام من اتنی کو زیر ہے اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے اور بے الف کے بھی آیا ہے اور معنی واہا کی حسرت ہیں یعنی حسرت اوسکی یعنی کہ نہ ہوا
فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اور میں اوس نے صبر کیا وہ صورت ابتلا کی یا معنی عجب اور پاکی کی ہے یعنی کیا عجب اور کیا اچھا ہے صبر دیکھنا فتنوں سے اور بعضوں نے لام کو زیر ہی
پڑھی ہے متعلق ہو اوسکی یعنی تعجب کے **وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنها
الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون
فی امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین
لا یضرهم من خالفهم حتی یاتی امر الله رواه ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
کہ رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں میں قتل و قتال شروع ہوگا نہ اوٹھائی جاوے گی یعنی قتل اوس سے قیامت تک ف ع چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ
معاویہ سے جاری رہا اب تک جیسا ہو فرمایا حضرت نے ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ مل جاوینگے کئی ایک قبیلہ میری امت میں سے ساتھ مشرکوں کے ف ع چنانچہ یہ تو
اوس وقت میں واقع ہوچکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبر کی ترجمہ اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجینگے کئی ایک قبیلہ میری
امت سے بتونکو ف ع حقیقۃ اور شاید کہ یہ زمانہ آیندہ میں آوینگی اور بعض اوسمیں سے وہ ہیں کہ جنکی حق میں فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم ترجمہ اور
تحقیق شان یہ ہے کہ ہوینگے میری امت میں تیس جھوٹے یعنی نبوت کا دعوی کرنیوالے ہونگے وہ تیس جھوٹے جنکی شہادت کرینگے کہ وہ پیغمبر خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں کوئی
نبی پیچھے ف ع لفظ خاتم ساتھ زبر تا اور زیر اوسکی کی ہے اور یہ جملہ حال ہے اور جملہ لا نبی الخ تفسیر پہلے جملہ کی ترجمہ اور ہمیشہ ایک جماعت میری امت سے ثابت
رہیگی حق پر یعنی علما اور عملا اور غالب دشمنان دین پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اونکی یعنی بسبب ثابت ہونے اونکی کی دین پر یہانتک کہ
آوے حکم خدا کا نقل کیا ابوداؤد اور ترمذی نے ف ع یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ ہے کہ اثر کفر کا نہ رہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ متعلق ہے لفظ
لا تزال سے۔ **وعن** عبد الله بن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او
سبع وثلثین فان یهلکوا فسبیل من هلك وان یقم لهم دینهم یقم لهم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواه
ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود کی اوسنے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہیگی چکی دین اسلام کی ف ع یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر
دین کا یعنی امن و سلامتی کی فتنوں سے اور جاری رہینگے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے ترجمہ بیچ پینتیس برس کے یا چھتیس برس کے یا سینتیس برس کے ف ع
پینتیس یا چھتیس برس انتظام ہو اسلام کی یہ برس ہونگے اور ابتدا انکی سال ہجرت سے ہو کہ مبدا ظہور اسلام اور فتوحات کا ہے اسمیں شہید ہوا حضرت عثمان کا اول
فتنہ ہے اسلام میں پینتیس ہجری میں واقع ہوا اور جنگ جمل سنہ چھتیس میں اور جنگ صفین سنہ سینتیس میں ف ع اول لفظ او تینوں جگہ واسطے تنویع کی لیے ہے یا شک کی واسطے
اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال میں ہو کہ عمر شریف چند سال باقی رہی ہو کہ زیادہ ہوں تیس سے کہ مدت خلافت خلفاء اربعہ
کی ہے اور کچھ علاوہ مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی اونکی اوس حد کو پہنچی کہ تجویز کی ہے اور یہ توجیہ اولی ہے اگر مراد لیں ہم قرار اور انتظام باعتبار نہ راہ پانے بدعت کی
اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہے اگر استقرار و انتظام باعتبار نہ ہونے فتنہ لڑائی اور خلاف کے ہو اور احتمال ہے کہ ابتدا اس مدت کی ظہور دعوی نبی سے اعتبار کرکے

جاتا ہو تیسے ف لفظ یعنی حدیث میں کلمۃ اللہ راوی کا ہی کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہی یعنی تفسیر کلام ابن مسیب کی کہ پہلی فتنہ یعنی اوٹھنی لگی اور قلم حرق الخ
کلام ابن مسیب کا دوسرا یہ ہی کہ اصحاب بدر سی کوئی اوس وقت میں کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ پینتیس میں کوئی باقی نہ رہا یہاں تک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا اور
باقی نہیں رہے کہ اصحاب شجرہ سے تھے کہ جنگ حرہ میں شہید ہو گئی اور مر گئی اور اسیطرح اسکی بعد حملہ کی معنی ہیں یعنی باقی نہ رہا اور حاصل یہ کہ وہ مبتلا نہیں ہوئی فتنہ میں اور باسبب اسکی کہ بچایا
اونکو اللہ تعالی نی برکت سی اونکی بدنکی اور سب یہ ہوں میں جو آخر مری ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کہ چند سال پہلی جنگ حرہ کی مر گئے تھے ت فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ق
حرہ نام ایک جگہ کا ہی باہر مدینہ کی کہ اوسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں وہاں کی جنگ مشہور ہی کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اونکی اوٹھنی مارنے کی لیے اور بہت ظلم اور زیادتی
اوسمیں ہوئی اور یہ جنگ تریسٹھ میں ہوئی ت اس میں باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھی یعنی بیعت الرضوان والی پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا لشکر اور فتنہ کا
میں لوگوں میں قوت ساتھ اور نیکی ق قوله بخاری نی طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کہتی ہیں ساتھ تشدید کی بھی آیا ہی معنی تو اوس نہیں کی پھر استعمال کیا گیا ہی
عقل میں یہ کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہی یعنے عقل نہیں ہے اوسکو اور خیر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہی کہ دین میں نہیں رہا لوگوں میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہی کہ تیسری فتنہ سی خروج ابن حمزہ خارجی کا ہی بیچ زمانے مروان بن محمد بن مروان بن الحکم کی اور کرمانی نی کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہی ساتھ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اوسمیں تخریب کعبہ کی ہی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ تہتر میں بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن یہ صحیح نہیں کہ صحابہ
میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیئے کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہی

باب الملاحم

یہ باب بیچ بیان لڑائیوں اور قتال کی ف لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہی جمع ملحمہ کی بمعنی معرکہ اور جگہ قتال کی مشتق ہی یا لحم سی بسبب بہت ہونے گوشت مارے گیوں کے اوسمیں یا مشتق ہی لحمہ کپڑے کی سی کہ بمعنی
بانی کی ہی بسبب پیٹ اور اختلاط لوگوں کے اوسمیں مثل اختلاط لحمہ سے بانی کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسب اور قریب ہیں لحمہ بمعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آیا ہے
اور اصطلاح میں ہی ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں ہی ان لڑائیوں کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں میں کے بیچ مکانوں مخصوصہ اور شہروں معینہ کی اور یہی تھا
سبب کو جدا لائے باب الفتن سے کہ اوسمیں فتنوں کا اکثر مجمل مبہم تھا

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان تكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة وحتى يبعث دجالون
كذابون قريب من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله وحتى يقبض العلم وتكثر الزلازل ويتقارب الزمان وتظهر الفتن ويكثر الهرج وهو
القتل وحتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من يقبل صدقته وحتى يعرضه فيقول الذي يعرضه عليه لا ارب لي به
وحتى يتطاول الناس في البنيان وحتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول يا ليتني مكانه وحتى تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها
الناس آمنوا اجمعون فذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ولتقومن الساعة وقد
نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه
ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها متفق عليه

روایت ہی ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی
قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف یعنی دونوں دعوی دین اسلام کا کرینگے اور دونوں گروہ مسلمان ہونگی یا دونوں دعوی حقانیت کا کرینگے
اور ہر ایک اپنی گمان اور اعتقاد میں حق پر ہونگی کہا علماء نی کہ مراد ان دو گروہوں سے تابعداران معاویہ اور علی کی ہیں جیسیکہ علی نی فرمایا اخواننا بغوا
علینا اور یہ بھی آیا ہی کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اونکی پاس قید کر کر لائی ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے اوسکی حال پر تاسف کیا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان
تھا اسلام کہتا تھا فرمایا کیا کہتا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہی اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر بطلان قول خوارج کی کہ کہتی ہیں دونوں جماعتیں کافر ہیں

یعنی اور اضافت کپڑے کی ایک کیطرف اون دونوں میں اسلیے ہے کہ وہ مالک اوسکا ہی اور دوسری کی طرف اسلیے کہ وہ طالب اوسکا ہی ت یعنی بیع درست
نہیں کرسکینگے اوسکو اور نہیں لپیٹینگے اوسکو اسی حال میں ہونگے کہ قیامت قائم ہوگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ پھرا ہوگا ایک شخص ساتھ دودہ
اونٹنی بچے کی بیت ہونیگا اوسکو ف یعنی اونٹنی کا دودہ گہر لایا ہوگا اور ہنوز اوسکو پیا نہوگا کہ قیامت آپہنچیگی ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت اسحالت
میں کہ ایک شخص لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنا بیچ تا کہ اپنی جانوروں کو اوسمیں پانی پلاوے پس نہیں پلایا ہوگا اوسمیں کہ قیامت آجاویگی اور البتہ قائم ہوگی قیامت
اسحالت میں کہ تحقیق اوٹھایا ہوگا آدمی نے لقمہ طرف منہ اپنی کی پس نکہا سکے گا اوسکو کہ قیامت آپہنچیگی نقل کے یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی قیامت ایک ایک
آجاویگی لوگ کاروبار میں ہونگے کہ کسی کو خبر نہ ہوگی اور مراد قیامت سے نفخہ پہلا ہی کہ اوس سے سب مرجاوینگے لیکن علامتیں پہلے اوسکی دیکھینگے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالہم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر
الوجوہ ذلف الانوف کان وجوہہم المجان المطرقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں
قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم ایک قوم سے کہ پاپوشیں اونکی چمڑوں بالدار سے بافت کی ہوئی ہونگی اور یہانتک کہ لڑوگی تم ترکوں سے ف
کہ اولاد یافث بن نوح کی ہیں اور ترک نام ہیکلان اونکی کا ہی اور صورت اونکی یہ ہی ت چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے پتی ہوئی ناکیں گویا کہ منہ اونکی سپریں ہیں
چمڑوں تہ بہ تہ کی ف مجان ساتھ زبر میم اور تشدید نون کے جمع مجن کے کہ معنی اوسکے سپر ہی یعنی سپر اور مشابہت اونکی موہنوں کو ساتھ سپر کے بسبب پہلے ہونے
اونکی کی اور اونکی گول ہونی کو ساتھ مطرقہ یعنی سپر چمڑی تہ بتہ کی کی بسبب موٹے ہونے اور کثرت گوشت اونکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا وکرمان من الاعاجم حمر الوجوہ فطس الانوف
صغار الاعین وجوہہم المجان المطرقۃ نعالہم الشعر رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن عمرو بن تغلب عراض الوجوہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگی تم خوز اور کرمان سے کہ
عجمیوں میں سے ہیں ف خوز ساتھ پیش خا اور جزم واو کی آخر میں زی ہی نام ایک گروہ کا ہی رہتے ہیں اون بلاد خوزستان میں اور کرمان ساتھ زبر اور زیر کاف کی
نام ایک شہر معروف کا ہی درمیان فارس اور سجستان کے ت سرخ چہرے اور کرمان کے ہیں کہ سرخ منہ پست بینی خوردہ چشم موہنہ اونکی مانند سپروں تو بر توکی پاپوشیں
اونکی بالدار نقل کی یہ بخاری نے اور ایک روایت بخاری کے میں عمرو بن تغلب سے بجای سرخ منہ کی چکلی منہ **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلہم المسلمون حتی یختبئ الیہودی من وراء الحجر و
الشجر فیقول الحجر والشجر یا مسلم یا عبد اللہ ہذا یہودی خلفی فتعال فاقتلہ الا الغرقد فانہ من شجر الیہود رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگے مسلمان یہودیوں سے پس مارینگے
یہودیوں کو مسلمان یعنی غالب آوینگے اونپر مسلمان یہانتک کہ چھپیگا یہودی پیچھے پتھر کی اور درخت کے پس کہیگا پتھر اور درخت یعنی دونوں
یا ایک ان میں سے ای مسلمان ای بندے اللہ کے یہ ہی یہودی پیچھے میرے پس آ اور قتل کر اسکو مگر درخت غرقد ف یہ استثنا ہی درخت سے یعنی سب
درخت آگاہ کرینگے مگر غرقد نہیں آگاہ کریگا اور غرقد ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم رے اور زبر قاف کے نام ایک درخت خاردار کا ہی اور مقبرہ مدینہ کو کہ بقیع الغرقد کہتے ہیں
اضافت اسی کی طرف کرتے ہیں اسلیے کہ اگلے زمانے میں وہ درخت وہاں بہت تھے یا یہ درخت یہودی کو کہ ساتھ اوسکی پناہ لاوے گا ظاہر نہیں کریگا اور نشان نہیں
دیگا اور پوشیدہ رکھیگا ت اسلیے کہ وہ درخت یہود کا ہی نقل کی یہ مسلم نے ف اور اوسکو اونکی ساتھ ایک نسبت ہی کہ حقیقت اوسکی سوا خدا اور
رسول اوسکے کی نہیں جانے جاتی اور کہا ہی بعضوں نے کہ یہ ہوگا بعد نکلنے دجال کی جسوقت کہ لڑینگے مسلمانوں سے وہ یہودی کہ تابع ہونگے دجال کے **وعنہ** قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصاہ متفق علیہ روایت
ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ نکلیگا ایک شخص قحطان سے ف قحطان ایک نام ہی
کسی کا ہانکیگا لوگوں کو ساتھ لاٹھی اپنی کے یعنی ت ای کی ماننے کو اونکی ہانکیگا اوسکی لاٹھی یہ کنایہ ہی اس سے کہ اطاعت کرینگے لوگ
اوسکی اور وہ ان پر غالب ہوگا اور حاکم ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد حقیقت لاٹھی کی ہو ساتھ ہانکنے کے اور کہا بعضون نے
شخص قحطانی وہ ہوگا جو آگے آتا ہی اوسکو جہجاہ کہیں گے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تذہب الایام واللیالی حتی یملک رجل یقال لہ الجہجاہ وفی روایۃ حتی یملک رجل من الموالی یقال لہ الجہجاہ رواہ
مسلم روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تمام ہونگے دن اور راتیں یعنی نہیں منقطع ہوگا زمانہ اور نہیں آئیگی
قیامت یہان تک کہ مالک ہوگا ایک شخص کہ کہا جاویگا اوسکو جہجاہ اور ایک روایت میں یون ہی یہانتک کہ مالک ہوگا ایک شخص موالی سے ف موالی جمع
مولی کی ہی مولی کہتے ہیں غلام آزاد کو مراد یہ ہی یہاں تک کہ وہ ہوگا حاکم لوگوں پر ت کہا جاویگا اوسکو جہجاہ نقل کی یہ مسلم نے اور یعنی یہ حدیث
وہی آگے اور بعضوں میں جہجاہ ساتھ حذف ہ آخر کی ہی وعن جابر بن سمرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لتفتحن
عصابۃ من المسلمین کنز آل کسری الذی فی الابیض رواہ مسلم روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے فرماتے تھے کہ کھولیگی ایک جماعت مسلمانوں میں سے گنج آل کسری کا وہ گنج کہ بیچ محل سفید کے ہی نقل کی یہ مسلم نے ف آل کسری سے مراد
خاندان اور اولاد اوس کی ہی اور کسری ساتھ زیر اور زبر کاف کی معرب خسرو کا ہی اور بادشاہ فارس کو کسری کہتے ہیں جیسے بادشاہ
روم کو قیصر اور چین کو خاقان اور مصر کو فرعون اور یمن کو تبع ساتھ زبر تاء کی اور حبشہ کو نجاشی اور ابیض نام ایک قصر کا ہی مدائن میں کہ ایران
اوسکو سفید کوشک کہتے ہیں اور اب بنائی گئی ہی جگہ اوسکی مسجد مدائن میں اور گنج بیچ زمانہ امیر المومنین عمرؓ کے نکالا گیا وعن ابی ہریرۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلک کسری ثم لا یکون کسری بعدہ وقیصر لیہلکن ثم لا یکون قیصر بعدہ ولتقسمن
کنوزہما فی سبیل اللہ وسمی الحرب خدعۃ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسری
پس نہوگا کسری پیچھے اوسکے ف ہلاک ہوا یہ جملہ خبریہ ہی یعنی قریب ہے کہ ہلاک ہوگا ملک اوسکا اور صیغہ ماضی کا لانا واسطے تحقیق وقوع اور قرب کی
یا دعا ہی اول ہی ت پس نہوگا کسری بعد اوسکے ف یعنی بعد کسری کی کہ موجود تھا بیچ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھا پرویز شاہ
ہوگا ملک کسری کا کافر بلکہ مالک ہونگی اوسکی مسلمان بعد اوسکے قیامت کے دن تک اور یہ بات اوس وقت فرمائی کہ اوسنے نامہ آنحضرت کا پھاڑ ڈالا ت اور قیصر البتہ
روم کا بھی البتہ ہلاک ہوگا پس نہوگا قیصر بعد اوسکی اور البتہ بانٹے جاوینگے خزانہ اونکی راہ خدا میں اور نام کہا آنحضرت نے لڑائی کا فریب نقل کی
یہ مسلم نے ف اور یہ عطف ہے قال رسول اللہ پر یعنی کہا راوی نے اور نام رکھا آنحضرت نے الخ چونکہ پہلی کلام میں اشارہ تھا طرف لشکر کے کہ کسری اور قیصر
اور لینا اونکی خزانون کا ہوگا ساتھ لڑائی کی اور اکثر ہوتی ہی لڑائی محتاج فریب کے پس آگاہ فرمایا اپنی صحابہ کو ساتھ جائز ہونی اوسکی کی تاکہ نہ
دور کہ فریب قبیلہ غدر اور خیانت سے ہے پس فرمایا کہ جنگ کے بیچ ساتھ دشمنوں کے فریب اور حیلہ روا یا ہی ہر کہ بیچ حصول فتح اور نصرت کے دخل رکھتی ہی
یعنی لشکر کو حیلہ ایسے دشمن کی آنکھوں میں بوجھ کہا وہ یا اسطرح کہ میں اوسطرف جاتا ہوں اور یہ خیال کرین کہ وہ چلی گئی اور جنگ نہیں کرینگے اور یہ لفظ ہی اور ابن ملکیہ
اور ان کی طرح کی حیلہ کریں یہ مدد و دست ہیں اور لفظ خدعہ ساتھ پیش خا اور زبر کی اور جزم دال کی اور ساتھ پیش دال کی اور زیر اسکی کی بھی آیا ہی
اور جزم دال کے فصیح تر وعن نافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تغزون جزیرۃ العرب

الله ثم فارس فيفتحها الله ثم تغزون الروم فيفتحها الله ثم تغزون الدجال فيفتحه الله رواه مسلم اور روایت ہے نافع بن عتبہ بن ابی وقاص
سے کہ بھتیجا ہے سعد بن ابی وقاص کا اور وہ صحابی ہیں اسلام لائے فتح مکہ میں کہا کہ فرمایا آنحضرت نے جنگ کروگے تم یعنی اے عرب جزیرۂ عرب سے ف یعنی ولایت عرب سے
اور اسکو جزیرہ کہا اس سبب سے کہ احاطہ کیا ہے دریاؤں نے اسکو ہر طرف سے اور وہ مکہ اور مدینہ اور یمامہ اور یمن ہے یہ ہیں جنگ کروگے تم یعنی جزیرہ کے یا سارے جزیرہ کے ساتھ جب تک
نہیں چھوڑا جاویگا کافر اوس میں ت پس فتح کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھ پر پھر جنگ کروگے ولایت فارس سے پس فتح کریگا اوسکو اللہ پھر جنگ کروگے تم روم سے پس
فتح کریگا اوسکو خدا تعالیٰ پھر جنگ کروگے دجال سے پس فتح دیگا اوسپر اللہ نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اوسکو مغلوب کریگا اور ہلاک کریگا اور کی ہاتھ آگیا ہوگا تمہارے
ہاتھ لگیگا اور ہلاک ہوگا وہ حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے کہ وہ اوترینگے مسلمانوں کی مدد کو یعنی اور خطاب ہمیں صحابہ کو ہے مراد امت ہے وعن عوف بن مالك
قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك وهو في قبة من أدم فقال اعدد ستا بين يدي الساعة موتي ثم فتح
بيت المقدس ثم موتان يأخذ فيكم كقعاص الغنم ثم استفاضة المال حتى يعطى الرجل مائة دينار فيظل ساخطا ثم فتنة لا
يبقى بيت من العرب إلا دخلته ثم هدنة تكون بينكم وبين بني الأصفر فيغدرون فيأتونكم تحت ثمانين غاية تحت كل
غاية اثنا عشر ألفا رواه البخاري اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ غزوہ تبوک کی کہ نام ایک جگہ کا
ہے بیچ شام کے اس حال میں کہ آنحضرت چمڑی کی خیمہ میں تھے فرمایا گن تو چھ چیزوں کو پہلے آنے قیامت سے یعنی چھ چیزیں علامات قیامت سے جان پہلی وقوع ان کی واقع
ہونگی اول مرنا میرا کہ جب تک میں تم میں ہوں قیامت برپا نہیں ہوگی دوسری فتح ہونا بیت المقدس کا ف یعنی جب تک بیت المقدس کو فتح نہیں کرینگے قیامت قائم
نہیں ہوگی اور لفظ مقدس ساتھ زبر میم اور جزم قاف اور زیر دال کی بروزن مجلس کے اور ایک نسخہ میں ساتھ پیش میم اور زبر قاف اور دال مشدد کی بروزن معظم کے
ت تیسرے وبا عام کہ پیدا ہوگی تم میں مانند بیماری بکریوں کے ف قعاص ساتھ پیش قاف اور عین مہملہ کی بیماری ہے کہ جو اوس سے پیدا ہوتی ہے اوس سے ایک
بارگی وہ مرجاتی ہیں اور مراد اس سے وہ وبا ہے کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پیدا ہوئی اور تین روز تک اوس میں ستر ہزار آدمی گئی اور لشکرگاہ مسلمانوں کا عمواس تھا
اوس سبب سے اوسکو طاعون عمواس کہتے ہیں اور یہ اول طاعون ہے کہ اسلام میں واقع ہوا ت چوتھی بہت ہونا مال کا لوگوں میں یہاں تک کہ دیا جاویگا مرد کو سو دینار پس ہوگا ناراض
اور قلیل اور حقیر جانیگا اوسکو ف یہ ہوا حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وقت فتوح کی ت پانچویں پیدا ہونا فتنہ اور جنگ کا کہ نہیں رہیگا کوئی گھر عرب کا مگر
داخل ہوگا اثر اوس فتنہ کا اوس میں ف لکھا ہے علما نے کہ مراد اس سے قتل حضرت عثمانؓ کا ہے یا جنس فتنہ کہ بعد حضرت کے ہوئی ت چھٹی صلح
ہوگی درمیان تمہارے اور درمیان روم کے ف بنو الاصفر نام روم کا ہے اس لیے کہ پہلا باپ انکا کہ روم بن عیصو بن یعقوب بن اسحاق ہے زرد رنگ تھا مائل بسفیدی
ت پس عہد شکنی کرینگے وہ پس آوینگے تمہاری طرف اسی نشانوں کے ف لفظ غایۃ ساتھ غین معجمہ اور یا کے نشان کہ جنگ میں ہمراہ سواروں کے ہوتے ہیں اور بعضے روایتوں
میں بجائے اس کے با موحدہ کے آیا ہے معنی بیشہ کے تشبیہ دی اوس لشکر کو بسبب کثرت نشانوں کے ساتھ بیشہ کے ت نیچے ہر نشان کے بارہ ہزار آدمی ہونگی نقل کی یہ بخاری نے ف
مقصود بیان کثرت لشکر کا ہے وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى ينزل الروم بالأعماق
أو بدابق فيخرج إليهم جيش من المدينة من خيار أهل الأرض يومئذ فإذا تصافوا قالت الروم خلوا بيننا وبين الذين
سبوا منا نقاتلهم فيقول المسلمون لا والله لا نخلي بينكم وبين إخواننا فيقاتلونهم فينهزم ثلث لا يتوب الله عليهم
أبدا ويقتل ثلثهم أفضل الشهداء عند الله ويفتتح الثلث لا يفتنون أبدا فيفتتحون قسطنطينية فبينما هم
يقتسمون الغنائم قد علقوا سيوفهم بالزيتون إذ صاح فيهم الشيطان إن المسيح قد خلفكم في أهليكم فيخرجون
وذلك باطل فإذا جاؤوا الشام خرج فبينما هم يعدون للقتال يسوون الصفوف إذ أقيمت الصلاة فينزل

عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح قسطنطینیة وفتح قسطنطینیة خروج الدجال
رواہ ابوداود اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کمال آبادی بیت المقدس کا سبب خرابی مدینہ کے ہوگی ف آبادی
آبادی بیت المقدس کے سبب غلبے کفار کی ہوگی کہ نصاریٰ ہیں وہ سبب خرابی مدینہ کا ہوگا اور یثرب نام مدینہ مطہرہ کا ہے اور مشتق ثرب کا تثریب سے ہے یعنی ہلاک کی
یا نام ایک کافر کا ہے کہ ابتدا اوس نے آباد کیا تھا اور مدینہ کو یثرب کہنے سے منع فرمایا ہے یہ کہنا پہلی اوس سے کی ہے ت اور خرابی یثرب کا سبب نکلنے اور پیدا ہونے
فتنہ اور جنگ عظیم کا ہے کہ جسکا اوپر ذکر ہوا اور جنگ عظیم سے ایک اتفاق ہی ہوگا اور پیدا ہوا اوس جنگ کا فتح ہونا قسطنطنیہ کا ہے اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا
سبب اور علامت نکلنے دجال کے ہے نقل کی یہ ابوداود نے مراد یہ ہے کہ یہ حوادث اور وقائع بعد ایک دوسرے کی اس ترتیب سے واقع ہونگی اور ہر پہلی کا علامت پیدا ہونے دوسرے کی
ہوگی اگرچہ مہلت اور تاخیر سے واقع ہو کما طیبی اگر کوئی کہے کہ یہاں کہا فتح قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی اور اوپر حدیث میں کہا کہ ناگہاں شیطان آن مارے گا
لوگوں کو کہ دجال تمہارے پیچھے آیا تمہاری اہل میں پس نکلیں گے وہ اور یہ بات جھوٹ ہوگی اسکی کیونکر تطبیق ہو جواب یہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح
قسطنطنیہ کو علامت نکلنے دجال کی کہنا یہ کہ وہ پیچھے اوسکے نکلے گا بعید نہیں اور آواز کرنا شیطان کا ہوگا جھوٹ تا باز رہیں تقسیم کرنی غنیمت کے سے چنانچہ دلالت کرتے
ہیں بر حدیث آئندہ کہ ملحمہ عظمیٰ اور فتح قسطنطنیہ اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملحمة العظمى
وفتح قسطنطینیة وخروج الدجال فی سبعة اشهر رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنگ بڑی اور فتح ہونا قسطنطنیہ کا اور نکلنا دجال کا سات مہینے میں ہوگا نقل کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نے ف مراد بڑی جنگ سے کہ ملحمہ عظمیٰ ہے وہ ہے کہ جس میں
جاویگی ایک بار کے ولاد اور ہیں یا ملیں سو کہ ایک ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس فتح سے اوس کی ہی فتح ہوگا بسبب اسلام لانے کے جیسا کہ حدیث
ابی ہریرہ کی میں گذرا اور سات مہینے میں جمع ہونا ان چیزوں کا فرمایا تو یہ باعتبار متوجہ ہونے مسلمانوں کے ہے طرف قسطنطنیہ اور تمام ہونے کا ظہور دجال کے اور ایسے اعتبار
فتح ہونے کی لڑائی پیچھے دجال آجاوے گا اور اسکی تعبیر راوی کی درمیان **وعن** عبد اللہ بن بسر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین الملحمة
وفتح المدینة ست سنین ویخرج الدجال فی السابعة رواہ ابوداود وقال هذا اصح اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ درمیان جنگ عظیم اور فتح ہونے شہر مذکور کے کہ یعنی قسطنطنیہ ہے چھ برس ہیں اور نکلے گا دجال ساتویں برس میں ف اس حدیث میں اور پہلی حدیث میں
اختلاف ہے لیکن یہ حدیث صحیح ہے جیسا کہ مات نقل کیا ابوداود نے اور کہا یہ صحیح تر ہے ف ع اور حدیث سابق کے اسناد میں کلام ہے اور بعضے
بانی کی مرجح یعنی کہ تعارض ثابت ہے اور جمع ممتنع اور صحیح تر ہی مرجح ہے اور حاصل کہ درمیان فتح عظمیٰ اور درمیان خروج دجال کے چھ برس یا سات برس کا
صحیح تر ہوں اما تنبیہ کی ہی **وعن** ابن عمر قال یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم سلاح وسلاح
قریب من خیبر رواہ ابوداود اور روایت ہے ابن عمر سے کہا قریب ہے مسلمان کہ گھیرے جاویں گے مدینہ مطہرہ میں ف ع یعنی دشمن ہجوم کریں گے اور کو یہاں گھیر لیں گے
مسلمان کنارے ملکی جمع ہونگی درمیان سیاہ و سلاح کی کہ نام ایک جگہ کا ہے قریب خیبر کے یعنی اوکی یعنی کی اندر اور بعضی ثابت ہیں گے اور اوسکی
ظاہر یہ ہے سرحد کے ت یہاں تک کہ ہوگا دور تر سرحد اون کا سلاح اور سلاح نام ایک جگہ کا ہے نزدیک خیبر کے نقل کیا یہ ابوداود نے
ف ع کہ چند منزل ہے اور سلاح ساتھ زبر سین کے اور کبھی کیا ہے اور سکو ساتھ نفع کی
ایک نسخہ میں اور نسخہ میں ساتھ کی ہے **وعن** ذی مخبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ستصالحون الروم صلحا آمنا فتغزون انتم وهم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا
بمرج ذی تلول فیرفع رجل من اهل النصرانیة الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین فیدقه فعند ذلک

سبب جن فرقے اونمیں او سیار ہو ونمیں بسبب سے ہو غفلت کی یا کثرت لہو کی یا فساد تقوی اور بادشاہان وغیرہ کی ودانونپر بسبب کثرت ظلم کی اور مشکوۃ کی اصل نسخہ
مین بعد لفظ رواہ کی سفید چھوٹی ہوئی ہی بسبب بیانی مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نی کہا رواہ ابوداؤد من طریق لم یجزم بھا الراوی بل قال
لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداود نے ایسی طریق سی کہ جزم نہیں کیا ابوداود نے اوس طریق مین راویکو بلکہ کہا نہیں جانتا مین
اوسکو لیکن یہ ہی ایک راوی کی طرف کہ وہ نقل اس اسناد مین ہی مگر ذکر کیا اس حدیث کو موسی بن انس سی اوستی انس بن مالک سی پس اسطرح کہنا دلالت
کرتا ہی ایہام اور اشتباہ پر اور یہ موسی بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہین اور تابعین سی ہین **وعن** صالح بن درہم یقول انطلقنا
حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لھا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد
العشار رکعتین او اربعا ویقول ھذہ لابی ھریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شھداء لا یقوم مع شھداء بدر غیرھم
رواہ ابوداود وقال ھذا المسجد مما یلی النھر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تہی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس
ناگہان وہان ایک شخص کہڑا تہا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہون نے واسطی ہمارے کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب مین ایک بستی ہی کہ کہا جاتا تہا اوسکو ابلہ
ف ح ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہان ہی گی کہا اوس شخص نی کون ہی کہ ذمہ
لی اور متکفل ہو واسطی میری تم مین سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار مین دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطی ابی ہریرہ کے
ہی **ف** ح عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ مین ہی اور مین واسطی برکت حاصل کرنی کی نماز پڑہتی ہین **ت** سنا مینی دوست
اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم مین فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹھاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدین اوٹھین گی یعنی قبروں سی یا مرتبہ مین
ساتھ شہیدوں بدر کے غیر انکی **ع** ح اور یہ کمال تعریف ہے اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدوں کی برابر ہین اور نہین معلوم کہ وہ اس امت کے شہیدون
مین سی ہونگی یا اگلی امتون سی پس جب مسجد ایسی فضیلت وشرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمین فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہوا اور اس سے معلوم ہوتا ہی
کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانونمین اور عبادت دین کی کرنی اونمین فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز ہی اور
اوپر اسکے ہی اور اکثر علما اسیپر ہین اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداود نی اور کہا یہ مسجد اوس جانب ہی کہ متصل ہے یعنی نہر فرات
کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذکر** حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالی
اور قریب ہے کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سراوسکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثالث

فصل تیسری **وعن** شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظ کما قال قال ھات انک لجریء وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اھلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرھا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف
والنھی عن المنکر فقال عمر لیس ھذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال قلت ما لک ولھا یا امیر المؤمنین ان بینک
وبینھا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال
فقلنا لحذیفۃ ھل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا
لیس بالاغالیط قال فھبنا ان نسال حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسالہ فقال عمر متفق علیہ

باب اشراط الساعۃ یہ باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف ح شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہ مین اگر ایسا ہو تو ایسا ہو اور اوسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ تحریک کی علامت اور نشان ایک چیز کا ہے اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے ہے اور ساعت کہتے ہین ایک جز کو اجزا شب و روز سے اور یعنی وقت حاضر سے ہی اور ہی قیامت کو یا بہ باعث اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا مبہم ہی اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہے اشراط ساعت کو ساتھ چھوٹی امور کے کہ واقع ہوں پہلے قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون اونکی لوگ مانند جنی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنے کی بیچ بنانے اونچی اونچی مکانوں کو اور کثرت قتل او زنا اور پینے شراب کے اور قلت مردونکی اور کثرت عورتون کی اور ضائع کرنے امانت کی اور کثرت لڑائیوں اور فتنوں کی اور مانند اونکی کی کہ اس باب مین مذکور ہین وہ تفسیر اشراط کی ساتھ اس معنی کی یہ ہین کہ بڑی علامتین متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آئندہ مین مذکور ہین وہ اور یہ ہی کہتے ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شی اور زوال مال اور چھوٹی مال کی ہی آیا اور باعث لوگونکی انکار کرنے کا اوسی سے یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور چیزین جو علامت ہین مراد یہ ہی کہ بہت واقع ہونا اور پھیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق لیکن اس باب مین امام مہدی کے ہی نکلنے کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتھ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگے اسکا جواب ہے یہ کہ ذکر مہدی کا یہاں بتقریب ذکر لڑائیوں اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آئندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعۃ ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد وفی روایۃ یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا اونسی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی تحقیق نشانیوں قیامت کی سے یہ ہی کہ اوٹھایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹھ جانے علما کی یا بسبب کم رغبت ہونے اونکی کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانوں کی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کم حیائی کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع پینا شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فساد ونکی بیچ بلاد و عباد کے اور کم ہونگی مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگے عورتین ف ع کہ جنسے نہین سرانجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا کثرت غم ہم کا اور حاصل کرنے دنیا ردی و ہمکات یہان تک کہ ہوگا واسطے پچاس عورتونکے ایک مرد خبرگیری کرنی والا ف ع یہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیبیان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہے کہ مائین دادیان اور بہنین اور بیٹیان اور خالائین اور بیبیان و غیر ذاتی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبرگیران اونکا ہوگا ت اور ایک روایت مین بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی یہ عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پیدا ہوگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعۃ کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی تحقیق پیدا ہونگی پہلے قیامت کے جھوٹے پس پرہیز کرو اونکی شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع مراد جھوٹونسے یا تو وہ ہین کہ حدیثین جھوٹی بناوینگے اور یا وہ دعوی پیغمبری کا کرینگے اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگے اور مذہبین فاسد اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگوں کی طرف نسبت کرینگے اور گمان کرینگے کہ طریقہ حق اور راہ سنت کے یہی ہے نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین ہے کو بیچ صحیح مسلم کے ولیکن آیا ہے بیچ بعضے روایتوں غیر اوسکی مین اور بعضوں نے کہا کہ قول جابر کا ہے انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہے بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے **وعن** ابی ہریرۃ قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعۃ قال اذا ضیعت الامانۃ فانتظر الساعۃ قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ

فی وسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تھی یعنی کسی امر مین صحابہ سی تو ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جب ضائع کی جاوی
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تکلیفین شرع کی اور احکام دین کی ہین جیسی کی اللہ تعالی نی فرمایا انا عرضنا الامانۃ الخ یا حقوق لوگون
اور امانتین انکی اور مراد یہ کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیوب کی کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی ہوویں
اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین انمین سی ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہا اونہون نی کس طرح لوگ خیانت کرین گی ت کہا اعرابی نی کہ
اسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہو
قیامت کا نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح مراد نااہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردون کی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور یہی ہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کر اسپر تمام صاحبان امر و شان اور ارباب
ہر قسم تدریس اور تقوی اور امامت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کی ہاتھ پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہو جاوینگی اور لفظ وسد ساتھ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی ساتھ ہی یعنی تکیہ کیا اور جسکو کوئی کام سونپا ہو گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یکثر المال ویفیض
حتی یخرج الرجل زکوة ماله فلا یجد احدا یقبلها منه وحتی تعود ارض العرب مروجا وانهارا رواه مسلم وفی روایة
قال تبلغ المساکن اهاب او یهاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ صفت تفسیری یعنی بہی گا اور جاری ہوگا کثرت سی اتنی کہ ہر جانب سی مانند نالہ کی بہتا پہیل
جاویگا خلق اوسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوة اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کرے اوسکو اوس سی یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی رغبت کی اوسکی طرف بسبب تشویش حال کی اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبزہ و باغ و بہار اور نہرون ت نقل کی یہ مسلم نی اور یہ ایک روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتھ زیر ہمزہ کی اور زبر کی اور یہاب ساتھ زیر یہ کی
اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھ زبر کی اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کی اور لفظ توزیع کی لیی ہی اور مراد کثرت عمارت ہی اور گمان ہوا ہی
شیخ نی لکھا ہی کہ اہاب ساتھ زیر ہمزہ کی بر وزن سحاب کی کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ اہاب کی ساتھ نہین کی ہی **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده وفی روایة قال یکون
فی اخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عدا رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اس سی امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقون کو خوب دیا کریگا
نہین گنیگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہماری کی اور گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بیشمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بھر کر اور نہ گنیگا اوسکو نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال و غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس کی
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضر فلا یاخذ منه شیئا
متفق علیه اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کھلجاویگا گنج سونی کی سی ف ح یعنی پانی
فرات کا خشک ہو جائیگا اور اوسکی نیچی سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہئی کہ نہ لی اوس سی کچھ نقل کیا
بخاری اور مسلم نی ف ح ایسی کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور قتال کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور بعضون نی کہا ایسی لی کہ لینا اوسکا

سے باہی ہیں موجب اسکی فاقات و بلیات کا ظاہر ہوا وہ ایک نشانی ہی نشانیوں قدرت الٰہی سے اور بعضون نے کہا اس سبب سے ہے کہ وہ مال مغضوب ہے مکر و
شرمال رہتا۔ ونکے پہر انتفاع اوس سے حرام ہوگا **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات
عن جبل من ذهب يقتتل الناس عليه فيقتل من كل مائة تسعة وتسعون ويقول كل رجل منهم لعلي أكون
الذي أنجو رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل
جاویگی فرات پہاڑ سونیکا سے ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ متحد ہیں اور روایت متعدد پس معنی یہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کی ہوگا سونے
سے اور احتمال ہے کہ سونا غیر اول کا ہو اور ہو پہاڑ کان سونیکی ت لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنے اور لینے پر پس ماری جاوینگی ہر سو میں سے ننانوے اور
کہیگا ہر شخص اونمین سے شاید کہ میں ہوں وہ شخص کہ نجات پاؤں نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی ہر شخص امید کریگا کہ میں نجات پاؤنگا اور مال لونگا پس
توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تقيء الأرض أفلاذ كبدها أمثال الأسطوان من الذهب
والفضة فيجيء القاتل فيقول في هذا قتلت ويجيء القاطع فيقول في هذا قطعت رحمي ويجيء السارق فيقول في هذا قطعت يدي ثم يدعونه
فلا يأخذون منه شيئا رواه مسلم اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی
جگر اپنی کی ف ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتھہ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کا ہی ساتھہ زبر فے اور ذال کی آخر میں یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول میں اور تشبیہ دیا
ہیں افلاذ ساتھہ جگر اونٹ کا اور فلذۃ ساتھہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونا اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتھہ ٹکڑون جگر کی اسلئے کہ جگر
زمین کی بیچ میں ہی کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور محبوب تر ہی جیسے کہ جگر محبوب تر اور عزیز ہی جیسے پیٹ میں ہی چہپی ہوئی پس ظاہر کریگی اور نکال ڈالیگی زمین خزانون مخفی کو اپنی
پیٹ میں سی طرف پیٹہ اپنی کی ت مانند ستونوں کی سونے اور چاندی سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگونکو واسطی مال کی پس کہیگا بیچ طلب کرنی
اسکی کے قتل کیا میں لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک و احسان کا اپنی خویش سی پس کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا میں حق ناتیدارون کا
اور آویگا چور پس کہیگا بیچ مانند اسکی کاٹا گیا ہاتہہ میرا ف ح یعنی یہ مال ایسی چیز ہے کہ بیچ محبت اور خواہش اسکی یہ گناہ کیے میں اور محنتیں دیکھیں میں نے اور
اب کچہہ کام نہیں آتا اور حاجت نہیں رکہتی ہم ت پہر چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہ لینگی اوس سے کچہہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تذهب الدنيا حتى يمر الرجل على القبر فيتمرغ
عليه ويقول يا ليتني كنت مكان صاحب هذا القبر وليس به الدين إلا البلاء رواه مسلم اور روایت ہے اوسی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ میں ہے نہیں جاویگی اور نہیں فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس
لوٹیگا اوسپر اور کہیگا اے کاشکے ہوتا میں جگہ اس قبر والی کی اور نہیں ہوسکا دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نے ف ح اس عبارت کی دو معنی کہی ہیں
ایک تو یہ کہ مراد دین سے عادت ہے اور دین بمعنی عادۃ کی بہی آیا ہے پس معنی یہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہیں ہے لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت
اور نہیں ہوگی باعث اسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمیں ہوگا اور دوسرے یہ کہ دین سے مشہور معنی اوسکے ہیں اور معنی اسکی یہ کہ نہیں ہیگا وہ لوٹنا اور آرزو
کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پیدا ہوا اوسکو دین میں بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سے پہنچی ہوگی اور ہوسکتا ہی کہ معنی یہ ہوں کہ اور نہیں لوٹیگا
قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کہ دین میں کہ اوسکی ساتھہ نہ رہا ہوگا اور دین بسبب فتنے اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نہ رہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا واللہ اعلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز تضيء أعناق الإبل
ببصرى متفق عليه اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعۃ یومئذ اقرب من الناس من یدی ہذہ من راسک روایت ہی عبداللہ بن حوالہ سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جہاد کرنیکی لیی تاکہ غنیمت لاوین ہم ف ع اور کچہ جنس مال سی حاصل کرین غالبا وہ قوم محتاج و مشقت مین تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ وہ اپنی لیی پیدا کرین کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیی کہ غزا کا صریحا نہ کیا اور غنیمت ہی کی ذکر پر اقتصار کیا ت بہیجا
ہمکو اوپر قدموں ہمارے کی یعنی پیادہ پا بہیجا بسبب نہ قدرت ہونے کی سواریوں پر پس پہری ہم یعنی جہاد سی سالم و باامن پس نہ لائی ہم غنیمت کچہ یعنی پہری
غمگین اور پہچانا حضرت نی اثر مشقت و محنت کا بیچ چہرون ہمارے کی یعنی پہچانا اثر مشقت والم کا نپانی غنیمت کا اور اثر غم اور خجالت کا دریافت کیا پس کہڑے ہوئے
ہم مین یعنی واسطی خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنی کی ہماری لیی پس کہا یا اللہ نہ چہوڑ ان سوپنے کام انکی طرف امیر کی پس ضعیف ہونگا مین انسی ف
ع یعنی نہین اٹہا سکنی کا انکا غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان پیدا کیا گیا ہی ضعیف اور عاجز ہی اپنی ہی نفس کے خبرگیری
سی چہ جائی غیر کی اور ادلیبی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا مین اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین ابدا اور فرمایا اللہ تعالی نی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ماشاء اللہ اور یہ ہے توحید سی کہ مذکور ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ مین اور ابن عدی نی کتاب کامل مین حدیث نقل کی ہی کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتی ہین ہر سال موسم مین پس منڈہتا ہی ہر ایک انمین سی سر یار کا اور جدا ہوتی ہین دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ
ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور ہرگاہ کہ حضرت قریب ہے اسکی کہنی تہی مقدم کیا
انکی کام نہ سونپنی کو طرف حضرت کے اول پہر فرمایا ت اور نہ چہوڑ انکو طرف نفسوں انکی کی کہ عاجز آوینگی اپنی نفسونکی مہمات سرانجام کرنی سی اور تاکہ
انکو اور انکی کامونکو طرف لے لوگی اور محتاج نکر انکو اور نکالہ اختیار کرینگی اور مقدم کہینگی لوگ اپنی حاجتونکو انکی حاجتونپر ف ع جیسی کہ جبلت بشری
اور عادت گرفتاروں نفس کی ہی معنی اور حاصل تمام کلام کا یہ ہی کہ نہ سونپ امور انکی میرے طرف کہ مین نہین سرانجام و کفایت کرسکتا انکی امورکو اور نہ سونپ
انکو انکی نفسونکی طرف کہ عاجز ہونگی اپنی نفسونکی خبرگیری سے بسبب کثرت شہوت اور تیرگی نفسوں اپنی کی اور نہ انکو لوگونکی طرف سونپ کہ مقدم کہینگے اپنی
نفسونکو انپر پس ضائع کرینگی انکو بلکہ وہ بندی تیرے ہین کر انکی جو کچہ کہ کرتی ہین تو اپنی غلاموں کی اور اسمین تعلیم و تنبیہ ہی آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام
اپنی اللہ کو سونپین اور کسی پر بہروسا نکرین اور نظر رکہین اسپر کہ جو کوئی بہروسا کرتا ہی اللہ پر کفایت کرتا ہی وہ امر دین اور دنیا اسکی کو جیسی کہ فرمایا ومن
یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار کہ گفت منم از تو بہتر کار ساز کہا عبداللہ بن حوالہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہے پہر کہا آنحضرت نی ہاتہ اپنا
دست مبارک اپنا میری سر پر پہر فرمایا اے بیٹی حوالہ کی جسوقت کہ دیکہی تو خلافت کہ خلافت نبوت کی تحقیق اتری ہے زمین مقدسہ مین یعنی بیت المقدس مین شام تک
جیسی کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت مین پس جان کہ تحقیق قریب پہنچی زلزلی ف ع یعنی واقع ہوتا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہین کہ وہ ایک
شیء عظیم ہی اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نی بہی ساتہہ قول اپنی کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے ت اور بلابل ف ع بلبلہ ساتہہ زیر کے
یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسے ت اور نزدیک پہنچی امور بڑی یعنی علامات قیامت سے اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے اس ہاتہہ میرے سے
طرف سر تیری کی ف ع اور وقوع اسحال کا اخیر زمانہ مین ہوگا وقت فتح ہونی بیت المقدس کے جیسی کہ حدیثوں مین گذرا اور اصل نسخہ مین بعد لفظ اوہ
کی سیا چہوٹا ہوا ہی اور زیرکی یہ عبارت لاحق کی ہی ابوداؤد و اسنادہ حسن رواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانۃ مغنما والزکوۃ مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراتہ وعق امہ وادنی صدیقہ
واقصی اباہ وظہرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلۃ فاسقہم وکان زعیم القوم ارذلہم
واکرم الرجل مخافۃ شرہ وظہرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن اخر ہذہ الامۃ

یا باقی رہے شبہ کی ساتھ غالب ہے مغفرت و شفاعت کے برکت انکی خدمت کے چنانچہ روایت کی ہی ابن عساکر نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث مرفوع کہ نہ
پہونچے اصحاب کی تئیں آفت یعنی لغزش بخشیگا اللہ اسکو واسطے انکے سبب بقا و نکی کی ساتھ میرے انتہی پس ہم باوجود لغزش گناہوں کی قسم کھاتے ہیں کہ کبھی جگہ
نہ پاوینگے امید رحمت ربی کی اور شفاعت نبی کی صلی اللہ علیہ وسلم تو کیونکر ہونا کا بڑا اس امت کے ہیں کیا خوب ہیں وہ لوگ کہ یاد کرتے ہیں انکو عیب انکا لوگونکی عیبسے اور فرمایا آنحضرت
نے کہ مذکور کرو صحبتی اپنی کو مگر ساتھ خیر کی اور فرمایا حضرت نے جبکہ ذکر کیے جاویں اصحاب میرے پس روکو زبانیں اپنی اور فرمایا محبت ابو بکر و عمر کی ایمان ہے اور بغض
انکا کفر ہے اور دشمنی کو کفر ہے اور محبت انصار کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور محبت عرب کا ایمان سے ہے اور بغض انکا کفر اور جس نے برا کہا میری صحابہ کو اوسپر لعنت ہے
اللہ کی اور جس نے حفاظت کی میری حکم کی انکی حق میں پس میں محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کی ت یعنی منتظر رہو نزدیک ہے کی ان چیزوں کے کرنے
کی ایک چیز کی یعنی شدت کی ہوا ہوگی اور زلزلہ زمین کی اور دہنس جانی کی اور صورت بدل جاننگی اور پتھر برسنی کی اور منتظر رہو اور
نشانیوں قرب قیامت کی کہ پی درپی پہنچینگے مانند لڑی جواہر وغیرہ کی کہ توٹ جاوی ڈورا اوسکا پس گر پڑیں لگیں پے در پے اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے

وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا فعلت أمتي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء وعدّ
هذه الخصال ولم يذكر تعلّم لغير الدين وقال وبرّ صديقه وجفا أباه وقال وشرب الخمر ولبس الحرير رواه الترمذي اور روایت ہے علی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کریگی امت میری پندرہ باتیں اترے گی اوسپر بلا و فتنہ کہ مذکور ہوا اور گنیں آنحضرت نے وہ باتیں ف ح کہ مذکور
ہوئیں اوپر کی حدیث میں اور یہ قول صاحب مصابیح کا ہے یعنی کہ ذکر کیں ترمذی نے دونوں حدیثیں پے در پے اور شمار کیں بیچ ہر ایک کی اون دونوں
سے پندرہ پندرہ چیزیں وہاں ت اور ذکر نہ کی یعنی علی نے یہ بات کہ سیکھا جاویگا علم واسطے غیر دین کے اور اولاختلاف ان دونوں حدیثوں میں سے کہ کہا
حضرت علی نے بجای اوس کے اور سلوک کریگا دوست اپنے سے اور بجای اطاعت ماں کی ظلم کریگا باپ اپنے پر اور کہا بجای شراب تاڑی کی اور پی جاوینگی
شرابیں یعنی اس روایت میں ساتھ لفظ واحد کی ہے اور کہا بجای تعلم لغیر الدین کی اور پہنی جاوینگی ریشمی کپڑی نقل کی یہ ترمذی نے ق ع اور کہا صاحب
مختصر نے کہ یہ بعض کی ہے اور یہ غیر صحیح ہے اسلیے کہ لعن مذکور ہے حضرت علی کی حدیث میں پس صواب یہ ہے کہ بدلی تعلیم لغیر الدین کے ہے پس مطابق ہوجاتی ہیں دونوں
عدد دونوں روایتوں میں پس صحیح ہوا قول طیبی کا انہ عد فی کل واحد منہما الاعداد الخمسۃ عشر وبطل قول صاحب المختصر ان المجموع خمسۃ عشر واما المذکور فی الحدیث السابق
فستۃ عشر انتہی

وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من أهل
بيتي يواطئ اسمه اسمي رواه الترمذي وأبو داود وفي رواية له قال لو لم يبق من الدنيا إلا يوم لطوّل الله ذلك اليوم حتى
يبعث فيه رجلا مني أو من أهل بيتي يواطئ اسمه اسمي واسم أبيه اسم أبي يملأ الأرض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فنا ہوگی دنیا یہانتک کہ مالک ہووے گا عرب کا ایک شخص اہل بیت میرے سے موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے کے ف ح م
یعنی اسم اوسکی مطابق اسم میرے کے ہوگی کہ وہ محمد مہدی ہیں کہ نام اونکا محمد ہوگا اور لقب مہدی اور تخصیص عرب کے بسبب اصالت اور شرافت انکی ہے ہی الا اور حدیث میں
آیا ہے کہ مالک تمام دنیا کی ہونگی خواہ عرب ہو یا عجم اور ظاہر تر یہ ہے کہ اقتصار کیا ذکر عرب پر اسلیے کہ مطیع ہوں عرب کے پس تقدیر کلام یہ ہے کہ یہانتک کہ مالک
ہووے عرب کے اور انکی تابع اونکی ہیں اہل اسلام سے یعنی جو کہ مسلمان ہوں یا یوں کہ عرب ہی ہیں ت نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود
میں یوں ہے کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ باقی رہیگا دنیا سے مگر ایک روز تو البتہ دراز کریگا اللہ تعالی اوس روز کو یہانتک کہ بھیجیگا
اللہ تعالی اوس میں ایک مرد کو میری نسبت سے یا فرمایا میری اہل بیت میں سے ق ع یہ شک راوی ہے اور اختلاف ہے اس میں کہ وہ اولاد حسن
سے ہونگی یا اولاد حسین سے اور ظاہر تر یہ ہے کہ باپ کی جانب حسنی ہونگے اور ماں کی جانب سے حسینی ت موافق ہوگا نام اوسکا نام میرے سے اور نام او

باپ کا موافق نام باپ پیغمبر کی ف ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ اوسمین دلیل ہی شیعہ پر کہ وہ کہتی ہین کہ مہدی موعود قائم منتظر ہی وہ محمد بن حسن
عسکری ہین ت بھر دیگا ساری دنیا مین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد زمین والی اوسکی ہین داد وعدل سی ف ع یعنی قسط بمعنی
نزدیک بعضی کے ہمعنی تمام وجور کی چنانچہ صراح مین ہی قسط داد وعدل عدل ادود داد دونو داد اور وہ دونو ہمعنی جور کی ہین جور ظلم وستم کرنا کہتی ہین اور
اصل اوسکی ہی کشادہ ایک چیز کا غیر محل اوسکی مین گویا مراد حدیث مین تاکید ہی تکرار ہی یا یہ کہ تغایر ہو اونمین کہ مراد قسط سے داد دینا ہو لوگون کو دنیا مین اور
اوسکی برابر حقوق مین کرنی اور ظلم داد خواہون کو نہ دینی اور جور برابر حقوق نہ کرنی واللہ اعلم **وعن** ام سلمۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول المھدی من عترتی من اولاد فاطمۃ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا اونہوں نی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
کہتی مہدی عترت میری سی ہی اولاد فاطمہ سی نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع عترت ساتھ زیر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ گذر گئے
ہین اور جو کہ آگی پیدا ہونگی جیسا کہ صراح مین ہی کہ عترت خویش اور نزدیک مرد کی اور نہایہ مین ہی کہ عترت مرد خویش اور خویش آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہین اور بعضی
نی کہا نزدیک اہل بیت مین ہی یعنی اولاد اونکی اور بعضون نی کہا کہ قریش سب عترت ہین اور مشہور یہ ہی کہ عترت وہ کہ حرام ہی اونپر زکوۃ اور وہ بنو
ہاشم ہین اور بموجب تمام قولونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمۃ تعیین ہی معلوم ہوا کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سی ہین **وعن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف یملأ الارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما وجورا یملک سبع سنین
رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مہدی میری اولاد مین سی ہی روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی ہوگا
زمین کو عدل وداد سی جیسی کہ بھری گئی ہی ظلم وستم سی مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع اور آگی جو قول راوی کا آتا ہی یعنی او
تسع سنین وہ شک ہی راوی سی احتمال ہی کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ آگی آتی ہی ابو داؤد ام
سلمہ سی اور احتمال ہی یہ کہ جو شک کا ورد الا گیا ہو شک اور نہین ذکر کیا اوسکو اور کتفا کیا ساتھ یقین کی واللہ اعلم **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قصۃ المھدی قال فیجیء الیہ الرجل فیقول یا مھدی اعطنی اعطنی قال فیحثی لہ فی ثوبہ ما استطاع ان یحملہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابو سعید سی نبی سی بیچ قصہ مہدی کی کہ فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل وداد اوسکی کی پس آویگا مہدی کی پاس ایک شخص پس کہیگا اے مہدی دی
مجھکو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کی لیے ہی فرمایا آنحضرت نی پس لپ بھر دیگا مہدی اوس شخص کی لیے بیچ کپڑی اوسکی اسقدر کہ اوٹھا سکی وہ اوسکو نقل کی
یہ ترمذی نی ف ع یعنی بسبب بی شمار دینگی اوسکو دینار و درہم بسبب نہ کہتی حرص اوسکی کی مال پر پس بی پرواہ کر دینگی اوسکو سوال سی اور بچا
کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سی **وعن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفۃ فیخرج
رجل من اھل المدینۃ ھاربا الی مکۃ فیأتیہ ناس من اھل مکۃ فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف
بھم بالبیداء بین مکۃ والمدینۃ فاذا رأی الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق فیبایعونہ ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب
فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث کلب ویعمل فی الناس بسنۃ نبیھم ویلقی الاسلام بجرانہ فی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی
ویصلی علیہ المسلمون رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ام سلمہ سی اونہوں نی نقل کی نبی سی کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف و نزاع یعنی بیچ ما بین اہل حل و عقد کی نزدیک مرنی
خلیفہ کی ف ع زمانہ مین ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہی کہ وہ حکومت سلطانی ہی ت پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ مین سی ف یعنی سید وا
مکرر و جا کے لیعنی منصب امارت کی یا ڈر سی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمین اور مراد مدینہ سی مدینہ ہی یا وہ شہر کہ اوسمین خلیفہ ہوگا ت درحالیکہ بھاگنی والا
جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیے کہ وہ جای امن ہی اور اوس شخص کے کہ پناہ پکڑی ساتھ اوسکی اور عبادت گاہ ہی ہر شخص کا اور وہ شخص مہدی ہو

بدیل لانی ابو داود نے اس حدیث کو باب المہدی مین ت پس آوینگی اونکی پاس لوگ اہل مکہ سی یعنی بعد ظاہر ہونی امر اونکی کی اور پہچانینگی قدر اونکی کا پس
نکالینگی اونکو یعنی اونکی گہر سی اور امام بنائینگی اونکو بجز خواہش و الحاح حال آنکہ وہ ناراضی ہونگی امامت سی بخوف فتنہ کی پس بیعت کرینگی لوگ اونسی
درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کی اور بہیجا جاویگا طرف اس شخص کی ایک لشکر شام سی یعنی بادشاہ کہ اوسوقت مین شام مین ہوگا ایک لشکر واسطی جنگ و
قتال امام مہدی کی بہیجیگا پس دہنسایا جاویگا وہ لشکر بیدا مین کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی ف ح بیدا لغت مین یعنی جنگل اور زمین ہموار کی ہی
اور مراد اس لشکر سی لشکر سفیانی کا ہی اور قتال فتنہ امارت سفیانی کا ہی کہ ایک علامتون خروج امام مہدی کی سی ہی اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین قریب
تواتر کی ایک اونمین سی حدیث صحیح ہی کہ روایت کی گئی ہی امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا سفیانی اولاد خالد بن یزید بن ابی سفیان اموی کی سی ہی ایک مرد کلان
سر چیچک رو ہوگا منہ سفید آنکہ مین ایک تل ہوگا جانب دمشق سی اور اکثر تابعین اوسکی ایک قبیلہ مین سی ہونگی کہ نام اوسکا کلب ہی بہت مار ڈالا ہوگا وہ لوگونکو یہانتک کہ
عورتونکی پیٹ پہاڑ کر بچونکو مار ڈالیگا اور جب خبر حضرت مہدی کی سنیگا ایک لشکر اونکی جنگ کی لیئی بہیجیگا پہر وہ لشکر شکست پاویگا بعد ازان سفیانی آپ ساتھ
لشکر کی کہ ہمراہ اوسکی ہوگا واسطی جنگ مہدی کی روانہ ہوگا بیچ اوس موضع کی کہ نام اوسکا بیدا ہی ساتھ لشکر کی زمین مین دہس جاویگا اور کوئی اونمین سی نجات نہین
پاویگا مگر وہ شخص کہ یہ خبر مہدی کو پہنچاویگا ت پس جب دیکہینگی اور جانینگی لوگ یہ حال اور سنینگی خبر ہلاک ہونی سفیانی کی آوینگی مہدی کی پاس ابدال ولایت شام
سی اور جماعتین اہل عراق سی پس بیعت کرینگی وہ مہدی سی ف ح ابدال ایک قوم ہین کہ برپا رکہتا ہی خدا تعالی اونکی برکت سی زمین کو اور وہ ستر تن ہین چالیس
تن شام مین اور تیس غیر اوسکی مین اور انکا نام ابدال اسلیئی کہ جب کوئی اونمین سی مر جاتا ہی تو اوسکی بدلی مین اور لوگونمین سی جگہ اوسکی بدل دیتا ہی اللہ تعالی اور یا اسلیئی
یہ نام ہی کہ بدل ڈالی ہین انہون نی اخلاق بری ساتھ اخلاق پسندیدہ کی اور ذکر اونکا حدیثون مین آیا ہی اور سیوطی نی بیچ شرح سنن ابی داود کی کہا کہ ذکر ابدال کا
صحاح ستہ مین نہین آیا مگر اسی حدیث مین نزدیک ابی داود کی اور حاکم نی بہی اوسکو روایت کیا ہی اور تصحیح کیا ولیکن سیوطی نی جمع الجوامع مین غیر صحاح ستہ سی
بیچ ذکر ابدال کی بہت سی حدیثین لائی ہین اکثر حدیثون مین ذکر عدد چالیس کا ہی اور بعضی مین تیس کا اور ایک حدیث امیر المومنین علی سی لائی ہین کہ ابدال نی اس درجہ
کو بسبب نماز اور روزی اور صدقہ کی نہین پایا ہی اور سبب اوسکی تمام لوگون سی ممتاز نہین ہوئی بلکہ بسبب سخاوت نفس اور سلامتی دل اور خیر خواہی مسلمانونکی پایا اور فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آپ علی میری امت مین خوب وہ لوگ ہین کہ جو صفت ابدال کی ہون [illegible] کی شرح سی ہی اور اور حدیث مین معاذ بن جبل سی آیا کہ جس
مین تین صفتین ہون جملہ ابدال سی ہی رضا بقضا اور صبر ممنوعات سی اور غصہ کرنا بیچ دین خدا کی اور امام غزالی احیاء العلوم مین لائی ہین کہ جو کوئی یہ دعا ہر روز
تین بار پڑہی اللہم اغفر لامۃ محمد اللہم ارحم امۃ محمد اللہم تجاوز عن امۃ محمد اوسکی لیئی درجہ ابدال کا لکہین اور حاصل کیئی جو کوئی یہ تین صفتین ٹال اولی اور [illegible] خلق کا ہو تو
ابدال وہین سی ہی اور مراد ساتھ عصائب اہل عراق کی بہی ایک قوم ہی مردان خدا سی کہ انکا نام عصائب ہی جیسی کہ ابدال اور امیر المومنین علی سی آیا ہی کہ ابدال
شام مین ہوتی ہین اور نجبا مصر مین اور عصائب عراق مین اور بعضی کہتی ہین کہ مراد عصائب سی نیک اور زاہد اور عابد لوگ نہین ہین اور عصب الکتوم لغت مین قوم
کی نیکونکو کہتی ہین ت پہر ظاہر ہوگا ایک مرد اور قریش سی مخالف مہدی کا ماموں اوسکی یعنی ننہیال اوسکی قبیلہ کلب سی ہوگی کہ ایک قبیلہ ہی مشہور
عرب مین اور دحیہ کلبی اسی قبیلہ سی تہی پس بہیجیگا وہ مرد طرف مہدی کی اور تابعون اونکی کی ایک لشکر اور ڈہونڈیگا ننہیال اپنی سی کہ بنی کلب ہین پس غالب
آوینگی مہدی اور تابع اونکی اوس لشکر پر اور مذکور فتنہ لشکر کلب کا ہی کہ یہ بہی علامت خروج مہدی سی ہی اور کام کرینگی مہدی لوگونمین موافق سنت اور روش پیغمبر
اونکی کی کہ محمد رسول اللہ ہین اور ڈالیگا دین مسلمانی گردن اپنی زمین پر ف ح یعنی ثبات اور قرار پاویگا جیسی کہ اونٹ جب بیٹہتا ہی اور آرام پکڑتا ہی
تو پہیلا دیتا ہی گردن اپنی اور جران ساتہ زیر جیم کی اور فتح رے کی اور نون کی آخر مین آگا گردن اونٹ کا جانب ذبح سی تا جگہ نحر اوسکی کی کہ بیچ وقت بیٹہنی
اور قرار پکڑنی کی اوسکو زمین پر رکہتا ہی اور یہ میان کنایہ ہی قرار پکڑنی اسلام کی سی کہ ہرج مرج درمیان مین سی اوٹہ جاویگی اور جنگ و جدال سی نشان نہ رہیگا

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاوینگے اور استقامت پکڑینگے بخلاف درمیان مین نہی ت پس مہر نکلی مہدسات برس پہر وفات کر
وہ اور نماز پڑھینگے اوس پر مسلمان نقل کی یہ ابو داؤد ف ح جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہین پس بعضون کی تو ارادہ ملک کا یہ
یعنی ہدایت والی ہین پس مسیح تم کو اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوئے اوس پر ایک جماعت اور باشون کی اور ارادہ کیا فسا
پس ماری گئی وہ اور راحت پائی اوس سے شہرون نے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتھ مہدویہ کے کہ نہایت جاہل تھی اعتقاد اونکا یہ تھا کہ مہدی موعود
ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا جنپی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون مین سے یہ ہے تھی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہ ہو
چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اور امر کیا قادر ہونے کے قتل اونکے پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد شیعہ کا کہ مہدی محمد بن حسن
عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چھپ گئے ہین لوگونکی نظر وسے اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگی اپنی وقت مین اور حکم کرینگی اپنی سرداری مین تنہے اور قول اونکا
بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوی ہین علم کلام کی کتابونمین اور تصریح ہی کتاب رد روافض مین کہ اونکو سمعی
انتقال فرمایا **وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ** قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَاءً يُصِيبُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ حَتّٰى لَا يَجِدُ الرَّجُلُ مَلْجَأً يَلْجَأُ اِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ
فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِيْ وَاَهْلِ بَيْتِيْ فَيَمْلَأُ بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا يَرْضٰى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْاَرْضِ
لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا اِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَارًا وَلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْهُ حَتّٰى يَتَمَنَّى الْاَحْيَاءُ الْاَمْوَاتَ يَعِيْشُ فِيْ ذٰلِكَ
سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِيْنَ رَوَاهُ اور روایت ہی ابو سعید سی کہا اوسنی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کو کہ
پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائیگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکے ظلم سی یعنی بلا سے کہ پیدا ہوگی ظلم حاکم سی پس بہیجیگا اللہ ایک شخص کو
یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی سبب اوسکے زمین کو عدل
وداد سی جیسی کہ بہر گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سے رہنے والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والی زمین کے یعنی سب جنے
کہ جانور جنگل مین اور مچھلیان پانی مین نہ چھوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرونسی کچہ مگر کہ برسا دیگا اوسکو بکثرت اور نہ چھوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہ
مگر کہ نکالیگی اوسکو ف ح یعنی مینہ بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر آوینگی اور عیش اور زندگانی
خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردونکی ف ح یعنی وجود اور حیات اونکیکی اور کہینگی کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ تک تا عیش
ونشاط وکامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر بمعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی
اونکو اور یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا زا احتمال ہی واللہ اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس حال مین دنیا
مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت نے مبہم کہا اور اور وقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ
رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُوْرٌ يُوَطِّنُ اَوْ يُمَكِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ اَوْ قَالَ اِجَابَتُهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ نکلیگا ایک شخص پیچہے ماوراء النہر کی یعنی اوس شہرون مین سی کہ پیچہے نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی نام
اوسکا اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ح یہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون
نی کہا ہی کہ مراد اس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بڑے امام مشہور ہین اور پیر مدار ہی اصول حنفیہ کا عقائد حنفیہ مین ت جگہ دیگا اور مستوطن کریگا یا ہمکانا دیگا

وہ حارث ف ع لفظا ممکن میں شک ہی اوسی بالفظا ویعنی دا و کی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب لاموال ازخزانہ و ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا از جہات
اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتھ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا لفظا ل
کا زائد ہی یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونمین سی مانند حضرت ابو بکر وغیرہ
کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی میں ابو طالب بھی اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب و لازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی یا
فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود نی ف ع یہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور معنی یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوس کی
مددگاری میں سو قیاس حدیث سی جو کہ سابق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اس باب میں ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ موافق اونکی
اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی اور منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہونگی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی یُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَشِرَاكُ نَعْلِهٖ وَتُخْبِرَهٗ فَخِذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام
کرینگی درندی آدمیون سی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی
ہوگی اہل و عیال اوسکی نی اوسکی بعد نقل کی یہ ترمذی نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف
ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی
کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا
اور ہو وی دری آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْهَا فَاِنَّ فِیْهَا خَلِیْفَةَ اللّٰهِ الْمَهْدِیَّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ
دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس
حاضر ہو اونمین ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلئی کہ اونمین
خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ میں یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی
کہ ابتدائی ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین میں وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلَی ابْنِهِ الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا سَیِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّكُمْ یُشْبِهُهٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِهُهٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْكُرِ الْقِصَّةَ
اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اونہی کہا علی نی اسحال میں کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی کہ نام رکہا اسکا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق میں فرمایا ابنی ہذا سید لعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور شتاب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سی ایک
شخص کہ نام رکہا جاویگا ساتہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی میں اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری میں ف ع یعنی سب
چیزون میں سب باتون کی ہو الا حد تو نہین مشابہت صورت میں بہی بعضی جہات کی تا بت ہوئی ہی جیسی کہ اوپر گذرا ت پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی
قصہ بہرنی اوس مرد کا زمین کو عدل سی ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیی انتساب مان
کی طرف حسین کو کی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہین

یہ میم اور سین شدہ کی بھی آئی ہی اور بعضون نی کہا کہ رست ونام دجال کا ہی اور مخفف نام عیسی کا آخر کہا ہی کہ نام دجال کا مسیخ ہی ساتھ خا معجمہ کی

بھی آیا ہی **الفصل الاول** پہلی فصل **عن** حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال

ما تذکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترون قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من

مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب

وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ

وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ہم پر اس حال مین کہ ہم ذکر کرتی تھی آپس مین

پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتی ہو کہا اصحاب نی کہ ذکر کرتی ہین ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھوگی تم پہلی اوسکی دس نشانیان پس

ذکر فرمایا دہوین کا **ف** ح یعنی دہوان کہ نکلیگا اور بہر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس دن ٹہیریگا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہو جاوینگی اور کافر مانند مست کے

جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی اور قرآن مین جو سورہ دخان مین آیا ہی یوم تاتی السماء بدخان مبین کہ وہ اسپر محمول ہی بقول حذیفہ اور تابعین اور کی

اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سی وہ قحط ہی کہ قریش پر پڑا تہا آنحضرت کے زمانہ مین حضرت کی دعا سی کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات

برس کا جیسی کہ کیا تو نی مصر یون پر حضرت یوسف کی زمانہ مین پس مبتلا ہوئی قحط مین اور کہاتی تہی ہڈی اور مردار اور دیکہتی تہی ہوا مین ایک چیز مانند دہوین کے

اسلیی کہ بہوک کی سبب ضعف بصر کی ہوا کو مانند دہوین کے دیکہتا ہی اور یہی بہی ہی کہ ہوا قحط سالی مین بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کی بصورت ابر تیرہ کی

معلوم ہوتی ہی مانند دہوین کی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیو نمین سی نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا **ف** ح کہ نکلیگا مسجد حرام سی میان

صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا واخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہی اسپر اور لکہا ہی علما نی کہ وہ چارپایہ ہی کہ درازی اوسکی ساٹھہ گز کی ہو

اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانون کی کہ جبل صفا مین سی پہاڑ کر نکلیگا اور اوسکی ساتھ عصا موسی اور انگشتری سلیمان

کی ہوگی اور کوئی دوڑ مین ساتھ اوسکی نہ پہونچ سکیگا اور اوس سے نہیں بہاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سی اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا

کافر پر سات جہاپ کے اور لکہی گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہی بعضوں نی کہ دابۃ الارض تین بار نکلیگا ایام امام مہدی مین پہر ایام عیسی مین پہر بعد طلوع ہونی

آفتاب کی مغرب سی ذکرہ ابن الملک **ت** اور ذکر کیا حضرت نی اون دس نشانیو نمین سی نکلنا آفتاب کا جانب مغرب کی اوسکی سی چنانچہ بیان اوسکا

حدیث مین آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نی اوترنا عیسی بیٹی مریم کا آسمان سی مین **ف** ح یعنی ملا ہوا ساتھہ امام مہدی کے اور نکلینگے عیسی نزدیک منارہ

سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگے حضرت عیسی دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہی شام مین اور بعضون نی کہا فلسطین مین اور کہا گیا ہی

کہ اول نشانیون مین ہونا دہوین کا ہی پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسی کا پہر نکلنا یاجوج و ماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سے

اسلیی کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسی کی زمانہ مین یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلی مغرب سی پہلی نکلنی دجال کی اور نزول عیسی کے

تو ہووے ایمان مقبول کفار سی اور مطلق جمع کی لیی ہی پس نہین وارد ہوگا کہ نزول عیسی کا پہلی طلوع ہونے آفتاب کے ہی بیان یون کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو

کچہہ کہ آگی آتا ہی کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہی **ت** اور ذکر کیا حضرت نی نکلنا یاجوج اور ماجوج کا **ف** ع ح لفظ یاجوج و ماجوج الف سی ہین اور ہمزہ سی

سی بہی اور یہ دو قبیلے ہین اولاد یافث بن نوح سی اور یہ دونام ہین عجمی اور بعضون نی کہا عربی **ت** اور ذکر کیا تین خسفون کا یعنی دہنس جانی کا ایک خسف

زمین مشرق مین اور ایک خسف مین مغرب مین اور ایک خسف زمین عرب مین **ف** ع کہا ابن ملک نی کہ پایا گیا ہی خسف کئی جگہہ ہون مین لیکن احتمال

ہی اسکا کہ مراد تین خسفون سی زائد اوس سی کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے **ت** اور دسوین نشانی کہ بعد سب کے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلیگی جانب یمن

یعنی ساتھ ہی اوسکے خروج الدابۃ علی الناس او یہ موافق ترہی ساتھ قول حضرت کی و ایہمات اور بعضی ان دونون علامتون مذکورہ مین سے پہلی دوسری کی ہوگی پس دوسری واقع ہوگی پیچھے پہلی اوسکی نزدیک نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی فاصلا ان دونون مین بکثرت ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون مین پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سے متصل اوسکی ہوگا اور وہی بیچ باب تب سے اوپر تقدم تو تاخر ان دو علامتون کی تعیین وارد نہین ہوئی اور مبہم چھوڑ الیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سی کہ بعض انکی یہ ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث ان اولہا خروج الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین نشانیاں ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ نہ تہا ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نی بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تہی پہلی اس سے یعنی توبہ گناہون سی ہی اوسوقت مفید ہوگی وہ تین نشانیاں یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سی اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا **ف** ع ح اس لیے کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی تعیین ہو جائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ اَتَدْرِیْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَاْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ وَلَا يُقْبَلَ مِنْهَا وَتَسْتَاْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِیْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابوذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو ای ابوذر کہ کہان جاتا ہے یہ آفتاب کہا مین اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی نیچے عرش کے **ف** ع کہا بعضی محققین نی کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالے کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کی مراد ساتھ اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کی بعد غروب ہونی کی ہی اور حدیث مین ہے اور اوسپر یہ گمان کرتا ہی کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت وہی جگہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اوپر ایک دن کی سال بہر مین تا تمام ہونی مراد اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا خطابی نی کہ احتمال ہی یہ کہ مراد ہو ساتھ اوسکی یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچے عرش کے مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو ت پہر اذن مانگتا ہی تا اوسکو حضرت حق مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری **ف** ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد استیذان سے طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طریق معہود اور اذن دنیا ساتھ اوسکے ت اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور قبول کیا جاویگا سجود اوس سی اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا آفتاب کو پہر جا جہانسی آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہوگا مغرب ہی کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی اسی سے مراد قول اللہ تعالے کی یہی کہ فرمایا اور آفتاب روان ہوتا ہی واسطے قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی اوسکی ٹہرنیکی جگہ نیچے عرش کی ہی **ف** ح ع کہ بعد غروب کے وہان جاتا ہے اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا ہے اوسکو اور جانا ہی کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور جنین بہی بیچ معنی اس آیت کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچہ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہو متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہے کہ اس طرح کو اصلا ذکر نہین کیا اور کلام طیبی سی بہی شک دلی اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کی سی کہ کہا سنا مین نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدایش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی دجال کے فتنہ سے
روایت کی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ
الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَیْنِ الْیُمْنٰی کَاَنَّ عَیْنَہٗ عِنَبَۃٌ طَافِیَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ نہیں پوشیدہ و تیرے ف ع یعنی چھپا ہوا نہیں ہے اوسکو ساتھ صفتوں کمال کی اور ایمان لائے ہو اوس پر جیسے کہ شرح میں آیا ہے پس گمراہ نہ ہو سبب تجھے
وغیرہ دجال کی پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کی ہے نہ ثابت کرنا اعضا کا یعنی
کی یعنی اللہ سبحانہ منزہ آدمیوں سی نہیں اور اوسکی آنکھ جیسے کہ آدمیوں کی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھ کا
اوسکی دانا انگور کا سا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھ ی کی ہے اور ہمزہ سے بھی روایت کیا گیا ہے یعنی بلندی کی اور نہیں منافات
اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی کہ لیست بناتیۃ ولا جحراء یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست ہوئی ہو واسطے امکان جمع ہونے دونوں وصفوں کی
اختلاف دونوں آنکھوں کی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا توربشتی نے کہ بیچ اون حدیثوں کی کہ وارد ہوئی ہیں دجال کی وصف میں کلمات متنافیہ یعنی
کہ مشکل ہے توفیق اونمیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمیں سی علٰحدہ اوس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھ اوسکی طافیہ یعنی
اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ جحراء اور توفیق اونمیں کہ
وصفوں کا بحسب اختلاف دونوں آنکھوں کی ہے یعنی ایک ویسی ہوگی اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ ہے جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا داہنی آنکھ کا
حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا اور سیر یا جستہ موٹا ہوگا اور یہ بھی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا بائیں آنکھ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ
یہ ہے کہ ایک آنکھ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہ کہا جاوے ہر ایک آنکھ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل میں عیب کی
پس اوسکی آنکھ داہنی بھی عیب دار ہے اور بائیں بھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ
الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ ک ف ر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے
کا کسی پر تعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلے قیامت سے نکلے گا اور جو کہ وقت قائم ہونے قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنے اوسکا بھی متعین
ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار بیچ ذات
اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا عوام کی سمجھانے کی لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم میں آجاوے جیسے کہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم
دونوں آنکھوں اوسکی کی لفظ کفر کاف ح ع مصابیح اور مشکوٰۃ کی نسخوں میں ان تینوں حرفوں کو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہوا ہے گویا دجال کے ماتھے پر
سی لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے
اس امت کی حق میں کہ ظاہر کر دی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اوسکی کی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِہٖ نَبِیٌّ قَوْمَہٗ اِنَّہٗ اَعْوَرُ وَاِنَّہٗ یَجِیْءُ مَعَہٗ بِمِثْلِ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ
فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّھَا الْجَنَّۃُ ھِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ کَمَا اَنْذَرَ بِہٖ نُوْحٌ قَوْمَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھ اوسکے کسی نبی نے اپنی قوم کو
دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکے ساتھ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی

وقعہ میں جسکو کہی گہ جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ع مالیک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہیگا یہ آگ ہی حقیقت میں وہ بہشت ہے یعنی جو کہ اطاعت کریگا اوسکی اور پھینکیگا اوسکو آگ میں مستحق ہوگا جنت کی داخل ہو
کا اسلیے کہ وسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہ ہے کہ وہ دونوں مقام جائیں گی مدخل اونکا اولٹ جاوینگا اوپر جیسیکہ وارد ہوا التبرو خمس یا ضحیت آ
ادخرہ من حمر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیم اور آبجیسی دنیا ہی ہمدر کہ جسکا نام رکہا گیا ہی جنت حجاب سے عذاب فیمن
کی لیے کہ جو قہم مین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالی کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی میں
اور ایسے ہی تانگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب حضور اونکی کی ستار ب اپنی کی مانند سم کی ہی وہم میں سم کی ہی درہم مین اور ناکی دینار مین اور جو کہ
مقصود نہ تہا اکتفا کیا اول ہی پر فقط اور بعضی حدیثو مین ثانی ہی یعنی ذکر ست کا صریح مذکور ہی لیکن یہاں یہ مقصد ہی والتی یقول اما الباری الجنۃ او نار اوسکے
مانند ہی دنیا مین کے نظر مین کہ نعمت کی نعمت ہی اور نعمت کی نعمت محنت اور سکی محنت ہی اور منحتہ اوسکی محنت اور حسن قبیح اوسکا خستت ما مدنیل کا
کہ ما ہی ہو ولکی لیے ت رح اور تحقیق ڈراتا ہوں تمکو جیسیکہ ڈرایا ساتھہ اوسکے نوح نی قوم اپنی کو نقل کی بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح
کی اوسکی واسطے ہونے حکم کی بسبب ہونے اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماءً ونارا فاما الذی یراہ الناس ماءً فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیہا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب اور روایت ہی حذیفہ
اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حالمین کہ اوسکی ساتھہ پانی ہوگا ف ع یعنی دو چیز پیدا ہوگی کہ موتی ہی پانی کی قسم
اسباب جین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتھہ جنت کی پہلی حدیث مین جنت لاویگا طرف ہو اونکو کہ اطاعت کریں اوس کی
ت اور آگ ہوگی ف ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہرا اسکا سبب مشقت کا ہوگا واسطے نہیں جو فت ہوگا اوسکا اوسکو کہ نافرمانی کریگا اوسکی ت پس
جسکو دیکہینگے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگا اور جسکو دیکہینگے لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہیں کہ کردیگا اللہ تعالی
وسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ مبتلا ہویگا اوسکو اور ڈالیگا وہ اوسکو اوسمیں غصہ ہو کر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اوس شخص کو کہ تصدیق کریگا اوس کی آگ جلانیوالی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ جو کچہہ ہی اونکی ظاہر
ہونگی میں ہوگی اوسکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع ہذا احتمال یہہ بہی ہی کہ اللہ تعالی بدلدیگا ماہیت اوسکے پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو پاوی اوسکی وہ دونوں کو کہ ذکر کیے گئی تم مین سی پس چاہیے کہ پڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکے اور نہ پروا کری ڈالنی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آگ حقیقت مین یا ساتھہ تقلیب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی بسبب پانی کی کہ اوسکی ساتھہ ہوگا اسلیے کہ وہ [illegible] ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
اور زیادہ کی مسلم نی یہ عبارت کہ تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہیں ہوگا اوسکی لیے اثر
آنکہہ کا ت اوسپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جلد یا مٹی ہوئی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونوں آنکہوں اوسکی
کی لفظ کافر یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ جاہل علم کتابت کا کرتا ہی یا نہ کرتا ہو

اوسکی مشابہت کا یقین کیا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھہ اور اور حدیثون سی جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا فی واسطی تاکید اور تقریر تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکے آیتین اول سورہ کہف کی ف ع یعنی کذا بلکہ واسطی دلالت کرتی ان آیتونکی اوپر معرفت ذات وصفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی اور صدق رسول اوسکی اور آنی رسول کی ساتھہ معجزات اونکی کہ کردینگی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا نگاہ کرینگا ہلاکت وثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اونکی امان ہی پڑہنی والی کی لیی فتنہ اوسکے سی جیسیکہ نجات وامان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جبار کیسی کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی مین آیا ہی پس پڑہا کرے اوپر اوسکے آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثون مین پڑہنا آتی ہی لکا وقت سونیکی ہی آیا ہی اور لفظ جوار ساتھہ زیر جیم کی اور را آخر کی ہی اکثر صحیح نسخونمین یعنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر جیم اور زی کی آیا ہی یعنی کاغذ یعنی چٹہی کی کہ لکہتا اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبونسی تا کوی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی شرحونمین ساتھہ زبر اور پیش کی ہی اور زیر فصیح تر ہی یعنی امان کی پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین مین دو آیتین مستند آخر سورت سی ہین کہا جو کوئی پڑہی سورۃ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیی نور بیچ مقام اوسکی کی تک اور جو کوئی پڑہی دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہ مسلط ہوگا اوسپر اور روایت مین ہی جو سیکہ دیکہی دس آیتین اوسکی اول سی بچایا دجال سی اور روایت مین ہی تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بہتر ہی تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کے پڑہنی مین ہی یہ کہ کثرت اوس خیر کا کہ محفوظ رہیگا بسبب اوسکی شر دجال سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اوسکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کر زمین بیچ اون شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہہ ت اے بندہ اللہ کی ف ع یعنی ای مسلمو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوس وقت کو ت پس ثابت رہنا اپنی دین پر کہا ہم نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ رہیگا دجال زمین مین چالیس برس الخ لیکن نقل کیا ہی بغوی نی شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بتقدیر اوسکی صحت کی شاید کہ مراد ساتھہ تعبیرونکی دونون تعبیروں مین سی ٹہرنا ہو اور یہ وصف معین کے کہ داخل ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی ان دنون مین سی مقدار برس دن کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایکدن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایکدن مقدار ہفتہ کی اور باقی دن اوسکے مانند دنون تمہاری کی جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہم نی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا ادای نماز کی لیی مقدار اونکی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازی سی پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس دن کا گذری اور اسی حساب سی اون دنون مین کہ مہینا بھر اور ہفتہ بہر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین اسقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر یہ جو بعضون نی کہا ہی بسبب کثرت ہموم وغموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راویونکا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا اور بعضی جو یہ شبہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع وغروب وغیرہ کی جب وقت نہو گی تو نمازین کیونکر پڑہینگی یہ شبہ بیچ ہی جب شارع نی اوس دن مخصوص کا یہ حکم لیا اور یہ کسیکو جگہہ چون وچرا کی ہی اور توضیح غیرونی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات مین دیکہی لیات کہا ہم نی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہ کی ف ع مراد مینہ سی بادل ہی یعنی

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی دمشق میں اگرچہ نہیں ہی بیت المقدس میں اب منارہ لیکن ضرور ہی یہ کہ بنی گا پہلی اوترنی عیسیٰ کی علیہ السلام ت درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوی زعفران کی یا ورس کی کہ نام ایک گہاس کی ہی لکہا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہ دال مہملہ کی ہی او ذال معجمہ کی بھی ت رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتونکی ف ع یہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوترنی اونکی جیسی کہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس دجال اونکیکی پہر بیان کیا اونکا او حال ت جسوقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر او ترینگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع یعنی صفائی اور سفیدی مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہ پیش جیم اور تخفیف میم کی اوپر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوی بہیئت بڑی موتیونکی اور واحد اسکا جمانۃ ہی کہا طیبی نی کہ مشابہت دینے عرق کی قطرونکو ساتہ جمانکی برائی مین پہر تشبیہ دی جمانکو ساتہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ جمان ساتہ پیش جیم اور تشدید میم کی چہوٹی موتی اور تخفیف میم سے دانی کہ چاندی کی بنیں اور بیان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگے اونکی سر کی بالون سے قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکین گی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی اور طراوت جمال اونکی سی ت پس نہیں ممکن ہوگا اور نہیں واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی واسطی حکمت دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول وقت اوترنی اونکیکی پہر جاتی رہی جسوقت کہ دیکہین دجال کو اسلیئے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہیں اور بعضون نی کہا کہ جسدم سی کہ کافر مریگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہ اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد یس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کے ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ دم سی مردہ کو زندہ کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈین گی عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لدپر ف ع لد ساتہ پیش لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کی سی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین میں پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسیٰ کی پاس ایک قوم کہ بچایا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچہین گے عیسیٰ اونکی منہ سے گرد و غبار شدت و محنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ ہو یہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد ازراہ اکرام اونکیکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و خوف کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکیکی کہ پاوینگی بہشت مین درینگا اسیکہ عیسیٰ علیہ السلام اسطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کے کہ تحقیق مینی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہیں طاقت و قدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیئے کہ آثار قدرت کی کام مین ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لائی مبالغہ کی لیئی ت پس جمع کر اور محافظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر أوائلهم على بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقول لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا إلى جبل الخمر وهو جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الأرض هلم فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم إلى السماء فيرد الله عليهم نشابهم مخضوبة دما ويحصر نبي الله وأصحابه حتى يكون رأس الثور لأحدهم خيرا من مائة دينار لأحدكم اليوم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة ثم يهبط نبي الله عيسى وأصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسى وأصحابه إلى الله فيرسل الله طيرا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندسی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کے ف ع طبریہ ساتہ اضافت کے ہی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کی یعنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی

کہ نام ایک قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچھ اوسمین ہوگا پانی اور کہیگی جماعت اونکی کہ پیچھی آوینگی اونسی البتہ کہین تھی اس جگہ
مین کبھی پانی پہر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع الخمر ساتھ زبر خ اور میم کی
پیڑ ہوی کی یا جو کچھ ہو ڈھانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیے اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی البتہ
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیے کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمان مین ہین پس پہینکینگے تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیر
دیگا اللہ اونپر تیر اونکی خون مین ف یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم نے آسمان والونسی بہی لڑائی کی
لگنکی سرخ ہو جاوینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ پہنچیگا فساد اونکا عالم سفلی و علویات تک ت اور روکی جاوینگی نبی اللہ یعنی حضرت عیسیٰ اور
یعنی اوس وقت کی مومن کچھ حضور میں پہاڑ کے ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی بہتر سو دینار سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی نوبت
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجود یکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو قیاس کیا چاہیے
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعا و زاری کرینگی اللہ تعالیٰ سی اونکی ہلاک کرنیکی
عیسیٰ اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالیٰ اوپر گردنونکی اونکی نغف ف ح نغف ساتھ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ و بکری کی ناک میں پڑ جاتی ہین
ت پس ہو جاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جان کی یعنی سب ایک بار ہی مر جاوینگی قہر الٰہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی حضرت عیسیٰ اور یار اونکی
زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسیٰ اور یار اونکی طرف اللہ کے
پس بہیجیگا اللہ جانور پرندے گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتھ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کو کہتے ہین ت
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹھاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینکینگے اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالیٰ اور ایک روایت مین تطرحهم بالنهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم ونشابهم وجعابهم سبع سنين ثم يرسل الله مطرا لا يكن
منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتى يتركها كالزلفة ثم يقال للأرض أنبتي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تأكل
العصابة من الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى إن اللقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس واللقحة
من البقر لتكفي القبيلة من الناس واللقحة من الغنم لتكفي الفخذ من الناس فبينما هم كذلك إذ بعث الله ريحا طيبة
فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر فعليهم
تقوم الساعة رواه مسلم إلا الرواية الثانية وهي قوله تطرحهم بالنهبل إلى قوله سبع سنين رواه الترمذي
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتھ زبر نون اور جزم ہا اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین ایسا ہی
ذکر کیا ہو جگہ اوسکا آفتاب اسیطرح تصحیح کی ہی اس لفظ کی مشکوٰۃ کی نسخونمین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتھ میم کی اور معنی اوسکے
گڑھا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام و فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑھا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین تطرحهم بالمہبل
لایا ہی اور صواب نہبل ہی ساتھ میم کی انتہی ت اور جلاوینگی مسلمان کمانون اونکی اور تیرون اونکی اور ترکشون اونکی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالیٰ مینہ کہ
نہین چہپاویگا کسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اسلیے کہ وہان شہر مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوار جنگل مین بستے ہین صوف کی کملی تانکی کذا ان کرینگے اور یہ مراد ہی کہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی کہ وہان مینہ نہ پہنچی یا اور کوئی دیوار
کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن سی ہی اور پیش ی اور زیر کاف سی اکنان سی دو طرح آیا ہی معنی سترکی ت

دیا جائیگا وہ بعینہ مینہ کو یہاں تک کہ کردیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف کیا جاویگا زمین کو کہ نکال تو میوے اپنے اور پھیر دے برکت اپنی پس اوس دن کہاوینگی جماعت
اوس سے یعنی چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کہاوینگے اور سیر ہوجائینگے اور سایہ پکڑینگے اوسکی چھلکے میں ف ع
کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدھا چھلکا اوسکا اور قحف اصل میں کاسہ سر کو کہتے ہیں گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کے ہے اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتے ہیں پس بسبب
مناسبت کے بیان انار کے اوپر کے چھلکے کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودھ میں یعنی دودھ والے اونٹ اور بکری وغیرہ کے تہنوں میں بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیوں میں سے ف ع فقط فیام بکسرہ سے اور بروزن رجال کے اور عوام بدل یعنی میں ہمزہ کو ی سے
سے یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سے بیان زیادہ قبیلہ سے ہے جیسے کہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسے کہ آگے مذکور ہے ت اور ایک گای دودھ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیوں میں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کریگی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے ف ع فخذ بیان زیر فا اور جزم
خ سے ہی فقط یعنی جماعت کی اقارب کے اور وہ کم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ بہی زیر خ اور جزم خ سے بہی ہے ت پس درمیان اسکے
وہ ایسے ہی وسعت میں ہونگے ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کہ بس پکڑیگی وہ اونکے نیچے بغلوں اونکی پس قبض کریگی روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازا ہے کیونکہ حقیقت میں قابض ارواح ملک الموت ہیں بحکم خدا تعالی اور یہ جملہ معلوم ہوچکا
کہ مومن مسلم دونوں ایک ہی ہیں جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن لیکن تفاوت کہ رکہا ہے علماء نے یہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتے ہیں کہ باطن میں ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہری کی اور مقصود بیان تاکید و تعمیم ہے تاکہ کوئی انسے باہر نہ رہے ت اور باقی رہینگے شریر لوگ جھگڑینگے
اور لڑینگے زمین میں مانند اختلاط گدہوں کی آپسمیں ف ح اور بعضوں نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردونکا عورتوں سے بیحیائی سے بلا لحاظ ہو کر علانیہ سامنے لوگوں کے
جیسے کہ عادت ہے گدہوں کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوس سے کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی
قیامت ف ع یعنی اونکے غیر پر اور آگے آتی ہے حدیث کہ نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہیں کہا جاویگا زمین میں اللہ اللہ ت نقل کی یہ حدیث
یعنی یہ مسلم نے مکرر روایت دوسری کرکے وہ قول حضرت کا ہے تطرحهم بالنہبل قول سے سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے **وعن ابی سعید**
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیتوجہ قبلہ رجل من المؤمنین فتلقاہ المسالح مسالح الدجال فیقولون
لہ این تعمد فیقول اعمد الی ھذا الذی خرج قال فیقولون لہ او ما تؤمن بربنا فیقول ما بربنا خفاء فیقولون اقتلوہ فیقول بعضھم
لبعض الیس قد نھاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونہ فینطلقون بہ الی الدجال فاذا راہ المؤمن قال یا ایھا الناس ھذا الدجال الذی ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فیامر الدجال بہ فیشبح فیقول خذوہ وشجوہ فیوسع ظھرہ وبطنہ ضربا قال فیقول او ما تؤمن بی قال فیقول
انت المسیح الکذاب قال فیؤمر بہ فیؤشر بالمئشار من مفرقہ حتی یفرق بین رجلیہ قال ثم یمشی الدجال بین القطعتین ثم یقول لہ قم فیستوی
قائما ثم یقول لہ اتؤمن بی فیقول ما ازددت فیک الا بصیرۃ قال ثم یقول یا ایھا الناس انہ لا یفعل بعدی باحد من الناس قال فیاخذہ
الدجال لیذبحہ فیجعل ما بین رقبتہ الی ترقوتہ نحاسا فلا یستطیع الیہ سبیلا قال فیاخذ بیدیہ ورجلیہ فیقذف بہ فیحسب الناس انما قذفہ
الی النار وانما القی فی الجنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا اعظم الناس شھادۃ عند رب العالمین رواہ مسلم
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانوں میں سے ف ع
بعضوں نے کہا کہ یہ مرد خضر علیہ السلام ہونگے اور یہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہیں اور اختلاف کیا علماء نے اسمیں جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعضی صوفیہ اسکے منکر
کہ وہ گئے اور جمہور صوفیہ اور بعضی فقہاء وغیرہم اوسکی طرف گئے ہیں کہ وہ زندہ ہیں کہا نووی نے کہ یہی صحیح ہے ت پس ملینگے اوسکو ایک شخص نگہبانی کرنیوالے

صاحب ہتیار یعنی نگہبان دجال کی ف ح مسالح زبر میم اور فتح لام سی جمع مسلح کی ہی یعنی سرحد کہ جنکو ہتیار بندی بھی بعد ازان اطلاق کیا گیا اوپر ان
ہتیار بند پر کہ تاکہ کسی مین سرحد کے درمیان مقرر ہوتی ہین ت پس کہین گی وہ لوگ اوس مرد مسلمان سی کہ کہان کا تو قصد کرتا ہی تو پس کہیگا وہ قصد کرتا ہون
کہ جاؤن طرف اس شخص کی کہ نکلا ہی یعنی دجال پس فرمایا حضرت نے کہین گے تابع دجال کی کیا ایمان نہین لاتا تو ہمارے رب پر ف ح مراد کہین گے رب سے دجال
بسبب باطل ہوجانی اوسکی ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہین ہی بیچ صفات رب ہمارے کی پوشیدگی ف ح دلیلیں اوسکی سب ہویدا ہین یعنی جسم سی پاک ہی
اور زرق وینی وغیرہ ذلک سی اور ہر صفتیں کمال کی رکہتا ہی کہ نقصان کو وہان راہ نہین اور دجال مین صفتین نقصان کی ظاہر ہین پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں موجود ہون اوسکا شریک بننا ناقص کیونکر ہو رب ہونا اوسکی سزاوار ہی نہ غیر اوسکی ت پس کہین گی وہ تابعین دجال کی کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہین لاتا ہماری پروردگار پر پس کہیگی بعض اونکا بعض سی کہ کیا نہین منع کیا ہی تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اس سی کہ مارو کسیکو بغیر
حکم اوسکی پس لیجاوینگی اس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی او سچائی کی نشانیان اوسکی کہیگا ای لوگو آگاہ ہو کہ یہی دجال ہی
کہ ذکر کیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثون مین کہ نکلیگا اخیر زمانہ مین اور علامات فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانی کا تو چت لٹانی کو
کہا ہی لٹانیکا زمین پر جیسا کہ گنہگار کو لٹاتی ہین مارنیکی لیے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی ارادہ تاکید اور مبالغہ اور تشدید کی پکڑو اوسکو اور زخمی کرو
اسکا پس ساتہ زخم کیا جاویگا پیٹھ اوسکی اور پیٹ اوسکا سبب بہت مارنیکی اوسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح لفظ فیوسع ساتہ جزم واو اور تخفیف سین کی ہی وسع
سے اور بعضی نسخون مین ساتہ زبر واو اور تشدید سین کی توسیع سی ہی تصحیح کیا ہی اور لفظ شجوہ صیغہ مضارع مجہول کا ہی ساتہ شین معجمہ اور بعد جیم کے واو ہی اور ایک روایت مین
تشبیح سی یعنی چوڑا کرنی ایک چیز کی یعنی چت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ پیش شین معجمہ اور تشدید جیم سی طرح شج سی یعنی زخمی کرنی سر کی اور یہ روایت
صحیح تر ہی کذا فی شرح المسلم اور دوسری روایت میں ہی کہ تشبیح جیسا کہ گیا تشبیح سی اور شجوہ بہی آیا ہی اور اسی باب کی اور روایت میں شبح شجوہ دونون شبح سی یعنی زخم سی منہ
اور جزری نے کہا کہ مولف نے تیسیر کی روایت کی ہی اور جو دوسری ذکر کی ہی حمیدی نے اور تصحیح کی ہی اوسکی قاضی عیاض نے اور بہت صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہماری سی اول ہی واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہین ایمان لاتا تو مجہپر فرمایا حضرت نے پس کہیگا مومن تو ہی مسیح جہوٹا فرمایا
حضرت نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑی کرنیکا اور پراگندہ کرنیکا پس چیرا جاویگا آری سی سرکی طرف سی یہانتک کہ دو ٹکڑی کیا جاویگا
درمیان دونون پاؤن اوسکی کی ف ع ح یعنی ازسرتا پا چیر ڈالیں گے اور لفظ فیوشر احتمال ہی کہ ہمزہ سی ہو اور یہی احتمال ہی کہ واو سی ہو اور ایسی لفظ
میشار زیر میم سی ساتہ ہمزہ اور ی کی دونون طرح آیا ہی آرہ شر یعنی نشر یعنی پراگندہ کرنی اور چیرنی کی کہ جسکو آرہ کہتی ہین اور منشار نون سی بہی آیا ہی
مفرق زبر میم اور زیر رے سی بیچون بیچ سر کا ت فرمایا حضرت نے پہر چلیگا دجال درمیان دونون ٹکڑون اوسکی کی یعنی اترا ہوا بسبب قتل کرنیکی پہر کہیگا
دجال اوسکو اوٹہہ کہڑا ہو پس سیدہا اوٹہہ کہڑا ہوگا پہر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہی تو مجہپر پس کہیگا وہ مومن نہین زیادہ ہوا مین بیچ پہچانی تیری مگر زیادہ
علم ویقین اسکا کہ تو جہوٹا ہی یعنی زندہ کرنی تیری بعد مارنی میری کی مجکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہی فرمایا حضرت نے پہر کہیگا وہ مومن ای لوگو تحقیق
دجال نہین کرسکیگا کسیکی ساتہ لوگون مین سی جو کچہ کہ کیا ساتہ میری یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنی اوسکی ساتہ میری ف ح اوسنی خبر دی سلب جانی قدرت
استدراج کی اوس سی اور تسلی دی لوگونکو اوسکی دہوکی سی ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کری اوسکو پس تانبا گردانی جاویگی وہ جگہ کہ درمیان
گردن اوسکی کی ہی اوس سی ہڈی تک کہ درمیان ہنسلی اور گردن کی ہی اوسکی ہی ف ع یعنی مثل تانبی کی سخت ہوجاویگی کہ تلوار اوس مین کام نکری اور شرح السنۃ مین
ہی کہ معمر نے کہا کہ پہونچی ہی مجکو یہ کہ رکہا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبی کا ت پس نہین پاسکیگا دجال اوسکے قتل پر فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونون ہاتہ اوس شخص کے اور دونون پاؤن اوسکی پس پہینک دیگا اوسکو پس گمان کرینگی لوگ کہ پہینکا اوسکو طرف آگ کی

اور وہ نہیں ہوویگی آگ بلکہ ٹھنڈی جنت کی ف ع یعنی پانی میں بناکی پاؤ نہیں سی پایہ مراد ہوگی یہ ہوگا کہ دجال جسکو آگ میں کہا اوسکی ساتھ بھلائی کریگا اور جسکو اپنی
اوسپر ٹھنڈی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ لوگ اوسپر راحت جنت اور بہتری نہیں حاصل ہوگی اوسکو مدت تک اوسکی ہاتھ پر سوا پانی ہوگی
ت سپس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگوں میں از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالم کی ف ع باعتبار مارنے کی
اوسکی اول بار اگرچہ بعد ازان زندہ ہوئیا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزد
حق تعالی کی **وعن** ام شریک قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام
شریک قلت یا رسول اللہ فاین العرب یومئذ قال ہم قلیل رواہ مسلم اور روایت ہی ام شریک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے البتہ بھاگینگی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچینگی پہاڑون پر کہا ام شریک نے کہا مینے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوس دن ف ع لفظ
فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جب یہ حال ہوگا لوگوں کا تو پس کہان ہونگی جب کہ کام اونکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر وفتنہ کا دین سی ت
فرمایا حضرت نے عرب تھوڑی سی ہونگے یعنی اوس دن پس نہین قدرت رکھینگے جہاد کی نقل کی مسلم نے **وعن** انس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یتبع
الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کریگی دجال کی یہود اصبہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی ف ع لفظ یتبع اسی حدیث مین ساتھ زبر یی اور جزم ت اور زبر ب کے
ہی یعنی ہمراہ ہوویگی اور کہا ایک شارح نے کہ اتباع سی یعنی تشدید ت سی ہی یعنی پیروی کریگی اور لفظ اصبہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ دونون سی ہی اور زبر ب سی نام ہی شہر کا
مشہور عجم مین سی اور ایک روایت مین ستر کی جگہ نوی ہی اور صحیح مشہور تر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اون
تیاسن وغیرہ سی ہی کہ وہ معرب ہی اصل اسکی تالسان ہی اور یعنی عالمون نے دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھ اسکی حدیث
کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نے ایک جماعت کو دیکھا کہ اونپر طیلسانین تھین پس کہا اونہون نے کیا عجب مشابہ ہین یہ ساتھ یہود خیبر کی اور حق یہ ہی کہ اوڑھنا طیلسان
کا یعنی ڈھانکنی سر کی چادر سی مسنون ہی حدیثین بہت سی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ سی آئی ہین اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہو اور انکار
انس کا اسکو سی سبب سی ہو یا سبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تھا اور محمل خلاف کا یہ ہی اوڑھنی طیلسان کی ہی یعنی ڈھانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا اوپر کاندھی
پر اور اوسکو تقنع اور قناع بھی کہتی ہین اور منکر اسکی کہتی ہین کہ جو یہ آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا ہی مخصوص ہی بوقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب
وغیرہ کی اوڑھا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر طیلسان سی کہ اوڑھنا چادر کا پہننا عرب کا ہی
اور اشتمال پہننا ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دن مین فتنہ ہی اور رات مین زینت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تھی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی تھی قناع کو اور صحابہ سی بھی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وعن** ابی سعید قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال وہو محرم علیہ ان یدخل انقاب المدینۃ فینزل بعض السباخ التی تلی المدینۃ فیخرج
الیہ رجل وہو خیر الناس او من خیار الناس فیقول اشہد انک الدجال الذی حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیثہ فیقول الدجال ارأیتم ان قتلت ہذا ثم احییتہ ہل تشکون فی الامر فیقولون لا فیقتلہ ثم یحییہ فیقول واللہ ما کنت
فیک اشد بصیرۃ منی الیوم فیرید الدجال ان یقتلہ فلا یسلط علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ مطہرہ کی حال آنکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہوں میں پس اتریگا یعنی
زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حال آنکہ وہ بہتر لوگون کا ہوگا یعنی اوس وقت مین یا کہا بہتر لوگون کا ہوگا ف ع شک

اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا تہا نماز جمع کرنیوالی ہو ف ع یہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی
کہا کرتی ہین یا لوگ آوین اور جمع ہون جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مینی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی نہی کی ہوا ہو اون ایام مین ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اسحالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیئی کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مینی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مینی قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر مرغوب فیہ کی یعنی
دینی کی لیی اور نہ واسطی امر وحشتناک کی یعنی دشمن سی ڈرانیکی لیی لیکن جمع کیا ہی مینی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی یعنی مسیح دجال سی ف ع یعنی چاہا مینی کہ سناؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی الیقین تمہاری کے
ہو اور خبر بمقرین معاینہ کی ہووت ت خبر دی مجکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ جنگل کی کشتی مین یہ احتراز ہی اونٹ سی کہ وہ سفینۃ
البر کہلاتا ہی اور بعضونی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخصونکی لخم اور جذام سی ف ح لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ سی
نام قبیلہ کا ہی اور جذام بپیش جیم اور ذال معجمہ سی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کی موج نی ایک مہینی بہر تک دریا مین ف ح
یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین ایسی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود نہو ت پس نزدیک لگی کشتی
کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بزبر ہمزہ اور پیش رے سی جمع ہی قارب کے
کہ زیر را اور زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑیکی تا اوسمین بیٹہہ کر حاجت والی کنارہ سی کرین ت پس داخل
ہوئی جزیرہ مین ف ح جزیرہ اوس جگہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانی جاتی تہی
لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی سی یعنی تمیز نہین کر سکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا بسبب کثرت بالونکی کہا اونہون نی یعنی از راہ تعجب کے وای ہی تجکو کون ہی تو
اور کیا ہی ماہیت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جاسوسی کرنیوالا ف ع یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن
شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اس شخص کی کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر بزیر دال اور جزم ی سی عبادت گاہ نصاری
اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف سی خبرون تمہاری کی بہت شوق رکہتا ہی قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسان رایناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ
الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب
رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا البحر شہرا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب فقالت انا الجساسۃ اعمدوا الی
ہذا فی الدیر فاقبلنا الیک سراعا فقال اخبرونی عن نخل بیسان ہل تثمر قلنا نعم قال اما انہا توشک ان لا تثمر قال اخبرونی
عن البحیرۃ الطبریۃ ہل فیہا ماء قلنا ہی کثیرۃ الماء قال ان ماءہا یوشک ان یذہب قال اخبرونی عن عین زغر ہل فی العین
ماء وہل یزرع اہلہا بماء العین قلنا نعم ہی کثیرۃ الماء واہلہا یزرعون من مائہا ت کہا تمیم نی جب خبر کر کیا اوسنی بیان کیا اوسنی ہماری لیی ایک شخص کا
ڈری ہم اوس سی بسبب مکروہ جاننی اسکی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا تمیم نی پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوئی دیر مین پس ناگہان اوسمین بزرگ
تر اور وحشتناک تر ایسا وہ آدمی تہا کہ دیکہا ہو ہمنی اوسکو زمانہ ماضی مین از روی خلقت کے ف ع لفظ انساہ صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص سے
کہ نہین دیکہا اور بعضون نی اسکا ترجمہ یون کیا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی پہلی اس سی ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب مضبوط بندہا ہوا درحالیکہ جکڑی ہوئی ہو

فرمانی کی کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تہی تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور سبب تاکید کے اور اظہار کرنے فضیلت اقتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سی ت آگاہ ہو
آیا تہا مین کہ خبر دیا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نے ہان آپ خبر دیتے تہی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریاء شام کی ہی یا دریا
یمن کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتہ سی طرف مشرق کی نقل کی مسلم نے ف حرف ما لفظا ہو مین بلکہ صلہ ہی نافیہ نہین اور جو کچہ
حق تعالی نے قیامت کے قائم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتہ تعیین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو معین نہین کیا ہی آنحضرت نے بہی
مکان دجال کی مذکور کیا کان تین مکانو مین متردد او مبہم رکہا ساتہ غلبہ ظن کی آخر انکی مین اسواسطی بہی متعین نہین فرمایا سواء اسکی کہ اس جانب مین تعیین
کسی موضع مخصوص کی بیچ اون مین معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کا اور احتمال ہی کہ تردید درمیان ان جگہون کی سبب احتمال اوسکی ہو بعض سی طرف بعض کے
واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا تو شیخ نی مثال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین سی نکلیگا اوس کہا اشرف نے ہوسکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک
رکہتی تہی دجال کی جگہ مین اور تہا حضرت کے گمان مین کہ ان تین جگہ مین سی کسی جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریای شام و دریای یمن کا یقین حاصل ہوا
حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اوس اور ثابت کی تیسری جگہ

وعن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اراني الليلة عند الكعبة فرأيت رجلا آدم كاحسن ما انت راء من ادم الرجال له لمة كاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلها فهي تقطر ماء متكئا على عواتق رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح ابن مريم قال ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العين اليمنى كان عينه عنبة طافية كاشبه من رأيت من الناس بابن قطن واضعا يديه على منكبي رجلين يطوف بالبيت فسألت من هذا فقالوا هذا المسيح الدجال متفق عليه وفي رواية قال في الدجال رجل احمر جسيم جعد الرأس اعور عين اليمنى اقرب الناس به شبها ابن قطن

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکہا مینی اپنی تئین یعنی خواب میں یا از راہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک
کعبہ کی پس دیکہا مینی ایک شخص گندم گون کو مانند بہترین اوس چیز کی کہ تو دیکہتا ہی گندم گون مردون مین سی ہو اسطی اوسکی بال ہین ت نزدیک کندہی کی مانند بہترین
اوس چیز کی کہ تو دیکہنے والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اوسنی اونکو پس اون بالون مین سی ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی ہی
کہ اوس سی کنگہی کی جگہ کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی ت اسحال مین کہ تکیہ کئی ہوئی ہو اوپر مونڈہون دو شخصون کی طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا
پس پوچہا مینی یعنی طواف کرنیوالون سی یا ملائکہ سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی یہ ہی مسیح بیٹا مریم کا فرمایا آنحضرت نے پہر ناگہان مین گذرا ایک شخص مرد پر کہ تہی
بالون والی پر کہ بہت ہین بال کا داہنی ملکہ سی گم یا کانا کہ آنکہ اوسکی انگور ہو پہیلا ہوا یا ابہری ہوئی ف کہا ہی قاضی عیاض نے کہ داہنی آنکہ پہل پٹ ہوگئی اور
اور بائین مین ٹینٹ ہوگا پہولا ہوا وہ بہت مشابہ اون لوگون مین سی کہ دیکہی ہین مینی ساتہ ابن قطن کی ف یعنی عبد العزی ابن قطن یہودی کہ ذکر
اوسکا اوپر گذرا اور کاف لفظ کا شبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیے اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجود کی ہی کہ آگے آتی ہین یا باعتبار آنکہہ کی ٹینٹ کی ت
اسحال مین کہ رکہی ہوئی ہو دونون ہاتہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی یہ مسیح
دجال ہی ف ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے اوسکی باطل پر اور اوسکی امر مین سی جیسی کہ مراد پہلی دو شخصون سی وہ ہین کہ مددگار ہونگے
حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون مین سی اور بیان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکو طواف
سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی سلمانی کہ یہ حضرت کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکہایا گیا کہ ایک روز
ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پہرینگے واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بہی پہریگا گرد دین کے بقصد خلل اور

فساد والی کی دین مین کذا قال الطیبی جاننا چاہیے کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اس سی کہ منع کیے جاوین قریب ہو مسجد حرام کی سو اگر
دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہی ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کا اوسکا خارج مین نہین لازم آتا اور منع مشرک کی طواف سی تعلق مین
ہی نافہم ست نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی کانا چشم مرتی ہوئی مین بال
اوسکی سر کی کانا داہنی آنکہہ کا ہی نزدیک لوگونمین ساتہہ اوسکی از روی مشابہت کی ابن قطن ہی وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ
حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِہَا فِیْ بَابِ الْمَلَاحِمِ وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ ابْنِ عُمَرَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ
فِیْ بَابِ قِصَّۃِ ابْنِ صَیَّادٍ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لاتقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ فِیْ حَدِیْثِ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ قَالَتْ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِامْرَاَۃٍ تَجُرُّ شَعْرَہَا قَالَ مَا اَنْتِ
قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَۃُ اِذْہَبْ اِلٰی ذٰلِکَ الْقَصْرِ فَاَتَیْتُہٗ فَاِذَا رَجُلٌ یَجُرُّ شَعْرَہٗ مُسَلْسَلٌ فِی الْاَغْلَالِ یَنْزُوْ فِیْمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجای فحقیقہم دابۃ اہلب کی بیچ
روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین کذا ایک عورت پر کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہ کنایہ ہی
درازگی بالون اوسکی سی کہا تمیم نی کون ہی تو کہا اوس نی مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو
آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرونمین سی طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان زمین
کی پس کہا مینی کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہ ابو داود نی ف جاننا چاہیے کہ مخالفت اسحدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی ہی
یہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چارپایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون
ایک دابہ اور دوسری عورت یا یہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی رینگنی والی یعنی چلنیوالی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چارپایہ کی بسبب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید
مین استعمال دابہ کا معنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور یہ معنی شامل مین عورت کو اور یا یہ کہ احتمال
رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورت چارپایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورت عورت کی اسلیے کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہ
احتمال قریب تر اور وجیہ تر ہی واکا جس عالم کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہو مگر یہ کہ مراد جہانکی خبرین ہون کہ اوس نواحی مین گذرتی
تہی اور مخالفت ان دونون حدیثونمین اس وجہ کر بہی ہی کہ سائل اور مخاطب مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اسحدیث مین
سوال و جواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہ ہی کہ سائل جماعت ہو اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف انکی تمام
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کے بہی درست ہی اسلیے کہ جب ایک شخص جماعت مین سی کچہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت
کی کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَدَّثْتُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ لَّا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ قَصِیْرٌ اَفْحَجُ جَعْدٌ اَعْوَرُ مَطْمُوْسُ الْعَیْنِ
لَیْسَتْ بِنَاتِئَۃٍ وَّلَا حَجْرَاءَ فَاِنْ اُلْبِسَ عَلَیْکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی اونسی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہ کہ نسمجہو تم ف یعنی جو کچہ کہ بیان کیا ہی مینی
تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاو اوسکو بسبب کثرت اوسچیز کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کمین نی

تم سی جدا تین متفرق و متعدد بیا شک کہ ڈرا مین کہ میا دا انہیں حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا میں جانتا ہی کہ سمجھو اور مشتبہ نہو تمپر حال اوسکا بعد اوس بیان کیا حال اوسکا تا سمجہین ساتہ قول اپنی کی **ت** تحقیق مسیح دجال پست قد ہی **ف** ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹھنگنا ہی مردہر اوپر تمیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہے واسطی ہونی اوسکی کثیر الفتنہ با عظمت معروف ہر طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال رکہتا ہی کہ اللہ تعالیٰ تغیر کر دی اوسکو وقت خروج کی کہ اوس وقت ٹھنگنا ہو جاوے **ت** بہدا **ف** ع لفظ افحج ساتہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاؤن چلتی مین نزدیک ہین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جہدر کذا قال شارح اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہے کہ فجح دوری ہونا مابین دونون رانون کی **ت** مڑی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکہ سے مٹا ہوا نہ نکلی ہوئی یعنی سل سپاٹ و ہموار ہی اور دوسری آنکہ مین سے آنکہ اوسکی ابہری ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی **ف** ع جملہ صفتیہ کہ دہی واسطی تاکید کرنی آنکہ مٹی ہوئی کی اور بینائی نہین ہی اسکی کہ دوسری آنکہ پہول ہوا مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم **ت** پس اگر مشتبہ ہو تمپر **ف** ع یعنی اوسکا حال مین شبہ پاوی بسبب بہول جانی حال اوسکی کہ بیان کیا مینی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خارق عادات کی **ت** پس جان لو یہ بہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابو داؤد نی **ف** ع یعنی اول جو واجب ہے تمپر پہچانی صفات ربوبیت سی تو یہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سے خصوصاً نقائص ظاہری سے **و عن** ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابو داؤد اور روایت ہی ابو عبیدہ بن جراح کی کہا اونہون نی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہ ہے کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی نے دجال سی اپنی قوم کو **ف** ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوس سے اپنی قوم کو لیکن بعد نوح سی بعد از انذار نوح ہو نہ بعد از وجود نوح **ت** اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سے یعنی ساتہ بیان کرنی وصف اوسکی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض اون لوگون مین سے کہ دیکہا ہی مجہکو **ف** ع یعنی بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی **ت** یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا **ف** ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر اوسکی کہ یعنی وہی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود اور خروج اوسکا متیقن ہے اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعضی میری صحابہ یا تابعین پا یا فیہما والا اور کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہینگے اور چونکہ خبر میری کہ اوسکی حال سی لی ہی سنی چاہیے کہ اپنی یقین پر رہین **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیسے ہونگی دل ہماری اوس دن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسیکہ ہین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو **ف** ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **و عن** عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوہہم المجان المطرقۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلیگا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتہ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہ بتہ بدل ہوئے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی موٹے اونکی چہرے ہونگے اور رخسار اونکی ہونگی ہوئی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی **و عن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فلینأ منہ فواللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مومن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے یعنی کہ دور رہنا اوسکی نزدیک رہنے سے بہتر ہوگا قسم ہے اللہ کی
ولا کین الی الذین علموا بکسر اشارت ہیں قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابع ہوجاویگا
وہ دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ح لفظ فیتبعہ میں ہے تخفیف تے کی اور تشدید بھی یعنی ہی کہی ہی یعنی اطاعت کریگا اوسکی اوس سبب سے
چیزوں کی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزوں کی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند اوسکی استدراجات سے نقل
کی ابو داؤد نے وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ
کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے رہیگا دجال زمین میں چالیس برس ف اور پہلے گذرا کہ مدت اوسکے رہنے کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا تو تطبیق یہ ہے کہ
اول سے ٹھیرنا اوسکا ساتھ فتنہ اور خلل و فساد کے چالیس دن کی اور اس مطلق ٹھیرنے کی ت برس مانند مہینے کی ہوگا ف ح یعنی جلدی جلدی گذر جاویگا
جو کہا یوم کے سنہ ہو اول ہی نہایت شدت یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذر جانے کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ اور ہفتہ
مانند دن کی اور دن مانند جلنے پتی شاخ خرما کے خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسے پتی جلتی ہیں اور آگ پکڑ کر جلدی ٹھنڈی ہوجاتی ہیں ایسے ہی دن گذر
جاینگے یہ معنی ہیں کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی بغوی نے شرح السنۃ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تابعداری کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم ہے طیالسہ کی نقل کی بغوی نے شرح السنۃ میں ف سیجان
سین مہملہ اور جیم سے کہ بعد اوسکی جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی یعنی طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد امت سے امت اجابت ہے یا دعوت
اور ظاہر تر اخیر ہی ہے اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی
فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا
والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک وان من اشد
فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیتمثل لہ الشیطان نحو ابلہ کاحسن ما یکون
ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کی تین برس ہونگے یعنی قحط پڑ جاویگا یعنی برکت کم ایک برس ہوگا کہ بند کر لیگا آسمان اوس برس میں تہائی مینہ
یعنی بسبب معاصی کے کہ عادت تھی برسنے کی اور باز رکھیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگر پیدا ہوتی تھی غلہ تین حصے تو دو حصے ہوگا اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال روکیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف یعنی پس
قحط پڑیگا تمام زمین کے لوگوں میں مگر خزانہ اور رفیقوں دجال کی ساتھ ہونگی طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوے اور نہریں اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہ
باقی رہیگا صاحب کھر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوتی ہیں مانند گائے بکری اور ہرن اور مانند اونکی کی اور نہ صاحب دانت کا وحشی جانوروں میں سے یعنی درندے
مگر کہ ہلاک ہوجاینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط سالی کے مر جاوینگے اور تحقیق سخت ترین فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کے پاس کہ علم و عقل کم رکھتا ہو
پس کہیگا اوسکو کہ خبر دے مجھکو کہ اگر جلاؤں میں تیرے لیے تیرے اونٹوں کو جو مر گئے تھے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں تیرا رب ہوں پس کہیگا گنوار ہاں جانونگا کہ تو

میرے ہی پاس صورت بنا کر لاویگا دجال وہ شکل گنواروں کی یعنی شیطانوں کو مانند مواشی کے نہ سپر و قوی اونکی مانند کو شتر کی اور بہت بڑا اونکی ان تھوں کو بنا تو کی قال
ویأتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارأیت ان احییت لک اباک واحییت لک اخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیتمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ
ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحاجتہ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم
اسماء قلت یا رسول اللہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللہ
واللہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیھم ما یجزی اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ
فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا **ف** ح حاصل یا تی الرجل عطف کیا گیا ہی جملہ ویاتی
الاعرابی پر یعنی ہوگا جملہ خبر شدہ فتنہ سے **ت** پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دے مجھکو اگر زندہ کروں میں تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں
جانیگا تو البتہ تحقیق میں سب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بنا دیگا واسطے اوس کے شیاطین کے مانند باپ اوسکے کی اور بھائی اوسکی کہا اسماء نے پھر تشریف لیگئے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کے لیے پھر تشریف لائے اوسی مجلس میں حال آنکہ صحابہ فکر وغم میں تھے سبب بیان آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسماء نے پس پکڑیں
آنحضرت نے دونوں طرفین دروازے کی **ف** ح ع لفظ لحمۃ ساتھ زبر لام اور جزم حا کی تمام نسخوں مشکوۃ اور تمام نسخوں میں مصابیح جامع الصغیر کے مذکور ہی اور ابن الملک
اور صحاح اور قاموس وغیرہ اور کتابوں میں بانمعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب بلحمتی الباب ہی ساتھ جیم کی جگہ حا کی اور ساتھ فتح کی بدلے میم کی یعنی
بازوی دروازہ کی کہتا ہوں نہیں بعید اتفاق نسخوں کی توجیہ کرنی جن پر وارد کیا قاموس میں لحمہ کی معنی گوشت کی گکڑی کی لکھی ہین پس مقرر کیا جاوے اور کہا جاوے
کہ مراد ان دونوں سے دونوں ٹکڑی دروازے کی یعنی کواڑ ہین کہ وہ ملجاتی ہین اور جدا ہوتی ہین پس تاویل ہی تخطیہ روایت کتاب سے واللہ اعلم بالصواب
پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہی حال تیرا ای اسماء کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق نکال ڈالی آپنے دل ہمارے سبب ذکر کرنے دجال کے فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال
اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتھ حجت کی اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہر مومن پر
یعنی وہ حافظ اور حامی اوسکا اور کارساز ہوگا اوسکا پس کہا میں نے یا رسول اللہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندھتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اوسکی یہانتک
کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنے کی روٹی کی پکنے میں قلت صبر طبیعت ماانسان کی بھوک سے پاتی ہین پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوس دن یعنی بیچ
وقت قحط کی اور نہ ملنے کھانے پینے کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہی آسمان والوں کو یعنی فرشتوں
کو قسم تسبیح وتقدیس سے **ف** ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اس حالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتی ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح
وتقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتوں کی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہین کہ ہم آٹا گوندھتے ہین دل لگا نے کی لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی
یہانتک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر وغم شدید کی کہ لگا دیا تمہارے دل ہمارے ذکر دجال سے پس کیا ہوگا حال اونکا کہ مبتلا ہونگے اوسکی زمانہ میں اور سبب
اس معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالی صبر وتسلی دیگا اونکو کثرت تسبیح وتقدیس کے **ف** ح ع اور شاید کہ اسماء نے یہ بات بعد اس مجلس کے
دوسرے وقت کی ہو اور ظاہر مقتضا سیاق کلام کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ متصل خبر سننے دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس میں اور جو کچھ کہ کہا گیا
نکالا ہو ذکر کا زمانہ آئندہ کا کما قال فافہم اور بعد لفظ رواہ کی بیان اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہی اور ہر کسی نے الحاق کیا ہی احمد وابو داؤد طیالسی
وعیصون نے کہا روایت کیا احمد عن عبد الرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنھا ونحوہ ہذا **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن**
المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انھم
یقولون ان معہ جبل خبز ونھر ماء قال ھو اھون علی اللہ من ذلک متفق علیہ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے زیادہ

آنحضرت نے ابن صیاد کو ف ح لفظ دخ سے زبر اور ضمہ دال مہملہ سے اسم ہے کرنا دہوئیں کا اور آپس میں ملانا دہوئیں کو اسلیے بناؤ مرسوں بنیاد دستوں کو کہتی ہین حاصل ع
کلام معنا اوسکی آپس میں نرسی ملانی اور یہ بھی کرہ الخطابی اور رودی نے کہا کہ ہمارے شہروں کی اکثر نسخوں میں نرضمہ دت ضاد معجمہ سے ہے یعنی جو دنیا دہکا اور
تنگ کیا سوال و جواب اسکا او جدال اوسکی ت پہر فرمایا حضرت نے کہ ایمان لایا مین اللہ پر اور اوسکی پیغمبر پر ف ع یعنی مین ایمان لایا اللہ کے رسولوں پر اور
تو او نمین سے نہین پس اگر تو بھی اونمین سے ہوتا تو البتہ مین تجہہ پر ایمان لاتا اور یہ جواب بطور فرض تقدیری ہے دلیل اسکی کہ بناء حضرت نبی کی خاتم النبیین اور سب
بعد نبی خاتم یعنی کی فرض تقدیر سے بھی نہین جائز اور صریح بیان کیا ہے ہمارے بعضی علماء نے کہ اگر کوئی دعوی کرے نبوت کا پہر طلب کرے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہوجاتا
اور قتل نکیا حضرت نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے سو برس کی نبوۃ کا اسلیے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کی گئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنے لڑکون کے سے
اور دوسرے یہ کہ یہود ان دنونمین ذمی تہے اور صلح کی تہی اسپر جو گذرے اور یہ دجال بڑا درہ اونمین سے تہا یا اونکی خلفاء سے ت پہر فرمایا حضرت نے
کیا دیکھتا ہے تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہہ پر غیب سے کہا اوسنے صادق یعنی خبر سچی کہی اور کاذب یعنی کبھی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور
بعضوں نے کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیری پاس کیا لاتا ہے تجہسی اور حاصل جواب یہ ہے کہ کہتا ہے تجہسی کچہ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی
جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسے عادت کاہنوں کی ہے کہ شیطان القا کرتے ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبر خدا
نے کہ مشتبہ کیا گیا تجہہ پر امر ف ح یعنی جہوٹ سے ساتہہ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ ملتبس کیا اور مشتبہ کیا گیا تجہہ پر حال تیرا کہ آتا ہے تیری پاس شیطان کہ لیسی
خبر لاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا یہ حال
کاہنوں کا ہوتا ہے نہ پیغمبروں کا ت فرمایا آنحضرت نے تحقیق دلمین چہپایا ہے مینے تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تا کہ بتاوے تو اوسکو اور یہ حضرت
نے امتحان کیا اوسکو تا کہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہے اوس پاس شیطان کہ سکہاتا ہے اوسکو جہوٹی سچی باتین
ت حالانکہ چہپائی حضرت نے اوسکی لیے یہ آیت جسدن لاویگا آسمان دہوان ظاہر پس کہا اوسنے وہ پوشیدہ چیز دخ ہے ف ح دخ پیش اور زبر دال
و تشدید خ سے بمعنی دہوئین کی پس پایا اوسنے اوس آیت دال مین سے ہوی سے مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کرے یہ سبب ہے عادت کاہنوں کا
تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات مین سے لیجا کر اونکو القا کرتی ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرت نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اوسکو سنکر اوسکی تئین القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرت نے دور ہو پس ہرگز نجاوز کریگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنوں کا سا ہے
یعنی چیزین ناقص سبب القای شیاطین کے معلوم کرتا ہے پس فرمایا حضرت نے دور ہو ہرگز نہوسکیگا تو اپنے حد اور قدر مرتبہ سے کہ حد اور قدر مرتبہ کاہنوں کا ہے یعنی سبب القا جنی
خفیات ناقص ناتمام کی اور دعوت کرے نبوت کا کہ وہ حد میری ہے اور احسا کلمہ زجر اور اہانت کا ہے کہ واسطے ہانکنے کتے اور سور کے کہتی ہین تا لوگون کی پاس سے آوے
ت پس کہا عمر نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو بیچ حق ابن صیاد کی کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہ ابن
صیاد دجال موعود ہے تو مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکی عیسی ہین اور اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اسکی
مین ف ح یعنی اسلیے کہ وہ ذمی ہے اور یہودیون سے ہے کہ وہ اہل ذمہ تہے اور اوسوقت مین وہ لڑکا نابالغ ہی تہا اور چونکہ اوسمین قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرت نے کلام مذکور بصورت شک کے وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ
بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ فِيْهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ
يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهٗ فِيْهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ اَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهٗ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ

إِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید سی کہ تحقیق ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کی مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کے رنگ مین مشابہ میدہ سفید کے ہی اور خوشبو مین مانند مشک خالص کی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمر نی ابن صیاد سی بیچ بعض راہوں مدینہ کی پس کہی ابن عمر نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد مارے غصہ کے یہانتک کے بھر دیا کوچہ یعنی اوسکر بدن پھول ہوئی نی پس گئی ابن عمر حضرت حفصہ کے پاس کہ اونکی بہن تھین اور بیوی حضرت کی ا۔ حال انکہ تحقیق پہونچی تھی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہ نی ابن عمر کو کہ رحمت کرے تجکو اللہ تعالیٰ کیا چاہا تونی ابن صیاد سی کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تونی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا دجال مگر سبب ایک غصہ کی کہ کریگا وہ ف ع یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا جانب خصم کی اور کرکوئی سو تک سبب غصہ دلانی ابن صیاد کو ای عبداللہ اور نہ کلام کرو اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور منع کرنا حفصہ کا ابن عمر کو سبب احتمال اور حکم دینی اوسکی ہونا کا ابن صیاد دجال ہو یا سبب اسکی کہ وہ یقین کرتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعد خدری سی کہا ساتھ ہوا مین ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تھی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کہ کیا پائی مین نی لوگون سی ایذا یہ بیان کیا اوسکو گمان کرتی ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تونی ای ابوسعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری لیے اولاد کیا نہین فرمایا حضرت نی کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین فرمایا ہی حضرت نی کہ نہین داخل ہوگا دجال مدینہ مین اور نہ مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سی اور مین ارادہ کرتا ہون مکہ کا پھر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدایش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ اب یعنی اب رہتا ہی اور جانتا ہون مین اوسکی ماں اور باپ کو کہا ابوسعید نی پس مشتبہ کیا دجال نی امر مجپر ف ع یعنی مین اعتقاد رکہتا تھا کہ وہ دجال ہی یہ تکرار جو کیا اشتباہ ہو مجکو اوسکی امر مین اور زیادہ سبب اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجالیت کے تھا ساتھ دلیلونکی اور یہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض و تلویح اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ اس عبارت کو کبھی کلام کرنیوالا کنایہ اپنی نفس سی کرتا ہی۔ اللہ اعلم ت کہا ابوسعید نی کہا مین نی ابن صیاد کو ہلاکی ہو تجکو سب دنون کے لیے یا ٹوٹا ہو تجکو تمام دنون مین کہا ابوسعید نی اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرین مین سی کہا کیا خوش لگتا ہی تجکو وہ شخص ہو تو یعنی دجال ہو تو کہا ابوسعید نی پس کہا ابن صیاد نی اگر پیش کیجاوین مجپر یعنی وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دہی وغیرہ کی تو ناخوش نرکہونگا مین ف ع یعنی بلکہ قبول کرونگا اور حاصل کیا رونی ہی دجال ہونی پر اور یہ دلیل واضح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا ملا میں ابن صیاد سے اس حالت میں کہ سوج گئی تھی آنکھ اوسکی پس کہا میں نے کب سے کی آنکھ تیری نے یہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں
کہا اس نے میں نہیں جانتا کہا میں نے یعنی نہیں جانتا تو حالانکہ تیرے سر میں ہے کہا اگر چاہے خدا تعالی پیدا کرے اوسکو تیرے عصا میں ف ع یعنی حق تعالی قادر ہے کہ
پیدا کرے آنکھ کو جماد میں اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا اوس آنکھ میں پیدا ہو پس اسی طرح جائز ہے کہ آدمی کو بھی شعور نہ ہووے
بسبب کثرت اشتغال انکا رسکی کہ مانع ہوتا ہے حس کرنے اور معلوم کرنے سے ت کہا ابن عمر نے پس آواز نکلی ابن صیاد کی ناک کی راہ سے مانند سخت آواز
گدھے کی کہ سنی ہے میں نے نقل کی یہ مسلم نے وعن محمد بن المنكدر قال رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله أن ابن الصياد الدجال قلت
تحلف بالله قال إني سمعت عمر يحلف على ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكره النبي صلى الله عليه
وسلم متفق عليه اور روایت ہے محمد بن منکدر تابعی سے کہا دیکھا میں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کھاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہے کہا میں نے کیا
قسم کھاتے ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہے نہ یقینی کہا جابر نے کہ میں نے سنا ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ قسم کھاتے تھے اسپر کہ ابن صیاد دجال ہے پیش نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انکار نہ کیا اوسکا آنحضرت نے ف ع ح یعنی اگر ہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتے اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اس پر
تھی کہ ابن صیاد دجالون یعنی جھوٹوں فریبیوں میں سے تھا کہ نکلیں گے اور دعوی کرینگے نبوت کا اور گمراہ کرینگے لوگونکو اور شبہ ڈالینگے نہ یہ کہ وہ مسیح دجال ہے
اصلی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہووے وہ اور اگر نہ ہووے لیکن ظاہر مطلق دجال کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہی دجال معہود
مراد ہیں قسم کھانی انکی حمل کی جاویگی اوپر جواز کی وقت غلبۃ الظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسرے میں ابن عمر سے آتی ہے صریح ہے اس میں کہ وہ مسیح دجال
تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہو اور حاصل یہ کہ اوس میں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن نافع قال كان ابن عمر يقول والله ما أشك أن المسيح الدجال ابن صياد رواه أبو داود
والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہے نافع سے کہ تھے ابن عمر کہتے قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابو داود نے
اور بیہقی نے بیچ کتاب بعث و نشور کی وعن جابر قال فقدنا ابن صياد يوم الحرة رواه أبو داود اور روایت ہے جابر سے
کہا گم کیا ہم نے ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اس عبارت سے ظاہر اوسکا ہے کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا گم ہوا کسی نے نہ پایا کہ
کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کے ہے کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہے اور شامل موت کو بھی ہے تو کچھ منافات نہیں اور دن
حرہ کا وہ دن ہے کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ کا لشکر مدینہ پر اور لڑا اوس سے نقل کی یہ ابو داود نے وعن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يمكث أبوا الدجال ثلاثين عاما لا يولد لهما ولد ثم يولد لهما غلام أعور أضر شيء وأقله منفعة تنام
عيناه ولا ينام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال أبوه طوال ضرب اللحم كأن
أنفه منقار وأمه امرأة فرضاخية طويلة اليدين فقال أبو بكرة فسمعنا بمولود في اليهود بالمدينة فذهبت
أنا والزبير بن العوام حتى دخلنا على أبويه فإذا نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهما فقلنا هل لكما ولد
فقالا مكثنا ثلاثين عاما لا يولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام أعور أضر شيء وأقله منفعة تنام عيناه ولا ينام قلبه قال فخرجنا من عندهما فإذا
هو منجدل في الشمس في قطيفة وله همهمة فكشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عيناي ولا ينام قلبي رواه الترمذي اور روایت ہے ابی بکرہ سے
کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹھیرینگے ماں باپ دجال کے تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطے اونکے کوئی فرزند پھر پیدا کیا جاویگا واسطے
اونکے ایک لڑکا کانا بڑی ضرر والا یعنی کچلیوں والا اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر ہے جنس میں نفع اوسکا از روئے منفعت

یعنی نہین ہوگا کوئی لڑکا کمتر اوس سے منفعت مین سووینگی دونون آنکھین اوسکی اور نہین سووےگا دل اوسکا ف ع یعنی نہین منقطع ہونگی افکار فاسد اوس کے
وقت سونیکے بسبب کثرت وسوسون اور پے در پے آنی فکرون فاسد کے کہ القا کریگا اوسکو شیطان جیسے کہ نہین سوتا تھا دل آنحضرت کا بسبب کثرت افکار صحیح
کی بسبب پے در پے آنی وحی اور الہامات کے ت پھر بیان کیا آنحضرت نے حال مان باپ اوسکی کا پس فرمایا باپ اوسکا لنبا ہوگا سبک گوشت یعنی دبلا گویا کہ
ناک اوسکی چونچ مرغ کی ہے یعنی ناک اوسکی لنبی ہوگی مشابہ جانور کی چونچ کی اور مان اوسکی ایک عورت ہوگی موٹی چوڑی یعنی دونون ہاتھونکی پس کہا ابوبکرہ نے
پس سنا ہمنے ایک لڑکیکی بیچ یہود کے مدینہ مین پس گیا مین اور زبیر بن عوام یہانتک کہ گئے ہم اوسکی مان باپ کے پاس پس ناگہان وصف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا بیان کیا تھا اوسکی مان باپ کے حق مین موجود ہے اور ایسا ہی ہے جیسا کہ فرمایا تھا پس کہا ہمنے اوسکی مان باپ سے کہ آیا ہے تمہاری لیے کوئی فرزند پس کہا
اونہون نے کہ ٹھیری تھی ہم تیس برس تک کہ نہین پیدا کیا گیا ہمارے لیے کوئی فرزند پھر پیدا کیا گیا ہماری لیے ایک لڑکا کانا بڑے دانتون والا اور کم باعتبار منفعت
کی سوتی ہین آنکھین اوسکی اور نہین سوتا دل اوسکا کہا ابوبکرہ نے پس نکلے ہم اون دونونکے پاس سے پس ناگہان وہ لڑکا یعنی ابن صیاد پڑا تھا دہوپ مین بیچ
چادر کے اور واسطے اوسکی تھی آواز پست کہ سمجھ مین نہ آوے پس کھولا سر اپنا پس کہا کیا کہا تمنے یعنی زبیر اور ابوبکرہ نے کچھ کلام کیا ہوگا اوسکے حق مین یا
اور کچھ اوسپر اوسنے یہ کہا کہا ہمنے کہ کیا سنا تونے جو کچھ کہ کہا ہمنے کہا ہان سوتی ہین آنکھین میری اور نہین سوتا دل میرا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن**
جابر ان امرأة من اليهود بالمدينة ولدت غلاما ممسوحة عينه طالعة نابه فاشفق رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يكون الدجال فوجده تحت قطيفة يهمهم فاذنته امه فقالت يا عبد الله هذا ابو القاسم
فخرج من القطيفة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما لها قاتلها الله لو تركته لبين فذكر مثل معنى
حديث ابن عمر فقال عمر بن الخطاب ائذن لي يا رسول الله فاقتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكن
هو فلست صاحبه انما صاحبه عيسى ابن مريم والا يكن هو فليس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد فلم يزل رسول الله صلى الله
عليه وسلم مشفقا انه هو الدجال رواه في شرح السنة اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق ایک عورت قوم یہود مین سے جنی مدینہ
مین ایک لڑکا کہ مٹی ہوئی اور ہموار کی گئی تھی آنکھ اوسکی یعنی داہنی اور بعضونے کہا بائین نکلی ہوئی تھین کچلیان اوسکی پس ڈری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی امت پر اس سے کہ ہووے دجال پس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی دیکھنی کو تا اوسکا حال تحقیق کرین پس پایا اوسکو نیچے چادر کی لیٹا ہوا اسحال
مین کہ کرتا تھا کلام چھپکی کہ سمجھ مین نہ آوے پس آگاہ کیا اوسکو اوسکی مان نے پس کہا اے عبداللہ یہ ابو القاسم یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہین خبردار ہو اور مستعد ہو اونسے کلام کرنے کے لیے پس نکلا وہ چادر سے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا اس عورت کو اور کیا کلام کیا
اوسنے مارے اوسکو خدا تعالی اگر چھوڑ دیتی اوسکو اور خبر نکرتی اوسکو تحقیق وہ ظاہر کرتا حال اپنا پس ذکر کیا جابر نے یا راوی جابر نے مثل معنی حدیث ابن عمر
کی کہ ابتدا باب مین گذری پس کہا عمر بن خطاب نے کہ اجازت دیجیے مجکو یا رسول اللہ پس قتل کرون مین اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
ہے ابن صیاد دجال موعود تو نہین ہے تو یار اوسکا یعنی قتل کرنیوالا اوسکا اور نہین ہے یار اوسکا مگر عیسی بیٹا مریم کا کہ کسیکو قدرت اوسکی قتل کی نہین ہوگی
مگر عیسی علیہ السلام کو اور اگر نہین ہے وہ دجال تو نہین پہنچتا تجکو کہ مارے ایک مرد کو اہل ذمہ سے ف ح اور یہ جابر اوسکی اسلام لانی سے
پہلے کا تھا اور بعد اسلام کے بھی حال اوسکا معلوم ہوا کہ راضی تھا اسکا کہ دجال ہو اور یہ کفر ہے جیسا کہ حدیث ابی سعید خدری نے گذری ہے کہ ہمراہ اوسکی کے
کو گیا معلوم ہوا ت پس ہمیشہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ڈرنیوالے یعنی اپنی امت پر اس سے کہ ابن صیاد دجال ہو ف ع کہا بعضے محققین نے
کر توجیہ بیچ حدیثونکی کہ وارد ہوئی ہین ابن صیاد کے حق مین باوجود اسکی کہ اونمین اختلاف و تناقض ہے یہ ہے کہ کہا جاوے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو

ابوہریرہ ولیس اگر شک وتردد رکہتی ہو اوس چیز مین تو پڑہو اگر چاہو یہ آیۃ کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سی یعنی یہود ونصاریٰ مگر کہ ایمان لائیگا عیسیٰ پر پہلی مرنی اونکیکی پڑہو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی جبکہ اوترنی عیسیٰ کی اخیر زمانہ مین جب دین وملت ایک ہو جائیگا اور اختلاف درمیان سی اوٹہہ جائیگا اختلاف کہ یہود ونصاریٰ حضرت عیسیٰ کی حق مین کہتی ہین وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لائینگی جسطرح دین اسلام مین ہی کہ وہ انسکی بندی ہین اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈیکی اور اہل کتاب سی وہ اہل کتاب مراد ہین کہ جو اونکی زمانہ مین ہونگے اور یہ ایک وجہ ہی اس آیۃ کی تفسیر مین اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی اسیوجہ سی دلیل پکڑی ہی مضمون حدیث پر اور دوسری وجہ بہی کہی ہی مفسرین نی کہ نہین ہی کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہی پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوس وقت کا مفید نہین اور اسوجہ پر احتمال ہی کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالیٰ کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہی ولیکن فائدہ نہین کرتا پس چاہیئی کہ باختیار خود پہلی اوس وقت کی مستعد اوسکا ہو **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيْبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيْرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَيَتْرُكَنَّ الْقِلَاصَ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ اِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی البتہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی اسحال مین کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور کمدینگی جزیہ اہل ذمہ سی اور چہوڑ دینگی عیسیٰ یا چہوڑ جاوینگے اونٹنیان جوان پس نہین کی جاویگی سواری اور کام اور طلب جلوبات اونپر **ف** ح یعنی بسبب کثرت اور سواریونکی حاجت اونکی نہین ہی کی یا معنی یہ ہین کہ نہین حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوۃ کی لیئی کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہین ملیگا اور جائز ہی کہ یہ ہو کنایہ ترک تجارات اور سفر کرنی سی مین وسطی طلب مال کی اور حاصل کرنی مایحتاج الیہ کی واسطی استغنا اونکی **ت** ع البتہ جاتا رہیگا لوگون سی کینہ اور بغض اور حسد **ف** ع یہ سب چیزین حب دنیا کی ہوتی ہین پس جاتی رہینگی یہ عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلون سی **ت** اور البتہ بلاوینگے عیسیٰ لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری ومسلم کی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوترینگی عیسیٰ بیٹی مریم کی درمیان تمہارے اور امام تمہارا تم مین سی ہوگا **ف** ح یعنی قریش مین سی ہوگا یا تمہاری اہل ملت مین سی علمانی اوسکی دو وجہ سی شرح کی ہی ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم مین سی ہی اور عیسیٰ اقتدا کرینگی اوسکا اور وہ مہدی ہی اور یہ بسبب تعظیم وتکریم امت محمدی کی ہوگا جیسی کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہی اسمین اور عیسیٰ حاکم اور خلیفہ اور امام وتعلیم کرنی والی خیر کی ہونگے اور اوس زمانہ مین امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ عیسیٰ جب اوترینگی مہدی امت کے ساتھہ نماز مین ہونگی اور چاہینگی کہ پیچہی ہٹ جاوین اور امام عیسیٰ علیہ السلام کو کرین پس عیسیٰ علیہ السلام امام نہین ہونگی اور اقتدا کرینگی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسیٰ علیہ السلام ہی کرینگی بسبب فضل ہونی اونکی کی مہدی سی اور دوسری وجہ یہ کہ مراد امام سی عیسیٰ علیہ السلام ہین اور مراد ساتھہ ہونی اونکی کی تم مین سی حکم کرنا اونکا ہی ساتھہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتھہ احکام انجیل کی اور ایک روایت مین آیا ہی پس امامت کرینگی عیسیٰ علیہ السلام تمہاری ساتھہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتھہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کرینگی تمہاری جیسی حال ہونی اونکیکی دین وملت تمہاری میں اور حکم کرنی والی ساتھہ کتاب وسنت تمہاری کی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ

وعن شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کہاتین قال شعبۃ وسمعت
قتادۃ یقول فی قصصہ کفضل احدہما علی الاخری فلا ادری اذکرہ عن انس او قالہ قتادۃ متفق علیہ
روایت ہی شعبہ سی کہ نقل کی قتادہ تابعی سی قتادہ نی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا مین اور قیامت مانند ان دونون انگلیون کی
یعنی انگلی شہادت اور بیچ انگلی کی کہا شعبہ نی اور سنا مین قتادہ سی کہ کہتی تہی اپنی وعظ مین ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قیام قیامت کی ان دونون انگلیون کو ت مانند زیادتی اور بڑہا ہوا ایک کی اون دونون مین سی کہ بیچ کی انگلی
ہی دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہی ف ح یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑہی ہوئی شہادت کی انگلی سی ہی چہوٹی ہونا میرا بڑہا ہوا قیامت سی
بہی مانند اسکی ہی کہ مین آگی قیامت سی آیا ہون اور قیامت پیچہی سی چلی آتی ہی شعبہ کہتا ہی ت پس نہین جانتا مین کہ اس بیان کو قتادہ نی
انس سی نقل کیا یا خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور تعیین کی کہ انس سی ہوا سیر پر یہ احتمال ہی کہ انس نی خود کہا یا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سی سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سی کہ آگی آتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہی وعن جابر قال سمعت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل ان یموت بشہر تسألونی عن الساعۃ وانما علمہا عند اللہ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس
منفوسۃ یاتی علیہا مائۃ سنۃ وہی حیۃ یومئذ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی مہینا بہر پہلی اپنی رحلت سی کہ پوچہتی ہو تم مجہسی وقت قائم ہونی قیامت کی سی کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا
او نہین ہی علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کی ف ح یعنی وقت قائم ہونی قیامت کبری کیسی پوچہتی ہو وہ خود مجہکو معلوم نہین ہی
اور اوسکو سوای خدای تعالی کی کوئی نہین جانتا قیامت صغری اور وسطی کو تمسی بیان کرتا ہون کہ اسکا علم رکہتا ہون جیسیکہ فرمایا ت اور
قسم کہاتا ہون مین اللہ کی کہ نہین روی زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہی کہ گذری اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوسدن کہ سو برس اوسپر گذرین
نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیون مین سی کہ بیچ زمانہ خبر دینی میری کی موجود ہین سو برس کی مدت مین سب مرجاوینگی اور کوئی
اونمین سی باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتی ہین اور ہر ایک کی مرنی کو بہ نسبت اپنی قیامت صغری اور مراد اس سی مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہی
اور فرمایا آنحضرت نی یہ کلام بنابر غالب کی والا جیتی رہی ہین بعضی صحابہ اکثر سو برس سی مانند انس اور سلمان وغیرہما کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی
لا تعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہی جیسیکہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ کی پس نہین حاجت ہی طرف اعتبار غالب کی چنانچہ کہا
بعضون نی کہ پیدا ہوئی جو اور سن منتہی ہوئی تمام ہو گئی پہلی تمام ہونی سو برس کی وقت فرمانی حدیث کی ہی اور اس حدیث سی تمسک کیا ہی بعضون نی انکابر
علماسی بیچ خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولودون اور موجودون کی روی زمین پر تہی اور بحکم مخبر صادق کی
چاہیی کہ بقا اونکا سو برس سی نگذرا ہو اور بعد گذرنی سو برس کی مرگئی ہون اور جواب دیتی ہین اسکا علما کہ خضر اس عموم سی مخصوص ہین اسلیی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر اپنی امت کی احوال کی دی ہی کہ میری امت مین سی کہ اسوقت موجود ہین بعد سو برس کی سب مرجاوینگی
اور نبی زمین پر ہوتا دوسری نبی کی امت سی اور بعضون نی کہا کہ قید الارض نی نکال دیا خضر اور الیاس ع کو اسلیی کہ وہ اوسوقت دریا پر تہی زمین پر نتہی کہا بغوی
نی معالم التنزیل مین کہ چار شخص انبیا مین سی زندہ ہین دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبرین بیچ وجود خضر علیہ السلام کی مشائخ
سی تواتر کو پہنچی ہین اگرچہ بعضی اسمین تاویل کرتی ہین کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہی کہ فیضان پہنچاتا ہی ولیکن مکمل اولیا سی وجود ایسی شخص کا بسی اتصال
بیچ کہ مصاحب سی علی کی تہی آیا ہی وعن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یاتی مائۃ سنۃ وعلی

الارض نفس منفوسة اليوم رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں آویگی سو برس اور اوپر زمین کے
پر کوئی شخص زندہ سے یعنی صحابہ میں سے نقل کی یہ مسلم نے وعن عائشة قالت كان رجال من الاعراب ياتون النبي صلى الله
عليه وسلم فيسألونه عن الساعة فكان ينظر الى اصغرهم فيقول ان يعش هذا لا يدركه الهرم حتى تقوم عليكم
ساعتكم متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھی کتنی اشخاص اعراب میں کہ آتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس پوچھتی تھی حضرت سے وقت قیامت کا پس تھی آنحضرت کہ دیکھتی تھی طرف چھوٹی کی اونمیں سے پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا بڑھاپا
یہانتک کہ قائم ہوگی تم پر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی ہنوز یہ لڑکا بڑہاپیکو نہیں پہنچیگا کہ تم سب مرجاؤ گی اشارت کی
ہوجانی اوس طبقہ کی اور فنا ہوجانی اوس قرن کی مقدار اس مدت میں اپنی فرمایا سائل کو ظاہر یہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبریٰ سی تھا تو
علی اسلوب الحکیم سے ار قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغریٰ سی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کے اور مراد مرجانا سبکا ہی او
کا اور یہ غالب ہی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن المستورد بن شداد عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال بعثت في نفس الساعة فسبقتها كما سبقت هذه لهذه واشار باصبعيه السبابة والوسطى رواه الترمذي
اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا میں بیچ ابتدا کے قیامت کی
اور اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا میں قیامت سے جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس انگلی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتھ دو
انگلیوں اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے وعن سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اني
لارجو ان لا تعجز امتي عند ربها ان يؤخرهم نصف يوم قيل لسعد وكم نصف يوم قال خمسمائة سنة رواه ابو داود
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے البتہ امید رکھتا ہوں کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک
پروردگار اپنی کی اس سے کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن ہی کہا سعد نے آدہا دن پانسو برس
کا ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف ح یہ بنظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک
تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہیں کہ اس امت
کو اسقدر قدرت اور قرب درجہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اوسکو نگاہ رکھی اور ہلاک نکری اور ابقا اونکا کہ اس سے ہنوز مگر زیادہ
ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم میں قیامت قائم نہیں ہوتی کی اور اس امت کو ہلاک نہیں کریگا بعد اسکی ہو کیا جانا
ہوگا کریگا اور بعضوں نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور باامن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکھیگا اور اونکو فتنین نہیں پہنچینگے
کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہوجائیں اور شیخ جلال الدین سیوطی نے اپنی بعضی رسالوں میں ثابت کیا ہی کہ بقا اس امت کا بعد ہزار برس کی
رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہیں کریگا واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل هذه الدنيا مثل ثوب شق من اوله الى آخره فبقي متعلقا بخيط في آخره
فيوشك ذلك الخيط ان ينقطع رواه البيهقي في شعب الايمان روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی میں اور قرب ہونی میں قیامت میں مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پھاڑا گیا اول اوسکی سے آخر اوسکی تک پس باقی
رہا لٹکا ہوا ساتھ ایک تاگی کی آخر اوسکی میں پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوے یعنی دنیا تمام و فانی ہو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ اب یہ باب بیچ بیان اس کی کہ برپا نہیں ہوگی قیامت مگر بدگو پر یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہیں گی پس قائم ہوگی قیامت اوپر جب تک وجود نیکوں کا دنیا میں ہے قیامت قائم نہیں ہوتی جیسا کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسیٰ کی میں ایک ہوا خوشبو دار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بدکار باقی رہ جاوینگے کہ آپس میں گدہوں کی مانند اختلاط کرینگی پس اوپر ان کے قائم ہوگی قیامت

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ نصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُ اَللّٰهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہاں تک کہ نہ کہا جاوے زمین میں اللہ اللہ یعنی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا کرے اور اوسکو پوجے بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہو جاوینگی اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوپر کسی کے کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف** ح اس سے معلوم ہوا کہ اب عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین اور صالحین اور نیک کاروں کے رہا ہے جب ان کو عالم سے اوٹھا لینگے عالم نہیں رہیگا نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح مراد خلق سے آدمی ہیں ایسے کہ مراد شرار سے کہ فتنہ میں اور متصف ساتھ معصیت و کفر کے آدمی ہیں تمام خلق اور اگر کہا جاوے کہ کیا تطبیق ہے اس حدیث میں اور حدیث سابق میں لا یزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگے ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہے تمام زمانوں کو عام ہے اور نہیں اور دوسری مخصوص ہے یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ہلینگی سرین عورتوں بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہے یمن میں اور ذو الخلصہ ساتھ زبر خاء معجمہ اور لام کی اور دونوں کی پیش سے بھی آیا ہے نام بتخانہ کا ہے کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تھی اور وہاں ایک بت تھا کہ نام اوسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تھی اور آنحضرت نے جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تھا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہیں کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہو جاوینگے اور عورتیں اون کی گرد اوس بت خانہ کی طواف کرینگی اور راوی کہ ابو ہریرہ ہیں یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کے کہتا ہے کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہے کہ وہ جسے پوجتے تھے اوسکو زمانہ جاہلیت میں **ف** ح علماء یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نے جو کہا ہے کہ وہ بت خانہ ہے معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں مسامحہ ہے بت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتّٰى يُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ اَنَّ ذٰلِكَ تَامًّا قَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لَا خَيْرَ فِيْهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِيْنِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھے نہیں جاتی ہے رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا یہاں تک کہ پوجے جاوینگے لات عزی کہ نام دو بتوں مشہور کے ہیں لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہے اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تھی میں البتہ گمان کرتی جس وقت بھیجی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کہ وہ خدا کہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کے اور دین درست کے تا غالب کرے اوسکو سب

نہین تہرم کرتا تو ف ع کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سے اونکو بت پرستی کی طرف بلاویگا تب پس
نہین گے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو درست و تدبیر کیا ہی اوسکا کہ ہم کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ع یعنی انداز و توسل کی کہ اللہ تک رسائی
ہوگا جیسے کہ اللہ تعالی نے خبر دی کفار کی اعتقاد کی ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ت اور حال یہ کہ وہ اس حالت میں
ہونگا رزق اونکا اچہی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور میں اور قائم ہوگی قیامت پس نہین سنیگا اوس صور کو کوئی مگر کہ جہکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سے لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت جسمانی خلل پذیر ہو جاویگی اور
اثر اوسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسے کہ دہشت میں ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس اسمین ایک طرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی ت فرمایا
آنحضرت نے پس اول جو سنیگا اوس صور کو وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس اثنا اس کار میں مر جاویگا وہ شخص
اور مر جاوینگی لوگ جمیع کار و بار میں پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ کو گویا کہ وہ شبنم سی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی اوسکے سبب سے بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین
پہر پہونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کے پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین سے زندہ ہوئی ہونگی اوٹہہ کہڑی ہونگی اور دیکہینگی ہول قیامت کے پہر کہا
جاویگا اونکو کہ اے لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ اونکو یعنی لوگونکو اسلیے کہ یہ پوچہی جاوینگی کردار سے اور حساب لیا جاویگا اونسی
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگونمین سے لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتے
جناب عزت سے پوچہینگے کہ کتنونمین سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنونمین یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیے ہزار شخص میں سے نو سو ننانوین ف ع اس سے معلوم ہوا کہ ہزار میں سے ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سے کفار ہین کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگی چنانچہ بیچ حدیث ابی سعید کے پہلی فصل باب الحشر کی مین آیا ہے
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سے ہونگی ت پس یہ وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف ع یہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سے یا
شدت و محنت سی کہ اوس دن میں ہوگی ایسی کہ بڈہاپا غم و محنت میں جلدی پہنچتا ہی ت اور یہ وہ دن ہی کہ پیدا کیا جاویگا اور کہولا جاویگا
اوسمین امر عظیم سی اور محنت سی ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یہ معنی مشہور میں عرب میں اور اصل اسکی یہ
کہ جو کوئی شدت محنت میں پڑتا ہی اوسکی اہتمام میں دامن پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سے کہل جاتی ہی اور کلام بیچ تفسیر اس
آیہ کریمہ کی بہت ہی لیکن اکثرونکی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی وذکر حدیث معاویۃ لا تنقطع الہجرۃ فی باب التوبۃ ذکر کی گئی حدیث
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی

باب النفخ فی الصور

باب ہی بیچ بیان پہونکنی صور کی ف ع
بیش سی شاخ کہ اوسمین پہونکتی ہین اور مراد بیان اوسکا ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو نفخی ہین ایک ہلاک کرنی کی لیے زندون کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردونکی لیے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قال اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال ولیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا وہو عجب الذنب ومنہ یرکب
الخلق یوم القیمۃ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونوں نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنیکی چالیس ہین پس پوچہا لوگو
نے ابی ابو ہریرہ آیا مدت مذکور چالیس دن ہی کہا ابو ہریرہ نے نہین جانتا مین کہا لوگونے یا چالیس مہینی ہین کہا نہین جانتا مین کہا لوگونے چالیس

برس مین کہا نہین جانتا مین ف ع یعنی جو کہ آنحضرت سے نہین سنا ہی مین یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین جز بانہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہی
اسمین مجمل ہی اور حدیث مین مفصل ہی کہ وہ چالیس برس مین ت اور فرمایا آنحضرت نے پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگے
اور پیدا ہونگی آدمی اندا اور جانور جیسیکہ اوگتا ہی اور پیدا ہوتا ہی سبزہ اور ترکاری فرمایا او نہین ہی آدمی سی کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اوسکے
اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہو جاتی ہین مگر ایک ہڈا اور نام اوسکا عجب الذنب ہے ف ہ ساتھ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچے
ریڑہ کی درمیان دو سیرین کی ہی اور عجم الذنب بتبدیل میم سی بہی آیا ہی اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کے اور جڑ کی ہی اور ذنب بمعنی دم کی اور
چونکہ وہان ہی اوسکا یہ نام رکہا گیا ت اور اوس ہڈی سی ترکیب دی جاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سی دن قیامت کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہی مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس ہی سی اول پیدا کیا گیا ہی اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا ف ع آ و بیان اونکا ہی کہ جنکی بدن گلا کر تی نہین
اسلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوے جسد انبیا کی اور ایسے جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا اسی اور زمین مین سی خوشبو دیتی ہین
کہ جو بسدا اذان دیتی ہین پس اپنی قبر و نمین زندہ ہین مانند زندون کی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللّٰهُ
الْاَرْضَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوْكُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنجہ مین لے لیگا اللہ تعالے زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ف ع ح شاید کہ مراد ان دونون سی بدل دینا اونکا ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوہام خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہی سب
کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہی اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بہ نسبت زمین کی زیادہ ہی
اوسکو تخصیص کیا ساتہہ داہنی ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سی ہی پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی داہنی ہاتہہ مین ت پہر فرمائیگا
اللہ تعالی کہ مین ہون بادشاہ یعنی زمین کے بادشاہت مگر میری ہی لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین بادشاہ کہ زمین مین دعوی بادشاہی
کا کرتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ
يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَطْوِي الْاَرَضِيْنَ بِشِمَالِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى ثُمَّ يَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ
آسمانونکو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی داہنی ہاتہہ مین پہر فرمائیگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہی لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتہہ مین پہر فرمائیگا مین
ہون بادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ
عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا اللّٰهُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيْقًا لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود کہ کہا آیا ایک عالم یہودیونمین سی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہا ای محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا

آسمانونکو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی نیچی
کی تر مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پھر ہلاویگا اونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا ف ح یہ تمام کنایہ ہے
تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور جز نا معنی ہاتھ اور انگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین وش کلام عرب کے یہ ہی کہ جب کسیکی
وصف کیا چاہتی ہین جود و کرم کر تو کہتی ہین کہ دونون ہاتھ اوسکی فراخ و کشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتھ نہون کہ دونون ہاتھ کٹی ہون یا اوس
پیدایش ہی سی بی ہاتھ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کر وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹھا اگرچہ اوسکی لیے تخت نہو اور
بیٹھنی کی چیز کچھ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن و حدیث کے لیے اس سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتھ سی یہ ہی اور تخت سی قائم
اور یہ لیے تعجب کیا آنحضرت نے یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ت پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کے اوسکی اوس چیز
سی کہ کہا اوس عالم یہودی نی واسطی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا یہ سبب تکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ یہ سبب اوسکے تصدیق اور راست گوئی جاننی
اوسکی تہا پھر پڑھا آنحضرت نی یہ آیتہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالے کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچاننا چاہیی اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوونگی قیامت کے اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگے
اوسکی داہنی ہاتھ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اوس چیز سے کہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور جو کہ کہ یہودی نی کہا تفسیر و تفصیل
اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ
وَالسَّمٰوٰتُ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پوچھا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیہ کا
اوسدن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلی مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کے پس
کہان ہونگے لوگ اوسدن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوسدن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا پر صراط کہ ہوا اور اصل صراط معنی راہ کی ہی اور
تبدیل زمین کیا مراد ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدل جاویگی ساتھ ریگ سفید کے پس کہائینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی یہانتک
کہ فارغ ہون حساب سے چنانچہ موید اسکی حدیث اول باب الحشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتھ جھڑ جانی ستارون اوسکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکی کی ہی اور طیبی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی دراہم کو دینارونسی یعنی دراہم کی
بدلی دینارین لین مینی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مینی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو گلا کر شکل انگوٹھی کی بنایا
پس ذات ایک ہے اور ہیئت اور ہو لی پس تبدیل زمین و آسمانکی ساتھ اور زمین و آسمانکی دونون احتمال رکھتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کے
اکثر ہین ابن عباس نے فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ فراخ کریگی زمین کو ایسا کہ کچھ بلندی و پستی اوسمین نہ رہیگی اور
تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کر دی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر ہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی سے آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگے
چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند لپیٹے
جاوینگی دن قیامت کے ف ح یعنی اکٹھا کر کے گوشہ مین ڈالی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹی جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا پھیلاو رہنا اونکی روشنی کا عالم سی ت نقل کی یہ بخاری نی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف أنعم وصاحب الصور قد التقمه وأصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى يؤمر بالنفخ فقالوا يا رسول الله وما تأمرنا قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکر چین سے اور خوش ہوؤں میں حال آنکہ صاحب صور کا اسرافیل ہے رکھے ہوئے ہے ایک طرف صور کا اپنے مونہہ میں پھونکنے کے لیے اور جھکائے ہوئے ہے کان اپنا کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ کب فرمادے پھونکنے کو اوسی وقت پھونکوں اور جھکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسے کہ عادت ہے نرسنگا بجانے والوں کی یعنی طیار ہو رہا ہے بجانے کے لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پھونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہیں آپ ہمکو یعنی ہم کیا کہا کریں اوس وقت یا مطلق وقت سختیوں کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچھا ہے کارساز ف یعنی التجا درگاہ حق میں کی جاوے اور اوسی کے فضل وکرم پر بہروسا کرے حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب کہے اوسے محنت و خوف پیش آوے تو اوسکو چین پاوے اوس سے سلامت رہے چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو آگ میں ڈالے جانے کے وقت پڑہا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم ت نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصور قرن ينفخ فيه رواه الترمذي وأبو داود والدارمي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے اور نقل کی ہے حال اسکا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے پھونکا جاویگا اوس میں یعنی اسرافیل پھونکیں گے دوبار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کے

الفصل الثالث

عن ابن عباس في قوله تعالى فإذا نقر في الناقور الصور قال والراجفة النفخة الأولى والرادفة الثانية رواه البخاري في ترجمة باب کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی فاذا نقر فی الناقور کے مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پھونکا جاویگا صور سو وہ دن سخت ہے کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچھے آویگا اوسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگے اور حرکت میں آوینگے مشتق رجف سے یعنی ہلنے اور لرزنے میں پڑینگے اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا ہے کہ پہلے نفخہ کے پیچھے پہنچیگا مشتق ردف سے بمعنی ایک چیز کے پیچھے پہنچنے کی نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں **وعن** ابي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم صاحب الصور فقال عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكائيل اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صور پھونکنے والے کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکے جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکے میکائیل یعنی صور پھونکنے کے وقت **وعن** أبي رزين العقيلي قال قلت يا رسول الله كيف يعيد الله الخلق وما آية ذلك في خلقه قال أما مررت بوادي قومك جدبا ثم مررت به يهتز خضرا قلت نعم قال فتلك آية الله في خلقه كذلك يحيي الله الموتى رواهما رزين اور روایت ہے ابی رزین سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیونکر پھیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد بوسیدہ اور خاک ہونیکے اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کے کہ اوس سے اوسکی دلیل پکڑیں فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی میں کہ کچھ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پھر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر اسحال میں کہ ہلتا ہے یعنی لہلہاتا سبز کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الٰہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالیٰ زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ دونوں حدیثیں رزین نے

باب الحشر

باب ہے بیچ بیان حشر کے ف حشر کے معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر قیامت کو کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکالکر لیجاوینگے اور جمع کیے جاوینگے اور جگہ کہ اوسکو محشر کہتے ہیں اور حشر دو ہونگے ایک بعد قیامت کے جیسے کہ کہی گئی اور دوسرا پہلے قیامت کے اوسکی نشانیوں سے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگوں کو محشر یعنی زمین شام میں ہانک کر لیجاویگی جیسے کہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضے حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں معنی کو ہیں علماء نے دونوں احتمال کہے اور اختلاف کیا اور ظاہر دوسرا قول ہے

الفصل الاول عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيمة على
ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد متفق عليه روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جمع کیی جاوینگی لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہین ہوگی بلکہ مائل بسرخی مانند چہنی ہوئی آٹی کی روٹی کی یعنی نانکتائین اوسکائی مین
نہ مقدار مین نہین ہوگا اوسمین نشان واسطے کسیکے یعنی مکان وعمارت کسیکی زمین ہو چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی سعید**
الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة يتكفأها الجبار بيده كما
يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا ابا القاسم الا اخبرك
بنزل اهل الجنة يوم القيمة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم فنظر
النبي صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قال الا اخبرك بادامهم بالام و
النون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا متفق عليه
اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار تعالی اپنی
ہاتہ مین **ف** ح یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ روٹی کو ایک ہاتہ سی دوسرے ہاتہ مین پہیر پہیر کرتی ہین یعنی گہڑتی ہین تو گول اور باریک اور برابر ہو پہر گرم
توبل مین ڈال دیتی ہین تا پختہ ہو **ت** جیسیکہ الٹ پلٹ کرتا ہی ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر مین یعنی جلدی پکاتا ہی درحالیکہ وہ روٹی مہمانی
ہوگی **ف** ع جاننا چاہیی کہ ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہوجائیگی اور طعام بہشتیونکی ہوگا اول بہشت مین جانیکی وقت کہاوینگی اور بعضون
نی تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہی اور کہا کہ کچہ مستبعد نہین ہی قدرت حق تعالی سی وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردی اور بہشتیونکی کہانیکو دی اور اولی یہی ہی
کہ اسکو ظاہر پر حمل کرین اور بعضون نے اور اور کچہ تاویل کی ہی بخوف درازگی کی نہین لکہا **ت** پس بعد فرمانی آنحضرت کی اسحدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سی اور کہا کہ برکت بہیجی خدای مہربان آپ پر ای ابو القاسم کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ مہمانی بہشتیون کے یعنی وہ کہانا کہ اونکی آگی
لاوینگی روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نی ہان خبر دی کہا یہودی نی ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس دیکہا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکی پہر ہنسی آنحضرت **ف** ح یعنی بسبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتہ خبر یہودی کہ توریت
سی خبر دی تہی اوسنی اور بسبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سی اور ہنسی آنحضرت مبالغہ سی یہانتک کہ ظاہر
ہوئین کچلیان آنحضرت کے پہر کہا اوس یہودی نی کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتہ سالن اہل جنت کی کہ جسی روٹی لگاکر کہائین گی وہ بالام ہی اور نون **ف** ج
بالام ب موحدہ اور تخفیف لام سی اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تہا صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی **ت** کہا اونہونی اور کیا ہی یعنی معنی اسکی کہ ذکر کیا تو نی
کہا بیل اور مچہلی کہاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سی کہ جگر پر بڑہ رہا ہی ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یہ دو جماعت ہے کہ بی حساب بہشت
مین جاوینگی اور منہ اونکی چودہوین رات کی چاند سی ہونگی اور ہوسکتا ہی کہ مراد مبالغہ در کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا کلیجی سے
ملا ہوا جگر سی اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہی اور ہوسکتا ہی کہ بیان معنی بالام کا آنحضرت سی جبکہ صحابہ معنی اوسکی نہ سمجہی اور پوچہا آنحضرت نی پہلی اسکے
کہ یہودی بیان کری بوحی الہی بیان کیا **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس
على ثلث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير
وتحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا متفق عليه اور روایت ہی ابو ہریرہ سے

كما فرمايا رسول خدا صلى الله عليه وسلم نے كه جمع كيے جاوینگے لوگ يعنی بعد بعث كے اوپر تين فرقوں اور قسموں كے ف ع سوا ايك قسم كے يعنی اون
تين ميں سے اور باقی شامل ہيں دو فرقوں اخير كو اور وه دونوں پياده چلنے والے ہيں اور منه كے بل چلنے والے جيسے كه آتا ہے اور دوسری فصل ميں ت ايك فرقه
رغبت كرنيوالا يعنی بہشت ميں اور فضل و رحمت الله تعالى كی ميں كه لا خوف عليهم ولا هم يحزنون صفت اونكی ہے اور فرقه دوسرا ڈرنيوالا عذاب سے
آگ دوزخ سے اور وه وه ہيں كه نيكی ہيں ليكن اجتناب كيے ہيں اس سے يعنی تنبيه ہے اسپر كه طاعت الله كی اميد پر اولی ہے عبادت اوسكی سے خوف
ت ساں آنكه دو شخص ايك اونٹ پر ہونگے اور تين شخص ايك اونٹ پر اور چار شخص ايك اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ايك اونٹ پر ف يعنی باری باری
اپنی كی استراحت پاوينگے اپنی سواری پر اور باقی چلتے ہونگے اپنی قدموں پر اور يه اعداد تفصيل مراتب اون دونوں قسموں كی ہے سبيل كنايه اور تمثيل كے يعنی
جسكا مرتبه عالی تر ہوگا شركت اسميں كمتر اور عزت اور سبقت اوسكی زياده تر ہوگی اور وه اعداد كه درميان چار اور دس كے ہيں ذكر كيے تاكه
چھوڑے اور ہونا كسی كشتی شخص كا اونٹ پر يا تو بطور اعجاز كے ہو يا بطريق تناوب كے كه ہر ايك نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ايك كا ہونا اونٹ پر ذكر نه كيا
كه وه مرتبه مقربوں كا ہے قسم انبيا اور رسولوں سے اور مقصود ذكر كرنا احوال آدميوں كا ہے ت اور جمع كريگی باقی لوگوں كو وه آگ قيلوله كريگی آگ يعنی اونكی ساتھ
رہيگی جہاں وه رہينگی اور استراحت كرينگی اور رات گذاريگی آگ ساتھ اونكی جہاں رات گذارينگی اور صبح كريگی آگ ساتھ اونكی جہاں صبح كرينگی وه اور شام
كريگی آگ ساتھ اونكی جہاں شام كرينگی ف ح يه بيان تيسرے فرقه كا ہے كه آگ ہر وقت ساتھ رہيگی اونكی جدا نہيں ہوگی اور شارحوں كو اختلاف ہے
اسميں كه يه حشر روز قيامت كا ہے بعد اوٹھنی مردوں كی گوروں سے يا پہلے اوسكی ہے علامات قيامت سے كه جاوينگی محشر كيطرف كه زمين شام كی ہے اور اول
صواب تر ہے والله اعلم ت نقل كی يه بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبی صلی الله عليه وسلم قال انكم محشورون حفاة
عراة غرلا ثم قرا كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان ناسا من اصحابی يؤخذ بهم ذات الشمال
فاقول اصحابی اصحابی فيقال انهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم منذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت
عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم متفق عليه اور روايت ہے ابن عباس سے اونسی نقل كی نبی ع
سے فرمايا تحقيق تم جمع كيے جاؤگے اور اوٹھائی جاؤگے ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنه ف اسميں اشاره ہے طرف اسكی كه جب مردے قبروں سے اوٹھينگے تو تمام
بدنكی دستور پہلا وہی ہوگا اسليے كه جب جو چيز يعنی ستر كا كه واجب الازاله تھا دنيا ميں سب تو رجوع ہو جاويگا تو اور اجزا بال ناخن وغيره بطريق اولی پيدا ہونگے
اور يه دلالت كرتا ہے اوپر كمال متعلق ہونے علم الله تعالى كے ساتھ كليات اور جزئيات كے اور اوپر كمال قدرت الله تعالى كی نسبت اشيا ممكنات كے ت
پھر پڑھی حضرت نے يعنی ازراه استشهاد و اعتقاد كے يه آيت جيسا كه پيدا كيا ہم نے اونكو اول پيدائش ميں يعنی ماں كے پيٹ سے ننگی پاؤں ننگی بدن بے ختنه
ويسا ہی پھر پيدا كرينگے ہم قبروں سے دن قيامت كے وعده لازم ہے يه پيدا كرنا ہمپر بلا شبه ہيں ہم كرنيوالے يعنی اوس چيز كو كه وعده كيا ہے ہم نے اسكا
اور فرمايا آنحضرت نے اور اول اون شخصوں كے كه پہنائی جاوينگی كپڑے روز قيامت كے ابراهيم ہيں ف ع اسليے كه اول اون شخصوں كے ہيں كه آگ ميں ڈالے گئے
ہيں يا اسليے كه اول راه خدا ميں ننگے كيے گئے ہيں آگ ميں ڈالنے كے ليے پس اس فضيلت سے لازم نہيں آتا كه دليل نہيں ہو سكتی ہے افضل ہونے
اونكی ہمارے نبی صلی الله عليه وسلم سے اور حقيقت ميں يه اعزاز و اكرام اونكا ہے بعلاقه باپ ہونے آنحضرت كے علاوه اسكے كه بعضی روايت ميں آيا ہے
كه آنحضرت بھی ساتھ كپڑوں كے كه دفن كيے گئے ہيں اوٹھينگے وہيں گويا اوليت ابراهيم كی احتمال ہے يه كه ہو حقيقی يا اضافی والله سبحانه اعلم بمراده

يعنی حديث جامع صغير ميں انا اول من تنشق عنه الارض فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك
المقام غيری رواه الترمذی عن ابی هريرة ت اور تحقيق كتنے ايك آدمی ميرے صحابيوں ميں سے پكڑے جاوينگے اور ليجائے جاوينگے بائيں ہاتھ

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودہر ہوگی پس کہونگا مین یعنی بطریق تعجب اور بقصد خلاص کروانی اونکی کہ یہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب تو لیی جاتی ہوین پس فرماویگا اللہ تعالے تحقیق یہ ہمیشہ رہی پہرنیوالے اپنی ایڑیون پر اوس وقت سی کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا مین جیسا کہ کہا صالح نبی یعنی عیسیٰ نی اور تہا مین اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کے تہا مین درمیان اونکی پس کلمہ تک کے آخر آیۃ ہی العزیز الحکیم ف اور مضمون تمام آیۃ کا یہی کہ عیسیٰ نی کہا کہ جب تک مین او نمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور پیچہی مین کہ کفر کرین اور سواحق کی کہین اور جب اوٹہا لیا تو نی مجکو اونمین سی تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد و حاضر ہی اگر عذاب کرے تو اونکو اور گرفتار کرے تو اونکو اونکی کرتوت پر بندے تیری ہین جو کچہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہ سکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کری تو اونکی عذاب سی تو غالب اور حکیم ہی اور مراد اصحاب سی خواص اصحاب نہین ہین اسلیی کہ ہمکو یقیناً معلوم ہی کہ کوئی اونمین سی بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسی وہ اجلاف اعراب ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہو گئی مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جمع کیی جاوینگی لوگ دن قیامت کے ننگی پاون ننگی بدن بے ختنہ کہا مینی یعنی عائشہ نی یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب یکجا ہونگی دیکہیگا بعض اونکا طرف بعض کی یعنی مرد و عورت ننگا دیکہین گے مردون کو اور عورتونکو پس اونکی ننگا جمع ہونی مین کیا حکمت ہی پس فرمایا آنحضرت نی اے عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سی کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت و شعور ہوگا اسکا کہ کوئی کسیکو ننگا دیکہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی لکل امرء منہم یومئذ شان یغنیہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا اے نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ پر دن قیامت کی یعنی کیونکر ممکن ہوگا منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نی کیا نہین ہی شان یہ کہ جسنی چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی چلانی اوسکی منہ کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ لِاِبْرَاهِيْمَ اُنْظُرْ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا ملاقات کرینگی ابراہیم اپنی باپ آزر سی دن قیامت کی اس حالمین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہین گی اوسکو ابراہیم کیا نہین کہتا تہا مین تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوس چیز مین کہ خبر دون تجکو حق تعالی کی طرف سی پس کہیگا ابراہیم سی باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم اے پروردگار میری تحقیق تو نی وعدہ کیا تہا مجسی کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالے کہ تحقیق مینی حرام کی بہشت کافرون پر یعنی التماس اونکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پاؤن کی نیچی پس دیکہین گے ابراہیم آپنی

یاد نکی نبی پس ناگہان ازر ہو گا لغشا اکو وحشی کو برمین پس پکڑی جاوینگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے ف ساج
آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علمانے اگرچہ ابراہیم نے آزر سے بیزاری کی تھی بعد بیزار ہونے کی
دنیا مین لیکن جب روز قیامت کے اونکو دیکھینگے تو مہربانی دامن گیر اونکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہ ہوگی
او مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگے اور بیزاری ابدی کرینگے اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تہا کہ آزر کفر پر مرا اوسلیے کہ جو اسکی کہ ایمان لائی ہون
خفیہ اور اونکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اونکی اوسکی حکم ظاہر پر جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تہا تو بیزاری ابدی ہوگی اونکو واللہ اعلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الأرض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم متفق عليه اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا کرینگے لوگ دن قیامت
کی یعنی ابتدا ہی مین یہانتک کہ جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور باز رکھیگا اونکو کلام
سے یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک ف لوگ یعنی سب لوگ اور جس طریق والی پسینا کرینگی لیں نے ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سے ہے اور ظاہر یہی ہے کہ انبیا اور اولیا
مستثنی ہین اسی سے پسینا عرق کا سبب کثرت ہولونکی اور حاصل ہونے حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا
لگام کریگا آگی آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگے اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن المقداد قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول تدنى الشمس يوم القيامة من الخلق حتى تكون منهم كمقدار ميل فيكون الناس على قدر أعمالهم في العرق فمنهم من
يكون إلى كعبيه ومنهم من يكون إلى ركبتيه ومنهم من يكون إلى حقويه ومنهم من يلجمهم العرق إلجاما وأشار رسول الله
صلى الله عليه وسلم بيده إلى فيه رواه مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہ کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کے ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نے کہا کہ مقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت
قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنی عملونکی پسینہ مین پس بعضی ایسے ہونگے کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک ف ح اور یہ لوگ وہ ہونگے کہ عمل اونکی بہت
اور خوب تر ہین اور ایسی قیاس پر اور ونکو سمجہنا چاہیے کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا اور بعضی وہ ہونگے
کہ ہوگا عرق اونکی گٹہنون تک اور بعضی وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی وہ ہونگے کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی منہ تک
پہنچیگا بلکہ اندر منہ کی آجاویگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی دست مبارک سے اپنی دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نے ف م کہا ابن ملک نے کہ اگر کہیے
کہ جب عرق مانند دریا کے بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ ہے کہ ہم کہتے ہین کہ تہانب کریگا اللہ تعالی عرق ہر انسان کا اوسکے عمل
اوسکی کی لیے نہ پہنچیگا اوسکی غیر کیطرف کچہ جیسے کہ تہانب کہا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب بمقتضی اسلیے کہ تمام امور آخرۃ کے سب
خرق عادت کے ہونگی نہین سمجہتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کو اوسمین سے عذاب ہوتا اور دوسرے کو نعمت اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکی
دنیا مین یہی ہے کہ دو شخص سوتے خواب مختلف دیکھتے ہین ایک غمگین ہوتا اور دوسرا خوش بلکہ ایک بچھونے پر دو شخص ہوتے ہین ایک صحت مین اور دوسرا درد
مین وعن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقول الله تعالى يا آدم فيقول لبيك وسعديك قال أخرج بعث النار قال وما بعث
النار قال من كل ألف تسعمائة وتسعة وتسعين فعنده يشيب الصغير وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد
قالوا يا رسول الله وأينا ذلك الواحد قال أبشروا فإن منكم رجلا ومن يأجوج ومأجوج ألف ثم قال والذي نفسي بيده أرجو أن تكونوا ربع
أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا ثلث أهل الجنة فكبرنا فقال أرجو أن تكونوا نصف أهل الجنة فكبرنا

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ
أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا
اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی محشر مین اونداکریگا ای آدم پس کہینگی آدم حاضر ہون مین اور مستعد ہون تیری خدمت مین اور سب بہلائیان تیرے
ہاتہ مین ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ مین بہیجنا ہی منظور ہی اپنی فرزندونمین سے اونکو نکال اور جدا کر کہینگی آدم اور کیا ہی
مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالے ہر ہزار مین سے نوسو ننانوی یعنی یہ مقدار دوزخیونکی ہی کہ ہر ہزار مین سی ایک جنت کو بہیجی اور باقی دوزخ کو ف ع یہ حدیث
مخالف ہی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمین ہے ہر سو مین سے ننانوین دوزخ کی لیے اسکا جواب کرمانی نی یہ کہا ہی کہ مفہوم عدد کا معتبر نہین ہے اور مقصود اوس سے
تقلیل عدد مومنین کہی ہی اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہی یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سی کفار اور جو کہ داخل ہو آگ مین گنہگار مومنین سے پس ہونگی ہزار مین سے نوسو ننانوین
کافر اور ہر سو مین سے ننانوین گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہی واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ ممکن ہی حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ
کا اوپر سوا یاجوج وماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث مین ذکر یاجوج وماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث مین یا اول متعلق ہے خلائق کی ساتہ اور
دوسرے مخصوص ہی ساتہ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث مین شامل کفار اور گنہگارونکو ہی اور حدیث ابی ہریرہ کی مین گنہگار مومنین کو ت پس
نزدیک اس حکم کی بوڑہا ہو جائیگا خورد سال اور ڈالدیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اوسوقت مین خورد سال ہو تو ہیبت اوسحال اور صدمہ اوس مقال کی سی بڈہا ہو جائی اور بالفرض اگر اوسوقت مین کوئی عورت حاملہ ہو ماری ہیبت کی
پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نی کہا احتمال ہی کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹہی اوسی ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خورد سال بہی اوٹہین اور
وقت وقوع اسحال کی بڈہی ہو جائین پہر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین ت اور دیکہیگا تو ای مخاطب اوسحال مین لوگونکو مست یعنی نشہ
مین سبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی نشہ شراب سی لیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہی یعنی یہ مستی مدہوشی اوسی سبب سی ہوگی کہا صحابہ نے یعنی خوف وحسرت
سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار مین سے ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم مین سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت مین جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطی سمجہانی اور تسلی اونکی کہ
خوش ہو اور غم نکہاؤ پس تحقیق تم مین سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج وماجوج سی ہزار ف ع یعنی یاجوج وماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ پائی جائینگی
بشمار ہر شخص کی تم مین سی ہزار اونمین سی پس اسصورت مین بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہی اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل
جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کے پس صحیح ہوئے معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی بعد ازان اشارہ کیا ساتہ کثرت اوس
امت کے بہی سوای یاجوج وماجوج کی کہ اگر تم آدہی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار مین سی تو گنجایش رکہتا ہی جیسیکہ کہا راوی نی ت پہر فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہے امیدوار ہون مین کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کے
پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پہر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہون کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کی ف ع شاید کہ تدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تا کہ نہ پہٹ جائین دل اونکی بہت خوشی کی ماری دفعۃ یا بنظر داخل ہونی اونکی
کئی دفعہ مین کہ پہلی چوتہائی ہون پہر تہائی وغیر ذلک یا وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتی رہی خوش خبری سنانی کی لیے پہر سیکہ
اوتری ع ف پس فرمایا کہ امیدوار ہون یہ کہ ہو تم آدہی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نی نہین ہو تم درمیان لوگونکی قلت مین مگر مانند
بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع شاید کہ ورود اوس حدیث
کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتہ اسکی کہ امت اونکی دوتہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی صف

اللہ وکیف یمشون علی وجوہہم قال ان الذی امشاہم علی اقدامہم قادر علی ان یمشیہم علی وجوہہم اما انہم یتقون
بوجوہہم کل حدب وشوک رواہ الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیی جاینگی
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی ف ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملائی ہین
نیک اعمال ساتھ برے کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا انکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی انکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتھ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی ف ع یعنی اور مانند اوسکی کی
قسم موذیات سی یعنی منہ انکی بجای انکی ہاتھ پاؤن کی ہو جائین گی جیسی کہ ہاتھ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرین گی اور منہ انکی کام پاؤن کی کرین گی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان بردار نکی اللہ تعالی نی
انکو خوار و سرنگون کیا **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی یوم القیمۃ کانہ رأی
عین فلیقرأ اذا الشمس کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکھی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکھنا ساتھ آنکھ کی ہو پس چاہی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ع یعنی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکھ سی دیکھتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر قال ان الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی ان الناس یحشرون ثلثۃ افواج فوجا راکبین طاعمین
کاسین وفوجا تسحبہم الملئکۃ علی وجوہہم وتحشرہم النار وفوجا یمشون ویسعون ویلقی اللہ الآفۃ علی الظہر
فلا یبقی حتی ان الرجل لتکون لہ الحدیقۃ یعطیہا بذات القتب لا یقدر علیہا رواہ النسائی روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی انکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجکو کہ لوگ حشر کیی جاینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والی یعنی جن والی
اور مترفہ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہ کہینچینگی انکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور رجوع کرینگی انکو فرشتی اور ہانکینگے طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلینگے اور دوڑین گی ف ع یہ چلین گی سہولیت و رحمت سی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہون پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اسکی قدرت نہین پاینگا اوسپر اور بہم نہین پہونچی گا ف ع جاننا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی لیکن قول حضرت کا ان الرجل یکون لہ الحدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی ہمین اور طیبی نی کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور رد کیا طیبی
نی قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی دلیل پکڑی ہی نقل کر کی ترجیح اسی کو دی ہی کہ یہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خیال ہوئی ہی
قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جانی ہوا بسبب قول ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی کہ
اسکا یا بیچ دکہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہو اور حدیث کی ساتھ پس لائق ہی یہ کہ حمل کیجاوی مساحمہ پر واللہ اعلم اور کچھ توجیہ اسکی تورپشتی نی کی ہی

کر سیماری کلام اوسکا اور نہ پردہ کہ چہپا دی بندی کو اوسکی رب سی پس دیکہیگا بندہ داہنی طرف اپنی پس نہ دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی عمل اپنی سی یعنی صالح کہ صورت بنکر آوینگی یا جزا اوسکی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہ دیکہیگا مگر وہ چیز کہ آگی بہیجی ہی یعنی بری عمل **ف** یہ قاعدہ ہی کہ جب آدمی کو کوئی ہم درپیش ہوتا ہی تو داہنی بائین دیکہتا ہی پس یہ دیکہنا ویسا ہی ہوگا **ت** اور دیکہیگا آگی اپنی پس نہ دیکہیگا مگر آگ سامنی منہ اپنی کی پس بچو آگ سی یعنی جب بچا ہتی یہ تو پس بچو آگ سی اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو **ف** یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ پرہیز کرو آگ دوزخ سی اور ظلم نکرو کسی پر اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو یا یہ کہ تصدق کرو اگرچہ بقدر ہو یعنی اگرچہ تہوڑی سی چیز ہو خواہ یہ ہو یا اور کچہ یعنی کہ تصدق کرنا پردہ ہوگا تمہین اور آگ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یدنی المؤمن فیضع علیہ کنفہ ویسترہ فیقول اتعرف ذنب کذا اتعرف ذنب کذا فیقول نعم ای رب حتی قررہ بذنوبہ ورای فی نفسہ انہ قد ہلک قال سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم فیعطی کتاب حسناتہ واما الکفار والمنافقون فینادی بہم علی رؤس الخلائق ہؤلاء الذین کذبوا علی ربہم الا لعنۃ اللہ علی الظالمین متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نزدیک کریگا مومن کو یعنی اپنی رحمت سی پس رکہیگا اوسپر محافظت اپنی اور ڈہانکیگا اوسکو یعنی تا اہل محشر مین بسبب پرسش گناہون کی اور ظاہر ہونی اونکی کی شرمندہ اور رسوا نہوت **ع** اور مومن معنی مین شامل نکرہ کی ہی یعنی کوئی مومن ایسا ہو اور بعضی نی کہا کہ مراد مومن سی مختسب تہا اور بعضون نی کہا کہ یہ اوس بندی کی حق مین ہی کہ غیبت کرتا تہا کسی کی اور نہ عیب لگاتا تہا اور نہ رسوا کرتا تہا کسی کو اور نہ خوش ہوتا تہا بسبب فضیحت مسلمان کی بلکہ پردہ پوشی کرتا تہا اللہ کی اچہی بندون کی اور نہ باعث ہوتا تہا کسی کو کسی کی آبروریزی کا لوگون مین پس پردہ پوشی کریگا اللہ تعالی اوسکی اور اپنی محافظت مین رکہیگا اوسکو از راہ جزا مطابق عمل کی **ت** پس فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ کیا پہچانتا ہی تو فلانا گناہ پس کہیگا مومن ہان ای پروردگار میری پہچانتا ہون ان گناہون کو یہانتک کہ اقرار کرواویگا اللہ تعالی اوس مومن سی ساتہ گناہون اوسکی کی اور گمان کریگا مومن اپنی دل مین کہ ہلاک ہوا یعنی بسبب پانی سزا گناہون کی فرماویگا اللہ تعالی مومن کو کہ ڈہانکا مین نی اون گناہون کو تجہپر دنیا مین اور مین بخشونگا اونکو تیری لیی آج کی دن پس دیا جاویگا مومن نامہ نیکیون اوسکی کا اور لیکن کافر اور منافق پس پکارا جاویگا اونکو روبرو خلائق کی کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نی جہوٹ باندہا اپنی رب پر خبردار لعنت ہی خدا کی ظالمون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا فکاکک من النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا حوالہ کریگا اللہ تعالی ہر مسلمان کی یعنی مرد ہو یا عورت یہودی کو یا نصرانی کو یعنی ایک کو اہل کتاب مین سی پس لفظ او تنویع کی لیی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہ کتابی سبب خلاصی تیری کا ہی آگ دوزخ سی **ف** لفظ فکاک گر وہ چہڑانی اور فکاک زیر ف اور زبر اوسکی سی وہ چیز کہ اوس سی گر وہ چہڑائین گویا مسلمان آگ دوزخ مین گرو تہا اور اوس یہودی یا نصرانی کو اوسکی بدلی آگ مین بہیجا اور اوس مسلمان کو نکالا اور تاویل اوسکی یہ ہی کہ ہر مکلف کی لیی خواہ کافر ہو خواہ مومن ایک مکان بہشت مین اور دوزخ مین اور جو کوئی با ایمان گیا مکان اوسکا کہ دوزخ مین تہا تبدیل کیا جاویگا ساتہ مکان اوسکی کی کہ بہشت مین تہا اور جو کوئی با ایمان نگیا مال برعکس اسکی ہوگا پس گویا کافر عوض اور بدل مومنون کی ہین بیچ جگہون اونکی کی کہ دوزخ مین ہین پس گویا یہ کافر مومنون کی سبب خلاصی کی ہونگی آگ سی اور مراد یہ نہین ہی کہ کافر ونکو بسبب مومنون کی گناہون کی عذاب کرینگی کیونکہ آ ہی چکا ہی ولا تزر وازرۃ وزر اخری اور تخصیص یہود و نصاری کی بسبب مشہور ہونی اونکی کی ہی ساتہ عداوت مومنین کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیامۃ فیقال لہ ھل بلغت فیقول نعم یا رب فتسأل امتہ ھل بلغکم فیقولون ما جاءنا من نذیر فیقال من شھودک فیقول محمد وامتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیجاء بکم فتشھدون انہ قد بلغ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا اونکو کیا پہونچائی تمنی یعنی اوامر واحکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچا دی تہی مین نی ای رب میری ف ع نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیے کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت دعوت کو کیا پہونچائی تمکو یعنی نوح نی احکام ہمارے پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہیگی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا نوح کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی تامل کرنی امت کی پس کہینگی نوح کہ گواہ میرے محمد ہین اور امت اونکی ف ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ مزکی ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت کو تعظیم کی لیے اور کچہ بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح کی لیے اسلیے کہ وہ جگہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو پس لایا جاویگا تمکو ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہونگی اور شاید اکبر ہین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح ہونگی اور لائی جاوینگی گواہ اونکی کہ وہ یہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح نی پہونچا دی تہی احکام الہی امت کو ف ع اور نبی تمہارے مزکی تمہارے ہونگی یا تم اور نبی تمہارے ساتہ تمہارے گواہی دینگی پس اس صورت مین مزکی نہین کا ذکر کرنا تعلیبا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور تصدیق اس حال کی یہ آیۂ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل افضل تاکہ ہو تم گواہی دینی والی لوگو یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہوگی پیغمبر تمپر گواہ ف ع گواہی دینی اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچائی نوح نی تمپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو تمنی وہ کہینگی کتاب اللہ کو حق پایا ہمنی اسیپر پس گواہی دی ہمنی ساتہ گواہی اونکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام ہیچ صدق وعدالت اس امت کی کرینگی پس آنحضرت صلعم تعدیل وتزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور یہی احتیاط کہ آنحضرت کو گواہ امت پر کیا کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی امتون پر ثابت کی تو آپ ہی گواہی دی اوسپر اور یہی احتیاط سی کہا محمد وامتہ فافہم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم

وعن انس قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال ھل تدرون مما اضحک قال قلنا اللہ ورسولہ اعلم قال من مخاطبۃ العبد ربہ یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاھدا منی قال فیقول کفی بنفسک الیوم علیک شھیدا وبالکرام الکاتبین شھودا قال فیختم علی فیہ فیقال لارکانہ انطقی قال فتنطق باعمالہ ثم یخلی بینہ وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کس چیز سی ہنستا ہون ف ع یعنی سبب ہنسی کا کیا ہی یہ پوچہنا واسطی ترغیب اور رغبت انکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب ومحکم عجیب سی ت کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون سبب کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تونی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تونی کہ ظلم نہ کرونگا میں بندی پر

روایت ہی ابو امامہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ وعدہ کیا مجہسی پروردگار میری نی کہ داخل کری بہشت مین میری امت سی
ستر ہزار جنمین حساب نہوگا انکی لیی محاسبہ مین اور نہ عذاب ساتہ ہر ہزار کی ستر ہزار اور تین لپین میری رب کی لپون مین سی ف ع مراد ستر ہزار سی یا تو یہی دہی یا کثرت
اور ہمطرح لپین سی کنایہ ہی کثرت و مبالغہ سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنِ** الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْرَضُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثَلٰثَ عَرَضَاتٍ فَاَمَّا عَرْضَتَانِ فَجِدَالٌ وَّمَعَاذِیْرُ وَاَمَّا الْعَرْضَةُ
الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَطِیْرُ الصُّحُفُ فِی الْاَیْدِیْ فَاٰخِذٌ بِیَمِیْنِهٖ وَاٰخِذٌ بِشِمَالِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ
لَا یَصِحُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ قِبَلِ اَنَّ الْحَسَنَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
اور روایت ہی حسن سی اونہی نقل کی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیی جاوینگی لوگ یعنی اللہ تعالیٰ کی سامنی دن قیامت کی تین
بار ای پروردگار دو بار مین تو جہگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار مین تو دفع کرینگی اپنی نفسون سی ملامت کہینگی نہین پہونچائی ہمکو انبیائی احکام
اور جہگڑینگی اللہ تعالیٰ سی اور دوسری بار مین اقرار کرینگی مثلاً ہر ایک کہیگا کہ کیا مین نی یہ از راہ سہو اور خطا کی یا جہل کی یا امید کی اور مانند انکی کی تب
اور ای پر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہنچینگی نامہ اعمال کی ہاتہون میں یعنی سب مکلفین کی ہاتہون میں سبب تمام ہونی معاملہ حساب کی پس بعضی اونمین سی
لینی والی ہونگی اپنی داہنی ہاتہ مین یعنی وہ اہل سعادت ہونگی اور بعضی اونمین سی لینی والی ہونگی اپنی بائین ہاتہونمین ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگی اور بس
تمام ہوجاویگا قضیہ اور تمیز ہو جاوینگی اہل ضلالت اہل ہدایت سی ت نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ نہین صحیح ہی یہ حدیث اس جہت سی کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کی ہین نہین سنی ہی اونہون نی حدیث ابی ہریرہ سی ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہی غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نی تصحیح المصابیح مین
کہ بخاری نی روایت کی ہین اپنی صحیح مین تین حدیثین حسن بصری سی کہ ابی ہریرہ سی نقل کی ہین اور ای پر مسلم نی اوس سی کچہ روایت نہین کی نقلہ میرک ت اور تحقیق
روایت کیا ہی اس حدیث کو بعضی محدثین نی حسن بصری سی کہ اونہون نی نقل کی ابو موسیٰ اشعری سی ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہی اور اسکی طرق بہی
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد مین اور بعضون نی کہا کہ حسن بصری نی روایت کی ہی کئی صحابہ سی مانند ابی موسیٰ اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم **وَعَنْ**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
فَیَنْشُرُ عَلَیْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَكَ كَتَبَتِی الْحَافِظُوْنَ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ
فَیَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ قَالَ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَّاِنَّهٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْكَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِیْهَا اَشْهَدُ اَنْ
لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ فَیَقُوْلُ اِنَّكَ
لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ كِفَّةٍ وَّالْبِطَاقَةُ فِیْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالیٰ نکالیگا ایک شخص کو میری امت مین سی دن قیامت کی پہر کہولیگا اوسپر
ننانوین طومار ہر طومار مانند درازی بصر کی ہوگا یعنی دراز و ہان تک کہ بینائی پہونچی پہر فرماویگا اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ کیا انکار کرتا ہی تو اس سی کہ اس نامہ مین
کچہ کہ نہین کیا مین نی کیا ظلم کیا ہی تجہپر میری لکہنی والون نی یعنی کرام کاتبین نی کہ نگہبان تیری افعال و احوال کی تہی پس کہیگا وہ شخص نہین ای پروردگار میرے
کچہ انکار نہین کر سکتا اور نہ تیری کاتبون نی ظلم کیا ہی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تیری لیی کچہ عذر ہی یعنی اوس جیسا کہ کیا تو نے کہ سہو کیا ہو
یا خطا کر یا جہل اور مانند انکی کی کہیگا ای پروردگار میری کچہ عذر نہین ہی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ ان یعنی ہماری پاس ایک چیز ہی کہ قائم مقام تیری عذر کی ہی
تحقیق تیری لیی ہماری پاس ایک نیکی ہی یعنی بڑی اور مقبول کہ مٹا دیگی تمام اون گناہون کو کہ تیری پاس ہین اور تحقیق نہین ظلم ہی تجہپر آج یعنی ساتہ تجہ کی نہ اپنی

تیری کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجھ پر بحر نکال جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوسمین یہ کلمہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ح قائل ہی کہ
یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سب سی کہا ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہر بار کا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پس فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو
وزن تول اپنی یہ یا وقت وزن اپنی کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہ چٹھی ساتھ ننانوین طومار گناہونکی تولیجاوی تو بھی حاضر ہو تاکہ خدا
تجھپر نستعا ظلم لیذ ظہور عدل او تحقیق بفضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا مناسبت اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سی طوماروں کی پس فرماویگا تحقیق
تحقیق تو نہیں ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہی تولنا چاہیی اسکو تو تجھپر ظلم نہ جاوی فرمایا آنحضرت نے پس رکھی جاوینگی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور چٹھی
دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بھاری اور غالب آوی گی وہ چٹھی پس نہین بھاری آوی گی ساتھ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کو سب
چیز او بھاری کیا ہی اگر چہ وہ تودہ گناہ ہوں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتِ النَّارَ فَبَكَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ اَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيَخِفُّ مِيزَانُهُ اَمْ يَثْقُلُ
وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِيْنَ يُقَالُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ حَتّٰى يَعْلَمَ اَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ اَفِي يَمِينِهِ اَمْ
فِي شِمَالِهِ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہؓ نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈر سی پس آیا یاد کروگی تم اپنی اہل و عیال کو قیامت
کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای تین جگہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلق کی لیی ایک تو
نزدیک میزان کی یہانتک جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بھاری ہوئی دوسری وقت دیئے اعمالنامونکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی از راہ خوشی کے
کہیگا وہ شخص کہ جسکی دہنی ہاتھ مین ملیگا لوگو تم لو پڑھو عملنامہ میرا یہانتک جانی کہ کہان پڑا عملنامہ اوسکا آیا اوسکی دہنی ہاتھ مین یا بائین ہاتھ مین پیٹھ کی
پیچھی سی ف ح دایان ہاتھ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتھ پیٹھ کی پیچھی سی کیا جاوی گا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کی پیچھی سی ف
اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ح یعنی یہانتک جانی کہ نجات پائی ساتھ
گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دھاری زیادہ تیز گذرین گی اوسپر سی سب لوگ
پس مومن نجات پاوین گی بحسب اعمال و منازل اپنی کی اور کافر اوسپر سی دوزخ مین گر پڑین گی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران
اور درماندہ ہونگی اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لِي مَمْلُوكِينَ يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي
وَاَشْتُمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَ
كَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ
كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا
بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِي وَلِهٰؤُلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ كُلُّهُمْ اَحْرَارٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہی عائشہ رض سی آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی بردی ہین جھوٹ بولتی ہین مجھ سی اور خیانت
کرتی ہین میری مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہوں مین انکو اور مارتا ہون مین انکو یعنی ازراہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا سبب اونکے قیامت کو
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جھوٹ بولی ہین غلام
تجھسی اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اور برا کہنا اور مارنا تیرا ہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہوں انکی کی یعنی عرفاً اور عادۃً ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہوں انکی کی کہ نہ تجکو اوسمین ثواب ہوگا اور نہ تجپر اوسمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تھا کہ نہین ہی تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے
ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا بسبب اوسکی والا نہین اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہ سے
بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی تجھسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سی اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تنبیہ
و اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہین پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکھین گی ہم ترازوئین انصاف کی دن قیامت کی پس نہ ظلم کیا جاویگا
کوئی کچھ یعنی نہین چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگرچہ ہوگا عمل مقدار رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب لینوالی یعنی پہلی کوئی نہین ہی حاجت
اوسکو ہماری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہین پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلاموں کی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ کیا جاوین اپنی پاس
اونکی کیونکہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيُتَجَاوَزُ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور یہی حضرت عائشہ رض سی روایت ہی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرض مین سی یا نوافل مین سے
یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان **ف ع** اور یہ تو
واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا ازراہ خوف الہی کی **ت** عرض کیا مین نی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور صورت
اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی **ف ع** یعنی عملنامہ اوسکو دکھاویگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہو سکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا **ت** تحقیق شان یہ ہے
جس شخص سی کدو کاوش کی گئی حساب مین اوسدن ای عائشہ رض پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْ**
اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت صلعم کی پاس اور کہا خبر دیجیی مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑی ہونی کی یعنی آگی
اللہ تعالی کی حساب کی لیی دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوسدن کہ کھڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمون کے
ف ع آیا ہی کہ ابن عمر رض نی پڑھی یہ سورت پس جب پہونچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین روئی اور نہ پڑھ سکی مابعد اوسکا **ت** پس فرمایا ہلکا
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان پر یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی **ش ع** یعنی مقدار ادای فرض کی کہ ساتھ
اوسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کی **وَعَنْهُ** قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا طُوْلُ هٰذَا الْيَوْمِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِى الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِىْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی ابو سعید سی کہا پوچہا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کی کیا ہی درازی اوسکی
یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازی اوس دن کی کیا ٹہری رہ سکینگی آدمی باوجود درازی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین
بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِىْ صَعِيْدٍ
وَّاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی اونہون نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیی جاوینگی لوگ ایک میدان اندر دن قیامت کی پس
پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور رہا کرتی تہین پہلو اونکی خوابگاہون سی ف ع یعنی تہجد پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا
تہجد پڑہنی والی مراد نہین اور احتمال ہی کہ مراد اونسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اوٹہینگی اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بی اسکی کہ حساب لیا جاوی اونسی ف ع ایسی کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی راحت
کی اور سونی کی لیی اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگونکی لیی حساب لینی کا نقل کیا
بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ع حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا
اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی ہوگا
روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی
اور دوسرا جنت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عربی مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلینگی پیاسی اپنی
قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ ہاتہ اونکی اوسپر رہوینگی اور ہر پیغمبر آپسمین مفاخرت کرینگی کہ دیکہین
کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی
اور معنی اوسکی اصل مین ملنا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
زمین سی کہ لیجاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملنا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت مین
اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص اونہین کی لیی ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا
کہولیگا آنحضرت ہی ہونگی بحقیقت مین تمام شفاعتین رجوع حضرت ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی
کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیی اور مخصوص ہوگی ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرات کی اوسپر نہوگی اور وہ
واسطی راحت دینی اور خلاص کرنیکی طول موقف سی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت ومحنت سی ہوگی
جیسی کسی حدیث مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا بہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہی کی اور بعضونکی نزدیک
مخصوص حضرت ہی پر ہی تیسری اوس قوم کی لیی کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہون اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین در آوین چوتہی اوس قوم
کی لیی کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرینگی اور بہشت مین لیجاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

بخشی گنہگارون کی لیے کہ دوزخ مین گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلینگی اور یہ شفاعت مشترک ہی درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علماء اور شہدا کی ساتوین
بیچ کہلوانی جنت کی آٹھوین بیچ تخفیف عذاب کی اونسی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نوین خاص واسطی اہل مدینہ کی دسوین واسطی زیارت کرنیوالون
قبر شریف کی بوجہ امتیاز و اختصاص کی کذا ذکر العلماء اور کہا ہی علماء نی کہ شفاعت کی لیے کئی مین ہونگی اول یہ کہ گنہگار انکو درگاہ عزت مین لاوینگی
میدان قیامت مین کہ گھبرا گئین اور عرق خوف و خجالت مین غرق ہون اور ہول اور دہشت عذاب سی گھبرائین اوسوقت شفیع درخواست کرینگی کہ تشمین اور
آرام کیجئین اور دوم اللہ تعالی بعد ازان حکم ہوگا کہ لیجاوین اور حساب لین اور وہان بہی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سی درگذر کرین اور یون ہی عفو کر دین
جب حساب سب کا لین مناقشہ حساب مین نکرین کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب مین عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ مین بہیجین گی یہ جگہ بہی محل شفاعت
اور درخواست کی ہی یہانتک کہ دوزخ مین بہیجین اور جب بہیجین اور عذاب کرین شفاعت کرینگی اور دوزخ سی نکالین گی امید ہی کرم غفار اور شفاعت رسول
ہمارا صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت ہی باقی جو کچہ اوسکا حکم ہوا انہ علی کل شیٔ قدیر

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنة اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبریل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ مین گذرا بہشت مین یعنی شب معراج کو ناگہان
مین پہونچا ایک نہر پر کہ دونون طرف اوسکی گنبد ہین موتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہی خالی اندر سی رہتی کی لیے کہا مین نی کیا ہی یہ اے جبریل کہا
یہ حوض کوثر ہی کہ دیا ہی تمکو پروردگار تمہاری نی **ف ع ح** اشارہ ہی طرف آیہ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سی مفسرین نی کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہی اور تحقیق یہ ہی کہ مراد اوس سی خیر کثیر ہی کہ دی آنحضرت کو رب انکی نی کہ وہ قرآن ہی یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود
اور لواء حمد و اور حوض مورود ہین اور ان مین منافات نہین ہی بلکہ سب داخل کوثر مین ہین اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہی حاصل یہ کہ اس صورت مین بہی ہون گی کہ
یہ حوض مذکور ایک فرد ہی کوثر کی اور بعضون نی تفسیر کی ہی کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بہی خیر کثیر ہی مین داخل ہین **ت** مین گمان کرتا ہون مین
کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبودار ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرة
شہر وزوایاہ سواء وماؤہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من شرب منہا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حوض میرا بمقدار سیر ایک مہینی کی ہی اور کونی اوسکی برابر یعنی مربع ہی
طول عرض مین برابر پانی اوسکا دودہ سی زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سی زیادہ خوشبودار اور آبخوری اوسکی مانند ستارون آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی مین جو شخص کہ پیویگا اوس مین سی پیاسا نہوگا کبہی **ف ع** پیاس ہوگا پینا جنت مین از راہ تلذذ کی جیسی کہ کہانا از راہ تنعم کی ہوگا
بسبب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری وانک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلة من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا
یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایة لہ عن انس
قال تری فیہ اباریق الذہب والفضة کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد
بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنة احدہما من ذہب والآخر من ورق
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق حوض میرا یعنی دوری مابین دونون طرفون حوض میری کی بہت زیادہ

دوری ایلہ کی سی مسافت ہی شرح المائیہ میں ہے کہ ایلہ بہمزہ اور جیم ... ہی نام ایک شہر کا ہی کنارہ دریا پر آخر شہروں شام کی ... اور عدن بھی
شہر ہی آخر شہروں یمن کی ہی متصل دریا کی ... یعنی مسافت ایلہ و عدن میں ہی اوس سی زیادہ مسافت ہی میری حوض کی دونوں کناروں میں
اس حدیث میں اور بعض احادیث میں کہ اوسمین ہی ابین عدن اور عمان کی کہ عمان بضم عین مہملہ و تشدید میم ... ایک شہر کا نام ہی
کہ اوسمین ہی ابین صنعا اور مدینہ کی اور ماننداس کی یہ ہی کہ یہ خبر دینا بطریق تمثیل و تقریب کی ہی نہ بطریق تحدید کی تمثیلا او یعنی تقریبا ... ہو نہ تحدید کی
فرمایا ہی نہ تحدید کی تحقیق پانی اوس حوض کا زیادہ تر سفید ہی برف سی اور بہت شیرین لذیذ شہد سی کہ ملا ہوا ہو دودہ کی اور البتہ پیالے اوسکی بہت زیادہ
گنتی تارون کی سی اور تحقیق میں البتہ روکونگا اور ہانکونگا اوس سی لوگونکو اوس طرح کہ روکتا ہی شخص لوگونکے اونٹون کو اپنی حوض سی یعنی بیگانی اونٹ
مخالفت سی کہا بعض صحابہ نے یا رسول اللہ کیا پہچانینگے آپ ہمکو یعنی امتیاز کرلینگے آپ ہمکو اور غیرون سے کہ اونکو ہانکینگے فرمایا آنحضرتؐ نے ہان پہچانونگا تمکو
ایک علامت ہوگی کہ نہیں ہوگی کسی کی لیے امتون میں سی آؤگی مجہہ پر اس حالت میں کہ سفید ہوگی پیشانی اور ہاتھ پاؤن بسبب اثر وضو کی نقل کی مسلم نے
اور مسلم کی ایک روایت میں انس سی یون ہی کہ فرمایا آنحضرتؐ نے دکھی جاوینگی اوس حوض میں آبخوری سونی اور چاندی کی مانند گنتی آسمان کی تارونکے
اور مسلم کی روایت میں ثوبان سی یون آیا ہی کہ کہا پوچھی گئی آنحضرتؐ اوس حوض کی پانی سی پس فرمایا پانی اوسکا زیادہ تر سفید ہی دودہ سی اور
شیرین تر ہی شہد سی اور بہی گرتی ہین اوسمین دو پرنالی مدد کرتی ہین اوسکی یعنی حوض کا پانی بڑہاتی ہین جنت سی یعنی جنت کی نہرون سی یا حضرتؐ کی
اوس حوض سی کہ جنت میں ہی کہ اوسکو نہر کوثر کہتی ہین ایک پرنالہ اونمین سی سونیکا ہی اور ایک چاندی کا **وعن سھل بن سعد قال قال**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفھم
ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینھم فاقول انھم منی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی متفق
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں میر ساماں ہونگا تمہارا حوض کوثر پر جو شخص کہ گذریگا مجہہ پر پانی
پیویگا اور جو کوئی پیویگا اوسکا پانی پیاسا نہیں ہوگا کبھی البتہ آوینگی مجہہ پر کئی قومین یعنی میری امت میں سی کہ پہچانونگا میں اونکو اور پہچانینگے وہ
مجکو پھر حائل کیا جاویگا درمیان میری اور درمیان اونکی پس کہونگا میں کہ تحقیق وہ مجہہ سی ہین یعنی میری امت میں سی یا میری اصحاب سی پس کہا جاویگا
کہ تحقیق تم نہیں جانتی کہ کیا پیدا کیا اونہون نے پیچھے تمہاری **ف** ع یعنی پہلی کہ مرتد ہوگئی اور گناہ نہیں منع کرتی مومن کو حوض پر آنی سی
اور اوسکی پانی پینی سی اور اسپر دلالت کرتا ہی قول حضرتؐ کا ہی **ت** پس کہونگا میں دوری ہو دوری ہو جیسے مقام قرب و رحمت سی اوسکی کہ
جس نے تغیر کیا دین و سنت میری کو پیچھے وفات میری کے **ف** ح یعنی اس حدیث کی نزدیک نزدیک ہی مضمون اوس حدیث کی باب الحشر
کی پہلی فصل میں گذری کہ وہان فرمایا ہی اصیحابی اصیحابی اور شرح اور تاویل اوسکی بہی وہان لکہی گئی ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحبس المؤمنون یوم القیمۃ حتی یھموا بذلک فیقولون لو استشفعنا الی ربنا
فیریحنا من مکاننا فیاتون ادم فیقولون انت ادم ابو الناس خلقک اللہ بیدہ واسکنک جنتہ واسجد لک
ملئکتہ وعلمک اسماء کل شیء اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا ھذا فیقول لست ھناکم ویذکر
خطیئتہ التی اصاب اکلہ من الشجرۃ وقد نھی عنھا ولکن ائتوا نوحا اول نبی بعثہ اللہ الی اھل الارض
فیاتون نوحا فیقول لست ھناکم ویذکر خطیئتہ التی اصاب سؤالہ ربہ بغیر علم ولکن ائتوا ابراھیم
خلیل الرحمن قال فیاتون ابراھیم فیقول انی لست ھناکم ویذکر ثلث کذبات کذبھن ولکن ائتوا موسی

عَبْدًا اٰتَاهُ اللهُ التَّوْرٰىةَ وَكَلَّمَهٗ وَقَرَّبَهٗ نَجِيًّا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيْئَتَهُ
الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَلٰكِنِ ائْتُوْا عِيْسٰى عَبْدَ اللهِ وَرَسُوْلَهٗ وَرُوْحَ اللهِ وَكَلِمَتَهٗ قَالَ فَيَاْتُوْنَ
عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹھیری ہونگی سکتہ کی حالت مین
یہانتک کہ فکر مین پڑ جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کہ شکی طلب کی تی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس راحت
دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی
سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہ سی یعنی
بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی
شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہ اس فضائل و کرامات کی تا راحت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و
دشوار ہی پس کہین گی آدم علیہ السلام کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی مین رتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ تقصیر اپنی
کہ پہونچی تہی اونکو کہانے درخت سے یعنے گیہون کی درخت سی حالانکہ تحقیق منع کیی گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی ولیکن جاؤ تم نوح علیہ السلام کی پاس
کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع بیان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی اونکی پہلی تو حضرت آدم علیہ السلام اور
شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح
بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علمانی لیکن وہ مختصر یہ ہی ت
پس آوینگی حضرت نوح علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی
اور بعد اسکی حضرت سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہوجاوی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت
رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کر لیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت سی سوال کیا اور آپ نی غرض قبول کی
اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریائی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر حتی کہ رسولون اور نبیون
اور فرشتون کی پر بہی کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرات نہین کر سکیگا سوای آنحضرت کی ت اور یاد کرینگی نوح علیہ السلام گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ سوال
کرنی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور بی تحقیق کیی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ ای نوح نہ مانگ وہ چیز کہ علم
نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیۃ انّ ابنی من اہلی الخ مین ہی ولیکن جاؤ تم ابراہیم کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی پس آوینگی لوگ ابراہیم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ بلا شبہہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین ف ع اور حقیقت مین
وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورتین جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی جیسی کہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات
المقربین ایک اون تین جہوٹون مین سی یہ ہی کہ جب قوم ابراہیم کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ مین جاؤن اور فرصت پاکر اونکی
بت توڑدون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نرکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری جان کی کہ تمہاری کفر و شرک
سی خیال میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی اور دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمنی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون کی ساتہ
اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی تہی کہ باعث اس فعل کا مجکو وجود اس بت کا ہوا کہ ساتہ عبادت اور تعظیم تمہاری کی

استفسار فرمائی ہیں یا مقصود یہ ہے کہ اوس مقام کا حجاب نہیں کہ کوئی کچھ تو خفت تھی اور دوسری یہ کہ ویسا نہ کہا بلکہ کچھ توریہ کیا ہی یعنی طور پر کہی ہیں
نہین کہا ہی توریہ کہا ہی کنایہ کیا ہی سو یہ کہ ایسا تو ہرگز نہین کہ بیمار تھا بلکہ یہ کہ اپنی بیوی کو بہن سارہ کو بسبب خوف کے کہ اونکی ظالم اوس کو نہ چھین لے
بہن میری ہی اور مراد یہ کہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی تت لیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دیا
ہی اونکو اللہ تعالیٰ نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیاء بنی اسرائیل کی ہی اونکی بیچ اور کلام کیا اللہ تعالیٰ نی اوس سی بیواسطہ اور نزدیک کیا
اونکو واسطہ راز اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق نہین ہون
اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ ہوئی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ مین کام اوسکا تمام کیا لیکن جاؤ
تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ پیدائش جسمانی کی قدرت خدا ہی پیدا ہوا اسباب حیات جہان کچھ نہ
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی کہ عیسیٰ میں نہین ہون اس مرتبہ کا شفاعت کا
عیسیٰ نی کچھ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علماء نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہوا کہ تہمت اور افترا نصاریٰ کی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی کرتی تہی اور بعضی روایتون مین کچھ مذکور نہی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیاء اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین در آتی ہی اوس مقام مین اور حیات کرتی ہی اوس کام پر عاجز ہی تا صرف مین کچھ احتیاج عذر کرتی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر ہی کہ تو
سید المرسلین و امام النبیین کی کہ نہایت قرب الٰہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ آتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگی کہ ہم
اہل اس کام کی نہین ہین بسبب اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم تت لیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی خدا
نی اونکی اگلی پچھلی گناہ شروع آنحضرت اور سب انبیاء معصوم ہین گناہ سی پس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علماء نی اور اول یاد آتی ہی کہ
سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب الٰہی کیطرف سی واسطی سید المرسلین کی بیچ اسکی کہ گناہ ہوا اور مغفرت ہو جیسا کہ جب اپنی بندی سی بہت
راضی اور خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین کہ تجکو بخشا جو کچھ کہ کیا تو نی اور جو کچھ کہ کریگا تو
تیری لیی معاف ہی اور تجپر کچہ گرفت نہین **قال فیأتونی** فاستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فإذا رأيته وقعت ساجدًا
فيدعني ما شاء الله أن يدعني فيقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فأرفع رأسي فأثني على ربي بثناء
وتحميد يعلمنيه ثم أشفع فيحد لي حدًّا فأخرج فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة ثم أعود الثانية فأستأذن على ربي في داره
فيؤذن لي عليه فإذا رأيته وقعت ساجدًا فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل
تعطه قال فأرفع رأسي فأثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم أشفع فيحد لي حدًّا فأخرج فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة ثم أعود
الثالثة فأستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فإذا رأيته وقعت ساجدًا فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقول ارفع
محمد وقل تسمع واشفع تشفع وسل تعطه قال فأرفع رأسي فأثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه ثم أشفع فيحد لي حدًّا
فأخرج فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة حتى ما يبقى في النار إلا من قد حبسه القرآن أي وجب عليه الخلود ثم
تلا هذه الآية عسى أن يبعثك ربك مقامًا محمودًا قال وهذا المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه
فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن دار آنی کا اپنی پروردگار کی پاس یعنی گہر اوسکی کی طرف یعنی گہر ثواب یعنی
کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگونگی آپ اللہ تعالیٰ سی یہ کہ داخل ہوون اوس مقام مین کہ کسی کو وہان دخل نہین ہی کہ بندہ کا

اوسمین قبول ہو اور نہیں ہوتا درمیان کھڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بھی کہتی ہین اور
حکمت حضرتؐ کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور حق شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کھڑا ہو اسلیے اللہ تعالی یہ منتقل کریگا حضرت کو کہ
مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی سرخ ہیبت کرین ت پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالی کی پاس پس جب
دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گر دونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ سجدی مین جبتک کہ چاہیگا یہ کہ چہوڑی مجکو ج
ف ع سند احمد مین ہی کہ حضرتؐ سجدی مین ہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جمعون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرمایگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اے محمدؐ اور کہہ جو چاہی قبول کیجاویگی عرض تیری اور شفاعت کر یعنی جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرتؐ نی پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی ربکے ساتہ تعریف و حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ع یعنی اوسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیے کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کا مشرف ہو اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی تصریح کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد کی
اذن شفاعت کہنا امتی امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد یعنی ف ح ع یعنی تعیین فرماویگا اللہ تعالی میری لیے جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوار ونکی لیے مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی زناکارونکی
حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین اسی طرح اور ونکو سمجہہ لینا چاہیے ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سے اور نکالونگا اونکو آگ دوزخ سی اور
داخل کراونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور مکث مند
ہونگی بسبب اسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کیا ہی توجیہ
جواب یہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آنحضرت خلاص کرا دین گی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرا دین گی اونکو جنت مین
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرتؐ کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور اختصار کیا اوسی کی خلاصی پر جیسی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی کہ ح
اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قضیہ کی بہت مناسب ہی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد و موجب فرمودہ حضرتؐ کی آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی
رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا محاسبہ کا خلائق کی لیے اور یہ شفاعت خاص حضرتؐ ہی کرین گی اور بعد اسکی حضرتؐ اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیے شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتداء باب مین ہو چکا ہی ت پہر آؤنگا مین دوبارہ بارگاہ کی
طرف یعنی واسطی شفاعت اور جماعتون کی پس اذن چاہونگا مین در آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر دونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑ رکہیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا تو اے محمدؐ سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

سنا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین رب اپنی کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک پس نکلونگا مین اور نکالونگا لوگون کو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین پھر آؤنگا مین تیسری بار پس اذن مانگونگا مین درآنیکا اپنی پروردگار کی پاس پس ہیج سکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو درآنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکھونگا مین اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چھوڑ دیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چھوڑنا مجکو پھر فرماویگا اوٹھا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ پاجاویگا فرمایا حضرت نے پس اوٹھاونگا مین سر اپنا پس تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتھ تعریف اور حمد کی کہ سکھاویگا مجکو پروردگار وہ پھر شفاعت کرونگا مین پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا مین پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت مین یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ مین مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نے ف ح یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ مین اور یہی معنی ہین قول راوی کی کہ انس کی تجی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ جب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ مین یعنی دلالت کی ہی قرآن نے اوسکی خلود پر کہ وہ کفار ہین پھر پڑہی آنحضرت نے یا انس نے یا قتادہ نے یعنی واسطی شک کی آیہ یہ نزدیک ہی یہ کہ اوٹھاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود مین کہ مراد مقام مذکور ہی جیسی کہ کہا انس نے یا قتادہ نے یا حضرت نے اور یہی مقام محمود کہ وعدہ کیا ہی خدا تعالی نے اوسکا پیغمبر اپنی سی ف ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیے لائی کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کھڑا ہوگا اوسمین اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سی کہ حمد کہین گی اوسمین آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسی کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیے کہ تعریف کیجاویگی آنحضرت اوس مقام مین نیچ اول اور آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضھم فی بعض فیاتون اٰدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ خلیل الرحمٰن فیاتون ابراھیم فیقول لست لھا ولکن علیکم بموسٰی فانہ کلیم اللہ فیاتون موسٰی فیقول لست لھا ولکن علیکم بعیسٰی فانہ روح اللہ وکلمتہ فیاتون عیسٰی فیقول لست لھا ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لھا فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلھمنی محامد احمدہ بھا لا تحضرنی الاٰن فاحمدہ بتلک المحامد واخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال شعیرۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ او خردلۃ من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبہ ادنٰی ادنٰی ادنٰی مثقال حبۃ خردل من ایمان فاخرجہ من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعۃ فاحمدہ بتلک المحامد ثم اخر لہ ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطہ واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا الٰہ الا اللہ قال لیس ذٰلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منھا من قال لا الٰہ الا اللہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا مختلط اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضو مین یعنی کہ آپس مین پڑینگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپس مین پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگے کہ شفاعت کر طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پھر خبر وی ساتھ تو اپنی یا عذاب کے پس کہینگی آدم کہ نہین ہون مین اہل اس رتبہ کی واسطی شفاعت کے ولیکن لازم پکڑی جاؤ ابراہیم کی پاس اسلیے کہ وہ دوست خدا کی ہین

لوگ نکالے جاوینگے اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہے معنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سے مصدقین
یعنی مصدقین ہیں وہ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اپنے انبیا پر لیکن مستحق ہوئے آگ کی اور دوسری حدیث میں یعنی جو آگے آتی ہے اسعد الناس
کی بات کی لوگ مراد ہیں اون لوگون میں سے کہ خلط کیے عمل صالح ساتھ عمل برے کی ت لیکن قسم ہے اپنی عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی
کی نکالونگا میں اوس سے اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ اونھون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا بہرہ مند لوگوں میں ساتھ شفاعت میری کے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا کہ کہا ہے لا الہ الا اللہ خالص دل اپنے سے یا فرمایا جی اپنے سے نقل کی
یہ بخاری نے ف یہ شک راوی ہے اور تقدیر یہ تاکید ہے جیسے کہتے ہیں کہ اپنی آنکھ سے دیکھا یا کان سے سنا یعنی خالص دل سے ہوتا ہے اور
اوسکی دل ہی ہے نہ اور کچھ اور لفظ اسعد بیان ہے یعنی سعید کے ہے یعنی کہ نہیں بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سے وہ شخص کہ نہیں ہے ایمان
تو قائل سے وہ شخص ہے کہ نہ ہو اوسکے لیے عمل کہ مستحق ہو سبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو سبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سے پہلے کہ اوسکو شفاعت کی سبب
ہو لیکن اور بہت نفع دے گی اوسکو وعنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس
منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم
والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال
فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی
احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی
یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی
ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وہجر متفق علیہ
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تھا گوشت
دست کا پسند آتا حضرت کو پس کھایا اوس میں سے دانتوں سے نوچ نوچ کر پھر فرمایا کہ میں ہوں سردار آدمیوں کا یعنی سب جنس انبیا وغیرہ سے دن قیامت کے
ف ع اس حیثیت سے کہ محتاج ہونگے میری شفاعت کے اور سبب ہے تعجب تیرہ عزت میری کے نزدیک اللہ تعالی کے پس جب مضطر ہووینگے تو آوینگے میری پاس طلب
شفاعت کے لیے اور موید ہے اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ ت وہ دن کہ کھڑے ہوینگے لوگ اوسی حکم پروردگار عالمین کے اور ہوگا
نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگوں کی سر سے پس پہونچے گی لوگوں کو سبب غم و فکر شدید کے کہ حاصل ہوگی کھڑے رہنے سے اور نزدیکی آفتاب سے کہ
نہیں طاقت رکھیں گے یعنی صبر کرنے کی اوس پر پس کہیں گے لوگ آپس میں کیا نہیں دیکھتے تم یعنی نہیں ڈھونڈھتے تم اوس شخص کو کہ سفارش کرے تمہاری
نزدیک پروردگار تمہارے کے یعنی تاکہ چھٹاوے تمکو اس فکر و غم سے پس آوینگے حضرت آدم کے پاس اور ذکر کی ابو ہریرہ نے یا آنحضرت نے تمام حدیث شفاعت
کی جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سے جا کر التماس شفاعت کرینگے اور وہ جواب دینگے کہ ہم قدرت نہیں رکھتے اسکی اور کہا آنحضرت نے بعد اسکی ذکر کرنے
پس چلونگا میں لوگوں میں سے اور آؤنگا نیچے عرش کے ف ع اور نسائی سے جو حدیث اوپر گذری اوس میں ہے کہ میں اپنے رب کی گھر میں آؤنگا تطبیق دونون
اون میں یہ ہے کہ گھر اوسکا جنت ہے اور جنت نیچے عرش کے ہے ت پس گرونگا میں سجدہ کرتا ہوا اپنے پروردگار کو پھر کھولیگا یعنی الہام کریگا
اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفوں اور ثنا نیک سے ذات اپنی پر وہ کچھ کہ نہیں کھولی کسی پر پہلے میرے بلکہ مجھ پر بھی پہلے اوس وقت کے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے

ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی ای محمد اوٹہا تو سر اپنا اور مانگ دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس اوٹہاونگا میں اپنا
اور کہونگا بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب بخش امت میری کو ای رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی تینوں
طرف طبقات گنہگاروں کی ت پس کہا جاویگا ای محمد داخل کر اپنی امت میں سی ان لوگوں کو کہ نہیں ہی حساب اونپر یعنی نہیں لیا جاویگا اونسی حساب
حساب بہشت میں داخل کیے جاوینگی دروازی جانب دست راست سی بہشت کی دروازوں میں سی اور وہ شریک ہونگی لوگوں کی سوای اس دروازہ کی
دروازوں میں کہ او جانب میں ہیں ف ع یعنی از راہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص انہیں کی لیے ہی اور کسی کو اوسمیں دخل نہیں اور
باقی دروازی مشترک ہیں انہیں اور غیر انکی میں کچہ ممانعت نہیں اونکو وہاں سی جانی کی بہی ت پہر فرمایا آنحضرتؐ نی قسم اوس خدا کی کہ نفس میری جان
اوسکی دست قدرت میں ہی تحقیق مسافت درمیان دونوں کواڑوں دروازی کی دروازوں جنت کی سی مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ہجر ساتہ زبر ہا اور جیم کی نام ایک قریہ کا ہی قریوں بحرین کی سی اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اوسکی دروازی کی دو جانبوں میں اس قدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہیں ہی بلکہ یہ تخمیناً فرمایا ہی لوگوں کو سمجہانے کی لیے اور حقیقت حال اور ہی
کچہ ہی **وعن** حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ
الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بہیجی جاوی
امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونوں طرف پل صراط کی داہنی اور بائیں نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگوں
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونوں بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندوں کو لازم ہی صورت بنکر آوینگی
تو اہل امانت داروں اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص کی جسنی ضائع کی ہوگی امانت اور توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی ادای
اور جس شخص نی پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سی جہگڑینگی اور گواہی دینگی اوسکی بہلائی پر تاکہ تمیز ہو جاوی ہر ایک
اونمیں سی اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونوں کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وعن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي
فَإِنَّهُ مِنِّي وَقَالَ عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى فَقَالَ اللهُ تَعَالَى يَا جِبْرِيلُ
اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ فَسَلْهُ مَا يُبْكِيهِ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَا قَالَ فَقَالَ اللهُ لِجِبْرِيلَ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی آیت بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا ای پروردگار تحقیق میری
ان بتوں نی گمراہ کیا بہتوں کو آدمیوں میں سی یعنی ہوی سبب بتوں کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص و توکل میں
پس وہ مجہسی ہی ف ع یعنی میری تابعین سی ہی اور بقیہ آیت یہ ہی ومن عصانی فانک غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرتؐ نی قول حضرت عیسیٰؑ کا کہ اپنی
امت کی حق میں اللہ تعالی سی عرض کیا کہ اگر عذاب کری تو اونکو پس تحقیق وہ بندی تیری ہیں ف ح ع کچہ چارہ نہیں کہتی اور کوئی نہیں
روک سکتا اور آگی اسکی یہ ہی وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہیں تو قوی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو
پہیر نہیں ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل مراد یہ ہی کہ آنحضرتؐ نی شفاعت دونبیوں کی کہ اپنی امت کی حق میں کی یاد فرما کر
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسی کہ امت پس اوٹہائی آنحضرتؐ نی دونوں ہاتہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

تم کو میری امت پر اور سو نہ کریں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا تو طرف محمدؐ کی حال آنکا پوچھ اگرچہ جانتا ہی پرورد گار تیرا اے جبرئیل اور نہیں احتیاج پوچھنے کی بلکہ پوچھنا واسطے ظاہر کرنے کرم و عنایت اپنی کی پوچھتا ہی پس پوچھ تو محمدؐ سی کہ کس چیز نے رولایا اوسکو پس آئی آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سی کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ اوس چیز کی کہ کہا تھا یعنی اوسکو جو صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب نے بکی رحمت سی متعلق امت اپنی کی پس جبرئیل ونگا نے کبریائی میں گئے اور عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کی کہ جا تو طرف محمدؐ کی پس کہ تحقیق ہم تو راضی کرینگے تجکو بیچ حق امت تیری کی اور دلگیر نہ کرینگے تجکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** مترجم روایت میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونیکا جبتک کہ ایک ایک میری امتوں میں سی نہیں بخشی جاویگا سبحان اللہ امتی یاد رکہا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتہ درست کرنا چاہیے شکل کہ کہتے ہیں اور کچہ نہیں ہی بیت خاک ایش بادشاہی کن ✦ آن او بش سر جہ خواہی کن ✦ اس حدیث میں طرح طرح کی فائدہ میں ایک تو بیان ہی کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امر میں اور دوسری بشارت عظمی ہی اس امت مرحومہ کی لیے ہو جنسبہ الٰہی کی کہ راضی کرینگے ہم تجکو اور تیسری بیان ہی آنحضرتؐ کی عظیم المرتبہ ہونیکا **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ نَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الشَّمْسِ بِالظَّھِیْرَۃِ صَحْوًا لَیْسَ مَعَھَا سَحَابٌ وَھَلْ تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَیْسَ فِیْھَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِلَّا کَمَا تُضَارُّوْنَ فِیْ رُؤْیَۃِ اَحَدِھِمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِیَتَّبِعْ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا یَبْقٰی اَحَدٌ کَانَ یَعْبُدُ غَیْرَ اللّٰہِ مِنَ الْاَصْنَامِ وَالْاَنْصَابِ اِلَّا یَتَسَاقَطُوْنَ فِی النَّارِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ اِلَّا مَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰہَ مِنْ بَرٍّ وَّفَاجِرٍ اَتَاھُمْ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ فَمَاذَا تَنْظُرُوْنَ یَتَّبِعُ کُلُّ اُمَّۃٍ مَا کَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا یَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِی الدُّنْیَا اَفْقَرَ مَا کُنَّا اِلَیْھِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْھُمْ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَیَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مَکَانُنَا حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا فَاِذَا جَآءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ فَیَقُوْلُ ھَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَہٗ اٰیَۃٌ تَعْرِفُوْنَہٗ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیُکْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ تِلْقَآءِ نَفْسِہٖ اِلَّا اَذِنَ اللّٰہُ لَہٗ بِالسُّجُوْدِ وَلَا یَبْقٰی مَنْ کَانَ یَسْجُدُ اتِّقَآءً وَّرِیَآءً اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ ظَھْرَہٗ طَبَقَۃً وَّاحِدَۃً کُلَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّسْجُدَ خَرَّ عَلٰی قَفَاہُ

اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق کتنی ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ دیکہینگے ہم رب اپنی کو دن قیامت کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان دیکہوگے **ف** ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ روئیت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک مرد اور عورت مومن کو یہانتک کہ کہا ہی بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بہی ہوگی پہر محجوب ہونگے پیچہے اوسکی تاکہ ہووے زیادہ حسرت اور آہ ینکی سبب قول اللہ تعالیٰ کی کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ کہا سیوطی نے اور اسی پر روئیت جنت میں پس اجماع ہی اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولوں اور صدیقوں کو ہر امت میں سی اور مومن مردونکو بشر اس امت کی میں سی اور اس امت کی عورتوں کی روئیت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکہینگے اور دوسرا یہ کہ دیکہینگی اور تیسرا یہ کہ دیکہینگی مثل ایام عیدوں کی میں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کی حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکہینگے اور دوسرا یہ کہ دیکہینگے اور اسی طرح جنات کی دیکہنے میں بہی خلاف ہی بعد ازان وہ آپکی تحقیق اور اثبات روئیت کی فرمایا کیا ضرر پہونچتا ہی تمکو بیچ دیکہنے آفتاب کی وقت دوپہر کہلی ہوئی کی کہ نہ ہووے ابر اور کیا ضرر پہونچائی جاتی ہی بیچ دیکہنے چاند چودہوین رات کہلی ہوئی کی کہ نہ ہووے اوس میں ابر کہا لوگونے یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہونچائی جاوگی تم بیچ دیکہنے اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہونچائی جاتی ہو تم بیچ دیکہنا ایک کی اونمیں سے **ف** صحیح آنحضرتؐ کہ یہاں بہی

آفتاب چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین پس جانو کہ وہان بھی ضرر نہین ہونچائی جاینگی یہہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کے
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہوئیگا اور لکہا ہی علما نی کہ یہ روایت کہ بیان
مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کیطرف سی تا واقع ہو سبب اوسکی تمیز درمیان اوسکی
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسی کہ دنیا گھر امتحان کا ہی کبھی
واقع ہوتی ہی اوسمین بھی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیی کہ پیچھی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تہا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تہا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتھر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر قصد تقرب و طاعت کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت ہو مع نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی اونکی انصاب اور
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتہ پوجنی والی اونکی بھی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہینگی مگر وہ کہ بندگی کرتی تہی اللہ کی نیکون
مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتہ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی کہ
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد کہتی ہین ہم اوسکا بی اسکی کہ جانین کیفیت اوسکی اور منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آنی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا
اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کہ کسکی منتظر ہو ہر جماعت پیچھی چلی جاتی ہی اوس چیز کے
کہ عبادت کرتی تہی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہماری جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تہی غیر اللہ کو
کہ اونسی جدائی کرکہی تہی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تہی طرف اونکی اور نہ صحبت رکہی ہمنی ساتہ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکہا اونسی تیری خوشی کی لیی پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پرواہ ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رضہ کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنی والے
حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہماری پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانتا ہمنی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی
اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہاری اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی اوس نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ جو نتیجہ ہی
اور ثمرہ ایمان وتصدیق کا ہی ت پس کہینگی وہ کہ ہان ہی نشانی جب کہولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ معنی پنڈلی کہلنی کی
جاتا رہنا خوف وہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچہہ تاویل نکرین اسکی اور حقیقت معنی اسکے
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص نہ واسطی دکہانی خلق کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ ہی کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطے
بچنی کی تلوار سی اور لوگونکی ڈر سی اور دکہانی کی لیی مگر کہ کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی جوڑ ہڈیون کی نہین رہینگی کہ جس سی جہک سکے

اور سجدہ کرنی بلکہ پیٹھیں انکی مانند تختہ کی ہو جاوینگی جب چاہینگے کہ سجدہ کریں تو گر پڑینگے چت ف س کہا نووی نے کہ اس حدیث سے وہم جاتا ہے کہ منافقین بھی دیکھینگے
اللہ تعالی کو آخرت میں اور یہ باطل ہے اسلئے کہ نہیں تصریح اسمیں انکی دیکھنی کی بلکہ اسمیں یہی ہے کہ وہ جماعت کہ اسمیں منافقین اور مؤمنین ہونگی دیکھینگے کہ
کو پہر امتحان کریگا سجدہ کرنیکا پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہیں کر سکیگا اور یہ نہیں دلالت کرتا ہے اسپر کہ منافق دیکھینگے

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهَرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر کہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچوں بیچ اسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگے یعنی انبیا ہی
امت کی لیے واسطے طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی کہ حدیث ابوہریرہ میں کہ بعد اسکی ہے تصریح آیا ہے یا الہی سلامتی رکھ انکو سلامتی سے گذار انکو آتش دوزخ
میں کریں پس گذرینگے مسلمان ف ح صراط سے طرح طرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت میں یہ پل مثال صراط مستقیم شریعت
کی ہے کہ باریک تر شمشیر سے ہے اور چلنا اوسپر دشوار ہے لیکن روشن ہے اور اسی معنی میں کہا گیا ہے **بیت** اس کا عجب بات عجب مشکل و آسان +
چون چہرہ صراط است بسی روشن و باریک + ت پس گذرینگے بعضی مومن مانند جھپکنے آنکھہ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان میں چمکی اور بعضی مانند
باد کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گھوڑوں تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالے اور سلامتی دیے گئے
ہونگے آگ دوزخ سے یعنی صراط سے گذرینگے اور نہیں پہونچیگا انکو کچھ ضرر اور بعضی وہ ہونگے کہ زخمی کیے جاوینگے اور خلاص کیے جاوینگے دوزخ سے ف ع یعنی بعد عذاب کے
نجات پاوینگے کہا ایک شارح نے جو کہ زخمی کیے جاوینگے آنکڑوں سے پہر بہیجے جاوینگے طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سے ہونگے اور قول آپکا مرسل یعنی
چھوڑے جاوینگے قید طوق سے وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیے جاوینگے ایک مدت ت اور بعضی پارہ پارہ کیے اور دھکیلے ڈالے جاوینگے آگ میں ف ح
لفظ مکدوش شین معجمہ سے ہے اور مکدوس سین مہملہ سے بھی روایت ہے ساتھہ اسی معنی کی اور کردوس ساتھہ پیش میم اور زیر کاف اور جزم را کی اور زیر دال کی
بہی آیا ہے یعنی باندہ کر اور قید میں کرکی اور جمع کرکی ایک دوسری پر ڈالے جاوینگے دوزخ میں ت یہانتک کہ جب خلاص ہونگے مومن آگ سے ف ع
یعنی پڑنے سے اوسمیں پس حتی غایہ ہے واسطے گذرنے بعض کی صراط پر سے اور واسطے گرنے بعض کی دوزخ میں اور کہا طیبی نے کہ حتی غایہ ہے مکدوش
نے نار جہنم کی یعنی باقی رہینگے مکدوش دوزخ میں یہانتک کہ خلاصی پاوینگے بعد عذاب ہونیکی بقدر گناہوں اپنی کی یا کسی کی شفاعت سے یا فضل سے

اللہ سبحانہ کی اور پیاسی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہنی کی بلکہ نکلین گے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرینگی اور نکی کہ جو خود دوزخ سی نہین نکل پاتی
بسبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل و علا سی ساتھ نکالنی اونکی کی جیسی کہ فرمایا قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی قبضہ مین ہی کہ نہین
ہی کوئی تم مین سی سخت تر ازروی طلب و سوال جھگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنونسی بیچ طلب سوال کرنی اور جھگڑنیکی
خدا تعالی سی روز قیامت کی اپنی بھائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین شرح یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن پر اسطرح مطالبہ اور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بھائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ و سوال
اونکی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرینگی کہینگی مومن ای پروردگار ہماری تھی یہ روزہ رکھتی ساتھ ہماری اور نماز پڑھتی یعنی ہماری ساتھ نماز
اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتھ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاویگی صورتین اونکی آگ پر
شرح یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتھ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا کہ پہچانی جاوین منہ اونکی حاصل یہ کہ منہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانینگی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سی متن پس نکالینگی بہت سی خلق کو اوس سی پھر کہینگی ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص ان لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پھر جاؤ پس
جو شخص کہ پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بھلائی سی پس نکالو اوسکو شرح مراد بھلائی سی ایک چیز زائد ہی اوپر ایمان پر اسلیی کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متجزی نہین ہوتا اور نہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرتی ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ متن پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پھر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدھی
دینار کی ہی بھلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پھر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پھر کہینگی وہ مومن ای پروردگار ہماری نہین چھوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی کہ جسکی
لا ادنی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اصل ایمان پر رکھتا تھا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت انکی مخصوص تھی ساتھ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی اونمین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹھی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہین کی کوئی بھلائی کبھی شرح یعنی بھلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکھتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا متن وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تھی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہوگی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس نکلین گی تر و تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گھانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ روبرو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلین گی پس نکلین گی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ تمیز ہوں اوروں سی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچھ چیزین ہین سونی کی
لی یا جیسا وسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اوس سی متن پس کہین گی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکھین گی اونکو اور ظاہر ہوگی اونکی لیی
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدای مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بلا سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی یعنی عمل
باطن کی کہ آگی بھیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اون آزادونکو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکھی تمنی یعنی مقدار جہانتک نظر کی جنت سی اور مانند اوسکی

یا تمہارے لیے ہے جو کچہ کہ دیکہا تمنے انعام واکرام سے پاویگا اور مانند اوسکے ہے ساتہ اوسکے قسم جوڑ قسم وسیاق نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار يقول الله تعالى من كان في قلبه مثقال حبة من خردل
من الايمان فاخرجوه فيخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فيلقون في نهر الحيوة فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل الم تروا انها
تخرج صفراء ملتوية متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک داخل ہونگے بہشتی بہشت
اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اونچے فرشتوں کو یا مانگہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسے کہ صریح آتا ہے روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہووے
دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اوسکو **ف ح** یعنی آگ سے کہا بعضوں نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنکو نکالینگے ان میں اپنی سمجھ سے
ہونگی وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمان پر نہ کافر جیسے کہ وہم جاتا ہے ظاہر عبارت سے دوسان پس یہ مخالف ہے اصل کی **ت** پس نکالے جاوینگے
اس حال میں کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلے کی پس ڈالے جاوینگے نہر حیوۃ میں پس اوگینگے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گہاس کا
بیچ کوڑے کرکٹ کے کیا نہیں دیکہتے ہو کہ تحقیق دانہ گہاس کا نکلتا ہے زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی هريرة
ان الناس قالوا يا رسول الله هل نرى ربنا يوم القيمة فذكر معنى حديث ابي سعيد غير كشف الساق وقال يضرب الصراط
بين ظهراني جهنم فاكون اول من يجوز من الرسل بامته ولا يتكلم يومئذ الا الرسل وكلام الرسل يومئذ اللهم سلم سلم
وفي جهنم كلاليب مثل شوك السعدان لا يعلم قدر عظمها الا الله تخطف الناس باعمالهم فمنهم من يوبق بعمله ومنهم من
يخردل ثم ينجو حتى اذا فرغ الله من القضاء بين عباده واراد ان يخرج من النار من اراد ان يخرجه ممن كان يشهد ان
لا اله الا الله امر الملئكة ان يخرجوا من كان يعبد الله فيخرجونهم ويعرفونهم باثار السجود وحرم الله على النار ان تاكل اثر السجود فكل
ابن ادم تاكله النار الا اثر السجود فيخرجون من النار قد امتحشوا فيصب عليهم ماء الحيوة فينبتون كما تنبت الحبة في حميل السيل
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکہینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیے ابو ہریرہ نے معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظوں میں اختلاف ہے سواے ذکر کہولنے پنڈلی کی کہ ابو ہریرہ کی حدیث میں نہیں ہے اور کہا آنحضرت نے یا ابو ہریرہ
نے بطریق مرفوع کی یعنی بجاے اسکے کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوسکے معنی میں ہے کہڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا میں اول اون شخصوں کا کہ گذرینگے رسولوں میں سے ساتہ امت اپنی کے اور کلام نہیں کریگا اور مجال کلام کرنے کی نہیں رکہیگا اوس دن
یعنی اوس مقام میں کوئی سواے رسولوں کے اور کلام پیغمبروں کا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکہہ سالم رکہہ اور دوزخ میں یعنی اوسکی طرفوں
ہونگی مانند کانٹے سعدان کی کہ نام ایک گہاس خاردار کا ہے نہیں جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جانتا ہے اوچک لیوینگے لوگوں کو سبب بری عملوں
اونکی کے پس بعضے اونمیں سے وہ ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے سبب عمل اپنے کے اور بعضے اونمیں سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنی آنکڑوں سے گوشت ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاوینگے اور زخمی ہونگے اعضا اونکے پہر نجات پاوینگے **ف ح** یعنی آگ میں پڑنے سے پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہیں پاویگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پہر نجات پاویگا **ت** نجات پاوینگے یہاں تک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنے سے درمیان بندوں اپنے کے یعنی ساتہ اوس چیز کے
کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے اوس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اوسکو اون لوگوں سے کہ گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی
معبود بحق سواے خدا کے اور محمد بہیجے ہوے اوسکے ہیں فرماویگا فرشتوں کو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہے خدا کو یعنی ایمان کہا اور اوسکی عبودیت پر نہ غیر اوسکے پس
نکالینگے فرشتے اونکو اور پہچانینگے اونکو ساتہ نشانوں سجدونکی اور حرام کیا ہے اللہ تعالی نے آگ دوزخ پر یہ کہ کہاوے نشان سجدونکا **ت** پس ہر آدمی کو کہاتی ہے

سجدہ کیونکہ ف ع کہا نووی نی ظاہر اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہاتی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین کہ وہ سات ہین پیشانی اور دونون
ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی یہا ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ جل
اور سیاہ ہوگئی ہونگی پس ڈالی جاوینگی اوپر آب حیات کا ف ع اور اوپر گندا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہی
ت پس اوگین گی وہ جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رَو کی **وبقی** رجل بین الجنۃ والنار وھو اخر اھل النار دخولا الجنۃ
مقبل بوجھہ قبل النار فیقول یا رب اصرف وجھی عن النار فقد قشبنی ریحھا واحرقنی ذکاءھا فیقول ھل عسیت
ان افعل ذلک ان تسئل غیر ذلک فیقول لا وعزتک فیعطی اللہ ما شاء اللہ من عھد ومیثاق فیصرف اللہ وجھہ
عن النار فاذا اقبل بہ علی الجنۃ وراٰی بھجتھا سکت ما شاء اللہ ان یسکت ثم قال یا رب قدمنی عند باب الجنۃ فیقول
اللہ تعالی الیس قد اعطیت العھود والمیثاق ان لا تسئل غیر الذی کنت سألت فیقول یا رب لا اکون اشقی خلقک فیقول
فما عسیت ان اعطیت ذلک ان تسئل غیرہ فیقول لا وعزتک لا اسألک غیر ذلک فیعطی ربہ ما شاء من عھد ومیثاق
فیقدمہ الی باب الجنۃ فاذا بلغ بابھا فراٰی زھرتھا وما فیھا من النضرۃ والسرور فسکت ما شاء اللہ ان یسکت فیقول
یا رب ادخلنی الجنۃ فیقول اللہ تبارک وتعالی ویلک یا ابن ادم ما اغدرک الیس قد اعطیت العھود والمیثاق
ان لا تسئل غیر الذی اعطیت فیقول یا رب لا تجعلنی اشقی خلقک فلا یزال یدعو حتی یضحک اللہ منہ فاذا
ضحک اذن لہ فی دخول الجنۃ فیقول تمن فیتمنی حتی اذا انقطع امنیتہ قال اللہ تعالی تمن من کذا وکذا اقبل یذکرہ
ربہ حتی اذا انتھت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ وفی روایۃ ابی سعید قال اللہ تعالی لک ذلک وعشرۃ امثالہ متفق علیہ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کئی ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پھیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی دوزخیون
کی اوسمین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بو ہی بدبو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجھسی کہ
اگر کرون مین یعنی پھیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پھیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکھیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوس وقت تک چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پھر عرض کریگا ای رب میری آگی لیچل مجکو طرف دروازہ بہشت کی
پس فرماویگا اللہ تعالی وتبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تھی تونی کہ منہ میرا دوزخ سی پھیر دی پس کہیگا
ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ع یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوقات مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونے
سی کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر جائیں بہلا اگر بہشت کی اندر نجاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون ت پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی کہ
اگر دیا جاوی تو ہسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لیجا یا جاوی تو سوال کری تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگنی کا مین تجھسی
سوا اسکی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کریگا پروردگار اوسپر اوپر توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنونون کا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہ کہ وہ گھر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس دیگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارہ مین جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی
عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہونچیگا اوسکی دروازی پر پس دیکھیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو خیر اور سرور

مذاق مین خوشی سی یعنی بسبب کثرت خوشی کی جیزونکی قسم سرور قصور وغیرہ کی پس جب ہوگا جسقدر چاہیگا اللہ چپ رہنا پھر عرض کریگا ای رب میری کیا مجھکو بہشت مین پس فرماویگا اللہ تبارک وتعالی ہلاکی ہو جیو مجھکو ای فرزند آدم کی کیا عجب عہد شکن ہو تو ہی تو نی عہد نہین کیا نہین ہی تو نی عہد و پیمان کیا نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ دیا گیا تو پس عرض کریگا ای پروردگار میری نہ گردان مجھکو بدترین خلق اپنی کا ف ح اگر کہی تو کہ یہ جواب کیونکر مطابق ہوا اوس کا کہ کیا نہین تہی تو نی الخ جواب یہ کہ گویا اوسنی کہا ای رب میری دی تو نی عہود و میثاق ولیکن تامل کیا مین نی تیری کرم اور عفو اور رحمت مین اور لیس آیۃ میں نسیم من روح اللہ الخ پس مطلع ہوا مین اسپر کہ مین نہین ہون اون کفار سی کہ نا امید ہوئی تیری رحمت سی اور طمع کی مین نی تیری کرم اور وسعت رحمت مین فی تحسین یہ پس اللہ تعالی راضی ہوگا اس قول سی جیسی کہ نہایات بس ہنسیگا ہانکتا یہانتک کہ راضی ہوگا اللہ تعالی اوس سی یعنی بسبب کلام بہانہ آمیز اوسکی پس جب راضی ہوگا اللہ تعالی اذن دیگا اوسکو بہشت مین جانیکا پھر فرماویگا خدا تعالی کہ آرزو کر اور چاہ جو کچہ چاہی تو پس آرزو کریگا وہ یہانتک کہ جب منقطع ہوگی اور نہایت کو پہونچی گی آرزو اوسکی فرماویگا اللہ تعالی کہ آرزو کر ایسی اور ایسی یعنی آرزو کر جنس سی جو کچہ چاہی تو مین آرزو کی پروردگار اوسکا یاد دلاویگا اوسکو یہانتک کہ جب ختم ہوجاوینگی آرزوئین اوسکی فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یعنی جو کچہ کہ چاہا تو نی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی نقل کی اور ابو سعید کی روایت مین ہی کہ فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی یہ اور دس برابر اوسکی یعنی کیفیت مین اگرچہ متوسل اسکی کمیت مین ہی رفع ہوجاتی ہی تدافع اور دفع ہوتا ہی تمانع نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِيْ مَرَّةً وَّيَكْبُوْ مَرَّةً وَّتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَاِذَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ اِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِيْ نَجَّانِيْ مِنْكِ لَقَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ شَيْئًا مَّا اَعْطَاهُ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ فَتُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا ابْنَ اٰدَمَ لَعَلِّيْ اِنْ اَعْطَيْتُكَهَا سَاَلْتَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَا يَا رَبِّ وَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلٰى فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ لِاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا وَاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ لَعَلِّيْ اِنْ اَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْاَلُنِيْ غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهٗ اَنْ لَّا يَسْاَلَهٗ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ثُمَّ تُرْفَعُ لَهٗ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ اَحْسَنُ مِنَ الْاُوْلَيَيْنِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْنِنِيْ مِنْ هٰذِهٖ فَلِاَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَاَشْرَبَ مِنْ مَّائِهَا لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اَلَمْ تُعَاهِدْنِيْ اَنْ لَّا تَسْاَلَنِيْ غَيْرَهَا قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ هٰذِهٖ لَا اَسْاَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهٗ يَعْذِرُهٗ لِاَنَّهٗ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهٗ عَلَيْهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهَا فَاِذَا اَدْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اَصْوَاتَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْهَا اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ آخر اون شخصونکا کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک شخص ہوگا پس چلیگا ایکبار اور منہ کی بل گریگا ایکبار اور نشان ڈالی گی اوسکی آگ ایکبار اسطرح کہ پہونچی گی گرمی آگ کی اوسکو پس ظاہر ہوگا اثر اوسکا اور سیاہ و متغیر ہوگا رنگ اوسکی جلد کا جلین گی بعضی اعضا اوسکی پس جب گذر جائیگا وہ شخص آگ سی التفات کریگا یعنی دیکھیگا ف آگ کی اور کہیگا بزرگ ہی وہ خدا کہ نجات دی مجھکو تجہسی قسم خدا کی تحقیق دی مجھکو خدا تعالی نی وہ چیز کہ نہین دی کسی کو اگلی پچھلون مین سی ف ع یہ قسم بسبب نہایت خوشی کی کہاویگا کیونکہ اپنی نجات کو بڑی ہی نعمت جانتی ہوگا کسی کو عالمین مین سی نہین ملی اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہو کہ وہ نہین دیکھی گا کسی کو ہم شریک اپنا آگ سی نکلنی مین نہین جانتی گا کہ نیک عین مین بہشت مین ہین ت پس بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک درخت یعنی اور اوسکی پاس ختم بالیقین ہی ہوگا پس کہیگا

ای پروردگار میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تا مستفیض ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجکو یہ آرزو تیری مانگی تو مجھسی اور کچھ پس کہی گا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص اپنی پروردگار سی کہ سوال نہین کریگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہین کریگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوسکیگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی پہلی کیطرح نہوگا اوسکی لیے ترقی ادنی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کر مجھکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹھون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای بیٹے آدم کی کیا عہد کیا تہا تو نی مجھسی یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسی غیر اوس درخت کی پس فرماویگا اللہ تعالی شاید کہ اگر مین نزدیک دون تجکو اوس سی سوال کری تو مجھسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی پس بیٹھیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیے ایک درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچھا ہوگا پہلی دونوں درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تاکہ بیٹھون مین اوسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سی نہین مانگونگا مین تجھسی غیر اسکی پس فرماویگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو نی مجھسی کہ نہ مانگیگا مجھسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجھسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکھیگا اوسکو اسلیے کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوس پر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی **ف** حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکہائین گی بہتر پہلی سی اور وہ طلب کریگا قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرونگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی سبب بیصبری اوسکی دیکھیگا معذور رکھیگا اوسکو پہر جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین جنتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یارون سی کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای رب میری داخل کر مجھکو جنت مین **فَيَقُولُ** يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَدِيرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَكَذَا حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَقُولَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ ــــ پس فرماویگا اللہ تعالی ای بیٹے آدم کی کونسی چیز جدا کریگی میری تجھسی یعنی تیری سوال و خواہش سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی تجکو یہ کہ دون مین تجکو جگہ بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی کہیگا وہ بندہ یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی یعنی کیا کیا ہی تو نی مجکو محل ٹھٹھی کا حالانکہ تو رب العالمین ہی پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتی ہو تم مجھسی کہ کس سبب سی ہنسا مین پس پوچھا لوگون نی کہ کس سبب سی ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نی کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا کہ ہنسا مین بسبب ہنسی پروردگار عالمین کی

اوس وقت کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے ف ۔ ع مراد اللہ تعالیٰ کی ہنسنے سے کمال راضی ہونا بندے سے ہے اور
ہنسنا آنحضرت کا ازراہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالیٰ کی اور لطف اوسکی کی اپنی بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود بھی ہنسے بسبب تبسم
آنحضرت کی اور خوشی کی تب ہنس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھسے اور جانتا ہوں کہ تو لائق اس عطا کی نہیں ہے لیکن
میں دیتا ہوں تجھکو اسلئے کہ میں اوس چیز پر کہ چاہتا ہوں قادر ہوں نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابو سعید خدری سے مانند اسکی ہے مگر
تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصریني منك آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یہ اور یاد دلاویگا
اور سکھا دیگا اللہ تعالیٰ اوس بندے کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئیں اوسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ آرزو کی
تو نے وہ تیری ہی ہے اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرت نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر میں کہ بہشت میں ہے پس آوینگی اوس پاس دو بیبیاں اوسکی
حور عین سے ف ۔ ع حور جمع حوراء کی ہے معنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی معنی کلان چشم کی تب کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے
کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنی اس گھر میں کہ نہیں ہے موت ہمیں فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سے کہ
نہیں دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کی کہ دیا گیا میں یعنی یہ کہا بسبب مطلع ہونے اوسکی کی خیر کی دینے پر وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال ليصيبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبة ثم يدخلهم الله الجنة بفضل رحمته فيقال لهم الجهنميون رواه البخاري
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانوں کی گروہوں کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کا تغیر
کریگا اونکی صورتوں کو بسبب گناہوں کی کہ کیے تھے اونہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کی گناہوں کی سزا میں پھر داخل کریگا اونکو اللہ تعالیٰ بہشت میں
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگوں کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ۔ ع سبب داخل ہونے اونکی دوزخ میں اول بار اور یہ
اونکی تحقیر و تنقیص کی لیے نہیں کہنی کی بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کی کہینگے تا شکر نعمت کریں اور خوشحال و مسرور ہوں وعن
عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج قوم من النار بشفاعة محمد فيدخلون الجنة ويسمون الجهنميين رواه البخاري
وفي رواية يخرج قوم من امتي من النار بشفاعتي يسمون الجهنميين اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرت کی پس داخل ہووینگی بہشت میں اور نام رکھی جاوینگی جہنمی نقل کی بخاری نے
اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کی نام رکھا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني لاعلم اخر اهل النار خروجا منها واخر اهل الجنة
دخولا رجل يخرج من النار حبوا فيقول الله اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملأى فيقول يا رب وجدتها
ملأى فيقول اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا وعشرة امثالها فيقول اتسخر مني او تضحك مني وانت الملك فلقد
رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه وكان يقال ذلك ادنى اهل الجنة منزلة متفق عليه
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیوں کا از روی نکلنے کی اوسمیں سے
اور آخر بہشتیوں کا از روی داخل ہونے کی بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنیوں چلکر پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو
بہشت میں پس آویگا وہ بہشت میں یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکے خیال میں یعنی اللہ تعالیٰ اپنی صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی
لوگوں سے اور اوسمیں جگہ نہیں ہے پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میرے پایا میں نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے یعنی اور میرے لیے نہیں

مجھ میں وہیں فرما دیگا اللہ تعالی جا اور دیکھ جنت کی مانند یعنی برابر دنیا کی اور دس مانند دنیا کی اور وہ جیسا دکھیں گی کہا وہ شخص یعنی ٹھٹھا کرتا ہے
مجکو یا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے یا ہنستا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو بادشاہ ہے ابن مسعود کہتے ہیں کہ پس تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسی
اس بات سے یہاں تک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی اور تھا کہا جاتا کہ یہ شخص ادنے اور کمتر ہے بہشتیوں کا مرتبہ میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام عمران کا یا انکی بعد کسی راوی کا ہے پس معنی یہ کہ تھی کہتے صحابہ یا سلف یہ کلام مذکور **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انی لاعلم اخر اهل الجنة دخولا الجنة واخر اهل النار خروجا منها رجل یوتی به یوم القیمة فیقال اعرضوا
علیه صغار ذنوبه وارفعوا عنه کبارها فتعرض علیه صغار ذنوبه فیقال عملت یوم کذا وکذا کذا وکذا وعملت یوم کذا کذا
وکذا وکذا فیقول نعم لا یستطیع ان ینکر وهو مشفق من کبار ذنوبه ان تعرض علیه فیقال له فان لك مكان
كل سیئة حسنة فیقول رب قد عملت اشیاء لا اراها ههنا ولقد رایت رسول الله صلی الله علیه
وسلم ضحك حتی بدت نواجذه رواه مسلم اور روایت ہے ابو ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں البتہ
جانتا ہوں آخر بہشتیوں کا داخل ہونے میں جنت کی اور آخر دوزخیوں کا نکلنے میں اوس سے ایک شخص ہے کہ لایا جاویگا اوسکو دن قیامت کی پس کہا جاویگا
یعنی فرشتوں کو کہ ظاہر کرو اوسپر چھوٹی گناہ اوسکی اور اوٹھا رکھو اور چھپا رکھو اوس سے بڑی گناہ پس ظاہر کیے جاوینگے اوسپر چھوٹی گناہ اوسکی پھر کہا جاویگا
کہ کیا کیا تونے اوسدن اور اوسدن یعنی فلانے وقت کام ایسا اور ایسا یعنی بُری اعمال میں سے اور کیا تونے اوسدن اور اوسدن کام ایسا اور ایسا یعنی
ترک طاعات میں سے پس کہیگا کہ ہاں کیا میں نے فلانے فلانے روز ایسا اور ایسا نہیں انکار کر سکیگا حال آنکہ وہ خوف میں ہوگا بڑی گناہوں سے
کہ مبادا عرض کیے جاویں گی اوسپر یعنی ایسی کہ اوسپر بہت ہی بڑا عذاب مترتب ہوگا پس کہا جائیگا اوسکو کہ تیری لیے جگہ ہر بدی کی نیکی ہے **ف** ہم بتر
یہی کہ یہ تبدیل ہوگی اوسکی لیے از راہ فضل و کرم کی رب الارباب کیطرف سے **ت** پس کہیگا وہ شخص کہ اے پروردگار میری کئے ہیں میں نے بہت سی چیزیں
یعنی گناہ کبیرہ کہ نہیں دیکھتا میں انکو یہاں یعنی نامۂ اعمال میں مقام تبدیل میں ابو ذر کہتے ہیں اور تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے
یہانتک کہ ظاہر ہوئیں کچلیاں آپ کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یخرج من النار اربعة
فیعرضون علی الله ثم یؤمر بهم الی النار فیلتفت احدهم فیقول ای رب لقد كنت ارجو اذ اخرجتنی منها ان لا
تعیدنی فیها قال فینجیه الله منها رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکالے جاوینگے
آگ سے چار آدمی یعنی یہ وہی ہیں کہ جو اخیر کو نکلیں گی دوزخ سے پس لائی جاوینگی روبرو خدا تعالی کی پھر حکم کیا جاویگا اونکی پھر بھیجنے کا طرف دوزخ کی پس
پھر کر دیکھیگا ایک اونمیں سے پس کہیگا اے پروردگار میرے تحقیق امید رکھتا تھا میں کہ جب نکالیگا تو مجکو پھر نہیں پہونچاویگا تو اوس میں فرمایا آنحضرت نے پس
نجات دیگا اوسکو اللہ تعالی اوس سے اور پھر نہیں بھیجیگا اوسکو آگ میں **ف** یہ نکالنا اور پھر بھیجنا اور نجات دینا واسطے اظہار امتحان اور منت کے تھی
اونکی لیے اور بیان کیا حال ایک کا اور چھوڑ دیا بیان باقیوں کا اس باعث کہ ہے قیاس پر اونکا بھی حال معلوم کیا جاتا ہے کہ وہ بھی نجات پاوینگے
اور ذکر چار کا بطور تقدیر و تمثیل کے ہے اور مراد جماعت ہے واللہ اعلم **وعن** ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم یخلص المؤمنون من النار فیحبسون علی قنطرة بین الجنة والنار فیقتص لبعضهم من بعض مظالم
كانت بینهم فی الدنیا حتی اذا هذبوا ونقوا اذن فی دخول الجنة فوالذی نفس محمد بیده لاحدهم اهدی بمنزله فی
الجنة منه بمنزله كان له فی الدنیا رواه البخاری اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلاص کیے جاوینگے

زیر فلک تو مقصود ان سب سے تصویر کثرت طول وعرض کی ہے نہ تعیین قدر معینہ پس وارد ہوئی ہے حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی **ت** پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ ہے شیرین اور آبخورے اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوس مین سے ایکبار پیاسا نہین ہوئیگا بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترینگی اوس پر پانی پینے کی لیے فقرا مہاجرین ہونگی **ف ع** یعنی بسبب جانے ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نے کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ اور مراد مہاجرین سے وہ ہین کہ جنھون نے ہجرت کی مکہ سے طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور اونہین کی حکم مین ہین وہ لوگ کہ ہجرت کرکی اپنی وطن اصلی سے گئے مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور رہ کیا ہیچ حاصل کرنے مال و جاہ کی اور مشغول ہوئی علم وعمل مین رضائی مولی کی لیے **ت** ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑے ایسے ہین کہ نہین نکاح کیے جاتی عورتون نعمت والیون سے یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سے مقبول نہون اونہین کھولی جاتی اونکی لیے دروازے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **ف ع** یعنی اگر کھڑے ہون بالفرض والتقدیر دنیاوار کی دروازے پر اور طلب اذن کرین تو نہ کھولا جاوے اونکی لیے دروازہ یہ کنایہ ہے نہ التفات کرنے سے طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا اَنْتُمْ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَةِ اَلْفِ جُزْءٍ مِّمَّنْ يَّرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ قِيْلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سَبْعَمِائَةٍ اَوْ ثَمَانَمِائَةٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا تھے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی سفر مین پس اوترے ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی اصحاب حاضرین سے کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکھ جزو مین سے نسبت اون لوگون کی کہ آوینگی میرے پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تھی تم اوس دن کہا زید بن ارقم نے کہ تھے ہم سات سو یا آٹھ سو نقل کی یہ ابوداود نے **ف ع** مراد ہے اس سے تحدید اور تعیین نہین ہے بلکہ مراد محض مبالغہ ہے بیان کثرت میں اور شاید کہ مراد ترغیب غیر محصورین ہے ایسے ہیں واسطے کہ نظر ہر زمانہ پر ہے کہ کثرت امت ہوگی اگرچہ مخصوص ہو ساتھ بعضون کی اونہین سے واللہ اعلم **وَعَنْ** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَّاِنَّهُمْ لَيَتَبَاهَوْنَ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ وَارِدَةً وَّاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے ہر نبی کی حوض ہے یعنی ہوئیگی امت اوسکی اوسکی حوض سے اور تحقیق انبیا فخر کرینگے آپس مین کہ کونسا اونمین سے بہت زیادہ ہے از روی امت کی کہ وارد ہون گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکھتا ہون کہ ہونگا مین اکثر اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر **ف ع** یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سے اور یقین ہے اور لفظ ارجو کہ متضمن ہے شک کی تردد کو ہے بسبب تواضع کی کہا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِيْ اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِيْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِيْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّيْ لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے انس سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی درخواست کی مین نے آپ سے یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص اس امت مین سے نہ شفاعت عام پس فرمایا آنحضرت نے کہ مین کرنیوالا ہون شفاعت کا مین نے کہا یا رسول اللہ پس کہان ڈھونڈھون آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا اول ڈھونڈھیو مجھکو اول بار کہ ڈھونڈھے میری پل صراط پر کہا مین نے پس اگر نہ پاؤن آپکو پل صراط پر تو کہان ڈھونڈھون فرمایا پس اگر وہان نہ پاوے تو ڈھونڈھیو مجھکو نزدیک میزان کی کہا مین نے پس اگر نہ پاؤن آپکو نزدیک

بیزاری کی تو کہاں شفاعت ہونے ہوتی پہر تو پایا سب ڈھونڈھنا مجکو تو دیکہ حوض کی پاس پہر تو نہین چہوڑتا ان تین جگہون کو **ف** ش ع یعنی کہو یہ
ہون اونکو بہی یہ بات چونکہ کامل ہ ر شفاعت اونکی ان جگہون مین ہوگی مین اونکی کار پردازی مین مشغول ہونگا گر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو حدیث
مین اور حضرت عائشہ رض کی حدیث مین کہ باب الحساب کی دوسری فصل مین گذری کہ جب حضرت عائشہ نے آنحضرت سی پوچہا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کی فرمایا ان تین جگہون سی کوئی کسی کو یاد نہین کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہین یاد
کرینگی حضرت صلعم کسی کو غائبین مین ان جگہون مین اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اونپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت صلعم کی
امت مین سی کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہ جواب لکہا ہی کہ حضرت عائشہ رض کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی
تہین ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کرکے بیٹہین اور عمل اور سعی وجہد سی باز رہین جیسی کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیون سی فرماتی تہی کہ مین مالک نہین
ہون تمہاری کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سی اسطرح فرمایا تا نا امید نہون اور حقیقت مین شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور
درجہ شفاعت حضرت کی لیے ثابت اور دونون حق مین اور ہر جواب مین مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی **ت** نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی **وعن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قيل له ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله تعالى
على كرسيه فيئط كما يئط الرحل الجديد من تضايقه به وهو كسعة ما بين السماء والارض ويجاء بكم حفاة عراة غرلا فيكون اول
من يكسى ابراهيم يقول الله تعالى اكسوا خليلي فيؤتى بريطتين بيضاوين من رياط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن
يمين الله مقاما يغبطني الاولون والآخرون رواه الدارمي **ت** اور روایت ہی ابن مسعود سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ
سی کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی جسکی وعدہ کا وعدہ فرمایا ہی آپسی اس آیت مین عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ ہونگا مین اوسمین مقام محمود مین وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا بسبب
تنگی اپنی سی اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی **ف** ش ع اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین ہین سات آسمان اور سات زمینین
بہ نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل مین اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث مین جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور تعیین اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی مین واقع ہوا ہی عرضہا
السموات والارض اور مقصود بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ شاید ہوتی اوسکی سی ساتہ زمین کی اور آواز
کرنی اوسکی سی بسبب تنگی کی پیدا ہوا تہا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سی ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت
حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہان ملحوظ نہین اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہی کا سے کہ جسپر بیٹہی اور حکم رانی کری یا کرسی علم سی کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کری **ت** اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤن ننگی بدن بی ختنہ پس ہوگا اول وہ شخص کہ لباس پہنائی جائین گی ابراہیم فرماویگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادرین نرم کتان سفید کی بہشت کی چادرون مین پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم
کی **ف** ش ع سبب حضرت ابراہیم کی پہلی لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل مین بیان ہوچکا اور معلوم ہوا یہ کہ یہ دلالت اسپر نہین کرتا کہ ابراہیم افضل ہین
آنحضرت صلعم سی بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین اور فضائل کی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین اللہ الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اور بیٹہین گی خاطر مین یہ منافات رکہتا ہی حضرت صلعم کی قول سی کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا مین پیچہی ابراہیم کی مگر یہ کہا جاوی کہ آنحضرت لباس مین اور بیٹہین اور باوجود اسکی انبیا صلوات اللہ علیہم کی ساتہ بہی ایسا

دی جاوین و دوبارہ بسبب کمال شرف کی آپ پہر کہڑا ہوگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہپر اگلی پچہلی
وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب پر قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن
کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہو لو نگا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو پہر اشارہ کیا طرف جواب کی ساتھ قول اپنی کی تم اور م
یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہری اور فضیلت
صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اور یہ کہ
کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہ سلامت رکہ ف ع ح قاموس مین ہی کہ شعار نشین کی زیر ہی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت
کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور پر است متابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی ہی کہ کہینگی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ
وہ علماء عاملین اور شہدا اور صالحین مین کہ جنکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق
مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جاوینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عمر
سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیرون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ**
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی
گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر کی خاص ہی ہی آگی اپنی گئی اور امتیون کیلئی کہا طیبی
نی کہ مراد یہ شفاعت ہی کہ واسطی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور واسطی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور
اتقیا اور صلحا کی بہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیہ سی یومئذ لا تنفع الشفاعة الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین بہت
آئی ہین ایسی کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچتی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ
اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگون کو موقف کی ہولون سی اور
دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت
اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہون گی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی اونکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی اونکی حق مین
کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگارون مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی
مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت
کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ
الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو بیچ اس کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کیا

مین نے شفاعت کرنی یعنی برائی امت اجابت کی تا سب مومنون کو شامل ہو اور کوئی اوس سے باہر نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے
لیے کہ مری امثال مین کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنون کے لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ اَبِی الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِیْ اَکْثَرُ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت مین بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کے یعنی شخص بزرگ کے میری امت مین سے زیادہ بنی تمیم سے **ف** ع کہ ایک قبیلہ
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت مین جائین گے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت مین اور سب
کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتون سے بہشت مین جاوینگے اور بعضون نے کہا کہ وہ شخص حضرت عثمان رضہ ہونگے اور بعضون نے کہا اویس قرنی
بعضون نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْقَبِیْلَۃِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلْعُصْبَۃِ وَ
مِنْھُمْ مَنْ یَّشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتّٰی یَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضے افراد امت سے جیسے علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتونکی اور بعضے اونمین سے وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف** ع اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹون کو کہتے ہین **ت** اور بعضے اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
ف ح عصبہ جیم مین اور جزم صاد کے دس سے چالیس تک **ت** اور بعضے اونمین سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل
ہو اسطرح شفاعت سے تمام امت بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ
وَجَلَّ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّۃَ مِنْ اُمَّتِیْ اَرْبَعَ مِائَۃِ اَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَحَثَا
بِکَفَّیْہِ وَجَمَعَھُمَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ زِدْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَھٰکَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَا عَلَیْکَ اَنْ
یُّدْخِلَنَا اللّٰہُ کُلَّنَا الْجَنَّۃَ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّدْخِلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت مین میری امت مین سے چار لاکھ بلا حساب یعنی بے حساب کتاب اور بغیر عذاب کے پس کہا ابو بکر نے زیادہ
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالیٰ سے واسطے ہمارے اوس سے کچھ زیادہ تو فرمایا اور کچھ زیادہ ہونیکی خبر دینی مین اوس خیر کی کہ وعدہ کیا ہے تمہارے
ف ح اور کہا گیا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کی ساتھ ستر ہزار ہونگے اور بین بین **ت** فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسطرح ہوگی
بیان کیا کہ لپ بنائین دونون ہاتھون سے اور جمع کیا دونون ہاتھون اپنے کو **ف** ع یعنی جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہین اور ظاہر یہ ہے کہ
حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ آگے بھی کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ تمثیل لپ بنانے کی ہے کہ شان اچھے دینے والے کی یہ ہے کہ جب بادشاہ کرتا
ہے تو دونون ہاتھون سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے مین والا و ہان نہ ہتھیلی ہے اور نہ لپ **ت** پھر کہا
ابو بکر رضہ نے کہ زیادہ کر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونون ہاتھوں سے پس کہا عمر رضہ نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابو بکر تا کہ
عمل کرین اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کرین اور بین اور با اعتماد کرم الٰہی کی عمل سے باز نہ رہین پس کہا ابو بکر رضہ نے نہین ضرر تیرا اے عمر کہ داخل کرے
اللہ ہم سب کو بہشت مین پس کہا عمر رضہ نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت مین ایکبار کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی سبب فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر رضی نے ف ع کہا ہی علما نے کہ جو کچھ ابو بکر رضی نے کہا قبیلہ تہا عجز کی
اور مسکینت و نیازمندی سی ہی اور قول عمر رض کا قبیلہ رضا اور تسلیم سی اور آنحضرت صلعم نے جو اول جواب نہ دیا ابو بکر رض کو ساتھ اوس خبر کی کہ عمر رضی نے کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رضی کی کی سو اسلیے کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل اور توجہ میں اور کلام عمر رض کا بھی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی تہا پس مآل دونون کا
ایک ہی ہوگا فافہم ت نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَفُّ اَھْلُ النَّارِ
فَیَمُرُّ بِھِمُ الرَّجُلُ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْھُمْ یَا فُلَانُ اَمَا تَعْرِفُنِیْ اَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً وَقَالَ بَعْضُھُمْ اَنَا
الَّذِیْ وَھَبْتُ لَکَ وَضُوْءً فَیَشْفَعُ لَہٗ فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑے کیے جاوینگے یا صف باندہ کر کہڑے ہونگے دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن آدمیون بہشتیون کی یعنی علما اخیار
اور صلحا ابرار کی بہیئۃ مسکین سائلین کی اثنا کی راہ میں اس دار دنیا میں پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون میں سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون میں سی
اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجہکو میں وہ ہون کہ پلایا تہا میں نے تجہکو ایکبار پانی اور کہیگا بعض اونمین سی یعنی دوزخیون
میں وہ شخص ہون کہ دیا تہا میں نے تجہکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت میں ف ع یعنی سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت و امداد اہل طاعت و تقوی کی دنیا میں کرینگے تو نتیجہ اوسکا پاوینگے اور اونکی امداد و سعی
سی بہشت میں جاوینگے کہا مظہر نے کہ اسمین رغبت دلائی احسان کرنے پر مسلمانون سی خصوصًا صلحا سی اور اونکی ہمنشینی کرنے پر اور محبت پر اونکی
صحبت زینت ہی دنیا میں اور نور ہی عقبی میں نقل کی ابن ماجہ نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ رَجُلَیْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِیَاحُھُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی اَخْرِجُوْھُمَا فَقَالَ لَھُمَا لِاَیِّ شَیْءٍ اشْتَدَّ صِیَاحُکُمَا
قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَاِنَّ رَحْمَتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حَیْثُ کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَیُلْقِیْ اَحَدُھُمَا
نَفْسَہٗ فَیَجْعَلُھَا اللّٰہُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَیَقُوْمُ الْاٰخَرُ فَلَا یُلْقِیْ نَفْسَہٗ فَیَقُوْلُ لَہُ الرَّبُّ تَعَالٰی مَا مَنَعَکَ اَنْ تُلْقِیَ
نَفْسَکَ کَمَا اَلْقٰی صَاحِبُکَ فَیَقُوْلُ رَبِّ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا تُعِیْدَنِیْ فِیْھَا بَعْدَ مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْھَا فَیَقُوْلُ
لَہُ الرَّبُّ لَکَ رَجَاؤُکَ فَیُدْخَلَانِ جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون میں سی کہ داخل ہونگے آگ میں نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ
کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہین گی کہ کیا ہمنی یعنی چلاتا تاکہ رحم کرے تو ہمپر یعنی اسلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کرے تجہسی فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہارے لیے یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہ کہ تہی تم آگ میں ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ میں پڑنیکو عمل کہا تو
جواب یہ کہ قبیلہ عمل کرنیکی سبب سی ہی سبب یہ تحقیق اوسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نے دنیا میں امر الہی کی فرمان برداری کرنی میں حکم کیا
جاویگی اونکو اوسکا کہ فرمان برداری کرین سو کہ اپنی تئین آگ میں ڈالین دیکہے آگاہ کرنی کی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر تو پس
ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ میں یعنی بسبب جاننی راہ بندگی اور طلب رضا مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت ف ع جیسے
حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت میں طریقہ رضا اور تسلیم کا چلے تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا
ہی الم اوسکا اوسکو نہ پہونچے ت اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہیں ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ میں بسبب شدت درد عجز و نیاز اپنی کی اور امید لطف و رحمت الہی کی

فلا یستطیع السیر الا زحفا قال وفی حافتی الصراط کلالیب معلقۃ مامورۃ باخذ من امرت بہ فمخدوش ناج ومکدوس فی النار والذی نفس ابی ہریرۃ بیدہ ان قعر جہنم لسبعین خریفا رواہ مسلم

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہ سی کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالی برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین
پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت **ف** ع جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا واذا الجنۃ ازلفت علمت نفس احضرت **ت**
پس آوین گی وی یعنی بعضی مومن خواص ہر جہت سی آدم کی پاس پس کہین گی ای باپ ہماری کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین
پس کہین گی آدم کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کام کی جاؤ تم طرف بیٹی میرے ابراہیم کی کہ خلیل اللہ تھا
یعنی وہ افضل رسولان خدا کی سی ہی اور بعد خاتم الانبیا ہی اور سب حال اپنا عرض کرو فرمایا حضرت نی پس کہین گی ابراہیم کہ نہین مین لائق اس کام کی
نہین تہا مین خلیل مگر پیچہی اسکی پیچہی اسکی یعنی پہلی احسان کی قصد کرو طرف موسی کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالی نی کلام کرنا **ف** ع کہا صاحب تحریر نی
کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہوں اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون تو بواسطہ جبرئیل کی دیا گیا ہون
لیکن تم موسی کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء کو مکرر لایا کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا سماع بغیر واسطہ کی
کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بہی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچہی اوس موسی کی ہون کہ جو پیچہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین **ت** پس آوین گی موسی علیہ السلام
کی پاس پس کہین گی وہ کہ نہین مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسی کی کہ کلمۃ اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہین گی عیسی کہ نہین مین لائق اس کام کی یعنی
پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** ع کہ نہایت مقام قرب و
عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور پہلی نہ کہا کہ آوین گی میری پاس اور
ذکر کیا اس شیء لطیف اپنا سبب اسکی کہ اوسمین ہین معنی حمد کی اور شعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا **ت** پس
کہڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہین گی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی رحمت اوپر کی سختی موقف
سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بن کر آوینگی پس کہڑی
ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرین گی جماعت کہ اول افضل ہی تم مین
سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہ نی کہ کہا مین نی آنحضرت سی کہ فدا ہو جیو میرا ماں باپ میری کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا
مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکہ جہپکنی مین **ف** ع ع ظاہر یہ ہی کہ مراد اس سی
انبیا ہین اور احتمال یہ بہی ہی کہ مراد اس سی اصفیا یعنی اولیا ہی امت کی ہون **ت** پہر گذرین گی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرین گی مانند گذرنی پرندون
کی اور دوڑنی مردون کی یا پیادون کی جاری کری گی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہون گی
پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سلم رکہ اور سالم رکہ یہانتک کہ عاجز ہون گی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت اونکی چلنی کی اور نرکہی ننگی
بوجہ اعمال کے سبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکی گا اور نہ گذر سکی گا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل
مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرت نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہون گی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الہی سی پکڑین گی اوس شخص کو کہ
حکم کیی گئی ساتہ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوین گی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتہہ پاؤن باندہ کر دوزخ مین ڈالی جاوین گی
قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہ کی اوسکی ہاتہہ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نی

ف ع ح یعنی کہ جنت اور نعمتیں اوسکی باقی ہین اور دنیا اور سارا اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑے کا بسبب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا
ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہو واسطے اوسکے اور کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولو ان امرأۃ من نساء اہل
الجنۃ اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینہما ولملأت ما بینہما ریحا ولنصیفہا علی رأسہا خیر من
الدنیا وما فیہا رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایک بار آخر
روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ح اور جزا اور ثواب اور ہر حال مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت
کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت اور حج اور طلب علم اور اور جو کچھ کہ اوسمین قصد تقرب
الہی کا ہو اور واسطے خدا کی ہو مانند کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیے اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیے عبادتمین راہ خدا سے
اور جب فکر کی فضیلت جانے کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سے کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر
ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکے طرف زمین کی تو البتہ روشن کر دے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور ضمیر بینہما کی
آسمان زمین کیطرف پہنچتا اور زمین کیطرف اور یہ ظاہر تر ہی واسطے ذکر ہونے انکی کی عبارت مین صریحات ت اور البتہ بھر دے وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون
دونون کی ہی خوشبو سے اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نے وعن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ شجرۃ یسیر الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا
ولقاب قوس احدکم فی الجنۃ خیر مما طلعت علیہ الشمس او تغرب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلے سوار نیچے سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نہ کرے اوسکی مسافت کو اور البتہ
جگہ بمقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سے کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او تغرب
مین یا تو شک راوی کی لیے ہی اور یا تخییر کی لیے اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین وہی معنی جگہ کوڑے کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہی
کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان للمؤمن فی الجنۃ لخیمۃ من لؤلؤۃ واحدۃ مجوفۃ عرضہا وفی روایۃ طولہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا
اہل ما یرون الآخرین یطوف علیہم المؤمن وجنتان من فضۃ آنیتہما وما فیہما وجنتان من ذہب آنیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین
ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن متفق علیہ اور روایت ہی ابو موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
مومن کی لیے بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سے چوڑائی اوسکی یعنی بسبب طول اوسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی
لنبان اوسکی ف ع یعنی اور اسی قیاس پر عرض اوسکا اور حاصل یہ ہوا دونون روایتون سے طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سے
ت سات کوس کی اور ہر کونے مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہون گی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکہین گی یعنی ایک کونے والی اور گہر والونکو
کہ اور کونون مین ہونگی پہرا کریگا اون سب گہر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نے اور ہمراہ اوسکے ابن الملک نے بہی کہ اہل سے مراد ہین بیویان
کہ جنسے جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سے ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیے کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی
قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ذلک کی اور دو بہشت ہین کہ سونے کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی ف ع ح ظاہر اس حدیث کی

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتین فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث مین جنت کی عمارت کی وصف مین آیا ہی کہ ایک اینٹ سونے کی ہی اور ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اول حدیث مین بیان ہی اون چیزون کا کہ جنت مین ہین یعنی اسباب و ظروف اور دوسری حدیث مین صفت جنت کی دیوارون کی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہی کتاب و سنت اسپر کہ جنتین چار ہین کیونکہ اللہ تعالی نے سورۃ الرحمن مین فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پہر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسی سے منقول ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہون مین یعنی ملا علی کہ موید ہی اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین وجنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہین ہی کہ مراد جنتان سے یعنی آیۃ مین دو قسمین ہون جنت سے کہ ایک اون دونون کی سونے سے اور دوسری چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کی لیے دو جنتین سونے کی اور دو جنتین چاندی کی داہنی بائین طرف اونکی محلون کی زینت کی لیے نسبت صورۃ سونے کی اور یہ مراد جنتان سے بنابر اسکی لی کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہی اور موید ہی اسکو کہ عدد وارد ہی جنت کی اور طبقے اسکی آٹھ ہین جنت عدن جنت النعیم جنت الخلد جنت الماویٰ دار السلام دار القرار دار المقامۃ **ت** اور نہین مانع درمیان جنتیون کی اور درمیان نظر کرنے اونکی کی طرف پروردگار اپنی کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن مین **ف ع** یعنی جب جنتی بہشت مین داخل ہونگی تو حجاب جسمانی اور کدورت طبعی کہ درمیان بندی اور درمیان رویت رب کی مانع ہین اوٹھہ جاوینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو تجلی ازراہ مہربانی و فضل رب کی اوٹھہ جاوینگی **ت** اور اوسکو عیانا دیکھینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلاہا درجۃ منہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا یکون العرش فاذا سالتم اللہ فسئلوہ الفردوس رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت مین سو درجے ہین درمیان ہر دو درجون کی اتنا فرق ہی جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی **ف ع** ممکن ہی یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو بسبب کہ وارد ہوا ہی روایت بیہقی مین عائشہ رضی سے بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہی کہ سو درجے ایسے ہون کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکی ہون یعنی کم یا زیادہ اور روایت کیا دیلمی نے مسند فردوس مین ابو ہریرہ سے مرفوع یہ کہ جنت مین ایک درجہ ہی کہ نہین پہونچینگی اوسکو مگر متفکرت اور فردوس **ف ع** یعنی جنت اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہی قرآن مین قد افلح المومنون کی اول مین اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس **ت** سب جنتون سے بلند تر از روی درجے کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہین صورۃ اور معنی جنت فردوس سے روان کیجاتی ہین چارون نہرین بہشت کی **ف ع** یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی **ت** اور اوپر فردوس کی عرش ہی **ف ع** پس یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتون کی ہی اور اسلیے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کی لیے **ت** پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہی نقل کی یہ ترمذی نے کہا مولف نے کہ نہین پائی مین نے یہ حدیث صحیحین مین یعنی انکی متنون مین اور نہ کتاب حمیدی مین **ف ع** کہ جامع ہی صحیحین کی ما کلام مولف کا اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح مین حال آنکہ نہین پائی گئی یہ مگر حسان مین پس اعتراض مولف کا قوی ہی اور بعضی شارحین نے لکہا ہی کہ یہ حدیث موجود ہی صحیح بخاری مین دو جگہہ ایک تو کتاب الجہاد مین اور دوسری بیچ باب وکان عرشہ علی الماء کی بیچ کتاب

سو دیکہو بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ آوینگی مومنین خواہش کی گئی ہین جمع ہونگی اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین **ف ع** یعنی مقدار ہر جمعہ یعنی ہفتہ مین اور نہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات و دن کی **ت** پس چلیگی ہوا شمال کی **ف ع** شمال نام ہی اوس ہوا کا جو آتی ہی ہو کہ داہنی ہاتہہ کیطرف سی آدمی جبکہ منہ قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی شمال ہوا شمال کی **ت** پس ڈالیگی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح طرح کی خوشبوئین اونکی مونہون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس مجمع مین حاضر ہونگی حسن و جمال مین از زیادہ کرینگی حسن و جمال کو پس پہر پہرینگی یعنی لوٹینگی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہوگئی ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن و جمال کو پس کہینگی بہشتی گہر والونکو سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن و جمال کو **ف ع** اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی جمال اونکی کی تاثیر جمال آن اونکی کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تارہ کہ سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کچہ آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی **ف ع** حور جمع حورا کی اور حورا اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہ کی سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عینا کی یعنی فراخ چشم کی اگر کہین کہ اخیر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سی کہ موصوف ہونگی ساتہ اون صفات کی کہ ذکر کین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہون **ت** دیکہا جاتا ہی گودا حورون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرینگی بہشتی اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پیخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ رینٹہ چہنکینگی باسن اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور سایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا **ف ع** یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

کی وغیرہ جلتی ہین اور خوشبو کیلیے عود اوسپر جلاتے ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندھن بھی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی روشن کرنا آگ کا سو اونکی یہہ معنی ہین کہ ایندھن کہ جلائی جاتی ہین سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زیر سی اوپر جسیفہ آلہ کی وہ چیز کہ جسمین آگ جلانی کی لیے یعنی انگیٹھی اور مجمر میم سی بھی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ عود ہی بیان آوسی ہی **ت** اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اونکی خلق اور سیرت ایک مرد کی ہوگی یعنی سب متفق اور بغیر اختلاط کینہ وغیرہ والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹھ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ت** ع ہی بیان قدمین لفظ خلق پیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ معنی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی سیرت کی اور خلق زبر خ سی بھی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن خوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تینتیس یا تینتیس تینتیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ بدل صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر اور پیش کی دونون

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پھرینگی اور نہ ناک چھنکینگی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پاخانہ نہ پھرینگی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر ہوگا فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ **ف** ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہہ ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق **ت** الہام کیے جاوینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسی کہ باہر نکلتا ہی تمسی دم **ف** ع کہ بی تکلف آتا ہی اور جاتا ہی یا یہہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہائینگی تسبیح و تہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہینگی اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہہ کہ نہین نکلیگا اونسی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر اللہ تعالی کی **ت** نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا تَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات ہی تغیر و تبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سی کہا دونون نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم پس بیمار نہ ہوگی کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مروگی کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ جوان رہو تم پس نہ بوڑہے ہوگی کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی یہہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال ان اہل الجنۃ یتراءون اہل الغرف من فوقہم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر
فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینہم قالوا یا رسول اللہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیر
ہم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ
اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھینگی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم
ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور ب موحدہ سی غبور سی ہی یعنی باقی کی اور مراد ہی
اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غائر ی تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی ہی
نشیب کی لیکن تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی
کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضو نکا پست لکہا ہی علماء نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلیٰ تو سابقین کی لیی
اور اوسط مقتصدین کی لیی اور اسفل مخلطین کی لیی ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین
پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچینگی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیاء بسبب متابعت و محبت
اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچینگی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سچ قبول کرنی
اوس چیز کی کہ حکم کیی گئی ساتہ اوسکی اور منع کیی گئی اوس سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی آخر سورۂ فرقان مین وعباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض
ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ
اقوام افئدتہم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین
کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا
خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللہ پر جیسا
توکل اوسکی کا تو رزق دی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہ مسلم نی
وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ یقول لاہل الجنۃ یا اہل الجنۃ
فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب
وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب
وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرماوی گا بہشتیونکو اور پکاریگا کہ اے بہشتیون
پس کہینگی اور جواب دینگی بہشتی اللہ تعالیٰ کو کہ حاضر ہین ہم رب ہمارے اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضۂ قدرت
اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماوی گا اللہ تعالیٰ کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہینگی
اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہوویں ہم اے پروردگار ہمارے حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی
سی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہینگی اے پروردگار ہمارے کونسی چیز بہتر ہی اوس سے
پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی ف ع اور جب مولیٰ بندہ سی راضی ہوا

تمام نعمتین اور سعادتین حاصل ہوئین مہ دولت دیدار ہی اخیر اونچیا سیکا ہی اول پوچھنا نسی کہ آیا راضی ہو تمہیں جب رضا انکی اوسکی بندہ
حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اور سیر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضا مولیٰ تعالیٰ کی بندہ وسی رضا بندیکی ہی مولیٰ سی اپنی دل مین ہم
اگر اپنی تئین راضی پاتی ہی اپنی پروردگار سی ایسا جان کہ وہ بھی تجھسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پیغمبر
کہ حق تعالیٰ ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہین تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسی راضی ہی سبحان ان بشارت دی کہ رضا
اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضا اللہ تعالیٰ بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسمین ہی جیسی کہ فرمایا
من اللہ اکبر و ہاں یکہ ہمیشہ اور ستم ہو اللہم ارض منا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰی مَقْعَدِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی وَیَتَمَنّٰی فَیَقُوْلُ لَہٗ
ھَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَہٗ فَاِنَّ لَکَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَہٗ مَعَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنیٰ مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوسمقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالیٰ اوسکو کہ آرزو کر
اوسقدر کہ چاہی تو پس آرزو کریگا اور چاہیگا اور پھر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالیٰ اوس بندی کو کہ آرزو کی
تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری ہمت آرزو مین تہی مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالیٰ اوس بندی کو کہ پس تحقیق
لیے ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتھ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ کُلٌّ مِّنْ اَنْھَارِ الْجَنَّۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہرون اور چشمون سی ہین **ف** ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بالاتفاق
لیکن تعیین سیحان و جیحان مین خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہین سیحان نہر ہی شام مین اور بعضون نی کہا مدینہ مین اور جیحان نہر ہی بلخ مین اور کہا ہی علی
نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہرین ترک اور بلخ کی ہین ایسی کہ وہ بلاد ارمن مین ہین اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا
جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کرتی ہین علماء کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندہ مین اور بعضون نی کہا کہ
سیحان و جیحان دو نہرین ہین بڑی عواصم مین نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتھ ہونی ان چار نہرونکی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکا
نسبت اور پانیون کی اچھی ہین اور انمین فوائد اور منافع بہت ہین گویا بہشت کی نہرون مین سی ہین اور بعضون نی کہا کہ چارون نہرین
اصول جنت کی نہرون کی ہین اور اونکو ساتھ نام ان چار نہرون کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹھی اور فائدہ مند دنیا کی نہرون کی ہین
نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا مین فوائد و منافع ہین نمونہ بہشت کی ہین اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور اوصل ان
نہرون مذکورہ کا بہشت مین ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہین بہشت سی اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ سدرۃ المنتہیٰ
کی جڑ سی ہین اور معالم التنزیل مین لایا ہی کہ یہ چار نہرین بہشت سی ہین کہ حق تعالیٰ نی انکو پہاڑ و نکو سونپا ہی اور پہاڑون سی زمین پر جاری کیا
کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰی مِنْ شَفَۃِ
جَھَنَّمَ فَیَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِکُ لَھَا قَعْرًا وَاللّٰہِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُکِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ
مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّۃِ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْھَا یَوْمٌ وَھُوَ کَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا واسطی ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتھر

کنارہ دوزخ پر کی سی پس گرتا چلا جاوی اوسمین ستر برس نہ پہونچی اوسکی تہا مین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ یعنی کفار سی باوجود اس گہراو
اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہماری لیی کہ درمیان دو بازوون دروازی کی دروازون جنت کی سی مسافت مقدار چالیس برس کی ہی البتہ
آویگا اوسپر ایک دن کہ وہ بہری ہوگی بسبب اژدحام کی نقل کیا یہ مسلم نی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناؤہا قال لبنۃ من ذہب ولبنۃ من فضۃ وملاطہا المسک الاذفر وحصباؤہا اللؤلؤ والیاقوت وتربتہا الزعفران من یدخلہا ینعم ولا یبأس ویخلد ولا یموت ولا یبلی ثیابہم ولا یفنی شبابہم رواہ احمد والترمذی والدارمی

روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا عرض کیا مین نی یا رسول اللہ کس چیز سی پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سی ف ح ع اختلاف ہی علماء کو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سی پیدا ہوئی ہی کیا ہی اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہی پہر پیدا کی گئی اوس سی زمین ساتہ کثیف اور منجمد ہونی کی اور آگ اور ہوا
ساتہ لطیف اور رقیق ہونی کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سی اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہتی ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالیٰ
نی پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس گہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سی ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان
پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس زمین سی پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی ہلتی تہی زمین پہاڑون سی ٹہر گئی اور
بعضون نی جو لکہا ہی کہ مراد پانی سی نطفہ ہی تقاضا کرتا ہی اسپر کہ مراد خلق سی حیوانات ہو جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہمنی پانی سی حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالیٰ کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیی کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہی کہا یا
بسبب زیادتی احتیاج اسکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونی اوسکی کی ت عرض کیا ہمنی آنحضرت ﷺ سی کہ بہشت کس چیز سی ہی عمارت اوسکی یعنی پتہر
کی ہی یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونی کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا
اور رنج اور مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیویگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقہا من ذہب رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونی کا ہی ف ع اور ٹہنیان
اوسکی مختلف ہین کسی کی سونی کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع مزین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسی طرح
طرح کی میوی لگی ہوئی اور نیچی اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین سو درجی ہین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ مراد درجات سی مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالیٰ نی ہم درجات عند اللہ
یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگی بحسب اعمال اپنی کی طاعات سی جیسی کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگی بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین کہ
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نی ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار ترجمہ درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہی نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین اجتمعوا فی احداہن لوسعتہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب

اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں ان درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے انکو نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی ان بچھونوں کی جیسا کہ مسافت ہے درمیان آسمان و زمین
پانسو برس کی راہ **ف** ع یعنی جنت کی درجوں کی بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین
بین السماء والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے حوریں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوع یعنی فائق و فاضل کہ حسن جمال میں دنیا کی عورتوں
لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حوروں سے بسبب نماز روزہ کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ
عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کی کہ
انبیا علیہم السلام ہیں روشنی انکی چہروں کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودھویں رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہیں
مانند بہترین ستارہ چمکتے کی آسمان میں واسطے ہر شخص کی ان میں سے دو بیبیاں ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک ان دونوں میں سے
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودا پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑوں کی اوپر سے **ف** ع اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کہ وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر
بی بیاں اور اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اونمیں اور اسمیں یہ ہے دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودا انکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا
اور باقی ایسی نہیں ہونگی پس یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہے کہ ہر ایک کے
لیے دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ
ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلاً دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھیگا مرد جماع کرنے کی اتنی
عورتوں سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردوں کی یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی **ت** نقل کی یہ ترمذی نے
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا
لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ
الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے
اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر اوس قدر کہ اوٹھاوے ناخن اون چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنی قسم زینت اور آلات سے کی
ظاہر ہو یعنی دنیا میں تو البتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمان زمین کی ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشت
میں سے جھانکے پس ظاہر ہوں کڑے اوسکی تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی

اسکا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة جرد مرد كحلى
لا يفنى شبابهم ولا يبلى ثيابهم رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکھین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور ر کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش
اور کحلی کاف کی زبر سی اور بروزن فعلی کی بمعنی فعیل کی یعنی کحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی آنکھین معلوم ہوتی ہین کہ
سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** معاذ بن جبل ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يدخل اهل الجنة الجنة
جردا مردا مكحلين ابناء ثلثين او ثلث وثلثين سنة رواه الترمذي
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی
ریش سرمگین آنکھین تیس برس کی یا تینتیس برس کی ف ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اسی
مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنة دنیا مین شک راوی کی لیے ہی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر
قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر له سدرة المنتهى قال يسير الراكب في
ظل الفنن منها مائة سنة او يستظل بظلها مائة راكب شك الراوي فيها فراش
الذهب كان ثمرها القلال رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رضی سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرة المنتہی کا فرمایا کہ چلی
نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ
یسیر الراکب فی ظل الفنن منہا مائۃ سنۃ سنا یا یستظل بظلہا مائۃ راکب سنا لیکن اسمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اوس درخت
پتنگی ہین سونی کی ف ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین بازو اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسکو ڈھانکتی ہین
اوس سی اور تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرة ما یغشی یعنی ڈھانکتا ہی سدرة المنتہی کو جو کچھ کہ
ڈھانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ جو ڈھانکتی ہی اوسکو ایک جماعت غفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میوی اوسکی مانند مٹکون کی ہین
ف ح سدرة المنتہی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام رکھا گیا ہو کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پری اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چھٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ جڑ اوسکی چھٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الكوثر قال ذلك نهر اعطانيه الله يعني في الجنة
اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل فيه طير اعناقها كاعناق الجزر قال عمر ان
هذه لناعمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكلتها انعم منها رواه الترمذي
اور روایت ہی انس سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایکسو بیس صف ہونگی اسی ان صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین ف مظاہر ح اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دو چند ہونگی بہ نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ اگلی حدیث مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوگی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دو چند جواب یہ کہ آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہون عبارات زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اوس سی کہ امید کرتی تہی آنحضرت کہ مراد اسکا ہی یہ ہی حق جیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بہی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد مین چالیس صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی **وَعَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ اُمَّتِيَ الَّذِيْ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهٗ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلٰثًا ثُمَّ اِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ وَسَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يُخَلَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ يَرْوِيْ الْمَنَاكِيْرَ اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن عمر رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب جانتا ہی دوڑانا گہوڑیکا یا سیر سوار گہوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور طیبی کہ یہہ مبالغہ نکلتا ہی یہہ مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہوا اسکی کہ اوپر گذرا کہ ما بین دونون بازوون کی دروازون جنت سی میں چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتہ قلیل کی پہر اعلام کی گئی ساتہ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم ت پھر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی البتہ تنگ کیی جاوینگی اور بہنچی جاوینگی بسبب ازدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکی مل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ف ش ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین ت اور پوچہا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ش ع اور عالم حدیث کہ احاطہ رکہتا ہو طرق احادیث پر جب کہی کہ نہین پہچانا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ خالد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ش ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ خالد سہو ہی صاحب مشکوٰۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسیطرح اسماء الرجال کی کتابون مین **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ اِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَاِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خواہش کریگا مرد یعنی اسیطرح عورت کسی عورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتہ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ لَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَسْاَلُ اللهَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِيْ

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ
الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ
مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ
وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ
مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ
الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ
رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ
أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا
فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب سی یہ کہ انہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ نی کہ دعا کرتا ہون مین خدا
سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین
یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یہ کہ بہشتی جسوقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اونکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ
ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ح یعنی جب روز کہ دنیا مین
جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہ اشارہ ہی طرف تشبیہ و جزا نکلنی کی روز جمعہ مین
جانی کی نماز جمعہ کی لیے ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیے
ف ح یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی واللہ اور برگزیدہ کیا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیے
بیچ باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکھی جاوینگی اونکی لیے منبر نور کی کہ اونپر بیٹھین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر
کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹھیگا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلہ
اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی معنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکہا مین نی
ساتھ دناءت اور خساست کی صفات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھیگا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی
ح یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اہل مرتبہ والی اونپر بیٹھین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت
نہین گمان کرینگی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہ اور نشستگاہ کی ف
کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزو مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین
اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابو ہریرہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار
اور سدرت فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گی کیا شک و شبہہ رکھتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کی چودھوین

کہا ہی نہیں شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرنی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہیگا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالیٰ بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالیٰ ایک شخص کو اونمین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا ہی تو اوس دن کو کہ کہا تھا تو نی ایسا اور ایسا **ف** ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین لیس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اونمین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیی ہونگی **ت** پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اوسکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تو نی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تو نی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تو نی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجسی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ان بخشی مین نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَاَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہونگی ڈہانکی گا اونکو ایک ابر اونکی اوپر سی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہوؤ اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مین نی تمہاری لیی قسم بزرگی سی پس لیو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین ار آوینگی ہم اور پاوینگی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرینگی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوینگی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوینگی اور اوس بازار مین ملاقات کرینگی بہشتی آپس ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی خسیس اور سب حضرات اپنی مین رفیع و عالی ہونگی اگرچہ نسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگیگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر اپنی قسم لباس سی **ف** ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ایک یہ کہ بمعنی ڈرانی اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر یہ معنی ہونگی کہ ڈراویگی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہیگا اوپر کمتر اوسکے قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہونگی کہ خوش کرینگی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہیگا اونپر قسم لباس اعلی سی **ت** پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ جو شخص سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملتا تہا یہانتک کہ تخیل اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب موافق تر ہین ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ فرمایا اور یہ ظہور رنج اس محبت کا اس سبب سے ہے کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ غمگین ہووے بہشت میں ف ح شاید سبب ہووے پہلی رنجہ
کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ ہووے مرد عالی مرتبہ ہے بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سے بہتر ہوگا غمگین ہونا فیمت ہم
پھرینگی ہم طرف مکانوں اپنی کی پس ملاقات کرینگی ہم سے بیبیاں ہماری یعنی دنیا کی اور حوریں پس کہینگی ہمکو کہ خوش آمدے تم
اور اپنی گھر میں آئی اور کہینگی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال میں کہ تجہپر جمال بہتر ہے اوس جمال سے کہ جدا ہوا تہا تو ہمسے دے پس
کہینگی ہم اچہی ہوں سے کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سے کہ جبار ہیوالا جانوں اور درست کرنے والا شکستگیوں کا ہمکو
لائق ہے اور سہو بچا اچہا ہمکو کہ پہریں ہم مانند اوس چیز کی کہ پہریں ہم ف ح یعنی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہ کہ تمام حسن و جمال ہو
اوسکی نور کا ہے کیونکہ حسن و جمال پاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن**

اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَدْنٰی اَہْلِ الْجَنَّۃِ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْنَ اَلْفَ خَادِمٍ وَّاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃً وَّتُنْصَبُ لَہٗ قُبَّۃٌ مِّنْ لُؤْلُؤٍ وَّزَبَرْجَدٍ وَّیَاقُوْتٍ کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃِ اِلٰی صَنْعَاءَ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَّاتَ مِنْ اَہْلِ الْجَنَّۃِ مِنْ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ یُّرَدُّوْنَ بَنِیْ ثَلٰثِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَزِیْدُوْنَ عَلَیْہَا اَبَدًا وَّکَذٰلِکَ اَہْلُ النَّارِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اِنَّ عَلَیْہِمُ التِّیْجَانَ اَدْنٰی لُؤْلُؤَۃٍ مِّنْہَا لَتُضِیْءُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِہٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ اِذَا اشْتَہَی الْوَلَدَ فِی الْجَنَّۃِ کَانَ حَمْلُہٗ وَوَضْعُہٗ وَسِنُّہٗ فِیْ سَاعَۃٍ کَمَا یَشْتَہِیْ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ اِذَا اشْتَہَی الْمُؤْمِنُ فِی الْجَنَّۃِ الْوَلَدَ کَانَ فِیْ سَاعَۃٍ وَّلٰکِنْ لَّا یَشْتَہِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَّرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ الرَّابِعَۃَ وَالدَّارِمِیُّ الْاَخِیْرَۃَ

اور روایت ہے ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادنی اور کمترین بہشتیوں کا مرتبہ میں وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے
اسّی ہزار خادم ہونگی اور بہتر بیبیاں یعنی دو دنیا کی اور بہتر حورعین میں سے اور کہڑا کیا جاویگا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد
اور یاقوت سے یعنی بنایا جاویگا اونسے یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول و عرض میں ایسی
ہوگی جیسی کہ مسافت ہے جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہے شام میں اور صنعا مصر میں اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی
یعنی جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ کہ مرینگے دنیا میں بہشتیوں میں سے چہوٹی یا بڑی ہوجاوینگے
بہشت میں تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہونگی اس عمر سے کبہی اور اسیطرح دوزخی ف ح یعنی عمر اور عدم زیادتی میں ہونگی اونکا یہ
کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی ایسی مقرر ہوئی کہ تامین اور عذاب کامل ہو دارالبوار اور دارالقرار میں ت اور اسی اسناد سے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشتیوں کی سروں پر تاج ہونگی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجوں کا البتہ روشن کریگی اوس چیز کو کہ
درمیان مشرق اور مغرب کی ہے اور اسی اسناد سے فرمایا کہ مسلمان جب چاہیگا اولاد بہشت میں یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل اوسکا
اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تیس تیس برس ہیں ایک ساعت میں اور کہا اسحق بن ابراہیم نے یعنی ذکر کیا بیچ
بیان اس حدیث کی کہ جب چاہیگا مومن بہشت میں فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت میں ولیکن چاہیگا نہیں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا
یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ابن ماجہ نے فقرہ چوتہا فقرات حدیث سے اور دارمی نے آخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نقل کیا

وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبأس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبیٰ لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حورعین کی بلند کرین گی آوازین یعنی سایہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہوتی کی اور ہم ہین چین کرنیوالی پس نہین دکہ پاوینگی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہوتی کی خوشی اور خنکی ہو اوس کی کہ لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی **وعن حکیم بن معاویۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد ازدرآنی مسلمانون کی بہشت مین **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ ذکر ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اون مین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امراۃ فتضرب علی منکبیہ فینظر وجہہ فی خدہا اصفی من المرآۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیہا تضیئ ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالہا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیہا سبعون ثوبا فینفذہا بصرہ حتی یری مخ ساقہا من وراء ذلک وان علیہا من التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیئ ما بین المشرق والمغرب رواہ احمد

اور روایت ہی ابو سعید سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح طرح کی ستر تکیہ لگا دیگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج ودلال کی اور آگاہ کری وصلی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا امین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہیگا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون شارح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالیٰ نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالیٰ

کی ہی کی ہی اوت یا وہ کہ یہی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی نیک عمل سی جزا اعمال میں کافرین کی یعنی زیادہ
ذکور سی تفضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہونگی اوس عورت پر ستر کپڑے یعنی رنگ برنگ کی بہت مہین گی اون کپڑوں میں تو
اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی نیچی
سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز اوسکی نظر کو نہیں ہونی کی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کا ادنی موتی اوسکا
میں سی روشن کردیگا ابین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ احمد نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ یُحَدِّثُ وَعِنْدَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِیَةِ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ فِی الزَّرْعِ
فَقَالَ لَهٗ اَلَسْتَ فِیْمَا شِئْتَ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِوَاؤُهٗ
وَاسْتِحْصَادُهٗ فَكَانَ اَمْثَالَ الْجِبَالِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی دُوْنَكَ یَا ابْنَ اٰدَمَ فَاِنَّهٗ لَا یُشْبِعُكَ شَیْءٌ فَقَالَ
الْاَعْرَابِیُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهٗ اِلَّا قُرَشِیًّا اَوْ اَنْصَارِیًّا فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ زَرْعٍ وَاَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِاَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تھی اس حال میں کہ نزدیک اونکی تھا ایک شخص گنواروں میں سی تو فرمایا
یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیوں میں سی پروانگی مانگیگا اپنی پروردگار سی کھیتی کرنی میں یعنی درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجکو جنت
میں کھیتی کرنی دی پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہیں ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہتا ہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہتا ہی تو موجود ہی پھر
کیوں کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہاں سب کچھ ہی ولیکن میں چاہتا ہوں کہ کھیتی کروں پس اون بوویگا اوسکو کھیتی کرنی کا پس تخم
وہ بوویگا پس جلدی سی ایک مارنی میں ہو جاویگی روئیدگی اوسکی اور مراد کو پہنچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہوویگی کھیتی
پہاڑوں کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی اے فرزند آدم لے لے جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہیں سیر کرتی تجکو کوئی چیز کہ باوجود
تمام نعمتوں ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تو نی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پیدا اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوسکی
ہرگز نہیں نکلتی اگرچہ بہشت میں جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاوگی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی
یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیے کہ وہ ہیں کھیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرا نشین نہیں ہیں کھیتی والی بلکہ اکثر کفایت کرتی ہیں تیغ
یعنی پس نہیں چاہتی ہم مانند اوسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ اَخُو الْمَوْتِ وَلَا یَمُوْتُ
اَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرینگی نہیں یعنی پس سوتی بھی نہیں نقل کی یہ بیہقی نی
شعب الایمان میں

بَابُ رُؤْیَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی طرف جان کہ رویت حق تعالی
کی جائز ہی عقلا اہل سنت وجماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنی کی نہیں اونکی نزدیک اور جو کچھ کہ موجود
ممکن ہی دیکھنا اوسکا اگرچہ جسم وجسمانی نہو اور مکان اور جہت میں نہو اور مدخلیت ان امور کی دیکھنی میں بسبب جریان عادت کی
ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکھلاوی تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر میں پیدا کری

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق کرتی ہین علما اوپر واقع ہونے روئیت حق تعالی کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر مقرر ہین اور رد دلائل ستہ فرقہاء مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور رد دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ روئیت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی لیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوئی اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق کرتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی آنکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالی بالمشافہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جاتی اگر کہین کہ جب روئیت اللہ تعالی کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاجب بصر مین نہیں کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالی نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہادی تو پیٹہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہادی تو اگر آنکہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالی صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نہ کری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا انتہی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالی دکہادی تو دیکہہ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالی کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نی کہ یہ تخصیص روئیت کی ساتہ مومنون کی جنت مین ہی کہ بعد اندر داخل ہونی کی اوسمین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا کافر اور کافر بعد اوسکی محجوب ہونگی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بہی روئیت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہونگی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیئی کہ یہ پردہ مین ہونگی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارده کا روئیت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضی اور خدیجہ کبری رضی اور عائشہ صدیقہ رضی اور مانند انکی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضیلت اور اکملیت انکی کی بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ روئیت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ روئیت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو روئیت نہین ہوگی اور یہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور روئیت حق تعالی کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ روئیت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالی کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مین نی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ ساتہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا معنی سمجہکر پڑہی یا بدون اوسکی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِهٖ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا تُغْلَبُوْا عَلٰی صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہی جریر بن عبداللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہو گی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہ سی اور ایک روایت مین ہی اپنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوا رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہو گی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو **ف** ح یہ تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی آشکار ہونیمی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک و شبہ کو اوسمین راہ نہین یہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند سامنا مقابلہ مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالیٰ کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دئی جاؤگی بیچ دیکہنی اوسکی کی **ف** ح لفظ تضامون ساتہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر ت کی اور تشدید میم کی دونوں طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضیم سی ہی یعنی ضرر و ظلم کی یعنی ضرر تمہین کبہی جانی کی بیچ دیکہنی اوس ذات پاک کی اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسرے پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی یعنی آپسمین ہجوم اور دہام کرینگی یعنی اجتماع اور اژدہام نہین کرینگی اللہ تعالیٰ کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کی چاند مین بخلاف دیکہنی ہلال کی کہ چہپنا اور اشتباہ رکہتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ غلبہ کیی جاؤ تم اوپر نماز کی پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہو یعنی نماز عصر پس کرو تم ہکو **ف** ح یعنی جہد اوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر و عصر پر ہاتہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتہ دیکہنی پروردگار تعالیٰ کی کہ ملکہ شہود ذات مین سی بہم پہونچاتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوٰۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز دنکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی سبب فضیلت اونکی کی ہی اسلئی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کار و بار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولیٰ نہین لاحق ہوگی اور بسبب شان ان دو وقتون کی اور سبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور تسبیح کر درحالیکہ حمد و ثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب سی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وَعَنْ صُهَیْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی تُرِیْدُوْنَ شَیْئًا اَزِیْدُكُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تُبَیِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَیُرْفَعُ الْحِجَابُ فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَا اُعْطُوْا شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلٰی رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سی اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہونگی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہینگی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تونی منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تونی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تونی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پس اوٹھایا جاوے گا پردہ طرف اوسکے اور اوٹھنا پردہ کا منع تعجب کی لیے ہے گویا کہ کہا گیا اونکو وہ یاد کرتے ہے اور اللہ سبحانہ منزہ ہے
حجاب سے بلکہ وہ محجوب ہے نہ محجوب اور بلکہ محجوب منقلب ہے پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاوے گا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے یہ
دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہے صورت اور جہت
و غیرہ سے پس نہ دی گئی بہشتی کو کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکے نظر کرنی سے طرف پروردگار کی طرف منتہای تمام نعمتون کا
دیدار حق ہے جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہے ترجمہ پیر پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہے ثواب نیک ہے یعنی جنت اور زیادہ اوسے یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی مسلم نے **الفصل**
الثانی فصل دوسری عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰی اَھْلِ الْجَنَّۃِ
مَنْزِلَۃً لَمَنْ یَنْظُرُ اِلٰی جِنَانِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَنَعِیْمِہٖ وَخَدَمِہٖ وَسُرُرِہٖ مَسِیْرَۃَ اَلْفِ سَنَۃٍ وَاَکْرَمُھُمْ عَلَی اللّٰہِ مَنْ
یَّنْظُرُ اِلٰی وَجْھِہٖ غُدْوَۃً وَّعَشِیَّۃً ثُمَّ قَرَأَ وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا از روی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے
کہ دیکھے گا طرف اپنی باغون کی اور اپنی حورون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھے گا اور استراحت
کریگا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی ملک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھے گا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام طرف اور بلکہ حکم فرمایا محافظت کرنیکا اوپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہے لیکن اول ظاہر تر ہے ساتھ آگے
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ منتفع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انہین کی لیے پیدا کی گئین ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگی
اور کمال ہمتی یہ ہے کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہے ترجمہ پیر پڑھی حضرت صلعم نے یہ آیت کتنی
منہ اوس دن تر و تازہ اور خوش و خرم ہون گے طرف پروردگار اپنی کی دیکھنے والے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے وَعَنْ
اَبِیْ رَزِیْنِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ مُخْلِیًا بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ بَلٰی قَالَ قُلْتُ وَمَا اٰیَۃُ ذٰلِکَ
فِیْ خَلْقِہٖ قَالَ یَا اَبَا رَزِیْنٍ اَلَیْسَ کُلُّکُمْ یَرَی الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ مُخْلِیًا بِہٖ قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنَّمَا ھُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰہِ
وَاللّٰہُ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک
ہمسے دیکھے گا اپنے پروردگار کو تنہا بی مزاحمت غیر کے فرمایا کہ ہان دیکھے گا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہے علامت اسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا اے ابو رزین کیا نہین ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہے چاند کو چودھوین رات مین تنہا بی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہے فرمایا حضرت صلعم نے پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہے مخلوقات خدا سے یعنی اور سب دیکھتا ہے اوسکو ہر ایک اور
اللہ تعالی کامل تر ہے مرتبہ مین اور بزرگ تر ہے منقبت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بی مزاحمت نقل کی یہ ابو داود نے
الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ھَلْ رَاَیْتَ رَبَّکَ قَالَ نُوْرٌ اَنّٰی اَرَاہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آیا دیکھا ہے آپ نے اپنی پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہے کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ح ع یعنی کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک
کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموت والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان و زمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان و زمین کا جیسی
آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا ہی دلون کی وہ اور
اوسکی نامون مین سی نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ماذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ
تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھ
ہی کی نسبت کی لیی ساتھ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی رویت سی بمعنی رائی کی ہوگا یعنی
نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتھ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنے
آنحضرت صلعم کی اللہ تعالیٰ کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بسبب اختلاف روایتون کی اسلیی کہ لفظ انی
روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی انی کی زیر سی بھی پس
ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت انہی سی ساتھ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى قَالَ رَاٰهُ بِفُؤَادِهٖ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ
رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهٗ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ اَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ قَالَ وَيْحَكَ ذَاكَ اِذَا تَجَلّٰى بِنُوْرِهِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرُهٗ وَقَدْ رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ
اور روایت ہی ابن عباس رضہ سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی جہوٹ نکہا محمد کی دل نی ساتھ محمد کی اوس چیز مین کہ دیکھا اوس
بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالیٰ کی ہی اور تحقیق دیکھا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکھا آنحضرت
نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار ف ح ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالیٰ بینائی اونکی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکھا یا کہین چشم سر سی دیکھا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیی کہی کہ مذہب ابن
عباس رضہ کا دیکھنا بینائی سی ہی اور دیکھنا دل سی اوروں کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوچکا مقصود یہ
کہ ابن عباس رضہ دیکھنی سی دیکھنا حق کا مراد کہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنیٰ
سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکھنے
یہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالیٰ کو دیکھا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رب تعالیٰ کو اپنی دل سی نہ آنکہ
اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہہ ہی سی دیکھا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علماء کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
نی دیکھا اپنی رب کو سر کی آنکھون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رضہ اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکھنا جبرئیل علیہ
اونکی صورت اصلی مین مراد کہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جسیا
حدیث آیندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالیٰ
بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی
روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا

کہ کہا مین نی ابن عباس رضی سی اور استدلال بلایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت ذات اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکھنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رض نی بیچ جواب عکرمہ کی جو اہی ہے
تجکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکا
ہی **فقط** اور اوسوقت مضمحل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ دفا کری اوسکو قوت بشری پا سکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہی علماء نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکھنا عام تر ہی اس سی **ترجمہ** اور تحقیق دیکھا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار جل وعلا کو دو بار **فقط** ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی رح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دو بارہ دیکھا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہ سے
اسلیے کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکھا آنکہون سی دو بار **وَعَنِ** الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ
فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰى فَكَلَّمَ مُوسٰى مَرَّتَيْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رُوَيْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرَئِيلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَاٰى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ
الْغَيْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰى جِبْرَئِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً
عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى الشَّيْخَانِ مَعَ زِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَأَيْنَ قَوْلُهُ
ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ
أَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل وعلا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب استعظام
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی کہ گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین **فقط** یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی ہمنی تامل کرو اور ساتہ
غصہ اور استبعاد کی جلدی مکرو اور انکار کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نے
تامل و تفکر کیا **ترجمہ** پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسی علیہ السلام کی پس کلام کیا اللہ تعالی نے
موسی سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد صلعم نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکھنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب سی پس کہا مین نی عائشہ رض سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

پروردگار اپنی کو پس کہا عائشہ رض نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑے ہو گئے بسبب اوسکی بال میرے بدن کی یعنی
مین متعجب ہوئی اسکی کہنے پاک ہے نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہے مارے عظمت و ہیبت اوسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے
ہو گئے اسپر فرمایا مسروق نے جلدی نکر و رویت حق کی انکار مین مجھکو مہلت دو اور ثابت کرنا اوسکا تھا تاکہ سوال و جواب اوسکے کر کے پھر پڑھی یہ
یعنی اثبات رویت کی لیے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی ف ۔ ظاہر تر یہ ہے کہ مراد
اس آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کرے عظمت ذات اللہ تعالی کی پر یا اوس تحقیم جناب آنحضرت صلعم کی او نقص و اس سے رویت صوری اپنی
ترجمہ پھر کہا عائشہ رض نے کہاں لیجاتی ہے تمکو آیتین یعنی خیال کی تم نے آیتون کی معنی سمجھتے ہیں کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا
نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل عم ہے جو کوئی خبر دے تمکو کہ محمد صلعم نے دیکھا اپنی پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرت صلعم نے چھپایا کچھ چیز
سے کہ حکم کیے گئے ساتھ اظہار اوسکی کے ف ۔ یعنی احکام و شرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چھپانا امام ہے سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہو اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونی اہل بیت
ساتھ بعض احکام کی ف یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اونکے حق مین تحقیق اللہ تعالی
نزدیک اوسکی ہے علم قیامت کا اور اوتارنی مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل عم کو یعنی اونکی صورت اصلیہ مین نہین دیکھا جبرئیل عم کو اونکی صورت اصلیہ مین لیکن دو بار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی
ف ۔ جیسی فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ف اور ایکبار جیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہے اسفل مکہ مین دیکھا آنحضرت صلعم
جبرئیل عم کو در حالیکہ اونکی لیے چھ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تھا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہے کہ کہا مین نے کہا مسروق نے کہ کہا مین نے عائشہ رض سے پس اگر نہ دیکھا محمد صلعم نے پروردگار کو
کہان ہے اور کس پر محمول ہے قول حق سبحانہ تعالی کا پھر نزدیک آیا پس اوترآیا اور متعلق ہوا ساتھ اوسکی ف ۔ یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہے کہ
ضمیر دنی کی پھرتی ہے طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور عبدہ کی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفواد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ف کہا عائشہ رض نے کہ یعنی مرجع ضمیر کا
جبرئیل علیہ السلام ہے ف ۔ یعنی نہ رب سبحانہ پھر استیناف کیا عائشہ رض نے واسطی بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے جبرئیل عم کو ہمیشہ پس کیا ہے وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ رض نے ف کہ آتے
تھے جبرئیل عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل عم آئے آنحضرت
کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ۔ یعنی امتداد وسعت
کو دیکھا تھا اونکو شب معراج مین اونکی صورت اصلی مین پر وجہ تحقیق کی یہ ہے جو مذکور ہوا اور ابن عباس مسند پکڑتے ہین ساتھ قول کعب
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نے دیکھا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکھ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت
اور دوسری بصر سے باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکھا آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی کو آنکھ سے دوبارہ واللہ اعلم اور اسپر نفی عائشہ رض کی بنا
ہے یہ کہ حمل کیا اوسی اطلاق پر یا مقید ہو ساتھ نفی بصر کی اور جواز رویت ہونی کی دل سے اور ظاہر اول ہے فتدبر و تامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رض کی یہ ہے کہ حمل کیا اوسی نفی عائشہ کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا

رویت دل کی نہ مجرد علم یقینی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی علم یقینی والی اللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور رویت جو حاصل ہوئی حضرت صلعم کو پیدا کی گئی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی رویت آنکھ کی ما سطی دیکھنی غیر اللہ تعالیٰ کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَفِیْ قَوْلِهٖ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى وَفِیْ قَوْلِهٖ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ فِيْهَا كُلِّهَا رَاٰى جِبْرَئِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ رَفْرَفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَهٗ وَلِلْبُخَارِيِّ فِيْ قَوْلِهٖ وَلَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَاءِ

اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بمقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چہ سو بازو تھی متفق علیہ یعنی یہ سب خبرین بیچ حق جبرئیل علیہ السلام کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی اور کہا بعضی علما ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہا ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو بیچ ایک جوڑی کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون والی کو کہ وہ جبرئیل علیہ السلام ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو ف ح تنبیہ یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ رویت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضی اللہ عنہا نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونمین سی جماعت ہی صحابہ کی موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی لیکن جمہور بجانب اثبات کی ہین الشیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو سر کی آنکھون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوا سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضی اللہ عنہا نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث سی نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت رویت مین بھی اور ایسی نفی رویت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق رویت کی نہین سمجھی جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوا سننی کی آنحضرت سی نہین کہا اور روا نہین کہ ایسی بڑی بات ظن و اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکھا اوسکو پس ابن عمر رضی اللہ عنہ نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد و اقرار انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نی کہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ علم مین نہین تھین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بھی ثبوت رویت ہی وَسُئِلَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِلٰى رَبِّهَا

ناظرۃ وقیل فلم یکونوا ینظرون الی ربہ فقال مالک لو لم یکن کذلک لم یعیر اللہ الکفار بالحجاب فقال کلا انہم عن ربہم
یومئذ لمحجوبون وقال مالک الناس ینظرون الی اللہ یوم القیامۃ باعینہم وقال لو لم یر المؤمنون ربہم یوم القیامۃ لم یعیر اللہ الکفار
بالحجاب فقال کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ اور پوچھی گئی امام مالک سے تفسیر قول اللہ تعالی کی یعنی وجوہ
ہونگی روز آخرت کی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنے والی پس کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت
کہتے ہین کہ مراد آیۃ مذکورہ مین دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہی نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نے جہوٹ بولی ہین وہ سب کہان ہین
اونکی اور دوری کہان سے قول حق تعالی کی سی کہ ہرگز نہیں شان کفار کی یعنی حال اونکی کی فرمایا ہی حقا تحقیق کفار بیچ پروردگار کی اپنے سے اوس دن
منع کیے جاوینگے ف یعنی نہین دیکھینگے اوسکو اور حجاب اشد عذاب ہی جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہی اور یعنی یہ مین کہان گئی ہی
انکی عقل کہ پڑی ہین پس سے غفلت اور بعضے مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہی کہ مومن غیر محجوب ہونگی بلکہ دیکھینگی بات کہا مالک نے اگر کوئی
یعنی مسلمان دیکھینگی طرف اللہ تعالی کی روز قیامت کی اپنی آنکھون سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتی مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے
تو نہ عار دلاتا اللہ کافرون کو ساتھ ہونے اونکی کی محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالی نے یعنی کفار کی حق مین تحقیق کفار اپنے پروردگار سے
اوس دن پردے مین ہونگی ف یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت مین ہی کہ اہل نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہون اور یہ
مخذول اور اگر مومن بہی محجوب ہون تو سرزنش کافرون کو کیون ہو نقل کی بغوی نے شرح السنہ مین **وعن** جابر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بینا اہل الجنۃ فی نعیمہم اذ سطع لہم نور فرفعوا رؤسہم فاذا الرب قد اشرف علیہم من
فوقہم فقال السلام علیکم یا اہل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالی سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیہم وینظرون
الیہ فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحتجب عنہم ویبقی نورہ رواہ ابن ماجۃ
اس روایت ہی جابر سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس وقت کہ بہشتی اپنی نازو نعمتون مین مشغول ہونگی ناگہان نکلیگا اور بلند
ہوگا اونکی لیے ایک نور پس اوٹہاوینگی سر اپنے تا دیکھین تو یکبارگی ناگہان دیکھینگی کہ پروردگار تعالی نے تجلی کی ہی اوپر اونکی اوپر اونکی سے
پس فرماویگا پروردگار تعالی سلام ہی تمپر اے بہشتیون اور یعنی سلام رب کا یعنی شامل حال ہی اور یہ اوسکا قول اللہ تعالی کا ہی کہ فرمایا بہشتیون کی
لیے ہی سلام کہنا پروردگار مہربان کیطرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھیگا اللہ تعالی طرف اونکی اور دیکھینگی وہ طرف
اللہ تعالی کی پس نہ التفات کرینگی طرف کسی چیز کی نعمتون بہشت مین سے جب تک کہ دیکھینگی طرف اللہ تعالی کی یہانتک کہ پوشیدہ ہوگا
اونکی نظرون سے یعنی ساتھ واقع کرنے حجاب کی اونپر اور باقی رہیگا آثار نورانیت اور ذوق اور سرور اوسکا نقل کی ابن ماجہ نے ف
یہ پردہ اور پوشیدگی بہی جہت لطف و مہربانی سے ہی اللہ تعالی کی طرف سے اپنی بندون پر اس لیے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور مین رکہنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہین ہی ایک زمانہ چاہیے کہ اوسمین بحال خود آوین اور نعمتین جنت کی دیکہکر مستحق اور تجلی کی ہون
اور پرلذت و ذوق جدید پاوین

باب صفۃ النار واہلہا

باب ہی بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

الفصل الاول فصل پہلے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءا
من نار جہنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیہن بتسعۃ وستین جزءا کلہن مثل حرہا متفق علیہ و
اللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن آدم وفیہا علیہا وکلہا بدل علیہن وکلہن

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہے ستر ٹکڑوں آگ دوزخ میں سے **ف** یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہے اس آگ سے شاید کہ مقصود عدد ستر سے بیان کثرت اور مبالغہ ہے نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور ذکر اس عدد کی اسواسطے ہے کہ یہ عدد معہود و متعارف ہے **ت** کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنے والی یعنی عذاب دینے اور سزا دینے میں پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنے آگ سخت کی اس سے فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگوں پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزوں میں سے مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہے **ف** یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہے کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہے ستر جزوں آگ دوزخ کی سے تاکید کی لیے تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہے اور چاہیے کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہیں کرتی تمہاری آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہیے عذاب خلق سے تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اوروں کی عذاب سے اور اسی لیے اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اوپر سب عذاب کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیے گئے بخاری کی ہیں اور روایت صحیح مسلم میں یوں ہے کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہیں ابن آدم ایک جزو ہے ستر جزو آگ دوزخ کی سے اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہے بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت میں ہے فضلت تسعة وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت میں ہے فضلت علیہا تسعة وستین جزءا کلہا **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائی جاوے گی دوزخ یعنی اوس مکان سے کہ پیدا کیا ہے اوسکو اللہ تعالی نے اوس میں اوسدن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیے ستر ہزار باگیں ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتے ہونگے کھینچینگے اوسکو **ف** یعنی یہانتک کہ کھینچیں گے اوسکو بیچ زمین میں کہ نہیں باقی ہے کہ جنت کی لیے راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگوں کا یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنے سے محشر پر مگر جسکو چاہے گا اللہ تعالی نگاہ رکھے گا اوسے اور بچالے گا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهٗ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ مَا يَرٰى اَنَّ اَحَدًا اَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَاِنَّهٗ لَاَهْوَنُهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سبک ترین دوزخیوں کا عذاب میں وہ شخص ہوگا کہ ہونگے اوسکی لیے دو پاپوشیں یعنی نیچے قدم کی اور دو تسمے یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا ان دونوں سے یعنی دونوں نوعوں سے کہ وہ دونوں پاپوشیں ہیں اور دونوں تسمے دماغ اوسکا جیسے کہ جوش مارتی ہے دیگ سے نہیں گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سے عذاب میں یعنی بسبب الگ ہونے اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنے پر حالانکہ تحقیق وہ شخص سبکترین دوزخیوں کا ہوگا عذاب میں **ف** اس سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ دوزخی متفاوت ہونگے عذاب میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا اَبُوْ طَالِبٍ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سبکترین دوزخیوں کا عذاب میں ابوطالب ہے اور وہ دو پاپوشیں پہنی ہوگا کہ جوش مارے گا اونسے دماغ اوسکا **ف** تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سے ہوگی کہ تھا وہ حامی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نیچے عداوت کفار کی سے پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دیا جاویگا جزا موافق **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيْمٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ
يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهٗ يَا ابْنَ
اٰدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِيْ بُؤْسٌ
قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاویگا بڑا نعمت
اور مزے والا اہل دنیا کا دوزخیوں میں سے دن قیامت کے پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ میں ایک غوطہ یعنی ڈالا جاویگا دوزخ میں جیسے کپڑا
رنگ میں رنگ کرنے کی لیے ڈالتے ہیں پھر کہا جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی پس کہیگا
وہ دوزخی کہ نہیں قسم خدا کی اے پروردگار میرے یعنی گرمی دوزخ کی ماری میں تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کر گیا ہوگا کہ گویا
نعمت اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیوں کا از روی محنت اور غم کی دنیا میں بہشتیوں میں سے پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت میں پس کہا
جاویگا اے فرزند آدم کے کیا دیکھی تو نے محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی اے پروردگار میرے نہیں گذری مجھپر
کبھی یعنی دنیا میں اور نہ دیکھی میں نے سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نے ف ش ع شارح نے کہا کہ اسکی جواب کی سبب اور مثل ہونی کمال خوشی کی ہوگا
دوزخی کی وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَوْ
اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اَكُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا
تُشْرِكَ بِيْ شَيْئًا فَاَبَيْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماتا ہے
اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیوں کی عذاب میں دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین میں ہی اشیاء دنیا سی آیا تو
کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکے یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پھر فرماویگا
حق سبحانہ چاہا تھا میں نی تجھسی اور حکم کیا تھا میں نی تجھکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم میں تھا اور
یہ ہی کہ شریک نکر تو ساتھ میرے کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہاں معنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر و ارادہ کی یہ ہی کہ جو
جاری ہوتا ہی عالم میں بلاشبہ ہوتا ہی اوسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی
ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ پیمان میثاق کی یعنی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ
قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا پر بیان نقض عہد پیمان پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری
نہی کی اور باز نہ آیا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہیں قبول کرونگا اگرچہ لاوی ساری چیزیں زمین کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ
مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیوں میں سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ
ٹخنون تک اور بعضی اونمیں سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمیں سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی آگ
کمر تک اور بعضی اونمیں سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث میں بیان ہی تفاوت عذابون کا شدت
شدت میں نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ

فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونوں مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی
ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیے جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی بیچ صورتون مردون کی
پھر ہانکی جاوینگی طرف قیدخانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر
یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور روان
ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہ پھیلاؤ
واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہ مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوٰۃ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ
حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی
گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی
تو سفید ہوجاتی ہی اسلیئی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ
تاریک ہی کہ اوجالا روشنی نہین رکہتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ
ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ساتھ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ
مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار
تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانوؤن مین سی کہ مدینہ سی تین منزل ادہر ہی [illegible]
سی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت
کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس بارہ دن کی ت کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کی ہی
دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی لیئی جگہ بیٹھنی کی بہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ بہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی مقدار کو
سمجھنا چاہیئی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ
لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کہینچی گا زبان اپنی تین کوس اور چہ کوس روندینگی

اور سلوک یعنی تدبیر کی دوزخ کی اور تیز کی نقل کی یہ حدیث ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہی وعن ابی سعید عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ الکافر سبعین خریفا ثم یہوی بہ کذلک فیہ ابدا رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی سعید رضی اللہ تعالی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید میں واقع ہی سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہی
آگ کا چڑھایا جاویگا اوس پر کافر ستر برس تک اور گرایا جاویگا اوس سی ایسا ہی یعنی ستر برس تک ہمیشہ یعنی ہمیشہ یہی حال رہیگا نقل کی یہ
ترمذی نے وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الیہ سقطت فروۃ وجہہ
فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اوسی نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نے بیچ قول حق تعالی
کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا کھانا گنہگار کا ہی مانند مہل کی جوش ماریگا پیٹوں میں
فرمایا مہل مانند تلچھٹ زیت کی ہی جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوس میں نقل کی یہ
ترمذی نے وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ سی اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کی سروں پر
پس گھس جاویگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ میں ہی یعنی آنتیں وغیرہ یہانتک کہ نکلیگا
اوسکی دونوں قدموں سی اور یہی ہی صہر صاد مہملہ کی زبر اور ہا کی جزم کی یعنی گلنے کی کہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تعالی کی
یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ اونکی پیٹوں میں
ہی اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سی اونکی ظاہر و باطن میں ساتھ برابری کی یہ مراد ہی صہر کیا جاویگا
جیسا کہ تھا فرماتے ہیں یعنی بحال خود آ جاویگا پوست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہونچیگا پیٹ میں اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ
میں ہی جیسی کہ قرآن مجید میں فرمایا بدلنا ہم جلودا غیرہا نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قولہ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ
ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ اوس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کو زرداب سی اور بہا
پانی سی کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیویگا اوسکو گھونٹ گھونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکی دہانے سی یعنی ڈالی گا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جب تک پیویگا اوسکو ٹکڑی ٹکڑی کر دیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوا دیگا اوسکی دبر سی کہتا ہی فرماتا ہی
اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی اور اگر فریاد
کرینگی وہ پیاس کی فریاد سی کیی جاوینگی ساتھ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگھلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بھونیگا
موہنوں کو بری پینے کی چیز ہی وہ پانی نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لسرادق النار اربع جدر کثف کل جدار مسیرة اربعین سنة رواه الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیواریں ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان دلوا من غساق یہراق فی الدنیا لانتن اہل الدنیا
رواه الترمذی اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرداب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سڑ جاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قرأ ہذه الآیة اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان قطرة
من الزقوم قطرت فی دار الدنیا لافسدت علی اہل الارض معایشہم فکیف بمن یکون طعامہ
رواه الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی آیۃ
کہ ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی **ف** ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیات سی اور ابن مسعود نی یہ تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہ یا تو تفسیر ہی بکمال تقوی کی پس اسمین تو کچہ احتمال ہی نہیں ہی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرون نی **ت**
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین **ف** ح یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی بعضی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی **ت** نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال وہم فیہا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی
حتی تضرب سرتہ رواه الترمذی اور روایت ہی ابی سعید سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی
دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی **ف** ح اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت صلعم کی جیسی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی **ت** کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کو اوٹہ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی **وعن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایہا الناس ابکوا فان لم تستطیعوا فتباکوا فان اہل النار
یبکون فی النار حتی تسیل دموعہم فی وجوہہم کانہا جداول حتی تنقطع الدموع فتسیل الدماء فتقرح العیون
فلو ان سفنا ازجیت فیہا لجرت رواه فی شرح السنة اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگون روؤ یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی آنسو کہ نہین ہی امر اختیاری تو تکلف کرو رونی مین
اور قصد اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رووینگی دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو اونکی بہینگی خون ہوکر گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہو چکینگی آنسو پس بہینگی خون پس زخمی ہو جاوینگی آنکہیں

یا زخمی کردین یا خون اور پیپ کو پس اگر کشتیان جاری کیجاوین اونکی آنسووں مین تو البتہ جاری ہون نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ
یعنی ساتہ اسناد اپنی کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اہل النار الجوع
فیعدل ما ہم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون
بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصة فیذکرون انہم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب
فیستغیثون بالشراب فیرفع الیہم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوہہم شوت وجوہہم
فاذا دخلت بطونہم قطعت ما فی بطونہم فیقولون ادعوا خزنة جہنم فیقولون الم تک تاتیکم
رسلکم بالبینات قالوا بلی قالوا فادعوا وما دعاء الکفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون
لیقض علینا ربک قال فیجیبہم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائہم واجابة مالک ایاہم
الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا
قوما ضالین ربنا اخرجنا منہا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبہم اخسئوا فیہا ولا تکلمون قال
فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرة والویل قال عبد اللہ بن
عبد الرحمن والناس لا یرفعون ہذا الحدیث رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بہوک شدید برابر
عذاب بہوک کا اوس حالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنی الم بہوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اسی
معلوم ہوا کہ آگ بہوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرینگی الم بہوک سی پس فریادرسی کیجاوینگی ساتہ کہانی کی ضریع سی **ف**
ضریع نام ایک گہانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کہا بہی جاتا ہی تو مرجاتا
اور مراد یہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی
کریگا بہوک سی پہر دوبارہ فریاد کرینگی کہانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کہانی پہلی کی پس فریادرسی کیجاوینگی ساتہ کہانی گلوگیر
ف ع یعنی جو کہ گلی مین جائیگا نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی اور یہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان
انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تہی کہانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتہ پینی کی چیز کی پس فریاد
کرینگی واسطی پینی کی چیز کی یعنی اون کہانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹہایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی
کی یعنی جب باسنون مین گرم پانی ہون گی وہ زنبورون سی اوٹہا کر دیی جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتہ یا دست قدرت سی بالا و ملہ
جب نزدیک ہون گی باسن گرم پانی کی اونکی مونہون سی بہون ڈالینگی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہونگی یعنی اقسام اوس چیز
کہ اون ظروف مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالینگی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگا
آنتین وغیرہ پس آئینگی دوزخی دعا کرو اے نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کر دیوی ہم سی عذاب ایک دن پس کہینگی نگہبان
دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تہی تمہاری پاس رسول ساتہ معجزون اور دلیلون واضح کی کہینگی دوزخی کہ ہان آئی تہی ولیکن ہم گمراہ تہی
اور ایمان نہ لائی کہینگی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچہ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون

ملزم چیخ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیے کہ نہین نفع دیگی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اورکسی کی اور یہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجہا ہی اس سی بعضی علمار نی حالانکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے
غیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پہر لوح ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہماری مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہونگی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیے کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیے تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت و قدرت و مغفرت مین پس کہین گی ای پروردگار ہماری غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زیر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تہی ساتہ خاتمہ بد کی ت ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پہر پہرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بہی جہوٹ ہی کہین گی اسلیے کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور رہو اور پہر جاؤ دوزخ مین ذلیل و خوار یا سد گفتن کی اور نہ کلام کرو مجہسی
یعنی درمع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہوتی کا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی ناامید ہونگی ہر بہلائی سی ف ح دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچہ سود مند نہوا مالک سی جا مانگا ہاری اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرینگی نالہ و فریاد مین اور حسرت کہانی مین اور آہ واویلا کرنی مین
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نی
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین
کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیے کہ یہ خبرین
قیامت کی روز گفتگوئی دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع
جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى
سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوس سی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ذکر کرتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور بلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ مین کہ

تو سنتی آواز اوسکی باندھ دالی یعنی بسبب نہایت بلندی کی تو دالی دریا تک کہ گرمی کا اولی طلوع ہوا کرتی عشرت کی کندھوں پر پانون کی پاس یعنی بسبب بلندی کی جو آخیر الیہ سی نقل کی یہ دارمی نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ مِثْلَ الْجُمْجُمَةِ اُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ وَهِيَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْاَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ اَنَّهَا اُرْسِلَتْ مِنْ رَاْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ اَنْ تَبْلُغَ اَصْلَهَا اَوْ قَعْرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر گولا شیشہ کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا ساتھ راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی بیان کرنی اوسکی طرف مانند کھوپری سر کی **ف** ع یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونوں لائق تیز حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین **ت** چھوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان اور زمین کی مسافت سیر پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوی سر زنجیر سی تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تھاہ کو **ف** ع یہ شک راوی کا ہی لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیوں کی باندھنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اور یہ زنجیر کافر کی منہ مین ڈالی جاوی گی اور نیچی مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ قیراط مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر باع کا ہوگا اور ہر باع اوسکا بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان تیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تھی نوف بکالی رحبہ کوفہ مین اور حسن نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولا شیشہ کا آسمان پر سی چھوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بھاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی لمبی ہوگی کہ اگر گولا شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چھوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین پہونچی اللہ اکبر دیکھا چاہیی کیا کچھ درازی ہوگی اوسکی عیاذاً باللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبُ يَسْكُنُهٗ كُلُّ جَبَّارٍ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ اونھون نی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالہ ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہیگا اوسمین ہر سرکش حق سی دور خلق پر شدید **فائدہ** ع لفظ ہبہب ساتھ پیش ب دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین ہبہب معنی تیز و شتاب کی ہی یہ نام اوسکا ایسی ہوا کہ گنہگارون کو اوسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز اوٹھتی ہین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ اَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتّٰى اِنَّ بَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِ اَحَدِهِمْ اِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَاِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونھون نقل کی نبی صلی

سے کہ فرمایا بڑی بدن ہو جاوینگی دوزخیوں کی دوزخ میں یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو یہانتک کہ تحقیق درمیان لوکان ایک اونکی کی اور اسکی کندھے
مسافت میں سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق موٹا پا اوسکی جلد کا چالیس گز کا ہوگا اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہوں گی وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ
تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ
اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہے عبداللہ بن حارث بن جزء سے کہ کہا
اونسے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دوزخ میں سانپ ہیں مانند بختی اونٹوں کی کہ بہت بڑی ہوتی ہیں کاٹیگا ایک سانپ
اونمیں سے ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ میں بچھو ہیں مانند خچروں پالان بندھے
کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونوں حدیثین احمد نے وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ
الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہے حسن بصری رض سے کہ کہا حدیث کی ہمسے ابی ہریرہ رض نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی بے نور کی
ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ میں روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نے اور کیا ہے گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابوہریرہ رض نے
کہ خبر دیتا ہوں میں تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ ح یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہے اور گردانتا ہے موجب دخول دوزخ کا
عمل کو پس اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہے کہ حسن بصری نے پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابوہریرہ نے
جواب میں کہا کہ میں نے حدیث جو حضرت سے سنی تھی تجھسے نقل کر دی اس سے زیادہ مجھکو علم نہیں بعضی علماء نے لکھا ہے کہ سبب اونکی ڈالے
جانیکا دوزخ میں یہ ہے تا دوزخیوں کو اونکی گرمی سے عذاب زیادہ ہو بلکہ وارد ہوا ہے ابن عمر سے بروایت دیلمی کی مسند فردوس میں
مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہیں اور پشت دنیا کی طرف پس اس سے معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا
میں سے کوئی متحمل اونکی حرارت کا نہوتا اور بعضوں نے کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر اونکو پوجتے تھے اونکی جلانے کی لیے ڈالینگی کہ دیکھو
جنکو تم پوجتے تھے اونکا یہ حال ہے ت پس چپ ہو رہے حسن نقل کی بیہقی نے کتاب البعث والنشور میں وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَّمْ
يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں داخل ہوگا دوزخ میں مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہے بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری
خدا کی رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجبہ اور نہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اوسکی ڈر سے گناہ ف ع بدبخت شامل ہے کافر اور فاجر کو
نقل کی یہ ابن ماجہ نے **بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ** یہ باب ہے بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے
ف ع یعنی اسمیں حدیثیں ایسی مذکور ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اسپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور اب موجود ہیں جیسی کہ مذہب اہل سنت کا
ہے برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہیں کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہیں ہوئی ہیں روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمیں بیان ہے اسکا کہ
کسکے لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہیں اور ذکر ہے بعضی اوصاف اونکی کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحاجت الجنۃ والنار فقالت النار اوثرت بالمتکبرین والمتجبرین وقالت الجنۃ فما لی لا یدخلنی الا ضعفاء الناس وسقطہم وغرتہم قال اللہ تعالی للجنۃ انما انت رحمتی ارحم بک من اشاء من عبادی وقال للنار انما انت عذابی اعذب بک من اشاء من عبادی ولکل واحدۃ منکما ملؤہا فاما النار فلا تمتلئ حتی یضع رجلہ فتقول قط قط قط فہنالک تمتلئ ویزوی بعضہا الی بعض فلا یظلم اللہ من خلقہ احدا واما الجنۃ فان اللہ ینشئ لہا خلقا متفق علیہ

اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑین آپسمین جنت اور دوزخ **ف** ح یعنی ایک طرح کو خواہش کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور اسلیے جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ تقاضا ہی مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا **ت** پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجھکو کہ نہین داخل ہونگی مجہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی **ف** ع ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علما اور صلحا سی اور مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی ورنہ انبیا اور رسول اور بادشاہ بھی اوسمین داخل ہونگی یا مراد کمین ضعفا کی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار کرنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک **ت** اور نہین داخل ہون گی مجہ مین مگر بھولی قریب کہا جانی والی **ف** ع لفظ غرۃ غین کی زبر اور رے کی تشدید سی بمعنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھ مہم عقبیٰ کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اکثر اہل الجنۃ البلہ یعنی اکثر جنتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون **ت** فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتھ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی **ف** ع حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کی اور پر وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتھ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی قبیلہ عدل سی ہی اور دوسری طریق فضل سی ولا یسئل عما یفعل وہم یسئلون اور ہر ایک کی لیے تم مین سی بھرنا اوسکی ہی یعنی ہر ایک بھروںگا لوگون سی پس ایسی دوزخ پس نہین بھرنی کی **ف** ع فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بھرنی کی دوزخیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیے **ت** یہانتک کہ رکھیگا اللہ تعالی اوسمین پاؤن اپنا کہیگی دوزخ بس بس بس **ف** ح ع اطلاق پاؤن کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کی کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچھ مراد ہی اوس سی حق ہی اور درپی دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین درپی تاویل کی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہی

اور بعضون نے اوسکو تاویل کی ہے ساتہ اوس چیز کے کہ مناسب ذات اقدس کے ہے تا وہم تشبیہ کا نہ ولاوے ف اس اوسوقت بہر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سے اور جمع کیے جاوینگے بعضی اجزا اوسکے طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کرنیکا اللہ تعالے اپنی مخلوق سے کسی کو ش ع کہ بے گناہ کیے دوزخ مین ڈالے اور ایک جماعت پیدا کرے کہ دوزخ کو اونسے بہرے اور مراد ظلم سے از روے صورت کے ہے والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کرے حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کرے ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کرنیکا ت اور واسطے بہشت کے پس تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکے لیے ایک خلق جدید ف ح کہ بے سابقہ عمل کے اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل رحمت اوسکی ہے کہ بے گناہ دوزخ مین ڈالے اور بے طاعت بہشت مین داخل کرے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوي بعضها إلى بعض وتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال في الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة متفق عليه اور روایت ہے انس سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالے جاوینگے اوسمین یعنی جن وانس اور کہیگی دوزخ آیا ہے کچہ زیادتی یعنی بہر نیکی نہین اور بس نہین کرنے کی طلب زیادتی سے یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہے اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگے بعضی اجزاء دوزخ کے طرف بعض کی اور تنگ ہوجائیگی پس کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیرے کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت وزیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگے رہنے والون سے یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کے لیے ایک خلق کو پس بساویگا اوس مین خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وذكر حديث أنس حفت الجنة بالمكاره في كتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکے اول مین یہ کلمے ہین حفت الجنة بالمكاره کتاب الرقاق مین

الفصل الثاني

فصل دوسری

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة قال لجبريل اذهب فانظر إليها فذهب فنظر إليها وإلى ما أعد الله لأهلها فيها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لا يسمع بها أحد إلا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا جبريل اذهب فانظر إليها قال فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لقد خشيت أن لا يدخلها أحد قال فلما خلق الله النار قال يا جبريل اذهب فانظر إليها قال فذهب فنظر إليها ثم جاء فقال أي رب وعزتك لا يسمع بها أحد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبريل اذهب فانظر إليها قال فذهب فنظر إليها فقال أي رب وعزتك لقد خشيت أن لا يبقى أحد إلا دخلها رواه الترمذي وأبو داود والنسائي

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو کہا جبریل ع کو کہ جا اور دیکہہ طرف بہشت کی کہ کیا اچہی اور لطیف پیدا کی ہے مین نے وہ پس گئے جبریل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہے اللہ تعالی نے بہشتیون کے لیے بہشت مین ف ع یعنی ایسی چیزین اچہی بندون کے لیے تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکہہ نے دیکہی ہین اور نہ کسی کان نے سنی ہین اور نہ کسی کے دل مین خطرہ اونکا گذرا ہے ت پہر آئے جبریل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ اے پروردگار میرے قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین ف ح یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونے کی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنے مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کے مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہے کہ ایسی ہے کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسمین

داخل ہووے پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت وشدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ ہین قسم اوامر ونواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرتا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گھیرا کہ جب تک کوئی اون مکارہ مین نہ پڑے بہشت کو نہ پہونچے **ت** پھر فرمایا اللہ تعالی نی کہ اے جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اب کہ اب اوسمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی استبار حال اوسکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ گرد اوسکی گھرا ہی پھر آئی جبرئیل ع اور کہا اے پروردگار میری قسم تیری عزت کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہووے بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب دشواری بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا اے جبرئیل ع جا اور دیکھ طرف اوسکی کہ کیا ڈراونی اور بری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف دوزخکی پھر آئی جبرئیل ع اور عرض کی کہ اے پروردگار میری قسم تیری عزت وجلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہو نیکا اوسمین پس گھیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتھ شہوات نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکی پھر فرمایا کہ اے جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی جبرئیل ع نی کہ اے رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہو گا دوزخمین **ف** ح ع یعنی شہوات ومعاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی نفس وطبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ در آوی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر گذری حفت الجنۃ بالمکارہ وحفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انسٍ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوم الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد اریت الآن منذ صلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پھر چڑہے منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت ودوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی **ف** ح لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر ب کی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم ب کی بہی آیا ہی بمعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکھی مین نی کوئی چیز قسم دیکھنی کی چیزون سی مانند اوس چیز کی کہ دیکھی مین نی آج نیکی وبدی مین **ف** ح یعنی بہشت کو خوبتر دیکھنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدترسب دیکھنی کی چیزون سی یہان شبہ لاتی ہین کہ بہشت ودوزخ باوجود اوس طول وعرض کی کیونکر مثل مصور ہوئی دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول وعرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین سمجہا کہ بہشت ودوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور ممکن ہی کہ دکہانا اوسکی مثال کا اوسطرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا مین نی بہشت ودوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رے سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی احتمال لاتی ہین اور یہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علما نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت ودوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت ودوزخ اوس دیوار کی جانب مین تہین بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو در حالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچہ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **ت** نقل کی یہ بخاری نی

باب بدء الخلق وذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبرون کی علیہم الصلوۃ والسلام کی ف ح کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح اور انتظام
ہونا عالم کا انسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جانا چاہیی کہ متکلمون والی کہتی ہین سب متفق ہین
اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود مین آیا بایمعنی کہ کوئی چیز نہ تہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اوسنی اور عمدہ اس باب مین خبر پیغمبر کی
کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شئ پس پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش وکرسی
اور آسمانون اور زمینون اور فرشتون اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثون مین آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علماء نی کہ اجسام حادث ہین ساتہ
ذاتون اور صفتون اپنی کی پس بعضی اسپر ہین کہ اول مخلوق اجسام مین سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتون کو کیونکہ پانی
جب لطیف ہو جاوی ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئین سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید مین
آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکماء کی کہ نام اوسکا طالس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علماء نی کہ اوسنی یہ قول مشکوٰۃ نبوت سی لیا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمین نظر ہیبت
وجلال سی پس پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمین سی ایک بخار او ٹہا مانند دہوئین کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی
پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑون کو اور لوگون کی اس باب مین اقوال مختلف ہین اور یہ امور عقل وقیاس
سی نہین معلوم ہو سکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ اِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ
اِقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا بَنِيْ تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَاَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرٰى يَا اَهْلَ الْيَمَنِ اِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا
بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْاَلَكَ عَنْ اَوَّلِ هٰذَا الْاَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ
عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ اَتَانِيْ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ
اَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُهَا وَايْمُ اللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ اَقُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا مین نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ
قبیلہ ہی مشہور ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ خوب
بشارت کی ساتہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقائد دین کی اور چونکہ بڑا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے
دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہون نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتہ دین وتفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو ف ع ح
یعنی بشارت سنکر یہ سمجہی اور قبول کی کچہ وجہ ہمکو دنیا مین سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا رفانی کو اونہون نی اہم مہمات جانا اور
مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم نی ناپسند کیا اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی ازراہ غصہ کی
نفی کیا قبول کرنی بشارت کی نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہین ہم آپ کی پاس
تاکہ سمجہہ پیدا کرین ہم دین مین ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکو
یہی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطا کی پڑی پستی مین

یہ مالی مرتبہ پر پہونچا دیتی ہیں مرتبہ عالی کو جیسی کہ ایک حکایت منقول ہے شیخ ابو العباس مرسی سے کہ وہ نکلے مدینہ مطہرہ کی مسجد
تربت امیر المومنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتھ تھا انکے ایک شخص پس کھولا گیا انکے لیے دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت
اور داخل ہوئے وہ مزار میں پس دیکھا ایک جماعت کو رجال الغیب میں سے کہ پاک ہیں نقصان اور عیب سے پس بیان کیا شیخ نے کہ میں نے
ان سے طلب کیا اللہ تعالی سے عفو و عافیت دنیا اور آخرت میں پھر کہا از راہ شفقت کے اوس شخص کو کہ ساتھ تھا انکے اے ہو
طلب کر اللہ تعالی سے جو چاہتا ہے تو اسلیے کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہے پس مانگی اوسنے اللہ تعالی سے ایک دینار اور وہ
جنت دینار کا پھر پھرے وہ دونوں اور جبکہ پہونچے مدینہ کی دروازے پر دی اوس شخص کو کسی نے وہاں کی رہنے والوں میں سے
پھر داخل ہوئے دونوں قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونھوں نے اوس شخص کو
دنی الہمۃ پایا تو نے وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نے ایک ٹکڑا دنیا ہی دنیہ کا پس کیوں نہ طلب کیا تو نے مانند ابو العباس کی
تاکہ ہوتی وہ دونوں بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی ۔ روایت ت اور آئی ہیں ہم تاکہ پوچھیں ہم آپ سے ابتدا اس امر سے یعنی پیدایش ہو
مبدا عالم سے کہ کیا چیز تھی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھا اللہ ف ع یعنی ازل الآزال میں جیسے کہ ہے وہ اب اور ابد الآباد
وصف تغیر و حدوث سے کہ صفت ہے بندوں کی اسلیے کہ جس چیز کا ثابت ہے قدم محال ہے اوسکا عدم ت اور نہ تھی پہلے اوسکی کوئی
ف ع بلکہ جو کچھ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلے موجد واجب الوجود کی ت اور
عرش اللہ تعالی کا پانی پر پھر پیدا کیے اللہ تعالی نے آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ تھی عرش اور پانی
تھی پہلے آسمان و زمین کی اور نہ تھی عرش کی نیچے پہلے آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر باین معنی
کہ کوئی چیز اونکی درمیان میں حائل نہ تھی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تھا اور دھرا پانی سے پانی دریا کا تھین تھا بلکہ اور پانی تھا نیچے عرش
جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نے اور مفصل کلام اسکا اول کتاب میں بیچ باب الایمان بالقدر کی ہو چکا ہے آگے کہا ابن ملک نے کہ تھا عرش
اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تھی اللہ تعالی کی قدرت سے کہا بعضوں نے کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلے آسمان و زمین کی ہوئی ہے
اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو پانی سے اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنے لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹھی اوسمیں سے جھاگ اور جمع ہو
کعبہ شریفہ کی جگہ چنانچہ اسلیے نام ہوا مکہ کا ام القری پھر پھیلائی گئی زمین اوسکی نیچے سے پھر رکھی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ نہ ہلے زمین اور راوی
اوس میں پیدا ہوا موجب بعض اقوال کی اور اوٹھا دھواں بسبب موج مارنے پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سے
اور لکھا اللہ تعالی نے یعنی ساتھ پیدا کرنے حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکھنے کا لوح محفوظ میں ہر چیز کو ف ع اور ظاہر یہ ہے کہ یہ لکھنا
پیدا کرنے عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتے ہیں ت کہ پھر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈھونڈ اپنی اوٹنی کو کہ
کھلی ہے یعنی بھاگ گئی پس گیا میں اوسکی ڈھونڈھنے کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہوں میں کہ اوٹنی چلی جاتی اور میں نہ اوٹھتا نقل کی جگہ
ف ع عمران دروازے پر اوٹنی باندھ کر حضرت کی پاس حاضر ہوئی تھی ناگہاں اوٹنی بھاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ
اوٹنی بھاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹھی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیوں میں اوٹھا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت کی سے
حقائق و علوم سے کہ وہاں مذکور ہوتی تھی محروم ہوا وعن عمر قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا
عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری

اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضہ سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہمارے یا واسطی نصیحت کرنی ہمارے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا
تعلیم یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدائش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہون بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ش ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب امتون کا تا وقت دخول جنت
ونار کی اور بیان کیا احوال جنت ہی کا جو کچہ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہون بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد از یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ الْخَلْقَ اِنَّ
رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ غَضَبِیْ فَهُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضہ سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکہا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلائق سی اوٹہالی گئی کہ کسی کی خبر و ادراک یعنی سمجہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہی
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور یہ ہون معنی قول حضرت صلعم کی فہو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اسیر اور تمام خلائق سی اوٹہالی
گئی کہ کسی کی خبر و ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ وَّخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیی گئی فرشتی نور سی ف ع قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ دہوئین ملی ہوئی کیسی اور پیدا کیی گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی ف ع یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نی
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیی گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی جو مین اور ایک قسم مین کہ اوپر حساب
عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین قسم پر ایک قسم تو مانند چارپایون کی اور ایک قسم مین کہ بدن اونکی بدن بنی آدم کی سی ہین اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم اللہ کی سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین سایہ ہوگا مگر اوسی کا وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِی الْجَنَّةِ تَرَکَهٗ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ یَّتْرُکَهٗ فَجَعَلَ اِبْلِیْسُ یُطِیْفُ بِهٖ یَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَّا یَتَمَالَكُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم ہو کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

واسطی خدا کی اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اوس مین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیی نہین ہی بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی
تہی اور تیسرے بات مین کہ کہنا انکا ہذا اختی ہی اگرچہ وہ بہی خدا تعالی کی لیی تہا لیکن اوس مین نفع اونکی ذات کی لیی بہی حاصل ہی ت ایک قول
اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نی کہ اونکی قوم نی اونکو اپنی عید کی سیر کی لیی بلایا اور اونہون نی چاہا کہ مین
بچا اون تا بت شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہی کہ وہ بیمار نہ تہی لیکن
تاویل اسکی یہی کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین متصف ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا
دلالت کرتا ہی بیماری فی الحال پر اور بعضون نی کہا کہ اونہون نی وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نی استدلال کیا ہی ساتہ علامات
علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسی کہ سیاق آیت سی معلوم ہوتا ہی اور شاید یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہی بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب
ایک بزرگ نی کہا ہی بیت اگر ترا تماشای عید خود طلبند * خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم * ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہی بلکہ کیا
یہ بڑی اونکی نی ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نی پوچہا کہ تو نی یہ کام کیا ہے
ہماری خداؤن سی ای ابراہیم ع اونہون نی فرمایا کہ یہ بت جو سب مین بڑا ہی اسنی یہ کام کیا ہی پس یہ بات بہی سچی نہین ہی لیکن غرض
اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کر سکتا ہی وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہو ت
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سی صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی
اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیی ہوئی بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذری ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم
کی ظالمون مین سی پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نی کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہی کہ اوسکی ساتہ ایک عورت
ہی بہترین لوگون سی حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنی کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیی پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع
سی سارہ کی حال سی کہ کون ہی تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہی کہا ابراہیم ع نی کہ یہ بہن میری ہی یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے
پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا شر اوس ظالم کی سی پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانیگا کہ تو بی بی میری ہی تو غالب آویگا مجہپر
یعنی مینا یعنی زبردستی تجہکو چہین لیگا مجہسی پس اگر پوچہی تجہسی تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہی اسلیی کہ تو بہن میری ہی اسلام مین یعنی نیت
کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہی اسلیی کہ نہین ہی روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح ع یہ بیان واقع ہی کہ اوسوقت
مین کوئی وہان اونپر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہی واسطی صدق قول ہذا
اختی کی اور شاید کہ قصدا ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ حضرت
لوط ع بہی تو ایمان لائی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فامن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہی کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان
یہ ماجرا پیش آیا ہی کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہیں کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ تہی ایک اور اعتراض کیا ہی علمانی کہ کیون کہا ابراہیم ع
نی کہ یہ بی بی میری ہی حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہ سی کم لیا کرتی ہین اور یہ بہی ہی کہ ظالم کہان پاک رکہتا ہی بی بی ہو یا بہن ہو جواب
اسکا یہ ہی کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سی لی لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی بہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو
تو اوسکا بہائی احق و اولی ہی ساتہ اوسکی بہ نسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نی کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود اسکی اوسنی
رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی یعنی کاٹ پس بہیجا اوس ظالم نی کسی کو طرف سارہ ع کی اونکی بلانی کی لیی پس

وہ پس گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع نماز پڑہتی مین ف ش ح اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس بلا سی نجات پاوین اور عادت مقربین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو جا ہا اوسنی کہ ہاتہ ڈالی اوپر اونکی اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال و جواب کی یا بعد اوسکی بسبب غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ش ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی اسکی تین طرح پر تفسیر کی ہی علماء نی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی تاخیذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسی کی دل کی بسبب افسون یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ و حیران ہو ت اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی بازیادہ اوسپر فغط ف ش ح ساتہ جیم نقطہ دار کی مفتوح اور ظا مہملہ کی بنا بر مجہول یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ گہٹنی لگی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو خراٹا کہتی ہین ت یہانتک کہ پاؤن مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاؤنگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجسی پس دعا کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاؤنگا تجکو پس دعا کی سارہ نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو یعنی تا کہ قادر ہون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچایا مجکو اور قریب تہا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ش ح یعنی جبکہ دیکہی اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجر ابراہیم ع کو دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجر سی پیدا ہوئی اور ابراہیم ع اوس ایام مین سو برس کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اس حال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی تہی یعنی اونکو اونکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہ سی کہ کیا ہی حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بداندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور مجہپر تہمت کی اور کچہ زبان مجہی نہ پہونچا اور خدمت کو دی ہاجر کہا ابوہریرہ رضی نی کہ وہ ہاجر ماں تمہاری ہی ای بیٹون آسمان کی پانی کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ش ح یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی طرف کہ چشمہ زمزم کا بتقریب حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان تقدس و طہارت سی نکلا ہی اور جو فیض کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی جانا چاہیی کہ اوسکو آسمان ہی سی پہنچا ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی اسلیی کہ وہ اولاد عامر بن حارثہ ازدی کی ہین اور ماء السما اوسکا لقب تہا اسلیی کہ اوسکی قوم مینہ طلب کرتی تہی اوس سی اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین یہ نام اونکا اسلیی ہوا کہ وہ طالب مینہ کی ہین

اور بیابان سینہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب اجرکی نسل سے نہیں ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی
یہان کہا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کرنی کی ابراہیم عم سی جس وقت کہ کہا ابراہیم عم نی
ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو **ف** ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی
اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم عم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کی ابراہیم عم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم نی اثبات کیا شک
حضرت ابراہیم عم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حالانکہ دونوں محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو
کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم عم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی کہ
کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم عم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان سبب
عبارت اوس سی ہی یا جب ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانا لیکن یہ کہا
یہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت صلعم نی یہ بات بطریق تواضع کی
فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی
کہ جسمین اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ت** اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط عم کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف
رکن سخت کی **ف** ح رکن ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نی
قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط عم نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوت یعنی بدات خود
قوت مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا مین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈہتا مین ساتہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوت سی
بار رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت صلعم کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط عم کو کہ پناہ ڈہونڈہتی تہی ساتہ رکن شدید کی آدمیون
مین سی حالانکہ رکن شدید چنگل مارنا ساتہ عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی آور عرب رحمت وہان بہیجتی ہین کہ کسی سی کچہ تقصیر واقع ہوا ور وہ
کام کری کہ نکرنا چاہیی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانی کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن ملک
وغیرہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ میری نزدیک یہ معنی یعنی یہ نسبت انبیا علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ستبشر کرتی تہی نسبت عوام سی مرد ہون خواہ زن و پس کیونکہ مقصود یہ کہ ذکر کرین بیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان قدر کو
یا کم ہمتی کی پس تحقیق یہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی
ہماری لیی ہی اب اپسی کہ ہم ماسوا ہین ساتہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدای کلام مین رحم اللہ
کہنا ایسی تہا کہ تانہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اونپر جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب پہر فرمایا آنحضرت نی
ت اور اگر ٹہہرتا مین قید خانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہہری یوسف عم تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالی کا **ف** ح کہ بادشاہ مصر کی
طرف سی حضرت یوسف عم کی بلانی کو آیا تہا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف عم نو برس سی قید خانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا

اونکو تلاش کرین اور شرم کرین تو یوسف ہونی مجھی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرنا اور حال عورتون کی کہ جنکو ونکی بیکار کاٹ ڈالی تھی تہمت اور غیرت میری تحقیق کرو صیاد اونکی تھوان کا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین ہجای یوسف ہوکی
اور اتنی مدت دراز قید خانی مین مجبر گذرتی اور کوئی میری چھٹانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا ہوتا
اور توقف اور تامل نکرتا جیساکہ یوسف ہونی کیا پس آپمین تعریف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یوسف ہوکی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت اونکی۔
یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہری اور بادی محنت اور شدت اومین اور جبکہ کوئی اونکی چھٹانی کو آوی اور وہ
اختیار کریی تو زیادہ اوسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کسین اس حال پر رہتا تو جلدی سی نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت
کی ساتھی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنای یوسف ہوکی ورنہ استقامت آنحضرت ہوکی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی ۔ نقل کی بخاری
اور مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ
شَيْءٌ اِسْتِحْيَاءً فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقَالُوْا مَا تَسَتَّرَ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ
وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهٗ لِيَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهٖ فَجَمَحَ مُوْسٰى فِيْ اَثَرِهٖ
يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَهٗ
فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ وسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تحقیق موسی علیہ السلام تھی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈہانکنی والی بدن کی نہین دیکھا جاتا تھا اونکی جلد بدن سی کچھ بسبب شرم کرنیکی
یعنی ایسی شرم کی تمام بدن کو ڈہانکی رکھتی تھی ہر حال مین اور نہانی وقت بہی ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل
مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈہانکتی موسی اسطرح کا ڈہانکنا ساتہ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین ہی یا برص
کوڑہ ہی یا فتق یعنی پہولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگون پر پاکی اونکی اور ثابت کری
اونکی لیی حیا اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی ہو لوگون سی ایک روز تنہا نہانی کی لیی پس رکھی کپڑی اپنی ایک پتھر پر پس بہاگا پتھر
اور لی گیا کپڑی موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتھر کی پیچھی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتھر دی کپڑی میری ای پتھر یہانتک کہ پہونچی موسی طرف
جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس دیکھا اوس جماعت نی موسی کو ننگا بہترین پیدایش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکے
حق مین ثابت کرتی تھی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی ہو مین کچھ نقصان و عیب شرح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی
پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتہ اوسکی متہم کرتی ہین تاکہ اوس سی مبرا ہوکر معزز و مکرم رہین
ت اور شروع کیا موسی ہونی پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ
ش ع ح ہر بار کہ مارتی تھی ایک نشان اوسمین پڑجاتا تھا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بہاگ کیون گیا اور یہ آیتین
معجزی ہوئی حضرت موسی کی ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہ بہی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگا
خلوت مین اگرچہ ہی بہتر ستر کا افضل اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتی ہین ناوانون اور جاہلون کی ایذا سی
وہ صبر کرتی ہین اور سیر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی کو یہ کہ اوٹھا رکہین وہ پتھر ساتھ اپنی یہانتک کہ جب کبھی میدان تیہ مین توڑا یا دیکھا ہو
عصا سی ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا ايوب يغتسل عريانا فخر عليه جراد من ذهب فجعل ايوب
يحثي في ثوبه فناداه ربه يا ايوب الم اكن اغنيتك عما ترى قال بلى وعزتك ولكن لا غنى بي عن بركتك رواه البخاري
اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وقت ایوب ع نہاتی تہی ننگی ف ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہبند کہ
دلالت کرتا ہی اسپر قول ابعد کا حتی یحثی فی ثوبہ اور یہ بہی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسیٰ کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تہا یہ جائز
اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ ستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی ہول سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی
واسطی پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تہا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تہی اوسمین اور برسائین
اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گہر مین ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا
ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتہ سی یا لپ بہر کر اور رکہتی ہون اونکو کپڑی سی بنا
ہوئی مین یعنی تہبند مین کہ باندہا ہو چہلی سل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکہا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب ع کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ
مہربانی کی کہ ای ایوب ع کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجکو اوس چیز سی کہ دیکہتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجہپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی اتنی لینی
کی کہ اوٹہاتی تو اور اپنی کپڑی مین جمع کرتی کہا ایوب ع نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت سی تیری
اور زیادتی رحمت تیری سی ف ع ہرچند کرم تو بیشتر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک پس معلوم ہوا کہ اوٹہانا ایوب علیہ السلام کا
اون ٹڈیون کو بسبب دیکہنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تہا نہ بطریق حرص دنیا اور بڑہانی مال کی کذا ذکر الشیخ اور ملا علی نی کہا
کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اور بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا
اور صرف کری اوسکو اوس جگہہ کہ دوست رکہی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی ت نقل کیا یہ بخاری نی وعنہ قال استب رجل
من المسلمين ورجل من اليهود فقال المسلم والذي اصطفى محمدا على العالمين فقال اليهودي والذي اصطفى موسى
على العالمين فرفع المسلم يده عند ذلك فلطم وجه اليهودي فذهب اليهودي الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاخبره بما كان من امره وامر المسلم فدعا النبي صلى الله عليه وسلم المسلم فسأله عن ذلك فاخبره فقال النبي
صلى الله عليه وسلم لا تخيروني على موسى فان الناس يصعقون يوم القيمة فاصعق معهم فاكون اول من
يفيق فاذا موسى باطش بجانب العرش فلا ادري اكان فيمن صعق فافاق قبلي او كان فيمن استثنى الله وفي رواية
فلا ادري احوسب بصعقة يوم الطور او بعث قبلي ولا اقول ان احدا افضل من يونس بن متى وفي رواية ابي سعيد قال لا تخيروا
بين الانبياء متفق عليه وفي رواية ابي هريرة ولا تفضلوا بين انبياء الله اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا
بدکلامی کیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہودیون مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کی لوگون پر
پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو جہان کی لوگون پر پس اوٹہایا مسلمان نی ہاتہ اپنا نزدیک اس
سخنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر ف ح کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسیٰ کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد
یہ ہی کہ اوس وقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تہا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسیٰ ع کی علی الاطلاق مراد رکہتا تہا اور آنحضرت صلعم کی
برگزیدگی کا انکار ہیلی اور مسلمان نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتہ

اوس چیز کی کہ تھا امر ایکی سے اور امر مسلمان کی سے پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کو اور پوچھا اوس سے حال اس بات سے یعنی جو کچھ کہ تھا
اوسمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نے آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بزرگی دو مجھکو
اوپر موسی کے تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑینگے دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین
اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوینگے پس ناگمان دیکھونگا مین کہ موسی علیہ السلام پکڑے کھڑے ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین
کہ آیا تھے موسی درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑے تھے پس ہوشیار ہوئے پہلی مجھسے اور متعلق ہوئے ساتھ عرش کی یا تھے موسی اون لوگون مین
کہ استثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نے ف ح ع یعنی بیہوش ہوجانے سے جیسے کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن
فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور مین ہلاک ہوجاوینگے جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہیگا اللہ تعالی
کہ وہ ہلاک نہووے کہ فرشتے ہین شاید کہ موسی بھی اونھین مین سے ہون کما قال العسقلانی فی المعنی پس اگر ہوش مین آئے موسی پہلی میرے تو فضیلت
ظاہر ہی اور اگر ہوئے اونمین سے کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نے اور بیہوش نہوئے تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضیلت دینے سے درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہووے اس طرح کہ باعث تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتھ جمیع
انواع فضیلت کی اس طرح کہ نہ باقی رہے مفضول کی لیے کچھ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینے سے نفس نبوت مین اسلیے کہ اسمین سب برابر ہین
ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا یہ صعقہ بسبب موسی کی
صعقہ روز طور کی ف ح یعنی اوس روز کہ موسی نے دیدار طلب کیا تھا اور اوس سے منع کیے گئے اور حق تعالی نے تجلی کی کوہ طور پر اور موسی
بیہوش ہوکر گر پڑے تھے آج اس صعقہ کو ساتھ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکے
بدلے اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسی کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسی کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی
تو فضیلت کیون دیتے ہو مجکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسی کی لیے ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اوترنے وحی کی ہی ساتھ فضیلت آپ کی کی ہی اور جانا چاہیے کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت جنکی موسی کے
روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسی علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہونگے کہ اونکو سبب اوسکی صعقہ لاحق
ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگے بالاتفاق پس کیونکر فرماتے کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ
اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگے بعد اوسکی افاقہ پاوینگے پس اوس وقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ
پاونگا موسی کو دیکھونگا کہ پکڑے ہونگے جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ ہی اوس صعقہ سے ہوا
کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نے ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فقد برت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن
متی سے ف ع لفظ متی ساتھ زبر میم اور تشدید تا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام اونکی مان کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیے کیا کہ یہ اولوا العزم نہ تھے اور قوم کی ایذا پر بے صبری کی اور غصہ کیا اونکی
قوم مین سے اور کشتی پر بیٹھے چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس بیان منظور تھا انکا کہ کسی کو نہ فضیلت دیتے چاہیے
حضرت صلعم نے روکا اپنی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکرے ت اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو درمیان نبیون کی یعنی ایک کو
خلاف پیغمبر تفضیل ہی قال نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو درمیان پیغمبران خدا کی ت ش ع

یعنی یا تو یہی پہلے اوترنی وحی کی ساتہ تفضیل کی یا مراد یہ کہ فضیلت دو اصل نبوت مین یا اسطرح کی فضیلت کہ اس سی حقارت اور دوسری کی لازم آوی
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالی
کی لا نفرق بین احد منہم **وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ینبغی لاحد ان یقول انی
خیر من یونس بن متی متفق علیہ وفی روایة للبخاری قال من قال انا خیر من یونس بن متی فقد کذب**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی **ف ع**
یہ عبارت دو احتمال رکہتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونس سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی
نکہی اسلیی کہ کوئی ولی بہی نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولو العزم نہو **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جہوٹا ہی **ف ح ع** اور یہ معنی ثانی کی کہ مراد جہوٹ سی
کفر ہی اسلیی کہ علما اتفاق رکہتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت صلعم نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی مین سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی
راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی **وعن
ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغلام الذی قتلہ الخضر طبع کافرا ولو عاش لارہق
ابویہ طغیانا وکفرا متفق علیہ** اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضر ع نی پیدا کیا گیا تہا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو **ف ح** یعنی تقدیر الہی مین یہ تہا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرة الاسلام اسلیی کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین ہی
تفاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی **ت** اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی ماں باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بہی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہوجاتی حاصل یہ کہ علة اوسکی قتل کی کہ سبب
تہی اس سی کہ تہا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا ماں باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر ع کا ہی اس باب مین اور اشارہ
ہی انکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتہ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی اور نام اونکا بلیان بن ملکان
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاس کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوح سی ہین بہت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ پیغمبر ہین معمر
پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسی پر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات
کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا انسی اور حاضر ہونا بزرگ وغیرہ کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی چنانکہ شک وشبہ کی اوسکین رہ نہین اور بہجة الاسرار احوال حضرت غوث الثقلین
شیخ عبدالقادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہی تہی اور خضر ہوا پر گذری اونہون فرمایا تعنیا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اہل مشائخ
سنت کرانسی ہاتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی پر جانا مجلس شیخ عبدالقادر مین اسلیی کہ وہان برکتین اوترتی ہین اور حال ہوتی
ہین اوس سی سعادت **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما سمی**

لخضر لانه جلس على فروة بيضاء فاذا هي تهتز من خلفه خضراء رواه البخاري روایت ہی ابی ہریرہ سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا گیا خضر کا خضر کہ سوا اسکی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ ناگہان وہ ہلنے لگی تھی پیچھی
اونکی سبز اور جو کہ وہ زمین مٹی گھانس سے خالی تھی ہو گئی اونکی سبب سبزی اور تر و تازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وعنه**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ملك الموت الى موسى بن عمران فقال له اجب ربك قال فلطم موسى
عين ملك الموت ففقأها قال فرجع الملك الى الله تعالى فقال ارسلتني الى عبد لك لا يريد الموت وقد فقأ
عيني قال فرد الله اليه عينه وقال ارجع الى عبدي فقل الحيوة تريد فان كنت تريد الحيوة فضع يدك على
متن ثور فما توارت يدك من شعرة فانك تعيش بها سنة قال ثم مه قال ثم تموت قال فالان من قريب رب ادنني
من الارض المقدسة رمية بحجر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لو اني عنده لاريتكم قبره الى جنب
الطريق عند الكثيب الاحمر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح
قبض کرنے کی لیے آیا ہون جلو فرمایا آنحضرت صلی نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی آنکھ پر پس پھوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت صلی نی پس پھرا
فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بھیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پھوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت صلی نی پس
پھیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکھ اوسکی اور فرمایا کہ پھر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا
ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھ ہاتھ اپنا یعنی ایک ہاتھ یا دونون ایک بیل کی پیٹھ پر پس اوس چیز کو کہ ڈھانکی ہاتھ تیرا بالون سی یعنی جتنی
بال تیری ہاتھ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا شمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی ع نی پھر بعد اس زندگانی دراز کی کیا
کہا فرشتہ نی پھر مریگا تو کہا موسی ع نی پس اختیار کی مین نی موت ابھی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی گئی سی یعنی بیت المقدس
سی اگرچہ مقدار ایک سنگ انداز کی ہو **ف** ع یہ مناجات حضرت موسی نی اسلیے کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تھا نسبت اور جگہون
کی اور مدفن تھا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو وہاں جگہ سی اور
اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نفس بیت المقدس اسلیے کہ ڈرے اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین
پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی **ت** فرمایا آنحضرت صلی نی اگر ہوتا مین
نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کیا
امام نووی نی شرح مسلم مین کہ شرح جامع مین ہی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندھا ہونا فرشتی کا یہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیے
آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہ پر جیسا مارا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجھی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی
نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تھا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کو
آیا ہی بلکہ جب دیکھا کہ ایک مرد بیگانہ ایک اونپر چلا آتا تو گمان کیا کہ قصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو حتی کہ نوبت اوسکی اندھا
کرنی کی پہونچی اور یہ بھی ہی کہ موسی ع نی اوسکو دروغ گو جانا اسمین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیے کہ آدمی تابع اپنی روح نہین ہوتا پس
غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر مشد فی اللہ ہوتا ہی پس معصوم تھی جیسا کہ اسلیے عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو کہا

جلالت وخشمی کی آیا سنتا ہو ہی اونکی اور کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی وشدت تھی اور وہ مظہر جلال تھی چنانچہ
اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی ڈاڑھی اور بال پکڑ لیی تھی بسبب تقصیر کی کہ کیون منع کرنی گوسالہ پرستی کی نکی پس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان
لانا چاہیی اسپر اور محامل اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیی اسکو **وعن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
عرض علی الانبیاء فاذا موسیٰ ضرب من الرجال کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسی ابن مریم فاذا اقرب
من رایت بہ شبہا عروۃ بن مسعود ورایت ابراہیم فاذا اقرب من رایت بہ شبہا صاحبکم یعنی نفسہ ورایت
جبریل فاذا اقرب من رایت بہ شبہا دحیۃ بن خلیفۃ رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو
لائی گئی میری انبیاء **ف ع** یہ یا تو مسجد اقصیٰ کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت
کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ اور معنی یہ ہین کہ ارواح مین انبیاء کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تھین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکھا مینی
کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور
دیکھا مین نی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکھی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی عروہ بن مسعود ہی یعنی
عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکہتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکھا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا
کہ دیکھی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی یار تمہارا ہی مراد رکہتی تھی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت ؐ مین اور حضرت ابراہیم مین
بہت مشابہت تھی اور دیکھا مین نی جبرئیل ؑ کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکھی مین نی مشابہت مین ساتہ اونکی دحیہ بن خلیفہ ہی
نقل کی یہ مسلم نی **ف ت ع** دحیہ دال کی زبر سی اور کبھی زیر سی پڑہتی ہین یہ صحابہ مشہور مین اور تھی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل ؑ اکثر
انہین کی صورت مین آتی تھی اور اس رویت کی وقت بھی انہین کی صورت مین آئی **وعن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال رایت لیلۃ اسری بی موسیٰ رجلا آدم طوالا جعدا کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسیٰ رجلا
مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس ورایت مالکا خازن النار والدجال فی آیات اراہن اللہ ایاہ
فلا تکن فی مریۃ من لقائہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس رض سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ دیکھا مین نی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ت ع** جعد ضد ہی سبط کی اور معنی جعد کی ہین
بال مڑی ہوئی یعنی گہونگروالی اور سبط بہت سیدہا پس بیان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تھی بلکہ مائل بہ جعد تھی اور حضرت شیخ نی یہ لکہا ہی
کہ جعد بہ جیم اور جزم مین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبھی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر
مراد رکہی ہین یعنی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تھی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی
ت گویا کہ موسیٰ مردون شنوءہ کی سی تھی اور دیکھا مین نی عیسیٰ ؑ کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹھنگنی اور نہ موٹی بہت اور
نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تھا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کی
اور دیکھا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت ؐ نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکہائین وہ
علامتین اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک میں ای مخاطب دیکھنی دریافت آنحضرت کی سی ان لوگونکو
ف ع یہ ابن شارحون نی لکہا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ ؑ کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

چلی یا مکس اوسکی **ت** پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نی کہ کونسا جنگل ہی یہ پس عرض کیا صحابہ نی کہ یہ وادی ازرق ہی فرمایا آنحضرت
نی گویا مین دیکھتا ہون طرف موسی ع کی پس ذکر کیا آنحضرت نی رنگ اونکی سی اور بالون اونکی سی کچھ کہ گویا گندم گون ہین اور جعد جیسا کہ اوپر
گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسی کہ اذان مین کرتی ہین بلند تر آواز کی لیے پکارتی
ہوئی کی آواز بلند اور زاری و فریاد ہی طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسی احرام والی کہتی ہین درحالیکہ گذرنیوالی ہین موسی ع اس جنگل مین کہا
اونہون نی پھر چلی ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ مین ہو یا دو پہاڑون مین پس فرمایا حضرت نی کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہی
یہ عرض کیا صحابہ نی یہ ہرشا ہی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ مین ہی اور یہ شک راوی کا
ہی پس فرمایا حضرت نی گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس ع کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اوپر جبہ ہی پشمین **ف** ح ع کہ تواضع کی لیے پہنتا تھا
یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہ سنت ہی صوفیہ کی اور اونکی تبعین کی علما مین سی مانند کسائی وغیرہ کی **ت** مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما
کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی **ش ع ح** اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سی ہی اور شعائر انبیا سی حالت زندگی مین
اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیے حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت
نہین ہی دار العمل اسکی جواب کئی طرح سی دیی ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی
پس نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑہین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سی جسطرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکھنا خواب مین تہا غیر شب
معراج مین جیسی کہ روایت ابن عمر سی معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ جو کہ اتفاق ہی اوپر حیات
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی لیکن محجوب ہین نظر عوام سی اس حقیقت مین دکہایا اللہ تعالی نی اونکو اپنی حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کی تئین بغیر خواب وغیرہ کی **ت** نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ
عَلٰی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَکَانَ یَاْمُرُ بِدَوَابِّهٖ فَتُسْرَجُ فَیَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهٗ وَلَا یَاْکُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ یَدَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تہی داود علیہ السلام
کہ حکم کرتی زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑھ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتی اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی
ف ح ع یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کتنی تہی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تہی لیکن یہ معلوم ہوا کہ معجزہ اونکی خارج تہا حاصل یہ کہ خرق عادت سی کہ اللہ تعالی
اپنی اچھی بندون کی لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبھی بہت سا زمانہ تہوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تہوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رض سی منقول ہی
کہ رکاب مین پانون رکھتی تہی تا قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہی بالتزم کعبہ سی اور کسی دوسری رکاب مین پانون کتنی اور دوسری رکاب میں پڑھ لیتی **ت**
اور نہین کہاتی تہی داود ع روزی مگر کسب کار ہاتہون اپنی کی سی کہ زرہ بناتی تہی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ وَ
قَالَتِ الْاُخْرٰی اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِکِ فَتَحَاکَمَتَا اِلٰی دَاوٗدَ فَقَضٰی بِهٖ لِلْکُبْرٰی فَخَرَجَتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ
بِالسِّکِّیْنِ اَشُقُّهٗ بَیْنَکُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰی بِهٖ لِلصُّغْرٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تہین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تہی یعنی ہر ایک اون
دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکہتی تہی آیا بھیڑیا پس لی گیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لی گیا بھیڑیا مگر تیری

بیٹی کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح یعنی صدوی عورتوں مین خلاف پڑا کہ ہر ایک کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو
بھیڑیا لیگیا اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک ان دونوں مین سی چھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی کرے ساتھ موجود کی بدلی مفقود کے
یا اور اغراض فاسدہ کی لیے کہتی ہو ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود علیہ السلام کی پاس کہ حکم کریں درمیان انکی پس حکم کیا داود نے
ساتھ اوس بیٹی کی واسطے اوس عورت کی کہ بڑی تھی ف ع ح یا تو اس سبب سی کہ وہ لڑکا اوسکی پاس تھا پس اوسی کی لیے حکم کیا موجب قاعدہ شرع
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہی بہ نسبت غیر قابض کی یا اس لیے کہ وہ مشابہ تھا اوسکی پس باعتبار علم قیافہ کی یہ حکم کیا جیسی کہ کہتی ہیں شافعی یا کسی اور دلیل
سی یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود علیہ السلام کا باجتہاد تھا بوحی نتھا ورنہ اوسکی خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نرکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور
آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی پاس پس خبر دی حضرت سلیمان ع کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان ع نے یعنی اپنی خادموں سی کہ لاؤ میری
پاس چھری دو ٹکڑی کردوں اس لڑکی کو درمیان تمہاری ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دون اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو یہ
امتحان کرنا اون دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا تمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہی ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑی نکر لڑکی کو رحمت کری تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہی یعنی راضی ہوں میں اسپر کہ یہ بیٹا اوسیکا ہی اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوی اور مرجاوی پس حکم کیا سلیمان
نے ساتھ اوس بیٹی کی واسطے چھوٹی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی بسبب پائی جانی قرینہ شفقت و رحم کی اوسمیں اور ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کی دوسری میں اور ظاہر بعد اوسکی بڑی نے اقرار ہی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہی پس اوسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتی ہیں
کہ کیونکر سلیمان ع نے نقض کیا داود ع کی حکم کو باوجود اسکی کہ حکم پیغمبر کا پیغمبر اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتی ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سی بطریق جزم اور قطع کی نتھا بلکہ بطریق احتمال کی تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہی کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہو انکی شریعت میں واللہ اعلم **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُّجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْہِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْہُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَایْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سلیمان نے البتہ صحبت کرونگا
آجکی رات یعنی شب آیندہ نوی بیبیوں سی اور ایک روایت میں ہی سو بیبیوں سی ہر ایک اونمیں سی جنیگی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنی دل میں اور عزم کیا کہ یون کرونگا اور یہ نیت اونکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اوسمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سی
فرشتہ نے یعنی داہنی جانب کی فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکی نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ح یعنی کرونگا میں یہ کام اور ہوگا یہ اگر چاہی خدا تعالی
کہ ہیں چاہی اوسکی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندی کی بغیر اوسکی خواہش کی فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان ع نے انشاء اللہ
یعنی اوسوقت کہ فرشتی نے کہا اور بعد اوسکی بھی نکہا بسبب اسکی کہ بھول گئی ف یہ معنی تو شیخ رح نے لکھی ہیں اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب
اسکی کہ سمجھا کہ زبان سی کہنی کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہی اور لفظ نسی ماند سلم کی اور یہ روایت کیا گیا ہی نون کی پیش
اور سین کی تشدید سی اور یہ احسن ہی یعنی غافل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہی نزدیک ارباب جمع اور ہمت
والوں کی یا ارادہ کیا کسی کا امر بھول گئی ت پس پہری سلیمان سب عورتوں کی پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی ان عورتوں میں سی
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدہا مرد اور قسم ہی اوس ذات کی کہ بقا ہی ذات محمد صلعم کا اوسکی ہاتھ میں ہی اگر کہتی سلیمان انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا مین درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع لیکن
یا لغزش ہوئی حضرت سلیمان سے اور امتحان تہا حق سبحانہ کی طرف سے اونکی لیے اسلیے توبہ کی اور رجوع کی اونہون نے جناب حق مین جیسے کہ قرآن مجید
مین مذکور ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہے یہ کہ کہے کرونگا مین یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکا اور تیمنا اور
اوس کام کی سہل ہونے کی لیے اور یہی حکم قرآن شریف مین ہی ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمان عم کو کمال قوت وشہوت تہی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردون کی لیے اور فقدان اسکا نقصانون مین گنا جاتا ہے
خصوصا حضرات انبیاء علیہم السلام کی لیے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریا علیہ السلام نجارا رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا زکریا نجار **ف** ع یعنی کسب بڑہی کا کرتے اور کہاتے ہاتہ کی کسب سے
اور اسمین اور حضرت داود عم کی حدیث مین کہ جو اوپر گذری دلیل ہی اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سے ہی **ت** نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی بن مریم فی الاولی والاخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات وامہاتہم
شتی ودینہم واحد ولیس بیننا نبی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین
نزدیکتر اور متصل ترین لوگون کا ہون ساتہ عیسیٰ عم بیٹے مریم کی دنیا اور عقبیٰ مین **ف** ح یا آغاز اور انجام مین اسلیے کہ نہین ہے درمیان
آنحضرت کی اور حضرت عیسیٰ عم کی کوئی پیغمبر اور عیسیٰ عم بشارت دینے والے تہے ساتہ آنے آنحضرت عم کی اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرت عم کی تہے
اور آخر زمانہ مین نائب اور خلیفہ آنحضرت صلعم کی ہونگے **ت** انبیاء بہائی ہین ایک باپ سے یعنی سوتیلے اور مائین انکی مختلف ہین **ف** ح تشبیہ دی
ساتہ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سے ہی کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہی اور مشابہت دی اونکی شریعتون کو کہ مختلف اور متعدد
ہین ساتہ ماؤن کی **ت** اصل دین پیغمبرون کا کہ توحید ہی ایک ہی اور عقائد دینی مین سب متحد ہین **ف** ح اگرچہ شرائع اور اعمال مین مختلف ہین
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگون کی اور مناسب احوال اونکی کی **ت** اور نہین ہی درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسیٰ عم کی کوئی پیغمبر
ف ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء مین مشترک ہی اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتہ عیسیٰ کی ہی **ت** نقل کی بخاری
اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین
یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر فرزند آدم کو چوکتا ہی شیطان اوسکی دونون پہلوون مین ساتہ دونون انگلیون اپنی کی جسوقت کہ پیدا کیا جاتا ہی سوای عیسیٰ بیٹے مریم کی
ف ع یعنی بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسیٰ کی کی وانی سمیتہا مریم وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **ت** ارادہ
کیا تہا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰ عم کی پہلوون مین پس چوکا پردے مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح یعنی جہلی مین کہ لڑکی پر ہوتی ہی
اوسکو مشیمہ کہتے ہین اوسمین انگلی چبہوئی اور عیسیٰ کی بدن کو نہین پہونچی اور باب الوسوسہ مین اسکا ذکر ہو چکا ہی اور معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ اور خارج ہین اس سے اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہی سوای اپنے **وعن** ابی موسیٰ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امراۃ فرعون وفضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کامل ہوئی مرد و تہین سے بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہین کامل ہوئین عورتون مین سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ عورت

بیوی فرعون کی ف ع ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیبیاں اکمل اور افضل ہیں سب عورتوں سے کہ سوائے انکی ہیں حتی کہ فاطمہ
اور خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ آئندہ یہ کرتے ہیں کہ مراد عورتوں سے اگلی امتوں کی عورتیں ہیں کہ وہ تینوں یہ دونوں
افضل ہیں اپنے کلام ہو چکی اوتری وحی کی بیچ فضل بکمال اون مطہرات کی یا یہ منفی ہے اوسی بقرینہ اور حدیثوں کی کہ فاطمہ زہرا رضہ کی شان
میں واقع ہوئی ہیں کہ فاطمہ ع سیدۃ النساء اہل الجنۃ اور بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ ع کی میں مریم اور آسیہ کا مستثنی ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ
حدیثیں مختلف اس باب میں آئیں پس یا توجیہیں اور حیثیتیں متعدد رکھتی ہیں یا انکی ساتھ تخصیص عمومات کی قائل ہوں واللہ اعلم اور بیان حدیث
فضیلت عائشہ رضہ کی بلکہ انکی افضلیت کی بیان کی کہ فرمایا ت وفضیلت عائشہ رضہ کی اوپر عورتوں پر مانند فضیلت ثرید کی ہے باقی طعام پر
ف ع مراد عورتوں سے بیان یا تو سب عورتیں دنیا کی ہیں یا عورتیں ذکر کی گئیں یعنی مریم و آسیہ یا عورتیں جنت کی یا عورتیں اوسکے
زمانہ کی یا عورتیں اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کھانے کو کہتے ہیں کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اوسپر ڈالتے ہیں اور عرب میں اس طعام کو
افضل سب طعاموں میں جانتے ہیں بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اوسکی کی اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ تفضیل کی بیچ
عائشہ رضہ اور خدیجہ رضہ اور فاطمہ ع کی پس کہا اکثر نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ رح سے یہ کہ عائشہ رضہ بعد خدیجہ رضہ کی افضل ہیں عالمین کی عورتوں
میں اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ ع افضل ہیں خدیجہ رضہ اور عائشہ رضہ سے اور سوال کئے گئے سبکی سے پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ
فاطمہ ع بنت محمد صلعم افضل ہیں پھر اونکی ماں خدیجہ رضہ پھر عائشہ رضہ ف ت مؤلف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتوں ابن ابی شیبہ کی سے یوں
معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ زہرا ع سیدۃ النساء اہل الجنۃ کی ہیں بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رضہ زن فرعون اور خدیجۃ الکبری رضہ اور خدیجۃ الکبری اور
حضرت عائشہ رضہ سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنی سے کہ فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع افضل ہیں خلفاء اربعہ رضہ سے باعتبار مکرم اور جگر گوشہ
ہونے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رضہ افضل ہیں حضرت فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع سے باعتبار علم و فضل اور
کثرت ثواب آثار خیر کثیر کی بیچ اسلام کی جیسی کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی میں بیان کیا ہے غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات میں سے باعتبار
فضیلت جزئیہ کی آپس میں ایک دوسری پر فضیلت رکھتی ہیں نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تام ہے دوسری پر پس اس صورت میں ت
باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی بستر میں افضل ہیں حضرت فاطمہ زہرا رضہ سے نہ باعتبار فضیلت مکرم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ع ہی کی ساتھ مخصوص ہے آلئی قصیدۃ امالیہ میں لکھا ہے کہ فاطمہ زہرا
بعضی بات میں حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہیں اور آسیہ اور مریم اپنی اپنی زمانہ کی بی بیوں پر فضیلت رکھتی ہیں اور خدیجۃ الکبری رضہ انکا
باعتبار فضیلت رکھتی ہیں کہ پہلی بی بی حضرت کی ہیں اور بہت خدمتگذاری حضرت کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہیں سے پیدا ہوئی وا
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وذکر** حدیث انس یا خیر البریۃ وحدیث ابی ہریرۃ ای الناس اکرم
ابن عمر الکریم ابن الکریم فی باب المفاخرۃ والعصبیۃ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمیں یا خیر البریۃ ہے یعنی یہ ایک اعرابی نے
حضرت صلعم کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہیں اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رضہ کی کہ اوسمیں ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر رضہ کی کہ ابن عبد
الکریم ابن کریم ہے بیچ باب مفاخرت و عصبیت کی کہ اوپر ذکر ہو چکا **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء
وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ہارون العماء ای لیس معہ شئ

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اوسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت نے
کہ تہا عما مین ف ع کہا علما نی کہ عما ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور بعد تقدیر مراد اوس سی
بیان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہین نیچی اوسکی ہوا اور نہین اوپر اوسکی ہوا ف ع کنایہ
ہی سکی طرف کہ نہین ساتہ اوسکی کوئی چیز لیس یا حائل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف دفع توہم مکان کی اسلیی کہ یہ متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ساتہ ہی نی کہا کہ ہم ایمان لائی اوسپر اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ کہان تہا عرش بنا اور اسلیی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہین ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا **وَعَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّونَ هٰذِهٖ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ
وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهٖ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهٖ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلٰى سَمَاءٍ ثُمَّ اللهُ فَوْقَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحا مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہ تہی اور حدیث
ابو ہریرہ کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین ف ع یعنی اوسوقت اور احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کی
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام کرتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کہ اوپر تہتر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ع یعنی اس ہیئت پر کہا طیبی نی کہ مراد تہتر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اسلیی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریای عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ع حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی نیچی
ایک دریا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکرون کی نسبت درمیان کہرون

اونکی کی اور کھرون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش
مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالی ہی اوپر اوسکی
نقل کی یہ ترمذی اور ابوداودنی **ف** ع یعنی باعتبار علو مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار
اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الہی کی کہ وہ فوق سب کی اور ورا کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط
پس معنی یہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات
کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بہی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی متوجہ
کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکہین خاتم رباللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْاَمْوَالُ
وَهَلَكَتِ الْاَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ
بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ شَاْنُ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ اِنَّ عَرْشَهٗ عَلٰى سَمٰوَاتِهٖ لَهٰكَذَا
وَقَالَ بِاَصَابِعِهٖ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَيَئِطُّ اَطِيْطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بہوکی ہوئی اہل
عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالی سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی مین بحرمت
وتعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ کرتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجھپر **ف** ع
یعنی اللہ سی فریاد رسی چاہتی ہین تیرا این کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن بظاہر
لفظ اور عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور شراکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا ہی اللہ تعالی نی
لیس لک من الامر شیئ یعنی تمکو کسی کام مین کچہ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ برا معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی **ت** پس فرمایا آنحضرت نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی اور تعجب کی
مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع ایسی کہ صحابہ سمجہی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت کو غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونمین متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا
اوس گنوار کی طرف **ت** پہر فرمایا افسوس ہی تجکو یعنی جان اس کلام کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ
خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکو امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی افسوس ہی تجکو آیا
جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش الہی اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پر اسطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہلا
اور سمجہانی صورت کی ساتھ انگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اور ہتیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسا کہ زمین پر اور تحقیق عرش
باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابوداود

ف ع یعنی ماجرا یہ ہے عرش بر وقت عظمت حق سے مانند بوجھ پالان کی سوار کی سواری سے کہ بھاری سواری سے چرچراتی بولنی لگتا ہے اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہے بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جناب عظیم الشان ہے اوسکی شفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرایا جاوے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِيْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ أَنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهٖ إِلٰى عَاتِقِهٖ مَسِيْرَةُ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے اونہوں نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن دیا گیا مجکو یہ کہ بیان کروں میں عظمت ایک فرشتہ کی اللہ کی فرشتوں میں سے جو اوٹھانیوالے عرش کی ہیں یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہوں تک مسافت سات سو برس کی ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ** زُرَارَةَ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِيْلَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ سَبْعِيْنَ حِجَابًا مِنْ نُوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِهَا لَاحْتَرَقْتُ هٰكَذَا فِي الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِيْلُ اور روایت ہے زرارہ بن ابی اوفی سے ف ح زرارہ ثقات تابعین سے ہیں قاضی بصرہ کی تھی اور علماء اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سے ہیں ابن عباس اور ابو ہریرہ سے سماع کرتے ہیں ایک روز نماز فجر میں امامت کر رہے تھے آیت فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ھ تہتر میں ولید بن عبدالملک کی زمانہ میں اور ملا علی رح نے کہا کہ کہا مؤلف نے کہ زرارہ صحابہ تھے مری عثمان رضہ کی زمانہ میں ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جبرئیل سے کہ کیا دیکہا ہے تونے اپنے پروردگار کو پس نہایت کانپے جبرئیل ف ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سے اور اسمین دلیل ہے اوپر جنسیت رویت اللہ تعالیٰ کی دار البقا میں اسلیے کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتے آنحضرت لیکن اسمین اختلاف ہے روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالیٰ کی ہوگی یا نہیں پھر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہے پس کانپے جبرئیل ۴ مارے ہیبت کی ت اور کہا اے محمد ؐ بلا شبہ درمیان میری اور درمیان خدا تعالیٰ کی ستر پردے ہیں نور کی ف ع یہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کی کمال سے اور جبرئیل کی نقصان اور حجاب نسبت جبرئیل کی ہے مراد یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہے پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہے کہ جو موصوف ہے ساتھ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہے ساتھ صفت کمال کی پس نہیں حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعیین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہے اور ایک روایت میں ستر ہزار پردے آئے ہیں پس ہو سکتا ہے کہ کنایت کثرت پردوں سے ہو ت اگر نزدیک ہوؤں میں بعض اون پردوں سے یعنی سر انگشت کی قدر جیسے کہ ایک روایت میں ہے تو البتہ جل جاؤں میں اسیطرح ہے مصابیح میں کہ زرارہ سے روایت کی اور نام صحابی کا نہیں ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نے حلیہ میں کہ نام اونکی کتاب کا ہے انس سے اور ہو سکتا ہے کہ زرارہ نے انس سے روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبرئیل یعنی اور باقی جواب ذکر کیا ہے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ إِسْرَافِيْلَ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَيْهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَا مِنْهَا مِنْ نُوْرٍ يَدْنُوْ مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اسرافیل کو اس حال میں کہ صف باندہے ہوئے ہیں اوپر دونوں پاؤں اپنے کی اول مدت پیدایش اپنی سے نہیں اوٹھاتے ہیں اسرافیل نگاہ اپنی ف ع یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہیں اوٹھاتے نگاہ صور سے اور یہ عبارت ہے مستعد اور منتظر ہونی اونکی سے واسطی حکم پھونکنی صور کے کہ شاید ابھی حکم آ جاوے ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالیٰ کی ستر پردے ہیں نور کی کہ حجاب میں نہیں ہے اون ستر نوروں میں سے کوئی

اور یہی مراد اس سے آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتے ہیں سب روز اتوار میانے حکم میں ہی پس نہیں منافی ہی یہ قول اللہ تعالیٰ کی ولقد خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے اوسمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کین چیزین بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی ف ح مسلم مین لفظ نور کا رے سے یا ہے اور یہی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخون مین اور اصول معتمد مین رے سے ہی اور ایک نسخہ مین حرف نون سے ہی آخر مین بمعنی مچھلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن مین پیدا ہوئی ہون ت اور پہیلائی زمین مین جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدم کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدایش اور آخر ساعت دن کی یعنی عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع اسی سبب سے جمعہ نام رکھا کہ پیدایش سب کی اوسمین جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثر دن کی نزدیک وَعَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُہٗ اِذْ اَتٰی عَلَیْہِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا ھٰذَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ ھٰذِہِ الْعَنَانُ ھٰذِہٖ رَوَایَا الْاَرْضِ یَسُوْقُھَا اللّٰہُ اِلٰی قَوْمٍ لَا یَشْکُرُوْنَہٗ وَلَا یَدْعُوْنَہٗ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّھَا الرَّقِیْعُ سَقْفٌ مَّحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَّکْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھَا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَھَا خَمْسُمِائَۃِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَیْنَھُمَا خَمْسُمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ کَذٰلِکَ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَیْنَ کُلِّ سَمَاءَیْنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِکَ الْعَرْشَ وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَاءَیْنِ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِیْ تَحْتَکُمْ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّھَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا تَحْتَ ذٰلِکَ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَھَا اَرْضًا اُخْرٰی بَیْنَھُمَا مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ حَتّٰی عَدَّ سَبْعَ اَرَضِیْنَ بَیْنَ کُلِّ اَرْضَیْنِ مَسِیْرَۃُ خَمْسِمِائَۃِ سَنَۃٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السُّفْلٰی لَھَبَطَ عَلَی اللّٰہِ ثُمَّ قَرَاَ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ قِرَاءَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰیَۃَ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ اَرَادَ لَھَبَطَ عَلٰی عِلْمِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ وَعِلْمُ اللّٰہِ وَقُدْرَتُہٗ وَسُلْطَانُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَھُوَ عَلَی الْعَرْشِ کَمَا وَصَفَ نَفْسَہٗ فِیْ کِتَابِہٖ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئی تھی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہ کہا صحابہ نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا داناتر ہی فرمایا حضرت نی یہ عنان ہی ف ع اوپر گذر چکا ہی کہ عنان عین کی زبر سی نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کی ہین ف ح روایا راویہ کی جمع ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ اوس سے پانی کھینچتی ہین تشبیہ دی ابر کو ساتہ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کھینچ کر زمین مین دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کی کہ شکر نہین کرتی خدا کا ف یعنی کفران نعمت کرتی ہین اور نسبت کرتی ہین مینہ کو طرف گردش ستارون کی کہ کہتی ہین مطرنا بنوء کذا برسائی گئی ہم بسبب فلانی منزل ستارہ کی ت اور نہ پکارتی ہین اوسکو ف ع یعنی نہین یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہین اوس سے کچھ اور نہ عبادت کرتی ہین

اوسکو بلکہ پوجتی ہیں بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی ہو یا وسکو ہ یا کرتی ہ

تیاہی انکو اور عافیت دیتاہی انکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہاری یعنی آسمان عرض کیا اصحاب نے

رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہاری ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سے ... نام

دنیا کا اور بعضون نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چھت ہی محفوظ یعنی اللہ نے نگاہ رکھا ہی اوسکو گرنی سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو

ساتھ گھر کی چھت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنی سی یعنی ساتھ موج کی ہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسی موج معلق ہو ہوا مین ہ

ویسی ہی آسمان بھی معلق ہی بے ستون کھڑا ہوا پھر فرمایا حضرت نے کہ آیا جانتی ہو تم کہ کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور ...

کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان

کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین

ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی ہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرت نے

یعنی دو بار اسیطرح کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور تھی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کا جیسا کہ ہی درمیان آسمان اور

زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی اوپر اس کے عرض کی کہ صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق

سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ

جانتی ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچی تمہاری عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچھ کہ نیچی تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر

فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ کیا ہی نیچی اس زمین کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچی اسکی اور ایک زمین ہی درمیان دونو

زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرت نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اور زمین سی فاصلہ پانسو برس

ف ع اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی لیس یہ جو کہتی ہین کہ طبقی زمین

کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور ساتھی ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف

اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ ہی زمین کی ہی کہ نیچی آنکی ہی اور اور زمینون سی سروکار نہین رکھتی بخلاف

کہ سب سی فیض اور آثار پہونچتی ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد صلعم کی اوسکی ہاتھ مین ہی اگر چھوڑو

رسی طرف زمین کی کہ نیچی سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسی کہ تصریح کیا ہی اوسکو

ترمذی نے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسی کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچی

چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنی اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوی کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ ...

اسی لیی کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تہی مچھلی کی پیٹ مین جیسی کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان

پھر پڑہی آنحضرت نے یعنی استشہاد کی لیی یا ابو ہریرہ نے تقویت حدیث کی لیی یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیی ابتدا

ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیی انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی ...

اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننی والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکھتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب پر چیز کو ...

لیی حماد ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑہنا آنحضرت کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنی سی اللہ پر جا پڑنا اوسکا

اشیاء کی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالیٰ کا سمجھا گیا لفظ وھو بکل شیء علیم سے اور قدرت اوسکی سمجھی گئی ہو الاول
والآخر سے یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ سے اور سکاتا ہے اونکو عدم سے طرف وجود کی اور آخر ایسا ہے کہ سب کچھ فنا ہو جائیگا اور وہ
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا ازہری نی کہ کہا جاتا ہے ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا
غالب ہے کہ سب چیز پر غالب ہے اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہے تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی اور نہین کر
سکتا ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سے اور ایسا باطن ہے کہ ملجا ہے اور ماوای سوا اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی ترجمہ ایمہ
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہ ہے یعنی آثار ان صفات کی سب جگہہ ہین والا یہ صفات حق ہے مکانی سے منزہ ہین
اور خدا ساتہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہے جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالیٰ نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وھو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم ولاتی ہے جہت ومکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہے ظہور سلطان اور علم اور قدرت سے
وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ طُوْلُ اٰدَمَ سِتِّيْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ عَرْضًا رواہ احمد اور روایت ہے ابوہریرہ رض
سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تھا طول قد آدم کا ساٹھ ہاتھ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتھ ف ع ح ذراع زیر ٹہنی
کی سری سے بیچ کی انگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہے لیکن جاننا چاہیے کہ مراد ہاتھ سے آدمؑ کا ہاتھ ہے یا ہاتھ اوس وقت کی لوگون کا اور ظاہر
یہ ہے کہ مراد لوگون کا ہی ہاتھ ہے اسلیے کہ اگر آدمؑ کا ہاتھ مراد ہو تو لازم آتا ہے کہ ہاتھ اونکا ساتھواں حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت بعید ہے
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سے نہایت ہی بعید وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اَوَّلَ
قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيٌّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا
وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ
اَلْفًا اَلرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيْرًا اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کون سا
انبیا مین تھا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تھی آدم فرمایا ہان آدمؑ نبی تھی کلام کیے گئی یعنی فقط نبی ہی نتھی بلکہ نبی تھی کلام
کیے گئی یعنی صحیفی اوتری تھی اونپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سے رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچھ اوپر دس
مین جماعت بہت سے اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سے آیا ہے کہ کہا ابوذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہے شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار رسول اونمین سے تین سو پندرہ بہت سے جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول
مین یہ ہے کہ رسول تو وہ ہے کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی اعم ہے یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکھ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہے اور بسبب اس اختلاف حدیث کی تعیین عدد انبیا سے منع کیا ہے بلکہ
اجمال کہنا چاہیے کہ ایمان لائے ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سے اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخْبَرَ مُوْسٰى بِمَا صَنَعَ قَوْمُهُ فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يُلْقِ الْاَلْوَاحَ
فَلَمَّا عَايَنَ مَا صَنَعُوْا اَلْقَى الْاَلْوَاحَ فَانْكَسَرَتْ رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہہ سے یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہے وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سبب دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تھی

پس نہ ڈالین موسی علیہ السلام نے تختیان کہ اونمین توریت لکہی تہی یعنی بسبب تاثیر کرنے خبر کے اونمین ایسی تاثیر کہ باعث موسیٰ غضب کی کہ جب نہ
تختیون کا جبکہ موسیٰ قوم مین آئی اور آنکہہ سے دیکہا جو کچہ کہ قوم نے کیا تہا یعنی بچہڑا پوجا اوسکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کی پہوٹ گئین
تختیان ف ع یعنی بسبب تندی سے ڈالدینی کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو
جب اونہون نے اختیار کیا کفر و طغیان تو نہ فائدہ انکی کچہہ نہین لیکن ظاہر ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سے جاتا نہین رہا نقل کیا ہی یہ
حدیث احمد نے

باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب بیچ بیان
فضیلتون سردار رسولون کی تحقیق اول ہر جیبہ اللہ کی اور رسالہ ہم اور سکا آنحضرت پر درود بہیجا سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی فضائل حد سے زیادہ ہین اور شمار سے باہر مؤلف نے کچہ اونمین سے لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد
آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد
صراحۃ نہین دریافت ہوا کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سے بنی آدم کی قرن سے قرن کی
ف ع یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سے وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کی باپ اوس طبقہ مین تہی
اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہی جیسے کہ اسمعیل کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشم تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اسی قرن
کہ ہوا مین اوس سے ف ع ح اور مثل بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف مین ساتہ اونکی اہل کرم کی مت کرین
نہ اعتبار دین و ایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی
من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا اونسی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالی نے چن لیا
کنانہ کو اولاد اسمعیل سے اور چن لیا قریش کو کنانہ سے ف ع اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب
نے مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نے اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم تقرش و مشہور ہی کہ
قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت و زور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباس سے صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون کہا کہ قریش اسلیے نام رکہا گیا
مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کوئی مچہلی نہین کہاتی اور اوسپر غالب نہین آتی اور یہی وجہ تسمیہ
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سے بنی ہاشم کو اور چن لیا مجکو بنی ہاشم سے ف ع پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی
اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم
سے اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سے بنی کنانہ کو ف ع شرح السنہ مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبد اللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین یاد رکہنے کو

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمة واول من ینشق عنه
القبر واول شافع واول مشفع رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا
دن قیامت کی **ف ع** یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید تقیید قیامت کی
یہان اسلیے لگائی کہ اوس دن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی۔ یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور
یہان سی آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بہی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا
کہ تفضیل دو تم پیغمبرونکو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اوسکا اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون او ن شخصون مین کہ پہٹی اونکی
قبر یعنی پہلی قبر سی مین ہی اوٹھایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی **ف ع** پس اسمین دلیل ہے
اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اکثر الانبیاء
تبعا یوم القیمة وانا اول من یقرع باب الجنة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن **ف ع** پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت
کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیے حظ وافر ہی اس لیے کہ اکثر
اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام عاصم قاریون مین ت اور مین اول شخص ہونگا کہ کھٹکھٹاونگی دروازہ جنت کا یعنی کہلواونگی دروازہ جنت کا
اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم آتی باب الجنة یوم القیمة
فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواه مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آونگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پھر کہلواونگا مین پس کہیگا
نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کیا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیے پہلی تیری
نقل کی یہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول شفیع فی الجنة لم یصدق نبی من الانبیاء
ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقه من امته الا رجل واحد رواه مسلم
اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین یعنی اپنی امت کی گنہگارون کی
داخل ہونی کی لیے جنت مین یا بلندی درجون کی لیے اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی
مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی
مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر
احسن بنیانه ترک منه موضع لبنة فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الا موضع تلک اللبنة فکنت انا سددت موضع
اللبنة ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین متفق علیه
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچھی بنائی گئی دیوار اوسکی
گرد کی چھوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکھنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تھی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس
اینٹ کی جگہ کہ خالی رہی تھی یعنی وہ خارج تھی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میری دیوار

اور ختم کئے گئے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے پس میں ہوں مثال اوس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا ف
انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتھ ایک محل کی کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے تھے
ہو لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کی وجود با جود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الانبیاء من نبی الا قد اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ
البشر وانما کان الذی اوتیت وحیا اوحی اللہ الی فارجو ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیامۃ متفق علیہ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے وہ مقدار کہ اوسکے
ایمان لاسکے اوس پر بشر ف ح یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہیں کیا ہے لیکن اونکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر
منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسیٰ کو عنایت ہوا کہ اوس وقت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب
مردونکو زندہ کرنا اور کوڑھی اور اندھے مادرزاد کو اچھا کرنا حضرت عیسیٰ کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا
عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کے وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تھا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت
کہ سب اگلے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہا ت اور بیشک ہے وہ چیز جو میں دیا گیا ہوں وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ میں اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس
رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روے تابعوں کی قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی میرے تابعدار سب سے
اعلی کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکھے ایمان لاوے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطھن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شھر وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا
فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ
وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھ سے فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت
یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنوں پر بسبب پیدا کرنے ڈر کے اونکے دلوں میں ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ میں اور اونمیں ہو
اور پھر مارے رعب کے بھاگتے ہیں اور گھبراتے ہیں اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہے ف ح یعنی سوائے حمام
کی کہ اوسکا پہلے ذکر ہو چکا جس جگہ چاہیں نماز پڑھ لیں جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوائے ایک جگہ معین کے
کہ عبادت خانہ اونکے تھے نماز درست نہ تھی اور آگے سوائے پانی کی طہارت نہ ہوتی تھی اب ہمارے لئے درصورت عذر شرعی کے تیمم کرنا مٹی پر جائز ہے
فرمایا پس جو شخص کہ میری امت میں سے کہ اوسپر نماز واجب ہوا اور وقت آجاوے اور پانی ملے نہیں تو تیمم کرے اور پڑھ لے اوسی جگہ اور حلال
کی گئی میرے لیے لوٹ کفار کی اور نہ حلال کی گئی کسی کے لئے مجھ سے پہلے ف ح یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہ
کرتی پھر آگ آسمان سے آکر جلا جاتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو مختص لوٹنے والوں کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کے لیے مخصوص تھا پانچواں
حصہ غنیمت کا اور صفی یعنی لوٹ میں سے جو چیز اچھی معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے لیتے ت اور دیا گیا مجھکو
شفاعت عظمیٰ عامہ کو کہ شامل ہے تمام مواضع شفاعت کو جیسے کہ باب شفاعت میں گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھ سے پہلے اپنی ہی قوم کی

دوسرے اس مین بھیجا گیا طرف تمام لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف بعد کو ہی ہو لیکن تعرض جن کا کیا **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَّاُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فضیلت دیا گیا مین پیغمبرون پر ساتھ چھ خصلتون کی **ف** ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اجتماعیت مین فضائل آنحضرت کی کہ وہ تمام آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین بلکہ بعضی انمین سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہی **ت** اور دیا گیا مین کلمے جامع **ف** ح یعنیکلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسے انما الاعمال بالنیات و من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ الی غیر ذلک من المتشابہات اور مانند اسکی کہ ہر ایک بہت سی معنون کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نے ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالیٰ نے جمع کیے ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور دوسرے روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اور مین اختصار کلام اول ہی معنی پر دلالت کرتی ہی **ت** اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنے کی ساتھ اور حلال کی گئین میری لیے غنیمتین اور کی گئی میری لیے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی وحی منقطع ہوئی اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی بھی نہ ہوگا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسیٰ کا اترنا بھی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہوگا **وعن** ~~ہ~~ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَیْتُنِیْ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی کنجیان پس رکھی گئین میری آگے **ف** ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کی لیے اور انکی امت کی لیے فتح ہونا شہرونکا اور خزانونکا نکالنا یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَیَبْلُغُ مُلْکُهَا مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْیَضَ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ رَبِّیْ لِاُمَّتِیْ اَنْ لَّا یُهْلِکَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّیْ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اِذَا قَضَیْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا یُرَدُّ وَاِنِّیْ اَعْطَیْتُکَ لِاُمَّتِکَ اَنْ لَّا اُهْلِکَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَّاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰی اَنْفُسِهِمْ فَیَسْتَبِیْحَ بَیْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَیْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰی یَکُوْنَ بَعْضُهُمْ یُهْلِکُ بَعْضًا وَّیَسْبِیْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے سمیٹ دیا میری لیے زمین یعنی اوسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کی کر دکھایا پس دیکھا مین نے اوسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچیگی اوسکی بادشاہی اوس مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میری لیے زمین سی یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہووین اور تصرف کرین اور دیے گئی میری لیے دو خزانے سرخ اور سفید **ت** ع یعنی سونے اور چاندی کی یعنی ایک تو کسریٰ کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور ایک قیصر کا خزانہ کہ جو بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی **ت** اور بیشک مین نے مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیے کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کی

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے اونپر دشمن سوای مسلمانون کی یعنی کافر کا سبب جماعت باقی ایدنکی کی جمع ہونیکی بعد سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہ اونکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میری رب نے اوی محمد جب حکم کرون مین کسی امر کا پس بلا شبہہ رد نہین پہرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کی لیے یعنی امت اجابت کی یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتھ قحط عام کی اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانون کی پس ہلاک کرے وہ جگہ اونکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہوون اونپر وہ لوگ کہ زمین کی تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کی جمع ہون اونسی لڑنی کی لیے یہانتک کہ ہوین تیری امت مین سے بعضی کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضی بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی کافرون کو اون سب پر غلبہ اور تسلط سارا ملک اسلام لے لینے کی نہ ملیگی لیکن تیری امت آپسمین لڑائی کرے اور بعضی بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضای ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوی وَعَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهٗ وَدَعَا رَبَّهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَاَلْتُ رَبِّيْ ثَلٰثًا فَاَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يُهْلِكَ اُمَّتِيْ بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيْهَا وَسَاَلْتُهٗ اَنْ لَّا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری بنی معاویہ کی مسجد پر وہ ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اور ایک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کی باہر ہی ت پس آگئی آنحضرت مسجد مین اور اوسمین پڑہین دو رکعتین اور ہمنی بھی پڑہین حضرت کی ساتھ اور دعا مانگی آنحضرت نی اپنی رب سی بڑی دعا یعنی بڑی دیر تک التحیات مین مانگی یا سجدہ وغیرہ مین اور ظاہر دوسرا ہی پھر فارغ ہوئی نماز و دعا سی پس فرمایا کہ مانگین مین نی اپنی رب سی تین چیزین سو عنایت کین اوسنی مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نی اپنی پروردگار سی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط عام کی سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نی یہ کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ ڈوبنی کی یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوی عذاب سی جیسی کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سی سو یہ بھی عنایت ہوئی مجھی اور مانگا مین نی یہ کہ نہ گروانی آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ح اس جگہ سی معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی قبول نہین ہوتی ت نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ اَخْبِرْنِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرٰىةِ قَالَ اَجَلْ وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرٰىةِ بِبَعْضِ صِفَتِهٖ فِي الْقُرْاٰنِ يٰاَيُّهَا اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّيِّيْنَ اَنْتَ عَبْدِيْ وَرَسُوْلِيْ سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَّلَا سَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَّقْبِضَهُ اللّٰهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيَفْتَحُ بِهَا اَعْيُنًا عُمْيًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ نَحْوَهٗ وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ فِيْ بَابِ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ کہا اونہون نی کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی کہا مین نی مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سی کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ح ع ظاہرا عبد اللہ بن عمرو نی توریت یا آنحضرت سی یا بعضی اہل کتاب سی جو ایمان لائی تہی سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تہی اہل علم و کتاب سی کہ عالم تہی اگلی کتابون کی اور وہ اونکو جانتی تہی آنحضرت کی صفتین اور یہ بہی کثیر الاحادیث ہین جیسی ابوہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نی ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی جو توریت مین ہین خدا کی قسم بیشک صفت کیی گئی ہین آنحضرت توریت مین ساتھ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین

بستی ہیں مجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوشخبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ
امیون کی **ف** مراد امیون سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکھنا اکثر نہین جانتی تہی یا ایسی کام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیگئی ہی
تخصیص عرب کی ایسی ہی کہ آنحضرت اونہین مین سی ہین اور اونہین مین مبعوث ہوئی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ مراد
لیجاوی او سے آفات نفسانی سی مراد لیجئیں تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ دینی کا
قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وماکان اللہ لیعذبہم و
انت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہی ہمارا اور میرا بہی محمد ہی کہ بندگی حاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف نبی لیی
تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کا بار اپنی توفی مجہی سونپی اور عملا اپنی زور اور طاقت پر بہروسا کیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور
نہیں چلانی والا بازارون مین **ف** تخصیص بازارون کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور وغوغا بہت ہوتا ہی **ت** اور نہین دور کرتا بدی کی تا
بدی سی جو اوسکی ساتھ برائی کرسے وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور مٹا دیتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی
اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدھا کری اور ہدایت کری بسبب اونکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتھ اسطرح کی کہیں نہیں کوئی معبود
مگر اللہ اور یہانتک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمۂ طیبہ کی آنکہیں اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہ سمجہیں اور نہ یاد کہیں گویا غلاف اور پردہ
مین ہیں نقل کی یہ بخاری نی بیچ عطاء بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطاء بن یسار سی اوسنی عبداللہ بن سلام سی مانند اوس
حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطاء سی اوسنی عبداللہ بن عمرو سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ
نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فصل دوسری **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً فَاَطَالَھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْھَا قَالَ اَجَلْ اِنَّھَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَّرَھْبَۃٍ وَاِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْھَا ثَلٰثًا فَاَعْطَانِیْ ثِنْتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَۃً سَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِھِمْ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَھُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا اصحاب نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسی
دراز نماز فرمایا ہان اسواسطی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی آپین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا
تہا ایسی نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین اوس مین تین حاجتین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی مجکو
ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتھ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ انپر کوئی بلا ایسی
نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جائین پس دی مجہی یہ دعا مانگا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری انپر دشمن کو سوای انکی یعنی کفار کو غلبہ کلی
نہ دی ایسی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور بول بالا کفر کا چاہتی ہین اور آپس کی دشمنون سی یہ بات نہین ہوتی پس یہی دی مجکو اور چاہا مین نی کہ نہ چکہاوی
اونکی بعضون کو بعضون کا عذاب یعنی آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک کرین ایک دوسریکو پس منع کی مجکو نقل کی ترمذی اور نسائی نی **وَعَنْ**
اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَجَارَکُمْ مِّنْ ثَلٰثِ خِلَالٍ اَنْ لَّا یَدْعُوَ عَلَیْکُمْ نَبِیُّکُمْ فَتَھْلِکُوْا جَمِیْعًا وَاَنْ لَّا یَظْھَرَ اَھْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی اَھْلِ الْحَقِّ وَاَنْ لَّا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَۃٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ

سے روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزوں سے ایک
نہ بد دعا کرے تم پر نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم جیسے یعنی جیسے پیغمبروں نے کی دوسری یہ کہ نہ غالب ہوویں اہل باطل اہل حق پر یعنی کافر
ہوں اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا سکیں گے چنانچہ حاکم کی روایت میں ہے حضرت عمر رضی سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
گروہ میری امت میں سے غالب ہے کا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت میں ہے ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سے کہ ہمیشہ رہے گا
میری امت میں سے قائم اللہ کے حکم پر نہ ضرر پہونچا سکے گا انکو مخالف انکا ت تیسری یہ کہ امت میری ساری نہ جمع ہو گمراہی پر ف یعنی
اسپر کہ اجماع حجت ہے اور اجماع سے مراد ہے ہر زمانے کے مجتہد عالموں کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عوف بن
مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ہذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوہا رواہ ابو داود
اور روایت ہے عوف بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں ایک تلوار اس امت کی
اور دوسری انکے دشمنوں سے ف ح تورپشتی نے کہا اسکے معنی یہ ہیں کہ حق تعالیٰ اس امت پر دو تلواریں جمع نہ کرے کہ واقع ہو اس سے ہلاک [illegible]
بلکہ جب امت آپس میں لڑائی کرے تب خدا تعالیٰ کافروں کو مسلط کرے کہ آپس کی لڑائی سے باز آئیں اور طیبی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وعدہ کیا خدا تعالیٰ نے
کہ نہ اکٹھا کرے اس امت پر دو لڑائیاں ساتھ کہ آپس میں بھی لڑائی کریں اور کافروں سے بھی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم ت نقل کیا یہ
ابو داود نے **وعن** العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی
فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم
جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا رواہ الترمذی
اور روایت ہے عباس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی غصہ میں بھرے ہوئے پس گویا کہ عباس نے سنا تھا کہ فروں کا
کچھ طعن ف ح آنحضرت کی شان میں کہتے تھے آنحضرت سے زیادہ مستحق تھے ساتھ نبوت کے کبرائے عرب پس آنحضرت نے چاہا کہ اپنی شان اور بزرگی
کریں تو جانیں کہ کیا بڑی ہے شان انکی اور بزرگ ہیں نسب میں اور بہتر ہیں اور احق ہیں اوروں سے ت پس کھڑے ہوئے منبر پر آنحضرت پھر فرمایا
کون ہوں میں جانتے ہو تم پس کہا صحابہ نے آپ رسول خدا کے ہیں فرمایا آنحضرت نے یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کے لیے کہ میں
محمد ہوں بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑے اور شریف اور مشہور تھے عرب میں تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کی خلقت
یعنی جن و انس پس مجھے کیا بہترین خلقت میں کہ انسان ہیں پھر کیا آدمیوں کو دو فرقے یعنی عرب اور عجم پس کیا مجھکو انکے بہترین فرقہ میں کہ
عرب ہیں پھر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجھکو انکے بہترین قبیلہ میں کہ قریش ہیں پھر کیا قریش کو گھرانہ گھرانہ پس کیا مجھکو انکے بہترین گھرانوں
میں کہ گھرانہ ہاشم کا ہے سو میں بہترین عرب یا بہترین آدمیوں کا ہوں ذات و حسب میں اور بہترین انکا ہوں گھرانے اور نسب میں نقل کی یہ
ف ح پس مستحق زیادہ ہوں میں سب میں ساتھ نبوت کے اور کتاب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل
سے معلوم ہوتا ہے اور یہ بزرگی نبیوں کے لیے لازم رکھنا انکے گمان پر کہ کہتے تھے کیوں نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمائے عرب پر [illegible]
نبوت فضل خدا کا ہے سبب اور نسب پر موقوف نہیں جیسا کہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما **وعن** ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی

قال

قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا اونھون نی کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کب آپ کی لیے نبوت
ثابت ہوئی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو مامور ہوئی فرمایا ثابت ہوئی میری لیے اوس حال مین کہ آدم درمیان روح اور بدن کی تھی ف ع
یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تھا بی جان اور معنی یہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی کی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی ت نقل کی یہ ترمذی نے
وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ
آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبِشَارَةُ عِيسَى وَرُؤْيَا أُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْنِي وَقَدْ
خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهِ سَأُخْبِرُكُمْ إِلَى آخِرِهِ
اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکھا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا
نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہوا اوس حال مین کہ تحقیق آدم البتہ پڑی ہوئی تھی زمین پر اپنی مٹی گوندھی ہوئی مین ف ع طینۃ گوندھی ہوئی مٹی
اور خلقت اور جبلت کی بھی معنی آئی ہین یعنی لکھا گیا مین خاتم النبیین اوس حال مین کہ آدم درمیان آب و گل کی تھی یعنی پتلا اونکا بن رہا تھا
بن نہ چکا تھا اور روح اوسمین پھونکی نہ گئی تھی بیان کرتی ہین علما کہ آنحضرت کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الٰہی ہی تو سب انبیا کی
نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوس وقت کہاں جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون
مین جیسا کہ وارد ہی لکھنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حور عین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختون کی
اور درخت طوبی کی اور فرشتون کی آنکھون اور بھوون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت کی بیچ تھی روحون مین کہ اونکو تربیت
کرتی تھی جیسا کہ اس عالم مین ساتھ بدن شریف کی مربی بدنون کی تھی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم ت
اور اب خبر دون مین تمکو ساتھ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور عالی قدری
میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونھون نی وقت بنائی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیے چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم
اسپر دلالت کرتی ہی ت اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسیٰ کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکھنا میری ماں کا ہی کہ دیکھا اونھون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد ہو دیکھنا
دیکھنی سی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ
آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا کہ کہہ پناہ دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت
تھی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکھا تھا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجھی حمل ہی سید اس
امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکھنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکھی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر
یہ قول حضرت کا ت اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کی لیے ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیے اوس نور سی محل شام کی ف ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی
کہ آنحضرت کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گھر نمایان ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت
نبوت مابین مشرق اور مغرب کی اور مضمحل ہوگی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی ت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد
اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض ولا فخر رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابو سعید سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے کہ میں بہترین اولاد آدم ہوں قیامت کے دن اور فرمایا کہ نہیں کہتا میں یہ از راہ فخر کے اور اترانے کے ف ع
بلکہ واسطے شکر اور بیان کرنے نعمت پروردگار کے اور بجالانے حکم پروردگار کے کہتا ہوں کہ فرمایا ہے واما بنعمۃ ربک فحدث اور یہ بھی کہتا ہوں
کہ لوگ میری قدر پہچانیں اور اعتقاد کریں اور عمل کریں بمقتضا ہے اوسکے توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کے اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتھ میں
ہے یعنی میری تعریف میں اور میری قیامت کے مقام محمود میں نیزہ حمد کا ف ح اور نہیں فخر سے کہتا میں مراد نام و حمد کا اور یگانہ ہوا آنحضرت کا حمد میں
ہے اوس خلائق پر اور عرب شہرت کے مقام میں نیزہ کھڑا کرتے ہیں اور آنحضرت کو حمد کے ساتھ نسبت ہے خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہے
اور صاحب مقام محمود ہیں اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی میں خدا کی حمد کہتی رہتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود
ہونگے اور حمد الہی کے ساتھ دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے جیسا کہ شفاعت میں گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہیں کوئی پیغمبر قیامت کے دن
کیا آدم اور کیا سوا اوسکے مگر میری نیزہ کے نیچے آوینگے اور پناہ ڈھونڈہینگے اور میری تابع ہونگے ف ع اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ
آنحضرت کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہوں اور سرداروں کے لیے ہوتا ہے اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور میں اول ہوں اونکا
کہ پھٹے اوسی زمین یعنی اول قبر سے میں ہی نکلونگا اور نہیں مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہے فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہے نقل کی یہ ترمذی نے

وعن ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج حتی اذا دنا منہم سمعہم
یتذاکرون قال بعضہم ان اللہ اتخذ ابراہیم خلیلا وقال اخر موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ
وقال اخر آدم اصطفاہ اللہ فخرج علیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراہیم خلیل
اللہ وھو کذلک وموسی نجی اللہ وھو کذلک وعیسی روح اللہ وکلمتہ وھو کذلک وآدم اصطفاہ اللہ وھو کذلک
الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ تحتہ آدم فمن دونہ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع
یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیہا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر رواہ الترمذی والدارمی

اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ بیٹھے تھے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں میں سے نکلے آنحضرت گھر سے یہاں تک کہ جب نزدیک ہوئے
اونسے سنا اونکو کہ آپس میں ذکر کرتے ہیں کہا اونکے بعضوں نے کہ ابراہیم کو اللہ نے پکڑا دوست اور دوسرے صحابیوں نے کہا کہ موسیٰ سے خدا تعالی نے
باتیں کریں اور اوروں نے کہا پس عیسیٰ کلمہ ہیں خدا کے کہ ایک کلمہ کن کے ساتھ بے اسباب مقرری کے پیدا ہوئے اور پنگوڑے میں باتیں کرنے لگے یعنی
لوگوں سے اور روح ہیں خدا کے کہ خدا نے روح الامین کو اونکی ماں کے پاس بھیجا اور پھونک ماری اور اوس سے عیسیٰ پیدا ہوئے اور بہی اونکی
روحانیت کے آثار اتنے ظاہر ہوئے کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور کہا اوروں نے آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نے کہ اونکو نام سب چیزوں کے سکھائے
اور فرشتوں سے سجدہ کروایا اصحاب ان نبیوں کا ذکر کر رہے تھے اور تعریف کر رہے تھے پس یکایک آگئے اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا
کہ تحقیق سنا میں نے تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کے ہیں اور ہیں وہ ایسے ہی بیشک خدا کے دوست خاص اور موسیٰ ہمراز ہیں
خدا کے ہیں اور وہ بھی ہیں ایسے ہی اور عیسیٰ خدا کے کلمہ ہیں اور روح اوسکی اور وہ بھی ایسے ہی ہیں اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نے اور وہ بھی ایسا
ہی ہیں برحق خبردار ہو اور میں حبیب خدا کا ہوں اور نہیں فخر سے کہتا ہوں ف ح اور کہا ہے علماء نے کہ حبیب وہ دوست ہے کہ مقام محبوبیت میں
پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہے اگرچہ انبیاء اور رسول بلکہ تمام ایمان والے بھی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کے ہیں لیکن اس جگہ کمال

اور خاص قدیمون مین ہی انتہی آقہ ملا علی قاری نی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور شرح یہ دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرتؐ کا محبوبیت تھی درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ت ترجمہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدمؑ اور آدمؑ کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو حلقی ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرینگی پس کھولیگا خدا تعالی اسپر کہ بیچی
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کھولنیکا اور مجکو اندر لیجانیکا اور حالانکہ میری ساتھ فقیر مسلمان ہونگی
اور نہین فخر ف یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس سی نہ غیر اوسکی سی اور تعریف کی
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو جب مال نہووی پاوی اور خرچ کرنا ہو جب ملی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غنائی نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکھی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر باز رکھتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیی حق تعالی نی انبیا و اولیا کی لیی مقرر رکھی اور اور دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیا ہین **وعن** عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الاخرون ونحن السابقون یوم القیمۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ
وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیمۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم
بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی ت اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچھی
آخر مین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اس سی بیان واقعی ہی وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دنیا مین اور میری ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد و محمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجھسی نیکی یعنی کثیر کرامت کی حق مین امت میری اور پناہ مین رکھا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کر ڈالیگا اونکو ساتھ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکھیڑ ڈالیگا اونکو
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کر ڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
دارمی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع ومشفع
ولا فخر رواہ الدارمی ت اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کھینچنی والا رسولون کا ہون یعنی مین آگی چلونگا اونکی اور وہ بھی پیچھی میری آئینگی بہشت کی
یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیون کا اور نہ کچھ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور نہ فخر سی کہتا ہون
نقل کی یہ دارمی نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا
وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ت اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول نکلو

لوگون سی نکلنی والا ہونگا قبرون سی جب اوٹہائی جاوینگی قبرون سی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا
خطبہ پڑہنی والا ہونگا جس وقت چپ رہین گی وہ **ف** یعنی عذر کرنی سی اور متحیر ہونگی اور کلام نکرسکین گی اوسوقت مین اونکی طرف سی ثنا
بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی اپنے مین ہی اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین ثنا اور کوئی حق کہ بڑی بڑی انبیا ایسی ثنا کرونگا کہ
کی ایسی ثنا کرنی اوسکی ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سوائی میری ایسی حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی
ہذا یوم لاینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین **ت** مین خوشخبری دینی والا ہون مومنون کو
شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہو وین **ش** **ح** یعنی جب غالب ہوا و پر نا امیدی اللہ کی رحمت سی بسبب غلبہ خوف کی
اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ بوجہ جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسی کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی **ت** بزرگی اور بزرگی کو
اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میری ہاتہہ یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتہہ مین میری ہوگا
اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کی نزدیک تشخصوصا اوسدن گرد پہرین گی میری اور خدمت کرین گی میری ہزار خادم
گویا کہ وہ خادم انڈی مین ہین پوشیدہ **ش** **ح** تشبیہ دی حورونکو ساتہہ املون شتر مرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سپیدی
مین کہ مخلوط ہو ساتہہ تہوڑی سی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بعض کہون سی موتی
سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہونچنی سی حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظرون سی اور ہاتہہ
پہونچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی یعنی جیسی موتی بکہری ہوئی
خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاُکْسٰی حُلَّۃً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّۃِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ یَّمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ اَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ
الْمَقَامَ غَیْرِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ جَامِعِ الْاُصُوْلِ عَنْہُ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ فَاُکْسٰی
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سی پس کہڑا ہونگا
عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہووی اوس مقام مین میری سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابو ہریرہ سی یہ عبارت
زیادہ ہی کہ مین پہلا اون شخصونکا ہون گا کہ پہٹی اوسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَۃَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْوَسِیْلَۃُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَۃٍ فِی الْجَنَّۃِ لَا یَنَالُہَا اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ وَّاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَنَا ہُوَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیے وسیلہ **ف** یعنی جو کہ نوگ بعد
اذان کی دعا مین یہ دعا مانگو اما آنحضرت کا امت سی وسیلہ اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا لیے کہ فائدہ پاوی
امت اور ثواب اوسکی سبب یا رہنمائی امت کی لیے کہ مانگی ہر ایک اونمین سی اپنی یار کی لیے دعا **ت** کہا صحابہ نی یا رسول اللہ کیسی ہی وسیلہ
فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت میں نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہوؤنمین وہ مرد **ش** **ح** یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور بامر یہ
ہی لدگاہ خداوندیکا ورنہ متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین **ت** نقل کیا یہ ترمذی نی **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَۃِ کُنْتُ اِمَامَ النَّبِیِّیْنَ وَخَطِیْبَہُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِہِمْ غَیْرَ فَخْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود مین اور خطیب اونکا یعنی جب وے چپ ہونگی مین اونکی طرف سی کلام کرونگا جیساکہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر
فخر کی کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیی دوست و نزدیک ہی نبیون مین سی اور تحقیق میری
دوست اور قریب باپ میری اور دوست میری پروردگار کی یعنی ابراہیم ہین پھر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی آیت
کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکی ساتھہ ابراہیم کی البتہ وہ ہین کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ مین اور بعد اونکی اور یہ ہی یعنی
آنحضرت کہ اسوتہی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت مین اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانون کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بہیجا مجکو
واسطی تمام کرنی اچہی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کی یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی کی اخلاق
باطن اور افعال ظاہر مین نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلاۃ اذا جاء وقتہا یتازرون علی انصافہم ویتوضؤن
علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلاۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی
النحل ہذا لفظ المصابیح ورواہ الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون مین سی اور اہل کتاب
کی عالمون مین سی ہین نقل کرتی ہین توریت سی کہ لکہا ہوا پاتی ہین یعنی توریت مین کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہین درشت خو
نہین سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور بدلا نہین لیتا ساتہہ برائی کی برائی کا ولیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدایش مکہ مین ہی
اور جگہہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام مین ہی **ف ع** بادشاہی سی مراد ہی دین ونبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت مین
اکثر اور بیشتر اوس ملک مین زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان مین ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی کی
اور ایام خلافت اونکی کی شام مین ہوگی جیساکہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی **ت** اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی
خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی مین یعنی بہرحال حمد و شکر کرینگی وہ خدا کی ہر منزل مین یعنی جس
مکان مین منزل پکڑین اور اوترین یا ہر پست مکان مین نیچی اوترتی وقت بقرینہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی چڑہتی
چڑہین گی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی **ف ع** یعنی اوسکی طلوع وغروب وزوال کا دہیان رکہینگی نماز وعبادت کی وقتونکی لیی
اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندونمین وہ ہین کہ جو خیال رکہتی ہین سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی **ت** ادا کرینگی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہین اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرین ستر عورت مین
یا مراد یہ ہی کہ آدہی پنڈلیون تک پہنین اور وضو کرین اپنی اطراف پر یعنی ہاتہہ اور پانون اور منہ پر یعنی پورا وضو کرین آواز کرنیوالا اونکا آواز کری

آسمان و زمین کی درمیان یعنی بلند ان کسی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی مین اور صف اونکی نماز مین برابر ہی یعنی برابر کھڑی ہوتی ہین کافرون سی لڑنی کو اور نماز مین بھی برابر جماعت کرتی ہین شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی مین جیسی شہد کی مکھی کی آواز یعنی منا سا ہی کی ہین اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغیر کی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَاةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا لکھی ہوئی ہین توریت مین صفتین آنحضرت کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی آنحضرت کی ساتھ اونکی حجری مین کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویون مین سی ہین تحقیق باقی رہی گھر مین یعنی عائشہ رض کی حجری مین کہ جہان آنحضرت ہین ایک قبر کی جگہ یہ نقل کی ترمذی نی **ف** ع عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی مین ان باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی دفن کا وہان اور میسر آنا اوسکا یہی ہی اور خبر دی ہی بہتون نی جو کہ حجرہ شریف مین داخل ہوئی ہین کہ دیکھین اونہون نی تین قبرین آگی پیچھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اوس سی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور سر عمر رض کا مقابل پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو مین عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد ٹھہرنی اپنی کی زمین مین حج کرینگی اور وہان سی پھر آوینگی اور درمیان مین مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹھا کر لیجاوینگی مدینہ مین پس دفن کیی جاوینگی حجرہ شریفہ مین حضرت عمر رض کی پہلو مین پس ہونگی وہ دونون صحابی بیچ مین دو نبیون کی علیہم الصلوۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِينَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوا وَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَشَاءُ الْآيَةَ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا اونہون نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتون پر کہا لوگون نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت کو آسمان والون پر کہا ابن عباس رض نی کہ یون فضیلت دی کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتون کو یہ کلام اور جو کوئی کہ کہی فرشتون مین سی تحقیق مین معبود ہون خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی مین دینگی ہم دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہین ہم ظالمون کو جو حد سی گذرین **ف** ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتون کی لیی اسطرح کا سخت اور دبدبہ اور تیزی کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اونپر عذاب سخت **ت** اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق ہمنی کھولدی تیری لیی دروازی برکتون اور بزرگیون کی صاف کھولدینا کہ سمجھ اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری جو پہلے گذری اور جو پیچھی آوین **ف** ح اس آیت مین تاویلین بہت ہین اور سب توجیہون مین یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور رحم کا ہی لیکن کہ گناہ ہون آقا جب غلام سی خوشی ہوتی ہین تو کہتی ہین یعنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھ پر مواخذہ نہین اگرچہ وہ غلام بی گناہ ہو **ت** کہا لوگون نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہین بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

دیا اللہ تعالی نی حضرت محمد صلعم کی لیی اور نہین بہیجا ہمنی تجکو مگر تمام لوگون کی لیی پس رسول کیا اللہ تعالی نی آنحضرت کو جن اور آدمیون کی طرف
ف: اور نہ منع کرنا آدمیون کا آیت مین اسلیی ہی کہ وہ اشرف المخلوقات مین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیون کی ہی نہ تخصیص عرب کی کیونکہ
بعضی اہل کتاب کہتی تہی بالخصوص عرب کی واسطی ہی اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیی کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بہی **وعن ابی ذر**
الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا اباذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء
مکة فوقع احدهما الی الارض وکان الآخر بین السماء والارض فقال احدهما لصاحبه اهو هو قال نعم قال
زنه برجل فوزنت به فوزنته ثم قال زنه بعشرة فوزنت بهم فرجحتهم ثم قال زنه بمائة فوزنت بهم فرجحتهم
ثم قال زنه بالف فوزنت بهم فرجحتهم کانی انظر الیهم ینتثرون علی من خفة المیزان قال فقال احدهما
لصاحبه لو وزنته بامته لرجحها رواهما الدارمی اور روایت ہی ابوذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنی کہ
تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوذر آئی میری پاس دو فرشتی اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اترا
ایک اون فرشتون مین سی زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نی اون دو مین سی اپنی یار کو کیا وہ یہی ہی یعنی یہ
وہی پیغمبر ہی کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالی نی کہ میرا ایک پیغمبر ہی اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نی ہان وہی ہی کہا اوس ایک نی اپنی یار سی کہ تول انکو
اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتہ ہمکی امت مین سی پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتہ سو غالب آیا مین اوسپر پہر کہا تول ہمکو دس مرد کی ساتہ پس تولا گیا
اونکی ساتہ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول ہمکو سو مرد کی ساتہ پس تولا گیا مین اونکی ساتہ سو اونپر بہی غالب ہوا پہر کہا تول ہمکو ہزار کی ساتہ پس
تولا گیا مین اونکی ساتہ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونی سی
یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسی معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نی پس کہا ایک نی
اون دونون مین سی اپنی یار سی کہ اگر تو انکو تولی اونکی ساری امت کی ساتہ تو بلاشک غالب آوی یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوة الضحی ولم تؤمروا
رواه الدارقطنی اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی
یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہرصورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم
امر نہین کیی گئی اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہی نقل کی یہ دارقطنی نی

باب اسماء النبی وصفاته صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمون اور صفتون کا جاننا چاہیی کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور
انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہی اور یہ نام آپکی دادا عبدالمطلب نی رکہا اور جب اونسی
کہا کسینی کہ تمنی اپنی بیٹی کا نام اپنی آبا اور اجداد کی نام پر کیون نرکہا اور یہ نام ہرگز تمہاری قوم مین نہین ہوا اونہون نی کہا یہ نام اسکا مین نی
اس امید پر رکہا ہی کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوی اور ایک روایت مین ہی کہ تا خدا تعالی آسمان مین اوسکی تعریف کری اور لوگ زمین مین اور
آیا ہی کہ عبدالمطلب نی خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سی نکلی ہی کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہی اور ایک طرف مشرق مین اور
ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہی کہ ہر پتی پر اوسکی نور ہی اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب لوگون سی
کہا اونہون نی تعبیر دی کہ اونکی پشت سی ایک شخص ایسا پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابعدار ہون اور تعریف کیا جاوی وہ آسمان و زمین مین

محمد نام رکھا اور سا آنحضرت کی والدہ آمنہ نی بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی تجھکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکھیو
اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت کی پیدا ہونی سی پہلی کسیکا یہ نام نہ تھا جب اہل کتاب نی خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووی اور نام اوسکا محمد
ہو تو بعضون نی اپنی بیٹون کا نام محمد اسی امید مین رکھا کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہ چار نام ہی آنحضرت کی نام سی پہلی نہین ہوسکتے
کیونکہ آنحضرت کا نام سنکر یہ نام رکھتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعض علما نی
ننانوی نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ حق جل علا نی تیس نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کی لیی خاص کیی اور
بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیی جاوین آنحضرت کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو موجود ہین اور چار سو بھی آئی ہین اور
قاضی ابوبکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین کہا بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بھی
ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی نی ایک کتاب علیحدہ آنحضرت کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی بہت نام کر
درشرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرت کی صفات سی بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت کی
اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

الفصل الاول فصل پہلی **عن** جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد
وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ
روایت ہی جبیر سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سی اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد **ف** ح یعنی ہر دو
محمود بھی آیا ہی اور مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات وصفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد اور بی شمار اور احمد سب سی زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پچھلون مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ جو کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کھڑا ہووی گا
اوسکی لیی لوای حمد **ت** اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہی کہ اوٹھائی جاوینگی یعنی حشر کیی جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹھونگا پھر اور لوگ میری پیچھی اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب
وہ ہی کہ نہو پیچھی اوسکی کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح عاقب کی معنی ہین پیچھی آنیوالا اور مراد یہ کہ پیچھی آنیوالا سب کی **وعن** ابی موسی الاشعری
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ
ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہمارے لیی اپنی ذات
شریف کی اتنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچھی آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوئی اور نبی توبہ
ف ح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت کی ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسلیی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت کرتی تھی اور زیادہ
کی توبہ آپ کی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تھا **ت** اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا قرآن
مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون
کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکھا مجھ سی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ کہتی تھی
مذمم کو اور مین محمد ہون **ف** ح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت کو مذمم کہتی تھی کہ معنی مین نقیض محمد کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپ کا یہ نام نہ تھا

آپ کو برا کہتے تھے اور یہ طعن تھی سو آنحضرت نی فرمایا کہ وہ مذمم کہا اور لعن طعن مذمم کو کرتی ہیں اور میں مذمم نہیں ہوں پس کیا ہی اللہ تعالیٰ نے
اونکی بدگمانی سی بچایا مجکو ت نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ
مُقَدَّمُ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ وَکَانَ اِذَا ادَّھَنَ لَمْ یَتَبَیَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُہٗ تَبَیَّنَ وَکَانَ کَثِیْرَ شَعْرِ اللِّحْیَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْھُہٗ
مِثْلُ السَّیْفِ قَالَ لَا بَلْ کَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَکَانَ مُسْتَدِیْرًا وَرَاَیْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ کَتِفِہٖ مِثْلَ بَیْضَۃِ الْحَمَامَۃِ یُشْبِہُ جَسَدَہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تھی کچھ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑھی کی اگلی جانب میں اور
جب تیل لگاتی تھی تو ظاہر نہوتی تھی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تھی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تھی سفیدی ف ح یعنی کہ تیل لگانی سی
بال مجتمع ہوجاتی ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تھی ظاہر نہوتی تھی اور پراگندگی و ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتی ہیں پس معلوم ہونی لگتی ہیں سفید سیاہ میں سی اور
حضرت کی سر اور ڈاڑھی میں سفید بال بیس سی زیادہ نتھی بڑائی میں اور بعضی روایت میں اس سی بھی کم آئی ہیں ترجمہ اور تھی آنحضرت بہت بالوں والی ڈاڑھی کی یعنی ڈاڑھی
آپکی گھنی تھی ہلکی نتھی جیسی کہ دوسری روایت میں کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑھی شریف کی درازی میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور صحابہ عظام میں سی ارکی ڈاڑھی کی منقول ہی چنانچہ آیا ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑھی تھی اور انکا تمام سینہ کندھوں تک بھر دیا تھا اور لکھا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑھی لمبی اور چوڑی
تھی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نرکھتی تھی غرض کہ ڈاڑھی ایک مشت سی کم نہیں اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئی ہیں ت
پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیۂ شریف کو کہ تھا آنحضرت کا چہرۂ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں پس چونکہ یہ وہم تھا
طول کو بھی کہا جابر نی نہ بلکہ تھا مانند سورج اور چاند کی اور تھا چہرۂ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہی بل مثل القمر
اور ایک میں آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہی کہ چمکتا تھا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودھویں رات کا چاند اور ایک روایت میں
آیا ہی کہ ہوتا تھا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تھا صورت دیوار کا چہرۂ شریف میں مواہب لدنیہ میں ہی کہ یہ تشبیہیں لوگوں نی
اپنی فہم کی موافق بحسب عرف کی دی ہیں وگرنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی صباحت و جلالت اور حسن و ملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہیں رکھتی بیت
کسی بحسن و ملاحت بیار ما نرسد + ترا درین سخن انکار کار ما نرسد + ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی + یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد + صلی اللہ علیہ وسلم
علی حبیبہ آلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ اور جاننا چاہیے کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تھا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی ہم جانی اسکا
اصلی کہ حدیث میں آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تھا چہرۂ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچھ طول رکھتا تھا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللھم صل وسلم
علیہ صلی اللہ علی محمد وآلہ ت اور دیکھا میں نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہی درمیان دونوں شانوں کی بہ تقدیریہ
بائیں شانہ کی پاس تھی ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول مشابہت رکھتا تھا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتھ اور تمام اعضا کا سا
اوسکا بھی رنگ اور باآب و تاب تھا نہ داغ تھا بطور برص کی جانا چاہیے جاننا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا
تھا بلند تر و تمام اوپر اسی بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تھی ت کی برہی یعنی تمام ہونی ایکا رکیات کی زیر سی یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین
ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت و انجیل وغیرہ میں موجود تھا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت
دیتی تھی تو یہ بتلاتی تھی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک میں وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نتھا کہ اوسکی نہ تھی
ہاتھ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تھا دونوں شانوں کی درمیان میں اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر ہوتی ہی
تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ اوسمین لکھا ہوا تھا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور روایتوں میں

آیا ہی کہ اوس سی ایسا نور چمکتا تھا کہ آنکھ کو خیرہ کرتا تھا اور اوسکو تشبیہ لوگون نی تخمین کی ہی ظاہر کی چیزون کی ساتھ وی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی
لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی نادر تھی سوای حق تعالیٰ کی کوئی اوسکو نہین جانتا **نقل کی یہ مسلم نی وعن** عبد اللہ بن سرجس
قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ
بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيْلَانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکھا مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتھ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوروے مین بھیگی ہوئی پہر گیا مین
آنحضرت کی پیچھے پس دیکھا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹھی کی تہی
بندہی مین جیسی کہ لوہیکی حدیث مین تہا مانند مٹھی کی اوسپر تل تھی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ
قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثِيَابٍ فِيْهَا خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيْرَةٌ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِيَ بِهَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ
الْخَمِيْصَةَ بِيَدِهٖ فَاَلْبَسَهَا قَالَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ وَكَانَ فِيْهَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ يَا اُمَّ خَالِدٍ هٰذَا سَنَاهُ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ
حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَعْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین کمبل
کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہ مین
پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو
کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ
حبش مین بمعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہیلتی تہی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چہوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور
ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چہوڑدی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَيْسَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ
وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ
سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَاْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَصِفُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ اَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ
ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَهٗ وَلَا قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَكَانَ سَبْطَ الْكَفَّيْنِ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ كَانَ شَثْنَ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ
اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹھنگنی **ف** یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی
کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ بلند دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہ بسبب درازی قد کی
نہ تہا بلکہ بسبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا **ت** اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید رنگ نا تند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی
اور نہ تہی نہایت گندم گون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال بہت بل کہائی ہوئی جیسی حبشیون کی ہوتی ہین
اور نہ نرم سیدہی لٹکی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تہی اور اوٹہایا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سری پر چالیس برس کی یعنی جب ستائیس برس کی ہوچکی

کی آنحضرت نے مکہ میں دس برس اور مدینہ میں دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نے حضرت کو ساٹھ برس تمام ہونے پر ف ع دس برس کا رہنا
حضرت کا مدینہ میں تو بالاتفاق ہے کہ کسی کو اس میں خلاف نہیں اور مکہ کے رہنے میں تیرہ برس ہیں پس اس حساب سے آنحضرت کی عمر شریف تریسٹھ برس
کی ہوتی ہے اور یہاں ساٹھ برس کہا پس توجیہ اس کی یہ ہے کہ راوی نے اس روایت میں کسر کا اعتبار نہیں کیا اور تیرہ کو دس کہا اور تریسٹھ کو ساٹھ اور
اور یہ عادت ہے اہل عرب کی بیان عدد میں ت اور حالانکہ تھے آنحضرت کے سر مبارک اور داڑھی میں بیس بال سفید اور ایک روایت میں یوں آیا
کہ روایت ہے انس سے اور حالیکہ وصف کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھے آنحضرت میانہ قد قوم میں کہ نہ تھے دراز اور نہ ٹھگنے روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نے کہ تھے بال آنحضرت کے آدھے کانوں تک اور ایک روایت میں ہے کانوں اور شانوں کے درمیان میں تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ع اور ایک روایت میں ہے دونوں کانوں کی لو تک اور ایک روایت میں ہے کندھوں کے پاس تک اور اختلاف روایتوں کا بسبب اختلاف احوال
کی ہے کبھی جو کنگھی کرتے اور تیل لگاتے تو دراز معلوم ہوتے تھے نہیں تو چھوٹے اور مجمع البحار میں کہا کہ جب غفلت ہوتی تھی بالوں کی کترنے سے تو دراز ہو جاتے
اور جب کترتے تھے تو چھوٹے ہو جاتے تھے اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت کبھی بال کترتے تھے کہ منڈوانا بالوں کا سوائے حج اور عمرہ کے
نہیں ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت بڑے سر کے اور موٹے قدموں کے ف ع یعنی پاؤں مبارک
پر گوشت تھے کہ علامت ہے شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت میں اور بڑا سر ہونا عرب کے نزدیک ممدوح ہے کیونکہ یہ دلالت کرتا ہے اوس کی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چھوٹا ہونا عیب ہے اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہیں جانتا میں کسی کو اون کی مثل اور نہ اون کے پہلے اون کی مانند
اور تھے آنحضرت فراخ ہتھیلیوں کے اور ایک روایت میں بخاری کی آیا ہے کہ کہا انس نے تھے آنحضرت کے دونوں قدم اور ہتھیلیاں موٹی اور پر گوشت ف
ع مردوں کے لیے یہ ممدوح ہے کہ علامت ہے قوت اور شجاعت کی اور عورتوں کے لیے مذموم اور موٹا ہونا اعضائے شریف کا مراد ہے خلقت میں نہ سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سے زیادہ نرم تھی **وعن** البراء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعا بعيد ما بين المنكبين له
شعر بلغ شحمة أذنيه رأيته في حلة حمراء لم أر شيئا قط أحسن منه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال ما رأيت من ذي لمة
أحسن في حلة حمراء من رسول الله صلى الله عليه وسلم شعره يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين ليس بالطويل ولا بالقصير
اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد اور کشادہ تھی مسافت درمیان دونوں مونڈھوں کی یعنی فرق آنحضرت کے
دونوں مونڈھوں میں بہت تھا اور اس سے فراخی سینہ کی بھی لازم آتی ہے اور تھے آنحضرت کے بال کہ پہونچتے اون کے کانوں کی لو کو دیکھا میں نے
آنحضرت کو سرخ جوڑے میں کہ ازار اور چادر میں کے تھی ف ع اور مراد سرخ سے یہ ہے کہ اوس میں سرخ خط تھے اسی طرح محدثوں نے تحقیق کیا ہے اور سرخ حلہ
سے کہ حدیثوں میں واقع ہے یہی مراد ہے کہ اوس میں سبز اور سرخ خط تھے ترجمہ نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز کبھی آنحضرت سے بہتر نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے اور ایک روایت میں ہے مسلم کی کہ کہا براء نے نہیں دیکھا میں نے کوئی بالوں والا بہتر سرخ جوڑے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بال
قریب پہونچتے تھے اون کے مونڈھوں کے فراخی تھی درمیان دونوں مونڈھوں کے نہ تھے حضرت لمبے اور نہ پست قد ف ع آدمی کے بالوں کے تین نام ہیں
جمہ بپیش جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سے اور وفرہ واؤ کی زبر اور ف کی جزم سے پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سے گذر جائیں اور جب کندھوں تک
پہونچیں تو جمہ ہے اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچیں اور کبھی جمہ معنی مطلق بالوں کے بھی آتا ہے **وعن** سماك بن حرب عن
جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ضليع الفم أشكل العين منهوس العقبين قيل لسماك ما ضليع الفم قال
عظيم الفم قيل ما أشكل العين قال طويل شق العين قيل ما منهوس العقبين قال قليل لحم العقب رواه مسلم اور روایت ہے سماک بن حرب سے انہوں نے

اور عاقلہ اور فاضلہ تہین عورتون مین ت اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تہا یعنی اسلیی کہ آنحضرت تہی کثیر الحیا پس اکثر کرتین ام سلیم پسینا آپ کا اور ملا دیتین اوسکو اپنی عطر اور خوشبویوں مین پس جب دیکہا آنحضرت نی کہ لیتی ہین وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہی تو یہ پسینا ای ام سلیم کہا ام سلیم نی کہ پسینا تمہارا ہی ملاتی ہین ہم اسکو اپنی خوشبویوں مین اور پسینا تمہارا خوشبوترین خوشبویون سی ہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ام سلیم نی کہ یا رسول اللہ ہم امید کرتی ہین اسکی برکت کی اپنی چہوٹون کی لیی یعنی اونکی بدن اور منہ پر ملتی ہین تو اوسکی برکت کی سبب بچین بلاؤن سی دریا ا آنحضرت نی کہ سچ کہا تونی اور خوب کیا تونی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الاولی ثم خرج الی اہلہ وخرجت معہ فاستقبلہ ولدان فجعل یمسح خدی احدہم واحدا واحدا واما انا فمسح خدی فوجدت لیدہ بردا او ریحا کانما اخرجہا من جونۃ عطار رواہ مسلم وذکر حدیث جابر سموا باسمی فی باب الاسامی وحدیث السائب بن یزید نظرت الی خاتم النبوۃ فی باب احکام المیاہ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ نماز پڑہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ظہر کی پہر نکلی مسجد سی اور گئی اپنی گہر کی لوگوں کیطرف اور مین بہی اونکی ساتہ نکلا پس آگی آئی آنحضرت کی لڑکی پس شروع کیا آنحضرت نی اپنا ہاتہہ پہیرنا دونون رخسارون ایک ایک کی پر اور لیکن مین پس پہیرا میری رخسارون کو بہی ف ع لفظ خدی بیان دال کی زیر سی اور ی حرم سی ہی بلفظ مفرد اور بعضی نسخون مین بیان ہی بلفظ تثنیہ ہی دال کی زبر اور ی کی تشدید سی یعنی پہیرا میری دونوں رخسار ں کو آور ملا علی نی عکس اسکی لکہا ہی کہ اکثر نسخہ مین بصیغہ تثنیہ ہی اور ایک نسخہ مین مفرد ہی اور جنس کی ت پس پائی مین نی آنحضرت کی ہاتہہ کی ٹہنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نی نکالا تہا ہاتہہ عطار کی ڈبہ مین سی ف ع اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہی تہی اگرچہ خوشبو نہ لگا دین اور باوجود اسکی اکثر اوقات خوشبو بہی لگاتی تہی تا بہت خوشبودار ہون واسطی ملاقات ملائکہ کی اور لینی وحی کی اور بیٹہنی مسلمانون کی ت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ مراد اوسکا ہی سموا باسمی بیچ باب اسامی کی اور حدیث سائب بن یزید کی کہ مراد اوسکا ہی نظرت الی خاتم النبوۃ بیچ باب احکام المیاہ کی یعنی اور مصابیح مین اس باب مین دونون حدیثین مذکور ہین

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** علی بن ابی طالب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس بالطویل ولا بالقصیر ضخم الراس واللحیۃ شثن الکفین والقدمین مشربا حمرۃ ضخم الکرادیس طویل المسربۃ اذا مشی تکفا تکفیا کانما ینحط من صبب لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح روایت ہی علی بن ابی طالب سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبی اور نہ ٹہنگنی یعنی بلکہ میانہ قد تہی بڑی سر اور گہنی ڈاڑہی کی پر گوشت تہین ہتیلیان ہاتہون کی اور پانو مبارک آپکا سفید سرخی ملا ہوا تہا موٹی تہی جوڑ ہڈیون کی لمبی تہی مسربہ کی یعنی سینہ سی ناف تک بالون کی ایک لکیر لمبی تہی جب چلتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو آگی کی جانب جہکی ہوئی چلتی گویا نشیب مین اترتی ہین بلندی سی ف ع مقصود یہ ہی کہ چلتی تہی چلنا قوی کہ اوٹہاتی تہی پانو مبارک زمین سی بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بطریق تواضع کی چلتی تہی نہ بطور تکبر اور اترانی کی ت ترجمہ نہین دیکہا مین نی پہلی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی وفات اونکی کی مانند اونکی رحمت خاص بہیجی اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **وعنہ** کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکن بالطویل الممغط ولا بالقصیر المتردد وکان ربعۃ من القوم ولم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط کان جعدا رجلا ولم یکن بالمطہم ولا بالمکلثم وکان فی الوجہ

تَدْوِیْرٌ اَبْیَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ اَجْرَدُ ذُوْ مَسْرُبَۃٍ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ اِذَا مَشٰی یَتَقَلَّعُ کَاَنَّمَا یَمْشِیْ فِیْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَھْجَۃً وَاَلْیَنُھُمْ عَرِیْکَۃً وَاَکْرَمُھُمْ عَشِیْرَۃً مَنْ رَاٰهُ بَدِیْھَۃً ھَابَهٗ وَمَنْ خَالَطَهٗ مَعْرِفَۃً اَحَبَّهٗ یَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ تھے جس وقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے نہ تھے آنحضرت بہت لمبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت مڑی ہوئی بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ مڑی ہوئی اور نہ تھے پر گوشت روی مدور تمام اور نہ کوتہ روی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھی روی مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت دراز دراز پلکیں بڑی سری ہڈیوں کی ف ح کتد ت کی زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہ ہے بڑی موٹی اور پر گوشت تھی ت نہ تھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سوائے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کے پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہ ہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کے اور قدموں کے جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کے گویا اترتے ہیں بلندی سے نیچے میں اور جب منہ پھیرتے داہنے یا بائیں تو پھیرتے تمام بدن یکبارگی اور بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کنکھی کر گردن نہ پھیرتے تھے داہنے بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکے لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اور پھر اطمینان یا پیٹھ پھیرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے تھے بڑی سخی تھے لوگوں میں از روی سینہ کے ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان اور رغبت سے تھی نہ ساتھ اور دکھانے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جود سے کہ ہے جیم کے زبر سے یعنی فراخی کے یعنی دل کے دلیری یعنی سینہ میں ملول اور تنگ ہوتے تھے امت کی ایذا سے اور غبار اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کے پیش سے یعنی دینے کی ضد بخل کا یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کی دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روی دل کے ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روی زبان کے یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روی طبیعت کے اور بزرگ تھے لوگوں میں از روی قوم و قبیلہ کے جو کوئی دیکھتا انکو یکایک ڈرتا تھا اور ہیبتناک ہوتا تھا انسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچان کر دوست رکھتا انکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈر جاتا انسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا انکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکھتا انکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلی صورت انکی کے اور نہ بعد انکے مانند انکی صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْلُکْ طَرِیْقًا فَیَتْبَعُهٗ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهٗ قَدْ سَلَکَهٗ مِنْ طِیْبِ عَرْفِهٖ اَوْ قَالَ مِنْ رِیْحِ عَرَقِهٖ رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئے ہیں اس راہ سے سبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کی جزم سے اور عرق میں آیا ہے یعنی

بوئی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوئی خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے متکیف ہوتی تھی ہوا اوس راہ کی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اوس سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف
لیگئی ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ کہا جابر نے یعنی بجائے من طیب عرقہ کے کہ آئے سے ہے من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے
ف ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور مآل دونوں کا ایک ہے **وَعَنْ** اَبِیْ عُبَیْدَۃَ
بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ صِفِیْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ یَا بُنَیَّ لَوْ رَاَیْتَہٗ رَاَیْتَ الشَّمْسَ طَالِعَۃً رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کی سے کہ کہا
میں نے ربیع سے بیٹی معوذ بن عفرا صحابیہ کی کہ بیان کرو واسطے ہمارے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا دبدبہ اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وَعَنْ**
جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ اِضْحِیَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ وَعَلَیْہِ حُلَّۃٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوس میں خط سرخ اور سفید تھے پس ناگہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے
میری بیچ میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے ف ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میری یہ واسطے ظاہر کرنے استلذاذ
و ذوق اپنی کی کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن تھے چاند سے واقع میں اور سب محبوں کی نزدیک ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِیْ فِیْ وَجْھِہٖ
وَمَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مِشْیَتِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰی لَہٗ اِنَّا لَنُجْھِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّہٗ لَغَیْرُ مُکْتَرِثٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے اونکی چہرہ مبارک میں
اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو راہ چلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنی نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھے پروا کرنے والے نقل کی
یہ ترمذی نے ف ح یعنی بے تکلف و بے پروا آسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے
پر ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہنچتے اور وہ آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ فِیْ سَاقَیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُمُوْشَۃٌ وَکَانَ لَا یَضْحَکُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَکُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَیْہِ قُلْتُ اَکْحَلُ الْعَیْنَیْنِ
وَلَیْسَ بِاَکْحَلَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہنستے نہ تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کی اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں
سرمہ ڈالے ہوئے ہیں حالانکہ نہ تھی سرمہ ڈالے ہوئے ف ح یعنی بلکہ بسبب خلقت کی سرمگین آنکھیں ہیں بیت بسان سرمہ سیہ کردہ خانۂ مردم
دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ نا کردہ + ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** نستر ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَجَ الثَّنِیَّتَیْنِ اِذَا تَکَلَّمَ رُئِیَ کَالنُّوْرِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ثَنَایَاہُ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی **ف** ح یعنے ان دانتون مین کچھ فرق تھا واقع ہیکہ
نام ہی دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو بیچ مین یا دکھو ثنیان اور تثنیہ آتا ہی بلفظ تثنیہ ثنیتان دو دو دانت کو کہ انکی دو نون طرفون میں
اونکو رباعیات رکی تو بہی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیتین مین سی تھا اور نیچی کی مین سی بھی تو مخصوص اوپر کی
ثنیتین مین **ترجمہ** جب کلام کرتی آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کی کہ نکلتا ہی اونکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** کعب بن مالک
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّ وَجْهَهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیے جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھی ہم پہچانتی اسکو **ف** ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس وقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
اونکی کی حاصل اس حدیث کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا مجھی کو خاص نہ تھا بلکہ ہم سب پہچانتی تھی **ترجمہ** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَنَسٍ اَنَّ غُلَامًا
يَهُوْدِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ اَبَاهُ عِنْدَ رَاْسِهٖ يَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ
فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلٰى مُوْسٰى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِيْ
وَصِفَتِيْ وَمَخْرَجِيْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰى بَلٰى وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِاَصْحَابِهٖ اَقِيْمُوْا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِهٖ وَلُوْا اَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑہتا تھا توریت یعنے کچھ توریت مین سی
پڑہتا تھا جیسی کہ پڑہی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یٰس حالت نزع مین پس فرمایا اوسکے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و
سلم نی کہ ای یہودی پوچھتا ہون مین اور قسم دیتا ہون تجکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسیٰ پر آیا پاتا ہی تو توریت مین نعت میری اور
صفت میری اور نکلنا میرا **ف** ع یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج بمعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت
اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری **ترجمہ** کہا اوس یہودی نی کہ نہین
پاتا مین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیی توریت مین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا
آپ کا اور بلاشبہ مین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو
کہ اوٹھا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بھائی کی یعنی اس اسلام کی بھائی کی اور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو نقل کی
بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونھون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہین ہون مین مگر رحمت بھیجی گئی **ف** ع ح یعنی نہین ہون مین مگر رحمت عالمین کی لیی کہ بھیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق
تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکے مطلب یاب ہوا اور جس نی نہ قبول کیا نا امید اور ٹوٹی والا ہوا مضمون اس حدیث کا مثل اس آیت کی ہی

وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اور اسمین تعظیم و تکریم اس امت کی بھی ہی ایسی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی بھیجا جاتا ہی **ترجمہ** نقل کی یہ دارمی نی

اور بیہقی نی شعب الایمان مین

بَابٌ فِيْ اَخْلَاقِهٖ وَشَمَائِلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیچ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلقون اور عادتون کی بیان مین ف ع ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنی صورت اور شکل ظاہر آنحضرت
کی سی کہ اوسکو صورت وخلق کہتی ہین خ کی زبر سی چاہا کہ ذکر کری صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتی ہین خ کی پیش سی اور کرم
پیش سی آیا ہی اور حزم ہی اور مراد اوس سی مہربانی ہی اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور
حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہی شین کی زیر سی یعنی طبع اور خو اور عادت کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ وَّلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا اَلَّا صَنَعْتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی انس رض سی کہ کہا خدمت کی مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ح ع مسلم کی روایت مین ہی نو برس تین
ایام مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکی مدینہ مین آئی ماں انس کی اور بعضی ناتی والی اونکی انصار مین سی اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ملازمت مین لائی اور خدمت مین چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کی تھی آئین اختلاف ہی پس انس نی دس برس کہ مدت اقامت
آنحضرت صلعم کی مدینہ مین تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتی ہین کہ مدت خدمت مین ترجمہ نہین کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو اُف ف
ع ح لفظ اُف ساتھ پیش ہمزہ کی اور زیر ف مشدد کی اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ف کی اور ایک نسخہ مین ساتھ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہی
کہ دلالت کرتا ہی اوپر کراہت اور زجر اور دل تنگی کی اوپر دیکھنی ایک امر مکروہ کی ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو
کہ کیون یہ کام کیا تونی اور نہ فرمایا کہ کیون نہ کیا تونی یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا مین نی تو یہ نہ فرمائی
کہ کیون کیا تونی اور اگر کچھ کام نکیا مین نی اور حکم کیا تھا مجکو اوسکی کرنی کا تو یہ نہ فرماتی کہ کیون نکیا تونی یہ کام اور یہ دنیا کی امور مین تھا نہ
امور دین کی مین اسلیئی کہ نہین جائز ہی ترک کرنا اعتراض کا اونمین اور یہ دلالت کرتا ہی اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور طیبی نی کہا کہ انس نی مجہہ تعریف اپنی کی ہی کہ ہرگز مین نی ایسا کام نہین کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اعتراض مجہپر متوجہ ہو
اور یہی اول انسب اور اوفق ہین ساتھ مقام کی

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِيْ يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي السُّوْقِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَّرَائِيْ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور یہی روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگون کی خلق مین پس بھیجا مجکو آنحضرت صلعم نی ایک روز کسی کام کی
لیئی پس کہا مین نی قسم خدا کی نہین جاونگا مین اور تھا میری دل مین کہ جاونگا مین اوس کام کی لیئی فرمایا تھا مجکو ساتھ اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ح ع یعنی
باوجودیکہ اوس کام کی جانیکا ارادہ رکھتا تھا دل مین لیکن زبان سی کہا مین نی کہ نہین جاونگا مین اور صدور اوس قول کا انس سی سبب
صغر سن اور نادانی کی تھا اوس حال مین کہ ابھی تکلیف کو نہین پہونچی تھی چنانچہ اسلیئی آنحضرت نی التفات اونکی قول پر نہ کیا اور اوسپر ادب
نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ت پس نکلا مین یہانتک کہ گذرا مین لڑکون پر اور وہ کھیل رہی تھی بازار مین ف ع اور ظاہر یہ ہی
کہ انس ٹھہری اون لڑکون کی پاس یا تو کھیلنی کی لیئی یا تماشا دیکھنی کی لیئی ت پس ناگہان پیغمبر خدا نی تحقیق پکڑی گدی میری پیچھی میری سی
کہا انس نی پس دیکھا مین نی طرف آنحضرت صلعم کی اور حال یہ کہ آنحضرت صلعم ہنستی تھی پس فرمایا آنحضرت صلعم نی ای انیس چلا تو اوس جگہ کہ حکم کیا

ہے تھی مجھ کو میں نے اوس سے پاس جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **وَعَنْهُ** قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَهٗ بِرِدَائِهٖ جَبْذَةً شَدِيْدَةً وَرَجَعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْاَعْرَابِيِّ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ
مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ
ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَاءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی انس سے کہا کہ تھا میں چلتا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تھی چادر نجران کی کہ موٹا تھا کنارہ چادر اوسکا یعنی اور موٹے خط دار تھی اور نجران نام ہے ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نے پس کھینچا گنوار نے
ساتھ چادر آپ کی کے کھینچنا سخت اور پھیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینہ گنوار کی یعنی اوسنے چادر ایسی کھینچی کہ آنحضرت ہو اوسکے سینہ کی آگے کھینچ آئے
یہاں تک کہ دیکھا میں نے طرف کنارہ گردن آنحضرت صلعم کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کنارے میں چادر کی کناری نے سبب سخت کھینچنے
اعرابی کی چادر کو پھر کہا اعرابی نے کہ اے محمد صلعم حکم کرو میرے لیے یعنی کہ دیویں مجھکو بیچ مال خدا میں سے کہ تمہارے پاس ہے پس التفات کیا
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی از راہ تعجب کی پھر ہنسے یعنی از راہ لطف کی پھر حکم کیا واسطے اوسکی دینے کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اور روایت میں آیا ہے کہ گنوار نے بعد اسکے کہا [illegible] کہ یہ بھی کہا لا آمن ال لاحسن [illegible] اور اوسکے مال سے [illegible] کام مراد ہے
حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت صلعم کی جفا سے لوگوں کی اور یہ اعرابی جہت اور درشت خویوں عرب میں سے تھا کہ تہذیب اخلاق
نہیں رکھتا تھا اور ادب نہیں سیکھا تھا اوسنے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوفوں کی ایذا پر صبر اور تحمل کرنے
اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حفظ آبرو کی بیچ ال دنیا بہتر ہے **وَعَنْهُ** قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ
وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ
سَرْجٌ وَفِيْ عُنُقِهٖ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر
لوگوں کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگوں کی یعنی کرم وسخاوت بہت کرتے تھے نسبت
اوروں کی اور مردانہ دلیرترین لوگوں کی اور تحقیق ڈرے اور فریاد کی مدینہ والوں نے ایک رات یعنی کچھ آواز سے یا دشمن کی سی سنکر ڈرے اور
غل مچایا پس چلے لوگ واسطے طرف سامنے آئے لوگوں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم در حالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نے لوگوں سے طرف آواز کے
یعنی سب سے آگے چلے اور در حالانکہ آنحضرت صلعم فرماتے تھے نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تھے اوپر گھوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹھ تھا نہ تھا اوسپر زین
اور لٹکی تھی حضرت صلعم کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تحقیق پایا میں نے اس گھوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیز رو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف ع** اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ گھوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تھا کہ اوسکو مندوب کہتے تھے اور بعد اوس دن کے
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گھوڑا اوس سے سبقت نہیں کرسکتا تھا اور یہ معجزہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گھوڑی کا حضرت صلعم
کی سواری مبارک کی برکت سے ایسا منقلب ہوگیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطے معلوم کرنے خبر دشمن کی جبتک کہ
نہ تحقیق ہو ہلاک اور جائز ہے عاریت مانگنا اور جائز ہے جہاد کرنا مستعار گھوڑی پر اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے لٹکانا تلوار کا گردن میں **وَعَنْ**
جَابِرٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ نہیں

سوال کبھی کسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پس کہا نہیں ف ح یعنی نہین دنیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کی نکرتی تھی بلکہ اگر ہوتا دیدیتی اور اگر کچہ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عز الدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی ندینی کی زبان شریف پر نہین آیا اور یہ منافی اسکی نہین کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا جیسی کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ✦ لولا التشہد کانت لاءہ نعم ✦ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی مین لکھا ہی بیت نرفت کلمۂ لا بر زبان او ہرگز ✦ مگر باشہدان لا الہ الا اللہ ✦ **وعن** انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان درمیان دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریان اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا پس دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو وہ سب بکریان پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل و زہد اونکی کی اور کہا ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اوسی امر کی طرف پس قسم خدا کی بلا شبہ محمد البتہ دیتی ہین بڑا ہی دینا کہ نہین ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہین اور کچہ نہین رکھتی شعر ہرچہ آمدت بدست بدلوی تو بیش ازان ✦ این جود آن کسست کش از فقر عار نیست ✦ نقل کی یہ مسلم نی **وعن** جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنے آنحضرتؐ کی غزوہ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تھا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تھی آنحضرتؐ سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کی اور غنیمت اوس غزوہ مین بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرتؐ دیتی بہی بہت تھی اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتی تھی اور بخشنا بکریون کا اوس شخص کو پہلی حدیث مین گذرا اوسی جگہ تمامت اور چمٹنا اعراب کا آنحضرتؐ سی سوال کرنی مین اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرتؐ کو اور لی گئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرتؐ کی یعنی اٹک گئی چادر اوسمین پس ٹھہر گئی آنحضرتؐ اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چارپائی یعنی اونٹ بکریان وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل مین بہت ہین تو البتہ تقسیم کر دیتا مین اونکو درمیان تمہاری پھر نپاتی تم مجکو بخیل کہ روکون مین اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کرونین اور نہ پہونچاؤن مین نہ بزدل اور ڈرنیوالا ف ح کہ دینی مین فقر و تنگی سی ڈرون مین اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزماؤگی مجکو وقائع مین تو پاؤگی تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور اس مین بیان ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیے کہ نہین پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوسپر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یاتون باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاءوہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام اور لونڈیان مدینی کی برتن اپنی ہوتا اونمین پانی یعنی برکت چاہتی حضرتؐ کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہین لاتی کوئی باسن مگر ڈالدیتی حضرتؐ ہاتھ مبارک اوس برتن مینی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو تبرک کرتی تا شفا اور برکت حاصل ہو اونکی لیے پس اکثر آتی حضرتؐ کی پاس بہت صبح سرد کی پس ڈالتی حضرتؐ اپنا دست مبارک اون باسنون مین ف ح یعنی کمال شفقت و مہربانی ہی امت پر اور اشارہ ہی اسپر کہ مناسب نفع خلق کی ضرر اپنی پر اوٹھانا ہے

نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اہل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث
شاءت رواہ البخاری اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیوں میں سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت صلعم کا پس
لیجاتی آنحضرت صلعم کو جہاں چاہتی **ف** ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی بیان
ہے جو کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** ان امرأۃ کانت فی عقلہا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک
حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معہا فی بعض الطرق حتی فرغت من
حاجتہا رواہ مسلم اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تہا اوسکی عقل مین کچہ خلل و نقصان پس کہا اوسنی اے رسول خدا کی مجکو تم
سے ایک کام ہے یعنی پوشیدہ لوگون سے پس فرمایا اے مان فلانی کی دیکہہ جونسا کوچہ چاہے تو یعنی مثلیہ یا گلی ہو اوسمین کہ مین بہی تیری ساتہ بیٹہون یا
کہڑا ہون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیے کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت ساتہ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹہہری رہی اوسکی ساتہ اور سنا
کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے **ف** ع یعنی عرض کیا اوس نی کچہ عرض کرنا تہا اور اس سے معلوم ہوا
کہ خلوت کرنی ساتہ عورت کی کوچون مین نہین ہے مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتہ گہر مین بنابر اسکی کہ بعضی اصحاب تہی کہڑی ہو گئی بعید اوس سے بدلیت
حسن ادب کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ** قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا
کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہے اوسی انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور لعنت کرنیوالی
کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تہی کہنی والی **ف** ع فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہے الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہے
اوسکی یعنی کہ اہل فساد اور بے حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا
کرتی ہین بلکہ بول اور غائط کو بہی بغیر قضاء حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور تفحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بہی آتا ہے اور لعن خدا کی
جانب سے ہانکنا اور دور ہٹانا درگاہ رحمت سے اور بندون کی جانب سے بد کہنا اور دعا کرنی ساتہ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہے
سخت گناہون مین سے ہے اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتی ہے اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ
یقینا معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہے جیسے ابو جہل وغیرہ اور حرام نہین ہے اوپر موصوف کی ساتہ صفت عام کی جیسے کہ کہین لعنۃ اللہ کی کافرون پر
ظالمون اور سود خورون اور مانند اونکی پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہے ایک تو ہانکنا اور دور ہٹانا رحمت حق سے اور بہشت کی داخل ہونی سے
اور موجب خلود دوزخ کی اور مخصوص ساتہ کافرون کی ہے اور دوسری ہانکنا اور دور ہٹانا قرب اور رحمت خاص سی اور درجہ متقین سی اور یہ شامل ہے
بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سی حل ہو جاتی ہین بہت سی اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تہی حضرت وقت غصہ کرنی کی
کسی پر کیا ہوا ہے اوسکو اور کیا کرتا ہے وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی **ف** ع یہ کنایہ ہے خواری اور ذلت سے یعنی نہایت جو وقت غصہ
اور نارضامندی کی کہتی تہی یہ کلمہ تہا سو بہی اعراض کر کے اوس سے کہتی تہی نہ خطاب کر کی اوسکی طرف اور اسی کی معنی مین ہے خاک آلودہ ہو ناک
اوسکی اور یہ کلمے بہی زد ضدین مین ہیں یعنی کہ احتمال ہے کہ بد دعا ہو یا اوسپر یا دعا اوسکی لیے یعنی سجد للہ وجہک کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے
وعن ابی ہریرۃ قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سے اوکہڑ جاوین فرمایا کہ مین نہین بہیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا

رحمۃ للعالمین مومنوں کی لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافروں کی لیے یوں رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹھہ گیا حضرت کی وجود با جود کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید میں فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی امتوں کی کہ پیغمبروں کی بعد عاصی ہلاک ہو گئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا میں نی کہ یعنی میں بہیجا گیا ہوں تا کہ قریب کروں لوگوں کو طرف اللہ اور اوسکی رحمت کی اور سامی نہیں بہیجا گیا ہوں کہ دور کروں اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کروں میں ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرہا واذا رای شیئا یکرہہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تہی آنحضرت سخت تر حیا میں باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی میں ہو **ف** ع اسلیے کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ میں تو بہت شرمناک ہوتی ہی بنسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی **ت** پس جب دیکہتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکہتی اوسکو یعنی جہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی **ف** ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخلاف صلہ امر کہ سہاے میں سواے حرمت کی کہا تو ربی نی معنی اسکی یہ ہیں کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اسمین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک نہ پہونچی نوبت سستی وبدعت کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری منہ لہواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہیں دیکہا میں نی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکہوں میں اوسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرت مگر مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعنہا** قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نتہی پی در پی اور متصل کرتی کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی در پی کلام کرنی تمہاری کی **ف** ع کہ تم سارا سی ہی تم میں کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہیں الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رضی نی **ت** کہ تہی حضرت کلام کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گنتی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گنتی کا تو ممکن تہا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** الاسود قال سالت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مہنۃ اہلہ تعنی خدمۃ اہلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی **ف** ح اسود بڑی تابعی ہیں زمانہ نبوت کا انہوں نی پایا اور خلفاء اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنتی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب میں قرآن شریف ختم کرتی اور فقیہ اور بہت حدیث روایت کرنیوالی ہیں **ت** کہا اسود نی کہ پوچہا میں نی عائشہ رض سی کہ کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر میں کہا عائشہ رضی نی تہی شان کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ مہنۃ اہل خانہ اپنی کی **ف** ع لفظ مہنۃ بزبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی کی اوپر وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی **ت** کہ مراد رکہتی تہیں عائشہ مہنۃ اہلہ سی خدمت اہل خانہ کی **ف** ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والوں کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی **ت** پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیی یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

اور ابو داؤد نے روایت کی کہ لونڈیوں کی ہاتھ سے اگر ظروف ٹوٹ جاوین تو مار و نہین کہ ہر چیز کی ایک اجل ہے اور مدت بقا ہے ت یہ لفظ نہ کور مصابیح کی ہین اور روایت کی بیہقی نے کتاب شعب الایمان مین ساتھ تھوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ نہ تھی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ فحش گو بتکلف و قصد یعنی فحش حضرت سے سرزد ہی نہ ہوتا تھا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تھی چلانی والی بازار وں میں جیسی کہ عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتھ برائی کی برائیکا و لیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ کی فاعف عنهم واصفح ان اللہ یحب المحسنین **وَعَنْ** اَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهُ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تھی آنحضرت کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تھی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی مملوک یا ذون کی جیسا کی آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکھا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تھی یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تھا اور پھر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تھی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹھ لیتی پاپوش اپنی اور سی لیتی کپڑا اپنا یعنی پھٹا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گھر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گھر مین اور کہا عائشہ رضی نی کہ تھی آنحضرت ایک آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکھتی تھی اپنی کپڑی مین ف ح یعنی کپڑی مین دیکھتی تھی کہ شاید کوئی جون ہو پس یہ نہین منافی ہی اوس روایت کی کہ جون حضرت کو ایذا نہ دیتی تھی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخرالدین رازی سی نقل کیا کہ کبھی آنحضرت پر نہین بیٹھتا تھی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ح یعنی اپنا کام کر لیتی تھی کوکم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ رضی کا کہ حضرت ایک آدمی تھی یہ تمہید ہی اوسکی کہ ما بعد اوسکی کہتی ہین یعنی کہ جب دیکھا انہون نی دیکھا اعتقاد کفار کا یہ نبی کی منصب کی لائق یہ نہین ہی کہ کری وہ چیزین کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرت کو بادشاہو کی مانند ٹھہرایا تھا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال عادیہ دنیویہ سی ازراہ تکبر کی جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالیٰ نی کہنا کفار کا مالهذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق یس کہا حضرت عائشہ رضی نی اوسکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تھی مخلوقات خدا تعالیٰ سی اور ایک شخص تھی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تھا اللہ تعالیٰ نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تھی حضرت ساتھ خلق کی خلق کی اور ساتھ حق کی یہ صدق بسر کرتی تھی جو کچھ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تھی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی واسطی رہنمائی لوگون کی طرف تواضع کی اور دفع کرنی ترفع کی ساتھ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی ترمذی نی **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهُ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكَانَ اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کر ہمسی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی

یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں آنحضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کے ت کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھے جب حضرت
جب اوترتی اوپر وحی تو بھیجتے کسی کو طرف میری کہ بلا لاوے مجھکو پس آتا میں آپ کے پاس پس لکھتا میں وحی آنحضرت کے حکم سے ف ع یعنی اس میں اشارہ ہے کہ مجھکو بہت
قرب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا نسبت اوروں کے ت پس تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی تعریف
اوسکی یا تعریف اوسکی کی مذمت یا بسبب ہونے اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتے آنحضرت دنیا کا ساتھ ہمارے اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتے اوسکا حضرت ساتھ ہمارے اور
جب ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتے آنحضرت ساتھ ہمارے ف ع مراد ہے بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کے اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب الفت کے اون
چیزوں کی کہ متعلق عادات و احوال لوگوں کی سے ہیں لیکن ایسی چیزیں کہ مکروہ و مذموم نہیں ہیں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں حاشا کہ ذکر کریں حضرت اونکا اور یہ گفتگو
مجلس شریف اونکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ اور مجلسیں علم اونکی ذکر دنیا و غیرہ
کبھی فائدہ سے علمیہ یا حکمیہ یا ادبیہ بھی ہوتی ہیں اور بتقدیر خالی ہونے ذکر کی فائدوں مذکورہ سے بیان جواز کے لیے تھا آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات میں بھی کلام کرتے تا
تا معلوم کرلیں جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر ت پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں تم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیا یہ ترمذی نے ف
مقصود اس جملہ سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ
يَنْزِعْ يَدَهٗ مِنْ يَدِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَنْزِعُ يَدَهٗ وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يَصْرِفُ وَجْهَهٗ عَنْ وَجْهِهٖ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ
بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مصافحہ کرتے کسی مرد سے تو نہ کھینچتے تھے ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ سے
یہاں تک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کے ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ میں سے نہیں نکالتے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت
کی کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روئے مبارک اپنا اوس شخص کے منہ سے یہاں تک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کے منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگے
بڑھانے والے اپنے زانوؤں کو آگے ہمنشین اپنے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر صف کے بیٹھتے زانو آگے بڑھا کر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر و جبار کرتے ہیں اور بعضوں
نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے میں زانو و شانے نہیں نکالتے بقصد تعظیم مجلس والوں کی اور بسبب زیادتی ادب و تعظیم اصحاب کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد رکبتین سے دونوں قدم ہیں
اور اونکا آگے بڑھانا عبارت ہے اونکی دراز کرنے سے اہل مجلس میں یعنی اونکی سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے بپاس ادب کی اور ان سب باتوں میں تعلیم ہے امت کو کہ ہر
بھائی مسلمان کی خاطرداری اور تعظیم و تکریم کیا کریں وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتے کچھ کل کے لیے ف ع یعنی بنظر توکل کے کہ تکیہ اللہ پر اور اعتماد کرتے اوسکی خزانوں پر اور یہ
خاص نسبت ذات شریف کی تھا کہ آپ اپنے لیے کچھ نہ رکھتے تھے ورنہ ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کے لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اونکے اور تحمل نہ ہونے
اور قلت صبر اونکی کی ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سکوت ف ع یعنی نہ کلام کرتے مگر بحاجت آخرت یا غیر دنیا روایت کیا ہے ابوہریرہ نے کہ فرمایا
آنحضرت نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیسکت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنہ میں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِيْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيْلٌ اَوْ تَرْسِيْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھی بیچ قرأت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی واضح اور جدا جدا حروف کر کے پڑھتے تھے اور تھی آنحضرت کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے ت نقل کیا ابوداؤد نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے اور پے در پے بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکھتے ہو لیکن تھے آنحضرت کلام کرتے

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد رکہتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا ساتھ آنحضرت کی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ
بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ بہت ہو مسکرانی مین آنحضرت سی یعنی حضرت کی برابر کوئی بہت مسکراتا تہا نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَتَحَدَّثُ يُكْثِرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرت کہ جسوقت بیٹھتی بات کرنی کو بہت کرتی اوٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تہی آنحضرت دیکھتی آسمان کی طرف حالت کلام
کرنی مین بانتظار وحی اور تشریف جبرئیل کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داود نی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ
فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَأْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَإِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل عیال پر حضرت سلم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرت
کی ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پینی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوئین کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد نبی تو نیچا ہی اور بیچ
تہین دایہ اونکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرت کہ جاتی وہان یعنی عوالی مین اور ہم یعنی بیچ اپنی کی اس حال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرت کی ہوتی تہی پس داخل
ہوتی آنحضرت گہر مین یعنی دودہ پلاتی والی کی اور حالانکہ دہوان گہوٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوئین دار ہی جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ
ابراہیم کا لوہار قین ع لغت ظئر ظا معجمہ کے زیر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسی بچی کو اور اوسکے
خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو لگا بہی کہتی ہیں اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف تہا پس لیتی آنحضرت ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اونکا پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جسوقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مرجاتی ہین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور پایا ستہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت مین قاع یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت مین داخل ہوی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تک کہ دو برس ہین دودہ
پلایا جاویگا یہ مرتبہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرت اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مری تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يُقَالُ لَهُ فُلَانُ حَبْرٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيُّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أُفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدُ حَتّٰى
تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا أَجْلِسُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ
وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَهُ وَيَتَوَعَّدُونَهُ فَفَطِنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يَصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا
يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَهُودِيٌّ يَحْبِسُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَظْلِمَ مُعَاهَدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَجَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَشَطْرُ مَالِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمَا وَاللّٰهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْتِكَ
فِي التَّوْرَاةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهُ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ
بِالْفُحْشِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهٰذَا مَالِي فَاحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ رَوَاهُ

البیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلانا کہ کنایہ ہی اوسکی نام سی عالم تہا یہود سی تہین دیتہ
یہودی کی لیے آنحضرت پر کئی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نے آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نے اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میرے کچھ
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میرے پاس کچھ کہ دون مین تجکو بدل دینارون کی اوس یہودی نے کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونگا تم سی ای محمد یہانتک کہ دو
مجکو دیت میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب جبکہ نہین جدا ہوتا تو مجسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک نہ دون مین قرض تیرا بیٹہ جاتا ہون مین ساتہ تیرے
اور نہین جاونگا ساتہ تیرے سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح اس سی معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم
ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارتی سی مثلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی
کی یعنی ڈرانا اور دور کا دینا اوسکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو خفگی کی نظر سی کیا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی نے
روکی آپ کو اور مانع ہوکر نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میرے نے اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی معاہد پر اور
غیر اوسکی پر ف ح یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس تغیر دینی ادا کی جو اوس سی چاہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہد کی یہ ہی کہ مقام
مقتضی ہی کا تہا اسلیے کہ خاص معاملہ اوسکا اوسی ہی روز قیامت کی اسلیے کہ نہین ممکن ہو کا راضی کرنا اوسکا ساتہ نیکیون مسلمان کی اوسکی لیے یا کمی
برائی کی اوسکی لیے مسلمان جیسی کہ حقوق دوا بین ہی اور شاید کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا
اونکی ادا کرنی سی بسبب بغض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی
دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور طلب مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نے ساتہ تمہارے جو کچہ کہ کیا مین نے یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری یعنی طرف موافق ہونی صفت
تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین ہی یعنی پاؤن وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ
ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اوسکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی خواص مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور
نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلا شبہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ آل میرا
یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہ کیطرف پس حکم کرو آپ بیچ ساتہ اوس چیز کی کہ دکہا دی تمکو خدا تعالی نے ف ح یعنی جو مصرف لائق سمجہو
دیکہو اور اوسپر اپنی تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نے قرار پکڑا
دل مین اور محبت خدا و رسول کی زیادہ ہوئے اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی خدا کے لیے کیات اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اللہ جانے
اوسکی حال مآل بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نے دلائل النبوت مین **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ
الذِّکْرَ وَیُقِلُّ اللَّغْوَ وَیُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ وَیُقَصِّرُ الْخُطْبَۃَ وَلَا یَاْنَفُ اَنْ یَّمْشِیَ مَعَ الْاَرْمَلَۃِ وَالْمِسْکِیْنِ فَیَقْضِیَ لَہُ الْحَاجَۃَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ خدا کی
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول ذکر ہی مین تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ح یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی
کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ خالی مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیے کہا امام غزالی نے صیت تطعہ من الرفع
فی تالیفنا البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول حسنات الابرار

سیئات المقربین والا حضرت کو لغو بولنے سے کیا علاقہ در صورتیکہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین کی حق مین فرماتا ہی والذین ہم عن اللغو معرضون
اور یہ جو مضمون نے کہا ہی قلت یہان معنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتے تھے ایسے کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین جیسے اسمین قلیلا
ما یومنون کی پس انکار کرنا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتھ قول اونکی کی و یکثر ت اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصا جمعہ مین بقرینہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتے
ف ع ایسے کہ ایک ایک کلمہ حضرت سے جامع مضمون جید اور اندازہ کی صادر ہوتا تھا اور یہ باعتبار اکثر احوال کی ہوگا والا جس جگہ کہ مقصود بہت
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بھی کرتے تھے اور ظاہر مقصود یہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا بہ نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسے کہ باب الجمعہ مین یہ حدیث گذری اور شاید کہ وجہ اسکی یہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہ متوجہ ہونے کی طرف خلق کی اور جگہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتھ جاری کرنے زبان کی فصاحت اور بلاغت سے ت اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنے کی ساتھ بیوہ کی اور مسکین کی یعنی کرتے
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہ نسائی اور دارمی نے وعن علی ان ابا جھل قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا نکذبك ولكن
نکذب بما جئت به فانزل اللہ تعالیٰ فیھم فانھم لا یکذبونك ولكن الظالمین بایات اللہ یجحدون رواہ الترمذی
اور روایت ہی علی رضہ سے کہ تحقیق ابوجہل نے کہا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغگو جانتے تجکو اور سچ تمہارا
ہم پر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتھ صدق و امانت کی ولیکن جھٹلاتے ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ع یعنی کتاب و شریعت اور سبب
جھٹلانی اوسکی کی تجکو بھی جھٹلاتے ہین اور اگر یہ نہو تو تجکو تم سے نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجھتا تھا کہ جب وہ سچے ہون کار دنیا مین خلق سے
جھوٹ نہ بولین اور اونپر جھوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جھوٹ بولین گے اور خدا پر کیونکر جھوٹ باندہین گے اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تھا
اسپر کہ چلتی تھی کہ انکو یہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہ آیت پس تحقیق وہ نہین
جھٹلاتے ہین تجکو ولیکن یہ ظالم حد سے تجاوز کرنے والے خدا کی آیتونکا انکار کرتے ہین نقل کی یہ ترمذی نے ف ع تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکھین ہین ایک تو یہ کہ یہ کافر کہ تجکو جھٹلاتے ہین حقیقت مین تجکو نہین جھٹلاتے بلکہ خدا کی آیتونکو جھٹلاتے ہین جیسے کہ کہتا ہی مولیٰ اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتے ہین یہ تجکو نہین ستاتے ہین حقیقت مین مجکو ستاتے ہین دیکھو کہ انسے کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہ کہ یہ تجکو
نہین جھٹلاتے ہین ایسے کہ تو مشہور ہی ساتھ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتے ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتھ مضمون حدیث کی
وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یا عائشة لو شئت لسارت معی جبال الذھب جاءنی ملك
ان حجزته لتساوی الكعبة فقال ان ربك یقرأ علیك السلام ویقول ان شئت نبیا عبدا وان شئت نبیا ملكا فنظرت
الی جبریل فاشار الی ان ضع نفسك وفی روایة ابن عباس فالتفت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی جبریل كالمستشیر
له فاشار جبریل بیده ان تواضع فقلت نبیا عبدا قالت فكان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعد ذلك لا یاكل متكئا یقول آكل كما
یاكل العبد واجلس كما یجلس العبد رواہ فی شرح السنة اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے عائشہ
اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سے مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتھ چلین میری پہاڑ سونیکی آیا میری پاس ایک فرشتہ
دراز قد جیسے کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تھی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی
اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتھ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہی پس اختیار کرو ان

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیلؑ کی یعنی بطور مشورہ چاہنے کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے طرف میری
کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ وغنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ پس التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف جبرئیلؑ کی مانند مشورہ چاہنے والے کی آدمی سے پس اشارہ کیا جبرئیلؑ نے اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کر تم اپنے تئیں ف ع یعنی
اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول
جانے کی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہے اور اسیلیے اختیار کیا فقر کو
اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم پس کہا میں نے کہ ہونگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضؓ نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
بعد اسکی کھانا نہ کھاتے تکیہ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں
ف یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ فضل ہیئتوں کی ہے یا اوٹھائے ایک زانو اور دوزانو میں سے حالت کھانے میں یا غیر اسکی میں یا اوٹھائے دونوں
زانو بطور گوٹ مارکی بیٹھنے کی اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی **باب المبعث وبدء الوحی** باب ہے بیچ بیان بعث آنحضرتؐ کے
اور ابتدا وحی کی ف ع بعث بمعنی بھیجنا دراصل بعث کی اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرتؐ کا ہے رسول کر کے اور مستعمل ہے معنی کا اور لفظ بدء ساتھ
بے اور جزم دال کی اور ہمزہ سے بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کی اور واو مشددہ بمعنی ظہور کی اور ایک روایت میں آیا ہے اور حاصل دونوں
لفظوں کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنی اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور ایسی چیز
کہ القا کیا جاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی میں جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیاء صلوات اللہ
علیہم والسلام کی کئی قسموں پر ہے بعضو کو ساتھ سننے کلام اللہ تعالی کے جیسے کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قرآن شریف اور جیسے کہ پیغمبر
ہمارے کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتہ کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی القا ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے
القی فی روعی پیش سے یعنی ڈالا گیا میری دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیل کی تھی اور وحی کی نسبت جو
غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہے بمعنی الہام کی ہے جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنے موسی کی ماں کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی
ہے جیسے کہ واذ اوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نے طرف حواریین کی اور بمعنی پیدا کرنے علم طبیعی کی بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیرے
پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکھا واللہ اعلم **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لاربعین سنۃ فمکث بمکۃ ثلث عشرۃ سنۃ یوحی الیہ ثم امر بالہجرۃ فہاجر عشر سنین ومات وہو ابن
ثلث وستین سنۃ متفق علیہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا بھیجے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے
پس ٹھہرے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف انکی اس مدت میں پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی
مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کے تھے ف ع اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی تھی
جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی اور بعضوں نے کہا ساٹھ برس کی تھی جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونوں برس ولادت
اور موت کی ملا کر پینسٹھ برس کہی اور انس نے کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال اقام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ خمس عشرۃ سنۃ یسمع الصوت ویری الضوء سبع سنین ولا یری شیئا وثمان سنین یوحی الیہ واقام بالمدینۃ
عشرا وتوفی وہو ابن خمس وستین سنۃ متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابن عباسؓ سے کہ کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

یعنی جب نبی ہونیکی پندرہ برس یعنی سات برس ولادت سے ہجرت کی سنتی تھی آواز یعنی جبرئیل کی کہ درمیان سے آتی تھی یا محمد اور دیکھتی تھی روشنی بیچ اندھیری راتوں میں سات برس یعنی اول پندرہ برسوں میں سے اور نہیں دیکھتی تھی کچھ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی نبوت کی نشانیوں میں سے سات برس تک اور نہیں دیکھتی تھی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھ برس میں ان پندرہ برسوں میں سے وحی بھیجی جاتی تھی طرف آنحضرت کی ش ع یعنی مکہ میں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تھا اور مدت اقامت مکہ کی پندرہ برس تھی اور تواریخ کی کتابوں اور احادیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال پہلے ظہور نبوت کی تھا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا عالم ملکوت سے تھا ظہور اوسکا پہلے ایک سبب سے ہوا بنای بشریت کا نبوت اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی اس حال میں کہ وہ پینسٹھ برس کے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال توفاه الله على راس ستين سنة متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا وفات دی آنحضرت کو اللہ تعالی نے اوپر تمام ہونے ساٹھ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنه** قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلث وستين وابو بكر وهو ابن ثلث وستين وعمر وهو ابن ثلث وستين رواه مسلم قال محمد بن اسمعيل البخاري ثلث وستين اكثر اور روایت ہے اونسے یعنی انس سے کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کے تھے اور وفات پائی حضرت ابو بکر رض نے بھی اس حال میں کہ وہ ترسٹھ برس کی تھی یہی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور کچھ دن بعد حضرت کے دن رہی او تیتی ہی چھوٹی تھی اونسے اور وفات پائی حضرت عمر رض نے اور وہ بھی ترسٹھ برس کی تھی **ف** ع اور بعضوں نے کہا اونسٹھ برس کے تھے اور بعضوں نے اور بھی اقوال اونکی عمر میں نقل کیے ہیں کہا مؤلف نے کہ زخمی کیا اونکو ابو لؤلؤ غلام مغیرہ بن شعبہ کی نے مدینہ میں بدھ کی دن چھبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی سن تئیس میں اور دفن کیے گئے اتوار کی دن شروع محرم کو سن چوبیس میں اور عمر اونکی ترسٹھ برس کی تھی اور یہ بہت صحیح قول اونکی عمر میں یہی ہے اور رہی خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور حضرت عثمان دفن کیے گئے ہفتہ کی رات میں بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تھی اور بعضوں نے کہا اٹھاسی برس کی اور بعضوں نے اور اور قول بھی اونکی عمر میں نقل کیے ہیں اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوئے جس دن کہ قتل کیے گئے حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تھا اور تاریخ اٹھارھویں ذیحجہ کی سن پینتیس میں اور مارا اونکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نے کوفہ میں جمعہ کی صبح کو سترھویں تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات پائی بعد تین رات گذرنے کی اوسکی مارنے سے اور دفن کیے گئے نجف میں اور عمر اونکی ترسٹھ برس کی تھی اور اور بھی قول منقول ہیں اونکی عمر میں اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینے کچھ دن اور یہ حدیث نقل کی ہے مسلم نے کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ روایت ترسٹھ برس کی حضرت کی عمر میں اکثر ہے **ف** ع یعنی بہ نسبت اور روایتوں کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہے کہ دس برس تھی یا تیرہ یا پندرہ روایتیں تیرہ کی اکثر ہیں اور یہی بہت صحیح ہے واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل میں تھی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی عیاض نے دعوی اجماع کا کیا ہے اسپر اور اتفاق کیا ہے علمانے اسپر کہ پیدا ہوئے آنحضرت پیر کی دن ربیع الاول میں اور تاریخ میں اختلاف کیا ہے کہ بارھویں تاریخ تھی یا آٹھویں یا دسویں اور وفات ہوئی حضرت کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارھویں کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ

وعن عائشة قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله ويتزود لذلك ثم يرجع الى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذني فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ

قلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثالثة حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ باسم ربك الذي خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذي علم بالقلم علم الانسان ما لم يعلم فرجع بها رسول الله صلى الله عليه وسلم يرجف فؤاده فدخل على خديجة فقال زملوني زملوني فزملوه حتى ذهب عنه الروع فقال لخديجة واخبرها الخبر لقد خشيت على نفسي فقالت خديجة كلا والله لا يخزيك الله ابدا انك لتصل الرحم وتصدق الحديث وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على نوائب الحق ثم انطلقت به خديجة الى ورقة بن نوفل ابن عم خديجة فقالت له يا ابن عم اسمع من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي انزل الله على موسى يا ليتني كنت فيها جذعا يا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يأت رجل قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا مؤزرا ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي متفق عليه وزاد البخاري حتى حزن النبي صلى الله عليه وسلم فيما بلغنا حزنا غدا منه مرارا كي يتردى من رؤس شواهق الجبال فكلما اوفى بذروة جبل لكي يلقي نفسه منه تبدى له جبريل فقال يا محمد انك رسول الله حقا فيسكن لذلك جاشه وتقر نفسه اور یہ روایت ہی عائشہ سے اگرچہ یعنی حضرت سے سنا یا کسی صحابہ سے انہوں نے کہ عائشہ رض ابتدائی نبوت میں حاضر نہ تھیں پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اوسکے آنحضرت وحی سے دیکھنا خوابوں سچے کا تھا سوتی میں ف ح اور کہتی ہیں کہ حال خوابوں تک پہنچی تہا اور حقیقت خواب سچے کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالی سوتے کی دل میں یا اوسکی حواس میں کچھ چیزیں جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی میں اور اللہ قادر ہے کہ کری جو کچھ چاہی نہیں منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اکثر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی میں جیسی کہ دیکھتا ہی اوسکو سوتی میں ت پس تھی حضرت کہ نہیں دیکھتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی دم صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام اشتباہ کی پہر دوست کی گئی طرف آنحضرت کی خلوت ف ح اور یہ ابتدائی تصرف ہی پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی سے ت اور تھی آنحضرت کہ خلوت میں رہتی بیچ غار حرا کی ف ح حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کی اور بعضوں نی ساتھ زبر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا مکہ میں اور وہاں سے نظر جمال کعبہ پر بہی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبد المطلب نے بہی اصحاب فیل کے واقعہ میں وہاں جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی ہی اور دوست کی گئی طرف حضرت کی خلوت اسلیے کہ خلوت میں فرصت دل کی اور فکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور منقطع ہوتا ہی الفت کی چیزوں بشریہ کی سے اور خشوع اور فوائد اور خاطر جمعی اور توجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرائط معتبرہ اپنی کی بیچ محل اپنی کی افضل اور اکمل ہی یعنی اگر خرابیاں اور فساد دین کا لوگوں کی ساتھ رہنی میں ہو اور کوئی اوسکا کھٹکا نہ ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہیں اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم میں تربیت ہوگی تو لوگوں میں رہنا افضل ہی ت پس عبادت کرتی آنحضرت اوس غار میں اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی معنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتوں میں ف ح مراد روز و شب ہیں اور خاص رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب ہی ساتھ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اوسسے قلت ہی اور بعضوں نے کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا ت قلیل ت عبادت کرتی اور غار میں پہلی اسکی کہ مائل ہو اور مشتاق ہوں اپنی اہل کی طرف ف ح یعنی عبادت کرتی اور جبکہ گھر کی لوگوں کی خبر لیتی اور ادائی حقوق اونکی کی طرف دل کھینچتا گھر میں آتی اور بخاری کی ایک روایت میں لفظ یرجع آیا ہی بجائے ینزع کی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتوں متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتوں کی ف ح

حاصل یہ کہ آنحضرتؐ ایام مذکورہ مین ہمیشہ اسی حالت پر رہتی کہ جاتی عبادت کی لیی اور پہر آتی توشہ لینی کی لیی تاکہ خاطر جمع سی عبادت کرین اور توشہ
اٹہا رہنا بہی اسکی طرف کر لینا زاد کا نہین منافی ہی توکل کی اور مدت خلوت کی ایک مہینا تہا ہر سال مین اور وہ مہینا رمضان کا تہا اور علما اختلاف
رکہتی ہین کہ آنحضرتؐ قبل نبوت سی تابع کسی شریعت کی اگلی شریعتون مین سی تہی یا اپنی عقل سی اچہا جانکر عمل کرتی تہی یا ہر شریعت مین سی جو کچہ کہ اولی
اور افضل پاتی کرتی اور اگر تابع شریعت کی تہی وہ تو کس شریعت کی تہی مختار یہ ہی کہ تابع دین ابراہیم کی تہی اور اسیلیی ایک روایت مین بجای تحنث کی
تحنف ت سی بہی آیا ہی یعنی عمل کرتی تہی دین حنیف پر کہ لقب ابراہیمؑ کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ جانب حق سی نور ہدایت کا حضرتؐ کی دل مین آیا تہا
اور اسی پسندیدہ چیزین درگاہ الہی کی عمل مین لاتی تہی بغیر اتباع شریعت کی اور حکم عقل کی اور اسمین بہی اختلاف کرتی ہین کہ عبادت کرنا حضرتؐ کا تا
فکر کی تہا یا ذکر کی اور صحیح یہ ہی کہ ساتہ ذکر کی تہا نہ فکر کی ت یہانتک کہ آیا حضرتؐ پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبرئیلؑ ہین اس حال مین کہ آنحضرتؐ
غار حرا مین تہی پس آیا حضرتؐ کی پاس فرشتہ یعنی جبرئیلؑ اور بعضون نی کہا اسرافیلؑ پس کہا پڑہ یعنی کچہ پس کہا آنحضرتؐ نی نہین مین پڑہ جانتا ف ع ح
یعنی اسطرح نہین پڑہ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سی تہی کہ بیچ دل آنحضرتؐ کی دیکہنی فرشتہ اور ہیبت مقام کی سی آئی اور یہ کوئی بہی
کہ یہ فرمایا آنحضرتؐ نی اس سبب سی کہ حضرتؐ امی تہی اور امی وہ ہی کہ پڑہنا نجانی اسلیی کہ پڑہنا غیر کی پڑہانی اور تعلیم کرنی سی ساتہ امی ہونیکی منافات نہین
رکہتا خصوصًا نہایت فصاحت والی سی بلکہ امی ہونا منافات لکہنی اور نامہ کی پڑہنی سی رکہتا ہی چنانچہ قاموس مین کہا کہ امی وہ ہی کہ لکہنا نجانی اور کتاب
نہ پڑہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ جبرئیلؑ نی صحیفہ حریر کا مرصع ساتہ جواہر کی آنحضرتؐ کی ہاتہ مین دیا اور کہا پڑہ ہو پس آنحضرتؐ نی کہا نہین پڑہ سکتا مین
اور اس کپڑی مین کچہ لکہا نہین دیکہتا مین کیا پڑہون اور یہ معنی انسب اور اظہر ہین مقصود مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرتؐ نی پس پکڑا اس فرشتی نی
مجکو اور بہینچا مجکو یہانتک کہ پہونچا وہ مجہسی مشقت کو ف ع ح لفظ جہد ساتہ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کی ہی پس جس صورت مین کہ نصب ہو
دال کو تو معنی یہ ہونگی کہ پہونچی جبرئیلؑ مجہسی مشقت کو یعنی خوب پہونچا مجکو کہ مشقت اور تہائی پہونچی سی اور جس صورت مین کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہونگی
کہ پہونچی مشقت مجہسی نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اور تہائی مین نی اور یہ بہینچنا تصرف کرنا تہا جبرئیلؑ کا حضرتؐ کی وجود شریف مین ساتہ داخل کرنی نور
ملکوت اور روحی کی حضرتؐ کی بدن شریف مین تا آمادہ اور مستعد وحی کی اور تہائی کی ہون ت پہر چہوڑ دیا مجکو جبرئیلؑ نی اور کہا کہ پڑہ پس کہا مین نی
کہ نہین پڑہ سکتا مین فرمایا آنحضرتؐ نی کہ پہر پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ پس کہا مین نی
نہین مین پڑہنی والا پس پکڑا مجکو اور بہینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچی مجہسی مشقت کو پہر چہوڑ دیا مجکو اور کہا پڑہ ساتہ نام پروردگار اپنی کی کہ جسنی
پیدا کیا ہی تجکو اور ہر چیز کو ف ع ح یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور مدد پروردگار سی چاہ کہ جس نی پیدا کیا ہی سب کچہ اور وہ سب چیز پر قادر ہی
اور یہ دلیل صریح ہی اسپر کہ اول جو قرآن سی اترا ہی سورۂ اقرأ ہی اور یہی صواب ہی کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کی ہین اور بعضون نی کہا کہ اول
سورۂ یا ایہا المدثر اوتری ہی اور یہ قول کچہ نہین ہی کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہی کہ سورۂ اقرأ اول حقیقی ہی اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہی یعنی
بعد منقطع ہونی وحی کی جو پہر وحی اوترنی لگی تو اول یہی اوتری ہی اور یہ حدیث دلیل اون لوگون کی ہی کہ جو کہتی ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو
سورہ نہین ہی بلکہ فصل کی لیی اوتری ہی ت پیدا کیا انسان کو جمی ہوئی خون سی کہ رحم مین ہوتا ہی پڑہ اور پروردگار تیرا بزرگتر سب سی ہی
وہ پروردگار کہ تعلیم کیی بواسطہ قلم کی بہت سی علم ف ح مراد یا تو قلم آسمان کا ہی کہ سبب اور باعث نگاہ رکہنی تمام علمون اور آسمان کی کتابون کا
یا یہی قلم ہی کہ اس عالم مین مظہر اور مثال اوس قلم کا ہی کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سی لکہی جاتی ہی اور صاحب کشاف نی کہا کہ یہ کلام اللہ تعالی
کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہی کہ کیا کیا علم عجیب غریب اس سی لکہی جاتی ہین ت سکہائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تہا ف ع یعنی ممکن تہا

کہ اپنی قدرت سے معلوم کریگی چیزین نو پیدا امکان او سنبات مین واسطہ ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنی آنحضرت پس ہوگا آیت پر
طرف ہی قول اللہ تعالیٰ وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری ساتہ ان آیتون کی پیغمبر خدا طرف گہر کی اس حال مین کہ کانپتا تہا دل
یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹہا تہا آپکی دل مین پس آئی آنحضرت حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیئی بسبب سخت ہونی خوف اور لرزہ کی اوڑہا دو مجکو
کپڑا اوڑہا دو مجکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ رضی کو اس حال مین کہ بیان کی اونکو خبر ہی لیکن
البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ع نہایت خوف سی کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سی یا ڈر کہ کیا
اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا پس کہا خدیجہ نی یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہو قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبہی اسلیئی کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی دارون سی یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین
تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی وتؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ع لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کو بہی آیا ہی اسلیئی کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بیچارے ہین مثل عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور داخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور
بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیئی اور دیتی ہو محتاج کو ف ع لفظ تکسب ساتہ زبر تی کی صحیح اور مشہور ہی اور ساتہ پیش تی کی بہی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سی کسب و تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین یا
اور بعضی مراد معدوم سی فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیئی یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور ادائی دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سی اور نوائب حق اسلیئی کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی جیسی
اسراف اور غضب اور مانند انکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اوپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی
ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سی اسلیئی کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضی نی بسبب متصف ہونی آنحضرت کی ساتہ اچہی باتون کی اور اچہی صفتون کی اوپر
نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضی کی اور
کیونکر نہو کہ وہ مدت مدید آنحضرت کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی وہی ہین کسی کو اونکی ساتہ اونکی صفت مین مشارکت نہین ہی رضی اللہ عنہا
اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیئی جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سی تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اوپر کہ نفس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا پسندیدہ
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور منشا اسکا کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اوپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرت کی یعنی قبل
ت پہر لیگئی آنحضرت کو خدیجہ رضی طرف ورقہ بیٹی نوفل کی کہ چچا کی بیٹی خدیجہ رضی کی تہی ف ع ح اسلیئی کہ خدیجہ بیٹی ہین خویلد بیٹی اسد بیٹی عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹی نوفل بیٹی اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہو گئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عبرانی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہو گئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضی نی ای میری چچا کی بیٹی سن اپنی بہتیجی سی ف ع ح یعنی آنحضرت سی جو کچہ کہتی ہین
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرت کو بسبب بڑائی ورقہ کی کہا ایک شارح نی
کہ یہ کہا خدیجہ رضی نی ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا اوسی حضرت کی ورقہ نی ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نے خبر اوس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نے یہ ناموس یعنی فرشتہ ہے کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر ساتھ وحی کے **ف** ناموس شخص کو بھید جانتا ہو جن کا اور اہل کتاب جبرئیلؑ کو ناموس کہتے تھے اور بعضون نے کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتے ہین اور خبر حضرت موسیٰؑ پر اوترنا کہا نہ عیسیٰ پر واسطے عظیم الشان ہونے موسیٰؑ کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسیٰؑ کا مناسب تر تھا دین نصرانیت کے **ت** اے کاش کہ مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاش کہ مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہ ہوتا قوی اوس وقت کہ نکالے گی تجکو قوم تیری یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیرے شہر سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نکالینگے مجکو وہ کہا ورقہ نے ہان نکالینگے تجکو اور سبب اسکا یہ ہے کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکھا گیا ہے وہ **ف** ح اور ایک روایت مین آیا ہے الا اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نے دشمن رکھا اور ایذا دی **ت** اور اگر پاوے مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو اور تمہاری قوم تمکو ایذا دے اور نکالے اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پھر نہ دیر کی ورقہ نے کہ مر گئی **ف** ح جاننا چاہیے کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرتؐ پر کچھ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونے مین اختلاف ہے اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونے نبوت کی ہے تو صحابی ہین اور اگر ابتدای احوال مین ہے جیسا کہ ظاہر ہے تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم **ت** اور منقطع ہوئی وحی **ف** ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرتؐ پر آئی اور نبوت ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتے ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضے کہتے ہین چھ مہینے تک اور بعضے اڑہائی مہینے تک اور شیخ ابن حجر نے کہا مراد تاخیر وحی سے درمیان اوترنے اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیلؑ کا نہین ہے بلکہ تاخیر اوترنے قرآن کی ہے جبرئیلؑ آتے تھے لیکن قرآن نہین لاتے تھے اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تھی کہ تا جاتا رہے آنحضرتؐ سے خوف کہ پیدا ہوا تھا اور حاصل ہو شوق و انتظار **طیبی** دیر ہے کہ دلدار پیامے نفرستاد ننوشت سلامے و کلامے نفرستاد + **ت** انتہی حدیث بخاری اور مسلم دونون نے روایت کی ہے اور زیادہ کیا بخاری نے مسلم کی روایت پر اسکو یہانتک کہ غمگین ہوئے آنحضرتؐ بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہے ہمکو حدیثون سے کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر **ف** ح یہ کلام کسی راوی کا ہے راویون اس حدیث کی سے کہ درمیان مین واقع ہوا ہے فعل کی اور اوسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہے **ت** غمگین ہوئے اس سے آنحضرتؐ ایسا غمگین ہونا کہ گئے صبح کو بسبب غم کی کئی بار تا کہ گر پڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سے **ف** ح یعنی چاہتے تھے کہ اپنے تئین پہاڑون کی اوپر سے ڈالدین اور ہلاک ہو جاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی **ت** پس جبکہ پہونچتے اوپر پہاڑون کی تا کہ ڈالدین اپنے تئین پہاڑ سے ظاہر ہوتے اونکے لیے جبرئیلؑ اور کہتے اے محمدؐ بلاشبہ تو رسول اللہ کا ہے حق **ف** ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہے برحق سب آفتون سے امین رہیگا اور انجام کار تیرا بہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگرچہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوے **ت** پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا بسبب اس کہنے کی حضرتؐ کی دل کا اضطراب اور قلق اور وحشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرتؐ کا یعنی اضطراب سے **وعن** جابر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجثت منہ رعبا حتی ہویت الی الارض فجئت اہلی فقلت زملونی زملونی فزملونی فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطہر والرجز فاہجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیہ اور روایت ہے جابر رضی سے کہ اونہون نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیان فرماتے تھے منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز بیچ حاصل ہونی اوسکی پس حدیث فرمایا پس اوس وقت کہ مین چلتا تھا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نے ایک آواز آسمان سے پس اوٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان فرشتہ کہ آیا تھا میرے پاس پہاڑ حرا مین بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سے ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پہلے پہونچنا تھی مجہکو تنہائی مین کہ ہیبت کپڑا اوڑہا دو مجہکو کپڑا اوڑہا دو مجہکو پس کپڑا اوڑہایا اونہون نی مجہکو پس اوتاری اللہ تعالی نی یہ آیت ای کپڑا اوڑہنی والی اوٹہ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سی کفار کو اور بشارت دی مومنین کو بطریق کی ثواب کی اور اپنی پروردگار ہی کو بڑا جان ف یعنی خاص کر اوسکو
تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو دنیا مین بڑا جان اور کہہ اوسوقت کہ پیش آتی تکبیر اوسکی غیر سی کہہ اللہ اکبر منقول ہی کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نی تکبیر
پس تکبیر کہی خدیجہ نی اور خوش ہوئین اور یقین کیا کہ یہ وحی ہی ت اور اپنی کپڑون کو پاک کر نجاست سی ف ع اور بعضون نی کہا مراد کپڑون سی
صفتیں نفس کی ہین اور پاک کرنا کنایہ ہی اجتناب رذائل سی ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور فائدہ یہ
کہ یہ تقاضا ہی اوسی سی پہلی کی تتمہ حکایہ ہی ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پہر گرم ہوئی وحی یعنی پی درپی آنی لگی ف تفسیر مدارک مین جابر سی یہ حدیث
یون روایت کی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ تہا مین پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا مین یا محمد انک رسول اللہ پس دیکہا مین نی داہنی اپنی اور بائین اپنی پس نہ دیکہا مین نی
کچہ پہر نظر کی مین نی اوپر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ بیٹہا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کی پس ڈرا مین اور پہرا مین طرف خدیجہ کی اور
کہا مین نی کپڑا اوڑہا دو مجہکو پس کپڑا اوڑہایا خدیجہ نی پہر آئی جبرئیل اور پڑہا یا ایہا المدثر الی آخرہ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ ان الحارث
ابن ہشام سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کیف یأتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یأتینی
مثل صلصلۃ الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالت
عائشۃ ولقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا متفق علیہ ت اور روایت ہی عائشہ
سی یہ کہ حارث بیٹی ہشام کی نی کہ بہائی ابوجہل کا ہی اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہی آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کبہی آتی ہی میری پاس جی مانند آواز گھنٹال کی یعنی شاید ہوتی ہی آواز اوسکی ساتہ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم ہی کہ
سخت ترین وحی کی ہوتی ہی مجہپر ف ع یعنی سمجہنی مقصود مین پہلی کہ سمجہنا معنی کا اوس کلام سی کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہی سمجہنی کلام ایک آدمی کی
ساتہ خطاب کرنی حضور کی ت پس موقوف ہوتی ہی یا موقوف کی جاتی ہی وحی یا فرشتہ اس حال مین کہ تحقیق مین یاد رکہتا ہون اوسی اوس چیز کو کہ کہا
فرشتہ نی اور کبہی کبہی صورت پکڑتا ہی میری لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسی کہ مشہور ہی کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتی تہی پس کلام کرتا ہی مجہسی فرشتہ
پس یاد رکہتا ہون مین اوس چیز کو کہ کہتا ہی ش ع کہا ہی علمائی کہ پہلی استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنی والی کی اور سننی والی کی مناسبت چاہیے
اور بیان دو طریق پر تہی کبہی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تہی اور آنحضرت کو بشریت سی غائب کرتی تہی یہ قسم اول ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا
اول ذکر کیا اور کبہی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تہی اور جبرئیل متصف ساتہ وصف بشریت کی ہوتی تہی اور یہ قسم دوسری ہی اور یہ اوس تقدیر پر ہی
کہ صلصلہ اور وحی کی ہو جیسی کہ ظاہر عبارت حدیث کی سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ یہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تہی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی مین یہ تہی
کہ آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کرین اور ساعت آنحضرت کی خالی ہو جائی وحی کی سننی کی لیے اور اوسمین غیر وحی کی لیے جگہہ نہ رہی اور وہ سخت تر تہی واسطی جمع
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی اور البتہ دیکہا مین نی حضرت کو کہ اوترتی تہی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سی اس حال مین کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تہی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ظاہر یہ ہی کہ یہ بات قسم اول مین ہوتی تہی
اور ہوسکتا ہی کہ دوسری قسم مین بہی یہ بات پیش آتی ہو **وعن** عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ
الوحی کرب لذلک وتربد وجہہ وفی روایۃ نکس رأسہ ونکس اصحابہ رؤسہم فلما اتلی عنہ رفع رأسہ رواہ مسلم اور روایت
ہی عبادہ بن صامت سی کہا اونہون نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیجاتی سبب سختی اوسکی کی ف ع یعنی

کہ تغیر

کہ حضرت ہوتی تھی بسبب نہایت اہتمام یاد کرنے وحی کی مانند اوس شخص کی کہ گھبرا لے اوسکو غم اور تسلی فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ انتہیٰ
جمعہ و قرآنہ یا غم اس سبب سے ہوتا تھا کہ وحی مین شدت اور وعید بھی ہوتی تھی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تھا کہ دیکھیے یہ سخن اونکی نسبت ت اور متغیر
ہو جاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جھکاتے آپ سر اپنا اور جھکاتے آپ کے یار بھی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی
وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سے اوٹھاتے سر اپنا نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی اور صحابہ بھی اوٹھاتے اور سر جھکانا اصحاب کا یا تو بسبب رعایت کرنی
حال آنحضرت کی تھا اور نہین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وعن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک الاقربین خرج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حتی صعد الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش حتی اجتمعوا فجعل الرجل اذا لم یستطع ان یخرج
ارسل رسولا لینظر ما ہو فجاء ابو لہب وقریش فقال ارأیتم ان اخبرتکم ان خیلا تخرج من صفح ہذا الجبل وفی روایۃ ان خیلا تخرج
بالوادی ترید ان تغیر علیکم اکنتم مصدقی قالوا نعم ما جربنا علیک الا صدقا قال فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید قال
ابو لہب تبا لک الہذا جمعتنا فنزلت تبت یدا ابی لہب وتب متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہون نے جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سے اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلے آنحضرت یہانتک کہ چڑھے پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتے تھے قریش کی قبیلون کو نام بنام اے اولاد
فہر کی اے اولاد عدی کی پکارتے تھے قریش کی بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئے سب قبیلے اور بطون پس مرد یعنی اونکی گھرون مین سے جب نہ طاقت رکھتا کہ آپ
باہر نکلے یعنی بسبب کسی عذر کی بھیج دیتا تھا کسی کو اپنی طرف سے تا کہ دیکھے کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیے ہی اور کیا غرض ہی پس آیا ابو لہب چچا حضرت کا تھا اور قریش
ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دو تم مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلے ہین اس پہاڑ کی جانب سے اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلے ہین
جنگل مین یعنی مکہ کی اس حال مین کہ چاہتے ہین وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنے کی لیے یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگے مجھکو اس خبر
دینے مین کہا اونہون نے ہان سچا جانینگے نہین تجربہ کیا ہمنے تمپر مگر سچ کا فرمایا حضرت نے پس تحقیق مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگے عذاب سخت کے یعنی ڈراتا ہون
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبیٰ مین کہا ابو لہب نے نقصان اور ہلاکی ہو تجھکو کیا اسلیے جمع کیا تھا تو نے ہمکو پس اوتری سورۂ تبت یدا ابی لہب وتب
یعنی ہلاک ہو جیو ابو لہب اور ہلاک ہوا وہ ف ع ح لفظ یدا زائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتھون سے ذات اوسکی اسلیے کہ اکثر کام آدمی کی ہاتھون سے ہوتے ہین
اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالیٰ کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابو لہب نے اپنی دونون ہاتھون مین پتھر لیے اور آنحضرت کی طرف پھینکے
ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد اللہ بن مسعود قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی عند الکعبۃ وجمع قریش
فی مجالسہم اذ قال قائل ایکم یقوم الی جزور آل فلان فیعمد الی فرثہا ودمہا وسلاہا ثم یمہلہ حتی اذا سجد وضعہ بین
کتفیہ فانبعث اشقاہم فلما سجد وضعہ بین کتفیہ وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا فضحکوا حتی مال بعضہم علی بعض من
الضحک فانطلق منطلق الی فاطمۃ فاقبلت تسعی وثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدا حتی القتہ عنہ واقبلت علیہم تسبہم فلما
قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ قال اللہم علیک بقریش ثلثا وکان اذا دعا دعا ثلثا واذا سأل سأل ثلثا اللہم علیک بعمرو
بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وعمارۃ بن الولید قال
عبد اللہ فواللہ لقد رأیتہم صرعی یوم بدر ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واتبع اصحاب
القلیب لعنۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانۂ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تھی
اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنے والے نے ف ع یعنی ابی جہل نے اور بخاری کی روایت مین یہ بھی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنے والے نے

الا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق میں یہ بات کہی ت کون سا تم میں کہ اٹھے اور جاوے طرف اونٹ کی جو ذبح
کیا گیا ہے فلانی کی اولاد میں یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کی اوجہ میں ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر پہنچا دے اوسکو یعنی اون چیزوں مذکورہ کو یہانتک کہ جسوقت سجدہ کرین آنحضرت رکھدے اوسکو درمیان دونون
شانون آنحضرت صلعم کی پس اوٹھا اور گیا طرف اوس چیز کی کہ ذکر کی گئین بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت صلعم نے
رکھدیا اوس چیز مذکورہ کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹھہری رہی آنحضرت سجدہ کی حالت مین پس ہنسی وہ مشرک یہانتک کہ جھک گئی بعض اونکے
اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اس بات سی خوش ہوئی اور ساری ہنسی کی ایک دوسری پر گر گر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی اوسکو
اس ماجرے کی کیونکہ وہ اون دنون لڑکی تھین پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہری رہے آنحضرت سجدے میں یہانتک کہ دور کیا حضرت فاطمہ نے
اوسکو حضرت پرسی ف ع اور حضرت فاطمہ اون دنون مین صغیر سن تھین اسلیے کہ وہ پیدا ہوئین تھین اوس سال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی
ت اور متوجہ ہوئین فاطمہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ع اس سی معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیر سن کی منہ پر
اونکو برا کہا اور اونکو مجال مقابلہ کی اونسی نہوئی ت پس جب پوری ہو چکی نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر مشرکین قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالی کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنی طلب کرتے کسی چیز کو
تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تھی بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونوں بھائی تھی اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ بن ولید کو ف ع یہ تھے
سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نے اونکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہونچا سزا اپنی کو پہونچے بیت لطف حق
گرچہ مواسا ہا کند + لیک چون از حد بگذرد رسوا کند + ت کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کی ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا مین نے
ان کفار مذکور کو ہلاک ہوتے اور زمین پر پڑتے ہوئی روز جنگ بدر کی کہ کھینچے گئی اور ڈالی گئی کوئین مین کہ کنوان بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کنوئین مین ڈالی گئی ف ع او خطاب کیا آنحضرت نے اونکو کہ تمنی وعدہ خدا کا سچ پایا تمنی ہی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور ساری جانا ان مشرکون کا بدر مین اور ڈالی جانا کوئین مین باعتبار اکثر کی ہی ورنہ لکھتے ہین کہ عمارہ بن ولید بدر مین تھا بلکہ حبشہ
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کی بدر سی اور امیہ بن خلف تھا بسبب موٹا جانی اور بھاری ہو جانی اوسکی کی کنوئین مین نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر مین کہا ہے
اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث مین اشکال کرتے ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز مین بدستور رہے باوجود پہونچنی نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ ہے کہ تھا
یہ فعل اونسی پہلی حرام ہونی خون وغیرہ اور ذبح کیے ہوئی مشرک کی پیشتر حلال ہوئی نماز اوس ساتھ جیسی کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑی کو پہلے حرام ہونی اوسکی کے
اور نماز اوس سی پڑھ لیتی تھی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت یا رسول اللہ هل اتى عليك يوم كان اشد
عليك من يوم احد فقال لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن عبد كلال فلم يجبني
الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت
فاذا فيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم
قال فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لتامرني بامرك
ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده لا يشرك به شيئا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ تحقیق کہا عائشہ نی یا رسول اللہ کیا گذرا ہی آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کی دن سی ف ع جنگ احد میں
بہت سختیاں آنحضرت کو پہونچین تہین چنانچہ حدیث آیندہ مین بیان اوسکا آتا ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی تیری قوم سی وہ کچہ کہ وہ احد کی
روز احد سی اور تہی وہ چیز کہ دیکہی مین نی اونسی دن عقبہ کی بہت سخت اون چیزون مین سی کہ دیکہی مین نی اونسی تمام عمر مین ف ع عقبہ زبر دون سی راہ درمیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد عقبہ سی وہ مکان ہی کہ منا مین ہی اور جمرہ اوسکی طرف منساف ہی اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتی ہین جیسی کہ کتاب الحج مین گذرا اور آنحضرت
موسم حج مین وہان کہڑی ہوئی اور قبیلون کو اسلام کی طرف بلایا جیسی کہ عادت شریف حضرت کی تہی کہ حج کی موسمون مین اور مجمعون مین دعوت کرتی تہی یعنی
لوگون کو رغبت اسلام اور اچہی کامون کی دلاتی تہی اور عذاب اور بری کامون سی ڈراتی اور آنحضرت وہان سی طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبدیالیل بن کلال
کو بہی کہ ثقیف کی سردارون مین سی تہا دعوت کی جیسی کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا مین نی اپنی نفس کو اوپر بیٹی عبدیالیل بیٹی کلال کی پس جواب یا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا مین نی ف ع یعنی قبول نکی دعوت اسلام کی اور وہاں کی جاہلون اور نادانون نی ایذا مین دین آنحضرت کو اور پتہر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت زود اغیار دانہ دیوار سنگ یار می بارد + بلا می در روشنان اند ردر و دیوار می بارد + ت پس چلا مین اس حال مین کہ مین غمگین تہا اوپر جہت اپنی کے
یعنی چلا مین حیران اور سیمہ کہ نہین جانتا تہا مین کہ کدہر متوجہ ہوتا ہون مین سبب شدت اوس غم اور صعوبت کی پس ہوشیار نہوا مین مگر قرن ثعالب مین
کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ وہان میقات اہل نجد کی ہی اور اوسکو قرن منازل بہی کہتی ہین پس اوٹہایا مین نی سر اپنا پس ناگہان ہون مین بیچ ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیا ہوئی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکہا مین نی پہر ناگہان اوس ابر مین جبرئیل تہی پس پکارا مجکو جبرئیل نی اور کہا تحقیق اللہ تعالی نی سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نی یعنی جہٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بہیجا ہی تمہاری پاس پہاڑون کی فرشتی کو کہ پہاڑ دئی ہین کے
حوالہ اوسکی ہین تا کہ حکم کرو تم اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق مین یعنی عذاب اور ہلاکت اونکی اور برباد دینا اونکا درمیان پہاڑون کی فرمایا آنحضرت
نی پس پکارا مجکو پہاڑون کی فرشتہ نی یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجپر پہر کہا اوسنی ای محمد بات یہ ہے اللہ تعالی نی تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور مین فرشتہ پہاڑونکا ہون اور تحقیق بہیجا ہی مجکو تمہاری پروردگار نی تمہاری پاس تا کہ حکم کرو تم مجکو ساتہ حکم اپنی کی یعنی جو کچہ کہ چاہو اور فرماؤ کرون مین
اگر چاہو تم یہ کہ ڈہانک دون مین اوپر اونکی دونون پہاڑون کو کہ اخشبین ہین تو ڈہانک دون ف ع اخشبین خ معجمہ اور شین معجمہ سی نام دو پہاڑونکا ہی کہ
مکہ اونکی درمیان مین واقع ہی ت پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین چاہتا مین ہلاکت اونکی بلکہ امیدوار ہون یہ کہ نکالی اللہ تعالی اونکی پشتون سی اون لوگونکو
کہ عبادت کرین خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کرین اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَشُجَّ فِيْ رَاْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا رَاْسَ نَبِيِّهِمْ
وَكَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتون سی کہ اونکو رباعیہ کہتی ہین احد کے
ف ع رباعیہ رکی زبر اور تخفیف ب سی اوپر وزن ثمانیہ کی چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کی ہین دو اوپر اور دو نیچی پس نیچی کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تہا اور نیچی کا لب مبارک بہی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنیکی یہ معنی نہین ہین کہ جڑ سی اوکہڑ گیا اور دانتون مین کا واک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سی جدا ہو گیا تہا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کی ہاتہ سی ہوا کہ جو بہائی تہا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام مین اور صحابی ہونی مین اختلاف ہی اور
اوسکی اولاد مین سی جو کوئی پیدا ہوتا تہا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گر پڑتا تہا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرت کی سر مبارک مین ف ع اور
بعضی روایتون مین پیشانی مین آیا ہی کہ ایک کنکر پہاڑ پر سی نیچی آ پڑی اور حضرت کی زخمی کرنیوالی کو بکری نی ٹکری ٹکری کیا اور اور بہی صدمی حضرت کو پہونچی
کافرون نی میدان مین گڑہی کہودی تہی آنحضرت کا گہوڑا ایک گڑہی مین گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئی اور آنحضرت کو گود مین لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نی

اور جو چیز کہ موجب کی طرف اپنے لیے بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تھا خود شریف میں گھسی تھیں کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے دانتوں سے اونکو کھینچا اور دانت اونکا ٹوٹ گیا اور مالک بن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس کے خون سے اوسکے خون نے ملاپ کیا اوسکو آگ نہ چھوئیگی
ت بیہقی شرح کیے تحقیق آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا طریقہ توڑی دانت اوسکی توڑ دیا
پس اوسی وقت ف ع ح اور آیا ہی کہ حضرت علی نے اپنی سپر میں پانی لائے اور فاطمہ زہرا رضہ نے نمدہ کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بھرا تب تھما اور تحقیق دانتوں میں یہ سبب
آنحضرت کی ذات میں کچھ تغیر نہ تھا بحکم بشریت کے یہ بات آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظلمون اور مروی ہی کہ آنحضرت
خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اوس میں سے زمین پر گرتا تو اوترتا اونپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللہم اغفر لقومی فانہم لا یعلمون اور آیا ہے کہ
حضرت کے چہرۂ مبارک پر روز احد کے ستر زخم تلوار کے لگے لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نے اون ضربوں کے صدموں سے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھ نبی اپنے
اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس قول کے طرف دانتوں ریزہ کے اور توڑے جانے اونکے کی ہاتھوں سے اونکے اور فرمایا سخت ہی غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کرے
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ قتل کی یہ بات ہے اور رسول نے ف ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہی اور مراد رسول سے
یا تو ذات شریف اپنی کہی یا ہر پیغمبر لیکن کہا زیادہ تر پیغمبر کا حق ہی اور جگہ شبہ کی نہیں ہی مقتول اوسکا واجب القتل اور زخمی ہی لاشبہ وخلت لنا الیحجم
عن الفصل الثانی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ
وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا
قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ
رَاْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی یحیی بن کثیر سے کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن سے کہ
کی سی کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہای مدینہ میں سے ہیں کہ پہلے کیا چیز نازل ہوئی ہی قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر ف ع ت یہاں شبہ ہے
حال اوس پہ بسبب نسیان کی اسلیے کہ اول جو اوتری ہی اقرا باسم ہی اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونے وحی کی اوتری ہی جیسے کہ عائشہ رضہ کی حدیث میں
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہی یعنی بعد فترۃ وحی کی جو پہلے اوتری یہ ہی یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنے کو
ت کہا یحیی نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں یعنی جمہور یعنی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہی کہا ابو سلمہ نے کہ پوچھا میں نے جابر سے احوال اسکا یعنی قبل سوال
تیری کی اور اونہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے اونسے مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہیں اول اقرا باسم اوتری
پس کہا جابر نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تجھسے مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ مجاور
اور معتکف کیا میں نے حرا میں مہینے بھر سب جبکہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکھا میں نے داہنے
پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ اور دیکھا میں نے پیچھے اپنے پس نہ دیکھا میں نے کچھ پس اوٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکھا
میں نے اوپر کی جانب پس دیکھا میں نے کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گزر چکا ہی کہ اونہوں نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترہ وحی سے

فرمایا ہے اوسوقت کہ مین چلتا تھا سنی مین نے ایک آواز آسمان سے جب اوپر اوٹھائی مین نے نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تھا کہ آیا تھا میرے پاس
کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہے وہ صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہے **ت** پس آیا مین خدیجہ رضا کے پاس اور کہا مین نے
یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تھا کپڑا اوڑہاو مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہے پہر اوتری
یہ سورۃ اے کپڑا اوڑہنے والے کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑے کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورۃ مدثر کا تہا پہلی اوس سے
کہ فرض کیجاوے نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہے صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنے سورۃ فاتحہ کی **ت** نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے **بَابُ عَلَامَاتِ**
النُّبُوَّةِ باب ہے نبوت کی علامتون مین **ف** ع علامت اور معلم زبر سے اور علم عین اور لام کی زبر سے اصل مین نشان کو کہتے ہین کہ راہ کی سر پر
رکہتے ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت
کی کہ عاقل زیرک کہنے والا جو اونمین نظر کرے دلیل پکڑے نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سے ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ تمام معجزے نبوت کی علامتون مین سے ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نے جو دو باب عقد
کیے ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہے درکیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کے باوجودیکہ دونون
باب مین خوارق ہے ذکر کیے ہین کوئی وجہ موجہ اسکی ایسی ظاہر نہین ہوتی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَهٗ فَصَرَعَهٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً فَقَالَ هٰذَا حَظُّ
الشَّيْطَانِ مِنْكَ ثُمَّ غَسَلَهٗ فِىْ طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَهٗ وَاَعَادَهٗ فِىْ مَكَانِهٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ اِلٰى اُمِّهٖ
يَعْنِىْ ظِئْرَهٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَكُنْتُ اَرٰى اَثَرَ الْمِخْيَطِ فِىْ صَدْرِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت کہیلتے تہے ساتہ لڑکون کے **ف** ع یعنی تہے اونکے درمیان مین
اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کے پاس تہے کہ دایہ آپ کی ہین **ت** پس پکڑا آپکو جبرئیل نے اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سے اور نکالا اوسکی دل میں سے علقہ
ف ع اور جامع الاصول مین یون ہے فاستخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ فاستخرجہ زیادہ ہے بعد عن قلبہ کے پس معنی یہ ہونگے کہ آپکی دل کی جانب سے چیرا اور
دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سے ایک ٹکڑا خون بستہ کا یا دکہ وہ جڑ ہے مفاسد اور گناہون کی **ت** پس کہا جبرئیل نے کہ یہ حصہ شیطان کا ہے تجہسے یعنی پہونچتا اوسکو
اگر ہمیشہ رہتا تیرے ساتہ پہر دہویا آپ کے دل کو سونے کی لگن مین زمزم کے پانی سے **ف** ع یعنی واسطے تعظیم تکریم حضرت کی اور استعمال سونیکا کہ اس دنیا مین منع کیا ہے
واسطے مسلمانان کی ہے اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہے اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کے
احوال سے ہے علاوہ یہ کہ آنحضرت نے اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نے کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلے مقرر ہونے احکام کے تہا اور اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہے اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر دوسرا پانی افضل اوس سے ہوتا تو اوس سے قلب مبارک دہوتے لیکن اسمین شک
نہین ہے کہ جو پانی نکلا تہا جوش مار کر آنحضرت کی اونگلیون کی درمیان مین سے وہ افضل ہے سب پانیون سے مطلق بسبب ہونے اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور
پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہے **ت** پہر لایا اور درست کیا جبرئیل نے اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور
پہر درست کیا سینۂ مبارک اور آئے لڑکے کہ تہے ساتہ آنحضرت کی دوڑتے ہوئے آنحضرت کی ماں کے پاس مراد رکہتا ہے انس دودہ کی ماں سے دایہ آنحضرت کی کہ دودہ پلاتی
تہی پس کہا اون لڑکون نے کہ محمد تحقیق قتل کیے گئے پس آئے لوگ آنحضرت کے پاس یعنی متوجہ ہوئے کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سے طرف حضرت کی پس دیکہا آپکو متغیر
کہ رنگ متغیر ہے کہا انس نے کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینے کا آنحضرت کی سینۂ مبارک مین **ف** ع اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

اور مقصود اس معجزہ سی دکھانا اور الزام دینا اونکا تھا اور یہ بھی ہی کہ رات مین تھا اور ایک لحظہ سی زیادہ نہ تھا اور لوگ سوتی تھی اور ہو سکتا ہی
کہ چاند اوسوقت مین ایسی بعضی منازل مین ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضون کو نہو جیسی کہ خسوف کو بعضی شہرون والی پاتی ہین اور
بعضی نہین باوجودیکہ روایتون مین آیا ہی کہ مسافر کہ اطراف زمین سی وہان پہونچی خبر دی اونہون نی شق قمر کی اور منقول ہوا اوسکا متواتر ہی لیکن شاید
اور کتابین سیر اور تواریخ کی اوس سی بھری ہوئی ہین گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کرین اور منکر ہوون کچھ ضرر نہین متفق علیہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ هَلْ یُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهٗ بَیْنَ اَظْهُرِكُمْ فَقِیْلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَئِنْ رَاَیْتُهٗ
یَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ زَعَمَ لِیَطَاَ عَلٰی رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ
اِلَّا وَهُوَ یَنْکُصُ عَلٰی عَقِبَیْهِ وَیَتَّقِیْ بِیَدَیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَارٍ وَّهَوْلًا وَّاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّیْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا اوس نی کہا
ابو جہل نی کیا خاک آلودہ کرتا ہی محمد ؐ اپنی منہ کو درمیان تمہاری یعنی نماز پڑھتا ہی اور سجدہ کرتا ہی پس کہا گیا ہان پھر کہا ابو جہل نے قسم ہی لات اور عزیٰ
کی اگر دیکھونگا مین اوسکو کہ کرتا ہی یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا مین اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت ؐ کی پاس اس حال مین کہ آپ نماز پڑھتی تھی قصد کیا
اوس نی کہ پانون رکھی آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کی پاس جاتی حضرت ؐ کی طرف سی مگر اس حال مین کہ پھرنی لگا اپنی ایڑیون پر
اور بچاتا تھا ساتھ دونون ہاتھون اپنی کی یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہی اور وہ اپنی دونون ہاتھون سی
اوسکو روکتا ہی پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہی واسطی تیری اور کیا کرتا ہی تو کہ اولٹا پھرتا ہی اور اپنی ہاتھ سی کچھ روکتا ہی پس کہا ابو جہل نی درمیان
میری اور درمیان حضرت ؐ کی ایک خندق ہی آگ کی اور خوف اور امر شدید ہی اور بازو ہین یعنی فرشتی ہین کہ محافظ تھی حضرت ؐ کی پس فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجھسی تو البتہ اوچک لیجاتی اوسکو فرشتی ایک ایک ٹکڑا کر کی یعنی ہر فرشتہ اوچک لی جاتا ایک ایک عضو
اعضا مین سی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَیْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَکَا اِلَیْهِ
الْفَاقَةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْاٰخَرُ فَشَکَا اِلَیْهِ قَطْعَ السَّبِیْلِ فَقَالَ یَا عَدِیُّ هَلْ رَاَیْتَ الْحِیْرَةَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ فَلَتَرَیَنَّ الظَّعِیْنَةَ
تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَیٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰی وَلَئِنْ طَالَتْ
بِكَ حَیٰوةٌ لَتَرَیَنَّ الرَّجُلَ یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ یَطْلُبُ مَنْ یَّقْبَلُهٗ فَلَا یَجِدُ اَحَدًا یَّقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ اَحَدُكُمْ
یَوْمَ یَلْقَاهُ وَلَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ یُّتَرْجِمُ لَهٗ فَلَیَقُوْلَنَّ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَیْكَ رَسُوْلًا فَیُبَلِّغَكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا
وَّاُفْضِلْ عَلَیْكَ فَیَقُوْلُ بَلٰی فَیَنْظُرُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ وَیَنْظُرُ عَنْ یَّسَارِهٖ فَلَا یَرٰی اِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ
تَمْرَةٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ قَالَ عَدِیٌّ فَرَاَیْتُ الظَّعِیْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِیْرَةِ حَتّٰی تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ وَ
كُنْتُ فِیْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَی بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَیٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِیُّ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عدی بن حاتم سی کہا اوسوقت کہ مین تھا نزدیک آنحضرت ؐ کی کہ ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص
پس شکایت کی اوسنی طرف حضرت ؐ کی فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت ؐ کی پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت ؐ کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی
ہی راہون مین یعنی بسبب قزاقون کی پس فرمایا آنحضرت ؐ نی ای عدی کیا دیکھا تو نی حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتھ زبر ح حطی کی اور جزم ی کی نام ہی
قدیم شہر کا ہی نواح کوفہ مین اور محلہ مشہور ہی نیشاپور مین اور ظاہر یہ ہی کہ مراد یہان شہر مذکور ہی ہی ت پس اگر دراز ہو ساتھ تیری زندگی البتہ

دیکھے گا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نے کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سے تا طواف کرے خانہ کعبہ کا درحالیکہ نہ ڈریگی کسی سے
سوای خدا کے **ف** ع یہ بات اوس شخص کے جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تھا اور یہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تھی آگے کی بات
فرمائی اور خطاب دونون جا ہے عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تھے فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکے ضمن مین جواب اون دونکا
حاصل ہوجاوے پھر اوسکے بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور تونگری دنیا کی تنگی ہے آخرت مین اور مذمت مگر جسکو کہ توفیق دے اللہ تعالی اوسکے خرچ کرنیکی بیچ خیرات
ت اور اگر دراز ہو ساتھ تیری زندگی البتہ کھولے جاوینگے خزانے کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کے یعنی بطور غنیمت کے وہ ہاتھ لگینگے اور تقسیم ہوینگے
مسلمانون مین اور اگر دراز ہووے ساتھ تیری زندگانی تو البتہ دیکھے گا تو اوس شخص کو کہ نکالے گا بھر مٹھی سونے یا چاندی سے ڈھونڈیگا اوس شخص کو یعنی
فقراؤن مین سے کہ قبول کرے اوسکو نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو **ف** ع سبب اوسکا فقر اور احتیاج کی ہے اور فی نفسہ سونے اور چاندیکا دفع حاجت کے لیے ہوتا ہے جب حاجت
نہوئی تو سونا چاندی کس کام آوے اور کہا ہے علمانے کہ یہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنے عیسی علیہ السلام کے ہوگا جیسے کہ حدیث مین آیا ہے کہ وہ بیچ
نزول عیسی کی گذرا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبدالعزیز کے سے وجود مین آیا ہے اور جزم کیا ہے بیہقی نے اسی معنی کو اور چونکہ خوش خبری
دی آنحضرت نے وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سے تا جمع کرین درمیان بشارت دینے اور ڈرانے کی جیسے کہ شان نبوت
کی ہے پس فرمایا **ت** اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے ایک تمہارا اوس دن کہ ملاقات کریگا اوس سے یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہوویگا درمیان
اوسکے اور درمیان اللہ کے کوئی شخص مترجم کہ بیان کرے واسطے اوسکے **ف** ع لفظ ترجمان ساتھ زبر ت اور پیش جیم کے اور ساتھ زیر دونون کے
اور پیش دونون کے وہ شخص کہ بیان کرے کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان مین جسکو دوبھاشیا کہتے ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندے کے درمیان
کوئی دوبھاشیا نہین ہوویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ **ت** پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بھیجا مین نے طرف تیری رسول کہ پہونچاوے
تجکو احکام دین کے اور خبر قیامت کے آنے کی پس کہے گا ہان بھیجا تھا تو نے رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نے تجکو مال اور کیا نہین احسان
وانعام کیا مین نے تجپر **ف** ع یہ استفہام تقریر کے لیے ہے یعنی دیا مین نے تجکو مال اور انعام کیا مین نے تجپر کمال اور قدرت دی مین نے تجکو اوسکے خرچ کرنے
اور فائدہ اوٹھانے پر اوس سے اور صرف کرنے پر اوسے اہل استحقاق کے **ت** پس کہے گا بندہ ہان دیا تھا تو نے مال اور احسان کیا تو نے مجپر پس دیکھے گا وہ شخص
داہنے طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنے طاعت کے اور دیکھے گا بائین طرف اپنے پس نہین دیکھے گا مگر دوزخ **ف** ع یعنی بسبب کرنے
برائیون کے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سے یعنی گھیرلے گی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سے مگر ساتھ گذرنے کے اوسپر جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیے فرمایا **ت** کہ بچو آگ دوزخ سے یعنی بسبب تصدق کرنے کے اگرچہ ساتھ
ٹکڑے کھجور کے ہو پس جو شخص کہ نپاوے ٹکڑا کھجور کا پس بچے ساتھ کلام خوب اور نرم کے کہ سائل کو کہے اور لوگون کو تازہ و خوش ہوئے بشرطیکہ اوسمین مداہنت
دین کی نہو کہا عدی نے پس دیکھی مین نے عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہے حیرہ سے تا کہ طواف کرے خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے
یعنی جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے اور تھا مین درمیان اون لوگون کے کہ کھولے خزانہ کسری بیٹے ہرمز بیٹے نوشیروان کے اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتھ تمہارے
زندگانی تو البتہ دیکھوگے اوس چیز کو کہ کہا ہے پیغمبر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالے گا شخص سونا اور چاندی اور ڈھونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کرے
ف ع وفات پائی عدی بن حاتم نے سن سڑسٹھ ہجری یا اڑسٹھ ہجری یا ستر مین عمر بن عبدالعزیز کے زمانے سے پہلے **ت** نقل کی یہ بخاری نے **وعن**
خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَلَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْنَا
اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهٗ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهٗ فِي الْاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْهِ فَيُجَاءُ بِمِنْشَارٍ فَيُوْضَعُ

فَوْقَ رَأْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ لَحْمِهٖ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ مَا يَصُدُّهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوئی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف پس کہا ہمنی آیا نہین بد دعا کرتی آپ اللہ سی یعنی مشرکون پر بسبب کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو پس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت اس حال مین کہ سرخ تہا چہرۂ مبارک آپ کا **ف** ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد ہوئی حضرت پر یعنی ظلم اور بی اندازی کافرون کی سی یا بسبب بی صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتہ قول آنحضرت کی **ت** اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہ کنگہیون لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی لگتی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پٹہی اور ہڈی پر پہونچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہو دیگا یہ دین یعنی اور آسانی دیکہوگی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلیگا سوار صنعا سی حضرموت تک کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی **ف** ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور میم کی پیش سی بہی کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علمائی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا اسلیی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوسمین جرجیس کی **ت** یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر **ف** ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی آپسمین جیسا کہ جاہلیت مین تہا نہ آپ حملہ کرنی بہیڑیا کی سی بکریون پر اسلیی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جائیگا لیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کے انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین وارد ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یعنی اوکی یا ہو واو بمعنی واو جمع کی یانتک کے لیی اور بہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اوسمین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس رفع ہوگیا جو کچہہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ **ت** ولیکن تم جلدی کرتی ہو **ف** ع یعنی قریب ہی کہ جاتا رہیگا عذاب کہ پاتی ہین کافرون تمکو پس صبر کرو امر دین پر جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اور سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت یقین کی **ت** نقل کی یہ بخاری نی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِيْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ اُنَاسٌ مِنْ اُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ غُزَاةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْاُوْلٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ فَرَكِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِيْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوہ سی ف ح لفظ ضماد بکسر ضاد معجمہ کے ہے اور میم سی تخفیف میم سی ہی اور دال آخر ہے
اور بعضون نی میم ہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوہ شین کی زبر اور نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر تا نام ایک
بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ازد ایک قبیلہ اوس سی اور ضماد آنحضرت سی آشنائی رکہتا تہا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تہا طبیب اوس نی مگر او دیکہا علم
اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا سی ف ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیی اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہیں اسلئی کہ وہ بہی اپنی تئین
کہ دکہائی نہیں دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سی کہ کہتی ہین محمد دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون
شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اوسکو سبب میری کہا ابن عباسؓ نی پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرت سی ور دیکہا آپکو پس کہا ای محمد تحقیق مین منتر پڑہتا
ہون واسطی دفع آسیب جن کی جسکا آیا ہی تمکو پس بسبب میری منتر پڑہنی مین اوس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی یعنی توفیق ذکر اور عبادت
اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہونچاوی اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہیں راہ دکہانیوالا
منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد
بندہ ہی اوسکا اور رسول اوسکا اوسکی پیچہی حمد اور درود کی ف ح لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کہ کتاب الجمعہ مین
کذا بیان ہوا تہا آنحضرت نی کہ پیچہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہنی بیچ وعظ ونصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً کہا اور یہ
کلمات پڑہی تاکہ جانی مسئلا کہ یہ شخص بڑا عقلمند ہی اور توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرت کو پہر فرمائیی میری آگی یہ کلمی اپنی پس پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نی قول
کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچی ہین یہ کلمی بیچ دریا کی ت ف ح یعنی بیچ انتہا
گہرائو کی جگہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچی ہین دو تم ہاتہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباسؓ نی پس بیعت
کی ضماد نی آنحضرت سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغن کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای
قاموس کی کہ قاف اور میم سی ہی ف ح شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہی بیچ ناعوس ساتہ نون
اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہی اور قاموس ساتہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون میں یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی
عیاض نی کہا کہ بعضون نی ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس بمعنی قاموس کی اور توریشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف
اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کی نزدیک قاعوس قاف اور عین سی بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہی وَذُكِرَ
حَدِيثَا أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ كِسْرَى وَالْأُخْرَى لَتُفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ فِي بَابِ الْمَلَاحِمِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لیفتحن عصابۃ
ہی بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ
بْنُ حَرْبٍ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرٰى إِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا
أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ
دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ
وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو
حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ
يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ
يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ
يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي
مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا حدیث کی مجھکو ابو سفیان
بیٹے حرب کے نے ایک حدیث کہ پہونچی ہے منہ اوسکے سے طرف منہ میرے کے ف ع یعنی بالمشافہہ بے واسطہ کے درمیان میرے اور درمیان اوسکے
کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں تھا کوئی حاضر سوائے میرے ساتھ اوسکے جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابو سفیان
نے کہ سفر کیا مین نے اوس مدت مین کہ تھی درمیان میرے اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ف ع مراد ہے اس سے مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی
تھی وہ سن چھ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹھہری تھی لیکن کفار نے نقض عہد کیا بسبب قتل کرنے بعضی خزاعہ کے کہ حلیف تھے آنحضرتؐ کے بیچ غزوہ کا
اوسی سن آٹھ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابو سفیان نے پس اوس وقت ناگہان مین تھا ملک شام مین یعنی مقام کسی مین آیا خط آنحضرتؐ کا طرف
ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتھ زیر ہ اور زبر ر اور جزم قاف کے اور ساتھ زیر ہ اور جزم ر اور زیر قاف کی بھی کہتے ہیں نام ہے بادشاہ
روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور وہ اول جو ضرب ڈالی ہے دینار و ن پر اوسی نے ڈالی ہے اور اول جیہ یعنی گرجا گھر اوسی نے بنائی تھی ت کہا ابو سفیان نے
اور تھی دحیہ کلبی کہ لائی تھی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نے وہ خط حضرت امیر بصری کو ف ع کہ ہرقل کی بڑے امیرون مین سے تھا اور بصری ساتھ
پیش ب اور جزم صاد مہملہ کے نام ایک شہر کا ہے شام کے شہرون مین سے ت پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نے طرف ہرقل کے یعنی حکم اسطرح کیا تھا حضرتؐ
نے دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نے کہ کیا ہے اس جگہ کوئی قوم اوس شخص کی سے کہ دعوی کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچھون اوس سے وصف اوسکا تاکہ ظاہر ہو ہمارے لیے سچ اور جھوٹ اوسکا کہا یعنی بعضی اوسکے خادمون نے کہ ہان ہے ایک شخص
اوسکی قوم مین سے کہ تجارت کے لیے آیا ہے پس بلایا گیا مین ساتھ ایک جماعت کے قریش سے کہ بقدر تیس آدمیون کے تھی پس داخل ہوئے ہم اوپر ہرقل کے پس بٹھلائے گئے
ہم آگے ہرقل کے یعنی تاکہ سنے کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نے کونسا تم مین سے بہت نزدیک ہے نسب مین اوس شخص سے کہ دعوی کرتا ہے نبی ہونیکا
ف ع کہا علمائے کہ نہیں پوچھا اوسنے قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اوسکا اور بعید ہے یہ کہ جھوٹ بولے اوسکے حق مین ت کہا ابو سفیان نے
پس کہا مین نے کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سے پس بٹھایا اونہون نے مجھکو آگے ہرقل کے یعنی تنہا اور بٹھلایا میرے ساتھ والونکو میرے پیچھے
ف ع اسلیے کہ تاکہ وہ جھٹلاوین شرم نکرین سامنے ہونے مین یا اسلیے پیچھے بٹھایا کہ وہ سر یا ہاتھ کے اشارہ سے کسی بات کے بیان کرنے کو منع نکر دین
ت پھر بلایا ہرقل نے اپنے ترجمہ کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تھا پس کہا ہرقل نے ترجمہ کو کہ کہہ ابو سفیان کے یارونکو کہ مین پوچھتا ہون ابو سفیان سے احوال
اوس شخص کا کہ کہتا ہے مین پیغمبر ہون پس اگر جھوٹ کہے مجھسے تو جھٹلا دو تم اوسکو اور آگاہ کر دو مجھکو حق بات پر کہا ابو سفیان نے کہ قسم ہے خدا کی اگر نہوتا ڈر اسکا
کہ نقل کیا جاویگا مجھپر جھوٹ تو البتہ جھوٹ بولتا مین ف ع یعنی خاطر ہے میرا جھوٹ میری قوم کے آگے بیان کرینگے اسکا ڈر تھا اگر یہ نہوتا تو جھوٹ بولتا مین

ہرقل نے حضرت کی باب مین بسبب بغض و مخالفت کے کہ اونسے رکہتا تہا کہتا ہون مین کہ ظاہر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میری باتین جہٹلا وین گی مجکو تو البتہ کچہ جہوٹ بولتا مین اوس سے **ت** پہر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہارے کہا ابوسفیان نے کہا مینے کہ وہ ہم مین صاحب حسب ہین **ف ع** حسب اوس چیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے یعنی تہا اوسکی قسم شرف و فضل اپنے کی سے اور باپون اپنے کی کر اور یہ شامل ہے نسب کو بہی اور مراد یہان بنی ہاشم ہین کہ قریش مین سب سے افضل تہے اور بخاری مین آیا ہے کیف نسبہ فیکم **ت** کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کے باپون مین سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تہے تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے نبوت کے کوئی جہوٹ اوسے ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتے تہے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اورکون اتباع کرتے ہین اونکا اور ایمان لاتے ہین اوپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اونکے **ف ح** مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین نہ الاکون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباس اور حمزہ اور علی اور جعفر کے اور اور اکابر قریش سے مانند ابی بکر اور عمر اور عثمان اور اور صحابہ کے قریش مین کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائے تہے **ت** کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگ اوسکے ایمان لاتے ہین **ف ح** اور ابو اسحق کی روایت مین یون آیا ہے کہ کہا تابعت کی ضعیفون نے اور مسکینون اور نوعمرون نے اسی نسب شرف والون نے بیعت نہین کی ہے اور یہ محمول اکثر و اغلب پر ہے **ت** کہا ہرقل نے کہ آیا زیادہ ہوتے جاتے ہین لوگ دن بدن اوسکی تابعین یا کم یعنی بسبب جاتے بعض اونکے کی طرف دینون اپنے کی یا بسبب مرجانے بعض اونکے کی بغیر جبر نقصان اونکے کی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کم نہین ہوتے ہین بلکہ زیادہ ہوتے جاتے ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہے کوئی اون مین سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونے کے اوس مین بسبب ناخوش رکہنے کے اوسکے دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کس طرح ہے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے مانند ڈولونکے کہ کبہی یہہ بہرا ہے اور وہ خالی اور کبہی وہ بہرا ہے اور یہ خالی پاتا ہے وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اوس سے یعنی کبہی اون سے مصیبت پہونچتی ہے ہمکو اور کبہی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد اور صلح کو کہتا ہے کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوئی اوس سے عہد شکنی زمانہ گذشتہ مین اور ہم اس مدت مین یعنی مدت صلح مین کہ حدیبیہ مین واقع ہوئی نہین جانتے کہ کیا کرنیوالے ہین وہ اور اوس سے ڈرتے ہین اس مین یعنی آیا عہد شکنی کرینگے مدت اس صلح مین یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ دخل کرون مین درمیان باتون اپنی کے کچہہ سوای اس بات کے **ف ح** یعنی کوئی بات کہ اوس مین نسبت نقصان اور عیب کے جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم مین کچہہ ممکن ہو نہین بیان کر سکا مین سوای اسبات کے کہ اسمین احتمال نسبت غدر کا تہا **قال فہل** قال ہذا القول احد قبلہ قلت لا ثم قال لترجمانہ قل لہ انی سألتک عن حسبہ فیکم فزعمت انہ فیکم ذو حسب وکذلک الرسل تبعث فی احساب قومہا وسألتک هل کان فی آبائه ملک فزعمت ان لا فقلت لو کان من آبائه ملک قلت رجل یطلب ملک آبائه وسألتک عن اتباعه اضعفاؤهم ام اشرافهم فقلت بل ضعفاؤهم وهم اتباع الرسل وسألتک هل کنتم تتهمونه بالکذب قبل ان یقول ما قال فزعمت ان لا فعرفت انه لم یکن لیدع الکذب علی الناس ثم یذهب فیکذب علی الله وسألتک هل یرتد احد منهم عن دینه بعد ان یدخل فیه سخطة له فزعمت ان لا وکذلک الایمان اذا خالط بشاشته القلوب وسألتک هل یزیدون ام ینقصون فزعمت انهم یزیدون وکذلک الایمان حتی یتم وسألتک هل قاتلتموه فزعمت انکم قاتلتموه فتکون الحرب بینکم وبینه سجالا ینال منکم وتنالون منه وکذلک الرسل تبتلی ثم تکون لها العاقبة وسألتک هل یغدر فزعمت انه لا یغدر وکذلک الرسل لا تغدر وسألتک هل قال

هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو كان قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال ثم قال بما يامركم قلنا يامرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت اعلم انه خارج ولم اك اظنه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه متفق عليه وقد سبق تمام الحديث في باب الكتاب الى الكفار کہا ہرقل نے پھر کیا کہی ہی یہہ بات کسی نے پہلی اوسکی **ف** ع یعنی سوای انبیا معروفین کے مانند ابراہیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہی پہلی اوسکی **ت** کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے **ف** ح یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سی کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکی کا از راہ منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہا ت واسطی ترجمانی کی کہ کہو ابو سفیان سے کہ تحقیق مینی پوچہا حسب اس شخص کا تم مین جواب دیا تو نی کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہی اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتی ہین حسب اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نی کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنی دل مین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینی تجہ سی حال اوسکی تابعدارون کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور جاہ و حشم والی پس کہا تو نی بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی **ف** ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہو کر اسلام لاتی ہین **ت** اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نی کہ نہین پس جانا مینی یہہ کہ نہین ہی معقول و متصور کہ چہوڑی جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولی اللہ پر **ف** ع یعنی ہر ایک عاقل کو معلوم ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی **ت** اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی دین سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراضی ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تو نی نہین اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جس وقت کہ ملجاتی ہی لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینی تجہ سی کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نی کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی حال ایمان کہ زیادہ ہوتا جاتا ہی یعنی شعبہ اور مسائل اوسکی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو **ف** ح یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوۃ اور روزہ وغیرہ یہانتک کہ اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی **ت** اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا لڑتی ہو تم اوس سی پس جواب دیا تو نی کہ تم لڑتی ہو اوس سی پس ہوتی ہی لڑائی درمیان تمہاری اور درمیان اونکی مانند ڈولونکی پہونچتا ہی یعنی مصیبت کبہی وہ تم سے اور کبہی پہونچتی ہو تم اوس سے اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبر کی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس جواب دیا تو نی کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینی تجہ سے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی کسی نے پہلی اسکی پس جواب دیا تو نی کہ نہین پس کہا مینی کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کے کہ کہا گیا ہی پہلی اوسکی کہا ابو سفیان نے پہر پوچہا ہرقل نے مجہ سے کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوۃ اور سلوک کرنیکی ناتی داروں سے اور پرہیزگاری کے حرام سے کہا ہرقل نی اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلا شبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی یعنی

اخیر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح ج یعنی نسل اسمعیل سے کہ اب ہین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا کہ اولاد اسحٰق
مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحٰق سے ہوے اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو
اگلی کتابونکی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو پائی گئین حضرت مین اور سبب علم کہانت اور نجوم کی
مین آیا ہو کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینی نجوم مین اور دیکہا مینی بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے
کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس
اوسنی نوح کشتی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ سے اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر روم وغیرہ سے کئی بار شکست دیتا
اللہ اوسکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون کی فتح کبہی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کی یعنی کافر رومیون کی
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک قائم کیا اللہ تعالی نی اونکو واسطی مقاتلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ
اور قائم ہوی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہا کی اور خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی ہی امیر حاج کو اور تعظیم تکریم کرتی ہی
علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم التناد اور بات یہہ ہی جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیی کہ ہرقل نی کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہ کام نہ آئی بسبب نہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب سکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی ت اور اگر تحقیق مین جانتا کہ پہونچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور مبالغہ کیا اوسکی
محافظت مین پس ع اوسبب باقی رہنی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نی ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نی کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب
نی طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیی پس وہ کام کر دیا اوسنی اور رکہا مجکو وہان ٹہرنی کی لیی پس انکار کیا مینی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ
پہر نکالا صندوق مین سے ایک قلمدان سونی کا اور نکالا اوس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیی میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری اب تک اور وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادا نی کہ جب تک یہہ ہماری پاس ہیگا نہین جائیگا ملک ہمسی پس ہم
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیی ذکر کہ کمال الدین ت نقل کی یہہ بخاری نی مسلم نی اور گذری ہی یہہ ساری حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نی روم کی سردارون کو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس لوگ چلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور
ہرقل نی جب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین پر کس قدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نی اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین سچ یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سی آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نی فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الٰہی رفیق نہو جیسا کہ حال ہوگا تہا سعتق کاریست کہ موقوف ہدایت با

ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي إلى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت إذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
أتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا إدريس فقال هذا إدريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فإذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى أتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد أرسل إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فإذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالأخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال أبكي لأن غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من أمته أكثر ممن
يدخلها من أمتي ثم صعد بي إلى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث إليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فإذا إبراهيم قال هذا أبوك إبراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت إلى سدرة المنتهى فإذا
نبقها مثل قلال هجر وإذا ورقها مثل آذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى فإذا أربعة أنهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال أما الباطنان فنهران
في الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم أتيت بإناء
من خمر وإناء من لبن وإناء من عسل فأخذت اللبن فقال هي الفطرة أنت عليها وأمتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما أمرت
قلت أمرت بخمسين صلوة كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم وإني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فأمرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت إلى موسى فقال مثله فرجعت فأمرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت إلى موسى فقال بما أمرت قلت أمرت بخمس
صلوات كل يوم قال إن أمتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم وإني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني إسرائيل أشد
المعالجة فارجع إلى ربك فسله التخفيف لأمتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكني أرضى وأسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

کو یعنی بلایا اللہ نے اونکو جگہ فراخ مین اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہونچا اور داخل ہوا مین آسمان مین پس ناگہان اوس مین تھے آدم پس کہا جبرئیل نے یہہ باپ یعنی دادا تیرے ہین آدم پس سلام کر انکو ف ح لکہا ہی علمانے کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کی ابتدا کرنیکا انبیا پر واسطے تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تھے کہ زیادہ اوس سے ممکن او رمتصور نہین لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کرین اور یہ بھی کہا ہی علمانے کہ آنحضرت بسبب گذرنیکے اونپر بحکم کھڑے کی تھی اور انبیا اپنی مقام مین ثابت تھے حکم بیٹہنیکا رکہتے تھے اور کہڑا سلام کرتا ہی بیٹہی پر اگرچہ افضل ہو اوس سے ت پس سلام کیا مینے آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نے پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹے نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع تعریف کی آدم نے اور تمام انبیا نے کہ مذکور ہین حدیث مین آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی تمام خصلتون خیر کو اسیلیے کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ اوسچیز کی کہ لازم ہوا اوسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالے نے بہی کتاب مجید مین وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین وکلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئے مجکو جبرئیل یہان تک کہ آئے دوسرے آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے یعنی جبرئیل بولتا ہوں کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہارے کہا محمد ہین کہا گیا تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بولانیکے لیے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین دوسرے آسمان ناگہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کہڑے تھے اور وہ دونون بیٹے خالاکی ہین آپس مین یعنی اسیلیے کہ بہن مریم کی نیچ گہر زکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نے کہ یہہ یحیی ہین اور یہہ عیسی ہین پس سلام کر انکو پس سلام کیا مینے اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون نے یعنی اچھی طرح پہر کہا دونون نے مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لے چڑہے مجکو جبرئیل طرف تیسرے آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہے یہہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا مین یعنی تیسرے آسمان مین ناگہان یوسف کہڑے تھے کہا جبرئیل نے کہ یہہ یوسف ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینے اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لے چڑہے مجکو جبرئیل لیے یہانتک کہ آئے چوتہے آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیرے کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا مین یعنی اوس آسمان مین پس ناگہان ادریس تھے پس کہا جبرئیل نے یہہ ہین ادریس پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینے اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ت ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا اون مین سے ہین ولیکن انبیا سب بہائی آپس مین ہین اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تر اور روشن تر تہا اونہون نے ابن صالح کہا ت پہر لے چڑہے مجکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے مین ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا مین پس ناگہان ہارون تھے کہا جبرئیل نے یہہ ہارون ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینے اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لے چڑہے مجکو یہانتک کہ آئے چہٹے آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نے کہ مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیرے کہا محمد ہین کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچھا آنا آیا پس جب پہونچا مین اوس آسمان مین ناگہان موسی تھے کہا جبرئیل نے کہ یہہ موسی ہین پس سلام کرو انکو پس سلام کیا مینے انکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب کہ بڑہا مین آگے کو روئے موسی کہا گیا واسطے اونکے کہ کس چیزنے رولایا تجکو کہا موسی نے کہ روتا مین واسطے کہ ایک لڑکا نوجوان بہیجا گیا پیچہے میرے کہ داخل ہونگے بہشت مین اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سی کہ داخل ہونگی اوس مین میری امت سے ف ح علمانی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اوکی اوپر فضیلت پیغمبر ہمارے
کی اور اونکی امت کی اسلیے کہ حسد باہی عالم مومنین سے اور نکالا گیا ہی لعنت مین سے اس جہان مین پس کیونکر تصور ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو اللہ
نی او سے کلام کیا ساتہہ اوسکی اور رازکی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سے اجر کہ مرتبہ ہوتی اوسپر درجات بسبب قوم موسی کا اوکی
امت سی مخالفت وامر کی اور بجا لانا حکم کا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اسلیے کہ ہر پیغمبر
کی لیے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ رونا اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اوسے
فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرون کی اور دیکہنے
کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو جو کہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور رونا کیسے ہو کہ موسی علیہ السلام تہا
رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ
مقصود موسی کو خوش کرنا ہمارے پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگی
اوس مین اور امتون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار
کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہ اوکو مرتبہ دیا ہی کہ اونکو باوجود بڑی عمر کی وہ نہین ملا اور ممکن ہے کہ غلام کہنا اسلیے ہو کہ تہی حضرت
گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اوپر عالم برزخ مین ت پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہولنا چاہا
جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف انکی
کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب کہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس
سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف ح کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے
دیکہنی پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح مین اونکی متشکل ہوتی تہین بدنون کی صورت
مین یا حاضر ہوی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہ
ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اس مین اور مشہور تر یہہ ہی کہ بہ سبب تفاوت اونکی کی تہا درجات مین اور تفصیل اسکی
ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سب کی پس مناسب ہوا ہونا اونکا
پہلی آسمان پر اور عیسی کی خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کی اسلیے ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو اور تیسرے پر
یوسف تہی اسلیے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان پر ہین بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا
آسمانون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قرب ہیئت کی بہائی اپنی کی تہی اور موسی اوپر اوس سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کے
اور ابراہیم اوپر اوسکے اس لیے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہمارے کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ نہ تہا تو بیشک
وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا اون مین سی یا اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اوکی کی باقی ہونا
مین سے ت پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ لغت
مین بیر کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اسکو اس سبب سی کہتی ہین کہ علوم مخلوق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوس تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نہین
سوای ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت چنان گرم در تیہ قربت براند + کہ در سدرہ جبرئیل از وباز ماند + ت پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون کی

کی تھی اور ناگہان تھی اوسکی مانند کانون ہاتھیون کی ف ح لفظ فیلۃ ق کی زبر اور ی کی زبر سی جمع فیل کی ہی جیسی کہ دیکۃ جمع دیک کی اور یہہ تشبیہ بقدر
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی واللہ اعلم اوسکا حد حصر سی باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کروانا
اوس مقام کا تھا اور جو تجہری دینی آنحضرت کو ساتھہ پہونچنی سے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تھا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بیچارگی کاسہ بگفتا فراتر مجال نماند بماندم کہ نیروی بالم نماند اگر یک سر موی برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم پس ناگہان
وہان چار نہرین تھین دو نہرین چھپی ہوی اور دو نہرین ظاہر کہا مینی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی امی
دو نہرین چھپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چھپی ہوی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی وصف کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور یہی دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پہنچتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانی کی ہی یا قبیل
موافق اسما کی سی ہی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بھی دو نہرین ہین کہ نام اونکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پھر دکھایا گیا میری لیی بیت المعمور ف ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو
پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پھر لایا گیا میری پاس ایک پیالہ شراب کا اور ایک پیالہ دودہ کا اور
ایک پیالہ شہد کا یعنی تا کہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اون مین سی پس لیا مینی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی ف ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علما نی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کہ اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہو تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہوئیگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری ف ع اور یہی پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور اور حدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تھی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تھی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا ہی الا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفون کا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین پاس شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی پاس شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم ت پھر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر ف ح یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سی
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی مٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی ت پس کہا موسی نی ساتہہ کس عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکیگی پچاس نمازین یعنی عادۃ یا سہولۃ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹھانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تھی بہ نسبت تمہاری امت سکے

پس تمہاری امت کب ادا کرسکیگی انچاس نمازیں پس پھر جاؤ تم طرف پروردگار اپنے کی اور درخواست کرو پروردگار سے تخفیف اور آسانی کی واسطے امت
اپنی کی پس پھر گیا میں یعنی واپس گیا رب کی طرف دوبارہ پس موقوف اور کم کین مجھ سے دس نمازیں اور چالیس رہیں پس پھر آیا میں طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ
نے مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہیں ادا کرسکیگی چالیس نمازیں اور میں آزما چکا ہوں لوگوں کو پس پھر جاؤ اور تخفیف چاہو پس پھر
گیا میں درگاہ رب میں پس کم کین مجھ سے اور دس نمازیں اور تیس رہیں پس آیا میں نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تہا پس پھر گیا میں پس کم
کین مجھ سے دس نمازیں اور بیس رہیں پس آیا میں موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتہ دس نمازوں کی ہر روز پس آیا میں موسیٰ
کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پھر گیا میں پس حکم کیا گیا میں ساتہ پانچ نمازوں کی ہر روز کہا موسیٰ نے کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر
اونکی نہیں طاقت رکھینگی پانچ نمازوں کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق میں نے آزمایا ہے لوگوں کو پہلے تجھ سے
اور علاج کیا میں نے بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کرسکے پس پھر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے
تخفیف کا اپنی امت کی لیے ف ع کہا خطابی نے کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نے آنحضرت کو اللہ تعالیٰ کی پاس بہیجا اور آنحضرت نے تخفیف چاہی تو
معلوم کر لیا تہا انہوں نے کہ پہلا حکم واجب قطعی نہیں ہے ورنہ کاہی کو یہ تکرار کرتے پس حاصل یہ ہوا بار بار عرض کرنے کا دلیل ہے اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا
قطعًا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہے قطعًا نہیں قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور میں کہتا ہوں کہ جو چیز واجب نہیں ہوتی اوس میں تخفیف چاہنے کی کیا
حاجت ہے پس صحیح یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی پچاس نمازیں فرض کی تہیں پہر رحم کیا اپنی بندوں پر اور نسخ کیا اونکو ساتہ پانچ کے
جیسے اور بعضی احکام منسوخ ہوتی ہیں ت کہا آنحضرت نے کہ سوال کیا میں نے اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہانتک کہ شرمندہ ہوا میں یعنی کثرت سوال سے
اب نہیں جا سکتا میں طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہے امت نہ محافظت کرسکیگی ولیکن راضی ہوں میں یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہوں میں اور اونکو
سونپتا ہوں میں کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالیٰ کو فرمایا آنحضرت نے پس جسوقت کہ گذرا میں اوس مقام سے آواز دی آواز دینے والے نے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے
کہ مقرر اور جاری کیا میں نے فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی میں نے اپنی بندوں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی دوسری بار ترجمہ اوسکا آگی آتا ہے وعن
ثابت البناني عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتيت بالبراق وهو دابة أبيض طويل فوق الحمار ودون
البغل يقع حافره عند منتهى طرفه فركبته حتى أتيت بيت المقدس فربطته بالحلقة التي تربط بها
الأنبياء قال ثم دخلت المسجد فصليت فيه ركعتين ثم خرجت فجاءني جبرئيل بإناء من خمر وإناء من لبن
فاخترت اللبن فقال جبرئيل اخترت الفطرة ثم عرج بنا إلى السماء وساق مثل معناه قال فإذا أنا بآدم فرحب
بي ودعا لي بخير وقال في السماء الثالثة فإذا أنا بيوسف إذا هو قد أعطي شطر الحسن فرحب بي ودعا لي بخير ولم يذكر
بكاء موسى وقال في السماء السابعة فإذا أنا بإبراهيم مسندا ظهره إلى البيت المعمور وإذا هو يدخله كل يوم سبعون ألف
ملك لا يعودون إليه ثم ذهب بي إلى السدرة المنتهى فإذا ورقها كآذان الفيلة وإذا ثمرها كالقلال فلما غشيها من
أمر الله ما غشي تغيرت فما أحد من خلق الله يستطيع أن ينعتها من حسنها وأوحى إلي ما أوحى ففرض علي خمسين
صلوة في كل يوم وليلة فنزلت إلى موسى فقال ما فرض ربك على أمتك قلت خمسين صلوة في كل يوم وليلة قال ارجع
إلى ربك فسله التخفيف فإن أمتك لا تطيق ذلك فإني بلوت بني إسرائيل وخبرتهم قال فرجعت إلى ربي فقلت
يا رب خفف على أمتي فحط عني خمسا فرجعت إلى موسى فقلت حط عني خمسا قال إن أمتك لا تطيق ذلك فارجع

إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسَى حَتَّى قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا وَمَنْ
هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً قَالَ فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى
فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ثابت بنانی سی کہ روایت کی انہون نی انس سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ لایا گیا میری پاس براق اور براق جانور ہی
سفید دراز بیچ میانہ قد جیسکی فرمایا اونچا گدہی سی اور نیچا خچر سی پڑتا تہا سم اوسکا نزدیک تمام ہونی نگاہ اوسکی کی پس سوار ہوا مین اوسپر یہان تک کہ آیا
مین بیت المقدس مین پس باندہا مینی براق کو ساتہہ اوس حلقہ دروازہ مسجد کی کہ باندہتی تہی اوس سے انبیا یعنی اپنی براقون کو یا اس براق کو بنا بر
اختلاف قولین مذکورین کی فرمایا حضرت نی پہر داخل ہوا مین مسجد اقصی مین ف ع اسقدر اسرا پر تو اجماع سب علما کا ہی اور اختلاف حضرت
کا ہی بیچ اسرا کی آسمان تک بنا بر منع ہونی خرق والتیام کی بہ تبعیت کلام حکما کی ت پس پڑہی مینی اوس مین دو رکعتین ف ع یعنی
تحیۃ المسجد اور ظاہر یہہ ہی کہ یہہ وہ نماز ہی کہ جسمین آنحضرت امام ہوی اور انبیا مقتدی پس چہوڑ دی ذکر آنحضرت کی امامت کا تہین کیا
بسبب اختصار کی یا نسیان کی جیسکہ پہلی حدیث مین ذکر مسجد کی داخل ہونی کا بہی فوت ہوا ت پہر نکلا مین یعنی مسجد سی پس لائی میری
پاس جبرئیل باسن شراب کا اور باسن دودہ کا ف ع اور شاید کہ نہ ذکر کرنا شہد کا بسبب اختصار راوی کی ہو ت پس اختیار کیا مینی دودہ
کو پس کہا جبرئیل نی کہ اختیار کیا تو نی فطرۃ کو یعنی دین اسلام کو پہر چڑہایا ہمکو طرف آسمان کی ف ع لفظ عرج ساتہہ زبر عین اور رے کی ہی جیسکے
ذکر کیا اوسکو نووی اور سیوطی نی پس نقل جبرئیل ہین یارب جمیل بسبب فرمانی آنحضرت کی لفظ بنا کو یعنی اوپر لیگیا ہمکو اور جبرئیل کو اللہ تعالی
اور ممکن ہی یہہ کہ ہو لفظ بنا بنا بر تعظیم کی اور ایک نسخہ میں ساتہہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی چڑہایا گیا ہمکو ت اور ذکر کی ثابت نی حدیث انس سے
مانند معنی حدیث سابق کی کہ گذری ساتہہ روایت قتادہ کی انس سے چنانچہ بیان کرتا ہی اوسکو کہ فرمایا ہی آنحضرت نی یا ثابت نی یا انس نی بطریق
مرفوع کی پس ناگہان مین گذرا آدم پر پس مرحبا کہا مجکو یعنی بعد جواب سلام کی کہا مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح اور دعا کی واسطی میری ساتہہ خیر کے
اور فرمایا بیچ آسمان تیسری کی پس ناگہان ملا مین ساتہہ یوسف کی یعنی جیسکی پہلی حدیث مین ہی اسی طرح تہا ناگہان یوسف تحقیق دی گئی ہین آدہا حسن
پس مرحبا کہا مجکو اور دعا کی خیر کی میری لیے ف ع اور ظاہر تر یہہ ہی کہ مراد آدہی حسن سے یہہ ہی کہ بہ نسبت اپنی ماتی کی لوگون کی حسن کے آدہا حسن رکہتے
تہی اور کہا بعضی حفاظ نی ہماری مشائخ متاخرین معتبرین مین سی کہ آنحضرت احسن تہی یوسف علیہ السلام سی اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا ہی کہ
یوسف کی صورت کی روشنی کا عکس دیوار پر پڑتا تہا اسقدر کر دیتا تہا اوسکو مثل آئینہ کی کہ اوس میں سامنی کی چیزین معلوم ہونی لگتین اور ہماری
نبی صلعم کی صورت کا یہہ حال نقل کیا گیا ہی لیکن اللہ تعالی نی پوشیدہ رکہا تہا اونکی صحابہ سی بہت سا جمال اور حسن اونکا اس لیے کہ اگر ظاہر ہوتا
اونکی لیے تو نہ دیکہہ سکتی طرف اونکی کہا قال بعض المحققین اور حضرت یوسف کی حال مین کچہہ بہی پوشیدہ نہ تہا انتہی علاوہ اسکی یہہ کہ بعضون نے
یہہ بہی معنی اسکی کہی ہین کہ دی گئی تہی یوسف حسن میرا یعنی بہ نسبت آنحضرت کی حسن کے وہ آدہا حسن رکہتی تہی کذا ذکرہ العلی اور حضرت شیخ نی لکہا ہی
کہ بالجملہ ثابت ہوا ہی بیچ شان یوسف علیہ السلام کی اور صباحت اونکی کی ایسی مضمون کہ ذہن حیرت میں آتی ہی یہان تک کہ وہ سب سے زیادہ حسن رکہتی تہی چنانچہ
ابہی تفسیر معراج مین ایک روایت آئی ہی کہ آنحضرت نی فرمایا کہ پہونچا مین ایک شخص پر کہ حسن خلق اللہ تہا اور زیادہ تہا خلق اللہ سی حسن مین جیسا کہ
ہی ایک حدیث لایا ہی اپنی جامع مین انس سی کہ نہین بہیجا اللہ تعالی نی کسی پیغمبر کو مگر کہ خوبصورت اور خوش آواز اور ہی پیغمبر تمہارا

خوب رو زیادہ اور خوش آواز زیادہ و سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہی ساتھ غیر آنحضرت کی جیسی کہ بعضون نی کہا ہی کہ کلام کرنیوالا قوم خدا
مین داخل نہین ہی اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین سی آنحضرت پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اوسقدر کہ جمع ہوا آنحضرت مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا افضل اور کمال اوسقدر کہ جمع ہوا
آنحضرت مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور حد اور ضابطہ بیچ وصف آنحضرت کی یہہ ہی کہ جو کچھ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
حضرت کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسی کہ بسخن بلاغت بیا رمانرسد ہتر اور سخن نگار کا ہزار
ہزار سکہ بیازار کاینات نزنند یکی بخوبی صاحب عیار نارسد صلی اللہ علیہ و آلہ بعدد حسنہ و جمالہ و فضلہ و کمالاتہ اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نہ کیا
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ و بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکھا مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتی آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجہکو طرف
سدرۃ المنتہی کی پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی ہجر کی ہی پس جب ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی جو کچہ کہ
ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازوون کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نی کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی اللہ کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا وصف اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی سکے اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچہ کہ بہیجی ف ع سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت بڑی
اور احتیاط کی بات یہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین در پی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور
رات مین ف ع اترا مین بلندی و ستر مقام سی اور پہونچا طرف موسی کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسی نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا مینی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیحہ مین فی کل یوم و لیلۃ ت کہا موسی نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرت نی
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری امت کی
پہر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا خمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمسا سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرت کا ت پس پہرا مین طرف موسی کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسی
نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی بہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرت نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسی کی یعنی اور ہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا اللہ تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما
اور اعتبارا پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نمازونکا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کرنیکا پہر نکیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا مانع عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیے نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے چند
ف ع یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قالب کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اور یہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ دس سے بہی متضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

واخلاص سے کیونکہ اوس نے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ کیا اوسکی کرنیکا کیا نہیں صبر کیا دسکو یعنی ترک کیا اوسکو بغیر باعث کے یا سبب ملاحظہ
سے بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہیں لکھی جاتی ہی اوسکی لیے یہہ برائی مذکورہ کچھ **فـــرع** لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال میں کہ عزم
کیا تہا اوسکی کرنیکا تو یہہ دو حال سے خالی نہیں اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہیں ہی اس مین کہ لکھی جاتی ہی اوسکی لیے نیکی اور
اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکھی جاتی ہی اوسکی لیے ایک برائی کہا ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہ اسکی بہت
علمائے **ت** پس اگر کی دو برائی تو لکھی جاتی ہی دو برائی اوسکی لیے ایک برائی **ف ع** اسلیے کہ برائی نہیں مضاعف ہوتی ہی سبب کیست کی جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسے کہ مضاعفہ ہونا فضل تہا
فرمایا حضرت نے پس اوترا مین اوس مقام عالی سے یہان تک کہ پہونچا مین طرف موسی کی پس خبر دی مینے اونکو یعنی اس ماجرے کی پس کہا موسی نے پہر جاؤ
اپنے پروردگار کی طرف پس سوال کرو اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سے بہی کم کرے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کہا مینے تحقیق رجوع کی مینے طرف پروردگار
اپنے کی کئی ہی یہان تک کہ حیا کی مینے اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُرِجَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ
زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرَئِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا جِبْرَئِيلُ قَالَ هَلْ
مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فُتِحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَجُلٌ
قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرَئِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسٰى
وَعِيسٰى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ ابْنُ
شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ
بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى
أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ حَتّٰى مَرَرْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَكَ عَلٰى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلٰوةً
قَالَ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ
رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ فَرَاجَعْتُهُ
فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوسٰى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ
رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى انْتَهٰى بِي إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ
الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری سے
کہ نقل کی انس سے کہا انس نے ابو ذر حدیث کرتی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہولی گئی مجہ سے چہت میری گہر کی اور حالیکہ مین مکہ

میں تھا ف ع ح صنا فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف او تشدید سی یعنی کہ ہی فرج اور تفرج سی یعنی شق اور کشت کی یعنی وا ہو لکی گئی اور یہ یقین
ہی تعدد گئی اسرا کی مخلت آئی ہی بعضی میں حطیم اور بعضی میں حجر جیسا کی پہلی حدیث فصل کی میں گذرا اور بعضی میں شعب ابی طالب بعضی میں بیت
ام ہانی ہی اور یہ سب صورتیں ہی اور جمع ان اقوال میں جیسی کہ فتح الباری میں کہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گھر میں سوتی تھی اور اوسکو بیت
فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کے ایکی او سمیں اور وہ شعب ابی طالب میں ہی پس فرشتہ آیا اور چھت اونکی گھر کی پھاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پر
لایا اور حضرت لیٹ رہی ہی سحال میں کہ اثر نیند کا کچھ باقی تھا پھر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کی مسجد اقصیٰ
کو لیگیا ت پس تھی جبرئیل اور کھولا سینہ میرا پھر دھویا اوسکو آب زمزم سی پھر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بھرا ہوا حکمت اور ایمان سی اور ڈالا پھر
کہ لگن میں تھا میری سینہ میں پھر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو ف ح اسکی شرح پہلی فصل میں گذر چکی ہی و لیکن یہان یہ ہی کہ ہوتا
قلب مبارک کا سونی کی لگن میں تھا بعد ازان بھر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تھی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بھرا ہوا
حکمت و ایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک میں فقال ت پھر پکڑا جبرئیل نی ہاتھ میرا اور لی چڑہی مجھکو طرف آسمان کی ف ح یہان ذکر سواری
براق کا اور جانیکا مسجد اقصیٰ میں نہیں پہلی سی سبب ہی کہ بعضی اسطرف گئی ہین کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تھی اور سواری براق کی اسرا میں تھی واللہ
اعلم ت پس جبکہ پہونچا میں طرف آسمان دنیا کی کہا جبرئیل نی داسطی داروغہ آسمان کی کہ کھول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہ کہا
یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتھ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتھ محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بھیجا گیا تھا کوئی انکی
طرف یعنی بلانی کی لیے کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کھولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹھی ہوئی تھی کہ اونکی داہنی طرف تھی
ایک شخص یعنی اونکی اولاد میں سی اور بائیں طرف اونکی تھی ایک شخص تھے جسوقت کہ دیکھتی تھی داہنی طرف اپنی ہنستی تھی یعنی ایسی کہ دیکھنی انکی
کہ باعث خوشی کی تھی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکھتی بائیں طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کے
مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا میں جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہیں اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائیں انکی ارواحیں ہیں انکے
اولاد کی پس اہل داہنی طرف والی ان میں سی بہشتی ہیں اور یہہ ارواحیں کہ بائیں طرف انکی ہیں دوزخی ہیں پس جب دیکھتی ہیں داہنی طرف اپنی ہنستی ہیں
اور جب دیکھتی ہیں بائیں طرف اپنی روتی ہیں ف ح کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواحیں کفار کی بیچ سجین کی ہیں اور ارواحیں ابرار کی بیچ علیین کی ہیں پھر
میں پس کیونکہ جمع کی گئیں آسمان میں اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکھتا ہی کہ ارواحیں پیش کیجاتی ہوں آدم پر بعض اوقات میں پس
جسوقت آنحضرت گذری ہوں وہ وقت پیش ہونی ارواحوں کا ہو اور احتمال ہی کہ ارواحیں جو کہی گئی یہ ہوں کہ داخل نہیں ہوئی تھیں بدنوں
میں جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہیں پہلی بدنوں کی اور جگہ اونکی رہنی کی داہنی بائیں طرف آدم کی ہو اور وہ جانتی تھی انجام کار اونکا پس قول
آنحضرت کا قسم ثانی سام مخصوص ہی واللہ اعلم ت یہان تک کہ لیگئی مجھکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اسکی کی کھول دروازہ
پس کہا جبرئیل کی لیے اوسکی داروغہ نی مانند اوسکی کی کہا تھا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتھ کون ہی آخر تک پس کھولا
گیا یعنی آنحضرت نی یا ابوذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانوں میں آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم
کو اور نہیں بیان کی ابوذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقام انکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان پر اور ابراہیم کو چھٹی آسمان
میں ف ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتوں میں خلاف اسکی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ابراہیم ساتویں آسمان میں تھی
پس اگر کہیں تو کہ متعدد ہی معراج تو تو کچھ اشکال نہیں ورنہ الا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت میں آیا ہی کہ دیکھا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوئی تھی

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین تہی بلا خلاف اور علاوہ اسکی بیان کیا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی پس روایت بیان کرنیوالونکے
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکہنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کے
ہی یا ہو سکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ تہی کہتی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہتی کی کہ فرشتی اون سی تقدیر
اور حکم الٰہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الٰہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہماری علما مین سے کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین
پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کاتبات پر اور ظاہر ہوی میری لیی اوامر الٰہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی
خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہا ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اونپر اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین
جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہون اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفہ اہل سنت
کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو حمل ظاہر پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی
کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نے کہ پس فرض کی گئین میری امت پر پچاس نمازین پس پہرا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا
یہان تک کہ گذرا مین موسیٰ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نی بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰ نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی
اوس سوال کر اوس تخفیف سی کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسیٰ نی یعنی وہ ہوی سبب پہیرنی کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ
تعالیٰ نی بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سی دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی موجب اختلاف کی
ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نی بعض اوسکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلیی کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس جب عرض معروض کی مینی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پہرا مین
طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اسلیی کہ تیری امت مین طاقت نہی کی اسکی پس جب عرض معروض کی مینی پروردگار سے
پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت
کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ
یعنی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کیا مینی پچاس کو پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پہرا مین
موسیٰ کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوس وقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین
ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کر کر پہرنا وغیر ذلک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم ت
پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہی کی حالانکہ ڈہانکتا تہا سدرۃ المنتہی کو رنگون نی یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازوان
ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوس وقت بسبب حیرت ہونی نظر اوسکی کی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر
داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تہی گنبد موتیونکی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان ہو مین ایک نہر
ہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کہ واک موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ح ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی
اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبد اللہ
قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ

الارض فیقبض منہا والیہا ینتہی ما یہبط بہ من فوقہا فیقبض منہا قال اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال فراش
من ذہب قال فاعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورۃ البقرۃ وغفر لمن لا یشرک
باللہ من امتہ شیئا المقحمات رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچایا گیا آپکو
سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان مین ہی ف ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹی آسمان مین ہی سدرہ اور صواب یہہ ہی
ساتوین آسمان مین ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثر کا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون مین کہ ہو جڑ اوسکی چھٹی آسمان مین اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان مین کیونکہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان مین ہی چھا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سے یعنی بقدرت الہی بی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سے ف ح یعنی اوامر اور احکام الہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ نیچے
کہ وہ ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلئی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہماری پیغمبر خدا کی اوس سے اوپر کوئی نہین گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہ گئی کہ وہان جگہ نہین ہی نظم بر داشت از طبیعت امکان قدم کان + اسری بعبدہ ست عن المسجد الحرام + تا بحرمت وجود کہ
اقصای عالم ست + کانجا نہ جاست ونی جہت ونی نشان تمام + سر سیت بسر گرفت و انجا ہیچ بان + اتا تماشای عالم وجان پرس از ین مقام
ت کہا یعنی پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف غ یعنی ایسی چیز نی کہ اوسکی کنہ کو نہین
پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی یہ حقیقت عدم علم و درایت کے
اور اور حدیث مین آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور جماعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سی کرتی
ہین ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ اون انوار کو کہ اوترتی ہین عالم ملکوت
سی تشبیہ دی ساتہہ فراش کی ف کی زبر سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملکوت کی اور حیرانی
اور سرگردانی اوسکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت مین جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بہی بطریق تشبیہ و تمثیل کے
ہی اسیلئی درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی سی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور بقدرت الہی
شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج مین تین چیزین ف ح اور حقیقت مین جو کچہ دی گئی تہی آنحضرت کو
اوس شب مین اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین فرمائین عبد اللہ بن مسعود نی بسبب شرف و کرامت
کہ تعلق امت سی رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین اخیر سورۃ بقرہ مین ف ح یعنی آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اور مراد انکو دیجانا سی دیجانا قبولیت
دعاؤن انکی کا ہی اور اگر کہی تو کہ یہہ بظاہر منافی ہی اوس روایت کی کہ صحیح مسلم وغیرہ مین ہی اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس سنی ایک آواز یعنی
دروازہ کہلنی کی سی ہی اوپر سی پس سر اوٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی طرف زمین کی نہین اوترا تہا کبہی مگر آج پس اوسنی سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو ساتہہ دو نورون کی کہ دی گئین ہین آپکو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین اخیر سورۂ بقرہ کی
نہین پڑہو گی تم کوئی حرف اون دونون مین سی مگر کہ دی جاؤگی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی کی تو جواب اسکا یہہ دینگی کہ کچہہ منافات
نہین ہی اسلیئی کہ دیتا تہا آسمان مین جملہ اون چیزون سی کہ وحی کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بعد ہی یعنی پانچون نمازون کی مقام اعلی

اور اوترا فرشتہ کا اونکی شرف کی بیان کو بیکی لیی تہا اور بشارت دینی کی لیی کہ جو تمکو یہ فضل چیز ملی ہی کسی نبی کو نہین ملی تہا اور ایک وارد اشکال لازم آتا ہی اوسورۂ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگی کہ خاتمہ سورۂ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا پس بقرہ مدنی ہے مین انبیا اکثر کی اونقل کیا ابن ملک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورۂ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین پس وہ مکی ہی اونکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ معنی لی جاوینگی یہ ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیی درباب اون الفاظ کی کہ تلقین کیی گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور واسطی پڑہنی والون کی لیی ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطی اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع یعنی وعدہ کیی گئی آنحضرت اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدیگا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہ لی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب بہی نہین ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص صریح سی اور اجماع اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگاروں موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا سیت کا شاید سبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی سی **وَعَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كَرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَإِذَا عِيسَى قَائِمٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَائِمٌ يُصَلِّي أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہین رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا ہرگز نہین غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو اللہ تعالی نی میری لیی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان مین سی تاکہ دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین مجہسی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین اونکو یعنی اوس حالت مستحضرہ مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی **ف** ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی اسپر پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان مین محمول ہی اوپر دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بہی ایسا ہی کہا ہی اور اسپر جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال کہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی ہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون کی ساتہ ارواحون کی پڑہی ہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہاوی اونکی گوشتون کو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہین ہی مانع اونکی ظہور کی لیی عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت ذو الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین **ف** ع یہ بہی سوجہ اسکا کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

مختلفہ کا ہوتا ہی ساتھ جسم کی یا صرف ارواح کی ترجمہ پس ناگہان موسیٰ ایک مرد ہیں میانہ قد یا ہلکے پہلکے بدن یا مرتب ہوئی بالونکے گویا کہ وہ مرد شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ کا ہی یمن میں سی اور ناگہان عیسیٰ ہی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ نماز معراج مومن کی ہی اسلیے کہ وہ حالت حضور کی آگی رب کی اور کمال قرب کی ہی اور وہ اعظم لذات سی ہی نزدیک عشاق کی ترجمہ نزدیک ترین لوگون کا ساتہ اونکی از روی مشابہت کی عروۃ بن مسعود ثقفی ہی کہ نام ایک صحابی کا ہی اور یہ بہائی عبداللہ بن مسعود کی نہین ہین اسلیے کہ وہ ہذلی ہین اور ناگہان ابراہیم ہی کہڑی نماز پڑہتی ہیں مشابہ ترین لوگوں کا ساتہ ابراہیم کی یار تمہارا ہی مراد لیتی تہی آنحضرت یار سی ذات شریف اپنی ف ع ح یہ کلام بطور کنایہ کا یا اونکی بعد کسی اور راوی کا پہر دیکہنا آنحضرتؐ کا ان انبیا کو نماز پڑہتی احتمال ہی کہ ہوا آنا رجانی مین طرف بیت المقدس کی یا پس مسجد اقصیٰ مین رہ دوسری احتمال کی وف تعقیب کی لفظ فحانت مین ترجمہ پس آیا وقت نماز کا پس امام ہوا مین انکا ف ع ح شاید کہ مراد اس نماز سی نماز تحیۃ ہی یا نماز معراج کی بالخصوص اور اگر کوئی کہی کہ وہ جہان تو دار تکلیف ہی نہین نماز اوسمین کیون ہو جواب اسکا یہ ہی کہ انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہیں ساتہ حیات حقیقی دنیاوی کی اور جو کہ زندہ ہین شاید کہ تکلیف ہی ہو اور یہی ہی کہ اوس جگہ نہین جو بر فع کیا گیا ہی نہ وجود اسکا اور ان انبیا نی یہان حضرتؐ کی ساتہ نماز پڑہی اور جسد ہکی اونکو آسمان پر لیگئی حضرتؐ کی استقبال اور تعظیم کی لیے یا اونکی ارواح کو آسمان مین متشکل کیا مگر عیسیٰ اور ادریس کہ وہ ساتہ بدنوں کی آسمان پر ہین اور یہی احتمال ہی کہ پہلا نماز پڑہنا اور جمع ہونا حضرتؐ کا انبیا کی ساتہ بعد پہرنی سدرۃ المنتہیٰ سی ہوا اور ظاہر تر یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ قادر ہی اولیاء اللہ کو بصورۃ متعددہ اماکن مختلفہ مین لوگون نی دیکہا ہی پہ جائی انبیا علیہم السلام خوارق عادت تو یہی ہین کہ جو چیزین خلاف عقل ہون اور وہ اوسکی قدرت کاملہ سی ظہور مین آئیں ترجمہ پس جبکہ فارغ ہوا مین نماز سی یعنی آسمان کی جانی سی پہلی یا بعد حاصل ہونی حضور باری تعالیٰ کی کہا مجہکو ایک کہنی والی نی ای محمد یہ ہی مالک داروغہ دوزخ کا پس سلام کرو انکو یعنی از راہ تعظیم بزرگی ملک قہار کی یا از راہ تواضع کی جیسا کہ آداب ہی ابرار کا پس التفات کیا مین نی اوسکی طرف یعنی قصد سلام کرنیکی پس پہل کیا اوسنی سلام کرنی مین مجہپر ف ع یعنی مجہکو چہوڑا آپ کو کہ سلام کرین اور سبقت کی آپ ہی سلام کیا بسبب پائی جانی غلبہ شوکت اور ہیبت آنحضرتؐ کی آگ دوزخ پر اور اوسکی داروغہ پر اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال آسمان پر ہوا اور ہو سکتا ہی کہ امامت آنحضرتؐ کی انبیاکی لیے سہاں بہی ہوئی ہو لیکن سیاق حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ بیت المقدس مین تہی واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی

الفصل الثالث

عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا كَذَّبَنِيْ قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَّى اللّٰهُ لِيْ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ اُخْبِرُهُمْ عَنْ اٰيَاتِهٖ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جبکہ جہٹلایا مجہکو قریش نی یعنی بیچ مقدمہ اسرار کی یعنی جانیکی طرف بیت المقدس کی شب مذکور مین اور پوچہین مجہسی نشانیان اوس مکان کی کہڑا ہوا مین حجر مین پس ظاہر کیا اور دور کیا اللہ تعالیٰ نی مجہکو بیت المقدس ف ع ح یعنی اندراہ اوسکی اور دور کیا پردہ کو جو بیچ اور اوسمین تہا اور ایسا ظاہر کیا کہ دیکہتا تہا مین اوسکو بلا اشتباہ اور احتمال رکہتا ہی کہ بیت المقدس کو اوٹہا کر آگی آنحضرت کی یہان لائی ہوں جیسا کہ ابن عباسؓ کی حدیث مین آیا ہی کہ کہا آنحضرتؐ نی پس لائی گئی مسجد اور رکہی گئی دار عقیل کی پاس اور یہ کامل تر ہی معجزہ مین جیسی کہ حاضر کیا گیا تخت بلقیس کا طرفۃ العین مین حضرت سلیمانؑ کی پاس ترجمہ پس شروع کیا مین نی کہ خبر دیتا تہا قریش کو بیت المقدس کی نشانیوں سی حالانکہ مین دیکہتا تہا طرف اوسکی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع جاننا چاہیے کہ معراج کی حدیثون مین حدیث نہ آیا کہ حال آنحضرتؐ کی دیکہنی کا رب العزت کو اور علماء صحابہ اور تابعین مین اختلاف ہی اوسمین اور قول مختار اثبات اوسکا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ دل سی دیکہا اونکہ اونکہ ... نہین جانتی کی ہی اوسکی تحقیق اور تفصیل اسکی بیچ باب رؤیۃ کی

	تمام ہوا باب المعراج اور آگی آتا ہی تتمہ جلد چہارم میں باب المعجزات	

ترجمہ ربع رابع مظاہر حق

بَابٌ فِی الْمُعْجِزَاتِ یہ باب ہے بیچ بیان معجزون کے معجزہ مشتق ہے عجز سے کہ جو ضد قدرت ہے اور کتاب تحقیق میں ہے کہ معجز کرنے والا عجز کا اپنے غیرون اور انبیا کی صدق کی دلالتون کو اور رسولون کی نشانیون کو معجزہ اسلیئے کہتے ہیں کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتے ہیں اونکے معارضہ سے ساتھ مثل اوس معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہیں لاسکتے اونکے مقابلہ میں امتی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے یعنی عاجز کریگا اور وہ ایک امر ہے خارق یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہے ادسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت سے ظاہر ہوتے ہیں اونکو ارہاصا کہتے ہیں اور ارہاص کے معنی ہین محکم کرنا مکان کا ساتھ پتھر اور مٹی کے گویا کہ اوسمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچھ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو اوسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچھ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہین اور جو کچھ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی قید سے یہ تینون قسمین نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہنے کیونکہ معجزہ خرق عادت ہے کہ ساتھ دعوی نبوت کی ہو اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو مذکور کین اور ایک سحر ہے کہ اوسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتھ اسباب کے کہ جو اوس سحر کی مباشرت کرتا ہے اور عملیات اور جو کچھ کہ ساتھ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسی شفا ساتھ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے باعتبار ظاہر کے ہے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰی اَقْدَامِ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِی الْغَارِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ اَحَدَہُمْ نَظَرَ اِلٰی قَدَمِہٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّکَ بِاثْنَیْنِ اللّٰہُ ثَالِثُہُمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس بن مالک سے یہ کہ ابوبکر صدیق رضہ نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے اور وہ آنے کے غار میں اور پہنچنے مشرکون کے سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکھا مین نے مشرکین کی قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم یعنی میں اور آنحضرت غار میں تھے **ف** ع مراد اوس غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ ثور کو اوپر کی جانب مین تھا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ میں بقدر مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پر کھڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے پانون پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنے پانون کی جگہ نظر کرے تو دیکھ لے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اوس غار میں تھے اور مشرکون بقصد ہجرت کے اور حضرت کو ہان حضرت کی تلاش میں جا پہنچے اور حضرت ابوبکر رضہ حضرت کی طرف سے حکایت بیان کرتے ہین پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی انمین سے نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکھ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا ہے گمان تیرا ساتھ اون دو شخصون کے کہ خدا ہے تیسرا اونکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع یعنی خدا ساتھ اونکے ہے نصرت واعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پھیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے سے اندر غار کے باوجود حرص کرنے اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رضہ غار مین ہین اور طیبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دعا کی اوپر اونکے خداوند اندھے کر دے آنکھیں اونکی پس گرد غار کے پھرتے تھے اور نہین پاتے تھے اونکو اور بیضہ رکھنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بھی معجزہ تھا جیسا کہ حدیثون مین آیا ہے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ یَا اَبَا بَکْرٍ حَدِّثْنِیْ کَیْفَ صَنَعْتُمَا حِیْنَ سَرَیْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

آنحضرت نے غم نکرو کہ خدا ہی تعالی ہمارے ساتھ ہے پس دعا کی سراقہ پر پیغمبر خدا تعالی نے پس دہنس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس
کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بد دعا کی تم نے مجھ پر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤں اوس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اور میں پس تم
اگر کر دو گے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دونگا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے
اوس رنج سے ف ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دہنستا تھا اور نجات پاتا تھا تب پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفای وعدے میں
کہ نہیں ملتا تھا کسی کافر سے یعنی اون کافروں میں سے کہ حضرت کی تلاش کے پیچھے نکلے تھے مگر کہ کہتا کفایت کی گئے تم طلب میں یعنی پس کافی ہے سیر اور تلاش کرنا
اور تلاش نکرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو نہیں ملتا تھا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تھا اوسکو نقل کی بخاری اور
مسلم نے ف ع اسمین بہت سے فائدے ہیں از انجملہ یہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجہ سے اور اسمین ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے
اور ساتھ رکھنا چھاگل کا اور مانند اوسکی کا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمین فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالی پر اور خوبی انجام کار اوسکے کی

وعن انس قال سمع عبد الله بن سلام بمقدم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في ارض يخترف فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني
سائلك عن ثلث لا يعلمهن الا نبي فما اول اشراط الساعة وما اول طعام اهل الجنة وما ينزع الولد الى ابيه او الى امه
قال اخبرني بهن جبريل آنفا اما اول اشراط الساعة فنار تحشر الناس من المشرق الى المغرب واما اول طعام
ياكله اهل الجنة فزيادة كبد حوت واذا سبق ماء الرجل ماء المرأة نزع الولد واذا سبق ماء المرأة نزعت قال اشهد ان لا اله الا الله وانك
رسول الله يا رسول الله ان اليهود قوم بهت وانهم ان يعلموا باسلامي من قبل ان تسألهم يبهتوني فجاءت اليهود فقال اي رجل عبد الله
ابن سلام فيكم قالوا خيرنا وابن خيرنا وسيدنا وابن سيدنا قال أرأيتم ان اسلم عبد الله بن سلام قالوا اعاذه الله من ذلك فخرج عبد الله فقال
اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقالوا شرنا وابن شرنا فانتقصوه قال هذا الذي كنت اخاف يا رسول الله رواه البخاري

اور روایت ہے انس سے کہا سنا عبد اللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبد اللہ بن سلام ایک زمین میں تھا کہ چنتا تھا میوہ درختوں سے
ف ح ع یعنی اپنی باغ میں تھا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تھا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے جو آنے اوسکے آنحضرت کے پاس جلدی سے
کہ باوجودیکہ ایک کام میں تھا اور فرصت نہ تھی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت میں پڑہ کر اور تحقیق کر کر منتظر ظہور نبوت کا تھا ؎ مدتی بود کہ مشتاق
لقایت بودم ؎ لاجرم روی ترا دیدم واز جا رفتم ؎ بے دستی رونق افزائی حضرت کے سب کام چہوڑ چھاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبد اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی
اولاد میں سے تھا اور بڑا علم رکہتا تھا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلا صحابہ کرام میں سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ اوسکا
پس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنے علامتوں صدق نبوت کے تحقیق میں پوچھتا ہوں تمسے تین چیزیں نہیں جانتا ہے اونکو
مگر نبی ف ش ح یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کری نبی سے یا اوسکی کتاب سے یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہی تو جانتا تھا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے
جواب ان تین چیزوں کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم تعیین حصر کی بہت کا نزدیک اوسکی اور یہی ظاہر ہی لائق حدیث کے ہے اس بات میں ترجمہ ایک چیز اون تین
چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیوں کا کہ جو بہشت میں داخل ہو کر پہلی کہاویں گے
اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے یا طرف ماں اوسکے کی شباہت میں یعنی فرزند کہ کبھی صورت میں شبیہ باپ کے ہوتا ہے اور کبھی شبیہ
ماں کے سبب اوسکا کیا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجہکو ان چیزوں کی جبرئیل نے ابھی یہ ف ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انہوں نے
سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ ہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے ترجمہ اسی پر اول علامت قیامت کی

کہ بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پہنچی یہ خبر آنحضرت کو نکلا واسطے قافلہ ابو سفیان کے تو جیسا کہ معلوم کرین حال اوسکا وہ موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا اونہون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس واسطے کہ انہین بھی اور بایمن بھی اور اسمین رغبت دلانی اور پیشوا سے کے اصحاب ہیں اور عقلمند ون مین سے ہے پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانور ون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیں تو دریا مین پیٹھ جاوین اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ ماریں ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم **ف** لفظ برک ساتھ زبر ب اور زیر اوسکی کے اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زبر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے اور اہل کنارہ دریا مین یا انتہا آبادی کا اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے شتر انکے انکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کی پانون سوارکے اونکے جگرون پہ لگتے جاتے تھے پس معنی یہ کہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت جلدی کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلاً برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجالاوین ہم حکم آپکا **ت** کہا اوسنے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلا پس نکلے اور چلے لوگ یہانتک کہ اترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونیکی اور پڑنے فلانے کی ہے یعنی نام ایک کا اون شقیا مین سے لیتے تھے اور کہتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہان تک کہ شمار کیا سترکفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان الیٰ آخرہ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی مسلم نے **ف** یعنی اوس جگہ مارا گیا **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْ بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ **ت** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفاء وعدہ تیرا کہ کیا ہے نصرت کا یعنی اس آیت مین وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے **ف** یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو سب عارف باللہ تھے اور جانتے تھے کہ اللہ تعالےٰ وعدہ فرما کر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ دینگے کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا جانے حصول مطلب کو یا نہ جانے پھر علم باللہ مقتضی ہے خوف رکھنے کو اور سبب اوسکے خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی خیر مانع نصرت کی میری طرف سے یا میری امت کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرۃ موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرۃ کا تھا لیکن وقت معین کیا گیا پس آنحضرت ڈرتے تھے تاخیر وقت سے پس مانگی اللہ تعالےٰ سے کہ وفا وعدہ فرماوے آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ کے معنون کا اور آیۃ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ کے معنونکا کہ دلالت کرتے ہین یہ آیتین اللہ تعالےٰ کی بے پروائی پر پس بنظر حضور ان معانی کے دعا کی چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حال آنحضرت کا تھا کامل تھا اور نظر اور علم آپکا بیچ حضرت غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت و جلال اوسکی کے تھا وسیع تھا اور نظر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فقط اوسکی بندے پر تھی اور اوسکی تحقیق ہے اوپر کہ رسالہ تسلیۃ المصاب مین بعضے محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کیا اونکی شرح عربی مین بھی مذکور **ت** پس پکڑا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو اسقدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تم یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے **ف** مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود ہونے اعتماد کے اپنے رب پر تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رکھنے اور تقویت دل صحابہ کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے تبلا شبہ

خصوصاً جنگ میں مبالغہ کرنا اور تیر ترجمہ بہت نکلی آنحضرت سے جلدی کرتی ہوئی اپنی خوشی کی حالانکہ تھی زرہ پہنے ہوئی اور وہ پہنچتی تھی کہ یہ کہا اور بہ
اور پھر قریب ہی کہ شکست دی جاویگی جماعت کفار کو اور پھیرینگی پشت تنل کی یہ بخاری نے ف ح چونکہ آنحضرت درمیان خوف رجا کی تھی
اب جانب بیکے غالب ہوئی آپ پر بسبب منا لی کی پس خوش ہوکر اوٹھے اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی اور
اوٹھی بسبب مطلع کرنی خدا تعالیٰ کی او نکو غیب **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبریل آخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ
الحرب رواہ البخاری اور یہ بھی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبریل ہین پکڑی ہوئی ہین سر اپنے گھوڑی کا
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہین جنگ کے لیے اور اوپر جبریل کے ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی **ف** ح معجزہ بیان یہ ہے کہ دیکھا آنحضرت نے جبریل کو
واسطی جنگ کی اور اونکی مدد بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ اور مکہ درمیان ہین مکہ اور مدینہ سے اور غزوہ بدر کا ہوا اوپر ہفدہم
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری مین **وعنہ** قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا
فنظر الیہ فاذا ہو قد خطم انفہ وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہ بھی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوس وقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون میں سے روز جنگ بدر کے دوڑتا تھا اور حملہ کرتا تھا پیچھی ایک شخص کے مشرکون
مین سے کہ آگی اوس مسلمان کی تھا ناگہان اوس مرد مسلمان نے سنی آواز کوڑے کی مارنے کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدام کر ای حیزوم
ف ح اقدام ورانا جنگ مین اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہنی حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتھ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتھ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش زکی نام جبریل کے
گھوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نے کہا کہ نام ایک فرشتہ کی گھوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکھا اوس مسلمان نے طرف مشرک کی آگی اپنی گرا
چت ہوکر پھر دیکھا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تھا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تھا منہ اوسکا یعنی طول مین مانند مار کوڑے کی پس
سبز ہوگئی تھی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز وسیاہ اور یہ پہنچا تھا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کے اور باقی رہا تھا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیہ مین سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکھا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی بھی
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ نبوی کی ہی خصوصاً جس صورت مین کہ وقوع اوسکا زمانہ نبی کی ہوا اور حاصل ہوا ہو بسبب برکت نبی کی یا کہا جا
کہ خبر دی اوسکے صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدق یعنی آنحضرت نے پس صحیح ہو شمار کرنا اوسکا معجزون مین ترجمہ پھر فرمایا
حضرت نے کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تھا پس قتل کیا مسلمانون نے اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نے **وعن** سعد بن
ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبریل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ دیکھا مین نے
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اوپر تھی سفید کپڑے **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون فرشتے بطور تفریق کی تھی
یعنی ایک داہنی طرف تھا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہوجاتی ہین ترجمہ لڑتی تھی مانند لڑنا سخت ترین لڑنی آدمیون کو نہین دیکھا مین نے

ان

اون دونون کو ملی ہیں اور یہ بھی احتمال ہے یعنی یہ یقین ہوا کہ فرشتون مین سے ہین یعنی جبرئیل و میکائیل کی بخاری اور مسلم نے ف ع
راوی سے ہی اور شاید کہ پہچانا ہو اونہین نے کسی دلیل سے اور یا آنحضرت سے سنا ہو وعن البراء قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم رهطا إلى
أبي رافع فدخل عليه عبد الله بن عتيك بيته ليلا وهو نائم فقتله فقال عبد الله بن عتيك فوضعت السيف في بطنه حتى
أخذ في ظهره فعرفت أني قتلته فجعلت أفتح الأبواب حتى انتهيت إلى درجة فوضعت رجلي فوقعت في ليلة مقمرة
فانكسرت ساقي فعصبتها بعمامة فانطلقت إلى أصحابي فانتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم فحدثته فقال ابسط رجلك فبسطت
رجلي فمسحها فكأنما لم أشتكها قط رواه البخاري اور روایت ہے براء سے کہ بھیجا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف ع
کہ ایک یہودی تھا کنیت اوسکے ابو الحقیق تھی اور دشمن تھا آنحضرت کا کہ چغلیان کہین اور فتنے برپا کیے اور حضرت کی ہجو کی اور اپنے قلعہ مین پناہ ہو رہی تھی
پہچا کیا آنحضرت سے پس آنحضرت نے بھیجی ایک صحابہ کو بھیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئے ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گھر مین رات کو اس حال
مین کہ وہ سوتا تھا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکھی مین نے تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹھ کی طرف پس معلوم کیا
مین نے کہ مار لیا اوسکو پس شروع کیا مین نے کھولنی دروازے ف ح اوسکی قلعہ کی اندر اوین وہ لوگ سے کہ آئے تھے ہمراہ اوسکی باہر نکلے اور باہر کھڑے تھے اور
شریک ہوئے ان دس تصین اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلے سے پہونچے تھے چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہے اور صحیح بخاری مین اور
بھی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اوسکی مذکور ہے اور نہایت غریب عجیب سی تھی اور ملا علی رح نے لکھا کہ شاید عبد اللہ نے دروازے
بعد کھولنے کی اول بار مین بند کر دیے ہونگے واسطے محافظت ماورا اپنی کی کہ پیچھے سے کوئی اور نہ آ جاوے یا لگے ہون اوسکی پاس اور ادھر اوسی ترجمہ
یہانتک کہ پہونچا مین طرف زینے کی پس رکھا مین نے پانون اپنا یعنی گمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینے سے چاندنی رات مین ف
سو کہا طیبی نے کہ تھا سبب اونکی گر پڑنے کا زمین پر یہ کہ چاندنی وقع اور روشن ہو گئی زینے مین پس انہون نے گمان کیا کہ پایہ زینے کا برابر ہے زمین کی پس
گر پڑے اور سیڑھی زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندھا مین نے اوسکو پگڑی سے پھر چلا مین طرف یارون اپنے کی کہ قلعہ کی نیچے کھڑے تھے
پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتھ یارون اپنے کی اور بیان کیا مین نے اونسے سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نے کہ پھیلاؤ پانون
اپنا پس پھیلایا مین نے پانون اپنا پس ہاتھ پھیرا آنحضرت نے پانون پر پس اچھا ہو گیا پانون گویا کہ دکھا ہی نہین تھا کبھی نقل کی بخاری نے وعن
جابر قال إنا يوم الخندق نحفر فعرضت كدية شديدة فجاءوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا هذه كدية عرضت في الخندق فقال
أنا نازل ثم قام وبطنه معصوب بحجر ولبثنا ثلاثة أيام لا نذوق ذواقا فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم المعول فضرب فعاد
كثيبا أهيل فانكفأت إلى امرأتي فقلت هل عندك شيء فإني رأيت بالنبي صلى الله عليه وسلم خمصا شديدا فأخرجت جرابا
فيه صاع من شعير ولنا بهيمة داجن فذبحتها وطحنت الشعير حتى جعلنا اللحم في البرمة ثم جئت النبي صلى الله عليه وسلم فساررته
فقلت يا رسول الله ذبحنا بهيمة لنا وطحنت صاعا من شعير فتعال أنت ونفر معك فصاح النبي صلى الله عليه وسلم يا أهل
الخندق إن جابرا صنع سورا فحي هلا بكم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تنزلن برمتكم ولا تخبزن عجينكم حتى أجيء وجاء
فأخرجت له عجينا فبصق فيه وبارك ثم عمد إلى برمتنا فبصق وبارك ثم قال ادع خابزة فلتخبز معك واقدحي من برمتكم ولا تنزلوها
وهم ألف فأقسم بالله لأكلوا حتى تركوه وانحرفوا وإن برمتنا لتغط كما هي وإن عجيننا ليخبز كما هو متفق عليه
اور روایت ہے جابر سے کہا تحقیق ہم یعنی صحابہ خندق کی کہ جبارے غزوہ احزاب کو کہتی تھی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان اپنے اور درمیان دشمنون کی

پس نمودار ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ ایک پتھر سخت کنارہ ظاہر ہوا ہی اس خندق میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ میں اتروں گا
یعنی خندق میں پھر کھڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندھا ہوا تھا ساتھ پتھر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور رہی تھی ہم تین دن اس حال میں کہ نہیں چکھی تھی ہم
کوئی چیز چکھنی کی **ف** ح ذوق بفتح اول سی ہی چیز کہ چکھی جاوی قسم کھانی اور پینی سی یعنی بھوک کی تھی اور تین روز گذری تھی کہ کچھ نہ کھایا تھا **ت** پس لیا آنحضرت نے
کدال پس مارا اوس پتھر پر پس ہو گیا وہ پتھر سخت ریت بہتی جا بجا کہتی ہیں کہ پھر میں واپس گیا میں طرف بیوی اپنی کی گھر میں تھی اور وہ میری کہ کسی سی نسبت کی
انصاری تھا پس کہا میں نے کیا ہی تیرے پاس کچھ یعنی کھانی کی چیز پس تحقیق دیکھا ہی میں نے آنحضرت پر اثر بھوک شدید کا پس نکالا اوس نے ایک تھیلا آٹا
قریب ایک صاع یعنی تین سیر کی جو تھی اور تھا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا دنبہ کا یا بھیڑ کا پلا ہوا گھر کا پس ذبح کیا میں نے اوسکو اور پیسی بیوی نے جو یہاں تک کہ ڈالا ہم نے گوشت دیگ
میں پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسا ہم نے ایک
قریب صاع یعنی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے آپ اور کچھ لوگ ساتھ آپکی پس آواز دی آنحضرت نے کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نے طیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتھ پیش سین اور جزم واو کی کھانا مہمانی کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بھی اسی طرح کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی **ت** پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہاں تک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا میں واسطی حضرت کی آٹا گندھا ہوا پس آپ نے منہ ڈالا آپ نے اوس میں اور دعا برکت کی کی اوسکی لیے پھر متوجہ ہوئے طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ نے منہ ڈالا اوس میں
برکت کی پھر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہیے کہ پکاوی وہ ساتھ تیری اور نکال گوشت ساتھ چمچی کی ہانڈی اپنی میں سی اور نہ اوتار اوسکو
چولہے پر سی کہا جابر نے اور تھے اہل خندق ہزار آدمی یعنی تین روز کے بھوکے پس قسم کھاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کھایا سب نے یعنی کھانے میں سے یہاں تک کہ
باقی چھوڑا اوسکو اور پھر اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تھی جیسی کہ تھی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تھا جیسے کہ تھا نقل کی بخاری اور مسلم نے
ف ح یعنی دونوں چیزیں جو کہ تھیں تو تھیں ہی تمام اون فیض البرکات صلعم ہی کی برکت سے تمام زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتوں سے معمور ہے
اور سوا اسکے بہت معجزے ہوئی ہیں حضرت سی بڑھ جانا تھوڑی کھانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا ستون
خرما کا وغیرہ ذلک جو مشہور ہیں بیان تک کہ جو مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علماء اسلام نے جمع کی ہیں مسلمین نے
کی اپنی کتابوں میں اور بہت اچھی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہی مسمی بہ دلائل النبوت **وعن ابی قتادة** ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لعمار حین جعل
یحفر الخندق فجعل یمسح رأسه ویقول بؤس ابن سمیة تقتلك الفئة الباغیة رواه مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
عمار بن یاسر کو اور وقت کہ کھودتی تھی آنحضرت لیے عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتھ پھیرتی تھی عمار کی سر پر اور جھاڑتی تھی گرد اونکی سر سے اور فرماتی تھی ہائے
اور شقت اور محنت بیٹی سمیہ کی **ف** ح سمیہ ساتھ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کے نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تھی مکہ میں اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور پھری دین سی یہاں تک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نے اونکی فرج میں اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہیں اور ذکر کرتے ہیں
اوسکو کہ ہی شدت عمار کی حاضر ہر وقت تیرا ہی اور حقیقت میں مراد ذکر کرنا عمار کا ہی چنانچہ پہلی فرمایا **ت** کہ قتل کریگی تجکو ایک جماعت کہ بغاوت کرنگی اور
نکل جاوینگے امام حق کی اطاعت سے نقل کی ہی مسلم نے **ف** ح کہا طیبی نے کہ رحم کیا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پہنچیگی اوس میں عمار کو قتل کرنا جماعت باغیہ کا
اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی اپیلی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا عمار ساتھ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کی تھی اور حضرت علی کی بیعت کی ہوئی تھی
ہی اس قضیہ میں جیسا آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی اور عجب کا شکل شور تھا کہ عمار بن یاسر کا تھا سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ شکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ میں نے
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو قتل کریگی تجکو جماعت باغیہ معاویہ نے کہا کہ ہم نے عمار کو نہیں مارا علی نے مارا اوسکو جنگ میں لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تھی

مغنون میں کہتی تہی عمرو فئتہ باغیہ طالبہ لدم عثمان اور یہ جو صحیح تحریف ہے ادنی اجنبا مین انی ہین کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجیب ہے کہ تو کہ پنی ہی
کتنون میں پھسلا جاتا ہی یعنی ایک اونی شخص کی ماری جاسی ہمارا ہمراہی ہی اگے کو تپا جاتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ اس حدیث میں تین معجزے ہین ایک تو یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون مین سی اور سب صادق درحق ہی یہ ذکر کیا ہین نی یعنی ملا علی نی شرح اکمل الدین کو
کہ کما ظاہر ہی کہ دونون تاویلین مذکورین کرنی معاویہ سی افترا ہی اور تشنیعہ کیتا ہی مولف کہ ای بہا ہو اس حدیث کو دیکھکر کہین زبان لعن اور طعن کی
معاویہ کی حق مین نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میرے صحابہ کی حق مین ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق مین نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست کہا اونکو پس میری حب کے سبب دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض کہا اونکو پس میری بغض کے
سبب سے مبغوض کہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب مین یہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب مین بہی باب فضائل صحابہ کی مین دیکھا اور بہت سی حدیثین ہین کہ دلالت
کرتی ہین اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثین انکی فضائل مین بہی آئی ہین
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوت مین اس سی گذری ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت مین سے روبرو کی گئی میری احوال مین کہ جہاد
کرتی ہین راہ خدا مین سوار ہوتی ہین پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہ بہی معاویہ اور لشکر اوسکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور مین دیکھنا
چاہیے غرضکہ اونکو برا کہنی اور بغض رکہنی اونسی کہ یہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالے اس عقیدہ بد سی کہ بعضی سنی بہی سنبہل کی اس بلا مین مبتلا ہین نہیں تو
دیکھتی شرح فقہ اکبر مین کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئین اہل بیت اطہر رض کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سی اور مہر سکوت کہنی چاہی زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار * کہ درین راہ کار دارد کار * ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجرک عن الناس ما تعلم من نفسک و آیا ہی لا تذکر الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالے فرما دی ونزعنا ما فی صدورهم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالے تو اونکی صفائی کا متکفل ہووی اور ہم اپنی زبانین گندی کرین اونکی طعن و تشنیع سی اعاذنا
اللہ وتفنا المجیب رضی **وعن** سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الان نغزوهم ولا یغزوننا
نحن نسیر الیہم رواہ البخاری * اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ متفرق ہو گئی اور چلی گئی گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سی فت یعنی غزوہ خندق مین آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسیلیے اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتی ہین کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار با اتفاق کر کر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابو سفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار پر اور
رہبر دار تہی اور گرد اونکی قریب قریب ایک مہینی کی کہ اونمین لڑائی نہوتی تہی مگر کچہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمین یہانتک کہ پروردگار تعالی نی جل گرامی
مدد اپنی کشتیمین بہیجین اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون مین رعب پس برہم و درہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
مین مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نی بطریق پیشین خبر غیب کی فرمایا ترجمہ کہ اب بعد اسوقت کے جہاد کرینگی ہم اونسی یعنی ابتداء اور نہیں لڑینگی ہم سی ہم چلینگے طرف اونکی نقل
کی یہ بخاری نی فت یعنی اونہین آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ مین داخل جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑہ چڑہ گئی اور فتحین کین غرضکہ حضرت نے خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا **وعن** عائشة قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاه جبرئیل وهو ینفض راسه من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعته اخرج الیهم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظة فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبریل علیہ السلام حین سار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ پھری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکھی ہتیار یعنی اوتار دئی اپنی بدن سے
بسبب فتح ہونی کی جنگ سے اور غسل کیا ف ح یعنی انہون نے غسل کیا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ ایک جانب دہوئی ہوئی تھی یعنی ہنوز غسل پورا نکیا
ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل یعنی حالیکہ آنحضرت جبرئیل جھاڑتی تھی سر اپنا اوس گرد کی کہ تھی گردی کہ پہنچی تھی غزوہ خندق مین پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق
آپنے تو رکھی ہتیار قسم ہی اللہ کی مین نے نہین رکھی تھیار چنانچہ دیکھتی ہی ہو تم نکلو طرف ان کافرون کے پس فرمایا آنحضرت نے پس کہان قصد کرون مین
اور کنکی طرف نکلون پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تھی یہودیون سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تھی اور اونہون نے
عہد شکنی کی تھی کہ ساتھ کیا تھا احزاب کے اور وہ ایک قلعہ مین رہتی تھی کہ نشان اوسکا اب بھی باقی ہی ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ح اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اوپر اونکی اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابون مین اور بعضی تفسیرون مین مفصل مذکور ہی اور جو جو معجزے
کہ ہر قضیہ مین واقع ہوئی ہین بعضون نے لکھی ہین ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا انس نے گویا
مین دیکھتا ہون طرف غبار کی کہ اوٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زبر غین معجمہ اور جزم نون کی اور زیر سے بھی آیا ہی نام ایک قبیلہ کا انصار سے
ترجمہ سوارون کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تھی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کے ف ح ظاہر یہ ہی کہ اوس کوچہ مین
آمد و رفت لوگون کی نتھی پس دیکھنا اونکی غبار کا اوس مین سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدمون سے اوٹھا اور غالب یہ ہی کہ سوار اونکی جبرئیل تھی
اور جبرئیل ساتھ تھی اونکی یا وہ ساتھ تھی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی ایسی ہی کہ مانند تابعدارون اونکی کی تھی اور معجزہ یہان آنا جبرئیل کا
ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لیے اور دیکھنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتی تھی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی
رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل
لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہی جابر سے کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت آگی اونکی تھی چھاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئی لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہین ہی ہمارے پاس پانی کہ وضو کرین ہم اوس سے
اور پیوین اوسکو مگر یہی پانی ہی کہ جو آپکی چھاگل مین ہی یعنی اور ظاہر کہ نہین کفایت کریگا سبکو پس کہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چھاگل مین یعنی ڈالا
اندر اوسکی منہ مین پس لگا پانی جوش مارنی آنحضرت کی انگلیون کی درمیان سے مانند چشمون کے کہا جابر نے پس پیا ہمنی اور وضو کیا ہمنی ف ح پس نہین
سعادت اونکی کیسی طہارت ظاہر اور باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ فیض تہا سرچشمہ پانیون مین ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کے کتنی تھی تم
یعنی اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزے مین کہا جابر نے یعنی اول جواب مین کہ اگر ہوتی ہم لاکہ یعنی شمار تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو یہ جواب یا اونکی بات کا کہ تھی ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر عبارت یہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا
مین اور یہی ہی کہ اہل حدیبیہ جماعتین تہین جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی
شفیرہا ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فارووا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا تھی ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کے ف اور جابر کی روایت مین پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہین

کہ زیادہ چودہ سو سی تہی اپس سی کہ پندرہ سو کہا اونہی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت جماعت آتی تہی اور چلی جاتی تہی
ایک وقت مین چودہ سو تہی اور ایک وقت مین پندرہ سو ہوئی یا پندرہ سو تہی اور پہر چودہ سو رہگئی یا ہر ایک نی بطریق ظن و تخمین یہہ کہا ترجمہ اور حدیبیہ کہ تصحیح تخفیف
سی ہی نام ایک کنوئی کا ہی کہ کہی دس بارہ کوس مکہ سی ہی پس کہینچا ہمنی پانی اوسکا پس چہوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ بہی پس پہونچی یہہ خبر آنحضرت صلعم
پس آئی آنحضرت کنوئین کی پاس اور بیٹہی کنوئین کی کنارے پہر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پہر بعد وضو کی پانی منہہ مین لیا اور دعا کی پہر
ڈالا آب دہن کنوئین مین پہر فرمایا چہوڑ دو اس کنوئین کو ایک ساعت **ف** ع ساعت ایک تہوڑا وقت شاید کہ یہہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت جیسی کے وقع ہوگی جب تک ہی اور مراد
اس سی ساعت نجومیہ ہی نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب اطلاقات شرعیہ کی ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگون نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانورون کو یہانتک
کہ کوچ کیا وہان سی نقل کی یہہ بخاری نی **ف** ع ظاہر یہہ ہی کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور یہہ معجزہ بہی حدیبیہ مین ہوا تہا

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَةً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْهِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَاْنَا کُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَاِدَاوَةٍ وَاَیْمُ اللّٰهِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّهٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَةً مِنْهَا حِیْنَ ابْتَدَاَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہونی عمران بن حصین
صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر مین ساتہ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سی لوگون نی پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا
نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی یاد رہا اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجا یعنی پس تعبیر کیا اوسکو
لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونون اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونون یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون
دونون نی ایک عورت کو کہ بیٹہی ہی درمیان پکہال کی اونٹ پر کہا راوی نی درمیان دونون سطیحون پانی کی اور سطیحین بہی کہتی ہین پکہال کو پس لائی
دونون صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضون نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نے
ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن مین پکہال کی دہانون مین سی اور آواز دی گئی لوگون مین کہ پانی دو اپنے تئین یعنی آپس مین ایک
دوسری کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبہون نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسی تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پہر بہری
ہمنی ہر مشک اور ہر چاگل کہ ہماری ساتہہ تہی یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لئی اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق روکی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور بہری اوس پکہال سی اور حالانکہ
تحقیق شان یہہ تہی کہ البتہ شبہہ ڈالا جاتا تہا طرف ہماری یہہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی اوس وقت سی کہ شروع کیا تہا آنحضرت نے پانی لینا اوس سی نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سبہون نی پانی پیا اور باسن بہرے اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا تہا
اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نے کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کے
درمیان مین مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں ہے یا نبی برحق ہی الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَانْقَادَتْ مَعَهٗ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ

عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اترے ہم ایک وادی کشادہ میں پس تشریف لے گئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنی پاخانہ پھرنے کو پس نہ پائی کوئی چیز یعنی کسی قسم کی دیوار یا ٹیلا یا درخت کہ پردہ کریں ساتھ اوسکے لوگوں سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے وادی کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کے ان دونوں میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر میری واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کی کہ زور بردہ کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخوں میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالیٰ کے پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اوسیطرح کہ پہلی درخت نے کی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت دونوں کے راہ پر درمیان اون دونوں کی یعنی بیچوں بیچ میں اونکی فرمایا کہ قریب ہو جاؤ آپس میں اسحال میں کہ سایہ کرنیوالی ہو میرے ساتھ حکم خدا کے پس قریب ہو گئے دو درخت یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کے حضرت نے درمیان میں اون دونوں کی جا بیٹھا میں پس بیٹھا میں اسحال میں کہ باتیں کرتا تھا اپنے دل میں یعنی میں حیران تھا واقع ہونی اس عجیب کے دیکھا میں نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتیں دل میں کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتیں کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہیں ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھے التفات دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا میں اپنے دل کی باتوں اور التفات نہیں رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا میں نے تو ناگہان دیکھتا ہوں میں آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہیں ادہر کو اور ناگہان دیکھتا اون دونوں درختوں کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہیں پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونوں میں سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس ایسے یہ دو معجزے ہوئے وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا دیکھا میں نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا میں نے اے ابو مسلم کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے یہ زخم کیا ہے کہا زخم ہے کہ پہونچا تھا مجھکو دن خیبر کے پس کہا لوگوں نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگوں نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس پس پھونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ میں تین بار پھونکنا پس نہ پایا میں نے دکھ اوسکا اوس وقت تک نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب و عبداللہ بن رواحہ کی لوگوں کو پہلے اس سے کہ آوے لوگوں کو خبر اونکی ف یہ تینوں غزوہ موتہ میں کہ ساتھ میم کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام میں سنہ آٹھ میں شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور دشمن ایک لاکھ تھے تمام سیر کی کتابوں میں لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہی معلوم ہوا کہ جاننا خبر موت کے پہونچنے کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکی لیا نیزہ زید نے جنکو کہ امیر لشکر کیا تھا اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے پس شہید کیے گئے یعنی بے تفصیل شہیدوں کی پھر لیا نیزہ عبداللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھیں آنحضرت کی آنسو گراتی تھیں

نہین یعنی بسبب اوسکی ہیبت کے ایسا تہا کہ نشان اوس شخص کی کہ تیغ دستہ شمشیر سے شیران خدا کی قسم یعنی تیغ ... حضرت سے اوسکی
کروہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹہ تلوارین ٹوٹین اور اضافہ تیغ اسی مین جنگ کی لیے ہی ترجمہ مرتبہ حضرت کی
کلام سابق سے خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اونکی مابعد راوی کا یا اتنک کہ فتح دی اللہ تعالی مسلمانون کو نقل کی ...
یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلافات کیاہی علمانی کہ کیا اوس جنگ مین شکست ہوئی لشکر کو یا اتنک کہ ...
لیکن آخر فتح سے بچا او مسلمانون کا ہی کہ بہر ہی صحیح و سالم تہی اور حضرت شیخ نے کہا یعنی بدر کی مسلمانون کی رمیہ اور مسلمان اونکی ہاتہ سے

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِيْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالُوْا فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے عباس سے کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت کے
دن غزوہ حنین کی شرح غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہوین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہ پیش ح مہملہ او زبر نون یلی کی اور بعد اوسکی ہی سے
ایک نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ او طائف کی پیچھی عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہوا کشت خون شدید آئین پہر
مسلمان پشت دیکر شرح یعنی بعضی جلد باز ویسی ہی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آئی تہی تا در آگئین آنحضرت سی
حاصل یہ کہ ایک طرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہوگئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی شرح اوس خچر کا نام
دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نے پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سے اور آیا ہی آنحضرت سے رد بہی کئی مین بعضی ہدیے
مشرکین کی پس بعضون نے کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن اس نظر بسبب معلوم ہونے تاریخ کی اور اکثر اہل سیر یہ مین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا
اوس سے کیا ہی کہ طمع کرتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید کرتی تہی اوس سے مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑی ہوے
تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامبتا تہا مین اوسکو بارادہ اسکی کہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابوسفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن
عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و رعایت حفاظت کے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے ای عباس آواز دی اصحاب
کو شرح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اور جسکی نیچی بیعت کی تہی تنہی ایک صحابہ نے حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ تہوڑی تیز
سو کہین ترجمہ پس کہا عباس نے اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نے یعنی پکارا مین نے بلند آواز سی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ کی ہو تم بیعت لینی کہ واقع ہوئی
نیچی درخت کے پس کہا عباس نے قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا اور قصد کرنا سنی آواز میری تہا مانند پہر آنا گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی تیز محبت اور شوق سے
آتی ہین ویسی ہی دوڑی پس کہا اونہون نے ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتھ کافرون کے اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس کا
انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی ذکر و پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ق

ع ت پس بچا لیا اسی نبی کی حارث اور وہ پرانا لیت انصار اور دو بھائیون مین ایک دن وہ دوسرا خزرج اور یہی ہمارا خزرج کی اولاد مین سے تھا پہا
دیکھا آنحضرت نے اس حال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تھے مانند خوبصورت کسی اونٹ کی اوپر چڑہا ہوا ہو اوسکی اور بعضون نے کہا کہ اوس شخص کی کمر دراز تھی گردن اونچی
تاکہ دیکھی طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سے یا ہر جائیکہ آل تھی سلف قتال اونکی یعنی جماعت جلو لڑتی تھی آنحضرت نے گردن اونچی کرکے اونکی طرف دیکھی تھی
پس فرمایا آنحضرت نے یہ وقت گرم ہونے لڑائی کا ہے پھر لین آنحضرت نے کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پھر فرمایا شکست ہوئے قسم ہے رب محمد کی
کی یا مجرمین کی شکست کہ شکست پائی کافرون نے قسم ہے رب محمد کی پس قسم ہے اللہ کی نہین تھی شکست مگر بسبب پہینکنے آنحضرت کے کنکریان اپنی ہمیشہ دیکھتا رہا میں تیز اونکا
کنکریون کا یعنی اونکے ہوا قتال شدید اور تیز ہونے میں دیکھتا رہا مین تیز اور شدت اور تلوارین اونکی ضعیف کند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی یہ مسلم نے ف ع اس حدیث مین دو معجزے ظاہر ہوئے حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کے اور ماری سنگریزے پس بھاگ کھڑے ہوئے

وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ یَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ یَوْمَ حُنَیْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَیْسَ عَلَیْهِمْ کَثِیْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا یَکَادُ یَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا یَکَادُوْنَ یُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی بَغْلَتِهِ الْبَیْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْیَانَ بْنُ الْحَارِثِ یَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ کُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِیْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِیْ یُحَاذِیْ بِهٖ یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سے کہ کہا کہا ایک شخص نے واسطے براء بن عازب صحابی کی کہ اے ابا عمارہ کیا بھاگے تم کافرون سے دن حنین کی کہا براء نے قسم ہے اللہ کی
نہین پہیری آنحضرت نے یعنی حقیقۃ اور صورۃ دلیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابہ نہین تھی کہ تھی اوپر انکے بہت ہتیار پس ملے ایک قوم
تیر انداز سے یعنی ہوازن سے کہ نزدیک تھا کہ گرے اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیر انداز تھی کہ خطا نہین کرتا تھا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نے اون نوجوانون کو
نہین قریب تھے کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نے خوب دیا یعنی کہ تقدیر کلام یہ تھی کہ کیا تم سب بھاگے تھے یا پس پوچھنا مقتضی اوسکو تھا کہ آنحضرت بھی ساتھ ہون
اونکے پس براء نے کہا کہ قسم اللہ کی کہ آنحضرت نہین بھاگے ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تھی کہ اوپر ایسا ایسا گذرا ترجمہ پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوس وقت وہان یا اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنی کی لیے پس اس صورت مین نہین صادق آتا اونپر بھی بھاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیے آئی تہی کمک
لیکن خوب ہے اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہیری مسلمانون نے پیٹھ اور اس حدیث مین کہا یہ کہ جو ہوئی اوسکے پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے
کہ واقع ہوئی تھی اونکو صورت پشت دینی کی پھر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز دینی عباس کی اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت ...
اور قتال کیا صورت فرار سے طرف سیرت قرار کی ترجمہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تھا اور ابو سفیان بن حارث تھے
کہ کھینچتے تھے حضرت کے خچر کو ف ع اور یہ ظاہر ہے معارض ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ عباس لگام پکڑے ہوئے تھے اور ابو سفیان رکاب پکڑے ہے
حمل کرنا اوسکا تناوب یعنی نوبت بنوبت پکڑنی پر کہ کبھی ابو سفیان لگام پکڑتے ہونگے اور عباس رکاب اور کبھی عباس لگام پکڑتے ہونگے اور
یہ بھی حمل کرینگے اوپر کہ اوس حال میں بسبب شدت کی احتیاج دونون باگ پکڑتے ہی ہونگے ترجمہ پس اوترے آنحضرت یعنی خچر پر سے اور طلب کی مدد خدا سے
فتح اور کہا آنحضرت نے مین پیغمبر ہون کچھ جھوٹ نہین اس مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب میں جزم ہے جیسے کہ معمول ہے
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطور وزن شعر کی مقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کی پس نہین کہا جائیگا اوسکو
آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کی طرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تھی شرف بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ

بیا دسمقہ کی تہی بلکہ ایسی عادت نامزدون کی ہوتی ہی کہ اظہار شجاعت جو امر ہی تجھ دون کی آگی کیا کرتی ہین پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سی اپنی تعریف
کرنی جائز ہو ترجمہ پہر یعنی بعد بہم ہوئی مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندہ کر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور واسطی بخاری
کی ہین معنی اسکی یعنی لفظ اسکی مسلم کی ہین اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون آیا ہی کہ کہا براء ابن عازب نے کہ تہی ہم جسوقت کہ سخت ہوتی لڑائی
پناہ ڈہونڈہتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق دلیر مرد ہم مین سی وہ شخص ہوتا کہ برابر کہڑا ہوتا حضرت کے ف ع یعنی جسجگہ وہ ہو
وہ بہی وہین ہوتا اور یعنی یہ ہین کہ کوئی قدرت نہین رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم کی حضرت پر پس پایہ کہ ہوتا بزدل تو بہاگتا حضرت سے یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا
طرف حضرت کی ترجمہ مراد لیتی تہی برابر ساتہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع ح اس مین بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا
اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکی کفار کی طرف اور اونہون نے شکست پائی بسبب اوسکی جیسکہ
پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ
مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ
اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا
ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کے صحابہ نی پس جب گہیر لیا کافرون نی آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر آنحضرت
ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتہ اوس خاک کی کافرون کے مونہون کے یعنی سامنا اونکی مونہون کے ڈالی اور کہا
بری ہوئی یا بری ہو جیو منہہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نی اون مین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نی اوسکی دونون آنکہون کو ساتہ خاک
اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہون کی طرف پس پہیر کر پیٹہہ دیکر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نی اور بانٹین آنحضرت نی غنیمتین اونکی درمیان مسلمانون کی نقل کی
یہ مسلم نی ف ع اس مین دو معجزی ہین حضرت کی ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون مین اور دوسری یہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کے اوس تہوڑی سی مٹی سی
باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی یا زیادہ اور شکست پانا اونکا اوس سی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ
وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ
فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى
بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ
قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا حاضر ہوئی ہم
ساتہ آنحضرت کے غزوہ حنین مین ف ع اور مواہب لدنیہ مین اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ایک
شخص کی حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اور نام اوسکا قزمان تہا اور تہا وہ منافقون
مین سی اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا ترجمہ پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سی سخت تر لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی
تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کی کہ فرماتی ہو تم کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس مت گنی اوسکو یعنی ظاہر حال اوسکا یہی کہ وہ جنتی ہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سے ہی ف یعنی باطن بھی جو چیز کی
اگرچہ ظاہر مین تجکو خلاف اوسکی اور سی لیے کہ صورت حال کا کچھ اعتبار نہین ہی مدار احوال اور خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہا بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان شبہ مین پڑ جائین
کہ شک کرین چہ سبب خبر آنحضرت کے کہ باوجود اسی جہاد بلیغ کی رکہتے ہین کیونکر فرماتے ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اسی اثنا مین کہ وہ اسی حال پر تہا ناگہان پایا
درد زخمون کا پس قصد کیا ساتھ ہاتھ اپنے کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتھ اوس تیر کی ف ح اور بخاری کی اکثر روایتون مین آیا ہی
لفظ اہوا ساتھ صیغہ جمع کی بجائی سہا کی یعنی کہینچی گئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا اوپر
تیزی اوسکی کے پس زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور منافات نہین رکہتا ہی اس روایت سی کہ شاید وہ دونون امر کیے ہون اول تیر کیا ہو جب تمام نہوا تو تلوار سی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خبث باطن اپنی کی یا فاسق بسبب قتل کرنی نفس اپنی کی ترجمہ پس دوڑتا گیا ایک شخص مسلمانون مین سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپ نے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانی نے اور مار ڈالا اپنی تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہے گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ہون ف
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئی آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ اے بلال اوٹھ پس اعلام کر لوگون کو ساتھ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی کی اور قتل کی نکالنا ہی فی ف ع مراد فاجر سی منافق
یا فاسق ہی ان لوگون مین سی کہ کرتی ہین عمل از روئی ریا یا ملاتی ہین ساتھ اوسکی گناہ کو اور کبہی کرتی ہین ایسا عمل کہ اوس سی خاتمہ بد ہوتا ہی اور احتمال ہی کہ
ہووے جملہ اہل تحت اسلام کے یا جدلیات ہو واسطی اختلاف احوال عالمین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتی ہین یا درس پڑہاتی ہین یا وعظ
دیتی ہین یا امامت کرتی ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتی ہین واسطی غرض فاسد کی اور ہوتی ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم ہوتی ہین
اونکی ثواب سی جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ح یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنی نفس کا بہی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہے
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علمانی اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نے اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہے لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا
پس وہ ہمیشہ دوزخ مین رہنی کو مخصوص ساتہ کافر کی نہین رکہتی لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت وجماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے ترجمہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتی ہین کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن
عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله حتى اذا كان ذات يوم وهو عندي
دعا الله ودعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والآخر عند رجلي
ثم قال احدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط ومشاطة و
جف طلعة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في اناس من اصحابه الى البئر فقال هذه
البئر التي اريتها وكان ماءها نقاعة الحناء وكان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نے کی ہی ایک چیز اور حالانکہ نہین
کی ہی ف ح کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ تہا ایسا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتی تہی بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ نہین کی
تہی یا گمان کرتی کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کی تہی اوسکو اور یہ امر دنیا مین تہا نہ امر دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کو

حتمین مچیتی کی لاٹھی مین بیجیا ہم انہا کتے یعنی موسی علیہ السلام کے خیال مین یہ ڈالا گیا کہ کنارے کے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حال آنکہ
وہ دوڑتی نتہین بلکہ اونمین پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ چلنے لگین لیکن خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور یہہ نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہے اونکو قادر نہین ہوتی تہے اوپر اوسحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہی تہی کہ معلوم ہو جاوے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتی تہے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنی سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قصہ سحر کا بعد رجوع کرنیکے حدیبیہ سی تہا ذیحجہ
کے مہینے مین سنہ ۷ مین اور مدت اوسکی بقا کی چالیس روز کی ہی سلمانی اور ایک روایت مین چہ مہینے اور بموجب ایک قول کی تمام سال اغلب ہے کہ قوت
غلبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہا بعضی علامتون کا چہ مہینے تک اور رہا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سے ہی
کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے فت یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر اور بہت کی او رشتمر ہے او سپر آمین دلیل ہے اوپر مستحب ہونے دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور واسطے بلا کے اور کہا ہے علما نے کہ خاص کر کے
اوسی وقت دعا کر واتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اورون کو چہوڑے رکہتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تونے اور خبر رکہتی ہے تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کی کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اوسکا ظاہر کرنا
اوسکا اوس سی یہہ بیان کیا اوسکو کہ آئی میرے پاس دو فرشتی بصورت دو مردون کی بیٹہا ایک دن مردون مین سی میری سر کی پاس اور دوسرا میرے
پاؤن پاس پہر کہا ایک نے اون مین سی واسطے دوسرے کے کیا ہے بیماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اوسکو لبید بن اعصم یہودی نے ف ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید کی بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی سے عورتون پہونکنے والیون کی ہی یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین او سپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ
مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئین مین
پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائی اوسکو اور پڑہین یہہ دونون
سورتین او سپر پس تہے حضرت جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سی سچا ہونا کافرونکا اسبات مین
کہ آنحضرت سحر زدہ ہین اسلیے کہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی اور ظاہر ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور ممکن ہے جمع انہ دونون مین ساتہ واقع ہونے دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیئے تاکہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک وقت دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سے اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کے اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنے سے جہڑتے ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کے کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کے کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پس
آئے حضرت ایک آدمیون کے اپنی اصحاب تہے طرف اوس کوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہے کہ دکہلایا گیا مجکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی
مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفے اوسکی یعنی وہ جو اوس مین دفن کیے گئی تہے سر تہے شیطانون کے پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف ح
تشبیہ شیطانون کی سرون کو ساتہ دی بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونی اونکی کے اور عرب شیطانون کے سرون کو تشبیہ دیتے تہے اور بدہیئت جانتی تہی اور بعضون نے کہا

کہ مراد شیطانون سے سانپ ہیں اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہے کہ آنحضرت نے علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بھیجا واسطے نکالنے سحر کے کنوئین سے پس پایا اونھون نے اوسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہے اور سوئیان اوسمین چبھوئین ہین اور ایک ڈورا باندہا ہے گیارہ گرہین دیکر پس لائے جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سے پڑہتی تہی ایک گرہ کہل جاتی تہی اور جو سوئیان کہ اوسمین سے نکالتی تہی آنحضرت کو تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کے سر پر گئے ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندہانی اور نکالنے اوسکے کا حکم کیا ہو اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے اوس یہودی کو کچہ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانا نکو دوست نہین رکہتا مین **وعن** ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر احدکم صلاتہ مع صلاتھم وصیامہ مع صیامھم یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم آیتھم رجل اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المرأۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی حین فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشھد انی سمعت ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشھد ان علی بن ابی طالب قاتلھم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبھۃ کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیأمننی اللہ علی اھل الارض ولا تأمنونی فسأل رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قوما یقرؤن القرآن لا یجاوز حناجرھم یمرقون من الاسلام مروق السھم من الرمیۃ فیقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان لئن ادرکتھم لاقتلنھم قتل عاد متفق علیہ

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ اوس وقت کہ ہم حاضر تہے آنحضرت کے پاس اور وہ بانٹ رہے تہے مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سے ہاتہ آیا تہا اوسکو جعرانہ مین بانٹتے تہے آیا حضرت کے پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سے **ف ع** کہ نام ایک بڑے قبیلہ کا ہے اور اوسکے حق مین آیت اوتری ہے ومنہم من یلمزک فی الصدقات پس وہ منافقون مین سے تہا اور آگے آویگا کہ اوسکی اصل سے خوارج نکلین گے اور یہ جو کہا ہے ایک شارح نے کہ وہ سردار تہا خوارج کا اسمین مسامحہ ہے کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا ہے **ترجمہ** پس کہا اوسنے یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی حضرت دیتے تہے ہر کسیکو بقدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نے وای ہے تجہ پس کون انصاف کریگا جس وقت کہ مین نے بے انصافی کی تحقیق ناامید ہوا تو اور زیان کار ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین **ف ع** اسلیے کہ امیدواری اور سودمندی تمہاری میری عدالت مین ہے اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے عدل کے بہیجا ہے اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای ناامیدی اور زیانکاری کے کچہ نہین ہے خلاصہ مضمون یہ کہ جب حکم کیا اس کہنے والے نے [illegible] نہین کرتے ہین تو ناامید ہوا کہنے والا اور ٹوٹے مین ہوا بسبب اس حکم کے **ترجمہ** پس کہا عمر نے کہ حکم دیجیے مجکو کہ گردن مارون مین اوسکی پس فرمایا چہوڑ دے اوسکو **ف ع** شرح السنہ مین ہے کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نے اوسکے قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نے فرمایا ہے اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین البتہ قتل کرون اونکو جواب دیا گیا ہے اوسکا کہ حضرت نے مباح کیا قتل اونکا جبکہ بہت ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون کو اور یہ بات تہین جس وقت کہ منع کیا اوسکے قتل کرنے سے اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور انکو وہ اوسے یہان تک کہ بہتون کو قتل کیا اور ظاہر یہ ہے کہ جو اکمل نے کہا کہ یہ دلیل ہے آنحضرت کے حسن اخلاق پر اور دلیل ہے اسپر کہ حضرت بدلا نہین لیتے تہی اپنے نفس کے لیے باوجود

زیادتی کی اوسنے کہ کہا عدل کر اور یہ روایت مین آیا ہی اتق اللہ اور مارا وہین ہی کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہی اور یہہ آپ نے برداشت کیا باوجودیکہ کہنا تھا حق تر
قتل کی نہین کیونکہ ہمین عیب لگانا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کرے تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی
اور یہ منافی نہین ہے تعلیل منع کرنے حضرت کی کو قتل کرنے اوسکے سے ساتھ قول انکے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے سبب اچھی طرح پڑہنے کے اور ریاضت کے اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزہ اونکی کے ف یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزے تمہارے سے اور باطن مین نمازیون کی سی نہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہین ہوتا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کرکر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہین گے قرآن یعنی مداومت کرینگے
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال آنکہ نہ بڑہیگا قرآن اونکے حلقون سے یعنی قرأت اور لغات
اونکے اوپر نہین چڑہیگا اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اونکی زبانون سے تجاوز کرکر دل مین نہ پہنچیگا اور تاثیر نہین کریگا اور نکلینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے
یا اسلام سے جیسے کہ نکلتا ہے تیر شکار سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف نضی اوسکی کی اور دوسرا اوسکی ہی دیکھا جاتا طرف پرون
تیر کے یعنی کچھ نہیں پایا جاتا ہے تیر شکار مین سے یعنی پیکان اسکے بیچ نہین پایا جاتا ہے تیر مین کچھ اثر حالانکہ گذرا ہے تیر نجاست اور خون سے ف یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر بایں صفت شکار سے نکلتا ہے کہ کچھ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اوسکی جزو مین نہی رہتے اور بیچ نکا ظاہر نہین ہوتا
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہی اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہی کہ مراد اس سے یہان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک
اور انکی تکفیر اہل ہوا کا پوچھا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ اور مثل اوسکے امیر المومنین علی رضی سے بیچ شان خوارج کے بہی نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض انکی بعد اروں اس مرد کی کہ ذوی الخویصرہ یہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کہ نکلیگا انسی ایک لوں بازوون اونکین سے مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کے کہ ہلتا ہوگا ف اسی سبب اوسکو ذو الثدیہ بہی کہتے ہین ساتھ پیش ث مثلثہ اور زبر دال اور تشدید ی کے اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مراد اور سردار اوسکے ساتھ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون مین سے یعنی اپنے زمانہ کے لوگون مین بہتر ہونگے
اور مراد اوس سے حضرت علی اور اصحاب انکے ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی مین نے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور مین ساتھ اونکی تھا اور جب فتح پائی حضرت علے
اونپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپ نے ساتھ تلاش کرنے اوس شخص کو درمیان مقتولون کی پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا وہ حضرت علی کے پاس یہانتک کہ دیکھا
مین نے طرف اوسکے اور پایا مین نے اوسکو اوپر اوس صفت کے کہ بیان کی تھی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنی بیچ آیا ذوی الخویصرہ کہ اول حضرت مین
واقع ہوا یون ہی کہ آیا ایک مرد کہ اندر کو دھنسی ہوئی تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹھی ہوئی رخساری منڈا ہوا سر ف یعنی اور یہ مخالفت ظاہر ہے
اوس ہیئت کی کہ جسپر اکثر اصحاب آنحضرت کے تھے کہ سرون بال رکھتے تھے منڈاتے نہین تھے مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تھے
بسبب اسکے کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمانبردار خدا کا ہون مجکو کیا حکم
کرتا ہے فرمانبرداری کا پس امین جانتا ہے مجکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کے اور دیا ہی مجکو خلق پر تا عدل کرون اور امین نہین جانتے تم مجکو اور اعتماد
نہین کرتے مجپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکے قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹہ پہیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی کہ پڑہینگے قرآن نہ اوتریگا اونکے حلقون سے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کے کامل سے

کر دیا بیان کرتے ہین ترجمہ اور تحقیق بہائی میری کہ مہاجرین ہم بار رکہتا تہا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سی ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا بازارون مین ف ع یہ کنایہ ہے
بیع شرا سی کہ اوسمین بائع اور مشتری آپسمین ایک دوسری کی ہاتہہ پر ہاتہہ مارتی ہین یعنی وہ خرید فروخت مین مشغول رہتی تہی سبب تجارت ترجمہ اور تحقیق بہائی
میری کہ انصار مین باز رکہتا تہا اونکو کار مالون انکیکا ف ع مراد مالون سے مدینہ والون کے نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہین جیسا کہ اہل مکہ کے نزدیک اونٹ اور بکریان
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتی تہی اور انصار زراعت اور درستی باغات کہجورون کی ترجمہ اور تہا مین ایک شخص مسکین لگا رہتا تہا آنحضرت کے پاس اوپر
بہر نے پیٹ اپنی کے ف ع یعنی مین فقیر تہا اگر پہونچتا اسقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور ہو کم نفع کرتی قناعت کرتا تہا مین اور تجارت او زراعت نکرتا تہا کہ تا او سمین مشغول
ہوون اور ہر بار شریف سی دور پڑون پس ملازمت شریف مین رہتا تہا اور احوال و اقوال آنحضرت کو دیکہتا او سنتا تہا مین ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہر گز نہین ہو گی یہ بات کہ کہولے ہے او پہیلائے کوئی تم مین سی اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کرون مین بات اپنی یہ پہر اکٹہا کری اور لگا دی اوسکو طرف سینہ اپنے کے اور پہر
بہولے کبہی میری حدیثون مین سی کچہہ کبہی ف ع اپنی بات سی اشارہ ہے طرف دعا کی کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیے واسطے یاد رکہنی حدیثون کے کہ سنین آنحضرت سے
او سنینگے یہ مین کہ مین دعا کرتا ہون جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا رکہے او برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑی مین آویگی طرف سینہ اپنے کے ملا وی جو کچہہ کہ میری حدیثون
مین سے اوسکی ہو نگی ہر گز نہین بہولیگا ترجمہ پس کہولی مین نے کملی کہ تہا مجہہ پر کوئی کپڑا اسوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا تمام
او لگایا مین نے اوسکو طرف سینہ اپنی کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہہ حق کے نہین بہولا مین حضرت کی حدیثون سی کہ سنی تہین مین نے اوس دن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن جرير بن عبد الله قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا تريحني**
من ذي الخلصة فقلت بلى وكنت لا أثبت على الخيل فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فضرب يده على صدري
حتى رأيت أثر يده في صدري وقال اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا قال فما وقعت عن فرسي بعد
فانطلق في مائة وخمسين فارسا من أحمس فحرقها بالنار وكسرها متفق عليه اور روایت ہے جریر بن عبد اللہ بجلی
سے کہ کہا فرمایا مجہکو آنحضرت نے کیا نہین آرام دیتا تو مجہکو ذی الخلصہ سے ف ع یعنی نہین توڑتا تو اوسکو تا مین رنج سے خلاصی پاؤن اور ذی الخلصہ
بفتح خ معجمہ و لام کے اور سا کن بہی دونون کو بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا کہ اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تہی او سمین ایک بت تہا کہ اوسکا نام خلصہ
تہا او سمین اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفسون پاک کا ملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادۃ غیر اللہ اور خلاف شرع چیزون سے ترجمہ پس کہا مین نے ہان رحمت دو مجہکو
تجہکو اوسکے مین توڑ کر اور تہا مین کہ نہین ٹہر سکتا تہا گہوڑی پر سواری مین بلکہ گر پڑتا تہا مین اوس سی کبہی کبہی پس ذکر کیا مین نے اوسکو کہ مین نہین ٹہر سکتا ہون
گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا مین نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنی سینہ مین
بسبب سختی مارنی ہاتہہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوندا ثابت رکہہ اسکو یعنی ظاہر و باطن مین او گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ پا
پایا گیا کہا جریر نے پس گرا مین اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنی کی لیے ساتہہ ڈیڑہ سو سوار کے
احمس سے ف ع احمس ساتہہ حاء اور سین مہملتین کی او پر وزن احمر کی نام قبیلون کا ہے قریش مین سی یہ نام کہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسہ معنی شجاعت
کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سی روایت کرتا ہے اور بعضون نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس او سمین التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن أنس قال إن رجلا كان يكتب للنبي صلى الله عليه وسلم فارتد عن**
الإسلام ولحق بالمشركين فقال النبي صلى الله عليه وسلم إن الأرض لا تقبله فأخبرني أبو طلحة أنه أتى الأرض التي مات فيها فوجده منبوذا
فقال ما شأن هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الأرض متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

درمیان دو پہاڑون کی وہ کہیں پانی اور درمیان دو گھرون کے یعنی کہ نیچ شہر کے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ آفتاب ٹھیک اسی میں زمین آدیکا آگر
جاتا ہوتا اور دجال ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہم نے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینے کی پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی اللہ
کی نہین کہولی ہم نے اسباب اپنے یعنی اونٹون کے پلان اوسوقت تک کہ خل ہوئے ہم مدینے مین یہانتک کہ چڑہ آئے ہم پر یعنی مدینہ والون پر بنو عبداللہ بن غطفان **ف** ع کہ نام
ایک قبیلہ کا ہی اور معنی یہ ہین کہ مدینہ تحت میں ہوا کسی کو معلوم تھا جیسے کہ خبر دی تھی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تھا کوئی مانع اونکو غارت کرنے اور چڑہ آنے سے اوپر
سو نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تھی اونکو یہ آئی ہمارے سے کوئی چیز نقل کیا مسلم نے **ف** ع یعنی بواعث میں سے
پس پہونچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تھی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی یعنی نگہبان ہین فرشتے تا نہ تکنے جاوے اوس مین **وعن انس قال اصابت الناس سنة على
عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله
هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعهما حتى ثار السحاب امثال
الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى وقام ذلك الاعرابي
او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب
الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم
حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس
متفق عليه** اور روایت ہی انس سے کہا پہونچا لوگون کو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اسوقت کہ خطبہ فرماتے تھے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا
کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی کے اور بہوکے ہوئے عیال پس دعا کیجیے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹھائے آنحضرت نے دونون دست مبارک
اس حال مین کہ نہ دیکہتے تھے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی نہ رکہے آنحضرت نے ہاتھ یہانتک کہ اوٹھا ابر مانند پہاڑون کے
پہر نہ اوترے آنحضرت منبر اپنے سے یہانتک کہ دیکہا مین نے مینہ کو کہ پڑتا تھا آنحضرت کی ڈاڑہی مبارک پر **ف** ع یعنی تھا در کے معنی نزول و تقطر ہین اور یہان معنی تھے قطرہ قطرہ گرتا
پڑتا تھا مینہ ڈاڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ ہی چنانچہ ترجمہ یہی لکہا گیا اور حضرت شیخ کے ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تھا مینہ ڈاڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے
منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا تھا ترجمہ پس مینہ برسائے گئے ہم اوسدن یعنی تتمہ اوس دن کی کہ دعا کی تھی کہ وہ دن جمعہ کا تھا
اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال
پس دعا کیجیے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تھم جاوے پس اوٹھائے آنحضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین
اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تھے آنحضرت طرف کسی جانب کے ابر سے مگر کہ کہل جاتا تھا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے
یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تھا اور مینہ برستا تھا مگر مدینہ پر کہ ابر ہی نہ تھا بالکل کہل گیا مانند گڑہے کے ہوگیا تھا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور
نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا ٹیلون پر اور پہاڑون
اور اندر نالون کے اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تھے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الہی مینہ نہ برسے مکانون پر ولیکن نہین شروع ہے اسکی
لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى
عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن انين**

تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى أخذها فضمها إليه فجعلت تئن أنين الصبي الذي يسكت حتى استقرت قال بكت على ما كانت تسمع من الذكر رواه البخاري روایت ہے جابر سے کہا تھا آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑھتے تکیہ کرتے ایک تنہ کھجور کا ستونوں مسجد کے سے یعنی آنحضرت کی ۔ ان مین ستون مسجد کی کھجور کی لکڑی کے تھے اور تکیہ کرنا اوس ستون پر پیشتر تھا منبر کے تھا ترجمہ پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کھڑے ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑھنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تھے حضرت اوسکے پاس پہلے بنانے منبر کے یہانتک کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے یعنی حضرت کے فراق سے پس اترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتھوں سے اور اوسکو گلے سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے نالہ کرنا مانند نالہ کرنے لڑکے کے کہ چپکا کیا جاتا ہے کہ زاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹھیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تھا ذکر سے تسلی کی بخاری نے ف ع یعنی اور اوپر نہ پانے قرب ذکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت طرق سے روایت کی ہے کہ شک وشبہ کو اسمین راہ نہین اور ستون ذکر کہا کہ میرے نزدیک یہ ہے کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جبکہ حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تھی اور روتی تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو واسطے ملاقات کے اور کم جو سے نوبت سنگ و گیاہی کہ در خاصیت ہست ، بہ زاری دل کہ معرفتی است ۔ وعن سلمة بن الأكوع أن رجلا أكل عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بشماله فقال كل بيمينك قال لا أستطيع قال لا استطعت ما منعه إلا الكبر قال فما رفعها إلى فيه رواه مسلم اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے بائیں ہاتھ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کھا داہنے ہاتھ سے کہا اوس نے نہیں کھا سکتا ہوں اپنے ہاتھ سے فرمایا حضرت نے نہ کھا سکیو یعنی بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جھوٹا تھا عذر کرنے مین نہ باز رکھا اوسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ع مجبور ناتوانی سے یہ کلام ہے کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اوسپر اور وہ رحمۃ للعالمین ہونگی پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ باز رکھا اوسکو داہنے ہاتھ سے کھانے سے عجز نے بلکہ باز رکھا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹھا سکتا تھا وہ شخص دایاں ہاتھ طرف منہ کے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وعن أنس أن أهل المدينة فزعوا مرة فركب النبي صلى الله عليه وسلم فرسا لأبي طلحة بطيئا وكان يقطف فلما رجع قال وجدنا فرسكم هذا بحرا فكان بعد ذلك لا يجارى وفي رواية فما سبق بعد ذلك اليوم رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور گھبرا گئے ایکبار یعنی چوروں یا دشمنوں سے پس سوار ہوئے آنحضرت گھوڑے پر یعنی ننگی پیٹھ پر کہ ابو طلحہ کا تھا سست اور تھا وہ کہ تنگ اور پاس پاس رکھتا تھا قدم پس جبکہ پھرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گھوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گھوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اس طرح کہ کوئی گھوڑا اوسکے ساتھ نہین چل سکتا تھا اور نہین بڑھ سکتا تھا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہے پس نہ آگے بڑھ سکتا تھا اوس کو کوئی گھوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وعن جابر قال توفي أبي وعليه دين فعرضت على غرمائه أن يأخذوا التمر بما عليه فأبوا فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت أن والدي قد استشهد يوم أحد وترك دينا كثيرا وإني أحب أن يراك الغرماء فقال لي اذهب فبيدر كل تمر على ناحية ففعلت ثم دعوته فلما نظروا إليه كأنهم أغروا بي تلك الساعة فلما رأى ما يصنعون طاف حول أعظمها بيدرا ثلاث مرات ثم جلس عليه ثم قال ادع لي أصحابك فما زال يكيل لهم حتى أدى الله عن والدي أمانته وأنا أرضى أن يؤدي الله أمانة والدي ولا أرجع إلى أخواتي بتمرة فسلم الله البيادر كلها حتى إني أنظر إلى البيدر الذي كان عليه النبي صلى الله عليه وسلم كأنها لم تنقص تمرة واحدة رواه البخاري اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا وفات پائی میرے باپ نے اور حال یہ کہ اوپر اوسکے قرض تھا پس پیش کیا مین نے اوسکے قرضخواہوں پر یہ کہ لیوین تمام کھجورین ہمارے بدلے اوس دین کے کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تھوڑی معلوم ہوتی تھیں اور تھی وہ بہت پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نے کہ جانتی ہیں کہ باپ میرا شہید ہو گیا ہی اور قرضدار چھوڑا ہی دین بہت
اور میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجور کے علیحدہ علیحدہ پس کیا میں نے
یعنی ہر کی ڈھیر لگائی پھر بلایا میں نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہوں نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ لپٹ گئی مجھپر اوس وقت ف ع یعنی تشدد کیا مجھپر مطالبہ میں
اور بلیچ پڑے یہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی انکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکی لیے یا صبر کرنیکی لیے پس پہلے ہی سے انہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اوپر
کہ وہ انمیں سے کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونگی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتے ہیں قرضخواہ پھرے آنحضرت تین بار گرد بڑے ڈھیر کی اوسکے
پھر بیٹھے اوسپر پھر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنی قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت اونکی لیے یعنی حکم فرمایا کھجوروں کی ماپنی کی لیے کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میری باپ سے دین اوسکا اور میں راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور نہ لیجاؤں میں طرف بہنوں اپنی کی ایک کھجور ف جابر کے باپ نے
بیٹیاں بہت چھوڑی تھیں پس وہ تھیں بہنیں جابر کی پس جابر کہتی ہیں کہ میں راضی تھا کہ کسیطرح دین باپ کا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لیے کھجوروں میں
ترجمہ پس سالم رکھی اللہ تعالی نے ڈھیر سب کے سب آنحضرت کے معجزے سے اور یہانتک کہ تحقیق میں دیکھتا تھا طرف اوس ڈھیر کی کہ بیٹھے تھی اوسپر حضرت صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی
اوس میں سے ایک کھجور نقل کی بخاری نے ف اور جبکہ اوس ڈھیر میں سے کہ حضرت جسپر بیٹھے تھی اور دیتی جاتی تھی کچھ نقصان نہ ہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سالم رہے

وعنه قال إن أم مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الأدم
وليس عندهم شيء فتعمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أدم بيتها حتى عصرته فأتت النبي صلى الله
عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سے کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھی ہدیہ بھیجتی
آنحضرت کے لیے اپنی کپی میں گھی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا اونکی پاس کچھ یعنی سالن میں سے لیکر جو کچھ کہ ہو تمام روغن سے
حضرت کو بھیج دیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بھیجتی تھی اوس میں گھی آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈتی اوس میں پس پاتی اوس میں گھی یعنی
تھا وہ ظرف یا گھی کہ اوس میں باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے سالن گھر اوسکے کا یعنی ہمیشہ وہ گھی ہی اونکی گھر کا سالن ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا براسکی کہ حرص شوم ہی اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تونے اوس گھی کو کہا اوسنے ہاں فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن تیری گھر کا
قائم نقل کی مسلم نے ف یعنی اسلیے کہ جب گنتے ہیں ایک چیز میں اگرچہ وہ چیز تھوڑی ہووے تو ہو جاتی ہی تھوڑی چیز **وعن** أنس قال

قال أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت
أقراصا من شعير ثم أخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به
فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فسلمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة
قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى
جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله
ورسوله أعلم فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت
وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم

دست مبارک اپنا اس مین پھر فرمایا آؤ اور بلند کرو و ضو کے واسطے جو پانی پاک کرنیوالا بابرکت اور برکت نازل کرنیوالا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے یعنی بلاشک برکت
اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے پانی کو کہ نکلتا تھا آنحضرت کی انگلیون مین سے فائدہ ظاہر حدیث صحیح سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تھا اور سیر مین بھی علما اور کئی
تصحیح دی گئی ہے اسکو پر چشمہ پانی کی تیری جیسا کہ حضرت موسیٰ کی لیے تھا پس التفات کیا جاوے اوس قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ کہ پانی زیادہ ہوتا ہے اور جوش
مارتا ہے انگلیون کی درمیان مین سے نہ بیچ انگلیون کے یعنی کوئی حاجت نہیں ہے اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کے تھا جیسا پانی کی بھی ہو سکتا ہے لیکن اس طلب
معلوم نہین کہ کیا سبب اسکا واسطے تحقیق کے لازم وا اور معجزہ ذکر کرتے ہین ابن مسعود کہتے ہین ترجمہ البتہ تحقیق ہم سنتے تسبیح کی طعام کی اوحال مین کہ کھایا
طعام نقل کی بخاری نے اور حدیث انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹھی سنگریزون پس تسبیح کرتی تھی وہ حضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہم نے تسبیح

وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انكم تسيرون عشيتكم وليلتكم وتأتون الماء ان شاء الله غدا
فانطلق الناس لا يلوي احد على احد قال ابو قتادة فبينما رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير حتى ابهار الليل فمال عن الطريق فوضع
رأسه ثم قال احفظوا علينا صلوتنا فكان اول من استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم والشمس في ظهره ثم قال اركبوا فركبنا فسرنا
حتى اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بميضاة كانت معي فيها شيء من ماء فتوضأ منها وضوءا دون وضوء قال وبقي فيها شيء من ماء
قال احفظ علينا ميضاتك فسيكون لها نبأ ثم اذن بلال بالصلوة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم صلى الغداة وركب
وركبنا معه فانتهينا الى الناس حين امتد النهار وحمي كل شيء وهم يقولون يا رسول الله هلكنا وعطشنا فقال لا هلك عليكم ودعا
بالميضاة فجعل يصب وابو قتادة يسقيهم فلم يعد ان رأى الناس ماء في الميضاة تكابوا عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احسنوا
الملأ كلكم سيروى قال ففعلوا فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يصب واسقيهم حتى ما بقي غيري وغير رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثم صب فقال لي اشرب فقلت لا اشرب حتى يشرب يا رسول الله فقال ان ساقي القوم آخرهم قال فشربت وشرب قال فاتى
الناس الماء جامين رواء رواه مسلم هكذا في صحيحه وكذا في كتاب الحميدي وجامع الاصول وزاد في المصابيح بعد قوله آخرهم لفظة شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑھا ہمارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگے اول اس شب مین اور آخر شب مین اور آؤگے پانی پر
انشاء اللہ تعالیٰ کل کو یعنی اشارہ ہے عادت پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اسحال مین کہ نہین التفات کرتا تھا کوئی
کسیطرف یعنی بلکہ چلا جاتا ہر ایک بطلب اور قصد نہین رکھتا تھا کسی کے ہمراہی کا بسبب اہتمام طلب کی پانی کی اور پہنچنے کی کہا ابو قتادہ نے پس اوس وقت کہ آنحضرت چلا
یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدھی رات ہو گئی پس ایک طرف ہو راہ سی یعنی بقصد نیند کی پس رکھا سر اپنا یعنی سونے کی لیے پھر فرمایا یعنی بعض اپنی خادمون کو نگہبانی کرنا ہمار
نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جگانا ہمکو نماز صبح کی اوس جگہ مین ایسا نہ ہو سب سو جاوین اور کوئی نماز کی لیے نہ جگاوے پس تھے آنحضرت اول شخص سو جاگے کہ جاگے
سب سے پہلے اور سورج تھا پشت پر اسحال مین کہ دھوپ پہنچی تھی آنحضرت کے پیٹھ پر پھر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو اور ظاہر یہ ہے کہ حضرت نے جو قضا ہوئی تھی نماز بہ تاخیر کیا قضا
تو اس امید کی لیے کہ پانی پر پہنچ جاوین یا اس لیے کہ وقت کراہیت کا نکلجاوے جیسا دلالت کرتا ہے اس پر قول راوی کا ذکر کرنا ہم اور یہ اس سے معلوم ہوا کہ سبب یہ ہو یا امام
جگہ کا کہ ترک کیا ہے کوئی حکم خدا کا اوس مین یا ترک ہے اوس موضع جہاں کہ اگرچہ بغیر قصد ہو ترجمہ پس سوار ہو گئے ہم اور چلے ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب تب اتر گئے
یا پایا اور آنحضرت پھر منگایا اس لوٹا کہ تھا ساتھ میرے اوس مین تھا کچھ پانی پس کیا اوس سے وضو کم بہ نسبت اور دنون کی یعنی اور اوقات مین تین تین بار دھوتے
دھوتی تھی اوس وضو کم کیا کہ ایک ایک بار یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس مین کچھ پانی پھر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکھنا ہمارے لیے
میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا جو کچھ کہ اوس مین ہے پس تحقیق ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ ہوگا بسبب ظہور معجزہ کی پھر اذان کہی بلال نے یعنی نماز

پس نماز پڑھی آنحضرت نے دو رکعتیں **ف** ع یعنی سنت صبح کی واسطے نوبت ہوجانے کے تھا فرض کی کر ادا کیجاتی ہے پہلی اول کی اور جبکہ فوت ہوتی ہیں سنت تو
نہیں قضا کیجاتا اوسکی مگر نزدیک محمد کے کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقاً **ترجمہ** پھر پڑھی نماز فرض صبح کی **ف** ح یعنی تھا
صحیح یہ کہ ہمراہ آپکی تھی اور ظاہر ہے کہ صحابہ پاس بھی پانی ہوگا اونہوں نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث میں کچھ ذکر اوسکا صریح نہیں آیا واللہ اعلم **ترجمہ** اور
سوار ہوئے آنحضرت اور سوار ہوئے ہم ساتھ آپکے پس پہنچے ہم طرف لوگون کے کہ آگے جا رہے تھے یعنی ساتھ اونکے جبکہ چڑھا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتے تھے یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سے اور پیاسا مرنے ہم یعنی بسبب نہ ہونے پانی کی پس فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے ہلاکت تمپر
ف ح ع یہ بشارت ہے پانی پیدا ہونے کی پس خبر ہوئی بادعا ہے یعنی نہ ہلاکت ہوجیو تمپر **ترجمہ** اور منگوایا آنحضرت نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس تھے
حضرت کر ڈالتے تھے پانی اوس باسن سے اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تھی لوگون کو پس تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکھنا لوگون کا پانی کو باسن کے کو یعنی ازدحام
کرنی اونکی سے پس ازدحام کیا اونہون نے باسن پر یعنی جب دیکھا کہ پانی باسن مین کم رہا ہے اور لوگ اوس سے پانی پیتے ہین اوسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرت نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو تحقیق کہ تم سب اب سیر ہوجاؤ گی یعنی اس پانی سے پس ازدحام کرو کہا راوی نے پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمع ہوگئی پس ہو گئے آنحضرت کہ ڈالتے تھے پانی اور مین لاتا جاتا تھا لوگون کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میرے یعنی صحابہ مین
اور سوا حضرت کے پھر ڈالا پانی پس کہا مجھکو کہ پی پس کہا مین نے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر انکا ہے یعنی پینے مین
یعنی اوسکے بعد سب کے پہلے سبکو سیر کرے بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نے پس پیا مین نے اور پیا حضرت نے کہا ابو قتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچے پانی کی جگہ آسحال مین
کہ تھے راحت پانیوالی سیراب نقل کی یہ مسلم نے اسیطرح صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہے بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم مین لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیء بکف ذرۃ ویجیء الآخر بکف تمر ویجیء الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیء یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگون کو بھوک سخت
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہے اوسمین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینے کی غزوہ وہان کا سنہ نو مین ہوا جب مین اور آنحضرت کی غزوون میں آخر غزوہ وہان کا
ہوا **ترجمہ** پس کہا عمر نے یا رسول اللہ منگوائیے لوگون سے بچا ہوا توشہ اونکا **ف** ح یعنی حکم فرمائیے کہ جس پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہے لاوے اور حدیث
مین اختصار ہے یہ روایت یون نقل کی گئی ہے کہ لوگون کو بھوک پہونچی پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ اگر اذن دیجیے تو ہمکو نحر کرین ہم اونٹ اپنے اور کہا نے اونکے
سالن کرین پس فرمایا حضرت نے کرو پس آئے عمر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیے گا تو سواریان کم ہو جاینگی ولیکن منگوائیے انسے فضل زاد
یعنی حکم فرمائیے کہ لاوین جو بچے ہوئے توشے انکے **ترجمہ** پھر دعا مانگیے اللہ سے اونکے لیے اون توشون پر ساتھ برکت کی پس فرمایا حضرت نے اچھا پس منگوایا آنحضرت نے دسترخوان
چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا تھا مٹھی چنے کی اور لاتا تھا اور شخص مٹھی کھجور کی اور لاتا تھا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دسترخوان پر تھوڑی سی چیز پس مانگی آنحضرت نے برکت اوسکی اور پھر فرمایا لو یعنی اوس سے جتنا چاہو اپنے باسنون مین پس لیا لوگون نے
اپنے باسنون مین یہانتک کہ نہ چھوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بھر دیا اوسکو کہا ابو ہریرہ نے پس کھایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا تمہیں **ف** اور کتنی

واللہ اعلم۔ **وعن** جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح لنا قد اعیی فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر
فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علیّ۔ متفق علیہ۔ اور روایت ہے جابر سے کہ کیا غزو کیا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کی اس حال میں کہ میں
سوار تھا اوپر اونٹ آبکش کی کہ تھک گیا تھا پس قریب تھا کہ راہ چل سکے یعنی جو چلنا کہ مطلوب تھا اوس سے ویسا نہ چل سکتا تھا پس ملے ساتھ میرے آنحضرتؐ پس فرمایا
کیا ہے اونٹ تیرے کو کہا میں نے کہ تحقیق تھک گیا ہے پس اونٹ سے پیچھے کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور ہانکا اوسکو یعنی مارکر یا آواز دیکر اور دعا کی اوسکے لیے یعنی تیز روی کی پس
ہمیشہ تھا وہ اونٹ کہ آگے آگے چلتا تھا اور اونٹوں کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجکو کہ کیسا دیکھتا ہے تو اپنے اونٹ کو اب کہا میں نے ساتھ اچھے حال کی دیکھتا ہوں تحقیق
پہونچی اسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرتؐ نے کیا بیچتا ہے تو اوسکو بدلے اوقیہ کی یعنی چالیس درہم پس بیچا میں نے اوسکو اس شرط پر کہ میری ہے سواری اوسکی مدینہ تک **ف**
ح اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ جائز ہے بیع میں ایسی شرط کرنی کہ جس میں منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہیں پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہے یا یہ شرط بیچ
عقد میں نہ ہو بلکہ جابر کی التماس سے آنحضرتؐ کی عنایت سے بعد عقد کے ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہے واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچے آنحضرت مدینہ میں
صبح کو لیگیا میں حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کروں اوسکو پس دی آنحضرتؐ نے مجکو قیمت اونٹ کی کہ جس قیمت سے خریدا تھا اور پھیر دیا اونٹ
مجھے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ
لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع
الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر
فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طیئ ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی
القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق۔ متفق علیہ۔
اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرتؐ کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک میں پس آئے ہم وادی قری میں کہ ایک موضع ہے کہ اوس میں اور مدینہ میں تین روز
کی مسافت ہے جانب شام کی گذرے ہم ایک باغیچہ پر کہ تھا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اندازہ کرو اسکی درختوں کی میوے کو کہ کس قدر ہے پس اندازہ کیا ہمنے اوسکو
یعنی مختلف جیسا کسی کی قیاس میں آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرتؐ نے دس وسق **ف** ح وسق ساٹھ صاع کا ہوتا اور صاع قریب ساڑھے تین سیر کی ترجمہ
اور فرمایا آنحضرتؐ نے اوس عورت کو کہ یاد رکھنا گنتی اسکی وسقوں کی جس وقت کہ وزن کرے تو اوسکو یہانتک کہ پھر آویں ہم طرف تیرے اس سفر سے اگر چاہے اللہ تعالے
اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم تبوک میں پس فرمایا آنحضرتؐ نے نزدیک ہے کہ چلے تمپر آج کی رات باد سخت پس نہ کھڑا ہووے کوئی یعنی اپنی جگہ سے اٹھے کہ ضرر پہونچیگا
اوسکو پس جو شخص کہ ہووے واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیے کہ مضبوط باندھے پاؤں اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کھڑا ہوا ایک شخص پس اوٹھایا اوسکو ہوا نے یہانتک کہ
پھینک دیا اوسکو بیچ دونوں پہاڑوں طی کی **ف** ح طی باپ ہے قبیلہ کا دیار یمن میں ہے اور جائے حاتم طائی کی ہے اور دیار میں اسکے ترجمہ پھر متوجہ ہوئے ہم یعنی
طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئے ہم وادی قری میں پس پوچھا آنحضرتؐ نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق
کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح اسمیں تین معجزے ہوئے حضرتؐ کے ایک تو میوے کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نے اوس شخص کو پھینکا اور شاید کہ
ہوئے یہ معجزے یا تو واسطے ظاہر کرنی نبوت کے بعضے اہل نفاق کے لیے کہ ساتھ تھے حضرتؐ کے اور یا واسطے زیادتی یقین مؤمنین کی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رایتم

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہ کا ہی ہے کہ گویا مراد ورم جاری ہے ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اور حرارت کا اونکی سینوں میں مثل کی سیاہ نیل فی فی یعنی پیونس
میں روایت کیا گیا ہی حذیفہ کو کہ آنحضرت نے معلوم کروا دیا تھا جنکو اونکی تین اوندہ ہلاک ہوئی اور بیطرح کہ یعنی خبر دی تھی حضرت نے و ستدل کر حکایت
سهل بن سعد الخندق هذه الرواية على مناقب علي رضي الله عنه وحديث جابر من يصعد الثنية في باب
المناقب ان شاء الله تعالى اور ذکر کی ہم حدیث سہل بن سعدی کی کہ مراد اسکا یہی ہی لاعطین هذه الراية غدا بیچ مناقب علی کی اور حدیث جابر کی
کہ مراد اسکا یہی ہی من یصعد الثنية بیچ باب المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی موسى قال خرج ابو طالب الى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في اشياخ من قريش فلما اشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم فخرج اليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج اليهم قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فاخذ بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له اشياخ من قريش ما علمك فقال انكم حين اشرفتم من العقبة لم يبق شجر ولا حجر الا خر ساجدا ولا يسجدان الا لنبي واني اعرفه بخاتم النبوة اسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما اتاهم به وكان هو في رعية الابل فقال ارسلوا اليه فاقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه الى فيء شجرة فلما جلس مال فيء الشجرة عليه فقال انظروا الى فيء الشجرة مال عليه وقال انشدكم الله ايكم وليه قالوا ابو طالب فلم يزل يناشده حتى رده ابو طالب وبعث معه ابو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت رواه الترمذي

روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرت کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسے کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان شیوخ قریش کی یعنی چند اشخاص سردار یا بڑے قریش کی ہمراہ تھے اور آنحضرت اسوقت میں بارہ برس کے تھے پس جبکہ اونچے ہوئے راہب یعنی زاہد یا عالم نصاری پر کہ نام اوسکا بحیرا تھا اوترے یعنی اوسکی موضع میں کہ نام اوسکا بصری تھا بلاد شام سے پس کھولی کجاوے اپنے باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی ملاقات کی لیے اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ میں سے پہلے اس سے کہ بارہا سفر کرتے گذرتے اوسکی مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے تھے کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اونکے راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہے یہ رسول رب العالمین کا یعنی طرف عالمین کی بھیجا ہے اوسکو اللہ تعالے نے سبب رحمت و مہربانی کا جہان کے لوگونکی لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخون نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کی ہی باقی نہ رہا کوئی درخت اور پتھر مگر کہ سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اوسکو سبب مہر نبوت کے بھی کہ واقع ہے اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچے مانند سیب کے پھر لوٹ گیا اور آیا ہے کہ وہ راہب تھا اور آنحضرت کو گلے سے لگایا اور حضرت کے احوال و صفات شریف پوچھیں کہ کسطرح سوتے ہیں اور کھاتے پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیر ذلک اور موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب میں تھا ترجمہ پس گیا راہب یعنی اپنی مکان میں اور تیار کیا قافلہ کی لیے طعام پس جبکہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تھے حضرت چرانے میں اونٹ کی پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا کر لائے پس تشریف لائے حضرت یعنی بعد بھیجنے کسیکی یا بلانے اونکی اس حال میں کہ حضرت پر ایک ابر تھا سایہ کیے ہوئے پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرت قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی اونہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی وہ پہلے ہی درخت کے سایہ میں ہو بیٹھے تھے پس جبکہ بیٹھے آنحضرت جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ف ح ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن اسکی اعزاز و اکرام اوسکی مجلس میں سایہ درخت بھی جھک آیا تھا کہ ابر ہٹا ہو جھک آیا سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم معجزات سے تھا لیکن کہتے ہیں کہ ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا آنا سایہ کا ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکھو

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب پہونچی ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نی ساتہ انگلی اپنی کی پس سوراخ کیا ساتہ اشارہ کی تہر مین یعنی ندا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتہ اوس تہر کی براق کو نقل کی ترجمہ نہی نی ف ع باب المعراج مین حدیث انس سی گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سی باندہا کہ جس سی تمام انبیا باندہتی تہی انس سی مین او راس مین تطبیق یون سیجاوی کہ شاید مراد حلقہ سی وہ جگہ ہو کہ تہا اوس مین حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کہولدیا اوسکو جبرئیل نی

وعن يعلى بن مرة الثقفي قال ثلاثة أشياء رأيتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا نحن نسير معه إذ مررنا ببعير يسنى عليه فلما رآه البعير جرجر فوضع جرانه فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال أين صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل نهبه لك يا رسول الله وإنه لأهل بيت ما لهم معيشة غيره قال أما إذا ذكرت هذا من أمره فإنه شكا كثرة العمل وقلة العلف فأحسنوا إليه ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت شجرة تشق الأرض حتى غشيته ثم رجعت إلى مكانها فلما استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت له ذلك فقال هي شجرة استأذنت ربها في أن تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فأتته امرأة بابن لها به جنة فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم بمنخره فقال اخرج فإني محمد رسول الله ثم سرنا فلما رجعنا من سفرنا مررنا بذلك الماء فسألها عن الصبي فقالت والذي بعثك بالحق ما رأينا منه ريبا بعدك رواه في شرح السنة

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سی کہ کہا تین چیزین یعنی معجزات ہیں کہ دیکہین مین نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر مین اوس وقت کہ ہم چلی جاتی تہی ساتہ آنحضرت کے ناگہان گذری ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کہینچا جاتا تہا اوس پر پس جب دیکہا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پہر رکہدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹہر گئی آنحضرت اوس کی پاس اور فرمایا کہ کہان ہی مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تو میری ہاتہ اس اونٹ کو پس کہا اوسنی کہ مین نہین بیچتا بلکہ بخشتا ہون اوسکو واسطے آپ کی یا رسول اللہ یعنی سلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہی آپکی تعظیم کی اور حال یہ ہی کہ یہ اونٹ ایسی گہر والونکا ہی کہ نہین واسطے اونکی معیشت سوا اسکی ف ع مراد رکہتا تہا کہ گہر والونسی اپنی تئین اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اس پر جسوقت کہ ذکر کیا تو نی یہ حال اوسکا یعنی اپس جان کہ مین نہین چاہتا تہا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانی کی لیے نہ اور کسی غرض کی لیے اسلیے کہ تحقیق اسنی گلہ کیا تہا بہت لینے کام کا اور کم دینی چارہ کا پس جبکہ یہ ہوا کہ بیچنا نہین ہی تو تو پس بہلائی کر اوس سی ف ع یعنی ساتہ دینی دانہ چارہ کی اور کم لینی کام کی باوجود جائز ہونی بہت دینی چارہ کی اور بہت لینی کام کے اور ملتا ان دونون کی کہ دانہ چارہ کم دی اور کام بہی کم لی اسلیے کہ ظلم یہ ہی کہ کام بہت لی اور دانہ چارہ کم دی ترجمہ پہر چلی ہم یہانتک کہ اوتری ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نی پس آیا ایک درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈہانک لیا اوسنی حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پہر پہر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کی پس جبکہ بیدار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا مین نی آنحضرت سے آنا اور پہر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہی کہ اذن مانگا تہا اوسنے پروردگار سی اپنی کہ سلام کری پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا اللہ تعالی نی اوسکو یعنی پس آیا سلام کی لیے کہا یعلی راوی نی پہر چلی ہم پس گذری ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوس مین لوگ رہتی تہی پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنی لڑکی کو کہ اوسکو جنون تہا پس پکڑا آنحضرت نے ناک اوسکی پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی نکل اے شیطان کہ بکر اوس سی تہا کہ باہر نکل پس تحقیق مین محمد ہون رسول خدا کا پہر چلی ہم پس جبکہ پہری ہم گذری ہم اوسی پانی پر پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سی حال اوس لڑکی کا کہ دیوانہ ہو گیا تہا پس کہا اوس عورت نی قسم ہی اوس ذات کی بہیجا آپکو ساتہ حق کی نہین دیکہی ہمنی اوس لڑکی سی کوئی چیز کہ مکروہ رکہیں ہم اوسکو پیچہے جانی آپ کی یا بعد دعا کرنی آپ کی نقل کی بغوی نی شرح السنہ میں

وعن ابن عباس قال إن امرأة جاءت بابن لها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابني به جنون وإنه ليأخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره ودعا فثع ثعة وخرج من جوفه مثل الجرو الأسود يسعى رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہے اور پکڑتا ہے جنون اُس کو وقت کھانے اُس کے صبح اور شام کے پس وقت کھانے صبح وشام کی اور ایک شاخ سی کہا صبح وشام کے پس پھیرا ہاتھ آنحضرت نے اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قے کی اوس لڑکی نے اور نکلی اوسکی پیٹ سے ایک بلی کی دودھ پیتی کی مانند پس شفا پائی روایت کی اوسکو دارمی نے **وعن** انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزين قد تخضب بالدماء من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك آية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت وقامت بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي اور روایت ہے انس سے کہا آئے جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت بیٹھے ہوئے تھے غمگین اس حال میں کہ آنحضرت رنگین ہو رہے تھے آنحضرت خون کے سبب سے اہل مکہ کی ستانے اور جہلوں کی کہ انکی ایذا دینے سے کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسار شریف پر پہنچا پس اوس سے آنحضرت خون آلودہ ہو رہے تھے ترجمہ کہا جبرئیل نے یا رسول اللہ کیا چاہتے ہو کہ دکھلاویں ہم تمکو ایک معجزہ یعنی تمہارا کہ نشانی ہے تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ یہ نشانی زیادتی عطا اور قرب حضرت کی ہے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہ ہاں کہا دیکھا جبرئیل نے طرف ایک درخت کی پیچھے اپنے سے پس کہا بلاؤ اوسکو پس بلایا آنحضرت نے اوسکو پس آیا درخت اور کھڑا رہا روبرو حضرت کے یعنی اس کے بعد پس کہا جبرئیل نے اسکو حکم کرو کہ پھر جاوے پس حکم کیا اوسکو پس پھر گیا پس فرمایا رسول خدا نے کفایت ہے مجکو کفایت ہے مجکو تسلی کی یعنی یہ نشانی کافی ہے واسطے دفع غم اور رنج کی جو مجھ پر پڑا کہ مکہ میں مجکو ستاتے ہیں لیکن یہ ہے مجکو حق تعالیٰ کا اوس کرامت سے حصول یقین اور دفع غم و حزن کا اور دل ہو پہ کہ جسکو قرب درجہ مجکا ہے تمہیں ہو کہ پھر غم دشمنوں کے ہاتھ سے مجکو تو صبر کرنا چاہیے اور جو تکلیف و رنج کہ ہوا ہی **وعن** ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے ہم آنحضرت کی ایک سفر میں یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نے کیا گواہی دیتا ہے تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اکیلا ہے نہیں کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہے اور رسول اوسکا کہا گنوار نے اور کون ہے کہ گواہی دے اوپر اوس چیز کی کہ کہتے ہو تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتے ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سے بطور معجزہ کی گواہی دے فرمایا حضرت نے یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نے اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹھہری ہوئی تھی پس آیا وہ درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی اوس سے حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نے تین بار کہ واقع میں اسیطرح ہے کہ جیسی حضرت نے کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پھر پھر گیا طرف جگہ اپنی کی یعنی جہاں سے آیا تھا پھر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نے **وعن** ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سے جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نے اوس دلیل سے جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو اس کھجور کی درخت میں سے اس حال میں کہ گواہی دے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرت نے پس اوترنے لگا وہ خوشہ کھجور سے یہانتک کہ گر پڑا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پھر فرمایا آنحضرت نے پھر جا پس چلا گیا وہ جہاں سے آیا تھا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی واستذفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ اخذتہ ثم انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رأیت کالیوم ذئب یتکلم فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی یحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ بعدہ رواہ فی شرح السنۃ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کی یعنی طرف بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اوسکی تھا پس لی بھیڑیے نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑا لیا اوس بکری کو بھیڑیے کی منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر بیٹھا بھیڑیا بطور بیٹھنے بھیڑیے کی کہ کولے زمین پر رکھتا ہے اور پانوں کھڑے اور دُم کی دم درمیان دونوں پانوں اپنی کی اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے یا قصد کیا تو نے طرف رزق کی کہ دیا مجکو وہ رزق اللہ تعالی نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجسے پس کہا اوس شخص نے ف یعنی چرواہے نے کہ نام اوسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التوربشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے عجوبہ مانند آج کی دن کی کہ بھیڑیا بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کی دن کی پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کی درختوں کے درمیان دونوں سنگستان کی ف ع یعنی مدینہ میں اور مراد اوس شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید ر کی تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کی پہاڑوں مدینہ کی سے ترجمہ خبریں دیتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے ف ع یعنی جو پہلی تمہاری گذر گئی ہیں اونکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں اونکی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ چرواہا قوم یہودی ف ع یہ مشکل ہے اوپر کہ جو بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا اسلیے کہ خزاعہ یہودی نہیں تھے ہو سکتا یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی صلعم کے پاس اور خبر دی اونکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ حالت اور مانند اسکی علامتیں ہیں پہلے قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنی گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنی گھر کو یہانتک کہ خبر دیگی اوسکو پاپوش اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گھر والوں نے پیچھے اوسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں

وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی

روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت صلعم کی نوبت نوبت کھاتے یعنی وقت ظہور معجزہ کی ایک بڑے پیالہ میں سے صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتے دس کھاکر اور بیٹھتے دس کھانیکو کہا ہمنے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اوسکی یعنی کاہے سے اور کہانسے زیادہ ہوجاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب کرتا ہے تو ف ع یہ خطاب ابو العلاء کو کیا بجملہ کہنے والوں میں سے اپنی گروہ وسائر تابعین میں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب تو اس سے خطاب ترجمہ تھا مدد کیا جاتا مگر اسجگہ سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنی کی طرف آسمان کی نقل کی ترمذی اور دارمی نے ف ع یعنی نہیں رہتا تھا اوسمیں طعام مگر عالم بالا سے بسبب نبی کی برکت کے آتا تھا اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالی کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے

وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلاثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین واکتسوا وشبعوا

کہا بعضی مشرکون نے کہ باندہ لو اوسکو اور کہا بعضون نے کہ نکال دو اوسکو وطن سے یعنی جلا وطن کرو اور خبر دی اللہ تعالی نے اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہ ماجرا یون ہے کہ جب مشرکون نے مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو دیکہی اور جمع ہوئی
دارالندوہ مین مشورہ کرنے کے لیے حضرت کی امر مین پس آیا اونکے پاس ابلیس بصورت ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سے آیا ہون سنا مین نے جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نے
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ بند ہو گی تم مجہسے عقل و خیرخواہی مین پس کہا ابوالبختری نے کہ میری رای یہہ ہے کہ قید کرو اوسکو کوٹہری مین اور بند کرو سوراخ اوسکے
سوای ایک سوراخ کے کہ ڈالا کرو اوسمین سے کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مر جاوے پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ رای اچہی نہین ہے تمہارے پاس لوگ آوینگے کہ ڈرینگے تم سے اوسکی قوم
مین سے اور چہڑا لیجاوینگے اوسکو تمہارے ہاتہ سے پہر کہا ہشام بن عمرو نے کہ رای میری یہہ ہے کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکال دو اوسکو اپنی زمین سے پس نہین خبر کرینگے تم کو
جو کچہہ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نے کہ یہہ بہی بری رای ہے خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہارے اور فریفتہ ہونگے لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تم سے ساتہ لیکر اونکو پہر کہا ابوجہل
نے کہ میری رای یون ہے کہ تم ہر قبیلہ مین سے ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا ماریں اوسکو سب یکدفعہ پس پہیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین یعنی
سبکے دشمن اوسکا ثابت ہو پہر بنی ہاشم سب قبیلون سے لڑ تو سکتے ہی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگے پس جب طلب کرینگے دیت تو دینگے ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نے کہ سچ کہا اس جوان نے پس متفرق ہوئے لوگ اوسکی اسی رای پر یعنی یہی بات ٹہہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نے اپنی پیغمبر کو اس
پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سلاوین حضرت علی رض کو اپنی بچہونی پر اور نکلین ساتہ ابی بکر کے طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی رض نے اوپر بچہونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلے پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتہ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچے غار ثور پر ف یعنی ہجرت کر کے پہاڑ ثور کی غار مین چہپ رہے
جب کہ حضرت گہر سے نکلے اور مشرک جو دروازے پر کہڑے تہی اونکی سامنے سے گذرے اور وہ مطلع ہوئے اور حضرت نے کلام کیا ہے اونسے تیغ غیب اور معجزہ عجیبہ کہ شرح عربی اوسکا
ذکر کیا ہے اوسکو اور تاریخ مدینہ مین بہی ذکر ہجرت کے سو تفصیل مذکور ہے ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نے سحال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گہر مین تہے وہ
کہتی تہی گمان کرتی تہی علی رض کو آنحضرت ف یعنی گمان تہا کہ آنحضرت گہر مین سوتے ہین اور صلاح ٹہیری ہو تو صبح کو قتل کرینگے نگہبانی کرتی اور صبح کو کام اونکا تمام
کریں اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنے سے باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح ہوئی تو حملہ کیا اونہون نے اوپر یعنی اوس شخص پر جو کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرت کی پس جب دیکہا علی رض کو یعنی جگہ حضرت کے رکہی اللہ تعالی نے بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نے یعنی علی رض سے کہ کہان گیا یار تیرا یعنی آنحضرت
کہا علی رض نے کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچہی حضرت کے نشان قدم پر یعنی کہوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑہے وہ پہاڑ پر پس گذرے غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نے غار کی دروازے پر جالا مکڑی کا ف
ع کہ بعد اندر جانے آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نے جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہے اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتہ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نے اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹہیری آنحضرت غار مین تین راتین نقل کی ہے ثعلبی نے ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بہیجی اللہ تعالی نے دو کبوتر پس انڈے دیئی اونہون نے دروازے کی نیچی کی جانب میں اور بہیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہے کہ مشرک
چڑہی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہ لیتی آنحضرت اور ابوبکر کو پس ڈری ابوبکر رض آنحضرت کے طرف سے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہے گمان
تیرا ساتہ اون دو کے کہ اللہ تیسرا اونکا ہے پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نے غار کی کہنی سی پس شروع کیا اونہون نے پہرنا گرد اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نے حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہے کہ مراد صاحب سے ابوبکر صدیق رض ہین کہ ساتہ آنحضرت کی نکلکر دونون صاحب
جبل ثور کی غار مین چہپ رہی تہی اوس وقت کہ کفار نے قصد قتل کرنے آن سرور کا مصمم کیا تہا اور کہا ابوبکر نے آنحضرت سے اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان پہونچے
کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سے اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہہ لیگا آنحضرت نے فرمایا ما ظنک یا ابابکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سنگہ [illegible]

صدیق کا سبب نقص کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا مبتدع ہی اور عائشہ سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری تو مسلمان تھے اور
حالت ہوش میں دیکھا تھی اور کوئی روز ایسا نگذرتا تھا کہ آنحضرت ہمارے پاس صبح و شام نہ آتے ہوں اور جب مسلمانوں کو کفار کی ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار
ہجرت تمہارا مجھکو دکھایا ہی کہ کھجوروں والا ہی درمیان دو سنگستان کے پھر اونکی مسلمانوں نے مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجرین حبشہ کی بھی مدینہ کو پھری اور ابوبکر صدیق
نے بھی تیاری مدینہ کے جانے کی کی آنحضرت نے فرمایا تامل کر اے ابی بکر امیدوار ہوں کہ مجکو بھی اذن ہجرت کا صادر ہو اور سن نے ابوبکر نے خدمت آنحضرت کی علی الدوام
اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینے تک گھر میں بندھے تیار رکھے پھر ایک دن ٹھیک دوپہر میں آنحضرت ابوبکر کے گھر میں تشریف لائے اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نے
ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسماء نے زاد سفر مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کے گھر سے بہ رفاقت اونکے آنحضرت مکہ سے باہر نکلکر جبل ثور کی
غار میں چھپے اور اللہ تعالی کی قدرت سے اوسی شب درخت ببول کا اوس غار کے منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نے اوسکے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دیے اور مکڑی نے جالا تنا
کفار اوس غار کے منہ پر آکر سلامتی دیکھ کر پھرے اور جس وقت کہ دونوں صاحب مکہ سے باہر نکلے ابوبکر کبھی آگے آنحضرت کے اور کبھی پیچھے آنحضرت کی ہوتے تھے سبب اسکے
کہ کوئی کافر اونکے آگے پیچھے سے نہ آوے اور جب غار پر پہونچے تو آنحضرت کو باہر کھڑا کیا اور اول آپ غار میں جاکر صاف کر کے آنحضرت کو اندر لیگئے اور تین رات تک دونوں
وہاں رہے اور اپنے دونوں اونٹوں کو حوالہ ایک شخص کے کیا جو قبیلہ بنی دیل سے تھا جو فضا کہ بعد تین رات کی غار کے دہانے پر حاضر کرے اور اوسکو رہبر مدینہ کا بابت
مقرر کیا تھا اور ان تین شب میں عبداللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبریں اونکو پہونچاتے تھے اور بعد تین شب کی وہاں سے اونٹ پر سوار ہو کر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ
کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئے جب بنی مدلج میں پہونچے تو سراقہ بن مالک اونکے پیچھے ہوا بسبب اسکے کہ کفار مکہ نے واسطے قتل کے انعام مقرر کیا تھا اگر انکو پکڑ لاوے یا ایک کو
مار ڈالے غرضکہ جب اوس نے قصد قتل آنحضرت اور صدیق کا کیا اور قریب اونکے پہونچا تو پاؤں اوسکے گھوڑے کا پھسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پھر سوار ہو کر دوڑا پھر ایسا
نزدیک پہونچا کہ قراءت پیغمبر کی سنی اوسی وقت دونوں پاؤں اوسکے گھوڑے کے زانوں تک زمین میں دھنس گئے اور سراقہ زمین پر گرا اوس وقت سراقہ نے متنبہ ہو کر امان
کی درخواست کی آنحضرت اور ابوبکر کی ہوئی اور سراقہ نے ملامت کی اور حال اپنا اور خبریں کفار کی مفصل عرض کیں اور چاہا کہ زاد و راحلہ حاضر کرے قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا
مخفی رکھنا سراقہ وہاں سے پھرا اور جو کافر اوس راہ میں ملتا تھا اوسکو پھیر دیتا تھا اور آنحضرت مدینہ میں گئے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ
الْيَهُودِ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ
قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ
وَبَرِرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَ كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ
مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ
هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا قَالُوا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ
قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَسْتَرِيحُ مِنْكَ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا جبکہ فتح کیا گیا خیبر بھیجی گئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے بکری بھنی ہوئی کہ اوس میں زہر تھا پس فرمایا آنحضرت نے کہ جمع کرو میرے لیے جو جگہ یہودیوں میں سے یہاں ہیں پس جمع کیا حضرت کے لیے یہود کو
پس فرمایا واسطے اونکے آنحضرت نے تحقیق میں پوچھونگا تم سے حال ایک چیز کا یعنی پس آیا ہو سچ کہنے والے میری خبر دینے کو اوس چیز سے جس وقت کہ پوچھوں
میں تمکو یعنی جواب کہو گے اور تمام اوس سوال کا جیسا کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہا اونہوں نے ہاں اور کہینگے اے ابا القاسم ف ح عادت یہود کی تھی کہ
اکثر آنحضرت کو ساتھ کنیت اونکی کے ابو القاسم ہی خطاب کرتی تھی و محمد نہیں کہتے تھے اس لیے کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل میں شائع و مشہور تھا

اودلیل تھا اوپر صحت نبوت اونکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو وہ قبیلہ کہتی ہین کہا یہودی نی فلانا یعنی بطریق کذب کی تجاوز کی لیے کوئی اونام غیر نام جد اپنی کی بتادیا فرمایا آنحضرت نے جھوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہی کہا یہود نے سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی نے فرمایا حضرت نے پس آیا باور کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیز سی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیز سی یعنی پہر خبر دونمین تمکو ساتہ اوسکی کہا یہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر جھوٹ بولیں ہم تمسی پہچان لوگی تم جھوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچھا یہود سی کہ کون ہی دوزخی کہا اونہون نی کہ رہین گی ہم دوزخ مین تہوڑی سی دن یعنی جیسکہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ پہر خلیفہ ہووگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کی بیچ دوزخ مین یعنی بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہووگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد دین باطل تہی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام مکرو ہی مقدمہ آگ کی یاد رہو ہو تم جہوٹی ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اسکی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہاری آگ کے بیچ پہر فرمایا آنحضرت نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیز سی اگر پوچھون مین تمسی اوس سی پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرت نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اونہون نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جھوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی بیخاری نی ف ع ع یعنی زہر سی منتفع ہونگی تم ہماری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایہ کہ جانینگی ہم کہ تم جھوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسایش مین ہو جاوینگی اور یہ کہ جانینگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ زہر نی اثر نکیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اَخْطَبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الْفَجْرَ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف یہ ساتہ کنیت کے مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرت کے ساتہ تیرہ غزوون مین رہی ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ غزوی انہون نی کی ہین اور آنحضرت نی اونکی سر پہ ہاتہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور ڈاڑہی مین نہین تہی سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیے یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوترے اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام روز خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتہ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقایع اور حوادث اور عجایب اور غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس جو ہین بہت سی خبری ہوئی کہا عمرو نی پس دانا ترین ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوس دن ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہ ہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا ترین ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَاَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ اٰذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْاٰنَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْكَ يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ اٰذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی ہین عبد اللہ بن مسعود کے کہا معن نی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نی مسروق سی کہ کہ بتا یئی مین کسنی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آنی جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونہی کہا خبر دی آنحضرت کو ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پہر آنحضرت باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکو سنایا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا

حتی رأیتہ ولیس احد یزعم انہ رآہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر سأراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اہل بدر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اہل بدر بالامس یقول ہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ وہذا مصرع فلان غدا ان شاء اللہ قال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطئوا الحدود التی حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضہم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ہل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقا قال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علی شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھا ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کی درمیان مکہ اور مدینہ کی پس تلاش کی ہم نی چاند کی دیکھنی کی اور تہا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نی اوسکو اور حالانکہ نہیں تہا کوئی کہ کہی کہ دیکھا ہی اوسکو سوا ای میری یعنی سوا میری کوئی نہ کہتا تہا کہ میں نی دیکھا ہی چاند پس شروع کیا میں نی کہ کہتا تہا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتی تم چاند پس وہ نہیں دیکھتی تھی اوسکو یعنی میں دیکہتا اور ہر چند عمر کو دکہاتا تہا اونکو نہیں نظر آتا تہا کہا انس نی کہتی تھی عمر نزدیک ہی کہ دیکھینگے ہم اوسکو اس حال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنی بچھونی پر یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہی کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اوٹھاؤں اوسکی دیکھنی میں بعد ایک زمانہ کی یا بعد ایک روز کی روشن ہو گا یا بڑا ہو گا دیکھ لونگا بی مشقت اور اس سی معلوم ہو کہ خوض نکری اوس چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نکری وقت اوسکی میں ترجمہ پہر شروع کیا عمر نی کہ حدیث بیان کرتی تہی ہماری آگی وصف اہل بدر کی یعنی مشرکوں کی کہ جو بدر میں ماری گئی تہی کہا عمر نی کہ تحقیق آنحضرت تہی کہ دکہاتی تہی ہمکو جگہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکوں کی ایک روز پہلی تعین کی یعنی ایک روز پہلی وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک اون میں سی یہاں یہاں ماری پڑی ہونگی فرماتی تہی آنحضرت یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہی خدانی یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا خدانی یعنی جگہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا معین کر دی کہا عمر نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کی نہیں خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالوں نی اون جگہوں سی کہ بیان کیا تہا اور معین کیا تہا اونکو آنحضرت نے پس ڈالی گئی کنوئیں میں کہ پانی نہیں بہرا جاتا تہا اوس سی بعضی اونکی بعض پر پس چلی حضرت یہانتک کہ پہونچی طرف اونکی پس فرمایا ای فلانی بیٹی فلانی کی اور ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا حق پایا جو کچھ تمہی خبر کر وعدہ کی تہی اللہ نی اور اوسکی رسول نی پس تحقیق میں نی تو پائی وہ چیز کہ وعدہ کی تہی پس کہا عمر نی یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتی ہو تم بدنوں سی کہ نہیں ہیں روحیں اون میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننی والی اوس کلام کی کہ جو کہتا ہوں یعنی بہت سننی والی ہیں اور برابر ہیں تم سا سننی میں یعنی یہ سنتی ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکی کہ نہیں طاقت رکہتی یہ کہ جواب دیں مجکو کچھ نقل کی یہ مسلم نی ف ح کتاب الجنائز میں بیان اسکا ہو چکا ہی **وعن** انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذا تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات اور روایت انیسہ بیٹی زید بن ارقم کی ہی کہ روایت کرتی ہی اپنی باپ سی یہ کہ آنحضرت تشریف لائی زید بن ارقم کی پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتی تہی اونکی بسبب بیماری کی کہ تہی اونکو فرمایا حضرت نی نہیں تجہپر بسبب بیماری تیری کی ڈر ولیکن کیسا حال ہو گا تیرا جسوقت کہ دراز ہو گی عمر تیری پیچہی میری پس اندہا ہو جاویگا تو کہا زید نی طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نی اب داخل ہو گا تو بہشت میں بی حساب کہا یعنی شخص راوی نی خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندہا ہو گیا زید بعد موت پیغمبر خدا صلعم کی پہر پہیر دی اللہ تعالی نی زید پر بینائی اوسکی پہر مر گئی اور شاید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ذکر کیا اونکی لیے پہر آنا بینائی اونکا اسلیے کہ مشقت اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مترتب ہو گا اوسپر بہت بڑا ہیر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی **وعن** اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوا مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواھما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے جو شخص کہ جھوٹ بولے اوپر میرے قصدًا وہ بات کہ نہیں کہی میں نے پس چاہیے کہ طیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے اور یہ یعنی سبب فرمانے اس حدیث کا یہ ہے کہ آنحضرت نے بھیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کے پاس یا کسی شخص کے پاس پس جھوٹ باندھا اوسنے حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر اور پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نے پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال میں کہ تحقیق پھٹ گیا تھا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نے یعنی اور یہ نشان دوزخی کا ہے اور یہ مؤید ہے قول جوینی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدًا کافر ہے ترجمہ نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے کتاب دلائل النبوۃ میں

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامراتہ وضیفھما حتی کالہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تھا آنحضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نے آدھا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کھاتا اوس میں سے اور کھاتی بیوی اوسکی بھی اوس میں سے اور مہمان اونکی یہانتک کہ ناپا اوس شخص نے اوسکو کہ مانی رہا تھا کھانا اوسکے پس تمام ہوگیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس یعنی اور صورت حال عرض کی پس فرمایا آنحضرت نے اگر نہ ناپتا تو اوسکو تو البتہ کھاتے رہتے تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیرے اوس میں سے ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہارے لیے یعنی حیات نبی صلعم تک برکت سے نقل کی یہ مسلم نے

وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امراتہ فاجاب ونحن معہ فجیء بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظر اٰباؤنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا فارسلت المراۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم لتشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بھا الی بثمنھا فلم یوجد فارسلت الی امراتہ فارسلت الی بھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام الاسری رواہ ابو داود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے اونہوں نے نقل کی ایک شخص سے انصار میں سے کہ کہا نکلے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز جنازہ کے پس دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلعم کو اس حال میں کہ وہ بیٹھے تھے پاس قبر کے کہ وصیت کرتے تھے کھودنے والے کو فرماتے تھے فراخ کر میت کے پانوں کی طرف سے اور فراخ کر اوسکے سر کی جانب سے پس جب پھرے آنحضرت یعنی میت کو دفن کرکر سامنے سے آیا آنحضرت کے دعوت کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سے پس قبول کی حضرت نے دعوت اوسکی اور گئے اوسکے گھر میں اور ہم ساتھ آنحضرت کے تھے یعنی ہم بھی گئے اور طفیلی ہم تھے یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تھی پس لایا گیا طعام پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام میں کھانے کے لیے پھر رکھے قوم نے ہاتھ اپنے پس کھایا قوم نے طعام الخ ظاہر اس حدیث سے اعتراض وارد ہوتا ہے اون روایتوں پر کہ بیان کی ہیں علماء مذہب ہمارے نے کہ مکروہ ہے کھلانا طعام کا پہلے دن یعنی جس دن میت مرا ہے یا تیسرے دن یا بعد ہفتہ کے کما فی البزازیہ اور خلاصہ میں ذکر کیا ہے کہ نہیں مباح ہے کرنا ضیافت کا تیسرے دن اور کہا زیلعی نے کہ نہیں مضائقہ ہے بیٹھنے کا مصیبت کے لیے تین دن تک بغیر ارتکاب کچھ ممنوع چیزوں کے کہ وہ بچھانا بچھونوں کا ہے اور کرنا کھانے کا اہل میت کی طرف سے اور کہا ابن ہمام نے کہ مکروہ ہے کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سے اور بعضوں نے علت یہ بیان کی ہے کہ طعام مشروع ہے سرور میں نہ شرور میں کما ابن ہمام نے اور وہ ضیافت بدعت بری ہے روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نے ساتھ اسناد صحیح کے جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا گنتے تھے ہم جمع ہونے کو اہل میت کی پاس

اور کھانا کرنی انکی کو مناسب اتنی پس لائق ہی یہ کہ تقید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتھ نوع خاص کی کہ ایسا جمع ہونا ہی کہ موجب میت کی گھر والون کی حیا
کرنی کا کرنا چارہ ہی حیا کی کہ دین اونکو جبرًا اور حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر صورتی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو طعام
مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی نہ طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند انکی اور ایسی ہی قسمون پر حمل کرنا چاہیے کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام
اوراوسپر حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیے کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی جاوی ان ایام مین وہ چیز
کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کھانا فقرا کی لیے تو اچھا ہی اور اوپر وصیت کرنی ساتھ کرنی کھانی کی بعد موت میت کی تاکہ کھلاوین لوگون کو تین دن تک
پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی قول پر تحسین
کوئی نہ یہ سمجھ لی کہ متعلق طعام میت کی اجازت اونھون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو یہ کہ طعام مروجہ ان اقسام سی خالی نہین یا دیکھی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کھانا کھلانا وہی کہ جو قاضی خان نی لکھا ہی کہ اگر کری کھانا فقرا کی لیے تو اچھا ہی پس بظاہر آنحضرت کو
بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیے کھلایا ہوا اور علاوہ اسکی یہ بھی تھا لکھتے ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون انکو
کھانا اوس طعام کا جائز ہی پس سبب صاحب جنازہ میت کو دفن کر کی پھری اونکو کھلایا پس تھا جو طعام مصیبت کو کہ مکروہ لکھتی ہین اوس سی خود اونھون نی اسکو مستثنے
کر لیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچھ تعارض نرہا واللہ اعلم بالصواب **ترجمہ** پس رکھا ہنی طرف آنحضرت کی پہ ہاتھ مین لقمہ کو اوپہرتی مین اوسکو
دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پھر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون میں گوشت پس بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت دریا رضامندی مالک اوسکی کی پس بھیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس یہ حالیکہ کہتی تھی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بھیجا تھا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان **ف** یہ
یہ تفسیر مرجح ہی بعض روات سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی ہی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی نہ بقیع کی ساتھ بی کہ مقبرہ مدینہ کا دیا ہے
ترجمہ تاکہ خرید کیا جاوی میری لیے ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بھیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خریدی تھی اونی ایک بکری کہ بھیجدی اوس بکری
خریدی ہوئی کو ساتھ مول اوسکی کہ جس مول کو لی تھی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بھیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بھیجدی اونی طرف میری وہ بکری **ف** پس ظاہر
یہ کہ خریدنا اوسکا درست نہ ہوا اسلیے کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تھی اور یہ قریب مبیع فضول کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کے اور بر تقدیر
اوسمین شبہ توی تھا **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت نی کہ کھلا دی یہ طعام قیدیونکو **ف** اسیری جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ قیدی مرگئی اور کہا طیبی نی کہ وہ
کافر تھی اور یہ اسلیے فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تھا اور اونکو کھلانا بھی ضرور تھا پس حکم فرمایا اونکی
کھلا دینی کا آتھی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی جب کہ راضی کرے اوسکی اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی **ترجمہ** نقل کی یہ ابو داود نی
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا
عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا
فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ فَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

نہیں ہوتی کرامت ولی سی بقصد و اختیار بلکہ بلا قصد و اختیار ہوتی ہے اور بعضی کہتی ہیں کرامت جنس معجزہ سی نہیں ہوتی ہے مانند بہ جانی تمام قرآن کی اور پیدا ہونی
بالک کی بغیر ماں باپ کی اور مانند اسکی ولیکن درست یہ ہے کہ جائز ہے وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بلا قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سی اور تمام کرو مراتبات کرامت کی
ثابت ہوئی ہیں اور تفصیل ان مراتب کی علم کلام کی کتابوں میں مذکور ہے۔ لا ماقبل البیان بعد البیان **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** عن انس ان
اُسَیْدَ بْنَ حُضَیْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰی ذَهَبَ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةٌ فِیْ لَیْلَةٍ
شَدِیْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْقَلِبَانِ وَبِیَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُصَیَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا
لَهُمَا حَتّٰی مَشَیَا فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰی اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِیْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰی کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِیْ ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰی
بَلَغَ اَهْلَهٗ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ یعنی انس سی یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونوں صحابی جلیل القدر ہیں باتیں کرتی تھی نزدیک حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ کسی حاجت کی کہ تھی کہ ان دونوں کی یہاں تک کہ گئی رات میں سی ایک ساعت طویل یعنی بہت رات جاتی رہی باتیں کرنی میں بیچ رات نہایت اندھیری کی پھر نکلی
وہ دونوں آنحضرت کی پاس سی اس حال میں کہ پھیری طرف گھر اپنی کی اور بیچ ہاتھ ہر ایک کی اون میں سی لاٹھیاں تھیں پس روشن ہوئی لاٹھی ایک کی اون دونوں میں سی
دونوں کی یہاں تک کہ چلی دونوں بیچ روشنی اوس لاٹھی کی یہاں تک کہ جب جدی ہوئی راہ دونوں کی یعنی ایسی جگہ پہنچی کہ وہاں سی ہر ایک کی گھر کو راہ جدی جاتی تھی روشن
ہوئی دوسری کی لیے بھی لاٹھی اوسکی پس چلا ہر ایک ان دونوں میں سی بیچ روشنی لاٹھی اپنی کی یہاں تک کہ پہونچا ہر ایک اپنی اہل میں نقل کی بخاری نے **ف**
ع اور روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ باہر نکلی وہ دونوں صحابی آنحضرت کی پاس سی اندھیری رات میں اس حال میں کہ اونکی ساتھ مانند دو چراغوں کی تھی روشنی
اور جب جدا ہوئی ساتھ ہر ایک کی ایک ایک چراغ جدا یہاں تک کہ آیا ہر ایک اپنی گھر میں **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِیْ اَبِیْ مِنَ اللَّیْلِ فَقَالَ
مَا اُرَانِیْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِیْ اَوَّلِ مَنْ یُقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ لَا اَتْرُکُ بَعْدِیْ اَعَزَّ عَلَیَّ مِنْکَ غَیْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَیَّ دَیْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِکَ خَیْرًا فَاَصْبَحْنَا فَکَانَ اَوَّلَ قَتِیْلٍ وَدَفَنْتُ مَعَهٗ اٰخَرَ فِیْ قَبْرٍ
رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے جابر سی کہا کہ جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجھکو میری باپ نے بیچ بعض رات میں پس کہا نہیں گمان کرتا میں اپنی تئیں مگر مارا گیا بیچ اول
اون لوگوں کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کی یاروں میں سی اور تحقیق میں نہیں چھوڑتا پیچھی اپنی ایسا کہ عزیز زیادہ ہو میری نزدیک تجھ سی سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ وہ سب سی زیادہ عزیز ہیں اور محبوب میری نزدیک حتی کہ میری جان سی بھی اور تحقیق مجھ پر دین یعنی قرضا ہے پس ادا کر اسکو جلدی سی اور قبول کر وصیت میری
اپنی بہنوں کی حق میں کہ اونسی نیکی کرنا اور میں وہ تو پس صبح کی ہم نے پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوے میں اور دفن کیا میں نے اوسکو ساتھ ایک اور شخص کی بیچ ایک قبر
میں نقل کی بخاری نے **ف** ع موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تھا شہدا کی حق میں کہ دو دو کو ایک قبر میں دفن کریں اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تھی یار اونکی
اور بہنوئی اونکی اور یہ بھی دلیل ہے اسپر کہ ضرورت کی جانب سی دفن کرنا دو کا ایک قبر میں **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ
الصُّفَّةِ کَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَیْنِ فَلْیَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ کَانَ
عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْیَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَاِنَّ اَبَا بَکْرٍ
تَعَشّٰی عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰی صُلِّیَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰی تَعَشَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ
مَا مَضٰی مِنَ اللَّیْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَا حَبَسَکَ عَنْ اَضْیَافِکَ قَالَ اَوَمَا عَشَّیْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰی تَجِیْءَ فَغَضِبَ
وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْیَافُ اَنْ لَا یَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ کَانَ هٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ
فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَکَلَ وَاَکَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا یَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَکْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ یَا اُخْتَ

یَعْنِیْ اَبْنَ مَاھٰذَا قَالَتْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ اِنَّھَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْھَا قَبْلَ ذٰلِکَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا وَبَعَثَ بِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَذُکِرَ اَنَّہٗ اَکَلَ مِنْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ فِی الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر رضی سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تھی فقیر لوگ ف ۓ صفہ ایک جگہ تھی بنی ہوئی مسجد کی کہ وہان رہتی تھی ایک نفر اصحاب مین سی شب باش تھی

پس اوسیکی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان تہا تو اوسکی پاس اوترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تہی کہ نہ

اہل وعیال اور مال ومنال کچھ رکہتی تہی اونہی شاہیر لوگ ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابوسعید خدری

بشیر بن الخصاصیہ ابومرثد ہوئی سوای آنحضرت کی وغیرہم ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نی فرمایا ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخص کا یعنی اوسکی عیالمین سی پس

چاہیی کہ لیجاوی تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سی اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیی کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر نہو اوسکی پاس اسقدر کہ قوت ہو

اونسی زیادہ کا بلکہ اونہین کی قدر ہی لیجاوی چھٹی کو ف یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چھ کا پس اعداد تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال ہی کہ واو شک کی لیی ہو

یعنی اہل کی ہی واسطی مبالغہ در باب ضیافت کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہ ہی کہ جسکی پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ

روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت

کرتا ہی چھ کو اور طعام چھ کا کفایت کرتا ہی آٹھ کو ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائی تین شخصون کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابوبکر صدیق نی کھایا طعام شب کا ساتھ

آنحضرت کی پھر ٹھہری رہی ابوبکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پھر پھری ابوبکر طرف گھر آنحضرت کی پس ٹھہری رہی یہانتک کہ گیا

رات کا کہایا آنحضرت نی ف ۓ یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور بتکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سیرسی اور یہ بہی ہی کہ اول جملہ مین بیان ابوبکر کی کھانا

کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل وعیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی تہا ترجمہ پس آئی ابوبکر صدیق گھر مین بعد گذرنی

رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالیٰ نی کہا حضرت ابوبکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانون سی یعنی کیون تاخیر کی تو نی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا

کہا ابوبکر نی کیا نہین طعام کہلایا تو نی مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانی سی یہانتک کہ آؤ تم یعنی اور شریک ہو تا اونکی ساتھ کہاتی

پس غصہ ہوئی ابوبکر یعنی اپنی اہل پر گمان اسکی کہ اونہون نی تصور کیا الحاح ومبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاؤنگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی

بیوی نی یہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نی یہ کہ نہین کہانی کی اوسکو اکیلی یا سلطنت کہا ابوبکر

نی کہ ہی یہ غصہ میرا اور قسم کہائی شیطان سی یعنی اوسکی اغوا سی ہی پس اوسیوقت غصہ سی باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نی طعام اور کہایا اونہون نی اور ساتھ اونکی

اہل وعیال اور مہمانون نی ف ۓ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابوبکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نی

فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیی کہ کفارہ دی اور اوس کفارہ دی قسم کا ترجمہ پس ہوئی حضرت ابوبکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی

تہی لقمہ یعنی کہانی سی مونہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی اوسجگہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہان سی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابوبکر نی

بیوی سی کہ ای بہن بنی فراس کی کیا ہی یہ عجیب یعنی کہ بڑہتا طعام کا ف ۓ لفظ فراس ساتھ زیر ف کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابوبکر

کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نی قسم ہی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ۓ کہ مراد اوس سی ابوبکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین

آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی مرغوب کی سی ہی اصلی کہ یا تو قرہی ہی ساتھ پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قری ساتھ زبر قاف کی یعنی قرار

المکہ یعنی محبوب کی ہی خنکی آنکہہ کی ہی اور برقرار کہ وہ نہین آنکہہ میں کیتی ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی تہا

پس کہایا سب نی اور بہیجا ابوبکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ذکر

کی گئی حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ ابتدا روسکی یہی کہ ناسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عائشۃ** رضی اللہ عنہا
قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یرٰی علی قبرہ نور رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا جب مر نجاشی تہی ہم آپس مین
باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق حبشہ کیا جاتا ہی اوسکی قبر پر نور نقل کی ابو داؤد نے ف ع یعنی حبشہ مین اور نخی یمن کے یہ مشہور تہا۔ بیان ہادی اور کہا
جاتا تہا اوسی کو دیکہا کرتی تہی ہم مین سی نور قبر اوسکی کا اوسمین شہرت سے متحقق ہوتا تہا ابو نعیم پس یہ قریب تواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ حبشہ ہیم اور جیم کی آخر
بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی مین نصرانی تہا پر آنحضرت پر ایمان لایا حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین نماز اوسکی بناز پڑہی اور ظاہر یہی کہ مراد سے
نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نورانیت اور تازگی سی کہ پاتی ہون بیچ دلون اپنی اوسکی قبر کی زیارت سی۔ واللہ اعلم
وعنہا قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم
مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون
الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص دون ایدیہم رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہ کہا جب ارادہ کیا صحابہ نے غسل دینا نبی صلعم کا بولے
کہ نہین جانتے ہم آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی دور کرین ستر اوسکا اور کپڑے سی جیسا کہ کرتے ہین ہم مردون کی لیے یا غسل دیوین ہم اوس حال مین
کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑے اونکی ف ع اور معنی یہ ہین کہ کس اختیار کیا بعضون نے برہنہ کرنا بقیاس اور میت کی اور بعضون نے برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا صحابہ نے تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالیٰ نے اونپر نیند یہانتک کہ نہ تہا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سو گئے تہے پہر
کلام کیا اونسی کلام کرنیوالے نے یعنی خبر دی گہر کے کونے مین سی حالانکہ نہین جانتے تہے کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اس حالین کہ ہون اونپر کپڑے
پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال مین کہ اوپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتے تہے پانی قمیص پر اور ملتے تہے آنحضرت کی بدن ساتہ قمیص کی ف ع اور نقل
کیا ہی نووی نے کہ صواب ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور جو روایت کیا ہی کہ نہین اتارا اور کفن کی نیچی رہنی دیا ضعیف
صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی
الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا بھول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قید کیا گیا ف ع یہ شک راوی کی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اوسکا ہی اور وجہ
لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اوسپر ڈالدیتا اور وہ سبکو بوجہ اوٹہا
جاتا تہا جب آنحضرت نے اوسکو دیکہا تو فرمایا انت السفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس یہی لقب سی وہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام
وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے رکہا ترجمہ پس چلا بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اس حال مین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملا وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا
اے ابو الحارث کہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولیٰ رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنا کہا اور بہولنا راہ کا یا قید مین پکڑی جانی اور بہاگ آنا اپنا
کہا پس متوجہ آیا شیر واسطی اوسکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے
یعنی کہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا اور چلتا ایک جانب سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسے کہ عادت رہبرون کی ہی کہ نیزہ اوٹہا کر آگی چلتی ہین یہانتک کہ

اور مارا و مین تا ہیا ایک ستئین برس کی عمر ہوئی اور اولاد تو نو تر تمتر برس سی ہوتا تمیش عورتین اور برکت مال کی ہیتنا ترجمہ و تہا انس کی لیی باغ کرتا
سیوہ ہر برس دوبار اور اوس مین ایک ریحان یعنی باغ مین بہول کہ آتی تہی اوس سی بو مشک کی ف یہ حاصل جواب کہ جسکو ایسا تجبا و صحبت حضرت سی یا ارشاد دراز
تک آپکی ملازمت و خدمت مین رہا ہو وہ کیونکر مسن ہوگا اور یہ روایت کریگا حضرت سی ترجمہ نقل کی ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **الفصل**
الثالث فصل تیسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى بِنْتُ اُوَيْسٍ اِلٰى مَرْوَانَ
بْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِیْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ
ظُلْمًا طُوِّقَهٗ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهٗ مَرْوَانُ لَا اَسْاَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا
فِیْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَمَا هِیَ تَمْشِیْ فِیْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِیْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِمَعْنَاهُ وَاَنَّهٗ رَاٰهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ
اَصَابَتْنِیْ دَعْوَةُ سَعِيْدٍ وَاَنَّهَا مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِی الدَّارِ الَّتِیْ خَاصَمَتْهُ فِيْهَا فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا
روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سی کہ کبار تابعین سی ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سی ہین یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جھگڑی اونسی اروی بیٹی اویس کی
طرف مروان کی ف نفیل ساتھ پیش نون کی اور زبر ف اور جزم یا کی اور سعید بن زید بھی عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی حضرت عمرؓ کی اور تھی وہ مستجاب الدعوات
اور اروی ساتھ زبر ہمزہ اور جزم را کی اور زبر واو کی جامع الاصول مین کہا ہی نہین جانتا مین کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس ہر روایت کرتی ہین کہ سعید بن زید
جھگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کی پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معاویہ کی طرف سی ترجمہ اور دعوی کیا اروی نی کہ سعید بن زید نی لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچھ
زمین اوسکی سی پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا مین لونگا زمین اوسکی سی کچھ بعد اسکی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلعم سی کہا مروان نی کہ کیا
سنا تونی پیغمبر خدا صلعم سی کہا سعید نی کہ سنا مین نی پیغمبر سی فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سی از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر
زمین کو طوق اوسکا ساتھ زمینون تک پس کہا مروان نی کہ نہین طلب کرتا مین تجسی گواہ یعنی دلیل بعد اسکی ف یعنی بعد اس تیری کی اس حدیث کو اور معنی
یہ مین کہ سچا جانتا ہون مین تجکو باطن مین کہ تو نہین ظالم ہی یا نہین شک کرتا مین بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو اور نہین محتاج ہون مین اوپر روایت کی اسلئی کہ تو منزلہ
راویونکی یا زیادہ اونکی ہی اور ذکر کیا کرمانی نی کہ سعید نی چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نی اوسکا جیسیکہ شاہد ہی اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا
اگر ہی یہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اوسکی زمین مین ف یہ کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی اسکی گہر ترجمہ
کہا عروہ نی پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی مین ناگہان گر گئی گڑہی مین یہ ایک گڑہی کی پس مرگئی
نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر تابعی سی معنی اس حدیث کی آئی ہین اور یہ آیا ہی کہ محمد بن زید نی دیکہا اوس عورت کو
اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی راہ چلتی مین دیوار کی سہاری یہ چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہونچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہوئی کی یہی کی تہی اور
تحقیق وہ گذری اوپر ایک کنوئین کی یعنی مری گڑہی پر کہ اوس گہر مین تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سی اوسکی مقدمہ مین پس گری وہ اوس مین پس ہوا وہ کنوان
قبر اوسکی یعنی اوسکی لیی جدی قبر نہ بنائی گئی اور وہین پڑی رہی وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُدْعٰى سَارِيَةَ فَبَيْنَمَا عُمَرُ
يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَا سَارِیَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَا سَارِیَ
الْجَبَلَ فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ عمر نی بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوس وقت کہ عمر خطبہ پڑہتی تہی یعنی مسجد مدینہ مین روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ زمین حضرت عثمان اور حضرت علی رہ تہی پس شروع کیا چلانا اور کہنا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو دو یا تین بار پکڑ ساتہ اوسکی یعنی کر پہاڑ کو اپنی پشت کی طرف پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر سی اور کہا ای امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوئی وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تہا اور کہتا تہا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا دین ہمنی پیٹہین اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی انکو خدا تعالی نی روت ع اسمین کئی کرامتین ہوئین حضرت عمر رض کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا ساریہ کا اونمین اور سکا اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت مین وَعَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْا بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا اَمْسَوْا عَرَجُوْا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ۔ اور روایت ہی نبیہ بیٹی وہب کی سی ف ح لفظ نبیہ بضم نون اور زبر ب اور جزم ی کی بیرہ سی ہیئت موحدہ کی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون مین بہی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون مین اور ایک مشکوۃ کی نسخی مین نبیہ بدون ت کی ہی اور یہی ظاہر ہی اور بعضون نی کہا یعنی یہی صواب ہی پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب حبار کہ کہا تابعین سی ہین اور پایا اونہون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن نہین دیکہا انہین آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ مین داخل ہوئی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی خیر خدا م کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین آپکی یا حضرت کے وفات کا پس کہا کعب نے یعنی اگلی کتابون سی دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سی یا ازراہ کشف کی اور یہی مناسب ہے واسطی اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہیں کوئی دن کہ طلوع ہو فجر اوسکی مگر کہ اوترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گہیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو یعنی اوٹہنی کی لیی گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکی کی اور درود بہیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑہ جاتی ہین آسمان پر اور اوترتی ہین آسمان سی مانند اونکی یعنی ستر ہزار اور فرشتی پس کرتی ہین وہ بہی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گہیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بہیجتی ہین آپ پر یہانتک کہ جب پہٹیگی آنحضرت سی زمین یعنی وقت پہکنی دوسری نفخہ کی اوٹہینگی آپ قبر شریف سی نکلینگی بیچ ستر ہزار فرشتون کی اس حال مین کہ لیجاوینگی فرشتی محبوب کو طرف حبیب کی یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی وصل کی لیے اور روانی باب وفاۃ ع اکثر نسخون مین اسیطرح ہی باب مطلق بے ترجمہ کی اور بعضے نسخون مین باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور انسب ہی پہلی کہ عادت مولف کی یہہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب پہلی ذکر کرنی لواحق اور متممات پہلی باب کے اور یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ہے ترجمہ کرنا ساتہ اوسکی اور یہہ بہی ہی کہ بعد اس باب کے ایک باب لایا ہی بی ترجمہ کی متعلق ساتہ وفات کی پس ظاہر یہہ ہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتہ وفات نبی صلعم کی اور باب آئیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور متممات اوسکی کے جانا چاہیے کہ ابتداء آنحضرت صلعم کی مرض کی تہی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر مین کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتدا مرض اول ربیع الاول مین تہی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین کہا کہ ابتداء مرض صفر کی مہینی مین تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات آپکی بارہوین ربیع الاول مین ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات مین سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض بدھ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کی دن دوسری ربیع الاول مین واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علما نی اس سبب سے کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان مین ہی اور اتفاق کرتی ہین علما اسپر کہ وفات اونکی چہ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی بستر پر اور

امر تھی کہ نہیں ہی کوئی کہ سنت ہو یا نہ ہو اوسکی ہی کہ رونا بیان میں اور بعد شب شنبہ کی بیماری ہوئی پس وہ بیماری آنحضرت کی بلند ہوتی گئی اور بیٹا
اختلاف ہی کہ زمانہ تمام مرض کی ہی اور زیادہ کیا ہی آنحضرت نے اپنی بیماری میں چالیس بیس روز اور نماز ادا کرتی تھی اصحاب کی ساتھ مدت مرض میں سوا تین دن
کی اور بعضون نے کہا سترہ نمازیں پڑہائیں ابوبکر نے فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت کہ نصرت سمجھا اور نماز ادا کی اور کہا ہی کہ گروہ مسلمانون کے
تم کو وصیت کرتا ہون میں ساتھ ڈر خدا تعالی کی پناہ میں سونپتا ہون تم کو خلیفہ بنایا ہی اللہ کو اوپر تمہارے پس میری امت سے تم کو نصیحت ہی کہ ڈرتے رہو
نماز کو اور طاعت وسکی اچھی کہ میں چھوڑتا ہون تمہاری بیچ اور جدا ہوتا ہون تم سی اور آخر ہی سخن جو آپ کا ابوبکر فرماتی ہین عباس سی منقول ہی کہ
نماز میں بھیجا آنحضرت نے بہیج کی کہ اپنی حیات میں ہی کہ ابوبکر کی اور دوسری عبد الرحمن بن عوف کی کہ سفر میں انکی پیچھی ایک رکعت پڑھی اور دانت زیر آپ کی
کوہ تمین مرض الموت میں آنحضرت کی یہ تھا کہ بہت بولا اور کہا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکھیں پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو
شانہ کری کہ یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ جو ہوتی ہی یا تختہ تا لکھون ابوبکر کی لیے ایک کتاب پس چاہا کہ وہ نہین دلاوین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن
نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رضی نے کہا علی سے کہ مین جانتا ہون چہری عبد المطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون میں کہ نہ اوٹہین پیغمبر اس مرض سی چل اور طلب کر اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی نے کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب
کرون میں اور نہ دیوین حضرت پس نہ دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہین دینگی میں ہرگز نہین طلب کرتا اور یہ بھی منقول ہی حضرت کی مرض میں کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تھی پس خیرات کر دئے تاکہ باقی نہ چھوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت میں ساتھ نماز و احسان کرنیکی تھی غلامون اور لونڈیون پر اور صحیحین میں بھی
واقدی سی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت میں تو رکہا اسما بنت عمیس کی بیٹی نے ہاتھ اپنا درمیان دونون مونڈھون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی پیغمبر
صلعم نے اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون میں سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ کہا مین نے ہاتھ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس جمعہ
بہیر گئی جمعی کہ طعام کہاتی تھی مین اور ہاتھ دہوتی تھی اور نہین جاتی تھی میری ہاتھ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ میں لایا ہی کہ پوچھا لوگون نے حضرت علی
سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون میں پس اوٹہا لیا میں نے اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا میں پس
جانتا ہون میں قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون میں سحولی میں کہ نہین تہا اونمین قمیص اور عمامہ اور مختلف ہوئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اونمین قمیص اور عمامہ بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ
تین کپڑی تھی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموعہ پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نے کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہ تہا
نووی نے کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسی سبب سی کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہین اور شافعی کی نزدیک جائز غیر مستحب ہی مردون کی لیی اور عورتون کی لیی مکروہ نہین
کہ پانچ چاہیین اور حنفیہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون میں ہی اور نماز وہ کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسی نے جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اونسی چادر آپکی بچہا دی تھی اور
کہا کہ میں نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات نا گوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اہلی علماء اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ
کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی
اور سنگریزی بچہائی گئی اور اوسپر پانی چہڑکا گیا اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی
دن اور دفن کیی گئی رات کو شب میں اور بعضون نے کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح تر ہی اور باقی احوال رسالہ اثبات بالسنۃ میں مذکور
کیا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ

ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار وبلال وسعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اہل المدینۃ فرحوا بشیء فرحہم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان یقولون ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلہا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہی براء بن عازب سی کہ شامل انصار سی ہیں کہا اول وہ شخص کہ آئی ہمپر یعنی انصار پر آنحضرت کی صحابہ میں سی مصعب بن عمیر اور ابن ام مکتوم تہی عن اور روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی بہیجی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا یعنی مصلحتوں کی لیی تاکہ سکہا دیں قرآن شریف اور احکام دین پس سبب پہلی ان دونوں صحابیوں جلیل القدر کو بہیجا پس شروع کیا انہوں نی کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصوں کی آنحضرت کی صحابیوں میں سی بعد ازاں رونق افزا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتھ ابوبکر صدیق کی پس نہیں دیکہا میں نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہوں ساتھ کسی چیز کی یعنی دنیا میں مانند خوش ہونی انکی کی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ میں یہانتک کہ دیکہا میں نی لڑکیوں اور لڑکوں کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہیں تحقیق آئی پس نہیں آئی یہانتک کہ سیکہی میں نی سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورۃ آنحضرت کی آنی سی پہلی سیکہ لی تہی میں نی بیچ جملہ دوسری سورتوں کی کہ تہا اوس سورۃ کی مانند اونکی ہیں یعنی مقدار میں مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ میں اور اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی اوتری سے زکوۃ فطر میں اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سنۃ میں ہوا ہی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ مکی سوا ان دونوں آیتوں کے کہ یہ مدنی ہوں اور صحیح تر یہ ہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید سی پس نہیں ہی آیۃ میں مگر رغبت واقع زکوۃ وصلوۃ میں بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم وعن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابو بکر قال فدیناک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا الی ہذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زہرۃ الدنیا وبین ما عندہ وہو یقول فدیناک بآبائنا وامہاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی منبر پر یعنی مرض الموت میں جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو تازہ نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت باقی کو دوام اور پائندہ تر ہی پس روئی ابوبکر رضی اللہ عنہ یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہوں نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا تازہ نعمت دنیا کا بسبب ظاہر کی سعادات مراتب اولیا سی ہی اور جانتی تہی کہ دنیا کی نعمتیں مناسب نہیں ہیں مقام سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ اور بقا کا کہ ت کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کرکی آنحضرت کو کہ قربان ہوں ہم تجہ پر ساتھ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا ہمارا ہوتی پس تعجب کیا ہم نی واسطی ابی بکر کی یعنی ف ہو کہ کیوں قربان کرتی ہیں حال آنکہ بیان کوئی باعث نہیں ہی کہ مقتضی ہو واسطی اسکو اور نہیں تہا یہ مگر بسبب نہ سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر نی سی ت پس کہا لوگوں نی یعنی بعضوں نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود یہ باپ کی کہ مقتضی ہی اونکی عمر کا اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتی ہیں رسول خدا

بسلم حال ایک بندی کی خبر دینی کی ہی کہ اختیار دیا اسکو اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دیوی اسکو زینت دنیا کی اور درمیان اسکی کہ ہی نزدیک اوسکی پس اختیار
کیا اس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک اللہ کی ہی قربان ہوں ہم تمپر ساتھ باپوں اور ماؤں کی پس تھی آنحضرت وہی کہ اختیار دی گئی ف یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر مین کہ آنحضرت ہی بندی
دی گئی تھی یعنی آنحضرت نی بندی سی اپنی ذات شریف مراد رکھی تھی ترجمہ اور تھی ابوبکر داناتر ہم مین کہ سمجھی یہ اول ہی کہ بندی مخبر آنحضرت ہین **وعن**
عقبۃ بن عامر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و
الاموات ثم طلع المنبر فقال انی بین ایدیکم فرط وانا علیکم شہید وان موعدکم الحوض وانی لانظر الیہ وانا
فی مقامی ہذا وانی قد اعطیت مفاتیح خزائن الارض وانی لست اخشی علیکم ان تشرکوا بعدی ولکنی اخشی علیکم
الدنیا ان تنافسوا فیہا وزاد بعضہم فتقتتلوا فتہلکوا کما ہلک من کان قبلکم متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ
بن عامر سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلعم نی اوپر شہیدوں احد کی بعد آٹھ برس کی ف یعنی وقت دفن انکی اسلئی کہا بعضوں نی کہ پڑہی حضرت نی
نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہی پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہی یا اون شہدا کے خصوصیت تھی اور کہا شافعی نی کہ مراد صلوۃ سی دعا ہی تھی اور حضرت شیخ
نی یون لکھا ہی کہ مراد صلوۃ سی نماز جنازہ کی ہی اور یہ موید ہی مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہین نماز پڑہنی کی شہدا پر اور شافعیہ کی نزدیک کہ وہ قائل نہین ہین
اوسکی مراد دعا ہی ترجمہ مانند رخصت کرنیوالی کی واسطی زندوں اور مردوں کی ف یہ کنایہ ہی یعنی استغفار کی انکی لیی مانند رخصت کرنیکی واسطی زندوں اور
مردوں کی آئی پر رخصت کرنا زندوں کی لیی بسبب علت کرنی آنحضرت کی تھا دنیا سی اور مردوں کی لیی بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی انکی اور یہ
آنحضرت کی آخر زمانہ حیات مین تھا ترجمہ پھر چڑہی آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق مین آگی تمہاری فرط ہوں ف فرط ساتھ زبر ف اور رکی وہ کہ آگی جاتا ہی تاکہ مہیا کری
منزل پر واسطی دوست اور مہیا کری ڈول اور رسی اور پاک کری کنوئین وغیرہ کو اور سامان طیار کری منزل کی کہ جسکو فرط منزل کہتی ہین اور یہان مراد آگی جانا آنحضرت
کا ہی دار آخرت مین واسطی کارسازی امت اور مہیا کرنی اسباب نجات اور شفاعت امت کی حاصل یہ کہ مین شفاعت کرنیوالا تمہارا ہوں آگی تمہاری جا رہا
شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور مین تمپر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلئی کہ عرض کیی جاوینگی مجھپر اعمال تمہاری یا مین شاہد یعنی گواہ ہوتا ہون گواہی
دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنی دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہی تمسی محشر مین حوض کوثر ہی ف
یعنی وہان جاکر تمیز ہو جائیگا خبیث طیب سی اور منافق مومن سی پس ہوگی شفاعت امت اجابت کی لیی ترجمہ اور تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون یعنی طرف
حوض کی اس حال مین کہ مین اسجگہ اپنی مین ہون ف یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہی گویا حضرت کی لیی پردہ اوٹہ گیا اور دکھایا گیا حوض کوثر اور یہ حالت ہی
ترجمہ اور تحقیق مین دیا گیا ہوں کنجیان زمین کی یعنی کہولی جاوینگی میری امت کی لیی خزانی زمین کی بسبب فتح ہونی شہروں زمین کی اور دیا جاوینگا وہ لوگ
اوسکی اور تحقیق مین نہین ڈرتا ہون تمپر یعنی تم سب پر شرک کا کہ ہووی تمہاری سی پیچھی میری یعنی اسلئی کہ یہ آمر واقع ہوا بعض سی و لیکن ڈرتا ہون مین تمپر دنیا سی کہ
کروگی آسمین رغبت ف مانند رغبت کرنیکی شی نفیس مین اور میل کروگی اوسمین بہت اسلئی کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ مین مناسب نہین ہی بلکہ رغبت کرنی خاص امور
باقیہ ہی مین چاہیی اور اسی لیی فرمایا اللہ تعالی نی وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں مین چاہیی کہ رغبت کرین رغبت کرنی
یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضی راویوں نی مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگی یعنی قتل کرینگی بعض تمہارا بعض کو واسطی مال کی لیی پس ہلاک
ہو جاؤگی جیسیکہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تھی پہلی تمسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ کہا نووی نی کہ اسمین کئی معجزی ہین آنحضرت کی اسلئی کہ اسمین خبر دی آنحضرت
نی کہ امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانوں کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہین ہونگی سو بچایا اونکو اللہ تعالی نی اس سی اور وہ رغبت کرینگی
دنیا مین پس یہی واقع ہوا **وعن عائشۃ قالت ان من نعم اللہ علی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توفی فی بیتی وفی یومی**

وَبَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ وَاَنَّ اللّٰهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيْقِيْ وَرِيْقِهٖ عِنْدَ مَوْتِهٖ دَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهٖ سِوَاكٌ وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ السِّوَاكَ فَقُلْتُ اٰخُذُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهٗ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ
قُلْتُ اُلَيِّنُهٗ لَكَ فَاَشَارَ بِرَاْسِهٖ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهٗ فَاَمَرَّهٗ وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا
وَجْهَهٗ وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نعمتون خدا کی سی مجہپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہ ہی کہ آنحضرت وفات کیے گئی میری گہر مین اور بیچ نوبت میری کی تصحیح بسبب
باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین تمام وفات تک حضرت عائشہ کی گہر مین تہی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت
ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی بیچ گہر میمونہ کی اور شروع ہوا حضرت کو بیچ عائشہ کی گہر مین بسبب شدت سی ہوا احتمال بیچ کہ آپ بیچ
اونکی گہر میں سے پہرا اذن چاہا اپنی بیبیون سی کہ بیمارداری آپکی عائشہ کی گہر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی
پیر کی دن وقت چاشت کے ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوا ہی ترجمہ اور وفات
ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف یعنی حضرت کی وفات ہوئی اس حال مین کہ آپ تکیہ کیے ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہ دلالت کرتا ہی بیچ
کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین یہ ہی بین حاقنتی و ذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اُسکی وہ جو روایت کیا حاکم اور ابن سعد
نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رضی کی گود مین پس لیکن تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایکطرح کی خرابی سی نہین ہین اور برتقدیر صحت
اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجہپر یہی کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میرے
اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی ف یہ بہت نعمت ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہا بدرکتون کا ہی یا بیان واقع کرتی ہین کہ یہ نعمت اونکو
میسر ہوئی بعد اوس بیان کرنی مین سبب اوسکی جانی اوس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبدالرحمن بن ابی بکر کہ بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور
مین تکیہ کیے ہوئی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میرے سینہ سی لگی ہوئی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبدالرحمن کی یا طرف مسواک کی حال آنکہ مین جانتی
آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی کیا لون مین مسواک آپکی لیے پس اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی سر مبارک سی
کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبدالرحمن سی اور دی حضرت کو اور کی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی حضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین مسواک
کو آپکی لیے پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نے مسواک دانتون پر ف یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور
اسیطرح آنحضرت کی حلق مین تمام وفات اونکی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اس بات کی یعنی آنحضرت کی باتہ سی وہ مرگ تک ترجمہ آنحضرت کی سامنی ایک برتن تہا کہ اوسمین پانی تہا
پس شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف اس سے معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی چہرہ مبارک پر پس ہی نی آنکہ پانی
وجاتی تہی اسمین اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی ہی اور تہا وہ یہی اس سے کہ کری فعل ہر مریض اور اگر وہ کر سکی تو کوئی اور کری اسلیے کہ اس سے ایکطرح کی تخفیف ہوتی ہی
بیچ مین شدت پانی و غیرہ پکانی کی حلق مین بلکہ جب پکانا پانی وغیرہ کا جب بہت حاجت ہو اوسکی ترجمہ اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطے موت کی سختیان ہین ف سکرات
جمع سکرہ بمعنی شدت کی یعنی بیہوشی کی سختیان اور بڑی سختیان تقسیم قسم حرارتون اور تلخیون اور جمعیتون کی ہی کہ انبیا اور ارباب کمال کی لیی ہی ہوتی ہین پس بنا ہا ہر وسطی اپنا
تکلیف کی اور سبب کو بسبب اسکی سختی تسانی اوسکی دوسری اشتراکی وقت رحلت ترمذی مین عائشہ سی روایت ہی کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اس حال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا
اور آپ ہاتہ ڈالتی تہی اوسمین پہیر منہ پر پہیرتی تہی اللہم اعنی علی سکرات الموت ترجمہ پہر اونچا کیا آنحضرت نے دست اپنا یعنی بلند کرتے تہی کی طرف
آسمان کی یعنی آسمان کی طرف اشارہ کیا تہی یعنی کہ تامل کر کہ رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جہک گئی نیچے گر پڑی دست مبارک حضرت کی نقل کی

تھا میں نے وقت موت یعنی داہنی طرف یا بائیں طرف یا دونوں طرف اور مراد رفیق اعلی سے انبیا ہیں کہ ساکن ہیں اعلی علیین میں سے کیا اور حدیث میں آیا ہے مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہے کہ واقع ہوتا ہے ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد اہل اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کے رہنے والے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد رفیق اعلی سے حضرت رب العزت ہے اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی پر آیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جبرئیل آئے اور کہا کہ خدا تعالی مشتاق ہے اور اختیار دیتا ہے تمکو بیچ رہنے کی دنیا میں اور آنے کی بیچ اوس کے پس فرمایا آنحضرت نے یا حضرت الرفیق الاعلی وعلم

وعنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والاخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلعم سے فرماتے تھے نہیں کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کے مگر کہ اختیار دیا جاتا ہے درمیان دنیا اور آخرت کی ف یعنی اوسکو اختیار دیتے ہیں کہ چاہے دنیا میں رہے ایک مدت تک اور چاہے متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اس میں شک نہیں ہے کہ ہر ایک اختیار کرتا ہے اوس چیز کو کہ اوس کی اوس کے لئے بہتر ہو یا پائیدار تر ہو ترجمہ اور تھے آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیے گئے پکڑا حضرت کو سختی آواز نے یعنی مرتے وقت جو بلغم یا سانس کہ حلق میں اٹک جاتا ہے اور اوس سے آواز بھاری ہو جاتی ہے وہ حالت حادث ہوئی پس سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرماتے ہیں شامل کر مجکو ساتھ اون لوگوں کی کہ انعام کیا تو نے اوپر ان کے پیغمبر اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف اور بعد اسکی یہ ہے وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھے ہیں وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سے تحسین یعنی حاصل خوب ہو جاتی ہے اس روایت میں اور پہلی روایت میں ترجمہ پس سمجھی میں اس عبارت سے کہ آنحضرت اختیار دیے گئے ہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی درمیان باقی رہنے کی دنیا میں اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہے کہ اختیار کیا دنیا سے جانے کی آخرت کو

وعن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ شدت سے بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اوکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ نے وائے ہے کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہے انکو پس فرمایا آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو کہ نہیں ہے تیرے باپ پر محنت و شدت بعد آج دن کی ف یعنی یہ کرب بسبب سختی بیماری کی ہے اور بعد آج کے دن نہ ہوگا یہ یعنی کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہے اور آج کی دن کی منقطع ہو جاویگی یہ علائق سو یہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ میں تو کرب ہی نہیں ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نے کہا فاطمہ نے ای باپ میرے اجابت کی اوسنے طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور میں ای باپ میرے ای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اوسکی ہے ای باپ میرے طرف جبرئیل کی پہونچاتے ہیں ہم خبر موت کی اوسکی پس جبکہ دفن کیے گئے حضرت کہا فاطمہ نے ای انس آیا خوش ہوا ساتھ اسکی نفسوں تمہارے یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نے ف اور یہ شعر بھی نسبت کیے جاتے ہیں طرف فاطمہ کی کہ حضرت کی ماتم میں کہے ہیں **اشعار**

ماذا علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

الفصل الثانی **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رایت یوما قط کان احسن ولا اضوء من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رایت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسیعقبہ ... قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء
منہا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منہا کل شیء وما نفضنا ایدینا عن التراب وانا لفی دفنہ حتی انکرنا قلوبنا
اور روایت ہے انس سے کہ کہا جبکہ وہ دن ہوا کہ داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ نیزوں اپنی کے یعنی بسبب خوشی کی
جیسی بیان نیزہ بازی کرتے ہیں انہ دا خوش ہونیکی سبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں
دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ بہت خوب تر یعنی خاطر میں اور روشن تر یعنی ظاہر میں اس دن سے کہ آئے ہمارے پاس اس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا
دن تھا واسطے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین حال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ
اس دن سے کہ وفات پائی اس میں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلیے کہ وہ دن فراق کا تھا مشتاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن
کہ داخل ہوئے اس میں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اس میں آنحضرت نے تاریک ہوئی
مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑی تھی ہم نے ہاتھ اپنی خاک سے اس حال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تھے یہانتک کہ نا آشنا جانا ہم نے اپنی دلوں کو
یعنی تغیر ہو گئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کی پس بسبب ظہور انواع ظلمت کی پھر نہیں پائی ہم نے دل اپنی اس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور
نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اور ترقی وحی کی سے اس میں بڑا ہی فرق پڑ گیا **وعن عائشۃ** قالت لما قبض رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا فی دفنہ فقال ابو بکر سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال ما قبض اللہ نبیا الا فی
الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ ادفنوہ فی موضع فراشہ رواہ الترمذی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف
کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی کے یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے
کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں اور انس نے دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہ
جیسیکہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابو بکر سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاویں رسول خدا صلعم یا نہیں فرمایا انہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے
کہاں کہا ابو بکر نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی اسلیے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح انکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے
کہ سچ کہا ابو بکر نے انتہی اور یہ منافی نہیں ہے اس کے کہ روایت کیا گیا اوسی حدیث میں ترجمہ پس کہا ابو بکر نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوس میں دفن کرو انکو
بیچ جگہ بچھونے انکے کی یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن عائشۃ** قالت کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو صحیح انہ لن یقبض نبی حتی یری مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فلما
نزل بہ ورأسہ علی فخذی غشی علیہ ثم افاق فاشخص بصرہ الی السقف ثم قال اللہم الرفیق الاعلی قلت اذا لا یختارنا
قالت وعرفت انہ الحدیث الذی کان یحدثنا بہ وھو صحیح فی قولہ انہ لن یقبض نبی قط حتی یری
مقعدہ من الجنۃ ثم یخیر قالت عائشۃ فکان اخر کلمۃ تکلم بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قولہ اللہم الرفیق الاعلی متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اس حالت میں کہ وہ تندرست
تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیجاتی ہے روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہے اوسکی بہشت
سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پھر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو درمیان حرکت کے اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے اور چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اونپر تبلیغ اوسکی تو نہیں تھی اور مصدوم ہر وقت جسمانی ہی کہ جس سی نقصان انکی ترتیب دین مین آتا تھا اور فساد پیدا ہوتا اونکی شریعت مین اور یہ کر گیا تھا حضرت وحی کہ
ہو گئی تھی ایسی کا انکی خیال مین آتا تھا کہ وہ کر چکی ہین ایک کام اور حال آنکہ نہین کیا ہوتا اور کہو اونہین صادر ہوتا تھا اونسی اور یقین کوئی کلام احکام مین مخالف اوسکی آیتی
کہہ چکی تھی پس جب جانا تو نی یہ عقدہ جو ذکر کیا ہم نی ثواب سن کا اختلاف کیا ہی علمائی نی اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اوسکی لکھنی کا پس کہا بعضون نی کہ حضرت نے
چاہا تھا کہ معین کر دین ایک کو صحابہ مین سی واسطی خلافت کی تا واقع نہو نزاع اور مین کہتا ہون مین کہ یہ بہت بعید ہی واسطی کہ تعین اور تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس
یا علی کی نہین محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ زبان سی کہدینا کافی تھا اور جہد حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کی ساتھ نیابت امامت کی مع تصریح کرنی کی ساتھ قول
اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو بات آ کر کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین خلافت عمر و عثمان کی بعد کی کہ جو
مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور ظہور عیسی تک تھی البتہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکھنا پس لکھ سکے
آنحضرت اور بعضون نی کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نی نوشتہ لکھنا ایک بیان واسطی احکام مہمہ کا تفصیل و تخصیص تاکہ اوسمین جاری نزاع اور رحال ہوا تفاق منصوص علیہ
کہتا ہون مین کہ نہین تھا حضرت کی زمانہ مین نزاع تا کہ اوٹھ جاتا اور نہین تھا خلاف تا منع ہو جاتا اور یہ کہ باعتبار زمانہ ما بعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر گز نہین ہی اوسکی
واقع ہونیکی خود حضرت نے خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ و ساتھ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنی کی علیکم بالسواد
الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی سنت فلیک ان افنا کہ التقون اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ علاوہ
احکام شرعیہ تفرقہ مین برسکے کیونکر ہون محصور و مخصوص ایک ساعت مین اسی طرح کہ مقصود ہو اونمین اختلاف بالکل ہان اگر ارادہ کیا جاوی ساتھ اسکی یہ کہ حضرت نے
قصد کیا تھا یہ کہ لکھین ایک نوشتہ کہ اوسمین بیان کرین بعضی ایسی احکام کہ اگلی زمانون مین پائی گئی ہین اور کتاب و سنت مین نہین مذکور ہین تو بعید نہین ہی رغبت
سی اوپر تمام امت کی یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھین نوشتہ کہ بیان ہو اوسمین طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کرین اوسمین احوال گمراہ فرقونکا قسم معتزلہ و خوارج اور روافض اور
تمام مبتدعی ترجمہ پس کہا عمر رضی اللہ عنہ کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہی ہمکو کتاب اللہ ف ع یعنی امر دین مین بموجب قول
اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اوسمین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جھگڑتی تھی اونسی اس بات پر
پس یہ دی اوپر نرمی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اوس کہنی سی تخفیف و آسائش تھی آنحضرت کی تھی وقت سختی درد و بیماری کی اور جان لیا تھا اونھون نی
کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہین ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیی ہی اگر کرین تو مختار ہین کرین اور اگر نہ کرین تو وہ جانین اور عادت ستمرہ تھی کہ جب حکم
کرتی تھی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تھی آنحضرت سی اوسمین پس چھوڑ دیتی تھی آنحضرت اونکو اونکی رای اور صواب دید پر
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتی اونکی رای پر اور عمر بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا ترک
اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بھی ترک کیا اور مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب مین بھیجنا ابو ہریرہ کا کہ بشارت دین لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت مین داخل
ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ نکر بیٹھین اوسپر اور عمل مین سست ہون اور جہد حضرت عمر کی لیی موافقات ہین کہ موافق ہوئی ہین کتنی جگہونمین مخالفات
پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹھ جائیگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے
کہا کہ یہ حضرت سے اجتہاد تھا بلکہ یہ بعضی صحابہ نی آنحضرت سے طلب کیا تھا کہ کچھ لکھین پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب دیکھا کہ بعضی راغب نہین ہین جیسی عمر اور
جو کہ موافق اونکی تھی ترک کیا لکھنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفاء اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تھی کہ خلافت کو
صدیق کی لیی لکھین بعد از ان ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور بسبب اعتماد پر کہ تجاوز نہین کرینگی اوس سی مومن جیسی کہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر جیسا کہ پہلی
فصل مین آ چکا ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا کہ مقصود کتابت سے وصیت واسطی علی مرتضی و خلیفہ کرنا اوسکا تھا خالی نہین تناقض سی نہین ہی آگاہی کہ جو کہتی ہین کہ تقدیر

خلیفہ کرنا کسی شخص معین سی ثابت ہو اسیطرح اپنا تا تو کیا احتیاج لکھنی کی رہی اور تمام قصہ یہ ہی کہ جب غلبہ ہوا تب آنحضرت نے اختلاف کیا اونہون نے کہ
گھر میں تہی یعنی صحابہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کی پس بعضی اونمین سی کہتی تہی نزدیک کرو حضرت کی یعنی اسباب لکھنی کا تاکہ لکھ دیوین تمہارے لیے آنحضرت صلعم
اور بعض کہتی تہی بات وہ جو عمر نے کہی یعنی منع کرتی تہی کہ ایسی سبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگون نی شور و غوغا اور اختلاف تو فرمایا آنحضرت نی اوٹہو
میری پاس سی ف یعنی پس جو امت نی تمہیں لکھنی کا اعتماد اوس پر کتابت ہوئی تمہاری نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت نی قصد کیا تہا لکھنی کا
اوسوقت کہ اونکی دل میں آیا تہا کہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکھنا مصلحت ہے یا وحی کی گئی طرف اونکی اور منسوخ کیا گیا ہوا اور عمر
نی جو کہا حسبکم کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلیی کہ وہ ڈری اس سی کہ مبادا لکھیں آنحضرت ایسی
امور کہ عاجز ہوں لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہوں عذاب کی بسبب نہ کرنی کی ثابت نص سی کہ نہیں گنجائش ہی اوسمیں اجتہاد کی اور ارادہ کیا ساتھ اس قول کی
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی ما فرطنا فی الکتاب من شیء اور طرف قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس کہا کرتی تہی ابن عباس کہتی تہی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ جو حائل اور مانع ہوا درمیان رسول خدا کی
اور درمیان اسکی کہ لکھیں اونکی لیی یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکی اور شور و شغب اونکی ف یہ کلمہ کہ اختلافات اور زائل ہوئی آنحضرت کی لکھنی کی سبب ثابت کر کے کہ
تہی ابن عباس مائل طرف خلافت علی کی کرنی ہی اور اونہوں نی کہا تہا اونکی صحابہ میں سی متدبر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوة میں کہ حضرت عمر کو قصود تہا
کہ حضرت کو تکلیف نہو لکھنی میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکھنا ایسی چیز ضروریہ کا تو نہ چھوڑتی اسکو اونکی اختلاف کرنی کی سبب جیسا کہ اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک سیکہ نہ چھوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت دشمنی مخالفون اور دشمنون کی اور جیسیکہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرہ عرب سی وغیرہ تک وہ چیزیں کہ
آگے بیان اونکا ہوگا چونکہ وہ چیز ضروری تہی حضرت عمر نی یہ بھی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کونسی چیز کم ایسی میں نہیں ہی اللہ تعالی
نی فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم اس سی جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت میں بیان اسکا ہی صراحتہ یا دلالۃ اور یہ
سمجھی کہ باب اجتہاد کا بند نہو جاوی اہل علم و استنباط پر پس دیکہا عمر نی کہ صواب ترک کرنا کتاب کا واسطی تخفیف آنحضرت کے اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو
عمر کی بات کا انکار کیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر رض بڑی فقیہ نسبت ابن عباس و موافقین اونکی کی ترجمہ کہا سلیمان بن
ابی مسلم احول نی کہ ایک شخص ثقات و ائمہ میں سی یہیں آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف وہ کچھ کہ واقع ہوئی مصیبت
اوسمیں اشارہ کرتی ہیں اوس پنجشنبہ کی طرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمیں واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس یہانتک کہ تر کر دیا اونکی آنسوؤن نی سنگریزون کو
وہان پڑی تہی ف یہ احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان میں اونکی تہو ہوتی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکھنی نوشتہ مذکور کی اور یہ احتمال اظہر ہے اس مقام میں ترجمہ کہا میں نی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف یعنی کیا حال کیسا ہی کیا واقع ہوا اوس میں
ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یون نہیں ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہیں
اور وہ روایت کرتی ہیں ابن عباس سی ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسمین پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی لکھ دوں
مین تمہارے لیے ایک نوشتہ نہ ہو گے تم گمراہ بعد اوسکی کبہی ف جو کہا ہی علمائی کہ یہ عبارت ظاہر میں اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکھنا احکام کا ہو تفصیل سی تو اسلیم
ترجمہ پس جہگڑا اور اختلاف کیا لوگون نی اور نہیں لائق ہی کہ پاس نبی کی تنازع اور اختلاف ف جو ظاہر سیاق کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کی
کہ درمیان میں حدیث کی داخل کیا اور بعضوں نی کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی نا فہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہیں یعنی دنیا کو ف یہ بھی ہجر کی تم ایسا ہی ہی ہذیان سی لیکن احتمال نقل کی ہیں اور ایک احتمال یہی لکھا ہی کہ ... ماضی ہے

ہجر سی کہ ساتھہ زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب مجمع کی موجب یا ترجمہ کیا ہی اور صاحب لمعات نے استفہام کو خوب تفصیل سی لکھا ہی اور شیخ عبدالحق نے یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوا اونکو آیا مختلط اور پریشان ہوے کلام اونکا بسبب مرض کے اور بیہ انکار او ن لوگون پر کرتی تہی کہ نہ لکہنی دیجیے کیون منع کرتی ہو کنہی سی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوا کلام اونکا یہہ اعتقاد او رحباب کے نسبت رکہنا چاہیے وہ جو معنی حسن ہو زبان کی بہی آتا اور یہہ ممتنع ہی آنحضرت سی پس جو جو کہ رد کرو کہ کہین کلام مجہول استفہام انکاری ہی انتہی ترجمہ جو حضرت کر کیا فرماتی ہیں اور کیا غرض رکہتی ہیں پس تکرار کرنا حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا پر پس وہ حالت کہ میں اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لیے اور تفکر اوسمین غیرہ اوسکے بہتر اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکے مفہوم اونکا ہی اور حالت سی کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہی کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا آنحضرت سی کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین میں تین قسم پر ہی کہ ایک تو اثبات صانع میں ہی اور اوسکے وحدانیت میں اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت میں اور انکار اوسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع میں ہی کہ جو محتمل ہوتے ہین کئی وجہوں کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطے علما کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لیے اختلاف اس نوشتہ میں باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اوسکا یہہ ہی کہ اوامر متعلق ہوتے ہین قراین کو نقل کرتی ہیں امر کو وجوب کی طرف اصحاب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہی کہ اصل امر وجوب ہی پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہون آنحضرت سی ایسی قراین کہ دلالت کرتی ہون اوسپر کہ نہین ہی جب یہہ بلکہ مخیر کیا اونکو اوسکو اختیار کیطرف اور یہہ دلیل ہی اونکے رجوع کرنے اونکو طرف اجتہاد اور شرعیات میں اور پہنچا اجتہاد عمر کا طرف منع کرنی کو پس شاید کہ اونہون نے اعتقاد کیا یہہ صادر ہوا یہہ حضرت سی بغیر قصد بالجزم کے اور تہا یہہ ارادہ اور عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ پس جب گذری صحابہ اس تکلیف سی حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین باتونکا پس فرمایا نکالدو مشرکون کو جزیرہ عرب سی شرح گذر چکا بیان اوسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتدا کتاب میں بیچ باب الیسو سے کے مذکور ہو میں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکمون کے پاس آوین اور احسان و سلوک کیا کرو اونسے مانند اوس چیز کے کہ میں احسان کرتا ہون اونپر شرح یعنی از روی کمیت اور کیفیت کی بوجہ تیسیر درمیان اونکے بجہت پناہ اونکی اور یہہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیے کہ ایلچی خوش ہون اور رغبت کرین غیر اونکے مولفۃ القلوب میں سے اور کہا علما نے برابر ہی کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر کیونکہ ایلچی حکم ہی ترجمہ اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سی یعنی بسبب بیان کرنے اوسکے یا واسطے اختصار کے یا ذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بہول گیا میں اوسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور میں بہول گیا قول سلیمان احول کا ہی نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے شرح کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہی اور بہول جانیوالے سعید بن جبیر ہین یہہ موجب شرح طیبی کے لکہا گیا اور حضرت شیخ رحمہ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو کہا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سی یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا میں اور لکہا ہی علمائے کہ تیسری بات یہہ ہی کہ سامان درست کر دینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکے اسباب کی درستی کر رہی تہی کہ اوسی اثنا میں بیمار ہوئے یا تیسری بات یہہ ہی منع کرنا قبر پرستی سی جیسکہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد وعن انس قال قال ابو بکر لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورھا فلما انتہینا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیک اما تعلمین ان ما عند اللہ خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت انی لا ابکی انی لا اعلم ان ما عند اللہ تعالی خیر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ابکی ان الوحی قد انقطع من السماء فھیجتھما علی البکاء فجعلا یبکیان معھا رواہ مسلم ترجمہ اور روایت ہی انس سے کہ کہا کہا ابو بکر نے واسطے عمر کے بعد وفات آنحضرت کے کہ لیچلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اونسی جیسکہ حضرت ملاقات کرتے تہی اونسی شرح ام ایمن بیٹی ثعلبہ کی ہین

قالت انه اخبرني انه قد نعيت اليه نفسه فبكيت فقال لا تبكي فانك اول اهلي لاحقا بي فضحكت وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا جاء نصر الله والفتح وجاء اهل اليمن هم ارق افئدة والايمان يمان والحكمة يمانية رواه الدارمي روایت ہے ابن عباس سے کہا جبکہ اتری سورۃ اذا جاء
نصر اللہ والفتح بلایا آنحضرت نے فاطمہ زہرا کو اپنی پاس فرمایا کہ پہنچائی گئی ہی طرف میری خبر میری موت کی ف یعنی اس سورۃ میں خبر دی گئی نصرت و
فتح الہی کی اور لوگوں کو داخل ہونیکی دین اسلام میں بعد حکم کیا مجھکو تسبیح و تحمید و استغفار کا اس سے معلوم ہوا کہ تمام ہوا کام رسالت و تبلیغ کا اور حکم ہی توجہ و استعداد
سفر آخرت کا اور رجوع کرنیکی درگاہ عزت میں ترجمہ پس روئیں فاطمہ زہرا اپنی اس بات کے سننے سے آنحضرت کی فراق پر فرمایا آنحضرت نے فاطمہ کو کہ نہ رو اسلیے کہ تو میری
اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھ سے ف یعنی بعد میرے سب سے پہلے تو ہی مریگی اور میرے پاس پہنچیگی اور الم فراق کا بہت نہیں کھینچی گی سو ہی ہوا کہ فاطمہ
زہرا نے حضرت کی وفات کی چھ مہینے بعد انتقال کیا صحیح قول یہی ہی اور جب ایک قول کی آٹھ مہینے بعد اور بعضوں نے تین مہینے اور دو مہینے بھی کہی ہیں اور
بعضوں نے ستر روز ترجمہ پس ہنسیں فاطمہ پس یہ خبر جلدی پہنچنے کی سنکر حضرت فاطمہ ہنسیں سبب خوشی کی پس کہا فاطمہ کو بعض ازواج آنحضرت کی نے پس کہا اونہوں نے اے فاطمہ
دیکھا ہمنے تجکو روئی تو پھر ہنسی ف مراد بعض ازواج سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں ترجمہ جو بولے اونکو یعنی قول نقل کرنیکو واسطے تعلیم شان آنکے کے ذکر کیے اور بعید
نہیں ہے کہ اور بھی کوئی اونکی ساتھ شریک تی ہوں کہنی میں اور یہ ظاہر ہوتا ہی جملہ بعض ازواج النبی سی اور لفظ نقل ہی اور حضرت نے جو کہی حضرت فاطمہ سے
یہ کلام کہا تہا اسلیے اور دونی ترجمہ پس کہا فاطمہ نے کہ حضرت نے خبر دی تھی مجکو کہ پہنچائی گئی ہی اونکو خبر موت اونکی کی پس روئی میں پس فرمایا حضرت نے مجکو
نہ رو اسلیے کہ میرے اہل بیت میں سے اول تو ہی ملیگی مجھ سے پس ہنسی میں ف اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ حضرت فاطمہ نے خبر نہ دی حقیقت حال کی اور کہا کہ
یہ بھید درمیان میرے اور رسول خدا صلعم کے ہے میں نہیں خبر دیتی کسیکو پھر خبر دی بعد وفات آنحضرت کے ترجمہ فرمایا آنحضرت نے جس وقت کہ پہنچ چکی مدد اللہ کی اور فتح کی اور
آئی اہل یمن ف کہ ابو موسی اشعری اور گروہ اونکے ہیں جاء اہل الیمن کا عطف ہے اوپر جاء نصر اللہ کی اور تفسیر ہے قول اللہ تعالی کی ورایت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجا اور علامت ہے اسپر کہ مراد ناس سے اہل یمن ہیں یعنی ان مع اہل یمن کی فرمایا ترجمہ نرم دل ہیں اہل یمن بہت نرم ہیں دل اونکی ف
یہ کنایت ہے اس سے کہ جلدی قبول کرتے ہیں احکام اور بہت تاثیر ہوتی ہی انکے دلوں میں وعظ و نصیحت کی اور سالم ہیں قساوت سے ترجمہ اور ایمان یمنی ہی ف
ح کہ یمن سے آیا ہی اشارہ ہی طرف کمال اہل یمن کی بیچ ایمان کی اور اطاعت و انقیاد کی پس اس طرح فرمایا بسبب مبالغہ کی بیچ مدح اونکی عنایت کی ترجمہ اور حکمت
کہ عبارت معرفت حقائق اشیا اور احوال اونکی ہی ہی بھی یمنی ہی نقل کی یہ طیبی نے ف ع اور نہایت نسبت میں سے کہتی ہی اشارہ ہی طرف اوس
کہ سوال کیا ابو موسی نے احوال مبدا اور معاد سے اور حقائق و معارف ابتدا پیدایش کی سے جیسے کہ ہم کتاب بدء الخلق کی گذرا اور بعضوں نے کہا کہ نسبت دینے
ایمان و حکمت کی طرف یمن کی اس سبب سی ہی کہ ایمان مکہ سی پیدا ہوا ہے اور مکہ تہامہ سی ہی اور تہامہ یمن سی ہی اور بعضوں نے کہا یہ کلام آنحضرت نے تبوک میں کہا کہ جانب
شام کی ہی اور مکہ اور مدینہ وہانسی جانب یمن کی ہی پس اشارہ کیا طرف جانب یمن کی اور مراد مکہ و مدینہ ہی سو پوشیدہ نہیں کہ سیاق حدیث سے یہ معلوم ہوتا
کہ یہ کلام حضرت نے اپنی مرض میں فرمایا مگر یہ کہ کسی راوی نے اس کلام کو بتقریب ذکر اہل یمن کی اس حدیث میں اس حدیث سی لاکر ذکر کیا واللہ اعلم اور ابو عبید نے
کہا کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ اصل میں یمن سے ہیں پس نسبت کیا گیا ایمان و حکمت انکی طرف نسبت مبالغہ کی مدح میں اور غرض یہ ہے کہ اہل یمن ایمان کامل رکھتے ہیں پس
نہیں نفی ہوتی ایمان کی اونکے سوا نہیں ہے پس کچھ منافات نہیں ہے درمیان اس کے اور درمیان حدیث حضرت کے الایمان فی اہل الحجاز پھر مراد اس سے موجودین وقت ہیں نہ تمام اہل یمن
سب وقتوں کی اور طیبی نے کہا کہ حکمت کہتی ہیں ہر کلمہ صالحہ کو کہ باز رکھے کہنے والی کو واقع ہونے سی ہلاکت کی جگہوں میں اور بعضوں نے کہا حکمت عبارت ہے
خوب جاننے سے علم و عمل کی فرمایا اللہ تعالی نے ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیرا کثیرا کہا انس نے ان الحکمة تزيد الشريف شرفا وترفع العبد
المملوک حتى تجلسه مجالس الملوک اور ابو ہریرہ سی ہی کہ حکمت کی دس جز ہیں نو اونمیں سے عزلت یعنی گوشہ نشینی میں ہیں اور ایک چپ رہنی میں

عَنْهَا قَالَتْ وَا رَأْسَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکِ لَوْ کَانَ وَاَنَا حَیٌّ فَاَسْتَغْفِرُ لَکِ وَاَدْعُوْ لَکِ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ وَا ثُکْلِیَاہُ وَ
اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَظُنُّکَ تُحِبُّ مَوْتِیْ فَلَوْ کَانَ ذٰلِکَ لَظَلِلْتَ اٰخِرَ یَوْمِکَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ اَزْوَاجِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ اَنَا وَا رَأْسَاہُ
لَقَدْ ھَمَمْتُ اَوْ اَرَدْتُّ اَنْ اُرْسِلَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّابْنِہٖ وَاَعْھَدَ اَنْ یَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ یَتَمَنَّی الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ یَاْبَی اللّٰہُ وَیَدْفَعُ
الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ یَدْفَعُ اللّٰہُ وَیَاْبَی الْمُؤْمِنُوْنَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہا واشوق کہا یعنی آنحضرت کے
پاس بسبب درد سر کے ہای سر دکھتا ہی شرح تھا یہ حضرت عائشہ کا سر دکھتا تھا پس فرمایا اوسپر حضرت نے یعنی مراد مرگ ذات ہو دور شفا
کیا ساتھ اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو سوحال یہ ہے کہ میں زندہ ہوں بخشش مانگوں تیرے لیے
یعنی تیری سئیات کے بخشنے کی دعا اور دعا کروں تیرے لیے یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے واثکلیاہ شرح لفظ ثکل ساتھ
ث مثلثہ و ضم کی اصل میں یعنی مرگ فرزند یا دوست کے ہی جو درد میان سوختے اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہو و بیگانہ معنی ہر کے زبان
وقت مصیبت کے جاری ہوتا ہی اسکے معنی حقیقی مراد ہوں مگر سب سے مخفی تحقیق میں گمان کرتی ہوں تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ
یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا از راہ ناز ونیاز کہ درمیان ان کے تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہو گے تم آخر اوسی دن میں صحبت کرنیوالے ساتھ اپنی بیویوں
میں سے شرح مقصود یہہ ہے کہ اگر میں مر جاؤنگی اور تم زندہ رہو بعد میرے تو مجھکو بھول جاؤ گے اور بیویوں کے ساتھ مشغول ہو جاؤ گے بیت مرد مرد تم این
نالہ زار تن جانست یار جدا شوم این نالہ از نست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چھوڑ ای عائشہ ذکر اپنے درد کا اور نہ موت کے یاد کر کے
و مشغول ہو میرے درد سر میں و ذکر موت میرے میں شرح کہ میں اس حالم سے جاتا ہوں بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم
کیا اور دونوں صاحبوں کو اکٹھی بیمار رہنے میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کے جیسے کہ خون کا مجبوں کے ہاتھ سے وقت فصد کے لیلی کی رگ سے
آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کے خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمیں خوش کرنا عائشہ کا اور بشارت دینی اوسکو اس لیے کہ نعمت کے بہی
ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تہا میں نے یہہ کہ بھیجوں کسیکو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اوسکے یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کی تھی اور بہن
عائشہ کی اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کے اور لیعہد بناکروں اوسکو تا کہ نہ کہیں باوسطہ خوف اسکے کہ کہیں کہنے والے شرح کہ نہ وصیت کے آنحضرت
ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکے کہ اوسمیں بہی اشارہ تہا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو
کریں آرزو کرنیوالے اپنے خلافت کے غیر ابی بکر کی یعنی خود یا غیر ابوبکر کے لیں پہر کہا میں یعنی اپنے دلمیں یا فرمایا میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومن شک کرنیوالی سے
شرح یعنی بسبب خلیفہ کرنے میرے اوسکو امامت صغری میں اسلیے کہ امامت صغری عمدہ ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت مناظرہ کے کہ
جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کے لیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم اوسکو امور دنیا ہماری کی لیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اوسکی خلافت کے حقیت کے پہر
حضرت کے قول و یابی المومنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر ان لوگوں کی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور حاصل حضرت کے فرمانیکا یہہ کہ پہر
اس سبب سے نہ بلایا میں ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت اوسکے ہونیوالے ہی کہ واقع میں ہیا ہو ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی
اور یہہ حدیث اول دلیل ہے اوپر خلافت ابی بکر کی آنحضرت کے وَعَنْھَا قَالَتْ رَجَعَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ مِّنْ جَنَازَۃٍ مِّنَ الْبَقِیْعِ فَوَجَدَنِیْ
وَاَنَا اَجِدُ صُدَاعًا وَّاَنَا اَقُوْلُ وَا رَأْسَاہُ قَالَ بَلْ اَنَا یَا عَائِشَۃُ وَا رَأْسَاہُ قَالَ وَمَا ضَرَّکِ لَوْ مُتِّ قَبْلِیْ فَغَسَّلْتُکِ وَکَفَّنْتُکِ وَ
صَلَّیْتُ عَلَیْکِ وَدَفَنْتُکِ قُلْتُ لَکَاَنِّیْ بِکَ وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَرَجَعْتَ اِلٰی بَیْتِیْ فَعَرَّسْتَ فِیْہِ

یستغفر لہا ایات فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم بدئ فی وجعہ الذی مات فیہ رواہ الدارمی

اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا میری طرف سیری آنحضرت ایک روز ایک جنازہ کو دفن کر کے بقیع سے کہ مقبرہ مدینہ کا ہی پس پایا مجکو آنحضرت نے اس حال میں کہ تھے درد سر مین کہ رہی تھی ای میرا سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے بلکہ مین کہتا ہون ای عائشہ میرا سر کہتا ہی فرمایا آنحضرت نے اور کیا ضرر کرتا ہی تجکو ای عائشہ اگر مری تو پہلی میری پس غسل دوں مین تجکو اور کفن دوں مین تجکو اور نماز پڑہون مین تجپر اور دفن کروں مین تجکو وقوع اسمین اشارہ ہی طرف مرنا اوسکی حضرت کے حیات مین بہتر ہی نہ رہنی اونکی ہی بعد وفات حضرت کے تو کہا مین البتہ گویا کہ دیکھتی ہون مین تجکو قسم ہی اللہ کی اگر کروگی تم ہمیشہ جو کچھ ذکر ہوا تم غسل وغیرہ سی البتہ پہرو گی تم طرف گہر میری کی پس صحبت کروگی ساتھ کسیکی اپنی بیویون میں سی پس مسکرائی آنحضرت صلعم یعنی ہنسی کی دلالت کرتا ہی یہ کہنا و نکا اوپر کمال غیرت اونکی کی پس مرض کی پہر شروع کی گئی بیماری حضرت کی کہ وفات ہوئی جسمین نقل کی یہہ دارمی نی وعن جعفر بن محمد عن ابیہ

ان رجلا من قریش دخل علی ابیہ علی بن الحسین فقال الا احدثک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بلی حدثنا عن ابی القاسم قال لما مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ جبرئیل فقال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک تکریما لک وتشریفا لک خاصۃ لک یسألک عما ھو اعلم بہ منک یقول کیف تجدک قال اجدنی یا جبرئیل مغموما واجدنی یا جبرئیل مکروبا ثم جاءہ الیوم الثانی فقال لہ ذلک فرد علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کما رد اول یوم ثم جاءہ الیوم الثالث فقال لہ کما قال اول یوم ورد علیہ کما رد علیہ وجاء معہ ملک یقال لہ اسمٰعیل علی مائۃ الف ملک کل ملک علی مائۃ الف ملک فاستاذن علیہ فسألہ عنہ ثم قال جبرئیل ھذا ملک الموت یستاذن علیک ما استاذن علی آدمی قبلک ولا یستاذن علی آدمی بعدک فقال ائذن لہ فاذن لہ فسلم علیہ ثم قال یا محمد ان اللہ ارسلنی الیک فان امرتنی ان اقبض روحک قبضت وان امرتنی ان اترکہ ترکتہ فقال تفعل یا ملک الموت قال نعم بذلک امرت وامرت ان اطیعک قال فنظر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی جبرئیل فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ قد اشتاق الی لقائک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لملک الموت امض لما امرت بہ فقبض روحہ فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجاءت التعزیۃ سمعوا صوتا من ناحیۃ البیت السلام علیکم اھل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وخلفا من کل ھالک ودرکا من کل فائت فباللہ فاتقوا وایاہ فارجوا فانما المصاب من حرم الثواب فقال علی اتدرون من ھذا ھو الخضر علیہ السلام رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ

اور روایت ہی امام جعفر صادق بن محمد سی کہ نقل کی یہہ اپنی باپ سی کہ امام محمد باقر ہین یہہ کہ ایک شخص قریش مین سی داخل ہوا اوسکے باپ پر کہ علی بن حسین ہین یہہ بیسر امام علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم پس کہا علی بن حسین سی کہ کہا نہ حدیث بیان کرون تمہاری آگی پیغمبر خدا صلعم سی کہا اوس شخص نی کہ ہان بیان کر ہمارے آگی ابی القاسم صلعم سی کہا علی بن حسین نی کہ جب بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس جبرئیل یعنی عیادت اور سلام پہنچانیکو پس کہا جبرئیل نی ای محمد بیشک اللہ نی بہیجا ہی مجکو طرف آپکی واسطی تکریم تمہاری کی اور واسطی تعظیم تمہاری کی درحالیکہ یہہ تکریم و تعظیم مخصوص ہی تمہاری لیی یعنی پاس بات مین کہ پوچھتا ہی اللہ سبحانہ تعالیٰ وہ چیز سی کہ وہ خوب جانتا ہی اوس چیز کو تجسی یعنی اسلیی کہ وہ قریب ہی تمہاری رگ جان سی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ کس طرح پاتی ہو تم اپنی تئین یعنی کیسا ہی حال تمہارا فرمایا پاتا ہون مین ای جبرئیل اپنی تئین غمگین اور پاتا ہون اپنی تئین اندوہگین شاید کہ یہہ غم واسطی آنحضرت کو بسبب فراق امت کے تہا اور یہہ جو تمہارا واسطی حبیب و تعلق ہی یعنی اندوہ اوسکا کہ یہ سیری دکھا جاہی بعد میری کیا واقع ہو تو پہر آئے جبرئیل آنحضرت کے پاس دوسری دن پس کہا حضرت سی جیسا کہ کہا تہا

ولعیس ان فارقت من عوض ترجمہ پس جب امر ایسا ہی تو ساتھ ہو واللہ اور قول فوت اوسکی کی اینفع سی کر وقت سے ح یعنی بچو جزع اور فزع سے
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کی کہ وَاحْتِیْفَمَا صَبَرُوْا کِتَابًا یعنی اسکو محیط افق حسن حسین کے ہی منقول ساتھ ہمزہ برکت شملہ کے اور تحقیق تمام عظمو سے کے
یعنی پس اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالیٰ کے وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ ترجمہ اور اوسی پس امید رکھو یعنی نہ امید کرو سوا اوسکے اسلیے کہ
لا الٰہ الا اللہ یا اوسکے پاس ہی پیس امید رکھو تو اب کے اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف ح یعنی دنیا کی مصیبت مصیبت نہیں ہے
بسبب پانی ثواب آخرت کے اور مصیبت حقیقی وہ ہے کہ کوئی صبر نہ کری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالیٰ کی نزدیک وہ ہے کہ پہلی صدمہ میں ترجمہ پس کہا
علی رضی اللہ عنہ کیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا ابو بکر اور عمر نے کہا کہ خضر ہیں ف ح کہ واسطے تعزیت صحابہ اور اہل بیت آنحضرت کے آئے ہیں ظاہر اسیاق کلام سے
سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ حاضر تھی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین مراد ہوں کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضر مجلس
میں تھے کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ میں ف ح اور حصن حصین میں بیان ہے یہہ قصہ مستدرک کی اور آیا کہ جب وفات پائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعزیت کی اصحاب
نے اور ہیں سے حکم کی اور ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اوسکے لایا ہی یعنی اور روایت کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس آیا پہلانگ کر
لوگونکی گردنوں پر اور رو یا بہت پھر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہہ خضر ہیں اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے علی ابن ابی طالب
علی مرتضیٰ ہیں باب ح یہہ باب ہے بیچ تتمات اور لواحق پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلے عَنْ عَائِشَۃَ رض قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا نہیں چھوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نی بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھ کسی چیز کے نقل کی یہہ مسلم نی ف ح یعنی قسم مال سی اسلیے کہ نہیں چھوڑا کچھ مال
تا وصیت کریں اور جو کچھ کہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند اوسکی تھا آنحضرت نی حالت حیات میں صدقہ کر دیا تھا مسلمانوں پر بعد از نفقہ عیال کے ف ع
کہا توربشتی نے کہ اور روایت میں آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کے آگے کہ علی رضی اللہ عنہ وصی تھی پس کہا عائشہ نے کب وصیت کی اونکو حالانکہ تھی میں تکیہ آنحضرت کے
یہانتک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور معنی لا اوصی بشیء کی یہہ نہیں وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ خبر دی کہ اسلیے کہ نہیں تھا اونکو پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر اونکی کو خلافت اور سیجز کی کہ گمان کرتی ہیں شیعہ پس اسی پر حدیثین صحیحہ ہیں وصیت کرنی آنحضرت کے ساتھ کتاب اللہ کے اور وصیت اونکی کی اہل بیت کے حق میں
اور نکالنی یہود کی جزیرہ عرب سے اور روایتے احسان کرنی کی ایلچیوں سی نہیں ہیں مراد اوس قول سے دلالت اوسکے لیے اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء سیر نے کہ آنحضرت کے لیے بہت
اونٹ تھی اور دس اونٹنیاں تھیں کہ رکھا تھا اونکو نوح مدینہ میں رات کی تھی لوگ دودھ اونکا ہر شب بھیجتے تھیں اور کئی سات بکریاں تھیں کہ دودھ اونکا
پس نہیں صلاحیت رکھتی ہی واسطے معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بھی ہو تو محمول کیا جاویگی اسپر کہ وہ اونٹ صدقہ کے تھے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم میں سے
پیا کرتی تھی دودھ اونکا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَخِیْ جُوَیْرِیَۃَ قَالَ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِہٖ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا عَبْدًا
وَّلَا اَمَۃً وَّلَا شَیْئًا اِلَّا بَغْلَتَہُ الْبَیْضَاءَ وَسِلَاحَہٗ وَاَرْضًا جَعَلَھَا صَدَقَۃً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سی کہ صحابی تھی بھائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیویوں میں سے ہیں کہا کہ نہیں چھوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کے
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں ف ح یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو خبر دی ہیں کہ حضرت کی بردے لونڈی تھی یا وہ مرگئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا اونکو ترجمہ اور نہ اور کچھ مگر خچر اپنا کہ سفید تھا کہ اوسکو دلدل کہتی تھی مقوقس حاکم اسکندریہ نی بطور تحفہ کی بھیجا تھا اور سکو اور ہتھیار اپنے
ف ح یعنی جو کہ خاص تھے حضرت کے یعنی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود داور عصا بہا الدار کے اور بعضی روایتوں میں خاص نہیں ہی تو ممکن ہو کہ بہودے
کے پاس گرو تھی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی یعنی آوے نزد اعتبار کرنی اور ایسی چیز کے مانند کپڑوں اور اسباب گھر کے دال ثابت ہوا کہ حضرت نے جو

اور مؤید اسکا یہ ہی کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کلہم تجتمع علیہ الامۃ اس سے مراد جمع ہونا ہی امت کا اوپر انقیاد و اطاعت اور اتفاق ہی اونکی بیعت پر اگرچہ بکراہیت ہی ہو اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اور ثنای اونکی کی تعیین ہی باعتبار دین اور عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام اور اتفاق کی ہی اور وہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نے تمام ہونا اوسکا تیس برس میں خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور مستمر ہونا بعد خلفاء راشدین کے جو امرا گذری ہیں اونکو بھی خلفا کہنا بیچ ہی اگرچہ مجازا ہی جیسے کہ خلفاء عباسیہ کے تھی انتہی تو سید نے کہا کہ یہہ قول خالی نہیں عدم مناسبت سے ساتھ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لا یزال الاسلام عزیزا و لا یزال الدین قائما اگرچہ مناسب ساتھ روایت لا یزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی بیچ مدح اونکے کے ساتھ صلاح دین کے اور ظہور حق کی اور قوت اسلام بیچ زمانہ اونکی کی سبب دیانت اونکی کی واللہ اعلم دوسرا یہہ کہ مراد خلفاء عادل اور امراء صالح ہیں مستحق خلافت حقیقیہ ہیں لیکن لازم نہیں کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کے پیچھی متصل ہوں شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو تو پشتی نے کہا کہ راہ راست اس حدیث میں اور جو حدیثیں کہ اس باب میں وارد ہوئی ہیں یہی ہی تیسرا یہہ کہ مراد پایا جانا اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر دیتی مخبر صادق کی اور حال اور اور حدیث میں آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہوگی امر کی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سے پھر مالک ہونگے پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنے امام حسین سے پیچھے کہ سے پھر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سے پھر مالک ہوگا بعد اوسکی وزیر اوسکا او پورا ہوگا ساتھ اوسکے عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمیں سے امام عادل اور مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ معقول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی آئیں اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سے بیچ وصف مہدی کے کہ کہا دور کریگا اللہ تعالی اوسکی وجود سے ہر غم و اندوہ کو اور دور کریگا اوسکی عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اونکی بارہ آدمی ڈیڑھ سو برس تک ہونگی چوتھا یہہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر میں کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور مؤید اسکی یہہ روایت نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میری خلیفہ اور بہت ہونگی مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتھ عجیب فتنوں کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ میں بارہ خلیفہ ہونگے اور مراد یہہ ہی کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس رہا تک کہ اوس زمانہ میں اختلال واقع ہوگا توجیہات سابق میں معنی یہہ ہونگی کہ ہم زمان دولت ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد انکے اختلال یہہ جو کچھ شارحین نے ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم و رسولہ۔ شیعہ نے حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہونگی پے درپے عام ہی اس سے کہ ہوا ونمیں خلافت حقیقۃ یا استحقاق پہلے اونکی علی ہیں پھر حسن پھر حسین پھر زین العابدین پھر محمد باقر پھر جعفر صادق پھر موسی کاظم پھر علی رضا پھر محمد تقی پھر علی نقی پھر حسن عسکری پھر محمد مہدی رضوان اللہ علیہم اجمعین **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفار غفر اللہ لھا واسلم سالمھا اللہ وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غفار ساتھ زبر غین معجمہ کے اور ف کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور ابوذر غفاری اونہی میں سے ہیں دعا کی آنحضرت نے اونکی لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو فقط چونکہ تھی غفار متہم ساتھ چوری کرنے مال حاجیوں کی اس دعا کی آنحضرت نے اونکی لیے کہ محو کرے اوس سے یہہ گناہ اور بخشے اونکو اور احتمال رکھتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے اونکی لیے یعنی بخشا اونکو اللہ نے ترجمہ اور اسلم بھی فتح نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف رکھتی ہیں اونکو اسلمی کہتی ہیں ترجمہ صلح کرے اوس سے خدا تعالی فقط یعنی معاملہ کرے اوس سے ساتھ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکھی اونکو آفات سے اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا کے اونکی لیے اس طرح اسلیے کہ وہ اسلام لائی تھی بغیر لڑائی کی اور یہہ بھی احتمال خبر کا رکھتا ہی ترجمہ اور عصیہ نے عصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی نافرمانی اور مسلم نے فتح اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریوں کو بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تھی اوپر قنوت میں اور یہہ اخبار ہی قطعا اور احتمال دعا کا نہیں رکھتا لیکن اسمیں اظہار اونکی شکایت کا ہی کہ مسلمان ہو پر دعا کرینگے اونپر ساتھ خوار ہونیکی نہ ساتھ گناہ کرنیکی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریش والانصار وجہینۃ ومزینۃ واسلم وغفار واشجع موالی لیس لھم مولی دون اللہ ورسولہ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریش یعنی مسلمان اونکی اہل مکہ وغیرہ سے اور انصار یعنی قبیلہ اونکا اہل مدینہ سے اور قبیلہ جہینہ اور مزینہ
یعنی مسلمان اونکی اور اسلم اور غفار اور اشجع کہ ان قبیلوں سے ہیں اور مراد مسلمان اولاد موالی میری ہیں مددگار اور دوست میرے ہیں شرح لفظ موالی ساتھ
زبر میم کے مشدد کے و مضاف ہے طرف یا متکلم کی جمع مولی کی ہے اور روایت کیا گیا ہے موال ساتھ زبر میم اور زیر لام یا تنوین کے یعنی بعضی اونکی دوست اور مددگار بعض
کے ہیں ترجمہ میں ہے اونکے لیے دوست اور مددگار سواے خدا کے اور پیغمبر اوسکے کوئی نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی بکرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلم وغفار ومزینۃ وجہینۃ خیر من بنی تمیم ومن بنی عامر والحلیفین بنی اسد وغطفان متفق علیہ
اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ یہہ سب قبیلے بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور دو
ہم قسموں سے کہ بنی اسد اور غطفان ہیں **شرح** غطفان ساتھ زبر غین معجمہ اور طا مہملہ کے اور یہہ دونوں قبیلے آپسمیں حلیف تھے کہ باہم مدد کرنے پر قسم
کھائی تھی جیسی عادت عرب کی تھی اور ان قبیلوں کو بہتر فرمایا بسبب اسلام اور اچھے آثار اونکے کے **وعن** ابی ہریرۃ قال مازلت احب
بنی تمیم منذ ثلث سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فیہم سمعتہ یقول ہم اشد امتی علی الدجال قال وجاءت صدقاتہم فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ صدقات قومنا وکانت سبیۃ منہم عند عائشۃ فقال اعتقیہا فانہا من ولد
اسمعیل متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا ہمیشہ دوست رکھتا ہوں میں بنی تمیم کو اوس وقت سے کہ تین خصلتیں یا تین کلمے سنے میں نے
آنحضرت سے اونکے حق میں فرماتے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے یعنی ایک خصلت یہہ ہے کہ بنی تمیم سخت تر ہیں امت میری میں دجال پر نزدیک وقت ظہور اوسکے کے
جدال اور نزاع اور انکار اور بحث کرینگے اور اس سے معلوم ہوا باقی رہنا اونکا اوس وقت تک بکثرت کہا ابو ہریرہ نے دوسری خصلت یہہ ہے کہ آئے صدقے یعنی
زکوتیں بنی تمیم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ صدقے ہماری قوم کے ہیں یعنی شرافت دی اونکو بسبب اضافت کرنیکے اپنی طرف اور تیسری یہہ تھی ایک لونڈی
بندی بنی تمیم میں سے تھی عائشہ کے پاس پس فرمایا آنحضرت نے کہ آزاد کر اے عائشہ اوسکو اسلیے کہ یہہ اسمعیل کی اولاد سے ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے **شرح**
یعنی عرب سے ہے اور عرب اولاد اسمعیل سے ہیں اگرچہ یہہ صفت مشترک ہے درمیان تمام عرب کے اور مخصوص نہیں ہے ساتھ بنی تمیم کے لیکن باوجود اس فرمانے میں ایک طرح کی
عنایت اور شرافت دینی ہے اونکو

الفصل الثانی

عن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من یرد ہوان قریش
اہانہ اللہ رواہ الترمذی روایت ہے سعد سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ چاہے خواری قریش کی ذلیل و
خوار کرے اوسکو خدا تعالی نقل کی یہہ ترمذی نے **شرح** قریش خواہ امام ہوں یا غیر امام اگر امام ہوں تو ظاہر ہے اور اگر غیر امام ہوں تو بسبب منسوب
ہونے اونکے حضرت رسول سے اور بسبب فضل انکے کے اس نسبت سے ایسا فرمایا **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اللہم اذقت اول قریش نکالا فاذق آخرہم نوالا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الہی
چکھایا تو نے اول قریش کو عذاب سے روز بدر وخراب کی پس چکھا آخر اونکے کو انعام و عطا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** ابی عامر الاشعری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الحی الاسد والاشعرون لا یفرون فی القتال ولا یغلون ہم منی
وانا منہم رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی عامر اشعری سے کہ چچا ہیں ابو موسی اشعری کے
کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا قبیلہ ہے اسد اور اشعری **شرح** اسد ساتھ جزم سین کے باپ ایک قبیلہ کا ہے یمن کے وہ قبیلہ اوسکے نام سے مشہور
ہے اور اونکو ازد بھی کہتے ہیں اور ازد شنوءہ سے ہیں تمام انصار اوسکی اولاد سے ہیں اور اشعر لقب عمرو بن حارثہ اسدی کا ہے اور وہ بھی باپ ایک قبیلہ کا ہے
یمن کے ابو موسی اشعری اور قوم اونکی اوسکی اولاد سے ہیں اور اونکو اشعرون کہتے ہیں اور اشعرون تھے بنی کی نسبت کے بھی کہتے ہیں جنگ میں نہیں بھاگتے

ہیں وہ دونوں قبیلے یہ حال آنحضرت کی ساتھ کفار کی اور خیانت کرتے ہیں غنیمت میں اور مجھ سے ہیں یعنی تبع ہیں میری سنت اور طریق کی یا میرے دوستوں میں سے
ہیں اور میں اونسے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف م یعنی اونکی دوستی لوداسمیں آگاہ کرتا ہے اسپر کہ وہ متقی ہیں بموجب قول اللہ تعالی کی
إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَزْدُ اللهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ
النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْبَى اللهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ
أَزْدِيًّا وَيَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ ہیں یعنی لشکر اوسکی اور انصار دین کے زمین میں ف ح اضافہ
کیا اونکو طرف اللہ تعالی کی یا تو بسبب شجاعت اونکی کی ساتھ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کی جیسے ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکی
اور رسول اوسکی کی اور بعضوں نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ ہیں کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہیں ترجمہ چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر و ذلیل کریں اونکو اور
انکار کرتا ہے اللہ تعالی یعنی نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے اونکو اور البتہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ میں اے کاشکے ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے
اے کاشکے ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ ازد کا ہوئیگا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم بھی ازد میں سے
ہوتے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے
تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علماء نے کہ ناخوش رکھنا ثقیف کو
اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونہیں میں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونہیں میں سے تھا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا
انہیں میں سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو مباشر تھا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تھا آیا ہے کہ لایا گیا اوسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکھا اوسکو
ایک طشت میں اور شروع کیا اوسکو چھیڑنا ایک چھڑی سے کہا ترمذی نے جامع میں کہ کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور سر یاروں اوسکے
بیٹھی تھی چبوترہ مسجد پر پس پہنچا میں طرف اونکی پس کہا اونہوں نے کہ وہ آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں پس ٹھہرا
تھوڑی دیر پھر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوا پھر کہا اونہوں نے کہ آیا سانپ پس کیا ایسا ہی دو بار یا تین بار یعنی آیا اور گیا اور نکس کیا ویسا ہی بار بار اسی طرح کیا اور جب
ہوا اسکا نبی والے سے کہ یزید پلید بھی باوجود کہ بنی امیہ میں سے تھا اور اوسکو ذکر کیا چاہیے تھا کہ اوسکو بھی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تھا اور جو کچھ کہ عبید اللہ نے کیا اوسکے
امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ بھی پس کچھ قصور نہیں کیا یزید نے عبید اللہ کو کیا کہیں وہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب میں دیکھا کہ بندر منبر شریف پر بازی
کرتے ہیں اور تعبیر اوسکی ساتھ بنی امیہ کے کی اور بہت سی باتیں ہیں کہاں تک کہیں وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عِصْمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْمُبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ
يُوسُفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَةَ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى مُسْلِمٌ فِي الصَّحِيحِ حِينَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي
ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا إِخَالُكَ إِلَّا إِيَّاهُ وَسَيَجِيءُ تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک کرنے والا کہا عبید اللہ بن عصمہ تابعی نے کہ جو
تھیں جھوٹا اور ہلاک کرنے والا کہ کہا جاتا ہے یعنی علماء کہتے ہیں کہ مراد جھوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور ہلاک کرنے والا سے حجاج بن یوسف ظالم مشہور ہے اور کہا ہشام

ابن حسان نے کہ فقیہ تہا اور اہل حدیث سی بڑا عالم تہا بزرگ تہا اور ہبت بزرگ تہی حدیث کا شمار کیا ہی لوگون نے ان لوگونکو کہ قتل کیا حجاج نے قید او رہند کر کے یعنی نہ معرکہ مین پس پہنچا ہی عدد انکا ایک لاکہہ بیس ہزار کو سوا اونکی کہ معرکہ مین مارے گئے اور کہتی ہین کہ نکلی اوسکی قید خانہ مین سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قید خانہ مین چہت نہ تہی ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح مین جس وقت کہ قتل کیا حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیچ حضرت صدیق کی بیٹی ہین آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہہ کہ ثقیف مین ایک بڑا جہوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا پس بڑا جہوٹا پس دیکہا ہمنے اوسکو مراد رکہتی تہین مختار کو اور یہہ مفسد ہلاک کرنیوالا پس نہین گمان کرتی مین مگر تجکو یعنی حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث تیسری فصل مین مفصل جاننا چاہیے کہ حجاج ساتہہ ہرج کے مبالغہ حاج کا یعنی لہو لعب کرنیوالے جہٹ کے کہا مولف نے وہ عامل تہا عبدالملک بن مروان کا عراق و خراسان پر اور بعد اوسکے ابن لیدکا عامل ہوا اور مرا واسط مین بیچ پچانوے سال کے یعنی پچانوین برس مین عمر اوسکی چوون برس کے تہی اور باقی احوال حجاج کا مشہور حاجت اوسکی ذکر کرنیکی نہین اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابہ مین سے تہا اور ولادت مختار کی سال ہجرت مین ہے اوسکو صحبت اور روایت نہین وہ صحابی نہین ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا مین وہ مشہور تہا ساتہہ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا برخلاف اسکی تہا یہان تک کہ جدا ہوا عبداللہ بن زبیر سے اور طلب ریاست کی اور رغبت دنیا مین کی اور ظاہر کی باطن کی خباثتین یعنی فساد اور آوازہ بلند ہونا اور مکر بجد یکہ ظاہر ہوئین اوس سے بہت ایسی چیزین کہ مخالف دین کے تہین اور برا جہوٹا نکلا یہان تک کہتی ہین کہ دعوی نبوت اور نزول وحی کا کیا کونیز اور تہا باپ اوسکا امیر اسلام مین بیچ زمانہ عمر کی اور رہتا تہا مختار بیچ صحبت چچا اپنی کی اور موافقت کرتا تہا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کہنی کی ساتہہ اہل بیت کے بعد اوسکے کہ پہلی عداوت رکہتا تہا اور ساتہہ اسکے کہ وہ مشہور تہا اونکی عداوت مین اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہدائے کربلا کا یزید پلید سی اور بہت لوگونکو جنہوں نے حسین کو قتل کیا اور کہتی ہین کہ یہہ سب واسطے طلب دنیا اور طلب امارت کے تہا اور سنہ شست مین مصعب بن زبیر کی امارت مین مارا گیا کوفہ مین اور علماء اوسکو کذابون مین سے شمار کرتے ہین اسمین اسحدیث کے جو تخریج کی مسلم نے یعنی کذاب سے مراد مختار اور مبیر سے حجاج پر حمل کرتے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْرَقَتْنَا نِبَالُ ثَقِيْفٍ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ ثَقِيْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعض صحابہ نے یا رسول اللہ جلادیا ہمکو ثقیف کے تیرون نے یعنی دکہ دیا پس دعا کیجیو اللہ تعالی کی جناب مین ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام اور اطاعت احکام کی نقل کی یہہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مِيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ اَحْسِبُهُ مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَنْ حِمْيَرًا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ حِمْيَرًا اَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ وَاَيْدِيْهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِيْمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوٰى عَنْ مِيْنَا هٰذَا اَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ اور روایت ہے عبدالرزاق بن ہمام سی کہ بڑی عالم ہین کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی مینا سے اور وہ ابی ہریرہ سے کہ کہا ابوہریرہ نے تہی ہم نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہون مین اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بددعا کرو اونپر رحمت سے دور ہونیکی پس منہہ پہیر آنحضرت نے اوس شخص کی طرف سے پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہہ پہیر لیا اوس سے پہر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہہ پہیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونون جانبون سے پہر فرمایا آنحضرت نے کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہہ اونکے سلام ہین یعنی اکثر سلام کرتے ہین اور ہاتہہ اونکے طعام ہین یعنی آپس مین منہہ سے کہتے ہین السلام علیک اور طعام دیتے ہین لوگونکو اور وہ امن اور ایمان والے ہین یعنی جامع صفت تواضع اور سخاوت کی ہین کہ یہہ دونون بزرگ اور خوب ہین اور اکثر حقوق لوگونکی ہی ترتیب وہ ہین یا امن کی معنے یہہ ہین کہ امن دینے والے ہین اور اہل ایمان کے ایمان کامل

رکہتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث عبد الرزاق سی اور روایت کی جاتی ہین اس معنی سی حدیثین منکر یعنی اگرچہ عبد الرزاق ثقہ ہی اور قوی لیکن مینا ضعیف ہی **وعنہ** قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ممن انت قلت من دوس قال ما کنت اری ان فی دوس احدا فیہ خیر رواہ الترمذی اور اوسیہی روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کس قبیلہ مین سے ہی تو کہا مینی دوس مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا یمن مین ہے فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے نہ تہا مین گمان کرتا کہ قبیلہ دوس مین کوئی شخص ہوگا اوسمین بہلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اسمین تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتے تو اوسمین بہلائی نہوتی **وعن سلمان** قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک هدانا اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی رواہ الترمذی وهذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی کہ دشمن نہ رکہہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سے عرض کیا مینی کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا مین آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسی دشمن رکہنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب ہین اس کے ہین اور بسبب آپکی راہ دکہائی ہمکو خدا تعالی نی یعنی اسلام اور تمام اچہی احکام کی فرمایا حضرت نی دشمن رکہی تو عرب کو پس دشمن رکہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف ع ح** یعنی جبکہ دشمنی کوئی عرب کو تو اوسکی ضمن مین مجکو دشمن رکہنا ہی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہی کہ دشمنی کی نفی عرب حاصل کیہہ بغض عرب کبہی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا پس سمجہنا چاہئی اس آفت سی تا نہ پڑی خرابی عظیم مین اور ظاہر سلمان سی بسبب عجمیت اور فارسیت اصلی اپنی کی کچہہ تکبر اور بی ادبی نسبت عرب کے یا بعضی اعراب کے سرزد ہوئے ہونگی الا بغض حقیقی کیونکر متصور ہو ونسی ہیچ تکہ صورت بغض کی ہوتی ہو آنحضرت نی اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کرین اور بچین تا نوبت بغض حقیقی کی نہ پہنچی کہ وہ سبب ہی بغض کا ہو گا فافہم **وعن عثمان** بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنله مودتی رواہ الترمذی وقال هذا حدیث غریب لا نعرفه الا من حدیث حصین بن عمر ولیس هو عند اهل الحدیث بذاک القوی اور روایت ہی عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی خیانت کری عرب سے اور خیر خواہی نکری اونکی یا ظاہر کری خلاف اوس چیز کی کہ دلمین رکہتا ہو اور کینہ رکہی ہو نہی تو داخل ہوگا میری شفاعت مین یعنی شفاعت صغری مین اسلئی کہ کبری تو عام ہوگی سبکو لی اور نہ پہنچی گی اوسکو دوستی میری **ف** یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو یا نہین پہنچیگا اور نہین حاصل ہوگا اوسکی لیے دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہی تا رحمیہ تقل کے یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حصین بن عمر کی سی اور نہین وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی **ف ع** کہتا ہو مین پس ہوگی حدیث ضعیف اوسکی طرق سی اور وہ معتبر ہی فضائل مین اور اوسکے موید اور بہت سی حدیثین آئی ہین قوی سے کہ پہنچین تئین ازمعنوی کو مانند قول آنحضرت کی حب العرب ایمان وبغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نی انس سے اور طبرانی نی اوسط مین انس سے روایت کی ہے من سبّ العرب فاولئک هم المشرکون اور طبرانی نی کبیر مین روایت کی ہی سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانه من احبهم احبه اللہ اور روایت کی حاکم نی مستدرک مین ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کی احبوا الفقراء وجالسوهم و احبوا العرب من قلبک ولیردک عن الناس ما تعلم من نفسک اور حدیث متن کی روایت کی ہی احمد نی اپنی مسند مین اور اقل مرتبہ اسکے سند و نکا یہہ ہے کہ ہو حسن لیس حدیث حسن لغیرہ ہی **وعن ام الحریر** مولاة طلحة بن مالک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعة هلاک العرب رواه الترمذی اور روایت ہی ام حریر تابعیہ سی کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہی کہا کہ سنا مینی اپنی مولے کی طلحہ ہی کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی قرب قیامت

کی سو اسکو نہیں ہے ہلاک ہونا عرب کا یہی نقل کی ترمذی نے ف یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا، اسواسطے کہ ہی طرف اسکے کہ غیر عرب تابع ہونگے عرب کے
نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہوگا زمین میں شخص کہ کہے اللہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن وفی روایۃ موقوفا
رواہ الترمذی وقال ہذا اصح اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے
اور قضا انصار میں شرح مراد قضا سے نقابت ہے اسلیے کہ یا ان نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے یا بعضے انکو کہا کہ یا مراد قضا سے قضا شرعی ہے
اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کر کر بھیجا تھا اور بعضے ... ہے اور اذان حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کے موذنوں کی بلال تھے
حبشی تھے اور امین ہونا اور امین کی ازد میں ہے یعنی ازد شنوہ میں کہ وہ قبیلہ ہے یمن میں اور نہیں منافی ہے یہ قول بعض راویوں کی کہ مراد یمن سے تھی حضرت
ازد سے یمن کی ف ع لیکن ظاہر متبادر کلام راوی سے ارادہ عموم اہل یمن کا ہے اسلیے کہ وہ رقیق القلب ہیں اور اہل یمن کی ایمان ... واللہ اعلم اور مقصود یہ ہے کہ جائے
ہو کہ یہ منصب ان قوموں میں ہی چاہیے اور انہیں سے کرنی چاہیے ترجمہ اور ایک روایت میں یہہ حدیث موقوف ہے ابو ہریرہ پر نقل کی ترمذی نے کہ روایت
اسحدیث کے بطریق وقف کی صحیح تر ہے اسانید میں حدیث مرفوع سے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد اللہ بن مطیع عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم فتح مکۃ لا یقتل قرشی صبرا بعد ہذا الیوم الی یوم القیامۃ رواہ مسلم روایت
ہے عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سے ہیں اپنے باپ سے یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام انکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ
سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے فرماتے دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قرشی حبس و بند کر کر یعنی مگر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اسدن فتح کے روز قیامت تک
نقل کی یہہ مسلم نے ف ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہے اس حدیث کے بعضی محدثوں نے ساتھ معنی اسکے یہہ ہے کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قرشی بعد اسکے قیامت تک
حبس کر اسحال کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں سے ایسے پائی گئی ہیں کہ قتل کیے گئے ہیں حبس کر کر زمانہ میں کفر کی بعد آنحضرت کے اور نہیں الخ
کوئی ان میں سے ایسی کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کر کر اسحالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر تھی اور معنی یہہ ہیں کہ ایسا نہیں ہوگا کہ پایا جاوے قرشی مرتد
پس قتل کیا جاوے اور مرتد ہیگا اسکی یہہ روایت الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب وعن ابی نوفل معاویۃ بن مسلم قال رأیت عبد اللہ بن الزبیر
علی عقبۃ المدینۃ قال فجعلت قریش تمر علیہ والناس حتی مر علیہ عبد اللہ بن عمر فوقف علیہ فقال السلام علیک
ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب السلام علیک ابا خبیب اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک
عن ہذا اما واللہ لقد کنت انہاک عن ہذا اما واللہ ان کنت ما علمت صواما قواما وصولا
للرحم اما واللہ لامۃ انت شرہا لامۃ سوء وفی روایۃ لامۃ خیر ثم نفذ عبد اللہ بن عمر فبلغ الحجاج موقف عبد اللہ وقولہ فارسل
الیہ فانزل عن جذعہ فالقی فی قبور الیہود ثم ارسل الی امہ اسماء بنت ابی بکر فابت ان تاتیہ
فاعاد علیہا الرسول لتاتینی او لابعثن الیک من یسحبک بقرونک قال فابت وقالت واللہ لا آتیک حتی
تبعث الی من یسحبنی بقرونی قال فقال ارونی سبتی فاخذ نعلیہ ثم انطلق یتوذف حتی دخل علیہا فقال
کیف رأیتنی صنعت بعدو اللہ قالت رأیتک افسدت علیہ دنیاہ وافسد علیک آخرتک بلغنی انک
تقول لہ یا ابن ذات النطاقین انا واللہ ذات النطاقین اما احدہما فکنت ارفع بہ طعام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وطعام ابی بکر من الدواب واما الآخر فنطاق المرأۃ التی لا تستغنی عنہ اما ان رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا و مبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام
عنھا فلم یراجعھا رواہ مسلم ۔ اور روایت ہی ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گھاٹی مدینہ کے
یعنی سولی پر اور مراد گھاٹی مدینے سے گھاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کے جس وقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف
اسی جہت سی ہی لا عبد اللہ بن زبیر کو مکہ مین شہید کیا حجاج ظالم نی اونکو مارا اور جگہہ مذکور مین سولی پر کہینچا اور اسلیئے مقرر کی گئی جگہہ اونکی قبر کی حجون مین قریب مکہ
عقبہ کے لیکن ثابت نہین کہ کونسی قبر ہے اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کہ مکہ کی مقبرہ مین ہین کوئی جگہہ معین اونکی معلوم نہین بلکہ صحیح ہے یہانتک کہ تربت حضرت خدیجہ
کا بھی یہی حال ہے اور گنبد جو اوسپر بنایا گیا ہی باعتماد رویا بعض اولیا کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس ہمیشہ رہا قریش کہ گذرتی تہی ابن زبیر پر اور
اور لوگ بھی گذرتی تہی اونپر یہانتک کہ گذری اونپر عبد اللہ بن عمر پس ٹہہری ابن زبیر کی پاس کہ سولی پر تہی پس کہا ابن عمر نی سلام تجہ پر ای ابا خبیب تین بار
اسیطرح کہا ف ع خبیب ... کی بیٹی ... کی جزم سی بڑا بیٹا ابن زبیر کا ہے اوسکے نام پر کنیت ابن زبیر کی ابو خبیب ٹہہری اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہے
تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا مین تجکو اس کام سے تین بار یہی مضمون کہا ف ح
مراد کام سی خروج ہی یا تہہ دعوی خلافت اور نمازت کی ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نی کیا کہ یزید سی بیعت نہ کی اور مکہ مین چلی گئی اور ولایتین اپنی تحت تصرف مین لائی اور اسیطرح مروان سی
بعد یزید کی اور عبد الملک سی بہی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نی حجاج کو بہیجا ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نی اونکو مارا اور سر اونکا مدینے کو بہیجا اور
جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہینچا اور یزید نی بہی ایک لشکر مدینے کی خراب کرنی لیی اور وہانکی رہنی والونکی قتل کی لیئے کہ اوسکو واقعہ حرہ کہتے ہین بہیجا تہا اور وہ
لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اوس میان مین یزید مرگیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تجکو ای ابا خبیب اس حالت سی منع کرتا تہا اور تو کہنا نہ مانتا تہا آخر کو
انجام کار یہہ ہوا مقصود اس سے تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہی اوپر حجاج ظالم ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی البتہ تحقیق تہا تو کہ جانتا
تہا مین تجکو بہت روزے رکہنی والا بہت شب بیدار شب خیز بہت احسان کرنی والا قرابتیوں سے ف ح آیا ہے کہ ابن زبیر روزے بہت رکہا کرتی تہی اور کبہی پندرہ
دن تک طی کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہے کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ و ظالم اور مانند اسکی کلام اور اونکے
حق مین کہا کرتا تہا تو منظور ہے چاہا کہ برا دا ابن زبیر اونکی باتونسی بیان کیجیئے تا لوگونکو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جائین ترجمہ آگاہ ہو قسم خدا کی البتہ وہ گروہ
کہ برا ہے یعنی بسبب فساد فہم اور بد اعتقادی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سوء کی لامۃ خیر آیا ہے ف ح یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی منحر
روایت پہلی کی یہہ مین وہ گروہ کہ تو اونکی گمان و اعتقاد مین جملہ شرار ہے وہ گروہ برا ہے کہ تجہ جیسی شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کی یہہ مین کہ
تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچھا گروہ ہی بطریق استہزا و تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات بدونکو ازراہ طعن اچھا کہتی ہین کیا وہ قوم ہی
کیا خوب ہو کہ یہہ قسمین فساد و کبی آئی ہو لیکن معنی اول ظاہر تر ہین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹہہرنی کی اور کلام اونکی
حجاج کو تمین پس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سے کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی یہودیونکی قبرون مین
ف ح یعنی یہہ جگہہ قبور یہودیونکی کہ یہان مکہ کی رہنی والی یا وارد ہونی والی یہود دفن کئی جاتی تہی اور یہہ منافی نہین ہے اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن
کئی گئی بیچ اعلی معلی کی اسلیئے کہ وہ اوسمین ڈالی گئی بعد اسکی اس جگہہ اونسی اور دفن کئی گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہودیونکی اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوس وقت
مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان لیجا دین اور ڈالدین کہ جہان قبور یہود کی ہون واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نی کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسما
بیٹی ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلانی کی لیئی پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آدین اونکی پاس یعنی اوسکی پاس جانی سی پس پہر بہیجا حجاج
نی اونکی پاس دوسرا پیامی کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ آتو میری پاس نہین تو ضرور بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑکر کہا ابو نوفل

دی ای کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم ہے اللہ کی نہیں آؤنگی مین تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میری اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیون
میری کہا راوی نے پس کہا حجاج نے کہ دکھاؤ مجھکو پاپوشین میری ف یعنی لاؤ میری پاپوشین لفظ سبتی ساتھ کسر سین مہملہ و جزم ب اور زیر تا و تشدید ی کی تثنیہ سبت
مضاف ہی متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتی ہین پاپوش کو کہ دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کیے گئی ہون بال اوسکے اور یعنی جیسی ہا کی جوتیان ہوتی ہین ترجمہ پس لین
حجاج نے پاپوشین اپنی پس پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا اکڑتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کیا کیا
و ساتھ اس دشمن خدا کے یعنی تیری بیٹی کی بسبب اعتقاد فاسد اپنے کہ اوسکو دشمن خدا کا کہا اسماء نے کہ دیکھا مین نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے دنیا اوسکی اور تباہ کی
تو نے آخرت تیری کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب دوزخ کا ہوا تو پہنچی ہی مجھکو یہہ بات کہ تو کہتا تہا ابن زبیر کو یعنی اوسکو عیب لگاتا تہا مین یا بیٹے دو کمر بند والی کے
کمربند والی کے ف ہم ذات النطاقین لقب اسماء کا ہی آنحضرت نے رکھا تہا بسبب اسکے کہ انہون نے وقت ہجرت کرنی آنحضرت کے جو توشہ دان باندہ دیا تہا تسمہ وغیرہ نہ تہا
باتو اپنی نطاق کی دو ٹکڑی کر کر ایک ٹکڑی سے توشہ دان باندہا اور دوسرا ٹکڑا کمر مین باندہا اور نطاق کمربند کو کہتی ہین جسکو عورتین کمر مین
کمربند باندہتی ہین تا کہ بندہنا کام کرنی مین بند کمل رہی تہا پس یہہ لقب واقع مین تو اونکے لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کی خدمت سے زیادہ کسی چیز کو فضیلت ہی اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی تحقیر کے محل مذمت پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ تہی بانکلنی والے پس انہون نے اس لقب کو تسلیم کیا اور وجہ اسکے کہ موجب افتخار کی ہی تھے
کے ساتھ قول اپنے کی ترجمہ قسم ہی کہ مین ہون ذات النطاقین یعنی دو کمربندون والی پر ایک دن دونون مین سے ایک ساتھ اوسکے طعام
حضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانورون سے ف ہم النطاقین الخ متعلق ہی ساتھ ارفع کے یعنی باندہتی تہی مین اوس سے دسترخوان دونون صاحبون
نام کا اور ایک دیتی تہی اوسکو اونچی پر جیونٹ جانورونکی مانند چیونٹی وغیرہ کے ترجمہ راوی پر کمربند دوسرا پس کمربند عورت کا ہی کہ نہیں ہی بے پروا اوس سے عورت
ف یعنی بسبب ست کرنیکو کہ متعارف ہی اوسکے گھر مین کہ اچھی ہی لائق تعریف کے سو عورت کے حق مین یاد آبادی ہو اوسکے کہ انکا گھر مین آبست ہے
کو لیے کہ پیٹ نہ بڑہ جاوے جیسا کہ اب عادت عرب کی عورتونکی ہی کہ اگر محتاج ہوتی ہین کمربند چمڑی کی ہی ہوئی باندہتی ہین غنی ہوتے ہین تو چاندی سونے کے کمربند
باندہتی ہین ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث کہی ہمکو کہ تحقیق ثقیف مین ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاک پس بڑا جھوٹا پس دیکھا
ہے اوسکو یعنی مختار کو اور اسی پر ہلاک پس گمان نہیں کرتی مین تجھکو مگر وہ ہلاک کہ آنحضرت نے خبر دی ہی ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر کو
اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہی ثنا کرنی ساتھ اچھی صفتون مردہ کو اور
اسمین منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہی بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یہہ وہ جانتی ہی تہی کہ میری ان باتونکی اوسکو خبر پہنچی گی اور
وجود اسکے نہ باز رہی حق کہنی سی کہا ابو نوفل نے پس [illegible] حجاج اوٹھ کے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی بیہقی نے ف پھر گئیں اسماء رضی اللہ عنہا
پیری سی بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کی تہی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تہا اونکا **وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ**
فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام تہا ابن عمر کا یہہ کہ ابن عمر کے پاس
آئی دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کے یعنی پہلی قتل سے ابن زبیر کے پس کہا انہون نے کہ تحقیق لوگون نے کیا جو کچھ کہ دیکھتی ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت مین اور تم
بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تہی اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنی اور حضرت کی یار ہونے سے بھی ہو پس اسمین کچھ شک نہیں ہے

کہ تم والی ہو ساتھ خلافت کی عبد الملک سے کہ جد اور اسکے کی حجاج بن یوسف ظالم ہی ترجمہ پس نکلے نیزہ باز رکھتی جو انکو نکلنے سے تھے دعویٰ امامت اور خلافت کر اور
بدلے یعنی ظالموں کی سے پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہے مجکو نکلنے اور اقبال کرنے سے علم اس بات کا کہ خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے مجہپر خون بہانا مسلمان کا ف
استارہ کیا ساتھ پرہیز کرنیکی خونسے اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو اور لاحاجت لفظ قتل کی نہ تھی ترجمہ کہا اونہوں نے کیا نہیں فرمایا خدا تعالیٰ نے
اور لڑو تم لوگو انسے یہانتک کہ نہ پایا جاوے فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑے ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کے یہانتک کہ نہ تہا فتنہ یعنی شرک
اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیے اور تم چاہتے ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانوں میں اور ہووے دین واسطے غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نے ف
ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ سائل کی اعتقاد میں یہہ تہا کہ قتال کیجیے اوس شخص سے کہ مخالف ہو وے امام کی
کہ اعتقاد رکھتا تہا اوسکی اطاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق میں یہہ سب جانتے تہی کہ وہ ترک کرنی قتال کو بیچ اوس چیز کے کہ متعلق ہے ساتھ ملک کے جیسیکہ دلالت
کرتا ہے یہہ قول ابن عمر کا لقد اتاک عن مثل ہذا ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَیْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَدْعُوْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا
وَائْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہہ صحابی میں اسلام لائی مکہ میں پہر گئی اپنی قوم
میں اور وہاں رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئے آنحضرت کی پاس خیبر میں پس ہمیشہ خدمت بابرکت میں رہتے تہی یہانتک کہ رحلت کی
آنحضرت نی اور انکا ذوالنور لقب ہے اسلیے کہ جب آنحضرت نی انکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کریں یعنی اسلام کیطرف بلاویں انکو کہا کہ کیجیے میری
لیے یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کریں لوگ پس دعا کی آنحضرت صلے نی انکی لیے اور کہا خدایا بخش اسکی لیے ایک نور پس پیدا ہوا نور اوسکے دونوں آنکھوں کے
درمیان کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہوں میں کہ اسکو مثلہ کہیں پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی کے اوسکی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتوں میں پس گئی طفیل اور بلایا اپنے
قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائے باپ انکے اور ماں انکی ایمان لائیں پس روایت کرتی میں ابو ہریرہ کہ آئی طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کے ہوئی اسلیے کہ نافرمانی کی اور باز رہا طاعت سے پس دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے اونپر کہ عذاب اتارے پس گمان کیا لوگوں نے
کہ آنحضرت بد دعا کرینگے اونپر پس کہا آنحضرت صلے نے یعنی بسبب ہونے انکی رحمۃ للعالمین کی اور ہدایت کرنیوالے لوگوں کے خداوندا راہ راست دکہا دوس کو اور لا انکو یعنی طرف
مدینہ کے تا آویں ہجرت کر کر یا نزدیک کر انکو طرف طریق سامنے اپنے اور متوجہ کر دل انکے طرف قبول کرنی دین حق کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۞ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ
الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست رکہو تم عرب کو
تین سبب سے ایک تو اس سبب سے کہ میں عرب سے ہوں یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہوتی ہے طرف حبیب کے محبوب ہوتی ہی اور دوسرے اس سبب سے کہ قران عربی زبان میں ہے
یعنی اسلیے کہ اوترا قران عرب کے لغت میں اور انکی لغت سے پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرے اس سبب سے کہ کلام بہشتیوں کا عربی ہے نقل کی
یہہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف ح یعنی عرب کے فضیلت ہے دنیا اور آخرت میں اور اخیر حدیث سے سمجہا گیا کہ کلام دوزخیوں کا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب
عجیب کہ اعلیٰ تہی بیان فرما دیے انکی سوا بہی کئی سبب ہیں عربونسے محبت رکہنے کی کہ وہ یہہ ہیں کہ اونہوں نے سیکہے شریعت اور نقل کی طرف ہمارے اور ضبط
اونہوں نے اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کے اور نقل کی طرف ہمارے وہ مادہ ہیں اسلام کے اور سبب انکے فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم میں اور وہ
اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہیں اور سوال قبر انکی زبان میں ہوگا چنانچہ اسلیے کہا گیا ہے من اسلم فہو عربی ۞ بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ
باب بیچ بیان مناقب صحابہ کے راضی ہو اللہ انسے سب سے ف ح مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلت کے اور فضیلت کہتے ہیں اچہی خصلتوں کو کہ حاصل ہو

اور انکو شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالی کی اور یا نزدیک خلق کی اور دوسری بات کا کچھ اعتبار نہین مگر یہ کہ پہنچا وی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہو
اول کا پس جب کہا جاوی کہ فلانا فلانی سی ہی یعنی فضیلت رکھتا ہے تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی اونچی منزلت ہے اللہ کے نزدیک اور نہین پہنچا یا جاتا طرف
فضیلت کے مگر ساتھہ نقل کی رسول خدا صلعم سی اچھی سیہ سمجھنا کہ فلانا شخص فلانی سی منزلت ہی اللہ کے نزدیک سزاوار نہین جب تک حضرت کی فرمانی سی نہ معلوم ہو
کذا ذکرہ السیوطی اور صحابی اوس شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور وہ دین اسلام پر مرا اگرچہ اس کے درمیان مین
ارتداد بھی متخلل ہوا ہو جیسے کہ اشعث بن قیس کے حق مین کہتی ہین قول صحیح یہی ہے پہچانا جاتا ہے صحابی ہونا اوسکا ساتھہ تواتر کی مانند ابوبکر اور عمر رضی کی پہچانا
جاتا ہے ساتھہ خبر مشہور کی یا ساتھہ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہے کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عدل اور صحابہ سب عادل
ہین مطلق بموجب ظاہر کتاب و سنت و اجماع معتبر کی اور بعضون نی شرط کیا ہی صحابی ہونیکی بیچ طول صحبت کو ساتھہ آنحضرت کی کہ خدمت بابرکت مین بہت مدت تک
رہا ہو اور سیکھا ہو علم حضرت سی اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کثرت مدت اوسکی چھ مہینی کہی ہین لیکن دلیل تعین چھ مہینو کو معلوم نہین واللہ اعلم جاننا چاہیے کہ آیا
شبہہ نہین کہ غالب ہے مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کے خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کے ساتھہ ان لوگون پر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر ہوی
کسی جہاد مین اور نہین دیکھا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکھا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح عقائد مین
ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا اجماع ہے اسپر کہ افضل انکی خلفا اربعہ ہین بسبب ترتیب خلافت کی پھر تمام عشرہ مبشرہ پھر بدری پھر اہل احد پھر اہل بیعت الرضوان پھر وہ کہ انکو
مرتبہ ہی اہل عقبتین سی کہ انصار مین سی ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وے ہین کہ نماز پڑھی اونہون نی قبلتین کی طرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف
کیا ہی علما نی حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حق مین کہ کونسی ان دونو مین افضل ہین اور حضرت عائشہ اور فاطمہ کی حق مین اور صحابہ سب عدول فضلا اور صحابہ جتنی ہین اور آزمایش جو ہوئی
اونکی ہونین تمام جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد رکھتی تھی صواب پر ہونی اپنی کا اور سبب اسکے تاویل کرتی تھی اپنی اثر کی اور نہین نکل گیا کوئی اونمین عدالت سے بسبب اسکے کہ
وہ مجتہد تھے اختلاف کرتی تھے مسائل مین اور نہین لازم آتا اسسی نقص کسیکا اور ہمین سے غرض کہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہے کہ زبان اونکے گفتگو سے بند کرین سوا خیر کے کچھہ نہین اگر
کچھہ منافی خیر کے منقول ہو اوس سے چشم پوشی کرین سنا ہے ایسے ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهبا ما بلغ مد احدهم ولا نصيفه متفق علیہ

ترجمہ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو

ف خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ سبب اس حدیث کی فرمانیکا یہہ تھا کہ درمیان خالد بن ولید کی اور عبد الرحمن بن عوف کی کچھ جھگڑا
تھا پس مراد صحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وے ہین کہ مخاطب تھے پہلی اسلام لائی تھی اور ممکن ہے کہ یہہ خطاب عام ہو اسکو اسلیے کہ جان لیا تھا حضرت نی نور
نبوت سی کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہی جاننا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہے
اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ برا کہنی والا انکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعض مالکیہ نی کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نی کہ برا
کہنا کسیکا صحابہ مین سی کبائر سی ہی اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علما نی کہ قتل کیا جاوے وہ آدمی بسبب برا کہنی شیخین کی اور کتاب اشباہ و نظائر کی کتاب السیر مین ہے کہ جو کافر ہووے
پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا مین اور آخرت مین مگر جماعت کفر کرنیوالی بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کی یا ایک ان دونو مین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب
زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو یہہ نہین قبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ کے اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہے
اور اگر فضیلت دے علی کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصہ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہی جبکہ منکر ہووے ان دونو کی خلافت کا یا دشمن رکھی اونکو
بسبب دوست رکھنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکھی علی کو زیادہ اونسی تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکے اور اشارہ کیا وجہ تخصیص کی اسلیے ہی کہ وارد ہوئین

افضلیت میں حدیثیں آنحضرت کی خاص کر علیحدہ و باب میں جیسے کہ آگے دیکھو گے اسلیے کہ اجماع ہو گیا ہے اوسکی حقیقت پر بخلاف خوارج کی جو حق عثمان و علی و
معاویہ وغیرہم کے واللہ اعلم عارف جناب قدوۃ المحققین شیخ المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے بلا شبہہ قول امام فیصلہ خلافت حضرت صدیق کی میں ہے فقہا نے کتابون
میں لکھا ہے کہ جو کوئی انکار خلافت صدیق کی کرے سو کر اجماع قطعی کا ہوا وہ کافر ہو جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنهما والعیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجهه علی ابی بکر رضی لا یکون
کافرا لکنه مبتدع ولو قذف عائشة بالزنا کفر باللہ اور یہ بھی عالمگیری میں ہے من انکر امامة ابی بکر الصدیق فهو کافر
علی قول بعضهم وقال بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذلک من انکر خلافة عمر فی
اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمۃ کا اب جاننا چاہیے
کہ دلیلیں انکے کفر کی بہت ہیں از انجملہ یہ کہ حدیثیں جو وارد ہیں خلفاء ثلثہ کی فضائل میں ان گنت ہیں اور بسبب تعدد طرق اور کثرت روایت انکی حد تواتر
کو پہنچتے ہیں پس انکار مدلول ان اخبار کا کفر ہے بلا شبہہ اور مثل ان اخبار کے کسی نے مجتہدین میں سے مخالفت نہیں کی ہے بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہاء مجتہدین میں سے
مقدم کرتے ہیں خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائیکہ ایسی حدیثیں اور یہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق میں اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان کی ہے
بیچ ان آیتوں میں کے لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة الخ اور جابجا فرمایا والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار تا قول اسکے رضی اللہ عنهم ورضوا عنه پس جنکو بیچ اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوے یہ لوگ انپر لعن کریں بلکہ انکو
فاسق و کافر جانیں ان دونوں باتوں سے ثابت ہے کہ یہ لوگ کی لعنت کرنیوالی اور برا جاننے والی مخالف قرآن کے ہیں اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہے اور
یہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہے قرآن شریف سے کہ فرمایا وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کہا مدارک
وغیرہ میں یہ کہ آیت واضح دلیل ہے اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین کی اسلیے کہ مستخلفین جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے تھے وہی ہیں پس منکر صحت خلافت
خلفاء کے خارج ہیں دائرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بیچ آیہ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یعنے جنہوں نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نا
جانا اور حق نہ جانا تو وہ لوگ وہی فاسق ہیں یعنی کافر ہیں اسلیے کہ فاسق عرف قرآن میں آتا ہے بمعنی فاسق کامل کی واسطے کافر کے جیسے اس آیہ میں ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک هم الفاسقون اور یہ بھی ہے کہ صحابہ سچے ہیں فرمایا اللہ تعالی نے للفقراء المهاجرین تا قول اسکے هم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ
اللہ کہتے تھے یہ لوگ انکو کاذب کہتے ہیں اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہے پس جو کوئی انکو کاذب کہے اوسنے قرآن کو اور مخالفت کی اوسکی
اور یہ کفر ہے اور یہ بھی ہے کہ یہ فلاح پانیوالی ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولئک هم المفلحون پس کیا کیا گا تو اوسکو حق نہیں جو کہتے ہیں انکو اولئک هم الخاسرین
اور یہ بھی ہے کہ ثنا کی ہے حق تعالی نے انکی اپنی کلام شریف میں بہت کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار تا قول اسکے
وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہے تبرا والوں کا حق میں جو انکو برا کہتے ہیں اور لعنت
کرتے ہیں انکو اور ان آیتوں میں مضمون یہ ہے کہ صحابہ آپس میں محبت و مہربانی کرتے تھے اور کفار پر دشوار اور سختی کرنیوالے تھے پس جو کوئی صحابہ کو دشمن
رکھے اور انکے ساتھ بغض رکھے وہ بھی الٹا منکر قرآن کا ہے اور جو کوئی ساتھ انکی بغض اور غصہ کرے وہ نہیں ہے مؤمن اور سیر اطلاق کفر کا آیا ہے کہ فرمایا لیغیظ بهم الکفار یعنی تاکہ
غصے میں آویں بسبب انکے کافر جو کہ کافر اوپر غصہ کرتے ہیں یہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی نے مالا بد منہ میں لکھا ہے اور جب یہ کہا ہے کہ صحابہ حاملان دین
اور راویان قرآن ہیں جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہیں ہے اور اجرائیہ میں بھی ہو سکتا ہے کہ جو کہتے ہیں کہ

وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سيأتي من بعدي قوم يقال لهم الرافضة فإن أدركتهم فاقتلهم فإنهم
مشركون قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يقرظونك بما ليس فيك ويطعنون على السلف
نقل کی یہہ دار قطنی نے اور ایک روایت دار قطنی کی یہہ ہے وذلك أنهم يسبون أبا بكر وعمر ومن سب أصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اور اسیطرح منقول ہی انس اور عیاض انصاری اور جابر و حسن بن علی اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے
من انتقصهم فعلى النقص ومن آذاهم فقد آذاني ومن آذاني فقد آذى الله اور روایت کی ابن عساکر نے ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال حب أبي بكر وعمر إيمان وبغضهما كفر اور روایت کی عبداللہ بن احمد نے انس سے بطریق رفع کے إني لأرجو لأمتي في حبهم
لأبي بكر وعمر ما أرجو لهم في قول لا إله إلا الله اور اونکی بغض کا حال پہچانا جاتا ہے اونکے محبت کے حال سے اسلیے دونوں نقیض ہیں پس بغض اونکا کفر ہوگا
اور یہیں سے ہے کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہے یا کہے عدو للہ اور وہ ایسا ہو تو نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر
تو مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہے پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں اگر کوئی کسی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے تنقیص کرے پس جان کہ بالتحقیق وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہے کہ قرآن حق ہے اور رسول حق ہے اور جو کچھ لیکر آئے ہیں
وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنے عیب لگایا اونکو اوسنے ارادہ کیا باطل کرنے کتاب وسنت کا پس زیادہ عیب ہی
لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اوسپر زیادہ درست ہوگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنے
اونکی اصحاب کی اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہے نماز پیچھے رافضیوں کی اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق کے اور اسیطرح ہے کتاب اصل محمد بن حسن کی
اور خلاصہ میں ہے منکر خلافة الصديق فهو كافر اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب اہوا اور بدعت کی اور نہیں جائز ہے پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے
شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے من أبغض الصحابة وسبهم فليس له في فيء المسلمين حق اور یہہ سبب ہے کہا من غاظه أصحاب محمد صلى الله عليه
وسلم فهو كافر قال الله تعالى ليغيظ بهم الكفار اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور روایت کی امام اعظم سے مثل اسکے
نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہے قول کا ذکر کرنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہیں رافضہ کے حال کے اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ
منبع رفض کا ہے پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کے کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنے والے کی اونکی نزدیک بالاولی ہوگی مگر یہہ سبب تکفیر منکر امامت کا مخالفت
اجماع کو ہے پس منکر اجماع کا کافر ہے چنانچہ مشہور ہے علماء اصول کے نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنے برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابوبکر کو
یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قول اوسکا یہی ہے کہ ان قال کانوا على ضلال وكفر قتل تمام ہوا کلام قاضی کا اور ایسا ہی امام احمد کی قول سے ردّ اونکا سمجھا جاتا ہے اور سوا
ان دلیلوں کے اور بہت دلیلیں ہیں اونکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا سو یہہ بہائی مسلمانوں کی خیرخواہی کی لیے کہ تا انکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ
خبیثہ کی معلوم ہو جائے اور اونکی کید سے بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ درست کریں اور انسے ملاپ چاہیے کہ سلیوں انقطاع کریں ناتا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو
توفیق الٰہی رفیق ہو اونکی فضائل کی یہہ حدیثیں دیکھ کر توبہ کرے اللهم اهدنا الصراط المستقيم آمين يا رب العالمين پس اگر ثابت ہو کہ ایک قسم میں کچھ
راہ خدا میں مانند کوہ احد کے سونا دیوے تو نہیں پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک اونکی کو اور نہ آدھی مد کو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہے کہ قریبا
سیر کے تہا اسمیں جو وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خلوص نیتی اور زیادتی وقار اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا
اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہی اور یہہ حال تو اونکے صدقہ کا تہا پس دیکھنا چاہیے کہ کیا کچھ ثواب
ملتا ہوگا انکے مجاہدہ کا اور جانفشانی کا رسول خدا کی اور ابتداء حدیث میں معلوم ہوا کہ حیثیت خاص صحابہ کی بابت حق میں فرمائی گئی ہی لیکن جانا گیا

دینگی کہ ان بھی ہم مین وہ شخص کہ صحبت رکھی ہی ساتھ آنحضرت کی پس کہا جاویگا ہان اور شہر کہ جہاد کرینگی وسپر یعنی یہ برکت وشوکت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون مین سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہین تم مین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر آویگا لوگون پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگون میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اوسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہان پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث مین معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آیندہ مین صراحۃً مذکور ہی ترجمہ نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ بھیجا جاویگا یعنی اوسمین لوگون مین سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو آیا پاتی ہو تم مین کسیکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب مین سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون اصحاب کی برکت سے پہر بھیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی دوسرے وقت مین لوگون کی جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہے انمین وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ع اس سے معلوم ہوتا کہ تابعین مین دیکہنا اصحاب کا کافی ہے جیسیکہ صحابہ مین دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضون نے کہا کہ صحابہ مین تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین مین صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی ہو چکا ہین گذرا اگر بیچ بیان دیکہنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر بھیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو پایا جاتا ہی انمین وہ شخص کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہی اونہی آنحضرت کے یارونکو پہر ہوگا چوتہا لشکر کا پس چوتہی مرتبہ مین پس کہا جاویگا کہ دیکہو پایا جاتا ہے انمین کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو کسیکو کہ دیکہا ہو اونہی اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ع اور ایک نسخہ مین ہم بی بدلہ کی یعنی واسطے اونکے یہ برکت اوسکی اور اس حدیث مین چار قرن مذکور ہوئے اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی نہین ہے بیچ حدیث خیر القرون کے چار قرن مذکور ہوئے ہین اور چونکہ اہل خیر نادر تہی چوتہی قرن مین اقتصار کیا تین قرون پر اکثر روایتون مین بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قوت ہونے اور رونق کے اونمین ہی صحیح مسلم مین عائشہ سے بطریق مرفوع کہ خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجیء قوم لا خیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَہُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَہُمْ قَوْمًا یَشْہَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْہَدُوْنَ وَیَخُوْنُوْنَ وَلَا یُؤْتَمَنُوْنَ وَیَنْذِرُوْنَ وَلَا یَفُوْنَ وَیَظْہَرُ فِیْہِمُ السِّمَنُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّوْنَ السَّمَانَۃَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہین کہ متصل اونکے ہین یعنی تابعین پہر وہ لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار متوسط کی ہی عمر اہل زمانہ کی لیا گیا ہی یہ لفظ اقتران سے پس گویا وہ آپس مین مقدار کہ نزدیک ہوتے ہین اوسمین واسطے اوس زمانہ کے لوگ اپنی عمرونمین اور احوال مین اور بعضون نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا اسی برس کا اور بعضون نے کہا سو برس کا لیکن بہت صحیح قول یہی ہے کہ منضبط و معتبر اوسمین کچہہ کوئی عدد معین نہین ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہین اور مدت اونکے وقت رسالت سے تا آخر مرنی صحابہ کے ایکسو بیس برس ہے اور قرن تابعین ستر برس کے قریب برس تک اور قرن اتباع تابعین کا باقی لیکر قریب دوسو برس تک اور اوس وقت بدعتین ظاہر ہوئین اور پیدا ہوئین بہتیرین غریب و مسافر اور پہیلا فلسفہ اور کہولین باتین معتزلہ زادہ امتحان کئی گئی اہل علم ساتہہ کہنے خلق قرآن کے اور تغیر ہوئے احوال اور سلیے اختلافات اور فصل پیدا ہونگی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا کہ بہر تحقیق بعد ان تین قرنون کے ہوگی ایک قوم کہ

ترجمہ پہر ظاہر اور شائع ہوگا جھوٹ اور خیانت دین و دنیا میں ف ح اشارہ ہے طرف ظہور اور شیوع بدعتوں اور خواہشوں نفسانی کی کہ اگرچہ حادث ہوئے
یعنے ان امور کا مانند قدر اور اعتزال و ارجا کی اور آخران قرون میں ہوا ولیکن ظہور اور شیوع انکا بعد انکی ہوا ترجمہ یہانتک کہ ایک شخص کا کہ قسم کہاویگا
اور قسم نہیں مانگا جاویگا اور گواہی دیگا اور گواہی نہیں طلب کیجاویگا آگاہ ہو جو شخص کہ خوش لگے اوسکو بیچوں بیچ بہشت کا یعنی چاہے کہ بیچوں بیچ بہشت میں رہے
کہ بہترین جگہوں بہشت کا ہے پس چاہیے کہ لازم پکڑے جماعت کو ف ح یعنی سواد اعظم کو اور اوس چیز کو کہ اوسپر ہیں صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین سے
اور متابعت اونکی کرے پس داخل ہے اسمیں محبت اونکی اور اکرام اونکا ترجمہ اسواسطے کہ تحقیق شیطان ساتھہ اکیلے کے ہے یعنی جو کہ خودرائے ہے اور متابعت جماعت
کی نہیں کرتا اور شیطان دو شخصوں سے دور ہے اور ہرگز نہ ہو مرد ساتھہ عورت اجنبیہ کے اسلیے کہ شیطان تیسرا ان تین شخصوں کا ہے کہ مرد اور عورت اور شیطان میں پھر
تیسرے کہ بہکاویگا اون دونوں کو اور جسکو خوش کرے نیکی اوسکی اور غمگین کرے اوسکو بدی اوسکی پس وہ مومن ہے ف ح یعنی علامت مومن کامل کی
یہہ ہے کہ نیکی کرکے خوش ہو اگر بدی وجود میں آوے غمگین و ناخوش ہووے اور کہا ہے علما نے کہ یہہ نشان زندہ دل کا ہے اور منافق جو ایمان قیامت پر نہیں رکھتا
برابر ہے اوسکی نزدیک نیکی اور بدی حال آنکہ فرمایا اللہ تعالی نے وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کے سفید ہے چھوٹی ہوئی
ہے لیکن حاشیہ میں لکھا ہے النسائی واسنادہ صحیح ورجالہ رجال الصحیح الا ابراہیم بن الحسن الخثعمی فانہ لم یخرج لہ
الشیخان وہو ثقۃ ثبت ذکرہ الجزری وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ
رَآنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ لگی گی آگ اوس مسلمان کو کہ دیکھا ہے مجکو
یا دیکھا اوسکو کہ دیکھا ہے مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی مراد اسلام پر ہے پس تقدیر صحابی اور تابعی بلکہ ہر مسلمان بہشت میں ہے لیکن صحابی اور تابعی
اور مسلمان سے ہے کہ اسلام پر مرا اور یہ سوا مخبر صادق کے خوشخبری دی اونکی کے ساتھہ اور معلوم نہیں ہے تمام اسی جہت سے مخصوص ہے وہ جماعت کہ اونکو مبشر کرتے ہیں اور
چونکہ پایا آنحضرت کو وہ لوگ کہ محروم ہیں اوس جناب کے خدمت سے اور دیدار اصحاب اونکی تسلی کے لیے فرمایا طُوبَى لِمَنْ رَآنِي وَآمَنَ بِي مَرَّةً وَطُوبَى لِمَنْ لَمْ يَرَنِي وَآمَنَ
بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ واسطے یہہ احمد نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابن حبان نے اور حاکم نے ابی امامہ سے اور روایت کیا یہہ احمد نے بیہہ انس سے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ
أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ڈرو اللہ سے پھر ڈرو اللہ سے بیچ حق اصحاب میری کی تین بار تکرار فرمایا واسطے تاکید و مبالغہ کی یعنی یاد کرو اونکو سوا تعظیم و توقیر کی اور ادا کرو حق صحبت
اونکی کا ساتھہ میری نہ پکڑنا اور نہ کرنا اونکو مانند نشانہ کی بعد میری کہ ڈالو اونکی طرف تیر بد کہنا اونکی اور عیب گیری کے پس جو شخص کہ دوست رکھتا ہے اونکو پس
بسبب دوست رکھنے میری کی اونکو دوست رکھتا ہے اونکو یا یہہ معنی ہیں کہ بسبب دوست رکھنے اوسکی کہ مجکو دوست رکھتا ہے اونکو اور یہہ مناسب ہے ساتھہ قول اونکے
اور جو شخص کہ دشمن رکھتا ہے اونکو پس بسبب دشمنی میری کی دشمن رکھتا ہے اونکو ف ع حاصل یہہ کہ دوست رکھتا ہے اونکو اسلیے کہ وہ دوست رکھتا ہے مجکو اور دشمن رکھتا ہے
اونکو اسلیے کہ وہ دشمن رکھتا ہے مجکو عیاذا باللہ منہ پس حق یہی ہے بسبب آنے قول اوس شخص کا کہ کہتا ہے کہ جسنے برا کہا اونکو پس وہ بد الفعل ہوا دنیا میں جیسے کہ یزید
کذا نسبنا الکیہ کا اور کہا ہے علما نے کہ علامت صحت محبت اور نشان درستی محبت کا یہہ ہے کہ محبوب سے ملے یا اوس سے تجاوز کرے طرف متعلقوں اوسکی کے پس نشان
محبت حق جل وعلا کا محبت رسول اللہ کی ہے اور نشان محبت رسول کا محبت آل و اصحاب کی ہے اسیطرح سمجھ لے اسکو بہت اور جو شخص کہ ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنے
ایذا دی مجکو یعنی حکما اور جو شخص کہ ایذا دی مجکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو اور جو شخص کہ ایذا دی خدا کو پس نزدیک ہے کہ پکڑیگا خدا اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ

خطبہ مین کہ آنحضرت نی پڑہا کہ اسمین کنایہ ہی ساتہ خلافت صدیق کی اور اکی تنکی اور دون کا اس باب مین اور جب لوگون نی کلام کیا اس باب مین تو فرمایا حضرت
کہ مین نی یہ کلام اپنی طرف سی نہین کیا ہی بلکہ امر خدا عز وجل کی ہر ایک کیتی آیا ہی کہ عمر رض نی درخواست کی کہ اپنی دریچہ مین ایک روزن چہوڑین تا کہ دیکہا کرین
آنحضرت کو جسوقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نی کہ چہوڑین اگرچہ مقدار ناکہ سوئی کی ہو مت اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوا اپنی رب کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف جاننا چاہیی کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطریق متعدد و کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی انہین مین سی حدیث سعد بن ابی وقاص کہ کہا حکم
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد و نسائی نی اور اسناد اسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نی اوسط مین ساتہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئی اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نی ساتہ بند کرنی اصحاب کی دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نی کہ مین نی نہین بند کیی ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نی بند کیی اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنی دروازون کی سوا دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد و نسائی نی ابن عباس اور ابن عمر سی کہا شیخ ابن حجر نی کہ ہر ایک ان حدیثون مین سی لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نی
انمین سی ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نی کہ ابن جوزی نی حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین
مخالفت ہونی اوسکے صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو رافضیون نی اونکی مقابلہ مین اور کہا شیخ ابن حجر نی ابن جوزی یہ
حکم کرنی اوسکی ساتہ وضعی ہونی احادیث کی بمجرد توہم معارضہ اوسکی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ مین بعضی انمین سی حد صحت کو پہنچتی ہین
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ میان اس حدیث علی اور اس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنی دروازون کی
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنانی مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سی اور حضرت کو منع کیا ہے
آنحضرت سی کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنی کہڑکیون کی سوائے کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی
رہی تہی آنحضرت کی وفات مین دو تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتہ بند کرنی دروازون کی سوای دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسی احتمال امر مین کچہ ترقت درانحالیکہ آنکہین اونکی بہتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسی اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپنی
اپنی چچا کو اور رہنی دی اپنی چچا کی بیٹی کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی اے چچا میری حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی اس قصہ مین ہا
کیا کہ یہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رض جنگ احد مین شہید ہوئی ﴿ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ﴾
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رض سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر
میری بہائی ہین اور یار میری ف حرح احمد کی روایت مین ہی اخی فی الدنیا و صاحبی فی الغار اور ابو یعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سی ابوبکر صاحب
و مونس نی اشارہ کی کل خوخہ فی المسجد غیر خوخہ ابی بکر کہا ابو حاتم نی کہ یہ قول حضرت سی ساتہ الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سی سوای ابی بکر کی ت
اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نی تمہاری صاحب کو عبارت ہی اونکی ذات شریف سی نقل کی یہ مسلم نی ف پہلی حدیث سی دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سی دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہنچا ہر
محبتی محبوب ہست ہر کہ او عشق صادق آمد بست و بہ سر شیر معشوق باشد آمد است داور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خاص کے تمام اونکا ذکر کرتے

علت ارحم ہی کذا قال الغزالی اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابوبکر ہیں افضل صحابہ میں **وعن عائشة** قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي أبا بكر أباك وأخاك حتى أكتب كتابا فإني أخاف أن يتمنى متمن ويقول قائل أنا ولا ويأبى
الله والمؤمنون إلا أبا بكر رواه مسلم وفي كتاب الحميدي أنا أولى بدل أنا ولا اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض الموت میں کہ بلا واسطے میرے ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہے اور بلا اپنے بھائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کروں میں اسکی لکھنے کا اسلئے کہ میں ڈرتا
یہ کہ آرزو کرے کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکھنے کی اور ڈرتا ہوں یہ کہ کہے کہنے والا کہ میں مستحق ہوں واسطے خلافت کی حال آنکہ نہیں ہوگا مستحق خلافت
کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جسکے دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہیں چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ کتاب
حمیدی کی وقائم ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی میں لائق تر ہوں ساتھ خلافت کے اور نہیں مستحق ہے دوسرا غیر میرا ف ع اور طیبی نے قاضی عیاض سے نقل کیا
کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث میں اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتے ہیں حضرت علی رض کی خلافت پر اور زعم
کرینگے انکی حق میں وصیت باطل ہی کچھ اصل اسکی نہیں باتفاق مسلمانوں کی اور اول جو جھٹلایا انکو علی رض نے جھٹلایا ہی جس وقت کہ پوچھی گئی کہ کیا تمہارے پاس
کوئی چیز ہی کہ نہیں وہ قرآن میں فرمایا علی رض نے کہ نہیں میرے پاس مگر اس صحیفہ میں الخ اور اگر انکی پاس نص ہوتی تو فرماتے ہی **وعن جبير بن مطعم** قال
أتت النبي صلى الله عليه وسلم امرأة فكلمته في شيء فأمرها أن ترجع إليه قالت يا رسول الله أرأيت إن جئت
ولم أجدك كأنها تريد الموت قال فإن لم تجديني فأتي أبا بكر متفق عليه اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے
کہا جبیر نے کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سے کسی چیز میں یعنی کچھ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچھی پس حکم کیا آنحضرت نے اوس عورت کو کہ آوے وقت دیگر
طرف آنحضرت کے یعنی تاکہ دیویں اوسکو کچھ یا جواب دیں اوسکی بات کا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو کہ اگر آؤں اور نہ پاؤں آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا
دور تھا تو نہیں کہا جبیر نے گویا کہ وہ عورت مراد رکھتی تھی ساتھ نہ پانے آنحضرت کی انکی موت کو ف ع ظاہر یہ ہی کہ ایام وفات کی قریب کی تھی بات فرمایا
آنحضرت نے پس اگر نہ پاوے تو مجھکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ظاہر اس حدیث سے اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہیں ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اوسکی اور جمہور علماء اسپر ہیں کہ نص قطعی خلیفہ کرنے پر کسی جانب میں نہیں ہی اور صحت خلافت
ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نے مسایرہ میں دعوی اتفاق کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہ کہا بیچا ایک
اعرابی نے آنحضرت کے ہاتھ کچھ اونٹ وعدے پر پس کہا حضرت علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھ اونسے کہ اگر آؤں میں اور پاؤں آپکو پس مرگ آپکی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجھکو ابوبکر پس پھر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اوسکو پس کہا علی رض نے کہ پھر جا اور پوچھ اوس سے کہ اگر آؤں میں ابوبکر کی پاس وقت
انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچھا آپ سے پس فرمایا کہ ادا کریگا تجھکو عمر پس کہا علی رض نے کہ پوچھ عمر کی بعد حال پس فرمایا کہ ادا
کریگا تجھکو عثمان پس کہا علی نے اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچھ اونسے کہ اگر آؤں عثمان کی پاس مرتے وقت اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچھا اعرابی نے آنحضرت سے
کہا جب مرجاویں ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مرسکے تو تو مرجا روایت کی یہ اسمعیل نے اپنی معجم میں **وعن عمرو بن العاص** أن النبي صلى الله عليه وسلم
بعثه على جيش ذات السلاسل قال فأتيته فقلت أي الناس أحب إليك قال عائشة فقلت من الرجال قال
أبوها قلت ثم من قال عمر فعد رجالا فسكت مخافة أن يجعلني في آخرهم متفق عليه
اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بھیجا تھا کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت
کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اسکی پس کہا میں نے آنحضرت سے کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف ع یعنی ان لوگوں میں سے کہ موجود ہیں آپ کی زمانہ میں یا مراد ہیں

الله عليه وسلم ما لاحد عندنا يد الا وقد كافيناه ما خلا ابا بكر فان له عندنا يدا يكافيه الله بها يوم القيمة وما نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر ولو كنت متخذا خليلا لاتخذت ابا بكر خليلا الا وان صاحبكم خليل الله رواه الترمذي روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسی کے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلا دیا ہم نے اوسکا یعنی جتنا دیا تھا اوس سے زیادہ سوا ابوبکر کے پس تحقیق ابوبکر کے لیے نزدیک ہمارے نعمت دینی ہے کہ بدلا دیگا اوسکو خدا تعالیٰ عوض اوس نعمت کے دن قیامت کے ف یعنی بدلا کامل کما حقہ اونکی کہ مراد یہی امت ہی اور وہ مال ہی اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی خاطر میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسے اشارہ ہی اسکی طرف اس آیت میں وسیجنبها الاتقى الذي يؤتي ماله يتزكى الخ اور نہیں نفع دیا مجکو کسی کے مال نے اندر مال ابی بکر کی ف کہ جو کچھ گھر میں رکھتے تھے خدمت یا ہمراہی میں آئی اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور ذو الخلال ساتھ رنج کی لقب ابوبکر کا ہی کہ جب تمام مال راہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکموں کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہی اور سوائے خدا کی دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ت کتاب ریاض الصالحین میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کسی نے نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئی ابوبکر اور کہا کہ نہیں میں اور مال میرا مگر ملک آپکی اور مواہب میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں ہی مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھی آنحضرت حکم کرتی ابوبکر کی مال میں جیسے حکم کرتی اپنی مال میں اور آیا ہی کہ خرچ کیں ابوبکر نے آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتی ہیں کہ اسلام لائی ابوبکر جس حال میں کہ اونکی لیے چالیس ہزار درہم تھی سب خرچ کیے آنحضرت کی عہد میں اور مسئلے ہو رہ عروہ سے ہی کہ آزاد کروائی ابوبکر نے سات بردی کہ عذاب دی جاتی تھی اللہ کی راہ میں اون میں سے بلال اور عامر بن فہیرہ تھی وعن عمر قال ابوبكر سيدنا وخيرنا واحبنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہیں یعنی نسب حسب میں اور فضل ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور کرنی بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لابي بكر انت صاحبي في الغار وصاحبي على الحوض رواه الترمذي روایت ہی ابن عمر سے کہ روایت کرتی ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار میں اور یار اور مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف عوض حوض یعنی آخرت میں یار تو ہمراہی میرا ہی اور دنیا میں غار جو کہتی ہیں اوسی جگہ سی کہتی ہیں یاد ہو مراد غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ قریب مکہ کی ہی آنحضرت ہجرت کا اول وہی جا کر چھپے تھے اور یہی مراد ہی اس آیت میں ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا پس معنی یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہی کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہی مفسرین کا کہ مراد صاحب سے اس آیت میں ابوبکر ہی ہیں اسلیے کہا ہی علمائے نے کہ جو کوئی انکار کری صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ اوسنی انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنی صحبت غیر اوسکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہی عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہی واسطے کسی قوم کی کہ اون میں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کری اوس قوم کی غیر ابوبکر کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف عام ہی یہی حکم میں ہی جو شخص کہ افضل قوم ہو غیر اوسکا اور یہیں دلیل ہی اس پر کہ ابوبکر افضل ہیں سب صحابہ سے جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کی لیے اور نہیں لائق ہی مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ با وجود ہونی افضل کی چنانچہ اسلیے سیدنا علی رض نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے میں یعنی امام کیا نماز میں کون ہی کہ پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے میں یعنی خلافت میں وعن عمر قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكر ان

مدفونونکی پاس پس اونکو ہمراہ لیکر جمع کیا جاونگا ساتھ میرے پر انتظار کرونگا میں اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاونگا میں درمیان اہل حرمین کی یہ ترجمہ ہی ف
یعنی درمیان اہل مکہ اور مدینہ کی حشر قیامت میں حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا یعنی منتظر رہینگی یہانتک کہ جمع ہو کر متوجہ ہونگی طرف محشر کی گروہ زمین شام کی
سی یا میں جمع ہونگی وہاں ساتھ تمام خلائق کی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني جبريل فاخذ
بيدي فاراني باب الجنة الذي يدخل منه امتي فقال ابو بكر يا رسول الله وددت اني كنت معك حتى انظر اليه فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة من امتي رواه ابو داود اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی میرے پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف** ہے اور یہ شب معراج میں تھا یا اور وقت کہ بہشت میں جانے
یعنی بہشت پس دکھایا مجھکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہونگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ دوست رکھتا ہوں میں کاشکی ہوتا میں
ساتھ آپکی تا دیکھتا میں بھی وہ دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے آگاہ ہو تو اے ابوبکر کہ تو اول اون شخصوں کا ہی کہ داخل ہونگی بہشت میں میری
امت میں سی نقل کیا یہ ابوداؤد نے **ف** ع یعنی پس دیکھیگا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب سی پہلے یا یہ مراد ہی کہ شب کے دروازہ دیکھنی کی
کیا آرزو کرتا ہی تو یہ ہی بات ایسی بہتر کہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ دونا تیرا ہی ساتھ میری بہشت میں اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل
ہیں امت میں والا کا ہیکہ سبقت کرتی اوسی بیچ دخول جنت کی **الفصل الثالث** **عن** عمر ذكر عنده ابو بكر
فبكى وقال وددت ان عملي كله مثل عمله يوما واحدا من ايامه وليلة واحدة من لياليه اما ليلته فليلة سار مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم الى الغار فلما انتهيا اليه قال والله لا تدخله حتى ادخل قبلك فان كان فيه شيء اصابني دونك فدخل فكسحه ووجد في جانبه ثقبا فشق ازاره
وسدها به وبقي منها اثنان فالقمهما رجليه ثم قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع راسه في
حجره ونام فلدغ ابو بكر في رجله من الجحر ولم يتحرك مخافة ان ينتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقطت دموعه على وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ما لك يا ابا بكر قال لدغت فداك ابي وامي فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذهب ما يجده ثم انتقض عليه وكان سبب
موته واما يومه فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتدت العرب وقالوا لا نؤدي زكوة فقال لو منعوني عقالا لجاهدتهم عليه فقلت يا
خليفة رسول الله تألف الناس وارفق بهم فقال لي اجبار في الجاهلية وخوار في الاسلام انه قد انقطع الوحي وتم الدين اينقص وانا حي رواه رزين
روایت ہی عمر رضی سی کہ ذکر کیے گئی ابوبکر نزدیک اونکی پس روئی عمر اور کہا دوست رکھتا ہوں میں کاشکی عمل میرے تمام عمر کی مانند عمل ابوبکر کی ہوتا
ایکدن کی دونوں عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی کی ہوتا اور دن اونکی سی یعنی بیچ اون ایام وفات آنحضرت
کہ رات ابوبکر کی یہ ہی رات کہ سفر کیا اور چلی ابوبکر ساتھ آنحضرت کی طرف غار کی پس جب پہونچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوس میں کہا ابوبکر
نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار میں یہانتک کہ داخل ہوں میں پہلی آپ کی اس لیے کہ اگر ہو اوس میں کچھ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض سانپ
بچھو وغیرہ کی تو پہنچی مجھکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار میں پہلی آنحضرت کی پس جھاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پایا بیچ ایک
جانب غار کی کئی سوراخ پس پھاڑا ابوبکر نی تہبند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہبند کی ٹکڑونسی اور باقی رہی اون سوراخوں میں سی دو سوراخ پس دیدیے
اونمیں دونوں پاؤں اپنی مانند لقمہ کی منہ میں یعنی جگہ تہبند میں لگا اون سوراخونکو اندر رکھکر دونوں پاؤں اپنی تاکہیں راہ سو کچھ جانور
کی نہ رہی پھر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئیے پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکھا سر مبارک اپنا گود میں ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سوتا عالم کا جاگتا
ہی جیسکے سونا عالم کا عبادت ہی ساتھ وہ جاگتا ہوں خلقت کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤں اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

ونکی یاد مین اور نہ ملی ابی بکر واسطی خوف اسکی کہ جاگ اوٹہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابو بکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک
پر یعنی پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابو بکر کا پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہوا تجکو ای ابو بکر کہا ابو بکر نی کہ کاٹا گیا مین فدا ہوون تم پر ماں باپ میرے
پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نی پس جاتی رہی وہ چیز کہ باقی تہی اسکو ابو بکر یعنی درد و ایذا پہر رجوع کیا اثر زہر کی ابو بکر پر اور ہوا سبب موت
ابی بکر کا ف ح ع آخر عمر مین کہ سانپ کی زہر کی اثر سی مرتبہ حاصل ہوئی اونکی لیی شہادۃ فی سبیل اللہ اسی حالت مین کہ رفیق تہی آنحضرت کی وہ
مین اور ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری مین زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا ت اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہون کہ
عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس ونکی ہوون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئی بعضی عرب اور کہا کہ نہین دینگی ہم زکوۃ ف ش ح ع کینا
طلب انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ مین گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمارے نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ
اور وہ کہی نہین ادا کرتا مین کافر ہو جاتا ت پس کہا ابو بکر نی اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی پانو باندہنی کی البتہ جہاد کرونگا مین اونپر یعنی اوسکی لینی کی
سبب سے دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال سین رسی ہی کہ باندہا جاتا ہی اوس سے اونٹ جو لیا جاتا ہی زکوۃ مین سلیمی کہ اوسکے مالک سپرد کرتا
اونٹ کا ہی اور مبالغہ ہوتا قبض ساتھ باندہنی کی اور بعضون نی کہا عقال زکوۃ یکسالا اونٹ یا بکری کی عقال کی دونون معنی آئی ہین اور مشہور معنی اول
ہین یعنی رسی مذکور اور قاموس مین معنی ثانی کی لایا ہی اور کہا کہ یہی مراد ساتھ قول ابی بکر رض کی کہ منعونی عقالا اور ایک روایت مین عناقا بہی آیا ہی
یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس نرکا نہوت پس کہا مینی ای خلیفہ رسول اللہ کے موافقت اور الفت کرو لوگون سی اور نرمی کر ساتھ اونکی پس کہا مجکو پایا
شجاع اور قوی اور سخت غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت مین اور سست و نامرد ہو گیا اسلام مین یعنی ایام اسلام مین اور بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابو بکر نی
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی و رواداری پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابو بکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہ عمر کی تہی
اس امر مین لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نی اسکا ت تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس منع نہین سکتی ہین ہم طرف یقین کے پس ضرور
ہمارے لیی خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہوویگا دین اور حال آنکہ مین زندہ ہون
باب مناقب عمر رض
باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہین اور سبب اونکی منقبت مین کرنا اللہ تعالی کے
دین کی سبب اونکے اور ساتہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سب سی اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کی جاتی تہی ساتہ صواب کی اور الہام
پاتا تہا اونکی دلمین حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہ وحی اور کتاب کی اور تہی اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض کی جیسی کہ قتل ہونا عمار رض
یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نی مجاہد سی کہا تہی عمر رائی تجویز کرتی تہی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہ
اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی سی لایا ہی کہ قرآن کی بیچ عمر کی رای مین ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہین لوگ ایک بات
خبر مین اور کہی عمر اوسمین مگر کہ اوتری قرآن ساتہ مانند اوسچیز کی کہ کہی عمر کذا ذکرہ السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سی ذکر کی
ہین علما نی اور مینی یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح مین اونکو ذکر کیا ہی وہان دیکہنا چاہیی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَكُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّهٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی ف محدثون فتح دال مشدد کے
ساتہ زبر دال مشدد و یعنی ملہم کی ہی گویا ساتہ اوسکی بات کیا جاتا ہی اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار مین کہا محدث وہ
کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دلمین ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہ حدس و فراست اپنی کی مخصوص کرتا ہی حق تعالی ساتہ اوسکی جسکو چاہتا

یعنی بے زمین اور بعضوں نے کہا کہ محدث وہ کہ جب ظن کرے ساتھ ایک چیز کی صواب ہو گویا حدیث کیا گیا ہے ساتھ اوسکی اور بعضوں نے کہا کہ کلام کرتے ہیں
ساتھ اوسکے ملائکہ اور ایک روایت میں مکلمون ساتھ تشدید لام کے بجائے محدثون کے آیا ہے ت پس اگر ہو میری امت میں کوئی ان میں سے تحقیق وہ ایک عمر ہو گا متفق
علیہ بخاری اور مسلم نے ف ح مقصود شک و تردد نہیں وجود محدث کی اس امت میں نہیں ہے اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتوں کی ہے اور جبکہ اگلی امتوں میں
موجود ہوں تو اس امت میں بطریق اولی ہونگے بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسے کہتے ہیں کہ اگر میرا کوئی دوست دنیا میں ہو تو فلانا ہوگا مراد خصاص
فلانے کا ہے ساتھ کمال دوستی کے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَاذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ
نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهٗ وَيَسْتَكْثِرْنَهٗ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاذَنَ عُمَرُ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدِيْ
فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِيْ وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ
نَعَمْ اَنْتَ اَفَظُّ وَاَغْلَظُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطٰنُ
سَالِكًا فَجًّا قَطُّ اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ زَادَ الْبَرْقَانِيُّ بَعْدَ قَوْلِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ
اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا اجازت مانگی عمرؓ نے خطاب کے بیٹے نے آنحضرت کے پاس آنے کی اور آنحضرت کے پاس تھیں ایک عورتیں قریش سے کہ کلام کرتی
تھیں آنحضرت سے مراد عورتوں سے ازواج مطہرات ہیں کہ نفقہ طلب کرتی تھیں آنحضرت سے اور بہت طلب کرتی تھیں نفقہ بسبب اسکے کہ آنحضرت اونکو نہ دیتے تھے اور بلند تھیں
آوازیں ان عورتوں کی ف ع احتمال ہے کہ یہ بلند کرنا اونکا پہلے نہی کی بلند کرنے آواز کے ہو اوپر آواز نبی صلعم کی اور احتمال ہے کہ بلند آواز اونکی ہو بسبب اجتماع اونکی آواز
میں نہ یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تھا آنحضرت کی آواز سے کہتا ہوں کہ نہیں ہے کلام میں دلیل اسپر کہ آوازیں اونکی آنحضرت کے آواز سے بلند تھیں تاکہ وارد ہو اشکال
ساتھ قول اللہ تعالی کے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہوں نے اوس حالت میں خلاف عادت
آواز اپنی کی بلند کی تھیں تو اپنی آواز سے کلام کرتی میں ساتھ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی ت پس جبکہ اذن چاہا عمر نے اور چاہا کہ آوے اٹھیں وہ عورتیں
اور دوڑیں طرف پردہ کی یعنی تاکہ چھپیں پس داخل ہوئے عمر اس حالت میں کہ آنحضرت ہنستے تھے یعنی مسکراتے تھے بسبب اوٹھنے اور بھاگنے عورتوں کی پس کہا عمر نے کہ ہنسایا
اللہ دانت آپ کی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکھے کہ باعث ہے اسکا تو کہ کہلسوا ولیکن بالفعل یہ سبب ہے اسکا اور ظاہر ہو کوئی امر عجیب مطلع کیجئے
اوسپر ت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا میں نے ان عورتوں سے کہ تھیں میرے پاس اور غوغا کرتی تھیں پس جبکہ سنی آواز تیری جلدی سے ہو گئیں پردہ میں پیچھے
تیرے پس کہا عمر نے یعنی خطاب کر کے ان عورتوں کو کہ اے دشمنو اپنی جانوں کی آیا ہیبت کرتی ہو اور ڈرتی ہو مجھسے اور ہیبت نہیں کرتیں تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا عورتوں
نے کہ ہاں ڈرتی ہیں ہم تجھسے کیونکہ تو نہایت سخت خو اور نہایت سخت گو ہے ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور ملا علی نے ذکر کیا لکھا ہے یعنی تو بد کلام
اور سخت دل ہے بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہیں جیسے کہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ فرمایا وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ
ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اونکو کلام کر اور نہ التفات کر اونکی جواب کی طرف اے بیٹے خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے ہرگز نہیں ملتا
تجھسے شیطان اس حالت میں کہ ہو چلنے والا کسی راہ میں مگر کہ چلتا ہے شیطان اور راہ میں غیر راہ تیری کے ف ع اور یہ ساتھ ایک جگہ میں جمع نہیں ہو سکتا تیرے ساتھ
چلا نہیں سکتا جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ شیطان بھاگتا ہے عمر کی سایہ سے لفظ فج ساتھ زبر کی اور تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہ ہے کہ بالکل راہ کشادہ سے
ہو کہ جو ساتھ کہ اوسکی ایک جانب سے گذر جاوے لیکن باوجود اسکی خوف اور ہیبت تیری نہیں چھوڑتی اوسکو کہ اوس طرف آوے مراد فج سے بیان ہے مطلق راہ ت نقل کی
بخاری اور مسلم نے اور کہا حمیدی نے یعنی صاحب جامع بین الصحیحین نے زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اونکی یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا تجھکو ف ع برقانی ساتھ زبر بائے اور زیر

غذا روح کی ہی اور سبب اصلاح اوسکا اور بعضون نے کہا کہ تجلی علمی نہین واقع ہوتی ہی مگر بیچ چار صورتونکے پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کہ ستعمل ہی انہر
دو آیۃ کے بیچ جنت کی پس جسنی پیا پانی دیا جاویگا علم لدنی اور جسنی پیا دودہ دیا جاویگا علم اسرار شریعت کا اور جسنی پی شراب دیا جاویگا
علم کمال کا اور جسنی پیا شہد دیا جاویگا علم الطریق حق کی اور کہا بعض عارفین نے کہ چارون نہرین عبارت ہین چارون خلیفونسی اور مطابق ہی اسکی تخصیص دودہ کی ساتہ
عمر کی اس حدیث مین اور منقول ہی ابن مسعود سے کہ اونہون نے کہا اگر جمع ہو علم عرب کا ایک پلڑی مین ترازو کی اور رکہا جاوے علم عمر کا ایک پلڑی مین تو البتہ
بڑہ جاویگا علم عمر کا اور صحابہ اعتقاد رکہتی تہی کہ عمر علم کی دس حصونمین سی نو حصی لی گئی ہین وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ
مِنْهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا
مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ
فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا
مینی آنحضرت سی فرماتی اوسوقت کہ مین سوتا تہا دیکہا مینی اپنی تئین اوپر کنوین کی جسپر کہ اوسپر ایک ڈول ہی ف ح قلیب قاف کی زبر اور لام کی زیر سی
کنوان کہ جسکا منہ نبا ہوا اور اوسکی مقابلہ میں طوی ہی کہ جسکا منہ تیار اور اینٹ کا بنا ہوا اور کہا علماء نی کہ قلیب کنایہ طوی کا معلوم ہوکہ بہت اہل دین کی موقوف اور معنی
مطلوب کی ہی بنا دین کا لیون ہونی کی بات پس کہینچا مینی پانی اوس کنوین سی جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا ڈول ابن ابی قحافہ نی یعنی ابوبکر صدیق نی پس کہینچا ابوبکر
نی اوس کنوین میں سی ایک ڈول یا دو ڈول ف ح یہ شک راوی کا ہی اور صحیح روایت دو میں کی ہی اشارہ ہی طرف قلت زمانہ خلافت اونکی کہ کیا اونہونے
دو برس اور ذنوب ساتہ زبر ذال معجمہ کی ڈول پانی کا بہرا ہوا اور ظاہر تر یہ ہی کہ لفظ او معنی بل کی ہی پس نہین احتیاج طرف تخطیہ راوی کی اور طرف شک اور تردد
اوسکی بات اور بیچ کہینچنی ابی بکر کی سستی اور ناتوانی ہی ف ح اسمین نقصان اور کمی رتبہ ابی بکر کی نہین ہی اور نہ ثابت کرنا فضیلت عمر کا اوپر ملکہ
خبر دینی ہی کمی مدت ولایت اونکی سی اور کثرت انتفاع لوگونکی سی عمر کی ولایت مین اور بعضون نی تفسیر کیا ہی ضعف کو ساتہ نرمی اور مہربانی کی
نہ سستی اور ناتوانی کی بات اور اللہ بخشی ابوبکر کی لیی سستی اونکی کو ف ح اسمین ثابت کرنا نسبت گناہ اور تقصیر کا طرف ابی بکر کی نہین ہی بلکہ
کلمہ یون ہی زبان زد عرف و عادت لوگونکی ہی کہ کہتی ہین فلانی نی ایسا کیا خدا بخشی اوسکو پہر ہوگیا وہ ڈول چرس پس لیا اوسکو عمر بن خطاب نی پس نہین
دیکہا مینی کسی قوی شخص کو لوگونمیں سی کہ کہینچتا ہو کہینچنا عمر کا سا یہانتک کہ سیراب کیی لوگون نی اونٹ اپنی اور بٹہائی اونٹ اور مقرر کیی واسطی اونٹون کی
لیی عطن ف ح عطن کہتی ہین اونٹونکی بیٹہنی کی جگہ کو گرد پانی کی کہا قاضی نی کہ شاید کہ کنوان اشارہ ہی طرف دین کی کہ جو منبع ہی اون چیزونکا کہ اوسکی
سبب سی زندہ ہوتی ہین نفوس اور تمام ہوتا ہی امر معاش و کہینچنا پانی کا اشارہ ہی طرف اوسکی کہ یہ امر دین پہنچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی طرف ابوبکر کی اور اونسی طرف عمر کی اور کہینچنا ابوبکر کا ایک ڈول یا دو ڈول اشارہ ہی طرف کوتاہی مدت خلافت اونکی کی کہ دیا امر اونکا تہین
برس یا دو برس تہا پہر منتقل ہوگا طرف عمر کی اور ہوئی مدت خلافت اونکی دس برس اور تین مہینی اور ضعف اونکا اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگا اونکی
ایام خلافت مین اضطراب اور ارتداد اور اختلاف یا اشارہ ہی طرف اسکی کہ متواضع ہونگی اور مدارات لوگونکی کرینگی اور سیاست اونکی کم ہوگی چنانچہ دلالت کرتا ہی
اسپر قول حضرت کا واللہ یغفر لہ ضعفہ اور یہ جملہ معترضہ ہی ذکر کیا اوسکو آنحضرت نی تاکہ جانا جاوی کہ یہ معاف اور بخشا ہوا ہی اور اونسی غیر جائز ہی اونکی منقبت
اور ہوجانا ڈول کا چرس بیچ نوبت عمر کی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ہوگی ایام خلافت اونکی مین تعظیم دین کی اور قبول بالا اسلام کا اور اوسکی کہینچنی مین قوت
کا اشارہ ہی طرف اسکی کہ کوشش کرینگی وہ بیچ ترقی دین کی اور پہیلانی اوسکی مشارق و مغارب مین اسکو کوشش کی نہین اتفاق ہوئی کسیکو پہلی اونکی اور نہ بعد

الی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نے رات گذاری جاگ کر مناجات کرتے اللہ عزوجل سے
یہ کہ غالب کرے اسلام کو بسبب تیرے یا بسبب ابی جہل کے اور میں امید کہتا ہوں یہ کہ اونکی دعا نے سبقت کی ہو تیرے حق میں پس نکلے عمر گلے میں تلوار لٹکائے
یہانتک پس جبکہ پہنچے طرف دروازہ مکان کے کہ اوس میں رسول خدا تھے نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لا و الا البتہ اوتاریگا اللہ تجھ پر
جو کچھ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنے لگے مونڈھے عمر کے اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتھ سے اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس کہا
عمر نے کیا لات و عزی کو پوجتے تھے ہم پہاڑوں اور نالوں کے اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگے ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آج کے
نکلے اور کنیت حضرت عمر کی ابو حفص ہے اسلام لائے سنہ چھ میں نبوت سے اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے اور
فاروق اونکا لقب ایسی ہوا کہ ایک منافق جھگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نے
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تھا مشرکین قریش کا پھر دونوں قضیہ لائے طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نے واسطے یہودی کے یعنی حق
پر وہی تھا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کریگے ہم عمر کو پس کہا یہودی نے عمر سے حکم کیا میرے لیے آنحضرت نے پس نہیں راضی ہوا منافق
حضرت کے حکم سے اور رجوع کی ہے طرف تمہاری پس کہا عمر نے واسطے منافق کے کہ اسیطرح ہے بات کہا منافق نے ہاں پس کہا عمر نے کہ یہیں ٹھہرے رہو تم
دونوں یہانتک کہ نکلوں میں طرف تم دونوں کے پس داخل ہوئے عمر اور لی تلوار پھر نکلے پس مارتے تھے اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا میں اوسکے لیے کہ نہ راضی ہو ساتھ حکم اللہ کے اور رسول اوسکے کے پس اوتری آیہ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْا اِلَى الطَّاغُوْتِ اور کہا جبرئیل نے کہ عمر فرق کرنیوالے ہیں میان
حق اور باطل کے پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق **وعن** جابر قال قال عمر لابي بكر يا خير الناس بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ابو بكر اما انك ان قلت ذلك فلقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما طلعت الشمس على رجل
خير من عمر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا عمر نے واسطے ابی بکر کے اے بہتر لوگونکی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے پس کہا ابوبکر نے آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نے اگر کہا مجکو بہتر لوگونکا تو تحقیق سنا ہے میں نے آنحضرت سے کہ فرماتے تھے نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کے کہ بہتر ہو عمر سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہ یا تو محمول ہے اوپر ایام خلافت اونکی کے کہ اون ایام میں
سب سے بہتر تھے اور یا مقید ہے ساتھ بعد ابی بکر کے یا مراد ہے باب عدالت میں یا طریق سیاست میں مانند اونکی کے نہیں کی واسطے تطبیق دینے کے میان
حدیثوں کے **وعن** عقبة بن عامر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لو كان بعدي نبي لكان عمر بن الخطاب رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر میرے پیچھے
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب **ف** ح اور اس عبارت کو محال میں بھی استعمال کرتے ہیں لغۃ لو گویا یہ اس سبب سے ہے کہ عمر کو الہام ہوتا اور
القا کرتا ہے فرشتہ اونکے دل میں حق اونکو ایک طرح کی مناسبت ہے عالم وحی سے واللہ اعلم **وعن** بريدة قال خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم في بعض مغازيه فلما انصرف جاءت جارية سوداء فقالت يا رسول الله اني كنت نذرت ان ردك الله صالحا
ان اضرب بين يديك بالدف واتغنى فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت نذرت فاضربي والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب ثم دخل عمر
فالقت الدف تحت استها ثم قعدت عليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ليخاف منك

یا عمر انی کنت جالسا وھی تضرب فدخل ابوبکر وھی تضرب ثم دخل علی وھی تضرب ثم دخل عثمان و
ھی تضرب فلما دخلت انت یا عمر القت الدف رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب صحیح اور
روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس
ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لاوے آپکو اللہ تعالے سفر سے صحیحا
تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتہ پیش دال اور تشدید فے کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہ
زیر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور جسمین کہ جہانجہ ہوتا ہی بکر وہ سی اتفاقا اور اوسمین دلیل ہی
اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہے اور خوشی کرنی ساتہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو کہ جسمین کی جانین ہلاک
ہوتی ہین **ف** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکے کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ اگر تونی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین
کی ہی تو پس مت بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہ نذر کی ورنہ تو اوسکی کی اوسجگہ گروا
ہوا ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ نے کہ بجاتے ہین دف حالت ذکر مین پس یہ بدعہ
بر انہونکی ہی اللہ ولی دینہ و ناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مؤلف اسکا کہ یہہ جو بعضی صاحبون نے اس سے جواز عورت کی راگ سنی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو
فتنہ سی اور بعضون نے اعراس و اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو یہہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام
جیسی کہ درمختار اور بحر الرائق وغیرہما مین ہے بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکھا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیے ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین
ف پس شروع کیا اوس چہوکری نی بجانا دف کا پس آئی ابوبکر مسجد مین احال ین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی اور وہ
چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون اوسکی پر تاکہ
چہپائی عمر سی از راہ ہیبت کی اونسی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سی یہ کہ حالت تہی سلیم کی
وہ شیطان الانس تہے کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان وسکا ہی جو باعث ہوا اوسکو اوپر کرنی مکروہ کی کہ وہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہے
بنا پر اسکی کہ حاصل ہوا سبب اوسکی اظہار خوشی کا **ف** تحقیق مین بیٹہا تہا حالیکہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئے علی
اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** ع
اشکال اس حدیث مین یہہ ہے کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہ اوسکی اور اسیطرح وقت داخل ہونی ابی بکر اور علی
اور عثمان کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان اور جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہر آنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کی طرف
سی جب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی اوس واقع مین اسطرح ہی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا دف بجانا صفت لہو
سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سے طرف استحباب کے لیکن یہہ حاصل ہوتا تہا ساتہ ادنی اور کمتر اوسکی کی درجہ پس بلکہ زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا
اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وہ وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہ منع ہونی زیادہ اوسکی کی اور کرنی اوسکی کے
لی ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی اگر کیا ہی تعرض نہ کی نی اور بعید نہین ہی یہہ کہ ہو انتہا مدت بجانی دف کی بطریق عرف کی وقت ابتدا
آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہوں مین کہ یہہ ظاہر تر اور اولی تر ہی اوس تقریر سی کہ اوپر گذری اسپر جو سمجہا مجکو ایک مرد نی اور وجہہ یہہ ہی کہ کہا جاوی کہ
عمر نہین مست کہتی تہی او چیز کو کہ صوت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ ہو حق جیسا اور موید مین اسکی بعضی روایتین جیسا کہ وہ مرقات مین ہے

وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبيان فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا حبشية تزفن والصبيان حولها فقال يا عائشة تعالي فانظري فجئت فوضعت لحيي على منكب رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعلت أنظر إليها ما بين المنكب إلى رأسه فقال لي أما شبعت أما شبعت فجعلت أقول لا لأنظر منزلتي عنده إذ طلع عمر فارفض الناس عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأنظر إلى شياطين الجن والإنس قد فروا من عمر قالت فرجعت. رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح غريب۔ ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور و غوغا اور سنی ہمنے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہان ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اوسکے تھے یعنی تماشا دیکھتے تھے اوسکا پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں پس رکھی میں نے ٹھوڑی اپنی آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کے درمیان کندھے آنحضرت کے سر تک پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہتے تھے مجھکو کہ کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے کیا سیر نہیں ہوئی پس شروع کیا میں نے کہنا کہ نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی یعنی نہایت محبت اپنا اور غالب محبت اپنے نزدیک حضرت کے **ف** ع یعنی یہہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوئی سبب حرص اوسکے نتھا بلکہ مقصود مجھکو یہہ تھا کہ دیکھوں حضرت کی نزدیک میرا مرتبہ کیسا اور کتنا چاہتے ہیں مجھکو ترجمہ ناگہان نمودار ہوئے عمر پس متفرق ہوگئے لوگ دیکھنے والے گرد اوس عورت کی یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنے عمر کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں طرف شیاطین جن و انس کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمر سے کہا عائشہ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اوسکا **ف** ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہونے اوسکے ہے بیچ صورت لعب کے و الا کیونکر دیکھتے اوسکو آنحضرت اور دکھاتے عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہے اور اس میں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور اوپر صفت جمال کی اور جیسا کہ دلالت کرتی ہے اوپر غالب ہونے صفت جلال کی عمر پر **ف** ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ع جانا چاہئے کہ حدیث لعب اور رقص حبشیوں کی صحیحین میں بطریق اوسی کے آئی ہے کہ حبشی مسجد میں نیزہ بازی کرتے تھے اور آنحضرت عائشہ کو دکھاتے تھے پس آئے عمر اور منع کیا اور پتھر مارنے شروع کئے پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ دے اے عمر کہ اُن عید ہے یعنی عید کی روز ہے جنس لہو و لعب سے مباح اور اس حدیث میں کہ عورت حبشی کا اور لڑکوں کا ہے احتیاج اسکی نہیں کہ کہا جاوے کہ عائشہ کیونکر دیکھتی تھیں اجنبیوں کو اور جواب یا جاوے کہ وہ چھوٹی تھیں اور بالغ نہ تھیں اور شاید کہ یہہ واقعہ اور ترمذی نے روایت کیا اور وہ روایت کیا شیخین نے روایت کیا واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربي في ثلاث قلت يا رسول الله لو اتخذنا من مقام إبراهيم مصلى فنزلت واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى وقلت يا رسول الله يدخل على نسائك البر والفاجر فلو أمرتهن يحتجبن فنزلت آية الحجاب واجتمع نساء النبي صلى الله عليه وسلم في الغيرة فقلت عسى ربه إن طلقكن أن يبدله أزواجا خيرا منكن فنزلت كذلك وفي رواية لابن عمر قال قال عمر وافقت ربي في ثلاث في مقام إبراهيم وفي الحجاب وفي أسارى بدر متفق عليه۔ ترجمہ روایت ہے انس اور ابن عمر سے کہ عمر نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں **ف** ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ بیان خاص تین چیزوں کا واسطے نفی زیادتی کی نہیں ہے کیونکہ اتنی ہے کئی چیزوں میں اونکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور ہوئیں قصہ قیدیوں بدر کا اور نماز پڑھنی منافق پر اور اکثر جو واقف ہوئے ہیں ہم وہ میں پندرہ ہیں کہا صاحب ریاض نے کہ تو توافق میں سے لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں اور توریت میں ہیں ترجمہ ایک تو یہہ کہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوة الطواف کی جگہہ وہ ہو کہ اوسکی گرد میں قصد اوس پر اوتری آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ **ف** ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے کہ جسمیں نشان ہیں پانو ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کے اوس پر کھڑے ہو کر

جانتی تہی اسمین نشان اونکی قدم کی پڑ گئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی عمر کا ہاتہ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نی کہ کیا نہ ٹہراوین ہم
اوسکو جگہہ نماز کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ نہین حکم کیا گیا ہون میں ساتھ اسکی پس غروب ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کی
لذو رکعت پڑہنی بعد ہر طواف کی واجب ہی ابن الہمام نی کہا کہ اس آیہ مین امر ہے جو وجوب کے لئے ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لئے ہی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنیں تو واجب ہین لیکن
خاص مقام ابراہیم مین پڑہنا مستحب ہی اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین ترجمہ اور دوسری چیز یہہ ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہو
تے ہین آپکی بیبیون پر نیک اور بد یعنی یہہ مناسب شان و عظمت کے نہین دیکہتا ہون میں پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیبیونکو پردہ میں بیٹہنے لوگونکی سامنی نہ ہونے تو
ہوتا پس اتری آیہ پردہ کی ف ع یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ یہہ حجاب کے آنحضرت کی بیویونکے ساتھ
ہے اور اس عورت کے ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہے اوسکی تفصیل ہی کی فقہ مین گذر چکی اونکی لیئے حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے نہ اوین اگرچہ کپڑونمیں پوشیدہ
اور مستور ہوتین حکم تہا پس ازواج مطہرات کے لئے تہا اور اونکو درست ہے کہ خروج اپنی تئین دکہا نکے اگرچہ تنگین ہو درست ہے اور تیسری بات یہہ ہے کہ جمع ہوئیں
عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی ف ع مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینی کا حضرت زینب کے ہان کہ بالاجمال یہہ قصہ یون ہے کہ آنحضرت
صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہیں سے شہد آیا تہا حضرت جو اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت
زیادہ ٹہرے اونکی ہان نسبت اور اونکی پس اسی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکی ہان سے آوین کہی کہ آپ
سے مغافیر کی بو آتی ہی مغافیر ایک قسم کی گوند کی بو دار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اسکی ہی اور قسم کہائی یون یہہ اسکی کیا کہ حضرت
زینب کے ہان شہد پینی کی لیئے ٹہرتے تہی چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورۂ تحریم کی اور حدیث مین مفصل گذر چکا ہے ترجمہ پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو
توقع ہے کہ پروردگار اونکا بدلا دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اتری آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظ اور معنی مین بیچ ایک روایت ابن عمر کی ہے
آیا ہی کہا ابن عمر نے کہا عمر نی کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسری حکم کرنیمین ساتھ پردہ کرنی آنحضرت
کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح کہ حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نی بمشورہ
ابی بکر فدیہ لیا اور رہا کر دیا پس آیہ نازل ہوئی موافق رای میری کی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فُضِّلَ النَّاسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاَرْبَعٍ
بِذِكْرِ الْاُسَارٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَمَرَ بِقَتْلِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ وَبِذِكْرِهِ
الْحِجَابَ اَمَرَ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّحْتَجِبْنَ فَقَالَتْ لَهٗ زَيْنَبُ وَاِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالْوَحْيُ
يَنْزِلُ فِيْ بُيُوْتِنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَبِدَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ وَبِرَاْيِهٖ فِيْ اَبِيْ بَكْرٍ كَانَ اَوَّلَ النَّاسِ بَايَعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابن مسعود سے
کہا فضیلت دیگئی امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی اونکی قیدیونکو روز بدر کی حکم کیا عمر نی اونکی قتل کرنیکا پس اتارا اللہ
تعالے نی یہہ آیہ اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کیطرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلی لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنیوالا اجتہاد مین مواخذہ نہ
کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہوتا تو البتہ پہونچتا تمکو بسبب اوس چیز کی کہ لیا تمنی یعنی فدیہ عذاب بڑا ف ع یعنی دنیا مین پہلی آخرت کی اور فدیہ
اونہون نے لیا دن بدر کے کفار سے تو خطا اجتہادی ہوئے اونکو کہ لیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہ کر کہ لینا مال کا اونسی انسب ہے تاکہ تقویت پاویں مسلمان
اور شاید کہ ولایت پاوین بسبب فدیہ لینے کی بعد اوسکی اور یہہ رای تہی ابو بکر کی اور بعضون نے کہا کہ تابع ہوتی ہیں انکی صاحبان صفت جمال کی جنکو
قتل ہی مناسب تہا اونکو اسلئے وہ پیشوا اور سردار ہیں کفر کی اور یہ قول تہا عمر کا اور موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال کی اور

مائل اپنی کمال سے طرف صفت جمال کی اختیار کیا قول صدیقؓ کا فی الحال تو تفصیل اسکی ریاض الصالحین میں حضرت عمرؓ سے یعنی لکھی ہی گئی کہا جبکہ ہوا
دن بدر کا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا رائے ہے ان قیدیوں کے حق میں پس کہا ابوبکرؓ نے یا رسول اللہ چچا کے بیٹے اور کنبے کے ہیں اور بھائیوں کے بیٹے ہیں مناسب ہے کہ نہیں لینگے
ہم ان سے فدیہ پس ہوگی ہمارے لیے قوت مشرکوں پر اور شاید ہے کہ ہدایت کرے ان کو اللہ طرف اسلام کی اور ہو جاوین ہمارے مددگار فرمایا حضرت نے کیا رائے ہے تیری
اے ابن الخطاب کہا میں نے یا رسول اللہ نہیں مناسب دیکھتا میں جو کہ مناسب دیکھی ابوبکرؓ نے ولیکن یہہ پیشوا کفر کے ہیں اور سردار اون کے ہیں پس ماریں ہم انکو
مارین گردنیں انکی کہا عمرؓ نے پس قصد کیا آنحضرت نے اوس چیز کا کہ کہی ابوبکرؓ نے اور نہ قصد کیا اوس چیز کا کہ کہی میں نے اور لیا اون سے فدیہ پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں صبح کو
آنحضرتؐ کے پاس پس ناگہاں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے روتے تھے کہا میں نے یا رسول اللہ کس چیز سے روتے ہو تم اور یار تمہارے پس اگر رونا آوے تو روؤں میں الا تکلف
رونیکی صورت بناؤں میں بسبب رونے تمہارے کے پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق سامنے لایا گیا میرے عذاب تمہارا قریب اس درخت سے اور ایک درخت اوس وقت بہت
قریب تھا پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ
ترجمہ الخ اور فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب ذکر کرنے اونکے پردہ کو کہ حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو یہہ پردہ کرین پس کہا عمرؓ سے زینب بنت جحش
نے کہ ازواج مطہرات میں سے ہے کہ تحقیق تو آیا حکم کرتا ہے ہم پر بیچ خطاب کے اور حال آنکہ وحی اوترتی ہے ہمارے گھروں میں پس اوتاری اللہ تعالیٰ نے یہہ آیت اور جب
مانگو تم آنحضرتؐ کی بیویوں سے کچھ چیز فائدہ کی پس مانگو تم اون سے پردہ کے پیچھے سے اور فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب قبولیت دعا آنحضرتؐ کی اونکے حق میں کہ دعا کی
خداوندا قوی کر دین اسلام کو بسبب اسلام لانے عمرؓ کے اور فضیلت دی گئی عمرؓ بسبب رائے اپنی کی یعنی اجتہاد اپنے کی بیچ بیعت ابی بکرؓ کی یعنی وقت خلیفہ ہونے
اونکے تھے عمرؓ پہلے آدمی مسلمین میں کی بیعت کی ابوبکرؓ سے یعنی اول انہوں نے بیعت کی پہر اوروں نے باتباع اونکی نقل کی یہہ احمد نے **وعن** ابی سعید
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذالك الرجل ارفع امتي درجة في الجنة قال ابو سعيد والله ما كنا نرى ذالك
الرجل الا عمر بن الخطاب حتى مضى لسبيله رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص بہت
بلند ہے میری امت میں ازروئے مرتبہ کے بہشت میں نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** اس طرح آنحضرتؐ نے مبہم فرمایا اور تعیین نہ کی وہ شخص کون ہے اور مقصود یہہ تہا کہ
تا کوشش اور جد وجہد کرین لوگ طاعات میں تا وہ مرتبہ پاوین اور وہ مرتبہ پایا نہیں جاتا ہے مگر بسبب نہایت جد وجہد کے اور مواظبت کی طاعات عبادات پر اور
بسبب متصف ہونیکے ساتھ اخلاق وکمالات کی یا ذکر کسی شخص کا ہو کہ متصف ہے ساتھ ان صفتوں کے پس اشارہ کیا آنحضرتؐ نے کہ جو کوئی متصف ہے ان صفات
کے بلند تر ہے درجہ اوسکا بہر تقدیر **ترجمہ** کہا ابو سعیدؓ نے قسم خدا کی نہ تھے ہم کہ گمان لیجاوین اوس شخص کو کہ کون ہے مگر عمر بن الخطاب پر یہانتک کہ گذر گئے عمر
ساتھ راہ اپنی کے **ف** یعنی وفات پائی اور اسمیں دفع توہم ہے اسکا کہ واقع ہوا اونکے لیے تغیر آخیر عمر میں اگر کہے کہ لازم آتا ہے اسسے یہہ کہ عمرؓ افضل
تھا ابوبکرؓ سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ قول آنحضرتؐ کا ذالک الرجل اشارہ ہے طرف مبہم کی اور مقصود اسمیں یہہ ہے کہ کوشش کریں طاعات میں ہر ایک اونکی امت میں سے
تا کہ پہنچے اس مرتبہ کو اور نہیں سمجھا ہے اس مرتبہ کو مگر بسبب کوشش کرنیکے عمل میں اور اچھے اخلاق حاصل کرنیکے اور اجتہاد کرنے کی دین میں اور مواظبت کرنے
کی بہلائیوں پر اور نہیں مشاہدہ کی جاتی تھی یہہ خصلت کسی میں جیسے کہ مشاہدہ کی جاتی تھی عمرؓ میں ابتدائی عمر سے انتہا تک اور اسی سبب سے گمان کیا اونہوں نے
کہ مشار الیہ عمرؓ ہیں نہ غیر اونکا اور یہہ کی مانند ہے اخفا لیلۃ القدر کا اور تو نہیں پس نہیں لازم آتا ہے اس سے یہہ کہ ہوں عمرؓ افضل ابوبکرؓ سے اور حاصل کلام یہہ ہے یا
مراد اس شخص سے عمرؓ ہیں امر ظنی ہے جنہوں کے نزدیک بالجزم پس نہیں دلالت کرتی ہے اسپر کہ عمرؓ افضل تھے ابوبکرؓ سے اور جمہور کے نزدیک یہہ ہے کہ عمرؓ افضل نہیں
اسی مدینے کے اعتقاد سے اہل سنت کا معہد اور نیز یہہ کہہ سکتے ہیں کہ عمرؓ افضل تھے اپنے زمانہ کے لوگوں میں حالت خلافت اپنی میں پس رفع ہوا اشکال اصل حدیث
وعن اسلم قال سألني ابن عمر بعض شأنه يعني عمر فاخبرته فقال ما رأيت احدا قط بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم من

حین قبض کان اجد واجود حتی انتہی من عمر رواہ البخاری اور روایت ہے اسلم سے کہا سوال کیا مجھسے ابن عمر نے بعض حال
اونکا یعنی عمر کا پس خبر دی میں نے اونکو کہا اسلم نے بیچ بیان اوس چیز کی کہ خبر دی حال عمر سے نہیں دیکہا میں نے کسیکو ہرگز بعد آنحضرت کی یعنی بعد وفات آنحضرت کے
اوسوقت سے کہ وفات پائی آنحضرت نے کہ ہووے وہ بہت کوشش کرنیوالا اور نیک تر سخی یعنے اعمال خیر میں یہانتک کہ نہایت کو پہنچے نقل
کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی آخر عمر تک اور کہا ہے علمانے کہ یہہ محمول ہے اوپر زمانہ خلافت عمر کی تا ابوبکر اس عموم سے نکل جاویں **وعن**
المسور بن مخرمۃ قال لما طعن عمر جعل یألم فقال لہ ابن عباس وکانہ یجزعہ یا امیر المؤمنین ولا کل ذلک
لقد صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحسنت صحبتہ ثم فارقک وھو عنک راض ثم صحبت ابابکر
فاحسنت صحبتہ ثم فارقک وھو عنک راض ثم صحبت المسلمین فاحسنت صحبتہم ولئن فارقتہم
لتفارقنہم وھم عنک راضون قال اما ما ذکرت من صحبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضاہ فان ذلک
من من اللہ من بہ علی واما ما ذکرت من صحبۃ ابی بکر ورضاہ فانما ذلک من من اللہ من بہ علی و
اما ما تری من جزعی فھو من اجلک ومن اجل اصحابک واللہ لو ان لی طلاع الارض ذھبا لافتدیت
بہ من عذاب اللہ قبل ان اراہ رواہ البخاری اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا جسوقت زخمی کیے گئے عمر ہوئے عمر کہ درد پاتے تھے یعنی
ف یعنی اثر زخم کی وہ کہنی کا ظاہر کرتے تھے ساتھہ نالہ وآہ کے اور ابولولو نے کہ مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا زخمی کیا تھا اونکو مدینہ میں چہار شنبہ کی دن ستائیسویں ذی الحجہ کی تئیسویں سنہ
میں ترجمہ پس کہا ابن عباس نے اور گویا کہ ابن عباس نسبت کرتے تھے عمر کو طرف جزع فزع کی و ملامت کرتے تھے انکو و صبر و تسلی دیتے تھے اونکو اے امیر المؤمنین اور نہ سبب
جزع کے کہ جاتا ہے یعنی نہ مبالغہ کرو جزع فزع اور بیقراری کی البتہ تحقیق صحبت رکھی تمنے آنحضرت سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے اونسے یعنی تھے رعایت حقوق آداب کے پہر جدا ہوئے آپ تمسے
اسحال میں کہ وہ تمسے راضی تھے کہ فرمایا لو کان بعدی نبی لکان عمر پہر صحبت رکھی تمنے ابوبکر سے پس اچھی صحبت رکھی تمنے اونسے پہر جدا ہوئے وہ تمسے اسحال میں کہ وہ
تمسے راضی تھے یعنی اس حیثیت کہ کیا تمکو امیر المؤمنین پہر صحبت رکھی تمنے مسلمانوں سے یعنی ایام خلافت اپنی کی میں پس اچھی صحبت رکھی تمنے اونسے کہ
عدل کیا اور بڑی سیاست ہوئے تمہاری اور البتہ اگر ہووے گی جدی تم انسے البتہ جدا ہووگے انسے اسحالمیں کہ یہہ تمسے راضی ہیں **ف** یعنی اور یہہ کلمہ
دلالت کرتا ہے اسپر کہ اللہ تمسے راضی ہے اور تم اوس سے راضی ہیں تم بشارت دی گئی ہو ساتہہ قول اللہ تعالی کی یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی
الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور موت تحفہ ہے مومن کا اسلیے کہ ہے سبب ملنے مولی کا مقام علیین میں ترجمہ کہا عمر نے اما پس وہ چیز کہ ذکر کی تمنے آنحضرت
سے صحبت اور اونکی رضا پس سوا اسکی نہیں کہ یہہ نعمت ہے منجملہ اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھہ اوسکی مجھپر یعنی تفضل کیا مجھپر ساتھہ اوسکی نہ کسب سے
نہیں مراجانتا میں اوسکی کسب بلکہ شکر وحمد کرتا ہوں میں اوسکی اور اما وہ چیز کہ ذکر کی تمنے صحبت ابوبکر اور اونکی رضا سے پس سوا اسکی نہیں کہ یہہ نعمت ہے
اللہ کیطرف سے کہ احسان کیا ساتھہ اوسکی مجھپر اور اما جو کچھہ دیکھتے ہو تم بے صبری میری پس بسبب تمہارے اور بسبب یاروں تمہاری کی ہے **ف** یعنی ڈرتا ہوں
واقع ہونے فتنوں کی بیچ میان تمہارے اسلیے کہ یہہ تھے سد دروازہ کی کہ روکتے تھے فتنوں کو معہذا اپنی نفس سے بھی ڈرتا ہوں اور نہیں نڈر ہوں عذاب
رب اپنے سے اسلیے کہ ترجمہ قسم ہے اللہ کی اگر تحقیق ہو میرے لیے بقدر بہری زمین کے سونا البتہ اللہ تعالی کی عذاب کے بدلہ دوں میں اوسکو پہلے اسکی کہ دیکہوں
یعنے اللہ کو یا اوسکی عذاب کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی یہہ کہا اونہوں نے بسبب غلبہ خوف کے کہ طاری ہوا اونکو اوسوقت بخوف تقصیر کے نیکی اللہ تعالی کی
حقوق میں کذا فی فتح الباری اور استیعاب میں ہے کہ عمر جسوقت زخمی کیے گئے کہتے تھے مسلمین سر اونکا اونکی بیٹے عبداللہ کی گود میں تہا کہا کہ رکھو میرا سر
غیراز مسلم احمد صلی کلہا ... کہا مولف نے کہ دفن کیے گئے عمر روز اتوار کی دن محرم کو سنہ چوبیس میں اور صحیح یہہ ہے کہ عمر اونکی تریسٹھ برس

بر سر منبر تھی اور مدت خلافت اونکی ساڑھے دس برس اور نماز پڑھی اونپر صہیب نے اور روایت کی اونسے ابوبکرؓ اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور جملہ کرامات انکی سے یہ ہے جو نقل کی ہے کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئے وہاں عامل ہوکر عمرو بن العاص کہا وہاں کے رہنے والوں نے کہ یہ نیل محتاج ہوتا ہے ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت اگر کیونہیں پس ڈالدیتے ہیں ہم اوسکو اوس میں اور نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہوجاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہے پس بھیجی عمرو بن العاص نے یہ خبر عمرؓ کو پس بھیجا اونہوں نے ایک پرچہ کہ اوس میں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہ پیام ہے بندۂ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے ایسے بعد حمد و صلوٰۃ کی پس اگر جاری ہوتا ہے تو اپنے خود نہیں حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہے تو اللہ کے حکم سے تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بھیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدیو اوسکو نیل میں پس ہوگیا ہوا نیل اوس رات سولہ گز پھر رہتا گیا ہر سال میں جتنے گز

باب مناقب ابی بکر و عمر

یہ باب ہے بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی ✤ **ف** ح چونکہ واقع ہوا ہے ذکر شیخین کا متعلق بیچ بعضی حدیثوں کی عقد کیا مؤلف نے ایک باب اور بیچ ذکر کرنے ان حدیثوں کی او بلا شبہ فکر کیجاتی تھی یہہ لوگ حسب متعلق اکثر احوال میں شبیہ ہوئے دونوں کی وزیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مقرب تحت ہیوفت درگاہ کی اور مشیر تدبیر اور امین امور میں اور رفیقتا اور ہمنشین حضرت کی تمام اوقات احوال میں

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بینما رجل یسوق بقرۃ اذ اعیی فرکبہا فقالت انا لم نخلق لہذا انما خلقنا لحراثۃ الارض فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ہما ثم وقال بینما رجل فی غنم لہ اذ عدا الذئب علی شاۃ منہا فاخذہا فادرکہا صاحبہا فاستنقذہا فقال لہ الذئب فمن لہا یوم السبع یوم لا راعی لہا غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم فقال اومن بہ انا وابوبکر وعمر وما ہما ثم متفق علیہ روایت ہے ابوہریرہ سے اونسے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تھا ایک گائے کو ناگہاں تھک گیا وہ شخص پس سوار ہوگیا پس بولی گائے کہ ہم نہیں پیدا کیے گئے ہیں اس کے لیے یعنی سواری کے لیے لیکن ہم پیدا کیے گئے ہیں واسطے کشت کار زمین کے **ف** ح اس میں دلیل ہے اسپر کہ سوار ہونا گاؤوں پر اور بوجھ لادنا اوپر بیلوں کے حرام نہیں ہے اور شیخ ابن حجر نے کہا کہ استدلال کیا گیا ہے ساتھ اسکی اسپر کہ چارپایہ استعمال نکیے جاویں مگر اوس چیز میں کہ جاری ہوئی ہے عادت ساتھ استعمال کرنے اونکے کی اونکیلئے چیزوں میں اور احتمال کہتا ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اولی اور افضل کی یعنی بہتر یہہ ہے کہ جن چیزوں کے لیے پیدا ہوئے ہیں انہیں سے جو چیز عمدہ ہو اوس میں استعمال کیے جاویں اور الا حقیقت حصر مراد نہیں ہے کہ فقط کھیتی ہی میں استعمال کریں ایسے کہ جملہ اون چیزوں میں سے کہ پیدا کیے گئے ہیں وہ واسطے اونکے ذبح کرنا اور کھانا بھی ہے بالاتفاق **ف** پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تھے ازراہ تعجب کے سبحان اللہ گائیں بولتی ہیں یعنی حال آنکہ وہ حیوانات بے زبان ہیں پس فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتھ اسکی **ف** ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گاؤں کا حق ہے اور حیلہ وہم و خیال القاء شیطانی نہیں ہے یا اس بات کی کہ اونسے کہا کہ یہہ مخلوق نہیں ہے مگر واسطے کھیتی کی **ف** اور ایمان لاتے ہیں ابوبکر اور عمر **ف** ح ممکن ہے کہ نہیں کہ واسطے اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال ایمان اونکے کی اگرچہ نہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور صادر ہوا اونسے ایمان لانا اوسپر کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اسپر ابوبکر اور عمر جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہے کہ اوسکی شان یہہ ہے کہ اگر مطلع ہوں اوسپر تو ایمان لاویں اوسپر اور تردد اور شک کریں اسمیں **ف** اور نہیں تھے ابوبکر اور عمر اوس جگہ **ف** ع یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرتؐ نے یہہ کلام پس یہ مبالغہ ہے بیچ مدح اور قوت ایمان اونکے کی یعنی اگر وہ حاضر ہوتے تو احتمال تھا کہ تخصیص اونکے ذکر کی بتقریب حضور اونکی کے ہوتی اور جب کہ ذکر اونکا اس باب میں غائبانہ کیا تو اوسکو بڑا دخل ہوا مقصود میں اور صحیح دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمان اونکی کی ہے فہم **ف** اور کہا ابوہریرہؓ نے اوس وقت کہ ایک شخص تھا بیچ بکریوں میں ناگہاں حملہ کیا بھیڑیے نے ایک

بکریاں چرا رہا تھا پس حملہ کیا بھیڑیے نے ایک بکری پر پس چھین لیا بکری کو بھیڑیے سے پس دیکھا اوس شخص کی طرف بھیڑیے نے اور کہا کہ
ہوگا اس بکری کا یعنی نگہبان اس بکری کا دن سبع کے اوس دن کہ نہیں ہوگا کوئی چرانیوالا اوسکا سوا میرے ف ح لفظ یوم السبع ساتھ ضمہ
با کے پیش اور سکون کے دونوں طرح روایت کیا گیا ہے مستعمل اور مختلف ہوئی ہیں معنی اسکی بیان میں قائل ساتھ ضمہ کے کہا معنی ہیں کہ مراد اوس سے فتنہ ہیں کہ لوگ
آپس میں جنگ کرینگے اور بکریاں بغیر چرانیوالے کے چھوڑ دیگی درندے اور سباع بمعنی ترکے اور مہمل چھوڑنے کے آیا ہے اور سبع بمعنی مہمل کی آیا ہے یعنی بغیر چرانیوالے کے
چھوڑی جاوینگی گویا چرانیوالا اونکی بھیڑیے ہونگے یہ خبر دی بھیڑیے نے ساتھ جو شدائد اور فتنوں کی کہ واقع ہونگی اور بعضوں نے کہا کہ یوم السبع ساتھ جزم کے
ایک نام ایک عید کا ہے اونکی تھی جاہلیت میں یعنی حالت کفر میں کہ جمع ہوتے تھے اوس میں اور کھیل کود کی بازی کرتا تھا اونکو خبر نہیں کہ جو دن آئینگے
سو اکو پس کہا ہے اوسکو بھیڑیے نے پس گویا خبر دی بھیڑیے نے گذشتہ کہ اوس روز کون نگہبان بکریوں کا ہوتا تھا کہ آج نگہبانی اونکی کرتا ہے یا ہو جائیگا
کہ باقی اوس دن نگہبانی اونکی اوس روز کریگا اور ساتھ پیش کے بمعنی درندہ کی ہے اور یہ بھی معنی کا احتمال رکھتا ہے اور راجع اونکی طرف ہے
اور بعضوں نے کہا کہ ساتھ پیش کی ہے یعنی روز عید کی ہے اور مشارق میں کہا ہے کہ بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ یوم السبع ساتھ ہے یعنی ضایع ہو اور
معنے ضیاع کی ہے ف پس کہا لوگوں نے از راہ تعجب کے کہ سبحان اللہ بھیڑیا بولتا ہے پس فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان لاتا ہوں میں ساتھ اس کے اور ابوبکر اور عمر
اور نہیں تھے وہ دونوں اوس جگہ یہ ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَ
قَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ اِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ
لِاَنِّيْ كَثِيْرًا مَا كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُنْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ
وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تحقیق میں البتہ کھڑا تھا ایک قوم میں یعنی حضرت عمر کی وفات کے روز پس دعای خیر کی اوس قوم نے واسطے عمر کے
اس حال میں کہ تحقیق رکھے گئے تھے عمر اپنے تخت پر یعنی نہلانے کے بعد وفات کے اور حاضر تھے وہاں ایک جماعت اونکے گرد میں سو ناگہاں ایک شخص نے
میرے پیچھے سے تحقیق رکھی کہنی اپنی میرے کاندھے پر کہتا ہے وہ شخص یعنی خطاب کرکے عمر کی طرف رحمت کرے تجھکو اللہ بلاشبہ میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ
گردانے تجھکو اللہ تعالے ساتھ دونوں یاروں تمہاری کے یعنی آنحضرت کی اور ابی بکر کی قبر میں یا جنت میں اسواسطے کہ میں بہت تھا سنتا آنحضرت سے فرماتے
تھے میں یعنی فلانے مکان میں اور ابوبکر اور عمر اور کیا میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یعنی فلانا امر عبادت یا رسوم عادت اور چلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی
فلانے مکان کو اور داخل ہوا میں اور ابوبکر اور عمر یعنے مسجد وغیرہ میں اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر یعنی گھر وغیرہ سے کہا ابن عباس نے پس میں پھر کر دیکھا میں نے پس ناگہاں
وہ شخص علی مرتضی تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ عِلِّيِّيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِيْ اُفُقِ السَّمَاءِ
وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَمَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى نَحْوَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بہشتی البتہ دیکھیں گے اہل علیین کو یعنی دیکھیگا بعض اونکا بعض کو یعنی مقام اور مرتبہ اونکے نہایت بلند ہیں
جیسے کہ دیکھتے ہو تم بہت روشن ستارہ کو کنارہ آسمان میں کہ ستارہ کنارہ آسمان میں بہت روشن معلوم ہوتا ہے اور بلاشبہ ابوبکر اور عمر اہل علیین سے ہیں
اور زیادہ ہیں دونوں یعنی مرتبہ میں اور بڑھ گئے ہیں تحقیق اس کے کہ ہوئے ہیں اہل علیین سے ف ح علیین ساتھ زیر عین اور لام کی اور تشدید کی یلی اور جمع
دوسری ایک مقام ہے ساتویں آسمان میں کہ جس میں ہیں اوسکی طرف ارواح مومنوں کی اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے دیوان ملائکہ حفظہ کا کہ اٹھائے

جاتی ہین اسکیطرف اعمال صالحہ انکی اور لفظ دری ساتھ تشدید را اور ی مشددہ کی دری نسبت ہی تشبیہ دی ساتھ دُر کی یعنی موتی کی روشنی اور صفائی کے ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین ساتھ اسنادینی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ق**

عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علی اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر دونون سردار ہین ادہیڑون اہل بہشت کے پہلون مین سے اور پچہلون مین سے سوا نبیون کی اور پیغمبرون کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف** ح ع وصف کیا لوگونکا ساتھ ادہیڑ ہونیکی باعتبار حال انکیکی دنیا مین ہے ورنہ اہل بہشت مین ادہیڑ نہین ہونگے پس یہہ مین کہ ادہیڑ مرنی دنیا مین پہلونسی مراد ہین اگلی امتونکی پس ہونگی افضل اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر بھی جب قول ولی ہونیکی کہا اونکو اور پچہلونسی مراد ہین اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور غیر اون رسولونکی استثنا کرنیسی نکل گئی عیسیٰ اور الیاس اور خضر بھی جب قول انکیکی نبی کہا ہی اونکو **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین نہین جانتا مین کتنی مدت رہونگا مین اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہی یا بہت پس پیروی کرو اون دو شخصونکی کہ پیچہی میرے خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابو بکر اور عمر ہین نقل کی یہہ ترمذی نی **وعن** انس قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد راسہ غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد مین اوٹہاتا کوئی یعنی صحابہ مین سی سر اپنا یعنی مارے ہیبت اور ادب کے سوی ابی بکر اور عمر کی تہی یہہ دونون کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبونکی ہی کہ جب آپس مین ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہی تو بے اختیار مسکرانی لگتی ہین اور شاد ہو جاتی ہین **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابو بکر و عمر احدہما عن یمینہ والاخر عن شمالہ وہو اخذ بایدیہما فقال ہکذا نبعث یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل مسجد ہوئے اور ابو بکر اور عمر ایک دونو مین سے داہنی طرف آنحضرت کے تہی اور دوسرے بائین طرف اونکی اور آنحضرت پکڑے ہوئی تہی ہاتہ دونونکے پس فرمایا آنحضرت نے اسیطرح اوٹہائی جاوینگی ہم تینون یعنی قبرونسی نکلینگے طرف محشر کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عبد اللّٰہ بن حنطب ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم رای ابا بکر و عمر فقال ہذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے عبد اللہ ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ابا بکر صدیق اور فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دونون بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** ح یہہ دونون درمیان مسلمانونکی مشابہ کان اور آنکہہ کی ہین جیسی نسبت تمام اعضا کی شرف اور نفاست مین اور قریب اسکے کی ہی کہ بعضون نے کہا کہ مثل انکی دین مین مثل سمع و بصر کی ہی جسد مین یا یہہ نسبت میری بمنزلہ سمع و بصر کی ہین کہ سنتا ہون مین بواسطہ انکی اور دیکہتا ہون بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص اونکیکا ہی پر سننی حق کی اور اتباع و سکیکے اور مشاہدہ حق کی نفس اور آفاق مین **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران من اہل السماء ووزیران من اہل الارض فاما وزیرای من اہل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا اوسنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں ہی کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہیں دو وزیر آسمانکی فرشتوں میں سی کہ امداد و اعانت کرتی ہیں اوسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتی ہیں اہل زمین سی **ف** ع یعنی اوسکی یار زمین سی کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتی ہیں عالم ناسوت میں اور جب پیش آتا ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اونسے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہے اپنی وزیروں سے **ت** لیکن میری دو وزیر آسمان والوں سی پس جبرئیل اور میکائیل ہیں **ف** ع اسمیں دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہیں جبرئیل اور میکائیل سی **ت** اور لیکن دو وزیر میری زمین والوں سی پس ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ع اسمیں دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہہ دونوں صاحب افضل ہیں اور صحابہ سے حال انکہ صحابہ افضل ہیں سارے امت میں اور دلالت ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں عمر سی اسلیے کہ واو اگرچہ مطلق جمع کی لیے ہی لیکن ترتیب اوسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہی اوسکی لیے اثر عظیم ہو **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ كَاَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُؤْتِی اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سی کہ ایک شخص نے کہا پیغمبر خدا صلعم سی خواب میں دیکھا میں نے گویا ایک ترازو ہی کہ آسمان سی اوتری پس تولی گئی آپ اور ابوبکر پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابوبکر اور عمر پس غالب آئی ابوبکر اور تولی گئی عمر اور عثمان پس غالب آئے عمر پہر اوٹہائی گئی ترازو **ف** ح اور اوس شخص نے جو تکنا حضرت علی اور عثمان کا نہ دیکہا گویا اسمیں اشارہ ہے اسکیطرف کہ ان دونوں صاحبوں کی تفضیل میں اختلاف ہے سلف میں جیسیکہ آئیگا مینہ کو رہی **ف** پس غمگین ہوئے آنحضرت بسبب اس خواب کے یعنی اوس شخص کے جیسیکہ راوی نے تفسیر کے ساتھہ قول اپنی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو اس کے سننے نی **ف** ع یعنے بسبب اسکے کہ معلوم کیا آنحضرت نی اوسکی تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمر کی ظہور فتنوں کا ہوگا اور تبہی امور کی پست ہو جاوینگے **ف** پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ نی دیکہا خلافت نبوت ہے یعنے ان دونوں صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اوسمیں اصلا آمیزش بادشاہت اور سلطنت کی نہو گی پہر دیگا اللہ تعالے ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** ح ع تعبیر آنحضرت نے اوٹہہ جانے ترازو کی یہہ زمانہ خلافت کا خالص منتہی ہوگا ابوبکر اور عمر پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچہہ خلاف اور یہی اشارہ ہے کہ جو ہونگی اور بعد ازاں خلافت چاروں کی بادشاہت ہو گزرینگے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے اور سمجہا اس تعبیر کا اوٹہہ جانی ترازو کی سی اس سبب سے کیا کہ آپسمیں تولنا رعایت کیا جاتا ہے اون چیزوں میں کہ آپسمیں قریب ایک دوسری کی ہیں اور جب آپسمیں بعیدا اور متباین ہوئیں تو آپسمیں تولنا کچہہ معنی نہیں رکہتا پس اوٹہا یا گیا اور برطرف کیا گیا آپسمیں تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابوبکر اور عمر کی اور معنی غالب آنی ہر ایک کی دوسری پر ترازو میں کہ راجح افضل ہی جو دوسرے سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہے ابن مسعود سی کہ تحقیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی خبر دی صحابہ کو کہ پیدا ہوگا اور آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سی پس آئے ابوبکر پہر فرمایا کہ آویگا تمپر ایک شخص اہل بہشت میں سی پس آئے عمر نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** ح حدیثوں میں بشارت جنت کی ایک جماعت کی لیے صحابہ میں سی واقع ہوئی ہی اور چونکہ اس حدیث میں واسطے ابوبکر اور عمر کی آئی ہی واقع ہوئی اس باب میں ذکر کی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ

بیچ راہ خدا کی **ف** ع یعنے سو اونٹ سو کجاووں اور سامان سمیت بیسکہ ہم جانتے ہیں واللہ اعلم **ف** پھر رغبت دلائی آنحضرت نے اور سامان درست کرنیکی لشکر کی پس کھڑے ہوئے عثمانؓ اور کہا میرے ذمہ ہیں تین سو اونٹ مع جہولون اور کجاووں انکی کی بیچ راہ خدا کی **ف** ع پس حضرت عثمانؓ نے جہیۃ سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے پہلی بار میں سو دوسری بار میں سو تیسری بار میں سو اور بعضی روایت میں آیا کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمانؓ نے سارے نوسو اونٹ دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑوں کی اور کہا طلوبی **ف** پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اوترتے تہے منبر سے مسلمانون کو کہتے تہے نہیں ضرر کریگی عثمان کو وہ چیز کہ کرینگے تمام عمر میں بعد اس نیکی کی کہ کی نہیں ضرر عثمانؓ کو وہ چیز کہ کرینگے بعد اسکے **ف** ع یعنی بہت بڑے گناہ کی گناہ ہون گذشتہ کی ساتھ بادبے ادبی ان آینہ اور نیکی جیسکہ وارد ہوئی ہے بیچ ثواب اسکے رحمتہ اور مکرر فرمایا یہ تاکید کیلیے اور اسمیں اشارہ ہے طرف بشارت کی زندگی اسیلیئے تہے خاتمہ بخیر ہوئیگی اور کہا مظہر نے یعنے ضرر نہیں اوسپر کیہ نہ کرینگے بعد اسکی قسم نوافل سے نہ فرائض سے اسلیئے کہ یہ نیکی کافی ہے ویکو تمام نوافل سے **وعن** عبد الرحمن بن سمرۃ
قال جاء عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار فی کمہ حین جہز جیش العسرۃ فنثرھا فی حجرہ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبھا فی حجرہ ویقول ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم مرتین رواہ احمد اور
روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا آئے عثمانؓ نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمانؓ نے لشکر تبوک کا پس بکھیر دی ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ اولٹ پلٹ کرتے تہے انکو اپنی گود میں اور فرماتے تہے نہیں ضرر کریگی عثمانؓ کو وہ گناہ کہ کرینگے بعد عمل آجکے دن کی یعنی نہیں ضرر کریگی اونکو گناہ سابق و لاحق دو بار فرمایا یہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نے **ف**
ع ریاض میں عبد الرحمن بن عوفؓ سے آیا ہی کہا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس سات سو اوقیہ سونا لائے عثمان بن عفانؓ جیش العسرۃ میں سو اوقیہ نیکی اخرجہ الحافظ السلفی اور یہ اختلاف روایات ہم لاتا تناقض کا روایات میں اور تطبیق انمیں اسطرح ہوسکتی ہی کہ پہلی حضرت عثمانؓ نے جہیۃ سو اونٹ مع جہولون کجاووں دیے ہون جیسکہ پہلی حدیث میں گذرا پہر لائے ہون ہزار دینار اور خرچ ضروری سامانکے پہر جب مطلع ہوئے کہ یہہ نہیں کفایت کریگی زیادہ کی او سو اونٹ کہ ہزار کو کردی اور زیادہ کی دینار وہی کہ نوبت نیکی نو سو اوقیہ کی پہنچی **وعن** انس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان
کان عثمان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان خیرا من ایدیھم لانفسھم رواہ الترمذی
اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کی **ف** ع کہ حدیبیہ میں بیچے درخت کے سال چھٹے ہجری میں ہوئی تہی نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ نازل ہوئی اسکی حق میں آیہ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ **ت** تہے عثمانؓ ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی **ف** ح کہ بہیجا تہا انکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس کہ مکہ میں آنے دین عمرہ کی لیئے پس مشہور ہوگیا کہ مکہ والون نے عثمانؓ کو مار ڈالا **ف** پس بیعت لی آنحضرت نے لوگونسی یعنی بیعت خاص صحابہ سے پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمانؓ وقت بیعت حاضر نہ تہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمانؓ بیچ کام اللہ کے یعنے اسکے دین کے اور کام رسول اوسکے کے ہی پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتہ اپنا اوپر ہاتہ دوسرے اپنی کے **ف** ع یعنی اپنا ہاتہ نائب عثمانؓ کی ہاتہ کا کیا اور عثمانؓ کی طرف سے بیعت کی جسکی تہے وہ نائب کہ عثمانؓ کی ہاتہ کا نائب کیا اپنا ہاتہ اور بعضی کہتے ہیں اپنا داہنا اور یہی صحیح ہی **ت** پس تہا ہاتہ آنحضرت کا واسطے عثمانؓ کی بہتر ہاتہون صحابہ کی سے واسطے اپنی پس عثمانؓ کا غائب ہونا انکا نہیں تہا سبب نقصان انکا بلکہ سبب منقبت تہا نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** ثمامۃ بن حزن القشیری قال شھدت الدار حین اشرف علیھم عثمان فقال انشدکم اللہ والاسلام ھل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس بھا ماء یستعذب

کرتا ہی اور حسن حال اور مآل میری کی جیسا کہ اوپر مذکور اوسکا ہو چکا ہی کہا لوگون نی ہاں الٰہی ہان جانتے ہین ہم کہا حضرت عثمان نی کہ پوچھتا ہون
تمسے بحق خدا اور اسلام کی کہ آیا جانتے ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑی تہی اوپر ثبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی ساتہ آنحضرت کے
ابوبکر اور عمر اور مین بہی کہڑا تہا پس ہلا پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرنی لگی بعضی پتہر اوسکی پستی مین سو ہاتہ ماری وہین پس مارا رسول وسکو حضرت
نی لات اپنی سی فرمایا ٹہہر او ثبیر ہل ہی تیرے اوپر ہین پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** یعنی حقیقی اسلئے قتل کئے گئے یا یہہ ختم کی اور مرض
قریب اثر ضرر سے اور وہ عمر اور عثمان ہین پس نہین منافی ہی اسکی یہہ کہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلئے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا
ترجمہ کہا لوگون نی ہاں الٰہی تب کہا عثمان نی اللہ اکبر گواہی دی انہون نے قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ
ترمذی نی اور نسائی اور دارقطنی نی **ف** یعنی اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کی بیچ ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور از راہ تعجب کے اقرار کرنی
اونکی سی اونکی صدق اور جرأت کرنی اونکی بیچ فساد اور ہلاک اونکی کی **وعن** مرة بن کعب قال سمعت من رسول الله صلی الله علیه
وسلم وذکر الفتن فقربها فمر رجل مقنع فی ثوب فقال هذا یومئذ علی الهدی فقمت الیه فاذا هو عثمان بن عفان قال
فاقبلت علیه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے مرۃ بن کعب سے کہ
سنا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حالت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنونکا یعنے جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہونگے بعد آنحضرت کے امت مین پس نزدیک بتایا
آنحضرت نے اون فتنونکو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع ہونگی پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہو سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہہ شخص اوس دن کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست
پر ہوگا مرۃ بن کعب کہتے ہین پس اوٹہا مین گیا طرف اوس شخص کے تا دیکہون کون ہے وہ پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہی کہا مرۃ نے پس متوجہ کیا مین طرف آنحضرت کے
مونہہ عثمان کا یعنے دکہایا مین نے آنحضرت کو مونہہ عثمان کا پس کہا مین نی یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوسدن فرمایا آنحضرت نے ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا عثمان انه لعل الله
یقمصك قمیصا فان ارادوك علی خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذی وابن ماجه وقال الترمذی فی الحدیث
قصة طویلة اور روایت ہے عائشہ سی یہہ کہ آنحضرت نی فرمایا یعنے عثمان سی ایکدن کہ اے عثمان تحقیق شان یہی کہ شاید خدا تعالی پہناوے
تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین لوگ درپے کرین تجہر اوپر اوتارنی اوسکی کرتی کی پس نہ اوتارنا اوسکو واسطے اونکی **ف** یعنی اگر
قصد کرین لوگ تیری معزول کرنیکا تو نہ معزول کرنا اپنی نفس کو خلافت سی واسطے اونکی بسبب اسکی کہ تو برحق ہی اور وی ہونگے باطل پر اور اسی حدیث کے
سبب سے معزول نہ کیا عثمان نی اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگون نے اونکو روز دار کی ہر چند کہ بجد ہوئی لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** حاصل اوس قصہ کا یہہ ہی کہ مصریون کا سے تہے استغاثہ کی حضر سائل کی ہاتہ سے عثمان کی پاس اور
بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہرنا اونکا درمیان راہ سی بسبب مکر مروان کے اور محصور کرنا اور قتل کرنا عثمان کا اور یہہ قصہ نہایت مشہور و معروف ہے
جیسا کہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ اول فتنہ ہے کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **وعن** ابن عمر قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتنة
فقال یقتل هذا فیها مظلوما لعثمان رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن غریب اسنادا اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نی ایک فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ اوس فتنہ مین مظلوم کہا یہہ واسطے عثمان کے اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے از روے سند کے **وعن**
ابی سهلة قال قال لی عثمان یوم الدار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قد عهد الی عهدا وانا صابر علیه
رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابو سہلہ سے کہ عثمان کی مولی تہی کہ کہا واسطے میرے عثمان نی روز دار کی کہ روز محاصرہ

نہین ہے نقصان اونکے حق مین ہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا اندر غائب ہونے حضرت علی کی تبوک سے کہ انکو بہر گیری اہل بیت کے لیے حضرت ہنے کہی تہی لیکن بیچ مین علوم
ہو آنحضرت نے اونکے لیے بہی حصہ غنیمت میں سے لگایا تہا یا نہین واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ میں اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے اونکی خبرگیری کے لیے چہوڑا تہا
اور رقیہ نے مدینہ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تہی کمال غلامی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح میں دی پہر دوسری یعنے ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے
اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہین پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کر دیتا مین اوسکا اونسے اور ریاض مین ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا
آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی **ترجمہ** اور اپر غائب ہوا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا کوئی عزت
عزت والا یعنی کسب کی جہت سے باقی صحابہ مین سے اندر مکہ کے عثمان سے تو البتہ بہیجتے آنحضرت اوسکو **ف** یعنی بجای عثمان کی لیکن نپایا کوئی عزت والا اونکے برابر جسے
کرنے کے بعض صاحب تحفہ نے جان کے یہ عذر بیان کر کر کہ یا رسول اللہ مین ہر میرے لیے قوم مکہ مین کہ مدد کرین میری اور محافظت کرین میری بنی عدی بن کعب **ترجمہ**
پس بہیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو **ف** یعنی طرف مکہ کے تا مشرکوں سے آنحضرت کی طرف سے گفتگو کریں اور اونکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکہیں پہر پہنچا
وہ اونکا اونکی اہل اور گروہ سے اور آگے لے چلے اونکو سوار کر کر اور اپنی پناہ مین کیا اونکو کہ کوئی تعرض نکرے اوسے اور کہا اونہون نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے
عمرے کے پس کہا عثمان نے حاشا کہ مین طواف کرون آنحضرت کی غیبت مین **ترجمہ** اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ میں پیچہے جانے عثمان کے مکہ کو **ف** یعنی جب
مشہور ہوئی مسلمانوں مین کہ مشرک لڑنے کو آتے ہین مسلمانوں سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانوں کو لڑنے کے لیے اور بیعت لی اونسے نیچے درخت کے اسبات پر کہ نہ بہاگین
اور بعضون نے کہا کہ لیکن آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے **ترجمہ** پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتہ داہنے ہاتہ اپنی کے اسحال مین کہ کہا یہ ہاتہ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتہ کا پس مارا
داہنا ہاتہ اپنا اوپر بائیں ہاتہ اپنی کے اور کہا یہ بیعت یعنی یہ ہاتہ واسطے عثمان کے ہے یا اونکی طرف سے ہے پہر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالوں کے جواب
مین کہے مین اب ساتہ اپنی عقل کے یہ بخاری نے **ف** یعنی پس نہین ضرر کرینگی تجہکو بلکہ تجہی کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب یہ کلمات حق اور مفصل جان
کر جہت مین تجکو اپنے ساتہ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان مین **وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ**
وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سی کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تہے عثمان سے یعنے چپکے
سے کچہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہو کہ اون پر برپا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرتا جاوے اور ڈر ملوا رہین اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تہا یعنی سپیدی اور سرخی
سے طرف زردی کے پس جسوقت ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین ہم اونسے کہا عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک
امر کی پس مین روکنے والا ہون اپنے نفس کو اوپر اوس امر کے **وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ**
یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ
فَمَنْ لَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ
بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوے عثمان رضہ کے گہر میں اسحال مین کہ عثمان گہیرے
گئے تہے گہر مین اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہین عثمان سے کلام کرنے مین یعنی اونکی خدمت مین کہ گہیرے ہوئے ہین سے جو حاضر تہے اونسے کلام
کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کہڑے ہوے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسا کہ خطبہ کے لیے کرتے
ہین پہر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا مین نے آنحضرت کو کہ فرماتے کہ تحقیق تم دیکہو گے پیچہے میرے ملاقات کرو گے آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت خلاف دیکہو گے آپس میں

دس برس تک کہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان نہیں ہو سکتا اور یعنی اس ترتیب سے ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم ترتیب وار ذکر کرنے کیلئے اور بیان کرنے اور
اونکی بہتری کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان اور یہ ساتھ مذکور تھے درمیان ان کے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل
الثالث** تیسری فصل **عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر
نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضہم ببعض
فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد** روایت ہے جابر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھلایا گیا
ہے میں آج کی رات ایک مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں کہا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوست کیے گئے ہیں
ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوستہ کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے
پاس سے کہا ہم نے یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے لیکن مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن تعلق اور اتصال بعض کا
ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالی نے ساتھ اس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلافت اور [illegible] جاری ہونگا
دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابوداؤد نے

باب مناقب علی بن ابی طالب رض

یہ باب بیچ مناقب علی بن ابی طالب کے ہے **ف** ع مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بیشمار حدیث کی کتابوں میں مناقب انکے جو مذکور ہیں یا دوسروں کی نسبت مناقب اور صحابہ کے
اور بعضی روایتیں انہیں سے وضعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے [illegible] بعضی حدیثوں کی نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی
ہونیکا کیا ہی اور کہا ہی کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کے معلوم ہے اسکے بعد کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بیشمار وضع کیے ہیں
لوگوں نے اور خاص تر ان باتوں کی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکے وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہی اور ان میں سے ایک حدیث
صحیح ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسی طرح ذکر کیا ہے [illegible] اور امام احمد اور نسائی وغیرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیچ
مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسانید جید کے زیادہ تر ان حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی متاخر ہیں
انکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئے اور بہت سے مخالفین کہ انکے ساتھ جنگ کے اور ان پر خروج کیا پس علماء نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب انکے واسطے
رد کرنے کے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ انکو روایت کرتے تھے والا احادیث ثابتہ کی ہی مناقب بہت ہیں برابر [illegible] اور حضرت علی کا نام حیدر بھی
تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب انکی ماں کہ فاطمہ بنت اسد تھی انکو جنا تو اپنی باپ کے نام پر اسکا نام رکھا پس جب آیا ابوطالب
تو مکروہ کیا اوسکو اس لیے یہ نام انکا علی رکھا اور کہا سہیل نے کہ نہیں تھا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک دن آنحضرت
تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجھ میں اور انمیں کچھ بیمزگی ہوگئی تھی چنانچہ
ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کو کہ دیکھ کہاں ہیں وہ پس کہا اوس نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے
ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے اور گر پڑی تھی چادر اونکی کندھے پر سے اور لگ رہی تھی [illegible]
[illegible] **الفصل الاول** پہلی فصل **عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے **ف** ع یعنی آخرت میں اور قرب میں [illegible] مددگار ہو [illegible] امر دنیا میں کذا قالہ

علی سے کہ کفر یا یہ محمول ہے تشدید و وعید پر یعنی جو حلال جانے اور واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے
من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن

عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسٰى اَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتّٰى بَهَتُوا اُمَّهُ وَاَحَبَّتْهُ النَّصَارٰى حَتّٰى اَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَهُ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يُقَرِّظُنِي بِمَا لَيْسَ فِيَّ وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَآنِي عَلٰى اَنْ يَبْهَتَنِي رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسی سے دشمن رکھا اونکو یہود نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی اونکی ماں کو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکھا اونکو نصاریٰ نے یعنی محبت یہانتک کہ اوتارا اونکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے اونکے لیے کہ اونکو اللہ یا ابن اللہ کہا پھر حضرت علی نے کہا ہلاک ہونگے یعنی گمراہ ہونگے میرے حق میں دو سبب سے دو شخص ایک تو محبت کرنے والا حد سے زیادہ تعریف کریگا میری ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں مجھ میں یعنی تفضیل دیگا مجھکو تمام صحابہ پر یا انبیاء پر یا الہ کہیگا مجھکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجھ پر نقل کی یہ احمد نے **ف** ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور اعتقاد محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کی کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کی اہل سنت و جماعت ہے ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے اجتناب محفوظ ہیں خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کی انکو چہرہ حال پر نہیں بیٹھی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہے شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے بوجہ اعتدال کی رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا یحبنی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی و یبغضنی اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سند سے ہے کہ کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نے ساتھ اسکے وعن

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِيرِ خُمٍّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلٰى قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ اَنِّي اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهٖ قَالُوا بَلٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ هَنِيئًا يَا ابْنَ اَبِي طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَيْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ

اور روایت ہے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترے غدیر خم پر **ف** ع یعنی وقت پھرنے کی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہ تین کوس ہے جحفہ سے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں کہتے ہیں پانی کی تالاب کو اور اوس وقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کی ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی کا یعنی حضرت کا یہ فرمایا **ف** ح یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کی پالانوں کا اور اوسپر چڑھکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے اونکی نفسوں سے یعنی جیسے کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار کہکر فرمایا غرضکہ کیا صحابہ نے کہ ہاں اقرار کیا آنحضرت نے یعنی بعد اسکی کہ علی العموم سب مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کے اسکی نفس سے **ف** ح یعنی میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اوس چیز کا کہ اوس میں بھلائی اور درستی اور خیریت دنیا اور آخرت اونکی ہو بخلاف اونکی نفسوں کے کہ کبھی طرف شر اور فساد کی بھی بلاتی ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے ہاں اقرار ایسا ہی ہے پس فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جس شخص کا کہ میں دوست ہوں پس علی دوست اوسکا ہے خداوندا دوست رکھ اوس شخص کو کہ دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو کہ دشمن رکھے علی کو **ف** ع ح اور ایک روایت میں ہے کہ جب من احبہ

ابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ روایت کی احمد نے یعنی دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ اوسکو جو دشمن رکھے علی کو اور
مدد کر اوسکی کہ مدد کرے علی کی اور ذلیل کر اوسکو کہ نہ مدد کرے علی کی اور پھیر حق کو ساتھ علی کے جس طرف کہ پھرے وہ ترجمہ پہلی بات کی حضرت علی سے تو بھی حضرت
عمرؓ نے بعد اسکے پس کہا عمرؓ نے واسطے علیؓ کے خوشی ہو تمہارے لیے یا تہنیت ہو تمہیں اے بیٹے ابو طالب کے صبح کی تم نے اور شام کی تم نے یعنی ہو گئے
تم ہر وقت میں دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کے نقل کی یہ احمد نے **ف** جاننا چاہیے کہ شیعوں نے جو تمسک کیا ہے ساتھ بعض ان واقعوں کے کہ حضرت کی
حق مولیٰ پر ساتھ خلافت کے اون میں سے یہ حدیث ہے اونکے نزدیک تو یہ دلیل ہے کہتے ہیں کہ یہ صریح دلیل ہے اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتے ہیں کہ
دکھایا یعنی اولیٰ ساتھ امامت کے ہے بدلیل قول کے الست اولیٰ بکم نہ بمعنی ناصر و محبوب کے ورنہ احتیاج تھی صحابہ کو جمع کرنے کی اور اونکو خطاب کرنے کی اور دعا کرنیکی
حضرت علی کے لیے اسلیے کہ جانتے تھے اور پہچانتے تھے اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہیں ہوتی ہے مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کے لیے پس ثابت ہوئی علی کی امامت
بعد آنحضرت کے لیے تمامت پر بسبب نص صریح ہے اونکی خلافت میں اور بیشک یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا ہے اوسکو ایک جماعت نے مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور اسکی طریق
بہت ہیں روایت کیا ہے اسکو سولہ صحابیوں نے اور ایک روایت میں احمد کی آیا ہے کہ سنا ہے اسکو آنحضرت سے تیس صحابیوں نے اور گواہی دی اونہوں نے اسکی علی کے
لیے اسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت میں ساتھ اونکے ایام خلافت اونکی میں اور بہت اسکی اسنادیں صحیح اور حسان ہیں اور التفات نہیں کرنا چاہیے اوسکے
دل پر کہ کلام کیا ہے اسکی صحت میں اور نہ اوس بعض کے قول پر کہ کہا ہے اونہوں نے کہ زیادہ اللہم وال من والاہ موضوع ہے اسلیے کہ وارد ہوا ہے طریقوں سے کہ صحیح کیا ہے
اسکی اکثر کو ذہبی نے کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکے کہا لیکن ہم کہتے ہیں شیعہ کو بطریق الزام کے کہ اونہوں نے اتفاق کیا ہے اسپر کہ اجماع
انکا ہے یہ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہ ہو تو ساتھ اوسکے استدلال صحت امامت پر نہ کرنا چاہیے اور یقین ہے کہ یہ حدیث متواتر نہیں ہے بلکہ خبر واحد ہے
میں اگرچہ وہ خلاف مردود ہے بلکہ طعن کرنیوالوں میں بعض امام حدیث کے اور عادل اونکے ہیں کہ رجوع ہے اونکی طرف اس امر میں مانند ابو داؤد و سجستانی و ابو حاتم
رازی کے سوائے اونکے اور روایت نہیں کیا ہے اسکو بہتیرے اہل حفظ و اتقان نے کہ جو حدیث کی طلب میں شہر بشہر پھرتے تھے مانند بخاری و مسلم و واقدی اور سوا اونکے
ائمہ اہل حدیث سے اور یہ بات اگرچہ مخل نہیں ہے صحت حدیث میں لیکن دعویٰ تواتر کا ایسی حدیث میں عیب ہے اور اونہوں نے شرط کیا ہے تواتر کا حدیث امامت
میں پس سوچنا چاہیے اسکو اور اہل سنت و جماعت نے رد کیا ہے شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہے اس جگہ میں چنانچہ صواعق محرقہ میں مذکور ہے اور ہم کچھ اوس میں کا
مختصر ذکر کرتے ہیں کہ کہا ہے اہل سنت نے کہ نہیں ٹھیک ہے کہ مولیٰ یہاں بمعنی حاکم و والی کے ہے بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کے ہے اسلیے کہ لفظ مولیٰ کا کئی معنی میں آتا ہے معتق
و عتیق اور متصرف امر میں اور ناصر و محبوب و معین کہ یہ سب معنی کا ساتھ اوس کے مشترک ہیں تب ہی دلیل کی حاجت ہے کہتا ہوں ہم اور شیعہ متفق ہیں اسپر کہ صحیح ہے
لینا محبوب اور ناصر کیونکہ علیؓ سید ہمارے اور پیارے اور مددگار ہمارے ہیں اور سیاق حدیث بھی دلالت اس معنی پر کرتا ہے اور ہونا مولیٰ کا بمعنی امام کے معلوم نہیں
ہے لغت میں اور شرع میں اور کسی نے اہل لغت کے اماموں میں سے نہیں ذکر کیا ہے کہ مفعل بمعنی افعل کے آتا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ چیز اولیٰ ہے فلانی چیز سے اور نہیں کہتے ہیں
مولیٰ ہے اور سوائے اسکے غرض موالات کی بیان کرنی ہے تنبیہ ہے اوپر پرہیز کرنیکی اونکی بغض سے واسطے کہ اسکی بیان کر دینے میں بہت بزرگی اونکی ثابت ہوتی ہے اسلیے اوسکو فرمایا
الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم اور یہ بھی پہلی حجت ہے اور بعضے طرق میں ذکر اہل بیت نبوت کا عموماً اور ذکر علیؓ کا خصوصاً آیا ہے جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی
ساتھ سند صحیح کے آیا ہے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مراد رغبت دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے صحابہ ساتھ علیؓ
کے یمن میں تھے اونہوں نے کچھ شکایت اونکی حضرت سے کی اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تھا از انجملہ بریدہ اسلمی تھے اور صحیح بخاری میں ایسا ہی مذکور ہے اور تتمہ
اسکی یہ ہے کہ پس چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بھی جمع کیا ہے اور تاکید اسی سبب میں کی ہے
کہا شیخ ابن حجر نے کہ نہ ماننا کہ مولیٰ بمعنی اولیٰ کی ہے ولیکن یہ کمان لازم آتا ہے کہ اولیٰ ساتھ امامت کی مراد ہے بلکہ ساتھ قرب و اتباع کے جیسا کہ قران مجید میں

فرمایا انا اولی الناس بکم لیکن للذین اتبعوه اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر اور نفی احتمال کی نہیں کہتی ہیں ہم ناہم کچھ مراد اولی ساتھ امامت کی ہو لیکن قبل
متعین ہوا اور امامت فی الحال کی بلکہ مال میں یعنی وقت عقد بیعت انکی مراد ہوا اور تقدیم تینوں خلفا کی اجماع ہوا اور صحابہ سے اوس اجماع میں داخل ہیں اور تقریر
اور روایتوں کی کہ صحیح ہیں ساتھ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ حدیث کیونکر نص ہو امامت پر حالانکہ دلیل نہیں لائی اسکو علی اور
غیر انکی وقت حاجت کے ساتھ اسکے بلکہ دلیل لائے اوسکو عباس وقت خلافت اپنی کے پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے سے امام خلافت اپنی کی دلیل ہے اوپر کہ جانا انہونے کہ نص صریح اپنی خلافت
انکی کی متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کی نہیں ہوا اور جو اوسکو علی نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہیں ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی کی اور نہ خلافت غیر انکی کی جیسا کہ خبر صحیح میں آیا
اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس بعض نہیں ہے آنحضرت سے اوپر نیابت انکی کی اور حالانکہ غیر انکی کی جیسا کہ خبر صحیح میں آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ میں آیا ہے کہ علی اور عباس نکلے حضرت صلعم کے پاس
سے انکی مرض الموت میں اور عباس نے علی سے کہا کہ طلب کرو اوس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم میں ہے تو جان لیں ہم اوسکو حضرت کی زبانی سے اور علی نے فرمایا کہ
میں طلب کرتا میں الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنیکی اوسکو کیونکہ کہتے
کہ اگر یہ امر ہم میں ہو تو جان لیں ہم اوسکو باوجود قریب انکی ساتھ روز غدیر کے کہ دو مہینے یا کچھ کم یا زیادہ گذری تھی اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور بیان
اونکا اوسکو باوجود جاننے کے اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہیں تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر سے یاد رکھتی تھی اوسکو اور جانتی تھی اوسکو
اور باوجود اوسکی جو اونہوں نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تھی کہ مراد اوس سے خلافت علی کی نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑھا اور استکار کیا حق ابی بکر اور عمر کا اور کہا کہ امیر ہو دے تم پر کوئی شخص جیسے کہ اخبار میں آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے محبت
ولائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہیں کہ یاد رکھتی تھی صحابہ اس نص کو ولیکن اونہوں نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتھ اسکے از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رض نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تہا اور یہ
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکھتے تھے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود اسکی حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہوں نے نص سے
دلیل نہ لائے اور عمل اوسپر نکریں یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر نے دلیل لائی ساتھ حدیث الائمة من قریش کی کیوں نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی کی
لیے واقع ہے احتجاج ساتھ اس عموم کے کیوں کرتے ہو تم اور بیہقی امام ابو حنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو گمراہ کرتے
ہیں اور روافض قایل ہیں انکی تکفیر کی اور کہتے ہیں کہ سب صحابہ سوا ان چند کے کافر ہوگئی ہیں دنیا سے اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کیطرف گئی ہیں
روافض بسبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چہپانا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جہوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی
کی اونسے واقع ہوا تو اور کیوں کہ حدیثیں اور اخبار اونسے روایت کی گئیں جہوٹ اور باطل ہوگئیں بلکہ تعصب بیچ کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
انکی صحبت میں ایسے لوگ آئے اور حضرت علی مرتضی کیطرف بہی کہ اونہوں نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور کلام شیخ ابن حجر کا ہے
بیچ صواعق محرقہ میں کہ اونہوں نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہاں اور جو کچھ کہ اوس میں سے بطریق اختصار کے بیان ذکر کیا ہے کافی ہے و باللہ التوفیق **وعن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا پیغام بہیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ سے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چہوٹی ہے **ف** اور ایک روایت میں آیا ہے فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دونوں پر
یا ایکبار سکوت کیا ہو اور پہر دوسری بار میں یہ فرمایا ہو کہ وہ چہوٹی ہے ترجمہ پہر پیغام بہیجا فاطمہ کا علی نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے یعنی ساتھ
علی کی نسائی نے **ف** ح اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے علی رض سے کہ تم کیوں نہیں خواستگاری کرتی فاطمہ کی حالانکہ تم آنحضرت کی

تھا اُن بیٹی کہ ہی اُنکو شرم آئی کہ حضرت کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے ساتھ فضل کیا اور جب علی نے بتایا آنحضرت کی معلوم کی تو فرمایا کیا اسکو
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اور سے ف ع روایت کی ہے ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے اونکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے ای ابو بکر منتظر رہو قضائے الٰہی کے پھر خواستگاری کی انکی عمر نے اور بعضے قریش نے اور حضرت نے سب کو جواب دیا جیسا ابو بکر کو
دیا تھا پس کہا بعضوں نے علی سے اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تم سے نکاح اونکا کر دیں کہا علی نے کیونکر ہو سکے
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پھر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حکم کیا مجھکو
رب میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا ای انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابو بکر صدیق اور عمر بن خطاب
اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور جماعت کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں اونکو پس جبکہ جمع ہوئے نزدیک حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہو پر اور علی کہیں گئے ہوئے تھے آنحضرت کے کام کے لیے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المطاع
بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب
پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کروں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابی طالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا
اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کے اگر راضی ہوا اس سے علی ابن ابی طالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طبق کھجوروں کا اور رکھا
اوسکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہم نے لوٹا پس جس وقت کہ ہم لوٹ رہے تھے ناگہاں آ گئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے علی کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ نکاح کر دوں تجھسے فاطمہ کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہو تو ساتھ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق میں راضی ہوا ساتھ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی
تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ بند کر دینے دروازوں کے سوای دروازہ علی کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے **ف** ع یعنی بعضے صحابیوں کے گھر کے دروازے مسجد نبوی میں تھے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف بند کرو تا کہ کوئی عورت نفسا اور کوئی
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کھلا رہا کہ جنابت میں اونکو آنا مسجد میں درست تھا اور یہ خصوصیت اونکی تھی بسبب قرابت آنحضرت
اور نہیں ہے اشکال تعارض اس حدیث سے اور حدیث پر کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازوں کے بند کرنیکا سوائے دروازہ ابی بکر کا اسلیے کہ ممکن
تطبیق ہے یا یوں کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازے بند کرنیکا بیچ حالت مرض الموت اپنی میں اور اسمیں یہ ہی نہیں ہے پس حمل کیجاوے گی یہ حدیث علی پہلے
پر اور یہی واضح ہو جاتا ہے قول ہمارا کہ اس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی سا اور یہ کہ وہ حالت تھی آخر اسی واسطے کہ
اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی بار راوی اسناد کی لیکن روایت کیا احمد نے زید بن ارقم سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتھ بند کرنے ان سب دروازوں کے سوای دروازہ علی کی اور ایک روایت میں ہے کہ روایت کیا اسکو حاکم نے
ارقم سے کہا تھی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن بند کرو
یہ دروازے سوای دروازہ علی کی پس کہا زید نے گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کھڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کو لیے اور حمد و ثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنی ان دروازون کی سوای دروازہ علی کی پس گولہین گفتگو کرنیوالی تمہارے نے اور تحقیق مین نے قسم ہے اللہ کی نہیں بند کیا مین نے اور نہ کہولا
مین نے اوسکو ولیکن حکم کیا گیا مین ساتہ ایک چیز کی پس پیروی کی مین نے اوسکی اور ابن عباس اور جابر سے بہی یہ خلاف روایت کی گئی ہے لیکن صحیح
اور صحیح نہین ہے کہ روایات کو نقل کی گئی ہے صحیحین مین عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یبقی باب فی المسجد الا سد الا باب ابی بکر اور اگر صحیح ہوتی
علی کی حق مین تو ممکن ہے تطبیق دیکی دونو حدیثین اور بڑی عالمون مختلف کیواسطی تطبیق دینکی درمیان دونو حدیثونکے واللہ اعلم **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي**
مَنْزِلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ آتِيهِ بِأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِنْ تَنَحْنَحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے کہا تہا میرے
لیے ایک مرتبہ اور قدر نزدیک آنحضرت کی نہ تہا کسی کے لیے خلائق مین سے آتا تہا مین حضرت کے پاس اول وقت سحر کے **ف** ع اور سحر کہتے ہین اخیر رات کے
چہٹے حصہ کو کذا ذکرہ فی الکشاف ترجمہ پس کہتا تہا مین السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلام استیذان کرتا تہا پہر اگر کہنکارتے آنحضرت **ف** ع یعنی ساتہ
جواب سلام کے یا بدون اوسکے بعد اوسکی کہ سلام استیذان کی لیے جواب ہے یا نہین ترجمہ پہرتا مین طرف گہر والون اپنے کی یعنی یہ سمجہ کر کہ حضرت یہان کسی کام مین مشغول
ہین اور کوئی مانع شرعی یا عرفی ہے اور اگر نہ کہنکارتے حاضر ہوتا مین آنحضرت کی پاس نقل کی یہ نسائی نے **ف** ع اور یہ مرتبہ کسی کے لیے نہ تہا سوا
انکے اسلیے کہ وہ رضی اللہ عنہ بہت قریب تہے آنحضرت کی گہر اور اخذ اور اختلاط مصاحبت رکہتے تہے بسبب نسبت فاطمہ کی **وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ**
شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ
مُتَأَخِّرًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ
مَا قَالَ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ شَكَّ الرَّاوِي قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے علی رضی سے کہ کہا تہا مین بیمار پس گذری مجہپر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم اور مین کہہ رہا تہا یعنی بسبب بیماری کی یا الہی اگر اجل میری تحقیق آئی ہے پس راحت دے مجہکو یعنی اتار راحت یا موت اور خلاصی دے دنیا کی محنت
سے اور اگر اجل مین ڈہیل ہے تو پس فراخ کر زندگانی میری **ف** ع لفظ فارفعنی ساتہ رے اور سکون عین سے کہ ہے یعنی فراخی کر میری لیے زندگانی مین یعنی
صحت کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہ عین مہملہ کی ہے ترجمہ اور اگر ہے یہ بیماری واسطی امتحان و آزمائش کے تو پس صبر دے مجہکو کہ جزع فزع نکرون پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح کہا تو نے پہر کہا پس پہر پڑہی حضرت علی نے سامنے آنحضرت کی وہ دعا کہ جسکی پڑہتے تہے پہر مارا آنحضرت نے اوسکو ساتہ پاؤن اپنے کے **ف**
ع یعنی تاکہ متنبہ ہوویں غفلت اوپنی سے اور تاکہ بازآویں شکایت حال اپنی سے اور تاکہ پہنچے اونکو برکت قدم مبارک کی اور تاکہ حاصل ہووے اونکی لیے کمال متابعت
حضرت کی قدم بقدم ترجمہ اور دعا کی آنحضرت نے کہ خداوندا عافیت دے اوسکو یا فرمایا شفا بخش اوسکو شک کیا ہے راوی نے **ف** ع کہ عافہ فرمایا یا اشفہ یہ کلام
کسی نیچے کے راوی کا ہے اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ آدمی کو چاہیے کہ کہے اپنی بیمار مین اللہم عافنی یا اشفنی بغیر تردد کے اسلیے کہ اللہ تعالی پر کوئی جبر کرنیوالا نہین ہے
ترجمہ کہا علی نے پس نہ بیمار ہوا مین ساتہ اس درد کی بعد اوس دعا کرنی حضرت کی کبہی ہرگز نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ع
امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب ہاشمی قرشی ہین کنیت اونکی تہی ابوالحسن اور ابوتراب اور وہ اول اسلام لائے ہین مردون مین سے اور اختلاف ہے انکی سن مین یا سولہ بعضون
نے کہا کہ پندرہ برس کی تہے اور بعضون نے کہا آٹہ برس کے اور بعضون نے کہا دس برس کے حاضر ہوئے تہے ساتہ آنحضرت کے تمام جنگونمین سوائے تبوک کی کہ اون دنونمین انکو
آنحضرت نے خلیفہ کر کے چہوڑ گئے تہے اپنے اہل مین اور اسمین فرمایا اونکو لیے کیا نہین راضی ہے تو یہ کہ ہووے تو مجہسے بمنزلہ ہارون کی موسی سے اور تہے حضرت علی نہایت
گندم گون بڑی آنکہونکی ترسب تر طرف تنگی پیٹ کی اور پیٹ انکا بڑہا ہوا تہا اور چوڑی تہی ڈاڑہی اور کشادہ تہا سینہ انکا اور سر اور ڈاڑہی آپ کی سفید تہی

خلیفہ ہوئے دن بعد شہید ہونے عثمان کے روز جمعہ کا تھا اور تمام دن باقی تھے ذی الحجہ کے پینتیس سنہ کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں
جمعہ کے دن سترھویں تاریخ رمضان کی سنہ چالیس میں اور وفات ہوئی آپکی بعد تین رات کے اور غسل دیا انکو انکے دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے
اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑھی انکے بڑے بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کے اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی اور بعضوں نے
کہا اٹھاون برس اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور تھی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے

باب مناقب العشرة رضي الله عنهم

بیچ بیان مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح
ہیں یہ دس تن اصحاب میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کی نسبت بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی اور وہ بیچ
ہوئی انکے لیے تقدم اور مناقب ہے بعد شیخین کے اور ذکر کیے سنیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو لیے نہیں ہے بسبب وارد ہونے انکے اہل بیت نبوت
کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوائے انکے اور اصحاب کے لیے ہوا اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے اہتمام اس کا کہ یہاں جمع ہے انکی
باتفاق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کے ہیں جیسے کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب تدریب میں الفصل
الاول عن عمر قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وقت وفات اپنی کے اور وصیت کرنے کی ساتھ خلافت کے اصحاب شوریٰ کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کام کے یعنی
خلافت کے ان چند نفر سے کہ وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ان سے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا لائق
ہونا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکے سبب سے مستحق ہوں خلافت کے یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے اسلیے یہاں اور وہ رضی بطور خاص بسبب انکے
کے سبب ہوا انکی عشرہ مبشرہ سے **ترجمہ** پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح حضرت
عمر نے ابوبکر جیسے کو نہ ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو ان سے افضل تھے سب جانتے ہیں کیا حاجت تھی انکے ذکر کرنے کی اور ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ
حضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکے چچا کے بیٹے اور بہنوئی
تھے تہمت ہونے کے لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا ان میں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے ان سے
لیکن اہل شوریٰ میں داخل نہ کیا جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے ساتھ عقد ہونے اہل حل وعقد کے جس لائق خلافت کے لیے جیسا کہ ہوئی مانند
ابی بکر کے اور ساتھ تصریح کرنے امام کے اور خلیفہ کرنے ایک کو جو کہ لائق ہو جیسا کہ ہوئی مانند عمر کی اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے
افضل کے ہو اور اس بسبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کے اور امامت صحیح ہے قریش میں سے باوجود افضل کے اور اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب
قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور نہ یہ
شرط ہے کہ عصمت کا امام میں اور ہونا اولاد ہاشمی اور ظاہر ہونا اور معجزہ دکھانا اسکی اور یہ کہ سب جانا جاوے معدوم اور سکا یہ خرافات شیعہ کی ہیں اور جو باتیں انکی سی
اور تو طلحہ اور تسمیہ ہوا انکی گمراہ ہونے کا ازانجملہ باطل جاننا خلافت خیر ہے کا ہے اور جو ہوئی ان چیزوں کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہ آئی وعن
قيس بن ابي حازم قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سے کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کہ سوکھ کر شل ہو گیا تھا سبب اسکے کہ بچایا تھا ساتھ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کے
نقل کیا یہ بخاری نے **ف** ح ع طلحہ نے روز احد اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکی بدن میں کچھ اوپر ستر زخم لگے تھے یہاں تک کہ عضو مخصوص

زخمی ہو گیا تھا اور سہا جب کرد ذ احد کا کر فی تو کہتی کہ وہ دن پورا دن طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے عبید اللہ کی ہین کنیت انکی ابو محمد قرشی قدیم الاسلام ہین حاضر ہوئے
جنگ احد مین سوائے بدر کی کہ حضرت نے کسی کام کے لیے بہیجا تھا انکو اور تھی یہ کہ وہ تمام لوگون مین بہت مال والی خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کی پنجشنبہ مین بیسوین تاریخ
جمادی الآخر کے سن چھتیس مین اور دفن کیے گئے بصرہ مین اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ
بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے
یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہود بنی قریظہ اور بنی النضیر جمع ہو کر اور آپس مین اتفاق کر کر آنحضرت سے لڑنے کو آئی تھی کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار تھے
یعنی گرد مدینہ کی خندق کھودی تھی اتنے مسلمان بہت تنگ دل تھے اور صف جنگ نہین ہوئی فقط کچھ تیر اور تیر اندازی
ہوئی تھی پہر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بہیجے اور ہوا تند کہ اوس نے تمام خیمہ وغیرہ انکی اکہیڑ ڈالی اور شکست ہوئی کفار کی پس اوسمین آنحضرت نے فرمایا کہ کوئی ہے کہ خبر
قوم کی لاوے اور جانا اونہین مشتاق تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت مین ترجمہ کہا زبیر نے کہ مین لاتا ہون خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کی لیکر
مددگار ہوتی ہین اور مددگار میرا زبیر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کی کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب
کی اور پہوپہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور زبیر قدیم الاسلام تھی سولہ برس کی عمر مین اسلام لائی اور [illegible] انکو انکی چچا نے دہوین کا تا کہ اسلام چہوڑ دین پس
نہ چہوڑا اونہون نے اور حاضر ہوئی وہ تمام غزوہ مین آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ مین اول تلوار اونہون ہی نے کہینچی ہی اور ثابت رہے آنحضرت کی ساتھ [illegible]
احد کی اور تھی گوری دراز قد کچھ [illegible] قتل کیا انکو عمر بن جرموز نے سفوان مین کہ نام ایک موضع کا ہی زمین بصرہ مین سن چھتیس مین اور عمر
چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع مین پہر نقل کیے گئے طرف بصرہ کی اور قبر انکی مشہور ہی اوسمین وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيْنِيْ بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کے پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پہر چلا مین ف ع یعنی تا کہ لاؤن خبر انکی
جانا چاہیے کہ آنحضرت بعد غزوہ احزاب کے متوجہ بنی قریظہ کیطرف ہوئی اور پندرہ روز تک انکو گھیر رکھا اور [illegible] باتین وہان فرمائی یا غزوہ احزاب مین
بنو قریظہ بھی وہان [illegible] ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پہرا مین جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنی پس فرمایا قربان ہو
تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اوسمین تعظیم ہی اونکی قدر کی اور اعتبار ہے انکی عمل کا اور یہ اسلیے ہی کہ انسان نہین کہتا ہی ایسا مگر
اسکی لیے کہ تعظیم کرتا ہی اوسکی اور روایت کیا گیا ہی زبیر سے کہ کہا اونہون نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار جنگ
مین اور بنی قریظہ کی جنگ مین اور آیا ہی کہ زبیر نے اپنی بیٹی عروہ سے کہا ای بیٹے میرے بدن مین کوئی عضو مگر کہ زخمی کیا گیا ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ
يَوْمَ أُحُدٍ يَا سَعْدُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا نہین سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع
کیے ہون ماں باپ اپنے کسیکے لیے مگر واسطے سعد بن مالک کی پس تحقیق سنا مین نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کی یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافرونکو
ای سعد پہینک تیر قربان ہوں تجہ پر باپ ماں میرے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہین اسلیے کہ مالک بیٹے وہب نام
ابی وقاص کا ہی اور [illegible] روایت مین جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور بیان حضرت علی نے ایسا کچھ فرمایا پس تطبیق اوسمین اور

یہاں ایک نکتہ بھی کہ اوسپر تنبیہ ہونا چاہیے کہ اگر خلفاء اربعہ کا ہمیں خلیفہ ہونا قطعی ثابت ہو گیا یا بعقل کہ اسی ترتیب سے وہ ہوئے اور اسی حقیقت سے ہیں
جماعت کے ثابت ہوتی ہے اور اس پر گمان کرنا کہ راوی نے ترتیب کو تغیر دیکر موافق اعتقاد کے ملا دی ہے جیسا شاہ ولی اللہ کا کہنا تھوڑی سی تغیر و تقدیم تاخیر کی حاجت کر لی
ہے جہاں مقصود میں فرق نہیں آیا یہاں کیونکر تغیر کرنے کی سی طرح ہی اور ایسے اکثر آتی ہیں وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَرْحَمُ اُمَّتِيْ بِاُمَّتِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَاَشَدُّهُمْ فِيْ اَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ وَاَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَاَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُهُمْ اُبَيُّ بْنُ
كَعْبٍ وَاَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَاَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ
الْجَرَّاحِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرُوِيَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ
مُرْسَلًا وَفِيْهِ وَاَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ اور روایت ہے انس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ بہت مہربان
امت میری کا میری امت پر ابوبکر ہے کہ نرمی اور لطف و مہربانی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتی ہے یا یہ پہنچاتی ہیں اور سخت ترین امت میری کا بیچ کار دین خدا کی عمر ہے کہ تشدد
وسختی سے امر معروف اور نہی عن المنکر کرتی ہیں اور بہت سچا اونکا حیا میں عثمان ہے ف ح صفت حیا کو عثمان رض کی ساتھ کہ بطور کی خصوصیت اوسے
تھا اور حیا شعبہ عظیم ہے ایمان کا اور علاوہ بہت سچا اسلیے کہا کہ حیا کبھی بحکم طبیعت بشری کی بھی ہوتی ہے اگرچہ بحکم شرع حق اور درست نہو لیکن حیا صادق اور معتبر
وہ ہے کہ موافق شریعت کی اور مطابق حق کے ہو ترجمہ اور بہت فرائض کا جاننے والا اونکا زید بن ثابت ہیں ف ح علم فرائض و میراث یہ خوب جانتے تھے اور بڑے
فقہاء صحابہ میں سے تھے اور لکھنے والے وحی کی اور جمع کرنیوالے اور لکھنے والے قرآن کے بھی تھے ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی زمانہ خلافت میں ترجمہ اور بہت
پڑھنے والا قرآن کا اور بہت با تجوید قرآن ابی بن کعب ہیں ف ح یہ بھی کاتب وحی تھے اور ان چھ صحابہ میں کی تھے کہ جنہوں نے قرآن یاد کیا تھا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں انکو سید القراء کہتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا سید الانصار نام رکھا تھا اور عمر رض سید المسلمین کہتے تھے اور جب سورۃ لم یکن
الذین نازل ہوئی تو آنحضرت نے فرمایا کہ خدا نے حکم کیا ہے کہ اسکو تجھ پر پڑھوں اور تجھ کو سناؤں اونہوں نے کہا کہ کیا خدا تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے حضرت نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا
پس وہ رونے لگے آنحضرت صلعم بھی رونے لگے اور وفات ہوئی اونکی مدینہ میں سنہ ۱۹ انیس ہجری میں سواے کہیں اسکے خلق کثیر نے ترجمہ اور بہت جاننے والا اونکا حلال
وحرام کو معاذ بن جبل ہیں ف ح یہ جناب رضی اللہ عنہ انصاریوں میں سے ہیں اور ان ستر مومنین کی تھے کہ حاضر ہوئے عقبہ کو اور آنحضرت نے بھائی چارہ کرایا
دیا تھا انہیں اور عبد اللہ بن مسعود میں اور بعض نے کہا ہے اور جعفر بن ابی طالب میں اور بھیجا انکو آنحضرت نے معلم اور قاضی کر کے یمن میں اور یہ اوس وقت میں
اٹھارہ برس کے تھے طاعون عمواس میں وفات پائی سنہ ۱۸ ہجری میں اور عمر اونکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور سختی کے وقت کہتے تھے خداوندا یہ رحمت ہے تیری تیری بندوں پر
خداوندا معاذ کو اور اوسکی اہل و عیال کو اس سے محروم نہ کیجو اور آیا ہے کہ وقت جانکنی کے اس عالم سے کہتے تھے خنق کر جتنا کہ چاہے تو قسم ہے تیری عزت کی کہ تحقیق
تو کہ میں تجھکو دوست رکھتا ہوں یا کچھ اور طرح کہا واللہ اعلم اور ابن مسعود کہتے تھے ہم تشبیہ دیتے معاذ کو ابراہیم خلیل اللہ کے ساتھ بیچ مضمون اس آیہ کے ان ابراہیم
کان امۃ قانتا اور فتوی دیا کرتے تھے معاذ آنحضرت کی زمانہ میں اور ابوبکر کی زمانہ میں اور شام میں گئے تو کہتے تھے عمر رض کہ خالی چھوڑا معاذ نے اہل مدینہ کو فقہ
سے اور حاضر ہوئے وہ رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور جہادوں غیرہ میں اور وقت رحلت کے کہا اپنی یاروں کو جس وقت کہ وہ لوگ کیوں روتے ہو اور کس
نے رلایا تمکو کہا لوگوں نے کہ روتے ہیں ہم علم پر کہ منقطع ہوتا ہے بسبب موت تمہاری کے کہا علم و ایمان قدیم میں روز قیامت تک تو تم حق کو جس جگہ پاؤ
رد کرو باطل کو جس جگہ ہو مناقب انکی بہت ہیں زیادہ از حد ترجمہ اور ہر امت کے لیے امین ہے اور امین اس امت کا ابوعبیدہ بن الجراح ہے ف ح
امین ایسا ہے کہ ہر پیغمبر کے لیے ایک امین ہے اور امین میرا ابوعبیدہ ہے اور اونکی کمال دیانت پر دلالت کرتا ہے یہ قصہ جو مشکوٰۃ میں مذکور ہے کہ کہا عروہ بن الزبیر نے
جبکہ آئے عمر بن الخطاب شام میں ملے اونسے بڑے بڑے امراء پس کہا عمر نے کہ کہاں ہیں بھائی میرے لوگوں نے کہا کون کہا عمر نے ابوعبیدہ کہا لوگوں نے کہ آپ آتے ہیں

تمہارے پاس پس جب آئے اونکے پاس اوترے عمر سواری سے اور گلے لگایا اونکو پہر اونکے گہر میں گئے پس نہ دیکھی کوئی چیز گہر میں مگر ایک چھوٹی سے تلوار اور سپر اور کجاوہ اونٹ کا
روایت میں آیا ہے کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ کہو اپنے گہر میں لیچلو پس گئے اونکے گہر میں پس کہا کہ کہاں ہیں اسباب تمہارا نہیں دیکھتا ہوں مگر ایک نمدہ اور کاٹی
اور تھوڑا حال اگر تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے پس اوٹھے ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئے اور لے آئے وہاں سے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے
عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سوائے تیرے اے ابو عبیدہ اور یہ رضی اللہ عنہ قریش میں ہیں ہجرت کی ساتھ آنحضرت کے فہر بن مالک میں جمع ہوتے ہیں حاضر ہوے
ہیں تمام مشاہد میں ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا ورسول کی محبت میں قتل کیا اور ثابت رہے ساتھ آنحضرت کے روز احد کے اور
کھینچ کر دو حلقے خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک میں گڑ گئے تھے اپنے دانتوں سے اور دو دانت اونکے گر پڑے بسبب نکالنے کی زور سے اور اونہوں نے
سے طاعون عمواس میں وفات پائی حضرت عمر رض کے عہد میں اور بیان اونکی یہ ہے معاذ بن جبل نے اور فرمایا تھا حضرت عمر نے اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن
جراح ہوتے تو سپرد کرتا میں کام اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کرتا اونکو مشاورت کے واسطے تفویض کرتا میں ۔ واللہ اعلم **ترجمہ** نقل کی یہ احمد و ترمذی نے
نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث میں آیا ہے اور جس حکم سے زیادہ کہ منبر ابو الاسیر کی امت میں
سے علی ہے **ف** ح یعنی اور اسیطرح حضرت عمر رض کی مشاورت اور اونکے فتوی کو حکم نہیں کرتی تھی اور اگر حضرت علی موجود نہ ہوتی تو توقف کرتا اور ظاہر
ہے یہ کہ معنی قضا ہم کہ ہیں خوب جاننے والی احکام خصومت کے کہ متعلق ہے طرف قضا کی اور اس سے ثابت فضیلت حضرت علی کی ابو بکر اور عمر رض پر ثابت نہیں
ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں ہے اونکی شان میں اور سب نصوص آئی ہیں چنانچہ یہ آیہ صریح حضرت ابو بکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے
لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابو بکر ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ پہلی فتح مکہ کے
دونوں نے اپنا مال جہاد میں صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نے کہ اونکی برابر کوئی نہیں ہو سکتا اور بہت سی آیتیں اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں حاصل کلام
متیقن متعارض ہیں اور دلیلیں متناقض ہیں اعتبار اوسکا ہے کہ جسپر اتفاق کیا جمہور صحابہ نے اور اجماع کیا اسپر اہل سنت نے اور وہ یہ ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم کے افضل حضرت ابو بکر ہیں باعتبار کثرت ثواب کے اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر علی تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما میں جنگ و خصومت واقع ہوئی
ــــ اور تھیں دونوں جماعتیں کہ برا کہتی تہیں بعض اونکی بعض کو اور نہیں حکم کیا کسی نے اونمیں سے ساتھ کفر دوسرے کی لیکن البتہ بعض گنہگار ہوئی نہیں نسبت
کفر کی کر سکتے ہیں ہم کسیکو بسبب جنگ اور برا کہنے کے اور اعتقاد کرنا چاہیے کہ امیر المومنین علی رض نے اجتہاد کیا خلافت میں اور مصیبت ہوئی اجتہاد میں اور تہے وہ لوگ
قریب لوگوں کی ساتھ خلافت کی اوسوقت میں اور معاویہ نے اجتہاد کیا اونمیں اور خطا کی اجتہاد میں اور نہیں تہی وہ مستحق خلافت علی رض کی ہوتی واللہ تعالی یفصل
بینہم بخیر انہ رحیم **وعن الزبیر** قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ
فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ
طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ اور روایت ہے زبیر سے کہا تہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں روز احد کے **ف** ع یعنی بسبب عمل کی یہ امتثال
قول اللہ تعالی کے خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استعمال ہتیار کا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ
میں منافات ساتھ توکل کے نہیں رکھتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایسے امور واسطے تعلیم امت کے کرتے ہوں **ترجمہ** پس اوٹھے آنحضرت اور متوجہ ہوئے طرف ایک پتھر کی
کہ وہاں تہا او پر چڑہیں اور دیکہیں طرف کفار کے اور اونچی سے دکہائی دیں ابرار کو پس نہ چڑھ سکے بسبب بوجھ ہونے کی پس بیٹھے طلحہ نیچے آنحضرت کے یہانتک
کہ چڑھے اور قرار پکڑا آنحضرت نے اوس پتھر پر پس سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے واجب کی طلحہ نے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع یعنی جنت جیسے کہ ایک
روایت میں ہے اور معنی یہ ہیں کہ اوسنے اپنے واسطے بہشت کو ثابت کی ہے بسبب اس عمل کے یا بسبب اس چیز کے کہ کی اوسنے کہ اپنے اوپر زخموں اوٹھائے اپنے تئیں

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگا اونکی انگلیون مین اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی پنڈلی پر بھی کئی کہ
مین ہی اور تمام صحابہ کہ جب ذکر کرتی روز احد کا کہتی کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سی روایت ہی کہ عتبہ بن ابی وقاص نی پتھر مارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کی پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک نیچے کا اور زخمی ہوا نیچے کا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب نی زخمی کی پیشانی آنحضرت
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ دھنس گئین دو کڑیان خود کی رخسارہ مبارک مین اور گر پڑی رسول خدا صلعم ایک گڑھی مین ان گڑھون مین سی کہ کھودی تھی
عامر نی تاکہ گر پڑین اونمین مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نی ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نی یہانتک کہ سیدھی کھڑی ہوئی
اور چوسا ابو سعید خدری نی خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی چوسا خون میرا نہین پہنچیگی
اوسکو آگ **وعن** جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من احب ان ینظر
الی رجل یمشی علی وجہ الارض وقد قضی نحبہ فلینظر الی ھذا وفی روایۃ من سرہ ان ینظر الی شہید یمشی
علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی دوست رکھی کہ دیکھی طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہی روی زمین پر اور تحقیق ادا کیا
تحقیق مر رہا ہی اور یا منتظر مرنیکی ہی یعنی اگر کوئی چاہی کہ مردہ کو دیکھی کہ روی زمین پر چلتا ہی تو پس چاہیے کہ دیکھی طرف اسکی یعنی طلحہ کی اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کی کہ چلتا ہووے زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی نقل کی یہ ترمذی نی **ف ع** سادہ
تحقیق لفظ نحب کی یہ ہی کہ نحب ساتھ نون اور حا مہملہ اور با موحدہ کے معنی نذر اور موت اجل کو آتا ہی اور بیچ آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر کی ساتھ دونون معنونکی تفسیر کیا ہی مفسرین نی یعنی مسلمانون مین سی ایسی مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کی بعضی ان
مین سی ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا مین کی تھی یعنی شہید ہوئی راہ خدا مین بعضی انتظار اوسکا کر رہی ہین اور حدیث مین بھی حمل کرنا
دونون معنون پر درست ہی اور ظاہر دوسری معنی ہین جیسی کی دوسری روایت مین آیا ہی شہید یمشی علی وجہ الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ ان لوگون
مین سی ہی کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اوسکی اگرچہ زندہ ہی اور طلحہ نی اپنی جان سپر آنحضرت کی کیا تھا اور سبب گمان ہوئی تھی روز احد کے چنانچہ
اوپر کی حدیث مین ذکر اسکا ہو چکا ہی اور حقیقت مین یہ اشارہ ہی طرف موت اختیاری کی کہ حاصل ہوتی ہی اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا مراد موت سی فنا
ہونا ہی عالم شہادت سی بسبب مستغرق ہونیکی ذکر خدا مین اور مشاہدہ ملکوت مین اور بسبب انجذاب کی طرف اللہ تعالی کی اور نتیجہ موت اختیاری کا ہوتا ہی
کہ یہ اشارہ طرف وصل ہونے شہادت کے مآل کار مین کہ دلیل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی **وعن** علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر جاری فی الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور
روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا میری کان نی آنحضرت کے مونہ سی کہ فرماتی تھی طلحہ اور زبیر ہمسایہ میری ہین بہشت مین **ف ع** یہ کنایہ ہی اونکی کمال
قرب سی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** سعد بن ابی وقاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال یومئذ یعنی یوم احد اللھم اشدد رمیتہ واجب دعوتہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی سعد بن ابی
وقاص سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی دن احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
وجہ مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہی کہ تعبیر دعا کو ساتھ تیر کی کرتی ہین جیسی کہا کسی بزرگ نی مصرع از ہر کرانہ تیر دعا می کنم روان
اور گویا اجابت دعا کی ایک اثر اوسکی تیر مارنیکی تھی کہ پہلی راہ خدا مین انہون نی ہی تیر مارا **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول
کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کے جس وقت کہ دعا مانگے تجھ سے نقل کی یہ ترمذی نے وعن علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور رواه
الترمذي اور روایت ہے حضرت علی مرتضی سے کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنے باپ اور ماں کو مگر واسطے سعد کے یعنی روز احد کے
فرمایا واسطے اوسکے روز احد کو پھینک تیر قربان ہو تیرے باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطے اوسکے پھینک تیر اے جوان قوی نقل کی یہ ترمذی
نے ف ت ع حزور تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتھ پر اوس وقت میں یہ ستراں برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں اسلام کیا تھا
اپنے گھر میں رہنا ایک قبہ میں بیٹھے رہتے تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہدیا تھا کہ جو لوگوں کی خبر کچھ مت کہا کرو یہاں تک کہ جمع ہوئے بہت کسی امر پر وعن
جابر قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرؤ خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني
زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح
فليكرمن بدل فليرني اور روایت ہے جابر سے کہا آئے سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ماموں میرا ہے یعنی میری ماں کی قوم
میں سے ہے پس چاہیے کہ دکھاوے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ع یعنی برابر اور مانند اس کے کہ میں کہتا ہوں تاکہ کھلجاوے کہ کسی کا ایسا ماموں نہیں ہے
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کے سعد کو ماموں اپنا اور تھے سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور تھیں والدہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ سے ف ع اور زہرہ بیٹی ہے نام ہے عورت کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کا ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں
میرا ہے اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے ہر مرد ماموں اپنے کا جیسے کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنے ماموں کا بدلے فلیرنی کی ف ع کہا ابن حجر نے کہ تصحیف
کہتا ہوں میں بلکہ یہ تحریف ہے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص
يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورأيتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا
طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ماله خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني
على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن
يصلي متفق عليه روایت ہے قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تحقیق میں اول شخص ہوں عرب
سے کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہیں تھی ہمارے لیے
کھانا مگر پھل کیکر کے کہ مشابہ لوبیا کے ہوتا ہے اور پتے کیکر کے اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے مینگنیاں کرتی ہیں بکریاں یعنی خشک ہوتا تھا مانند مینگنیوں
کی درحالیکہ نہیں تھی واسطے اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکے آپس میں ملتے نہیں تھے بسبب خشکی کے پھر صبح ہوئی یعنی ہوا اسد کہ نام ایک قبیلہ کا ہے ادب سکھاتے ہیں مجھکو یا توبیخ
کرتے ہیں مجھکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر اسلیے کہ نماز ستون ہے اسلام کا یا تقدیر ہے کہ تکمیل احکام شریعہ اور مراد یہ ہے کہ وہ ادب سکھاتے ہیں مجھکو اور تعلیم کرتے ہیں مجھکو
اوپر حقوق کے مجھکو جیسے کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوس وقت یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھتا ہوں میں نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کے تعلیم کا
اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدے میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تھے بنو اسد کہ چغل خوری کی اونہوں نے اور شکایت کی سعد
بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تھا اونکو حضرت عمر نے کوفہ کا اون ایام میں وہاں کی شکایت کر بھیجی تھی لوگوں نے اون کے پاس کلمہ بھیجی اور کہا تھا کہ نہیں
اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی شرائط یا ارکان یا سنتیں نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اوسکی حوال کے نہیں کرتے

کلہا اوسکو فقرا کی لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑہی پہنچا رسولخدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا ای محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے فرود پہر پہرے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وکیل اللہ کا ہوا وکیل رسول اوسکا اگر
چاہی کہ کری اپنی مال مین جو کچہ چاہی اور تصرف کر اوسمین جیسکہ تصرف کرتا تہا پہلے اوسکی اور نہیں حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور
آیا ہی کہ تیس ہزار بردی اونہون نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیبیان چہوڑین تہین اور ہر بیوی کی حصہ مین آیے اسی ہزار درہم آئے اور بعضی
روایت مین آیا ہے کہ اونکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیوی کی حصہ مین دو دو لاکہ درہم **وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیبیون اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوی تمکو ساتہ مہربانی کے یعنی سخاوت کری تمپر خرچ کرنے مین بعد وفات میری وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان یا الٰہی
پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سی نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر ہی کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسکہ پہلی حدیث میں حاشیہ سی مذکور ہوا اور بعضون
نے کہا کہ یہ کلام آنحضرت کا ہو سلیے کہ آنحضرت نے جانا تہا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سی احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود مین آویگا اور سمین معجزہ
آنحضرت کا ہی۔ **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ**
لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ ایک صحابی ہین اور صاحب سر آنحضرت کی کہا آئی اہل نجران رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** نجران
ساتہ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہی یمن مین کہ دسوین سال مین فتح ہوا اور نہایہ مین ہی کہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہمارے حق مین خیانت نکرے تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا حضرت نے
کہ البتہ بہیجونگا مین طرف تمہاری ایک شخص امانتدار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانتدار بس منتظر و متوقع ہوئی واسطے امارت کی لوگ **ف** یعنی
دیکہی اس منصب کو شرف و ممتاز ہوتا ہی اور یہ بات اونکو فقط اراد حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینے امارت کی ترجمہ کہا خلیفہ نے پس بہیجا
آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ**
قَالَ إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أَرَاكُمْ فَاعِلِينَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا عرض کیا گیا آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کرین ہم اپنا بعد وفات آپکی فرمایا
آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگی تم بعد میری ابوبکر کو پاوگی تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق دین مین یعنی نہین حکم کریگا مگر ساتہ عدل کی بی رغبت دنیا مین راغب
آخرت میں **ف** اسمین آگاہ کرنا ہی طرف اسکی کہ لائق یہ ہی کہ ہو خلیفہ ساتہ اس صفت کی تاکہ تمام ہو واسطی اوسکی اخلاص کہ موجب ہی خلاص کا
اور ایک روایت مین ہی تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت مین ہی تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاوگی اوسکو قوی بیچ امر خدا کے
ضعیف بیچ نفس کی حق مین ترجمہ اور اگر امیر کروگی تم عمر کو پاوگی تم اوسکو قوی تیز قادر اوپر اوٹہانی بوجہ امارت کی امین یعنی نہین سرزد ہوگا اوس خیانت کہ
خوف نہ کریگا بیچ جاری کرنی احکام دین کے کسی کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کو **ف** یعنی رعایت نہین کرتی کسیکی امر دین مین اور معنی یہ ہین کہ وہ سخت ہین دین مین
جیسے شروع کرتا ہی کوئی کام دینی کا مومنین سی تو منع نہیں کرتی ہین انکا کسی سکرکی ہی وہ کام کہ جاتی ہین اور نہیں ڈرتا ہی اونکو قول کسی قایل کا ـــ

ہونے لگے تو بہت سخت ہوگا دین کے کام میں اور دلیل کی گئی ایسے ہی تجدید و قربانی اور ترجمہ اگر امیر کرو گی تم علی کو حالانکہ نہیں میں
نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالے دیکھو گے اسکو ہدایت کرنیوالا خلافت حال خلافت انکی میں پاؤگی اوسکو راہ راست کہ کہانیوالا یعنی مرشد کامل اور ہدایت پایا ہوا کامل کہ لیجاویگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہ احمد نے ف ع یعنی یہ امر سپرد تمہاری طرف سے ہے اسلئے کہ تم لوگ مجتہد تھے کہ یہ جانی اپنی اجتہادون میں صحیح
ہوتی تھی مگر حق صرف یاد رہا اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضون نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہو اور راوی بھول گیا ہو اور بعض
نے کہا کہ ابوبکر کی مع عمر کے ذکر میں اشارہ ہے طرف تقدم ہونے انکی کی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو حیا اسکی اور ذکر کیا انکی پر یعنی اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ مقدم
ہین حضرت علی پر اور ممکن ہے یہ کہا جاوے کہ معنی ان اکرم فاعلیہ کے یہ ہین کہ میں یقین گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کرو گی علی کو پہلی سب کے اسلئے کہ میں جانتا ہون
قضا وقدر الٰہی سے کہ عمر علی کی بہت دراز اور انکے دین کی عمر نسبی پس اگرچہ متقدم کیجاوین تو فوت ہوا اور انکی خلافت باوجود انکی متعدد اونکی ہی ہا
خلافت پس تعیین کہ علی کو تم سب سے پہلے امیر کیجیو انکی پس ظن یہاں معنی یقین سے ہی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تنصیص تعیین نہین کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہ معلوم ہوتا کہ مراد ساتھ امیر کرنیکی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا
مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ
يَسْتَحْيِيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا
حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور یہ بھی حضرت علی رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی ف ح یعنی مدینہ کی آیا ہے کہ ابوبکر صدیق رض نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر رکھی تھیں چار مہینے
کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجیے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونگا
مگر یہ کہ بیچو تو میرے ہاتھ اور بیدون اسکے قبول نہیں کرونگا پس آٹھ سو درہم کو وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی ترجمہ اور ساتھ رہا میرے غار میں
یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی خرید کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کرے اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگے کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی
نے اس حال میں کہ نہیں واسطے اوسکی کوئی دوست ف ع یعنی وہ دوست کہ موافق ہو اسکی واسطے مداہنت اور رعایت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اس میں تو
شک ہی نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تھی اونکی ترجمہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ عثمان کو حیا کرتے ہین اوس سے فرشتے رحمت کرے خدا تعالی علی کو خداوندا پھیر حق
کو ساتھ علی کی جدھر کہ پھیرے علی ف ح یہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہے القران مع علی وعلی مع القران
یعنی قرآن ساتھ علی کی ہے اور علی ساتھ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہے بیچ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر والونکی تعریف میں جانا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کئی معنی
پر آیا ہے ایک تو وہ کہ حرام ہے اونپر زکوٰۃ یعنی گروہ بنی ہاشم اور یہ شامل ہے آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کو اور کبھی بولا جاتا ہے
اور کبھی بولا جاتا اہل وعیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہین انمین ازواج مطہرات بھی اور نکالدینا آنحضرت کی بیبیونکا اہل بیت سے
مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق آیۃ کریمہ کے **اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا** اسلئے کہ خطاب انہیں
کے ساتھ ہے اول آیت میں اور آخر آیت میں پس نکالنا انکا اس مضمون میں کہ درمیان میں واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق وانتظام سے امام محمد
فخرالدین رازی نے کہا کہ یہ شامل ہی آنحضرت کی بیبیونکو اسلئے کہ سیاق آیۃ کا پکار رہا ہے اسکو پس نکالنا اونکا اور مخصوص کرنا ساتھ غیر انکی صحیح نہوگا

اور تمہاری نفسون کو پھر دعا کرین ہم پس کرین لعنت خدا کی جہوٹون پر ہم مین یا تم مین انتہی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گود مین لیے ہوئی حسن و حسین کو کہ چھوٹی تہی پاؤن سے نہین اور ساتھہ تہین بھی انحضرت کی اور علی بھی فاطمہ کی اور حکم کیا انحضرت نی انکو کہ جب مین دعا کرون تو تم آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایون نی انکو دیکھا تو کہا اپنی قوم سی اے نصرانیو مین دیکھتا ہون ان مونہون کو کہ اگر خدا سی درخواست کرین کہ پہاڑ کو اوسکی جگہہ سی اکھیڑ دی تو اوکھیڑ دی دیکھا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اوسوقت انکی مونہون پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نی اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا محب یگانہ کا کہ اوس نور سی آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسانی کہ زنہار مباہلہ نکرنا ساتہہ انکی وگرنہ ہلاک ہو جاؤگی اور جڑ سی اوکھڑ جاؤگی پس جبر و قہر زبان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن مین رکہتی تہی مسلمان نہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر مباہلہ کرتی تو مسخ کیے جاتی بصورت بندرون اور سوورون کی اور اگ ہو جاتا اوپر تمام جنگل اور جڑ سی اوکھیڑی جاتی اور جل جاتی ساتھہ پرندون کی درختون پر وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا باہر نکلی تہی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح مین اس حال مین کہ انحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالون سی پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا انحضرت نی انکو یعنی کملی مین پہر آئی امام حسین پس داخل ہوئی امام حسین ساتھہ امام حسن کی پہر آئین فاطمہ پس داخل کیا انحضرت نی فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا انکو پہر پڑہی یہہ آیت نہین چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسی گناہون کی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نی

ف ع یہہ دلیل ہے اسپر کہ بیویان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین انکی اہل بیت مین سی ہین لیکن کہ انکی پہلی ہی ذکر بیویون کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس مین یا تو تعظیم کی لیے ہی یا واسطی غلبہ ہی مردون اہل بیت کی جیسا سمجھی جاتی ہی یہہ بات حدیث سی اور پاک کری تمکو یعنی آلودہ ہونے سی ساتھہ پلیدیون کی اور میلون کی کہ مبتلا ہوتی ہین اوسمین اکثر لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ صحابی مشہور ہین کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم نی انحضرت کی بیٹی کہ ماریہ قبطیہ سی تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ تحقیق انکی لیے دودھ پلانیوالی ہی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یعنی اوسکو بہشت مین داخل کیا دودھ پلانیوالی اوسکی لیے مقرر ہوئی اور انہون نی مدت شیرخوارگی مین وفات پائی تہی اور بعضون نی تاویل کیا دودھ پلانی کی تمام کرنیکو ساتھہ تمام کرنی حق تعالی کی لذت جنت اوسکی اور انکی لیے گویا کہ بجای دودھ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا غیر جائز ہی باوجود امکان حقیقت کی اور لفظ مرضع ساتھہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی دایہ کہ پورے کرے رضاعت انکی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ساتھہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودھ پلانیکی کامل کی جنت مین یا مصدر میمی دودھ پلانیکی اور اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ صاحب کمال داخل ہوتی ہین جنت مین فی الحال بعد انتقال کی اور دلیل ہی اسپر کہ جنت مخلوق کی گئی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَاهُ اِلَّا حَضَرَ اَجَلِي فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَاِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی بیچ ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئی پس آئین فاطمہ یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین پس نہیں چہپتی تہی چال فاطمہ کی چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچہہ بہی جیسا کہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی اشتباہ نہو سکتا تہا انکی اور حضرت کی چال مین دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی اور کشادگی ہو تجہی میری بیٹی پہر بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا انکو بیٹہنے کا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف ترجمہ پہر بات کی انسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا انسی دوسری بار پس ناگہان وہ ہنسی لگین پس جبکہ اوٹہے پیغمبر خدا ایعنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کیلیے پوچہا مینی فاطمہ سے اور کہا مین کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تجہسی کہا فاطمہ نی نہین میں کہ ہرگز نہ اونگی اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ع یعنی جو چیز اونہون نی چہپائی ہین اوسکو کیونکہ ظاہر کرون اسلیے کہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو چہپایا اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بزرگون اور دوستونکا اظہار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ سی قسم دیتی ہون تمکو ساتہہ اوس حق کی کہ واسطی میرے ہے اوپر تمہارے کہ وہ حق مادری ہے یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی مین تجہسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب پس آگاہ ہو انحضرت اس حالم سی گیئی پس ہان کہتی ہون میں تفصیل اوسکی یہہ ہے اب جس وقت کہ چپکی سی کہا آنحضرت نے مجہسی اول بار مین پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تہی مجہسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآنکا اس سال مین مجہسی دو بار ف ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا ہر برس رمضان مین اوس سب کا دور کرتے تہی یاد داشت کیلیے اور کیا ظاہر ہو جاتی ناسخ منسوخ دو دفعہ اور اسمین اشارہ ہے طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر کہ تحقیق نزدیک پہنچی ف ح اسلیے کہ دوبارہ دور کرنا بر خلاف معتاد کی اشعر ہی اور پر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرانی احکام اوسکیکے تا کامل ہو امر دین کا اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اور مصیبت اور بلا ہونی خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیش رو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین پس جب دیکہی آنحضرت نی بیقراری میری تو سرگوشی کی مجہسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتونکی بہشت کے عورتون مین ہے یعنی تمام عورتون میں یعنی تمام عورتون سے بہتر ہووے تو یا افضل سب اسکے عورتون سی یا فرمایا ہو وے تو عالیہ سب عورتونکی مومنہ یعنی لشک ہے کہ او نہنسا اوسکے راضی ہون شاکر رہ کہ مجکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت مین آیا کہ کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجہسی پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجہسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت انکے ہون کہ انکی پیچہی جاونگی مین ف یعنی بعد انکی جلد ہی اس عالم سی جاونگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہیئی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر فضیلت فاطمہ کی تمام مومن بیبیونپر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رضی اللہ عنہن پر بہی اسطرح کہا ہے سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کہ عموم نساء سی کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت دی ہی استثنا کیا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلتر غیر انبیا یعنی اور ہو سکتا ہے کہ اختلاف ان خبرونکا اس سبب سے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اعلام ہوئی ہو اونپر فضیلت فاطمہ کے ساتہہ وحی کی اور اعلام ہو تنگار کی تو آخر کو عموم فضل

اونکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضی عالم عائشہ کو فضیلت دیتے ہیں فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کی ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی کے
ساتھ اور اسمین شبہ نہیں کہ مقام و مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن جو نزدیک ہے واقع ہوگا کہ آنحضرت کے ساتھ فاطمہ کو کیا
گیا ہے اور علی و حسن و حسین ایک مکان میں اور ایک مقام میں ہونگی اور یہی کہتے ہیں کہ عائشہ مجتہد تھیں ائمہ اربعہ کی زمانہ میں فتوی دیتی تھیں اور
اجتہاد کرتی تھیں اور سیوطی فتاوی میں کہتے ہیں کہ بیان میں مذہب میں صحیح تر یہی ہے کہ فاطمہ افضل ہیں عائشہ سے اور یہی کہتے ہیں کہ بڑے بڑے علماء نے
اور بعضی توقف میں بھی ہیں اور استروشنی حنفیہ میں سے اور بعضی شافعیہ توقف کی طرف بہت مائل ہیں ابن حبیب امام مالک سے پوچھا تو بولے کہ فاطمہ پیغمبر کے
گوشت کا ٹکڑا ہیں اور نہیں فضیلت دیتا ہوں کسیکو رسول اللہ کی گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ ہمارا اعتقاد ہے ہم یہی ہے کہ فاطمہ
افضل ہیں بعد اونکی ماں اونکی خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ میں اختلاف رکھتے ہیں اور حق یہ ہے کہ حیثیت جہات میں
اور بعضی افضلیت یعنی کثرت ثواب کی مراد رکھتے ہیں کہ اسمانی اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بحث شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی
اور حسن اور حسین کو شیخین پر ترجیح واللہ اعلم کہا مولف نے کہ سیدہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں اونکی خدیجہ ہیں اور یہ آنحضرت کی سب سے
چھوٹی بیٹی ہیں موجب ایک قول کی اور یہ سردار ہیں تمام عالم کی عورتوں کی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری میں ماہ ... میں بنا کیا
اونسے ... ظاہر ہوا اونسے حسن و حسین و محسن و زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مرین مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے
بعد ... یعنی بعد چھ مہینے کے ... عمر اونکی اٹھائیس برس کی تھی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑھی اور دفن کی گئیں ...
کیا اونسے حدیثین علی نے اور اونکی بیٹوں حسن اور حسین نے اور ... سوا اونکی کہا عائشہ نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسیکو زیادہ صادق زبان فاطمہ سی سوا
باپ اونکے کے ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہے ف ح ع یعنی جزء ہے ... اور کیا خوب کہا ہے امام ...
... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنی غصہ میں ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجھکو ف ح ع یعنی بسبب ...
... تشبیہ بلیغ ہے ... کلام محمول ہے ...
کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنی ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجھکو اور جسنی ایذا دی مجھکو پس تحقیق ایذا دی اللہ کو روایت کی یہ ...
علی سے اور اسی قبیل کی یہ حدیث ہے کہ جسنی دوست رکھا انصار کو پس تحقیق دوست رکھا اوسکو اللہ نے اور جسنی دشمن رکھا انصار کو دشمن رکھا
اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہے یہ حدیث کہ دوست رکھنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکھنا اونکا کفر ہے اور دوست رکھنا عرب کا ایمان ہے اور دشمن رکھنا
اونکا کفر ہے پس جسنی دوست رکھا عرب کو پس تحقیق دوست رکھا مجھکو اور جسنی دشمن رکھا عرب کو پس تحقیق دشمن رکھا مجھکو ترجمہ اور ایک روایت میں ہے
یعنی بعد قول آنحضرت کی فمن اغضبنی زیادہ ہوا ہے شک میں ڈالتی ہے مجھکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجھکو
یعنی باطن میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع روایتوں میں آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابوجہل کے بھائی نے چاہا کہ نکاح کردے
ابوجہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی چچا سی کہ حارث بن ہشام
نام تھا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے تو آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتا میں اوسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا
حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہیں ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی مرتضی آئی اور عذر خواہی کی

اور کہا مین ہرگز نہیں کرسکیا وہ چیز کہ اکو ناخوش آوے یا رسول اللہ اور حدیث کی بہت طرق ہین اور روایتوں میں سے اس حدیث کا یون آیا ہے کہا مسور نے کہ سنا
مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے اس حال میں کہ وہ منبر پر تھے یہہ کہ بیٹے ہشام بن مغیرہ کے مجھ سے اذن چاہتے ہین بیچ اسکے کہ نکاح کردین ابو جہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سے اور نہیں اذن دیتا میں پھر نہیں اذن دیتا میں مگر یہہ کہ ارادہ کرے بیٹا ابو طالب کا یہہ کہ طلاق دیوے بیٹی میری کو اور نکاح کرلے بیٹی اونکی پس
سوا اسکے نہیں کہ فاطمہ ٹکڑا ہے میرا بیچ قلق میں ڈالتی ہی مجکو الخ اور شرح مسلم میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہے ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور ہر وجہ کہ اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سے کہ ہو حلال اور اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سے ہے اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بسبب دو وجہوں کی ایک تو یہہ کہ ہونا اونکا باعث تھا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سے ایذا پاتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے
علی آنحضرت کی ایذا سے پس منع فرمایا اوس سے بسبب کمال شفقت کی علی پر اور دوسرے یہہ کہ آنحضرت نے خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضوں نے
کہا کہ نہیں تھی مراد آنحضرت کی قول سے لا اذن منع کرنا جمع اوسکے سے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الٰہی کی کہ مقدر یہہ ہے کہ دونون نہین
جمع ہونگی اور یحییٰ بیٹے سعید بن القطان سے منقول ہے کہ کہا ذکر کیا مینے عبد اللہ بن داؤد سے قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی فینکح ابنتہم کہا
ابن داؤد نے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر اونکی حیات میں بیچ اسکے قول اوسکی کی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی
اور جو کچھ دیوی تمکو رسول پس لیا کرو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں اذن دیتا میں پھر نہ تھا حلال علی کو
یہہ کہ نکاح کرین کسی سے فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مینے عمر بن داؤد سے کہ کہتے تھے جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ
ٹکڑا میری گوشت کا ہے قلق میں ڈالتی ہی مجکو وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح
کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ قول اپنے کے وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہے تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول اللہ کو نقل کی ہے دیلمی نے
روایت میں حافظ ابو القاسم دمشقی نے اور جامع میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجھ سے ہے روکدیتی ہے دل میرا وہ چیز کہ روکدیتی ہے فاطمہ کے دل کو اور کشادہ دل کرتی ہے
مجکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہے فاطمہ کو اور نسب منقطع ہوجاوینگی روز قیامت کے سواے نسب میرے کے اور سبب میرے کے اور سسرال میرے کی موافق ہین دلالت اوس حدیث کی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہووینگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کے اندر سے یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمہ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل محشر جھکاؤ تم سر اپنے اور بند کرو آنکھیں اپنی یہانتک کہ گذر جاوے فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذرینگی
ساتھ ستر ہزار لونڈیوں کی حور عین سے مانند گذرنے بجلی کی اور ثوبان سے روایت ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ کو
ملنیکو آتے اور جب آپ سفر سے آتے تو سب سے پہلے فاطمہ کے پاس آتے **وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فِیْنَا**
خَطِیْبًا بِمَاءٍ یُدْعٰی خُمًّا بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَوَعَظَ وَذَکَّرَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّہَا النَّاسُ
اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِکُ اَنْ یَاْتِیَ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُہُمَا کِتَابُ
اللّٰہِ فِیْہِ الْہُدٰی وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاسْتَمْسِکُوْا بِہٖ فَحَثَّ عَلٰی کِتَابِ اللّٰہِ وَرَغَّبَ
فِیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاَہْلُ بَیْتِیْ اُذَکِّرُکُمُ اللّٰہَ فِیْ اَہْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ کِتَابُ اللّٰہِ ہُوَ حَبْلُ اللّٰہِ مَنِ اتَّبَعَہٗ کَانَ عَلَی
الْہُدٰی وَمَنْ تَرَکَہٗ کَانَ عَلَی الضَّلَالَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا اونہون نے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرماتے ایک پانی پر یعنی ایک موضع میں کہ اوسمین پانی تھا نام اوسکا خم کہا جاتا تھا اوس پانی کو اور اوس مکان کو غدیر خم
ساتھ پیش خم اور تشدید میم کی ایک موضع ہے جحفہ میں ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی فرع اور یہ گذرا کہ یہہ تھا وقت رجوع کرنے آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین تھی اور شیخ نی لکھا ہی کہ غدیر خم کا ورنچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا اعتبارات سے

رہ غدیر حجفہ یانی کا او خم نام ہو موضع کا ہم اور اس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہ موضع درمیان مکہ او مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ

پس تعریف کی اللہ کی او ثنا کی او سپر نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتھ اوس چیز کی کہ نفع دی او نکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب اللہ تعالی کا اور تنبیہ کیا اونکو

تلیند غفلت سے پہر فرمایا آنحضرت نی ای پر بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہو مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن امتیاز میرا اللہ سے ہی کہ وحی بھیجی جاتی ہی

طرف میری قریب ہی کہ آدمی میری پاس بھیجا ہوا پروردگار میرے کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتھ عزرائیل جبن یا مراد بھیجی ہوئی ہی ملک الموت یعنی عزرائیل کہ

جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرونگا میں امر پروردگار کو ف ع وقت میں قریب تھی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تھا بعد پہر کی حجۃ الوداع

سے او رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چھوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع کہ کتاب اللہ و اہل بیت

رسول اللہ ہین جیسکہ آگی بیان فرماوینگی ثقل ساتھ زیرش کی گرانی او وجیہ او رساتھ و ز بروزن کی ا باب مسافر کا اور حشم اوسکا او رہر چیز نفیس اور عطیم

محفوظ ہیں اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس و بعضو ن کہا کہ ثقلین معنی و امر و عظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا

بسبب تسیر ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا اونپر بہاری ہی اونکو تا بعین پر کہ ہر کوئی بوجھ اوسکا نہین اوٹھا سکتا اور جن و انس کو بھی ثقلین کہتی ہین کہ

بوجہ ہین جیسکہ جانور پر بوجھ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ اگر سب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار تناسب کی اونکی پس ملا حیوانات

کی او شباہت ہوگئی ساتھ ثقل کی اور کہا کتاب اللہ و اہل بیت سے یا تین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی سبب انکی جیسکہ آباد ہوتی ہی دنیا سبب ثقلین یعنی

جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور اوسمین

نور ہی ف ع یعنی بیان اعمال کا ہی کہ اوس سے راہ روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کے

یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نام وتین سے ہی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسائل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم

حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور جو کتاب اللہ پر عمل کرتا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب

فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما آتکم الرسول فخذوہ وما نہیکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچھ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس باز رہو اوس سے

اور فرمایا و من یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی

یحببکم اللہ یعنی کہو اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکھیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہ ہی مین اپنا ہر تمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ

یعنی پس چنگل مارو ساتھ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نی صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت

کرنی الفاظ و معانی اوسکی اور عمل کرنی ساتھ اوسکی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو

کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتھ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی یہ ممکن ہی کہ آنحضرت نے فرمایا ہو ساتھ خدا کی یہی واسطی اوسکی کہ ترک کری نصیحت

امتونکی اور ممکن ہی کہ آپ نے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی بشارت کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور ظرف بکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور

امت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نی اور دوسری بہاری اہل بیت میرے ہین یاد دلاتا ہون مین تمکو خدا کی تئین او ڈراتا ہون مین اوسکی

عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہاری حق میں اہل بیت میری کے ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ اور تاکید کی اور جیدہ مین ہی کہ یہ بہوا ایک سی

آل ونکی اور دوسری بیان اونکی اصلی کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دو قسم پر ہی اور ایک روایت میں آیا ہی وقالہا ثلاث مرات یعنی فرمایا

اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی ہی یہ ہی کہ کتاب اللہ کی یہی آیا ہی کہ کتاب اللہ کی رسی خدا کی ہی ف ع رسی حبل لغت میں رسی کو کہتی ہین اور معنی

مسلمان ہو نہیں اور معاویہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چوستی تھی زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور بلا شبہہ ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ اوس زبان کو
یا ہونٹ کو کہ چوسا ہو اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اوسکو احمد نی وعن عبد الرحمن بن ابي نعم قال سمعت عبد الله
ابن عمر وسأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا
ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحاني من الدنيا
رواه البخاري اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی نعم سی کہا سنا مین عبد اللہ بن عمر سی اور حالیکہ سوال کیا تھا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل
عراق مین سی حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی ہی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہون مین سائل کو کہ پوچھا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا مکھی کو ت ع ح یعنی
اگر محرم مکھی کو مارے تو جائز ہی یا نہیں اور بدلا اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچھ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی کہا
کوفہ والی ہمسی پوچھتی ہین مکھی کی مارنی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہین کمال رعایت تقوی کی حالانکہ قتل کیا اونہوں نی رسول خدا کی
بیٹی کی بیٹی کو حال آنکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی حق مین کہ یہہ دونون یعنی حسنین دو پہول میری ہین دنیا سی یا اللہ کی رزق سی ہین کہ دیا مجھکو وہ دنیا مین
نقل کی یہہ بخاری نی ف ش ح ریحان یعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتھ اس معنی کی کہتی ہین اور ریحان یعنی گہاس
خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتھ اس معنی کی بہی از راہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کر سکتی ہین اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کی ہو پس انکو ریحان ایسی کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہین اور بوسی لیتی ہین لے لیکی اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتھ زیر نون و جزم ی کی بہی روایت ہے
وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا
كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی انس سی کہا نہین تہا کوئی بہت
مشابہ ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہ تر بین لوگون کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل
کی یہہ بخاری نی ف ش ح دوسری فصل مین بیچ حدیث علی کی آتی ہی تفصیل اسکی کہ حسن مشابہ تہی ساتھ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کی بدن مین
وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره فقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب
رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا لگایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت مین ہی
کہ سکہلا اوسکو کتاب اللہ نقل کی یہہ بخاری نی ف ش ح سینہ سی لگانا اشارہ ہی طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہی اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل
ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہی مراد حکمت سی حکمت فلاسفہ کی اور بعضون نی کہا حکمت سی مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر یہ سزاوار ہی اور بعضون
نی کہا حکمت راست گفتاری اور راست کرداری ہی اور بعضون نی کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی يعلمهم الكتاب والحكمة اور پیدا ہوئی ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضون نی کہا پندرہ برس کی اور بعضون نی کہا دس برس کی اور تہی وہ بہترین
اس امت کی اور بڑی عالم اس امت کی دعا اونکی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی ملنی کی اور دیکہا اونہوں نی جبرئیل کو دو بار اور
نابینا ہو گئی تہی وہ آخر عمر مین اور مری طائف مین سنہ اڑسٹھ مین بیچ ایام ابن زبیر کی اسحالیکہ عمر اونکی اکہتر برس کی تہی روایت کی اونسی حدیث مین خلق کثیر نی صحابہ اور
تابعین مین سی وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا
فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه اور یہہ بہی روایت ابن عباس سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پایخانہ مین پس کہا مینی

اونکی کہ اسلام میں اور بسبب قرب اوسکی کی مجبی وران دونوں کی امارت میں طعن کیا کرتی تھی بعض لوگ یہہ اونسی تھی اور عرب کی عادت تھی جانتی تھی
پھر کرنا موالی کا اور امارت کرتی تھی اونکی اتباع سی پس بسبب اسکی بالکل اسلام اور بلند کی قدر اونکی کہ نہیں تھی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام
اور ہجرت کی اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا ورمیان میں لوگوں کی جو لوگ کہ پابند عادت کی تھی اور دوست رکھتی تھی ریاست کو اعراب میں اور قبائل
کی سرداری میں سی اونکی دلوں میں سی خلجان ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تھی اور نہایت انکار کرتی اور آنحضرت نی ایک
فوج لشکر زید پر امیر کرکر بھیجا اور بڑا لشکر اونمیں سی موتہ کا تھا اور اوس لشکر میں اکثر نشان کی اچھی اچھی صحابی تھی چنانچہ جعفر ابن ابیطالب تھے اونمین
بھیجی تھی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو بیچ مرض الموت میں ایک لشکر پر اور اونمیں ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلا صحابہ کی سے تھے
اور جملہ اور تحقیق تھا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوبتر ین لوگوں سی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ البتہ جملہ محبوبترین لوگوں سی ہی نزدیک میری پیچھے باپ کی
ف جب یہہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین وہ روم سی بدلہ اپنی باپ کا لیوین اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونمین ابوبکر اور عمر بھی تھی ہمراہ اسامہ کی مقرر کیا پس کتنی ایک لوگوں نے اسمین کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اثنا اسی میں بیمار ہوئی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگوں کی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندھی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑھا اور کہا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور بہیجنا تمام نہوا اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر جائز ہونے امارت موالی کی اور
حاکم ہونی چھوٹوں کی بڑوں پر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکی ہی اور آخر حدیث میں
لایا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون میں تمکو ساتھ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتھ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہارے سے ہی **ف** کہا سیوطی نے زید بیٹے حارثہ
کی ہیں اور اونکے ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ کے قبیلہ بنی معن سے تھی نکلی تھی اونکو لیکر ماں اونکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے پس آنحضرت کے لوگ جو اودہر گذرتے
ایام جاہلیت میں تو زید کو اوٹھا لائی اور بہلے دنون وہ دونوں لڑکی تھی آٹھ برس کی پس انکو بازار عکاظ میں لاکر بیچا پس خریدا اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پھوپی خدیجہ کی لیے چار سو درم کو پس جبکہ نکاح کیا خدیجہ سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہوں نی زید کو حضرت کے تئیں پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پھر
اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانے کی لیے کچھہ کر پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہاں رہو میرے پاس اور چاہو اپنی
اہل میں چلی جاو پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اسکے کہ دیکھا تھا سلوک احسان آنحضرت کا اپنی نسبت پس اوس وقت نکلی آنحضرت ساتھ
زید کی طرف حجر کی اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور میں وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیت ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتھ نام باپوں اونکی کے یہہ فعل ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ
اور اول مردوں میں اسلام سی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تھی زید سے دس برس اور بعضوں نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سے اسامہ پھر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پھوپھی
بیٹی تھیں پھر طلاق دیدی زید نی زینب کو بسبب ناموافقت کے پھر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قرآن شریف میں کسی صحابی کا نام
نہیں لیا ہی سوائے زید کی اس آیت میں فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثیں اونسی اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیے گئی وہ غزوہ موتہ میں سنہ اٹھہ میں کہ امیر لشکر کی تھی جمادی الاول کی مہینے میں سنہ آٹھہ میں اور عمر اونکی پچپن برس کی تھی **وعنہ** قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوہم لآبائہم

جسنی رعایت انکی حقوق کی کی ہی تو اوسکی شکر ادا کرینگی آنحضرت پس وسعت آنحضرت مکافات کرینگی اوس سے یعنے اوسکی بدلہ مین سلوک اور احسان کرینگی اور وسعت
جزا کامل عطا فرماویگا اور جسنی ضائع کیا انکی حقوق کو اور کفران نعمت کیے اوسکی ساتہہ معاملہ برعکس اسکے ہوگا اور اس تاویل پر اچہا ہوا موقع حضرت کی قول کا
ترجمہ فانظروا الخ پس نظر کرو ف ت ح یعنی تاویل و فکر کرو کہ کیونکر خلیفہ ہوتی ہو تم میری کتاب و عترت مین آیا خلف صدق ہوتی ہو یا بد حاصل یہہ کہ
سوچو کہ کیا معاملہ کرتی ہو اور تمسک کرتی ہو ساتہہ انکی بعد میری اچہا یا برا اسکو نقل کی یہہ ترمذی نے وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی زید
بن ارقم سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے یعنی انکے حق مین فرمایا کہ مین لڑنیوالا ہون اوس شخص سی کہ لڑی انسی اور
صلح کرنیوالا ہون اوس شخص سی کہ صلح کری انسی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ت ح معنی اسکی یہہ ہین کہ جسنی دوست رکہا انکو دوست رکہا مجہکو اور جسنی مبغوض
رکہا انکو مبغوض رکہا مجہکو اور روایت ہی حضرت علی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی دوست رکہا مجہکو دوست رکہا ان دونون یعنی حسنین کو اور ان
دونونکی باپ کو اور ان دونونکی ماں کو ہوگا ساتہہ میری بیچ درجہ میری کے روز قیامت کے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ ہوگا ساتہہ
میری جنت مین وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جمیع بن عمیر سے
کہ کہا داخل ہوا مین ہمراہ پہوپہی اپنی کی حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا مینے کونسا لوگون مین بہت پیارا طرف رسول خدا صلعم کی کہا عائشہ نی کہ فاطمہ بہت
پیاری تہین نزدیک آنحضرت کی پس پوچہا گیا عائشہ سی کہ مردون مین سی کون بہت پیارا تہا یعنے یہہ جواب تمہارا عورتون مین سی پس مردون مین سی بہت پیارا
اونکا کون تہا کہا عائشہ نی خاوند اونکا نقل کی یہہ ترمذی نی ف ت ح یعنی علی مرتضیٰ ہین یہان انصاف عائشہ صدیقہ کا اور صدق اونکا دیکہا چاہیے
کہ کیا کہا باوجودیکہ جگہہ اسکی تہی کہ کہتی مین اور باپ میرے بہت پیارے تہے اور بعید نہین ہے کہ اگر حضرت فاطمہ سے ہزار مرتبہ پوچہتی تو وہ کہتین کہ عائشہ اور باپ اونکو
بہت پیاری تہی برخلاف زعم متعصبون کے اور کجرو دن کے کہ انکو آپس مین مخالف و معاند خیال کرتے ہین حاشا ثم حاشا پہر جاننا چاہیے کہ نہین لازم آتا ہے
زیادہ ہونا محبت کے سی تحقیق فضیلت کا اسلیے کہ محبت اولاد کی اور بعضی اقارب کی امر جبلی ہی کہ باوجود یقین جاننی اس بات کی غیر اولاد کی افضل ہونی میں زیادہ
محبت اولاد کی زیادہ رکہا کرتا ہی آدمی لیکن بہ نسبت اجنبیون کی فضیلت موجب زیادتی محبت کے ہوتی ہی پس اس سے دفع ہو جاتا ہے اشکال واللہ اعلم بالاحوال
وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ
فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ
رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ
صِنْوُ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عبد المطلب بن ربیعہ سی کہ
تحقیق عباس چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی آنحضرت کی پاس اس حال مین بیچ غضب کے لائی گئی تہی یعنی کسینی انکو غصہ لایا تہا اور کچہہ ایسا کام کیا تہا
انکو کہا تہا کہ موجب عباس کی غضب کا ہوا اور مین تہا پاس آنحضرت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کس چیز نی غضب مین ڈالا تجہکو کہا عباس نی یا رسول اللہ کیا
حال ہی واسطی ہمارے یعنے گروہ بنی ہاشم کی اور واسطی قریش کے یعنی بقیہ اونکے کہ جسوقت ملتی ہین وہ آپس مین تو ملتے ہین ساتہہ چہرون تروتازہ اور خوش کے
اور جسوقت کہ ملتی ہین ہم سی ملتی ہین ساتہہ غیر اس صفت کے یعنی بغیر خوشی اور کشادہ روئی کی پس غصہ ہوئی آنحضرت یعنی اظہار اس حال سی یہانتک

یا اوس نگاہ رکھنا اوسکو بیچ اولاد ہونیکی کی ف ۳ یعنی اکرام کر اوسکا اور نگاہ رکھنا اوسکو آفات و بلیات سی تو کہ ضائع ہووے اور بیچ حق اولاد اپنی کی
نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا رزین نی کہ ایک شخص ہی ناقلہ حدیث سی بیچ روایت اپنی عبارت کو اور گردان بادشاہی و ملک و دولت ثابت ہوگا بیچ اولاد
اوسکی کی ف ۴ یعنی مدت مدید تک چنانچہ کتنی ہی برس خلافت عباسیوں کی گھر میں رہی یا حقیقت میں یہہ حکم ہی امت کو کہ خلافت حق اونکا ہی چاہیے
کہ سوائے اونکے کسیکو نصیب کریں واللہ اعلم ترجمہ اور کہا ترمذی نی یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ اَنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ روایت ہی ابن عباس سی کہ اونہوں نی دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی واسطے انکی آنحضرت نے دو بار
نقل کی یہہ ترمذی نی ف ۵ دیکھنا جبرئیل کو دو بار سیوطی نی جمع الجوامع میں اس طرح روایت کیا ہی کہا ابن عباس نی گذرا میں پیغمبر صلعم پر سفید کپڑے پہنے
اور آنحضرت راز کہتے تھی دحیہ کلبی سی حالانکہ تھی جبرئیل کہ بصورت دحیہ کلبی کی آئی تھی اور نہ جانا میں کہ آپ سرگوشی کر رہے تھی اور نہیں جانا کہ وہ جبرئیل تھی پس کہا جبرئیل
نی آنحضرت سی کہ یا رسول اللہ یہہ ابن عباس ہی اگر سلام کرتا ہم تو جواب دیتی سلام کا اور دیتا میں اوسکی کپڑی بہت سفید ہیں اور پہنیگے اولاد اوسکی بعد اوسکے
سیاہ کپڑے اور جب چڑہ گئی جبرئیل آسمان پر اور آنحضرت پہری تو فرمایا یعنی ابن عباس سے کہ کسی بار رکھا تجکو سلام کرنی سی جسوقت کہ گذرا تو ہم پر کہا میں
یا رسول اللہ آپ بات کر رہی تھی دحیہ کلبی سی اور راز کہہ رہی تھی پس نا خوش رکھا میں کہ قطع کروں میں آپکی راز گوئی کو ساتھ جواب دینے تمہاری کے سلام کا فرمایا
آنحضرت نی کہ وہ جبرئیل تہا اخیر حدیث تک فرمایا روایت کیا اوسکو ابن عساکر نی اور ترمذی کہ کہ یہہ قصہ دو بار واقع ہوا کذا فی جامع الاصول کہا بندہ مسکین
[illegible] ان حروف عبدالحق بن سیف الدین کہ پوشیدہ نہیں ہے کہ جبرئیل آنحضرت کے پاس بیچ صورت دحیہ کلبی کے آتی تھی اور صحابہ کو دیکھتی تھی پس تخصیص ابن عباس کی
ساتھ اسکے کیا ہو یہہ ظاہر ہی کہ ابن عباس نی جبرئیل کو دیکھا مثل صورت دحیہ کلبی کے لیکن عالم ملکوت میں سوائے اونکی صحابہ میں سے کسی نی نہیں دیکھا اور دیکھا اور صحابہ کا
عالم ناسوت میں ہوتا تہا اور فرمایا آنحضرت نی ابن عباس کو کہ جسنی جبرئیل کو سوا پیغمبر کے دیکھا بینائی اوسکی جاتی رہی اور بینائی تیری بہی اے
ابن عباس ہو جاتی رہیگی ولیکن در وفات تیری بینائی تیری پہر ملجائیگی تجکو آیا ہے کہ جب ابن عباس مری اور اونکو کفن میں لپیٹا تو ایک جانور سفید
آیا اور کفن میں انکے غائب ہوا ہر چند ڈہونڈا نپایا پس عکرمہ مولی ابن عباس کی نی کہا کیا احمق ہو تم یہہ بینائی اوسکی تھی کہ وعدہ کیا تہا پیغمبر خدا صلعم نی
کہ در وفات انکی کی اوسکو پہیر دینگے اور جب ابن عباس کو لحد میں رکہا تو ایک آواز غیب سے آئی کہ سبھوں نے سنی یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ
اخیر حدیث تک بیان کیا اور پہر دعا آنحضرت کی ابن عباس کے لیے دو بار یہہ ہے کہ جو کچھ گذرا اوسکے حدیث میں بیچ آخر فصل اول کی کہ آنحضرت نے لگایا اونکو اپنی سینہ سے
اور کہا اللہم علمہ الحکمۃ والکتاب اور دوسری بار کی دعا یہی اور اسکے حدیث میں گذری کہ آنحضرت استنجا کو تشریف لیگئی پاخانہ میں اور انہوں نے پانی وضو کا رکھا پوچھا کہ
کسنی رکھا یہہ پانی کہا لوگوں نے کہ ابن عباس نے رکھا فرمایا اللہم فقہہ فی الدین یا اللہ سمجھ دے اوسکو دین میں اور احتمال ہی کہ ایکبار دعا کی ہو اوسوقت کہ آنحضرت
میمونہ کے گھر میں انکو رہی تہی اور دوسری بار وہ کہ آنحضرت نی عباس اور اونکی اولاد کے لیے دعا کی وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ دَعَا لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ يُؤْتِيَنِيَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دعا کی دو بار میری لیے رسول
خدا صلعم نے کہ دیوی مجکو اللہ حکمت نقل کی یہہ ترمذی نی ف ۶ یعنی علم اصول و فروع شریعت کا اور دو بار یعنی ایکبار ساتھ لفظ حکمت کے اور ایکبار ساتھ
عبارت فقہ کی اظاہر یہہ ہے کہ دونوں دعائیں دو مجلسوں میں ہیں جیسا کہ اوپر گذرا واللہ اعلم وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِيْنَ
وَيَجْلِسُ اِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُوْنَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيْهِ
اَبَا الْمَسَاكِيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ تھی جعفر دوست رکھتی یعنی بہت مسکینوں کو اور بیٹھتے اونکی پاس اور باتیں
کرتے تھی یعنی تواضع اور غمخواری کرتی اونکی اور مسکین باتیں کرتی اونسی اور کنیت کرتے تھی آنحضرت اونکو ابو المساکین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ۷

یعنی بسبب کثرت چیزوں مذکورہ کی جیسے حضرت علی کو ابوتراب کہتے تھے بسبب بہت بیٹھنے ان کے مٹی پر اور جیسے صوفی کو ابوالوقت اور ابن السبیل
اور مسافر کو ابن السبیل کہتے ہیں **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملائکة رواه
الترمذی وقال هذا حدیث غریب اور انہیں سے روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے جعفر کو اڑتے ہوئے بہشت
میں ساتھ فرشتوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف ع** جعفر غزوہ موتہ میں سردار ہوئے تھے لشکر کے نیزہ اسلام کا انہیں کے ہاتھ میں تھا
بعد زید بن حارثہ کے پس لڑے ایسے کہ راہ میں یہاں تک کہ کاٹے گئے دونوں ہاتھ اور پاؤں کی عوض کہا گیا کہ آنحضرت نے حالت مکاشفہ میں یا خواب میں کہ انکو دو پر
موتیوں سے جڑے ہوئے کہ اڑتے ہیں اونسے جنت میں ساتھ فرشتوں کے **وعن ابی سعید** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین
سیدا شباب اهل الجنة رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن اور حسین دونوں سردار
ہیں بہشت کی جوانوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** طیبی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ یہ افضل ہیں ان سے کہ جوان مرے راہ خدا میں اور اس کلام میں نظر ہے اسواسطے
کہ نہیں ہے وجہ تخصیص فضیلت انکی اون لوگوں پر کہ جوان مرے بلکہ یہ افضل ہیں بہت اون لوگوں سے کہ بوڑھے مرے پس لائق یہ ہے کہ جو بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے
کہ یہ سردار اہل جنت کے ہیں اسلیے کہ اہل جنت سب جوان ہونگے لیکن انبیا اور خلفا راشدین مستثنی ہیں یعنی انسے افضل نہیں اور کہا ہے بعضوں نے کہ ہو سکتا ہے کہ
شباب بمعنی فتوت اور جوانمردی اور کرم کے ہو یعنی سردار جوانمردوں کے ہیں سوائے انبیا اور خلفاء راشدین کے یا نام رکھنا شباب بسبب مہربانی اور محبت کے
ہو جیسے کہ باپ بیٹے کو جوان اور غلام اور صغیر اور صبی اور ولید کہتا ہے اگرچہ سن رسیدہ ہو **وعن ابن عمر** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان الحسن والحسین هما ریحانای من الدنیا رواه الترمذی وقد سبق فی الفصل الاول اور روایت ہے
ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق حسن اور حسین دونوں پھول ہیں میرے دنیا سے نقل کی یہ ترمذی نے اور تحقیق گذری ہے حدیث بیچ
فصل اول میں **ف ح** کہا سید جمال الدین نے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف اعتراض کے صاحب مصابیح پر کہتا ہوں میں کہ دفع ہوتا ہے اعتراض اسطرح کہ اول روایت بخاری
کی ہے کہ واقع ہوئی اپنی محل میں اور یہ روایت ترمذی کی ہے کہ آئی اپنی جگہ پر پس نہیں ہے تکرار باوجودیکہ لفظ دونوں کے متغایر ہیں فی الجملہ **وعن اسامة بن
زید** قال طرقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة فی بعض الحاجة فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو مشتمل علی
شیء لا ادری ما هو فلما فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشتمل علیه فکشفه
فاذا الحسن والحسین علی ورکیه فقال هذان ابنای وابنا ابنتی اللهم انی احبهما فاحبهما
واحب من یحبهما رواه الترمذی اور روایت کی اسامہ بن زید نے کہ رات کو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات
بسبب عرض کرنے بعض حاجت کی کہ رکھتا تھا میں پس نکلے آنحضرت یعنی اپنے گھر سے حالانکہ لپیٹے ہوئے تھے ایک چیز کو کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کیا ہے
وہ چیز پس جب فارغ ہوا میں اپنی حاجت سے کہا میں نے کیا ہے یہ چیز کہ تم لپیٹے ہوئے ہو اسپر پس کھولا آنحضرت نے اوسکو پس ناگہان حسن اور حسین دونوں کولہوں پر آپکے
تھے یعنی دونوں صاحبزادوں کو دونوں طرف گود میں لیکر چادر سے لپیٹ لیا تھا جیسے کہ چیز نفیس محبوب کو لپیٹ کر بغل میں رکھتے ہیں پس فرمایا یہ دونوں بیٹے میرے ہیں
یعنی حکما اور بیٹے بیٹی میری کے یعنی حقیقۃً **ف ح** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بیٹی کا بیٹا بیٹا ہے یعنی حکما جیسے کہ بیٹے کا بیٹا اور اسمیں ثابت ہوتا شرف نسب
ہے ان کیطرف سے بھی ترجمہ خداوندا بلا شبہ میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان دونوں کو اور دوست رکھ اوس شخص کو کہ
دوست رکھے ان دونوں کو نقل کی یہ ترمذی نے **ف ح** شاید کہ مقصود اس حاضر کرنے سے رغبت دلانی ہے اسامہ وغیرہ کو اوپر زیادتی محبت حسنین کی **وعن سلمی**
قالت دخلت علی ام سلمة وهی تبکی فقلت ما یبکیک قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعنی فی المنام وعلی رأسه ولحیته التراب

فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی سلمیٰ سے جو ابو رافع کی بی بی تہیں کہا داخل ہوئی میں اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تہیں آنحضرت کی اسحالیکہ وہ رو رہی تہیں پس کہا مینی کس چیز نی رلایا تمکو کہا ام سلمہ نے دیکہا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکہتے تہیں ام سلمہ دیکہنی سی دیکہنا خواب ہے تہیں آنحضرت کو خواب میں کہا مینی اسحالیکہ اوپر سر اور ریش مبارک پر خاک تہی پس کہا مینی کیا ہوا ہی تمکو یا رسول اللہ یہہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تہا میں حسین کے قتل میں نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہے

ف ع اب پوشیدہ نرہی کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹہہ میں ہی اور بعضوں نی کہا سہ باسٹہہ میں اور یہ قول اول صحیح تر ہی اور شہادت حضرت امام حسین کی اکسٹہہ میں ہی اگر قول دوسرا صحیح ہی تو کچہہ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے سبب کچہہ اشکال نہیں اسلئے کہ ہو سکتا ہی کہ پہلی وقوع اس واقعہ کے اونکی خواب میں یہہ معاملہ دکہایا ہو اور اتفاقا یعنی آپ کہنا باعتبار تحقق اسکے کی ہی اوس وقت میں وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِيْ لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی انس سے پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب ہے طرف تمہاری سے فرمایا حسن اور حسین اور تہی آنحضرت کہ فرماتی فاطمہ کو بلا میری لیے دونو میری بیٹو کو پس سونگہتی آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اسلیے کہ وہ پہول تہی اور لگاتی اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑہتے تہی ہمارے آگے ناگہان آئی حسن اور حسین تہی اون دونوں پر کرتی سرخ چلتی تہی دونوں اور گر گر پڑتی تہی زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سی پس اوٹہا لیا اونکو اور رکہا اون دونو کو آگی اپنی پہر کہا سچ فرمایا اللہ نے سوا اسکی نہیں کہ مال تمہاری اور اولاد تمہاری فتنہ میں یعنی محل آزمایش و امتحان تمہارے ہیں دیکہا مینی طرف ان دونوں لڑکوں کی کہ چلتی تہی اور گر گر پڑتی تہی پس نہ صبر کر سکا میں یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی میں نی بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کر رہا تہا اور اوٹہا لیا مینی ان دونو کو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف ع اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تہا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب و پسندیدہ حق کی ہی اور عمل خطبہ میں جائز ہی پس یہہ قسم داخل سی عبادات میں ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تہا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسی عمل کی عادت نہ کر لیں اور سہل نجانیں اور یہہ بہانہ کہ گر مقام عالی سی اوترنی میں اور مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہی یا یہہ کہ علو مقام قرب سی اور خلوت حقیقی سی کچہہ تنزل واقع ہوا ہو دیکہو مجال کلام کہ نبیکا احوال شریف میں سی ہی واللہ علم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حسین مجہہ سے ہی اور میں حسین سے ف ع کہا قاضی نی کہ گویا آنحضرت نی معلوم کیا نور نبوت سے اس چیز کو کہ حادث ہونی تہی کہ قریب ہی کہ حادث ہوگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگی اونسی اور شہید کرینگے اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شی واحد کی ہیں بیچ وجوب محبت اور حرمت التعرض اور لڑنیکے اور تاکید لائی اسکی ساتہہ قول اپنے کے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائی ہوئی حسن بن علی کو اپنی کندہے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری پر سوار ہوا تو ای لڑکے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اچھا سوار ہے وہ نقل کی ترمذی نے ف ع یعنی سواری تو اچھی ہی ہے اور سوار ہے اچھا ہے اور اسمین کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن کی وَعَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلٰثَةِ اٰلَافٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حُبِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمر سی یہہ کہ اونہون نی معین کئے یعنی اپنی خلافت مین اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے واسطے نوبت اونکی کے اور اون دنیا پیچ سالہ تین ہزار درہم کے اور معین کئے اپنی بیٹی کی لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہی اور اون دیا اونکی لیے تین ہزار درہم کی یعنی بنسبت اسامہ کے بیٹے کو روزینہ مین پانسو درہم کم مقرر کئے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنی باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنی اسامہ کو مجھ پر یعنی اونکا روزینہ مجھسی کیون زیادہ کیا کہ شعر ہی زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کے نہین سبقت کی ہی اوسنی مجھسی طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہ حاضر ہونیکی خیر سے اندر علم و عمل کی اور کہا طیبی نی کہ مراد مشہد سی جگہ حاضر ہونیکے قتال کی لیے او معرکہ کفار کا ہی ترجمہ کہا عمر نی اس سبب سے فضیلت دی مینی اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیری باپ سے کہ مین ہون ف ع اسمین دلالت ہے اوس منع و نہیں کہ جو ہمنی اوپر بیان کیا کہ نہین لازم آتا ہی کسیکے محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تجھسی ف ع اور سبب اسکا یہہ تھا کہ یہہ دونون اہل بیت مین سی تھی اسلیے کہ مولی قوم کا اونھین مین سی ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا مینی یعنی ترجیح دی مینی پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت سے کر کر مینی رعایت کی آنحضرت کی محبت کے نسبت اونکی وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيَ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جبلہ بن حارثہ سی کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا مینی یا رسول اللہ بھیجو میری ساتھ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید یہہ ہے یعنی حاضر ہے اختیار رکہتا ہی پس اگر جاوے تیری ساتھ تو منع نہین کرتا ہون مین اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ مین آزاد کر چکا ہون اسکو نہ تو منع کرون جانے سی اور نہ مجبور کرون جانے کو وہ جانے چاہی جاوے چاہی نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہی خدا کی نہین اختیار کرتا ہون مین تم پر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی مینی یعنی بعد اسکی عقل اپنی بھائی کی یعنی زید کی درباب اختیار کرنی ملازمت آنحضرت کی فاضلتر و بہتر اپنی عقل سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی درباب لیجانے اوسکی کے اپنی ساتھ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت مین خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تھی او ر بیچ غصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنی والی تھی یمن کے لڑکپنی مین کہ آٹھ برس کے تھی پکڑی آئی بندی مین ایک قوم کی کہ عرب کے تھی پس اونکو بازار مین لائے بیچنے کی لیے حکیم بن حزام نی کہ بھتیجے خدیجہ کی تھی اپنی پھپھی خدیجہ کی لیے اونکو خریدا اور خدیجہ جب آنحضرت کی نکاح مین آئین زید کے تئین آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اونکو بیٹا بنا لیا اور ام ایمن سے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہین نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئی بعد ازان زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی

یعنی کی بیٹی تہین محبت آنحضرت کو ساتہ انکی بہت تہی اور ساتہ انکے بیٹے کی بہی اور آنحضرت نے وس برس پہلے حجۃ الوداع سے زید کے ساتہ نکاح کیا تہا اون سے اسامہ پیدا ہوئے
اور بعد قریب اونکی نام کسی صحابی کا قرآن مین نہین ہے سوا زید کے اور اوبہی فتح مکہ مین آنحضرت کے ساتہ تہی اور بعد وفات آنحضرت کے حضرت جعفر اور عبد اللہ کے ساتہ تہا
جہاد اونکا کرتا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئے اور بیٹا انکا اسامہ اوس وقت بیس برس کا تہا آنحضرت نے اوسکو امیر کیا تہا لشکر کا اور بعد وفات آنحضرت کے صدیق اکبر نے اوسکو روانہ کیا
کرم فرمایا اونکا اور امیر اکبر صحابہ اونکے ماتحت تہی جو کہ مانند عزت بزرگی کی تہی **وَعَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ لِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اس بیماری مین کہ وفات پائی اوس سے اوترا مین اور اوترے لوگ مدینہ مین یعنی جب نکلا تہا
اوس لشکر سے کہ آنحضرت نے مجکو ساتہ مہاجرین اور انصار کے روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین جرف مین بسبب خبر بیماری آنحضرت کے کی مدینہ مین
پہر آئی ہم اور ذکر ہوچکا کہ معنی ہبوط کی آنیکی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف کہتی
ہین جیسے عرفات مکہ سے جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی ہین بیچ حایت علو اور سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسے اگر مکہ سے عرفات کو جاوین
تو کہینگی صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سے مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکہ یعنی اوترے ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف کو
جانا صعود ہے اور دہان سے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد حرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین آ
ر ہاعلی بن میرک کا ماہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سے کہ تہا عوالی مدینہ مین ہبط الناس یعنی اور اوترے صحابہ اپنی مکانو سے طرف مدینہ کے
ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حالیکہ تحقیق چپ کیے گئی تہی یعنی طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس شروع کیا آنحضرت
پہر شروع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہتی تہی دونون ہاتہ اپنی مجپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجپر سے پس پہچانتا مین یعنی ساتہ نور
ولایت اور نور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میری لیے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی بسبب محبت اور رعایت حرمت کے
اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین ایسی وقت مین مہربانی کی اونپر اور دعا کی اونکی لیے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ
اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُنَحِّيَ مُخَاطَ اُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِيْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا الَّذِيْ اَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَحِبِّيْهِ فَاِنِّيْ
اُحِبُّهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین ناک اسامہ کی یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسے
لڑکونکی ناک پونچتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑ دو مجہکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اونکی کو یا حضرت عائشہ نی
برعایت ادب کی ناک پونچنا آنحضرت کا مناسب سمجہا فرمایا آنحضرت نی ای عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسیلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل
کی یہہ ترمذی نی ف ع یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سے دوست رکہہ کہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب
ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکے متعلقون تک پہنچی اور سرایت کرے خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکو قیم یاد دلاتی ہے
وَعَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَةَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ
اِئْذَنْ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ اَيُّ اَهْلِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ اَهْلِكَ قَالَ اَحَبُّ اَهْلِيْ اِلَيَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَا

ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ اٰخِرَهُمْ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ
بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ سی کہ کہا تہا مین بیٹہا ہوا آنحضرت کی دروازہ پر کہ آئی علی اور عباس رضی اللہ عنہما
اصحاب لیکر چاہتی تہی طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی پس کہا دونون نی واسطی اسامہ کی کہ اذن طلب کر ہماری لیی آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونون میں چہوٹی ہونگی ترجمہ پس کہا مین نی یا رسول اللہ علی اور عباس اذن مانگتی ہیں آنیکی لیی پس فرمایا آنحضرت نی کیا جانتا ہی تو کہ کیا چیز لائی ہی ان
دونونکو یعنی کیون آئی ہیں کہا مین نی نہین جانتا مین فرمایا آنحضرت نی لیکن میں جانتا ہون کہ کس غرض سے آئی ہیں پس اذن دیا دونونکو آئی پس داخل
ہوئی دونون اور عرض کیا یا رسول اللہ آئی ہیں ہم آپکی پاس کہ پوچہین ہم آپسے کون شخص آپکی اہل بیت میں سی محبوب تر ہی نزدیک آپکی فرمایا آنحضرت نی کہ
محبوب تر اہل بیت میری نزدیک میری فاطمہ بیٹی محمد کی ہی کہا علی اور عباس نے کہ نہین آئی ہیں ہم تمہاری پاس کہ پوچہین ہم حال اہل بیت تمہاری کیسے یعنی اولاد
و ازواج تمہاری کی سی بلکہ پوچہین ہم حال اقارب متعلقین کیسی سی فرمایا محبوب تر اہل میری کا نزدیک میری اپنی مردون میں سی وہ شخص ہی کہ تحقیق انعام
احسان کیا خدا تعالی نی اوسپر ساتہہ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا میں نی اوسپر ساتہہ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہی ف ح ع جانا چاہیی کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن مین بنسبت زید کی کہ باپ اسامہ کا ہی مذکور ہی ولیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر بہی اس اعتبار سی حضرت نی مصدق آیہ کریمہ کا اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کو حاصل یہہ کہ آیہ کریمہ
مورد آیہ کا بیچ حق زید کی ہی ولیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہی بیچ حاصل ہونی دونون انعامونکی ترجمہ کہا علی و عباس نے پہر کون ہی فرمایا آنحضرت نی علی
بن ابیطالب ہی ف ع پس یہہ مفضل علی ہی اسپر کہ نہین لازم آتی محبت سی افضلیت اسکی کہ علی افضل ہین اسامہ بن زید سی بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپ نی اپنی چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکی پوچہون تو آپ مجہکو فرماوینگی فرمایا آنحضرت نی کہ بلا شبہہ علی نی سبقت کی ہی تجہسی ساتہہ ہجرت
کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہی ساتہہ اسلام کی پس یہہ واجب کرتا ہی تقدیم اسکی کو کہ مرتب ہی اوپر فضیلت کی اور نظیر اسکی یہہ ہی کہ
آئی عباس اور ابوسفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اصحاب لیکر اذن چاہتی تہی اونسی اندر آنیکا پس کہا عمر کی خادم نی بعد آگاہ کرنی اونکی کے
ساتہہ اوس جماعت کی کہ داخل ہون بلال پس کہا ابوسفیان نی عباس سی کہ کیا نہین دیکہتا ہی یہہ کہ مقدم کرتا ہی ہمپر ہمارے موالی یعنی غلامون آزاد کو پس
کہا عباس نی کہ ہمنی تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ جزا ہماری ہی ف ح اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ عباس پہلی سی
مسلمان تہی ولیکن مشرکونسی اسلام چہپاتی تہی اور باوجود اسکی ہجرت بعد اسکی کے پوشیدہ نہی کہ اگر تعدد وجوہ مسطورہ کا ملحوظ ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ
محبت کی کی مشکل ہو تا ہی فافہم وباللہ التوفیق پس البتہ استقام مین تعداد اور اعتبار وجوہ حیثیات کا معتبر ہی یعنی اسامہ بسبب خدمتگذاری وغیرہ کی احب تہی
اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ پس اسامہ ایک جہت سی احب تہی اور حضرت علی دوسری جہت سی وَذُكِرَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ فِي كِتَابِ الزَّكٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس مذکور واقع ہی بیچ کتاب الزکوۃ کی اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِيْ وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَاٰى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيْهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن الحارث سی کہا اونہون نی کہ نماز پڑہی ابوبکر نی
عصر کی پہر نکلی چلتی ہوی اور ساتہہ اونکی تہی علی پس دیکہا ابوبکر نی حسن کو کہیلتی تہی ساتہہ لڑکون کی پس اوٹہا لیا ابوبکر نی حسن کو اپنی کندہی پر
اور کہا ابوبکر نی یعنی اندراہ خوش طبعی کی فدا ہو باپ میرا یہہ شبیہ ہی پیغمبر کی نہین شبیہ ہی علی کی اور علی ہنستی تہی یعنی اس بات کو نقل کی یہہ بخاری نی
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِيْ حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ اَنَسٌ

فَكَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہی انس رض سے کہ کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت امام حسین کا مولف کہتا ہی کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنے حسین کے جو دو دن ایام میں کہ امیر تہا کوفہ کا بیچ یزید بن معاویہ کی طرف سے پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر نخعی کے ہاتہ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چہیاسٹہہ ۶۶ میں تہا ترجمہ پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاس کے یعنی طشت کے پہر شروع کیا کہ چہیڑتا تہا اونکے سر مبارک کو لکڑی سے کہ اوسکے ہاتہ میں تہی یعنی مارتا تہا لکڑی اونکی ناک مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کے کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکے حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہے کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا اونکے حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکے ترجمہ کہا انس نے پس کہا میں قسم خدا کے تحقیق یہہ بہت مشابہ اہل بیت میں سے تہے پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکے پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کے امام حسین کے ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ین لوگوں کا ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح حسن غریب ہے ف ع اور طبرانی نے یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکے ہاتہ میں تہی بیچ آنکہ اونکے اور ناک اونکی کے پس کہا میں یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکہا ہی میں نے منہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یون ہی کہ کہا انس نے کہا میں نے عبید اللہ کو کہ بلا شبہ میں نے دیکہا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اوسنے چہڑی اور ترمذی میں ہی عمارہ بن عمیر سے کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکے یاروں کا یعنی مارے جانیکے پس تہا میں مسجد میں چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کی اسحالمین کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا ہیں ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرون میں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیرا تہوڑی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پہر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہہ دو بار یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ

أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ الدُّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا فَقَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ

اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کے سی کہ وہ آئین پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے دیکہا ہی ایک خواب برا آج رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب بہت سخت ہی فرمایا اور کیا ہی وہ کہا دیکہا میں نے گویا کہ ایک ٹکڑا آپکے بدن مبارک کا کاٹا گیا اور رکہا گیا بیچ گود میری فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو نے اچہا جنیگی فاطمہ بیٹا اگر چاہے خدا ہو گا وہ بیچ گود تیری

گود میں یعنی رکہینگے اوسکو تیری گود میں بسبب قرابت کے تو اوسکو تربیت کریگی تو جنی فاطمہ حسین کو پس تہا وہ میری گود میں جیسا کہ فرمایا تہا حضرت نے پس آئی میں
ایک روز آنحضرت کے پاس پس رکہدیا مینے حسین کو آنحضرت کی گود میں پہر ہو گیا مجہسے کہ دیکہتا اور طرف یعنی میں دیکہتی تہی اور طرف پہر دیکہا مینے اونکی طرف پس ناگہان آنکہیں
آنحضرت کی ڈالتی تہیں آنسو کہا ام الفضل نے پس کہا مینے ای پیغمبر خدا قربان ہوں باپ ماں میرے تم پر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجہکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابۃ نزدیک ہی کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا مینے یعنی بطریق تعجب و استبعاد کے کہ اس بیٹے کو کہا اونہوں نے
ہاں اور دی مجہکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اوس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہونگے اور ذخائر میں ہے سلمے سے کہ کہا آئی میں ام سلمہ کے پاس اور تہی ام سلمہ
کہ وہ روتی تہیں پس کہا مینے کس چیز نے رلایا تجہکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں اور تہی اونکے سر اور داڑہی مبارک پر
مٹی تہی پس کہا مینے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تہا میں قتل حسین میں ابہی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کی بغوی نے
حسان میں **وعن** ابن عباس انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النہار
اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی وامی ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل
التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت رواہما البیہقی فی
دلائل النبوۃ واحمد الاخیر اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے دیکہا مینے آنحضرت کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکہتا ہی سونیوالا ایک
روز ایک وقت دو پہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتہہ میں ایک شیشہ ہی کہ اوسمیں خون ہے پس کہا مینے باپ میرا اور ماں میری قربان ہوں
تمہارے کیا حال ہی یہہ اور کیسا ہی یہہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا ہی ہمیشہ سے میں چنتا اوسکو ابتدا روز سے یعنی صبح
ابتک چنتا تہا میں خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا اور اس شیشہ میں جمع کیا ہی میں اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکہا مینے اوس وقت کو پس پایا میں یعنی دریافت
کیا کہ قتل کیے گئے حسین اسیوقت روایت کین یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر **وعنہ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل
بیتی لحبی رواہ الترمذی اور یہہ ابن عباس سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہی اور پرورش کرتا ہی تمکو نعمت سے ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے موجب قول اللہ تعالی کی وما بکم من نعمۃ فمن اللہ یعنی جو کچہہ تمکو ملتی ہی نعمت
پس اللہ کی طرف سے ہی اور معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ اگر نہیں دوست رکہتے ہو تم اللہ تعالی کو کہ دیتا ہی تمکو نعمت تو پس دوست رکہو اوسکو واسطے اللہ سبحانہ
بسبب لذاتہ وصفاتہ ہی نزدیک عارفین محبین کے برابر ہی کہ نعمت دی یا نہ دی پس یہہ لطیفہ قول اللہ سبحانہ کی ہے فلیعبدوا رب ہذا البیت الخ ترجمہ پس دوست
رکہو مجہکو یعنی جب ثابت ہوا بسبب محبت خدا کا تو پس دوست رکہو مجہکو بسبب دوستی خدا کی ف ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب ہوتا ہے اور اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ
تعالی نے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ انتہی اور حضرت شیخ نے لکہا ہی شرح میں یہہ لکہا ہی یعنی بسبب دوست رکہنے تمہارے کی خدا کو یا بسبب دوست
رکہنے خدا کے تمکو ترجمہ اور دوست رکہو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکہنے میرے کی اونکو یا بسبب دوست رکہنے تمہارے کے مجہکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **وعن** ابی ذر انہ قال وہو آخذ بباب الکعبۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
الا ان مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجا ومن تخلف عنہا ہلک رواہ احمد اور روایت ہی ابی ذر غفاری سے
کہ اونہوں نے کہا اسحالیکہ پکڑ رہے والے تہی کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہی آگاہ رہو حال و مثل اہل بیت میرے کی تم
میں مثال کشتی نوح کی ہی جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح میں نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچہے رہا اور سوار نہوا ہلاک ہوا نقل کیے یہہ احمد نے ف ع یعنی

لائی ہون جبرئیل صورت لئے ایکبار حریر میں اور ایکبار ہتیلی مین یا یہہ کہ جبرئیل ہتیلی مین لائی ہون اور فرشتہ حریر مین پس کہا فرشتہ نی یہہ صورت بیوی تیری ہی یعنی صورت اوسکی ہی یہہ لائی تہا یا یعنی تیری صورت کی سو یہہ ہی کیپڑے مین گمان ہوا پہ ہی صورت ہی کہ دیکہی تہی مینی یا یہہ معنی ہین کہ کہا فرشتے نی تیری بیوی ہی یہہ مین گمان ہو ہی اس وقت دیکہتی تیری مین گمان تو مثل اوس کے ہی کہ دیکہی تہی مینی جو ابہین پس کہا مینی یعنی فرشتہ کی جواب مین اگر ہی یہہ خواب دیکہا ایک خدا کی جانب سے ہی جاری کریگا اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ح یعنی اس مہم کو سرانجام کریگا اور پہنچاویگا اوسکو مجہہ تک اگر کہا جاوے کہ شک ہوئے کے خدا کی جانب سے کیا معنی رکہتا ہی حالانکہ انبیا کا خواب حق ہی خصوصا سلسلۃ الانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کا تو جواب اسکا یہہ کہا ہی علما نی کہ اگر یہہ واقعہ خواب کا پہلی نبوت سے ہو تو تو کچہہ اشکال ہی نہین اور اگر بعد نبوت کی ہو تو مراد یہان شک نہین بلکہ اسطرح فرمانا اوسکی تقریر و ثبوت اور تحقیق کیلئے کی ہی اور اس کلام کو وہ شخص کہتا ہی کہ جسکی نزدیک ایک بات ثابت ہوتی ہی جیسے کہ بادشاہ کہتا ہی کہ اگر مین بادشاہ ہون تو دیکہہ کیا کچہہ کرونگا تجہی پہر اگر کہین کہ آنا فرشتہ کا منافی ہی ساتہہ ہونے اوسکو پہلی نبوت سے تو جواب اسکا یہہ ہے کہ دیکہنا فرشتہ کا مخصوص نبی ہی کے ساتہہ نہین ہی جو چیز نبی کے ساتہہ مخصوص ہی تو لانا فرشتہ کا ہی وحی کو خدا کیطرف سے یعنی وہی پیغمبر کیا تا ہی فرشتہ اور بعضون نے کہا کہ اصل اس خواب کے حق ہی ولیکن شک اوسکی تعبیر مین ہی کہ مراد یہی ظاہر ہی یا کچہہ اور ہو خلاف ظاہر کی یا مراد بیوی دنیا مین ہی یا آخرت مین کہا مولف نی کہ خواستگاری کی عائشہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نکاح کیا اونسی مکہ مین شوال کی مہینی مین بیچ دسوین سال کی نبوت سے اور تین برس پہلی ہجرت کے اور بعضون نے اور اور کچہہ کہا ہی اس باب مین اور عمر اونکی اوس وقت چہہ برس کی تہی یعنی اونکی خدمت مین وہ حاضر ہوئین بیچ شوال سن ۲ ہجری کی سر اٹہاروین مہینے پر اور اوس وقت مین عمر اونکی نو برس کی تہی اور بعضون نی کہا کہ دخول کیا حضرت نی ساتہہ اونکی مدینہ مین بعد سات مہینے کی وقت آنے اپنے سی اور رہین ساتہہ آنحضرت کے نو برس اور جب آنحضرت کی وفات تشریف ہوئی تو یہہ اٹہارہ برس کی تہین اور سوا انکے کسی باکرہ سی نکاح کیا آنحضرت نی کسی باکرہ سی سوا انکی اور تہین فقیہہ عالمہ فصیحہ فاضلہ بہت سی حدیثین یاد تہین انکو آنحضرت کی اور عارف تہین ایام عرب کے اور اشعار عرب کے اور روایت کین حدیثین انسی جماعت کثیرہ نی صحابہ اور تابعین سے اور مرین وہ مدینہ مین سن اٹہاون مین اور بعضون نی کہا سن ستاون مین منگل کی شب مین وقت گذرنی سترہ دن کی رمضان سے اور حکم کیا تہا اونہون نی اپنی دفن کرنے کا رات کو پس دفن کی گئین بقیع مین اور نماز پڑہی اونپر ابو ہریرہ نی اور اونہین مروان خلیفہ تہی مدینہ پر معاویہ کے زمانہ مین **وعنها** قالت ان الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقالت ان نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كن حزبين فحزب فيه عائشة وحفصة وصفية وسودة والحزب الآخر ام سلمة وسائر نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلم حزب ام سلمة فقلن لها كلمي رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلم الناس فيقول من اراد ان يهدي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فليهده اليه حيث كان فكلمته فقال لها لا تؤذيني في عائشة فان الوحي لم ياتني وانا في ثوب امراة الا عائشة قالت اتوب الى الله من اذاك يا رسول الله ثم انهن دعون فاطمة فارسلن الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال يا بنية الا تحبين ما احب قالت بلى قال فاحبي هذه متفق عليه اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ سی کہ کہا لوگ قصد کرتی تہی یعنی طلب کرتی تہی زیادہ ثواب ساتہہ تحفون اپنی کی روز نوبت عائشہ کی یعنی جبکہ حضرت کی لیئے لائی جاتی تو رہنی دیتی اوس روز تک کہ نوبت عائشہ کی ہو اور آنحضرت اونکی پاس ہون جنت کی برکت مین لیجاوین طلب کرتی تہی ساتہہ اس قصد کی رضا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا عائشہ نے ہو بیبیان آنحضرت کی دو گروہ تہین گروہ

تہہ مزاج ہر گروہ کا اور رائے اوسکی بیچ عشرت و صحبت کے پس ایک گروہ تہا کہ تہیں بیچ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ رضی
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تہیں بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپس میں موافق و رفیق ایک دوسری کی تہیں جیسے کہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہے
ترجمہ اور گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویاں پیغمبر خدا صلعم کی تہیں اور ام سلمہ انکی سردار تہیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ کہ
دیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرما دیں جو کوئی چاہی یہ کہ تحفہ بہیجے طرف آنحضرت کے پس چاہیے کہ بہیجے تحفہ طرف انکے جس جگہ کہ ہوں یعنی خواہ عائشہ
کے گہر میں خواہ کسی اور کے گہر میں اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نہ کریں تو کہ ادا ہو جاوے تمیز جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں اور بسبب عائشہ کے اسلیے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھکو حالیکہ میں بیچ لحاف کسی عورت کے ہوں
سوا ہی عائشہ کی ف ح یعنی انکی لحاف وغیرہ میں آتی ہی اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوتی آیت ایک رات اور تہی میں بیچ
اسحالیکہ میں بیچ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تہی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کی آپکی ایذا سے یعنی وجہ ہے کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پہر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تہیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے ای بیٹی میری کیا نہیں دوست رکہتی تو جسکو
دوست رکہتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکہتی ہوں میں جسکو آپ دوست رکہتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور رنجیدہ کر اوس چیز کو کہ سبب آپ
کے خاطر رنجیدگی کی ہو نقل کی ہی بخاری و مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا سب کو کہ عائشہ کے باری دن ہی ہوا وقت اونکے تو کہ تہا اوسکی حاجت سے اہتمام کرتی آپ لانی کی طرف

وذکر حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اول میں ہے فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد
یوں ہے کفضل الثرید علی سائر الطعام ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کے ساتہ روایت ابو موسی اشعری کی ف ح اور پہلے گذر چکا ہی حاصل اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہے
یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر ہی کہ عائشہ افضل سب عورتوں سے ہیں چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہی بسبب جامع ہونے انکی کمالات علمیہ اور عملیہ
کو کہ جنکو تعبیر کیا ہی ثرید سے بیچ تشبیہ میں ساتہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا ہر باب وغیرہ میں ذکر ہو چکا اور کچہ تہوڑا بیان لکہا جاتا ہی پس
حضرت سودہ پہلے تہیں بیچ سکران کے کہ جو انکے چچا کا بیٹا تہا جب مر گیا تو حضرت نے اونسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہوں نے طرف مدینہ کی پہر جب کہ عمر بڑی ہوئی
انکی تو حضرت نے ارادہ طلاق دینے کا کیا پس سودہ نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کو دیدی مقرر کی پس حضرت نے رکہ دیا انکو اور وفات پائی
انہوں نے مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ کہ ماں انکی زینب بنت مظعون ہی حفصہ پہلے نکاح میں خنیس بن حذافہ کے تہیں کہ ہجرت کرکے آئے تہے طرف مدینہ کے
اور مر جاتے تو انکا بعد غزوہ بدر کے پہر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابو بکر اور عثمان سے پس ان دونوں نے قبول نہ کیا پہر پیام نکاح کا کیا انکے رسول خدا نے
وسلم نے اور نکاح کیا انکو بیچ تین سن کے بعد اوسکے ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسے بسبب اسکی کہ حکم کی کہ رجوع کر تو حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار اور وہ بیوی تیری ہی جنت میں روایت کیں انسے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی شعبان میں بیچ سن پینتالیس
ساٹہہ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بیٹی حیی بنی اسرائیل میں سے تہیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تہیں کنانہ ابن ابی الحقیق کے پہر جب
قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور بکری آئیں قید میں تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا کہ آئیں وہ دحیہ کلبی کی حصہ میں پہر
خرید انکو آنحضرت نے اونسے پس اسلام لائیں پہر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا اونسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹہیرایا انکا اور بعد وفات کی دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہیں وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح میں اور بعد وفات بقیع میں بیچ عمر چوراسی برس کے گئیں اور زینب
بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تہیں اور وہ پہوپی آنحضرت کی اور تہیں پہلے نکاح میں زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہے آنحضرت کے پس طلاق دے

نہ بدل ڈالا اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی ثنا مین کہ تہین کوئی عورت بہتر
اونسے دین مین اور بہت ڈرنی والی اللہ سے اور بہت سچ بولنی والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتی والونسے اور بہت صدقہ دینی والی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنی نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الہی حاصل ہو اور سن بیس ہجری مین مدینہ مین تیپن برس کی عمر مین گذرین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
بن حرب اور وہان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابوالعاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین بندی آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نے دین بدل کتابت اونکی طرف سی ادا کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا اونسے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کر کر
جویریہ نام رکہا اور مرین ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹھ برس کی اور میمونہ کا نام بھی برہ تہا پس نام رکہا حضرت نے اونکا میمونہ اور تہین وہ نکاح مین عمرو
بن عمرو ثقفی کے ایام جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسی اونسے پہر نکاح کیا اونسے ابورہم نے پہر جب وہ مرا تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا
بیچ سرف مین کہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الہی سی مرین وہ وہان اور دفن ہوئین جہان کہ نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی
اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العالمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ
امراۃ فرعون رواہ الترمذی ش روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتون سے
پہچاننا مناقب وفضائل ان چار عورتون کا کہ اپنی غیر سی افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی
ترمذی نے ف ح ع ظاہر یہہ ہی کہ مراتب انکے موافق ذکر انکی کے ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اس کے کہ انکی ساتہہ ذکر اونکی کی اور حدیثون نے
یا یہہ کہ شاید یہہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی ہوئی ہے اونکی طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر کہا میرک نے جامع الاصول مین کئی روایت کی صحیحین اور شیخین نے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوموسی سی بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئی مردونسی بہت اور نہین کامل ہوئے عورتونسی مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو
پہچاننا تیرا ان چار عورتون کی فضیلت کا پہچاننی سب عورتونکی سی کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد کرتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکے مریم اور فاطمہ ہین اور افضل
امہات المومنین کے یعنی ازواج مطہرات کے خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی کئی قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہتا ہون مین یعنی
ملا علی کو توقف سبکی حقیقی اولی ہی اسلیے کہ نہین ہے اس مسئلہ میں کوئی دلیل قطعی اور ظنی دلیلین متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر **وعن**
عائشۃ ان جبریل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ جبریل لائی صورت اونکی بیچ
کپڑی ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ ہے بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح اس سے معلوم ہوا کہ
سرقہ جو اوپر حدیث مین گذرا مخصوص ساتہہ حریر سفید کی نہین ہی یا قصہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم **وعن** انس قال بلغ صفیۃ
ان حفصۃ قالت ابنۃ یہودی فبکت فدخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہی تبکی فقال ما یبکیک فقالت
قالت لی حفصۃ انی ابنۃ یہودی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انک لابنۃ نبی وان عمک لنبی وانک لتحت نبی ففیم
تفخر علیک ثم قال اتقی اللہ یا حفصۃ رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ کہ حفصہ نے کہا اونکو یہ
بیٹی یہودی کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس رو پڑین صفیہ پہر داخل ہوئی اونپر نبی صلعم حالیکہ وہ روتی تہین پس فرمایا آپ نے

باب جامع المناقب باب جامع مناقب کا ف ع یعنی ذکر کرین اس مؤلف نے اس باب مین مناقب بعضون کی مشاہیر صحابہ سے بلا
تخصیص جماعت مخصوصہ کی اونسی اور نہی تخصیص کلینے باب کے یعنی علحدہ علحدہ باب کسیکی لیے مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت و عشرہ مبشرہ اور ازواج
اور مہاجرین و انصار وغیرہم کی **الفصل الاول** نسن پہلی عن عبد اللہ بن عمر قال رأیت في المنام كأن في يدي سرقة من حرير لا أهوي
بها إلى مكان في الجنة إلا طارت بي إليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن أخاك رجل صالح أو إن عبد الله رجل صالح متفق عليه
روایت ہے عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے رض یہہ قریشی عدوی ہیں اسلام لائے اپنی باپ کے ساتھہ مکہ مین چہوٹی سن مین اور حاضر ہوئی بعد خندق کے
جہادونمین اور تہی اہل ورع او رعلم او رزہد اور بڑی احتیاط والے اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکا اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف
دنیا کے سوائے عمر کے اور انکے بیٹے یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نے کہ نہین مرے ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب جاہیونسی پہلی جاتا اون جگہون
کو جہان حضرت ٹہہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک دن حجاج نے تاخیر کی نماز جمعہ یا عصر مین پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرنیکا پس کہا
اونکو حجاج نے کہ بلاشبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت دنیا دیجیو کو تیری آنکہو مین یعنی اسلیے نکالڈالون کہا ابن عمر نے کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نے کہا کہ اونکو
کی چپکے سے یہہ بات کہ حجاج نے نہین سنے پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ اوٹہہلیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلود کیا اونکو راہ مین رکہی تہی کی بہاں انکے پشت قدم
مین اور ولادت ہوئی انکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت انکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کی مارے جانیکی تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی
مجہکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیے گئے ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی انکو ت کہا ابن
عمر نے کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑیکا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑیکی طرف کسی مکانکی بہشت مین یعنی
جبہہ ہو ادہر جانیکا مگر کہ اوڑ جاتا ہے وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہے طرف اوس مکان کی یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہوا پس بیان کیا مین نے یہہ خواب حفصہ سے کہ
بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نے یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا یہہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع گویا تعبیر دی آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اونکے ہیں کہ منازل جنت کو پہنچا وینگی وعن حذيفة قال إن
أشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم لابن أم عبد من حين يخرج من بيته
إلى أن يرجع إليه لا ندري ما يصنع في أهله إذا خلا رواه البخاري ے اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا
از روی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سے کہ نکلتا ہی اپنی گہر سے اوسوقت
تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گہر والو مین اوسوقت کہ تنہا ہوتا نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ع یعنی ساتہہ گہر والونکے
اور نہین ہوتا اور کوئی وہان آور لفظ دل ساتہہ زبر دال اور ت بدلام کے سیرت اور حالت اور ہیئت او بعضون نے کہا خوش کلامی کو پالیا گیا ہے یہہ دلالت
سے کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر اور تحقیق ہم نے کہا کہ دل نشانی ہی کی ہر سکینہ اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل و
شمائل بہت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کی طریق اور میانہ روی او اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر کے
او صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک و ہدی ساتہہ زبر او ر جزم دال کے طریقہ اور سیرت او ہیئت اہل خیر کے اور حاصل ہو کہ یہہ تینون لفظ قریب
قریب ہین معنی مین اور تینون آپسمین کور ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہے
الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہم پر ظاہر ہی وہ تو دلالت ہی پر خوب مستقیم ہونے اوسکے کرتا ہی اور اوسکے سوائے ہم کو اوادبی ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آیندہ باطن کا
حال ہم جانتی نہین الغیب عند اللہ وعن أبي موسى الأشعري قال قدمت أنا وأخي من اليمن فمكثنا حينا ما نرى

إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابوموسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت
مدینہ میں آنحضرت کے دربار میں نہیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبداللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم
داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماںکا آنحضرت کے پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبداللہ بن مسعود کو حکم
دیدیا تھا کہ اگر ایک پردہ کو دیکھو تو کہ میرے پاس چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبداللہ کی ابوعبدالرحمن ہے پچھے تھے ہمارا اسلام
اونکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کے اور بعضوں نے کہا کہ پانچ حصہ
چھٹے یہہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کی آنحضرت نے اونکو مسواک اور پاپوش اپنی اور پانی طہارت اپنی کا سفر میں اور ہجرت کی دونوں نے طرف
حبشہ کی اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اوسکے بعد کے غزوات میں اور گواہی دی اونکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت
کے لیے جو چیز کہ پسند کیے ابن ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود نے اور ناپسند کی میں نے اونکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھی ابن ام عبد نے اور تھے گندم گون دبلے سبک
نحیف قریب تھا کہ لمبی آدمی برابر ہوتی اونکی بیٹھنے میں والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اوسکی بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا
خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس ۳۲ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کی ان
سے حدیثیں ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور اور بہت سے صحابہ اور تابعین نے انتہی اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ میں
بعد خلفاء اربعہ کے **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ
ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرو اور سیکھو قرآن کو ان چار سے عبداللہ بن مسعود سے اور سالم مولی حذیفہ کے سے اور ابی
بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سنا اور آنحضرت
سے بالمشافہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے پس آنحضرت نے انکی فضیلت پر آگاہ کر دیا لوگوں
کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے تھے اصطخر کے رہنے والے اور تھے افاضل اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے
بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جس وقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ ان میں عمر اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوا کرتے اور ابوحذیفہ کا
بشام پھر فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور عبداللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور ان
احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری صحابہ میں انکو لوگ سید القراء کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین کہا تھا اور
کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انمیں اور عبداللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ قَالَ
قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ
جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي
فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ
وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ
السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہ آیا میں شام میں پس

کیا اور یہی ہے کہ یہہ انکار عبداللہ بن سلام کا اونپر اس جہت سے کیا کہ اونہون نے حکم کیا اوپر کسی قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہے کہ اون لوگون کو
پہونچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص سے کہ عبداللہ اہل جنت سے ہین اور ابن سلام نے سنی نہ ہو یہہ خبر اور احتمال ہے یہہ کہ ابن سلام نے مکروہ رکھے تعریف اپنی بسبب اس کے تواضع کر کر ازراہ
تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکھی شہرت کے کہا طیبی نے بیچ بنا اسکی اشارہ ہے ساتھ قول اوسکے کی فصاحت تک لم ذاک طرف انکار اوسکی کی بیچ
تعبیر بیچ ہمارے یعنی مین بیان کرتا ہون تجہی سبب انکار کا اونپر اور وہ یہہ ہے رأیت رؤیا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہے اوپر نص قطعی کے تو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسپر کہ مین اہل جنت سے ہون جیسا کہ نص فرمائی میری غیر کی لیے حاصل یہہ ہے اگرچہ مین حسب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن
اپنی تعریف وشہرت کو مکروہ رکھتا ہون اسلئے کہ نہین ہے میری لیے بشارت وحی اور ونکی لیے بھی وحی ہے مجھکو کیا کہ مین مشہور ہون اور ممکن ہے کہ مراد ابن
سلام کی تصدیق لوگونکی ہو بیچ بات مین کہ کہی ہے اشارہ ساتھ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہین لائق ہے واسطے کسی کو
زبانی بہ نسبت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہی وہ چیز کہ نہین جانتا ہے پس وہ جانتا ہے تو ہو سکے اس بات کو کہ کہی اور مین نے کچھ اوسکو جانتا ہون اور وہ یہہ خواب ہے
ترجمہ دیکھا مین نے ایک خواب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین پس عرض کیا مین نے وہ خواب اوپر حضرت کے اور دیکھا مین نے گویا کہ مین بیچ
ایک باغیچہ کی ہون ذکر کی اوس شخص یعنی عبداللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ مین اوس باغ کی ایک ستون ہے لوہے کا کہ نیچے کی جانب
زمین مین ہے اور اوپر کی جانب اوسکے آسمان مین اوپر جانب مین ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میری چڑہ پس کہا مین نے نہین طاقت رکہتا مین چڑہنے
کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑی میرے پیچھے میری سے پس چڑہا مین یہانتک کہ پہنچا مین اوپر اوسکے پس پکڑا مین نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجکو
مضبوط پکڑ رہ اوسکو پس جاگا مین سنبھالیگا وہ حلقہ میری ہاتھہ مین تھا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنے مین بغیر فاصلے پس نہین مراد یہہ کہ
ہاتھہ مین تھا حالت بیداری مین اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بھی نہین اللہ تعالی کی قدرت مین لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتھہ مین بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو آنکہی مٹھی بند ہی ہوئی تھی ترجمہ پس بیان کیا مین نے اوسکو اوپر
نبی صلعم کے پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکھا تو نے دین اسلام ہے کہ فراخ اور تروتازہ ہے اور وہ ستون اسلام کا ہے عبارت ہے
احکام وارکان اوسکی سے کہ بنا ہے مسلمانی کی اوپر ان کے اور وہ حلقہ کہ دیکھا تو نے اور پکڑا تو نے اوسکو عروہ وثقی ہے کہ قول حق سبحانہ کا استمسک بالعروۃ
اشارہ ہوا اوسپر یعنی دین اسلام یہہ ہے کہ چنگل اوسپر مارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ
شخص عبداللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع اور یہہ جو دوسری ہے کہ وہ یہہ عبداللہ بن سلام کہ قول ہے کہ اونہون نے خبر دی اپنی
نفس سے اور اپنی کو غائب کر کر تعبیر کیا وعن انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین آمنوا
لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی آخر الآیۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شأن ثابت اشتکی فأتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت أنزلت ہذہ الآیۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فأنا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ش ع یعنی فصیح اونکی نثر مین جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم مین کلام کرنیوالے کو ایسا ہی خطیب کہتے ہین نثر مین کلام فصیح کرنیوالے کو ترجمہ
پس جبکہ اوتری یہہ آیہ یا ایہا الذین آمنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آوازین اپنی اوپر آواز نبی کی آخر آیت تک بیٹہہ رہی ثابت اپنی گہر مین

ہو ہیں اور تنتون پی ملی کی پھر پکڑا اونکو ایک قوم نی عرب میں اور بیچ ڈالا اونکو یہود کے ہاتھ اور کہتی ہیں کہ وہ بکا اوپر دس شخصوں کی ملکیت میں
آئی نوبت نوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جبکہ رونق افروز ہوئی آپ مدینہ میں اور فرمایا آنحضرت نے سلمان اہل جنت سے ہیں اور جنت
ایک ہی اوسکی مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بڑی عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہیں تین سو پچاس برس کی تھی اور بعضی کہتی ہیں ڈھائی سو برس کی
اور صحیح یہی ہے پس آخر عمر میں مقصود کو پہنچے کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت میں حاضر ہوئی اور یہ اپنی ہاتھ کی کسب سے کھایا کرتی تھی اور تصدق کرتی تھی
عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہیں تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثوں میں ہی اور مرے وہ مداین میں سن چھتیس
میں **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی محبوب کرے ان اس چھوٹی سی بندی اپنے
کو یعنی ابو ہریرہ کو اور محبوب گردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانوں کی یعنی ایسا کر کہ محبوب مسلمانوں کی ہوں یہ دونوں ماں بیٹے اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانوں کو
کہ یہ مسلمانوں کو دوست رکھیں اور محبوب محب مسلمانوں کی ہوں نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ
وَبِلَالٍ فِيْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُيُوْفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَاْخَذَهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ هٰذَا لِشَيْخِ
قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ
كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوْا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ
لَكَ يَا اَخِيْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابو سفیان بن حرب اپنے والد معاویہ کے آیا یعنی گذرا حالت کفر میں سلمان اور صہیب
اور بلال حبشی پر کہ تھے بیچ جماعت اور صحابہ کے **ف** ع اور یہ آنا ابو سفیان کا مدینہ میں تھا بعد صلح حدیبیہ کے واسطے تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ
قریش نی مقدمات غدر اور عہد شکنی کی برپا کی تھی پس آیا ابو سفیان اور اس جماعت صحابہ نی دیکھا اوسکو تو کچھ پس کہا اونہوں نی کہ نہیں لیا
خدای تعالی کی تلواروں نے یعنی بندگان خدا کی تلواروں نے کہ بحکم خدا کام کرتی تھی گردن اس دشمن خدا کی سے جگہ لینی اپنی کی کو یعنی اپنا
حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہ مشرک یعنی ابو سفیان اب تک ہمارے ہاتھ سے نہیں مارا گیا پس کہا ابو بکر نی یعنی اونسی کیا کہتے ہو تم اس
واسطے شیخ قریش کی اور سردار اونکی کی کہ ابو سفیان ہے **ف** ح اور حضرت ابو بکر نی یہ بات کہی واسطے مائل کرنی ابو سفیان کی دل کی اور رعایت
حق امان طلب کرنیکی جیسا کہ آنحضرت بھی کبھی استمالۃ خاطر یعنی مشرکوں کی کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تھی کیا کرتی تھی **ت** پھر آئی ابو بکر صدیق تو حضرت
کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ
قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونی اونکو یعنی اس جہت سے کہ وہ مومن محب و محبوب اللہ تعالی کی ہیں تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی اس حق
سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابو بکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کے لیے پس کہا اے بھائیو میری کیا غصہ دلایا میں نے تمکو اور رنجیدہ کیا تمکو کہا
اونہوں نے نہیں غصہ دلایا تمنی ہمکو اور نہیں رنجیدہ ہیں ہم تم سے بخشے تمکو خدا تعالی اے بھائی میری نقل کی یہ مسلم نے **ف** ع م ظاہر یہ تھا کہ کہا جاتا
یا اخانا یعنی اے بھائی ہمارے اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کا تو ویسی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علماء نی ساتھ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخوں میں
ساتھ زیر ہمزہ کی انتہی اور بیچ نسخہ سید جمال الدین کے اور بہتوں کی اصول معتمدہ سے ساتھ تصغیر کی اور زیری کی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ہمزہ اور آخر میں
کی ہی اور جائز ہی پڑھنا اسکا بھی اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے فقراء صحابہ کی اور رغبت دلائی ہے اونکی تعظیم اور تکریم کرنی اور رعایت خاطر اونکی کی
ہلا خوش باش کہ ان سلطان ہیں اور یہ درویشان و مسکینان سے سرہست صہیب بن سنان سے یعنی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ہیں نسبت انکی

تھی ابو یحییٰ اور مکان اونکی بستی میں موصل میں ہے درمیان دجلہ اور فرات کی پس لوٹا روم نے اوس جانب کو اور جنگ میں پکڑ لیا اونکو اور تھے اوس وقت لڑکے چھوٹے
پس نشو و نما ہوئی روم کی پھر خریدا اونکو بنی کلب نے قبیلہ کلب نے پھر لائی مکہ میں پھر خریدا اونکو عبد اللہ بن جدعان نے اور آزاد کر دیا اونکو پس رہے اونکے ساتھ
یہاں تک کہ مر گیا اور بعضی کہتے ہیں کہ جب بڑے ہوئے روم میں اور عقل آئی اونکو تو بھاگ آئی اونکے پاس سے بعد آئے مکہ میں پس قسم ہوئے عبد اللہ بن جدعان
کی ساتھ اور اسلام لائے یہ ابتدا اسلام میں بیچ مکہ کی کہتے ہیں کہ وہ اور عمار بن یاسر مسلمان ہوئے ایک دن اس حال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خانہ ارقم
میں تھے بعد کئی اوپر تیس شخصوں کی اور تھے یہ اون ضعیفوں میں سے کہ عذاب دیئے جاتے تھے اللہ کی راہ میں بیچ مکہ کی پھر ہجرت کی اور ہوئے حضرت عمر کی اور
نازل ہوئی اونکی حق میں یہ آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ اور مری یہ سن اڑتیس میں بیچ مدینہ کی ستر برس کی عمر میں اور دفن کیے گئے
بقیع میں اور ابو سفیان کا حال آگے مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی **وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ الایمان حب الانصار وآیۃ النفاق بغض
الانصار متفق علیہ** اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانی ایمان کی یعنی کمال ایمان کی محبت انصار کی ہے یعنی سبب ایمان کا
اور نشانی نفاق کی دشمنی انصار کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ع انصار جمع ناصر کی اور یا نصیر کی اور مراد انصار سے مددگار رسول اللہ کے
ہیں اور انصار دو قبیلے ہیں اوس اور خزرج کہ وہ دو بھائی تھے کہ انصار اولاد اونکی ہیں اور اونکی درمیان میں ایکسو بیس برس تک جنگ و عداوت رہی اور بعد
اعلاء اسلام و توحید کی عداوت بدل ساتھ محبت کی ہوئی اور آنحضرت نے اونکا لقب انصار کیا ساتھ اوسکی مشہور ممتاز ہوئے اور بعد اونکی اونکی اولاد
اور موالی پر یہ نام باقی رہا اور اونکی تعریف قرآن میں موجود اور یہ وجہ پایا اونہوں نے سبب جگہ دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مدد کرنی اونکی آنحضرت کے سبب
عداوت کفار عرب و عجم کی ہوئی ساتھ اونکی پس ضرور ہوئی یہ بات کہ محبت اونکی علامت ایمان کی ہوئی اور عداوت اونکی علامت کفر و نفاق
کی اور کمال محبت اونکی موجب کمال ایمان کی اور نقصان محبت اونکی موجب نقصان ایمان کی اور اگر بسبب ذکر نبی اونکی عداوت رکھے تو یقین ہے کہ موجب کفر
کی ہوگی **وعن البراء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الانصار لا یحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم
احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ متفق علیہ** اور روایت کی براء بن عازب انصاری نے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے انصار نہیں دوست رکھتا اونکو مگر مومن یعنی کامل اور نہیں بغض رکھتا اونسے مگر منافق یعنی منافق حقیقی یا مجازی اور وہ فاسق ہے مشابہ
منافق کی پس جو کوئی دوست رکھے انصار کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور جو شخص دشمن رکھے اونکو دشمن رکھیگا اوسکو اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

**وعن انس قال ان ناسا من الانصار قالوا حین افاء اللہ علی رسولہ من اموال ہوازن ما افاء فطفق یعطی رجالا من قریش المائۃ
من الابل فقالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی قریشا ویدعنا وسیوفنا تقطر من دمائہم فحدث
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمقالتہم فارسل الی الانصار فجمعہم فی قبۃ من ادم ولم یدع معہم احدا
غیرہم فلما اجتمعوا جاءہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما حدیث بلغنی عنکم فقال فقہاؤہم اما ذوو
رأینا یا رسول اللہ فلم یقولوا شیئا واما اناس منا حدیثۃ اسنانہم قالوا یغفر اللہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعطی
قریشا ویدع الانصار وسیوفنا تقطر من دمائہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی اعطی رجالا حدیثی
عہد بکفر اتألفہم اما ترضون ان یذہب الناس بالاموال وترجعون الی رحالکم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا بلی یا رسول اللہ قد رضینا متفق علیہ** اور روایت کی انس نے کہا تحقیق بعضے آدمیوں نے انصار
سے کہا جس وقت کہ غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو اموال ہوازن کی نام ایک قبیلہ مشہور کا ہے وہ چیز کہ دی **ف** اس عبارت میں اشارہ ہے کہ

اونس اموال پر اسلیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس تمامیہ سی بہت تھی چنانچہ روایتو نمین ایا ہی کہ چھہ ہزار بندی تھی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار
ہزار اوقیہ چاندی کی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور کچھ اوپر چالیس ہزار بکریان تہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کثرت بکریونکی خارج از حصر تہی ترجمہ
پس شروع کیا دینا کتنی ایک شخصونکو سو سو اونٹ کا ف ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تہی اور تہی نو مسلم کہ فتح مکہ مین اسلام لائی تہی اور
ہنوز ایمان نی اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تہا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام
کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابوسفیان ع الد معاویہ کی بہی تہی اور دیتی تہی صادقین کو مہاجرین اور انصار مین سے سو سی کم اور تقسیم جعرانہ مین ہوئی وقت پہرنے حضرت
کی طائف سی ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار مین سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچہ اور ترک کرتی ہین
ہمکو یعنی نہین دیتی ہین ہمکو بہت اور تلوارین ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونونسی ف ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی بسبب لڑنیکی اونسی اسلام لانی کی لیی یا در یکہا اونہون نی گمان اسکی کہ آنحضرت حمایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش مین سی ت پس خبر دی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نی کہ بعضی انصاریون کہتی ہین پس کسیکو بہیجا آنحضرت نے انصار
کی پاس اور جمع کیا اونکو اپنی بیچ خیمہ کی کہ بنا ہوا تہا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتہہ اونکی کسیکو سوا اونکی پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نی کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا دانایون اور علما اونکی نی اپر عقلمندون ہمارے نی
یا رسول اللہ پس نہین کہا ہی کچہ یعنی ان باتون مین سی اور اپر کتنی ایک لوگون نی ہم مین سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نو عمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشتی
رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چہوڑتی ہین انصار کو اور تلوارین ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونونسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ بلاشبہ دیتا ہون مین
یعنی اس مال مین سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتہہ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون مین الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی
کہ کیا اور غرض کی لیی دیتا ہون کیا نہین راضی ہو تم ای انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پہرو تم طرف مکانون
اپنی کی مدینہ مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع کیا
خوب کہا ہی کسینی بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا، لنا علم وللاعداء مال، فان المال یفنی عن قریب، وان العلم باق لا یزال۔ وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وسلکت
الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار وشعبہا الانصار شعار والناس دثار انکم سترون بعدی اثرۃ فاصبروا حتی
تلقونی علی الحوض رواہ البخاری ت اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا مین ایک شخص انصار
مین سی ف ع نہین مراد اس سے انتقال نسب والدین سی اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبونسی نہین بلکہ مراد ایسی
نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتی نسبت اوسکی اور دینی کہ نہین گنجایش رکہتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت ایسی عبادت
ہی کہ حکم کیا گیا تہا مین ساتہہ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا مین طرف دار تمہاریکی اور پہرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاریکی حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت
اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا مین ساتہہ انصار کی اور دیار اونکی کی اور انتقال کرتا مین اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام
انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکی اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور برتر رتبہ مہاجرین کی اسلیے کہ اونہون نے چہوڑا وطن اور اہل اور اولاد
واسطی خدا اور رسول کی محبت مین اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ ہی ولیکن ساکن تہی انصار اپنی وطن اور قبیلہ و قرابتیونمین پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت
کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ مین ممتاز نہین ہون انصار سی بہ نسبت فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو ایک انمین سے ہوتا مین

اور برابر اونکی ہوتا رتبہ مین اوسمین فضیلت تواضع حضرت کی اور نعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلین لوگ ایک وادی یعنی اوسکی معنوی
مین اور چلین انصار ایک وادی مین یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ مین تو چلون مین وادی انصار مین یا شعب انصار کی مین ف ع ت اوسکو اوسمین چلتا تھا
اونکی وادی مین کا وادی ترجمہ یعنی کہ وہ کشادہ میان دو پہاڑون کی چلیونکی جب اونکی وادی یا شعب تنگ ہو جاوے بیچ اوسکے لوگ دریا
یا انکی اور وادی یہ کہ جنگل زمین مین واد اور شعب ہوتی مین پس جب کسی شعب مین چلتا ہی تو اونکی قوم ہی اوسکی پیچھے پیچھے مین چلتی ہی کہ بیان
کرنے کی کرسی سبب فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ مین چلین اور اور لوگ دوسرا راہ تو مین اونکی راہ مین چلونگا جسمین خدا کا ساتھ ہی کمال عنایت کا اونکی ساتھ
اور دوسری وجہ اوسمین یہ کہ مراد وادی اور شعب سی راہ مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کرین لوگ اور مذہب مین تو اختیار کرونمین انصار کی راہ کو
کو اور موافق ہونمین ساتھ اونکی مقصود حسن موافقت اور موافقت ہی ساتھ اونکی سبب کی کہ ملاحظہ کیا اونسی حسن وفا اونکی میں گذری یہ مراد ہی
اتباع اونکا کرنا اور محتاج ہونا اونکا ایسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہین اور سب تابع اونکی ت انصار شعار ہین اور باقی
لوگ مانند دثار کی ف ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہے اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی
اوپر پہنا جاتا ہی جیسی چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کی سبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور نزدیک
ہین کہ انصار بہت قریب ہین طرف میری سب لوگونمین باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصار دیکھوگی پیچھے میری ترجیح اور اختیار کرنا لوگونکا
پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجھ سی حوض پر نقل کی یہ بخاری نی ف ح اثرہ ساتھ زبر ہمزہ اور ثاء مثلثہ کی اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم ثاء
کی اور ساتھ زبر اونکی بھی اسم ہی ایثار سی یعنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئین ترجیح دینگی اور مقدم رکھینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم
رتبہ ہین تم سی بالاتر اور زیادہ تر ہونگی سبب امارت کی اور یہ تشبیہ یونہی واقع ہوا جو کچھ کہ خبر دی تھی اون مخبر صادق نی خصوصاً امیر المومنین عثمان کی
زمانہ مین اور اونکی بعض عصرونمین کہتی امیہ غالب آئی یا یہ معنی ہین کہ امرا آپ ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئین ترجیح و فضیلت دینگی جو انسی
کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجھ سی حوض کوثر پر ف ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہارا کیا
خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہان کی نعمتونسی مسرور ہوگی اور یہ بشارت ہی اونکی لئی ساتھ داخل ہونی جنت کی بدلی مین ماہ
صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معویہ کی پاس گئے اور امارت کی زمانہ مین بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچھ مہر نکی اونہون نی اونکی پس کہا
انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نی کہ دیکھو گی تم پیچھے میرے اثرہ یعنی اختیار ترجیح کو کہا معویہ نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہا صبر کرنیکا معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اونکا **وعن ابی ھریرۃ** قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم الفتح فقال من دخل دار ابی سفیان فھو آمن ومن القی السلاح فھو آمن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ
ورغبۃ فی قریتہ ونزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قلتم اما الرجل فقد اخذتہ رافۃ بعشیرتہ ورغبۃ فی قریتہ
کلا انی عبد اللہ ورسولہ ھاجرت الی اللہ والیکم فالمحیا محیاکم والممات مماتکم قالوا واللہ ما قلنا الا ضنا باللہ ورسولہ
قال فان اللہ ورسولہ یصدقانکم ویعذرانکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا تھی ہم ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر مین پس وہ امن مین ہی ف
کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکھتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجئی اوسکی لئی
چیز کہ اوس سی مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گھر مین الخ اور یہ بھی کہتی ہین کہ ابو سفیان

بیچ ایام انذار رسانی قریش کی آنحضرت کو امن دیا تہا اور کہا تہا کہ جو ابو سفیان کی گہر میں پس یہ مکافات اوسکی تہی آنحضرت کی طرف سی یا بو سفیان کی لیے اور ابو سفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوا دس برس پہلی سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سی ایام جاہلیت میں اسلام لایا روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سی اور حاضر ہوا جنگ حنین میں اور دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ القلوب کی اور ہو پہونچی آنکہ اونکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پہر گئی اونکی دوسری آنکہ میں تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ سنہ بتیس میں بیچ مدینہ کی اور دفن کیے گئی بقیع میں ترجمہ جو کوئی کہ مشرکین میں سی ڈالدے ہتیار پس وہ امان میں ہے پس کہا انصار یعنی بعضی انصار نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا ہی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی اور وطن یعنی اہل مکہ میں بحکم جبلت بشری ف جب انصار نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی بہ نسبت ابو سفیان کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سی لیکن اب اسکی حق میں ایسا کچہ فرمایا تو ہوئی آتش محبت اور رشک اور غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کہتی ہیں فرمایا آنحضرت نی انصار کی کہا تمنی یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی و وطن کی نہین ایسا نہ کہو اور ایسا نہیں ہے ف ع یعنی نہین ہے امر جیسا کہ تمہاری وہم میں آیا کہ میں اقامت کرونگا مکہ میں اسلیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ کے لیے ہو جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول اپنی کی ت بلاشبہ میں بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہی اسکو کہ عود کرونمین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا ہی اوسکو اللہ کی لیے اور رغبت کرونمیں اوس شہر میں کہ ہجرت کی میں نی اوسکی طرف ا ہ کرت ہجرت کی میں نی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب اوسکی کہ ہوا اوسکی لیے اور طرف تمہاری ف یعنی طرف دیار تمہارے و وطن میں خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور مہاجر ہوئے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنی میں تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سے طرف دار تمہاری کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ع یعنی جدا نہین ہونگا میں تمسے نہ حیات میں اور نہ ممات میں میں ساتہہ تمہارے ہون اور تم ساتہہ میری خاطر اپنی جمع رکہو ت عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہ کہا مگر بسبب بخل کرنی کی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت فضل اور سکی کہ تمہی پیغمبر اور رسول اوسکی ف ع یعنی شرف ہمسایگی اور صحبت انکی اور غیرت کرنی اور روا نہ رکہنی میں ومحبت تمہاری کی ساتہہ اوروں کی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسایگی اور صحبت انکی سی محروم ہوویں ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور محبت ہر گز نہیں چاہتا کہ ایکدم نظر محبوب کی غیر پر پڑے بیت غیرتم بانو چنانست کہ گر دست دہد نہ گذارم کہ درآئی بخیال دگران حاصل یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم میں دا اور آدمی مجبول ہی اقارب و وطن کی محبت پر پس ڈر ہیں ہم اس سے کہ میل کرو تم اوسکی طرف اور انکی پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کمل جاوی ہم پر مقصد پس نہین وارد ہوتا ہے اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہون نی یہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہاری کی بعض کو ت فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہارے نقل کی یہ مسلم نی و

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِيْنَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکوں اور عورتوں کو یعنی انصار کی کہ پہرتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ کیسی سی پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر یا اونکی ملنی کی لیے پہر خطاب کیا اونکو طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں مین سی طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں میں سی طرف میری ف ع مکرر کہا اسکو

تکمیل کی لیے اور بعضی نسخونمین ہے اشعر بجای الی کی اور سیع بجای یمین کی اور اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت الی کی ترجمہ مراد رکھتی تھی آنحضرت اپنا قول اپنی کی انتم حاجت انصار کرنس کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور بعضی الہم کی یا توقسم کی ہین یا یہ معنی ہین اسکے کہ خدا ندتعالی گواہ ہی صدق کو اور تحریر کہتا ہون مین کہ سبب کہنا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکہنی سی اور جوش محبت ہوا خبر دی آنحضرت اوسکی اور گواہ کیا حق سبحانہ اوسیر سبب کمال عنایت اور مکرمت کی **وَعَنْهُ قَالَ مَرَّ اَبُوْبَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ اَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور یہی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسون مین سی اس حال مین کہ اہل مجلس روتی تہی یعنی آنحضرت کی ایام مرض مین پس کہا ابوبکر و عباس نے کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیون روتی ہو کہا انصار نے اس سبب روتی ہین ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی نسبت اپنی پس آئی ایک اونمین سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار کی رونیکی سبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ تحقیق باندہا تہا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی پٹی سر مین درد کی واسطی دفع درد سر کی سبب شدت کے پس چڑہی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑہنی کی لیے اور نہ چڑہی منبر پر اوسکی بعد اوس دن کی یعنی یہ آخر خطبہ تہا پس حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتونکا اور ثنا کی اوسپر یعنی کمال پہر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہون مین تمکو واسطی اوگوپا مہاجرون رعایت اور حمایت اور احسان کرنیکی انصار پر اسلیے کہ وہ کرش اور عیبہ میری ہین ف ح کرش ساتہ فتح کاف اور زیر رکی اور بروزن کتف کی اور ایک نسخہ مین ساتہ ضم رکی شکنبہ کا اونٹ بیل وغیرہ کا مانند معدہ کی آدمی کی لیے یعنی اوجہ اور عیبہ ساتہ زبر عین مہملہ اور جزم ی اور زبر ب کی جامہ دان کہ اوسکو بقچہ کہتی ہین اور مراد یہہ ہی کہ انصار دوست درون اور محل اسرار امانت اور اعتماد میری ہین تمام امور مین ان چیزونکی ساتہ مشابہت اسلیے دی کہ اونٹ بیل غیرہ جمع کرتی ہین چارہ اپنا اوجہ مین اور لوگ رکہتی ہین کپڑا اپنی جامہ دانی مین اور عرب کنایہ کرتی ہین قلب اور سینہ سی ساتہ عیبہ کی اور کرش معنی عیال ہو اور اولاد چہوٹی اور جماعت کی بہی آیا ہے اور حمل کرنا اس معنی پر بہی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہین اور بمنزلہ عیال اور اولاد چہوٹی کی ہین محل شفقت اور مہربانی و غمخواری کی اکثر ہوتی ہین ت اور تحقیق ادا کیا اونہون نے اوس حق کو اونپر تہا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیر خواہی اور صرف مال حاصل ہی کہ پورا کیا اونہون نے اوس عہد کو کہ کیا تہا لیلۃ العقبہ مین ساتہہ اور تری اس آیۃ کی **اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ** یعنی اللہ نی خرید لیا مومنون سے اونکی جانون اور مالونکو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونہون نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم کی اور اللہ تعالی کی طرف سی موعود جنت ملنی کا ہے اپنا پس نہ ماتی ہین پورا کیا اونہون نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچہ کہ اونکی لیے ہی خدا کی نزدیک یعنی ثواب اور داخل کرنا بہشت مین پس قبول کرو اونکی نیک کاموں سے یعنی عذر اگر پیش کریں وہ اوس بات مین کہ صادر ہوا اونسی اور درگذر کرو اونکی بد کارونکی کار بدی کہ صادر ہوا اونسی یعنی اگر عاجز ہون عذر سی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس بیماری مین کہ وفات پائی اوسمین یہانتک کہ بیٹہی منبر پر پس حمد کی اللہ کی

اور ثنا کہی اوسپر پہر کہا بعد حمد وثنا کی جانو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور سب طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چہوڑ کر اور کم ہونگی انصار **ف** ع اسلیے کہ بدل اپنا نہین رکہتی کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سی ہی کہ جگہ دی انہونے آنحضرت کو اور مدد کی اون کی
اور مسلمانونکی اور یہ ایک چیزیی ہی کہ نہین ہوگی مثل اوسکی بعد اوسکی ہرگز ہوا پہر وہ کہان اور یہ بات مہاجرین مین کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی قائم ہی پس ظاہر ہی کہ یہ خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتہہ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور رفاہیت اونکی شہرونمین اور پہرنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کی
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہین باقی رہینگی وہ اور بلا شبہ واقع ہوا جو کچہہ کہ خبر دی تہی اور سچی خبر صادق کی کہ کم ہوگا وجود انصار کا **ت** یہانتک کہ ہوونگی
لوگونمین بمنزلہ نمک کی طعام مین **ف** پس تشبیہ بیچ بیان قلت انصار کا اور ہی اشارہ اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا کہ طعام کو سنوار دیتا ہی ویسا ہی وجود انصار کا سنوارنے والا
اہل اسلام کا ہوگا **ت** پس جو شخص کہ حاکم ہو تم مین سی یعنی ای مہاجرون مثلاً کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمین کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچاوی اوسمین اور قوم کو یعنی نیک کارونکو پس چاہیی کہ قبول کری وہ حاکم اونکی نیک کار سی یعنی اونکی اور چاہیی کہ درگذر کری اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدی کو نقل کی یہ بخاری نی **وعن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ
وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا الٰہی بخش دے انصار
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطی پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئی اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری
درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرون کی لیی کہ جو خیر القرون ہین اور بعید نہین ہی کہ مراد اس سی بیٹی در بیٹی ہون واسطون کے قیامت تک بلکہ
اگر ابنا کو اوپر معنی اولاد کی حمل کرین تو بہی دور نہین یعنی اس صورت مین بیٹیان وغیرہ بہی داخل ہو جائینگی **وعن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْھَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ
بَنُوْ سَاعِدَۃَ وَفِیْ کُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہترین گہر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی بنو نجار ہین پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی سب افضل ہین بہ نسبت اہل مدینہ کی اور یہ تعمیم بعد تخصیص کے ہی اور عسقلانی نی لکہا کہ خیر اول بمعنی افضل کی ہی
اور خیر دوسرا بمعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہی تمام انصار مین اگرچہ متفاوت ہین مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہین اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ مین پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیی آیا ہی بہت سی روایتون مین
بنو فلان بغیر ذکر دار کی لکہا ہی علما نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہی اسلام مین اور اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہین ہوگی یہ غیبت **وعن** عَلِیٍّ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَاَبَا مَرْثَدٍ بَدَلَ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَوْضَۃَ خَاخٍ
فَاِنَّ بِھَا ظَعِیْنَۃً مَعَھَا کِتَابٌ فَخُذُوْہُ مِنْھَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰی بِنَا خَیْلُنَا حَتّٰی اَتَیْنَا الرَّوْضَۃَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِیْنَۃِ فَقُلْنَا
اَخْرِجِی الْکِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِیْ مِنْ کِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْکِتَابَ اَوْ لَنُلْقِیَنَّ الثِّیَابَ فَاَخْرَجَتْہُ مِنْ عِقَاصِھَا
فَاَتَیْنَا بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا فِیْہِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ اِلٰی نَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَھْلِ مَکَّۃَ یُخْبِرُھُمْ
بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا حَاطِبُ
مَا ھٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَا تَعْجَلْ عَلَیَّ اِنِّیْ کُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ وَلَمْ اَکُنْ مِنْ

أنه يحمون وكان من معك من المهاجرين لهم قرابات يحمون بها أموالهم وأهليهم بمكة فأحببت إذ فاتني ذلك من النسب فيهم أن أتخذ فيهم يدا يحمون بها قرابتي وما فعلت كفرا ولا ارتدادا عن ديني ولا رضى بالكفر بعد الإسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد صدقكم فقال عمر يا رسول الله دعني أضرب عنق هذا المنافق فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه قد شهد بدرا وما يدريك لعل الله اطلع على أهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لكم الجنة وفي رواية فقد غفرت لكم فأنزل الله تعالى يا أيها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي وعدوكم أولياء متفق عليه

اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت میں ہی بدلے والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کو مذکور بدلے مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین قدیمی ہین اسلام مین اور ہجرت کی تہی کوس مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لاکر بقیع مین دفن کیا سن تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بیٹی حصین غنوی کی حاضر ہوا مین وہ بہی اور انکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد کیا صحابی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کی خلافت مین جوبلیسہ برس عمر تہی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہی مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتہہ خاء معجمتین کی شفتالو کو وہان شفتالو کی بہت تہی ت اسلی کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹھی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا ت پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتہہ ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی کہ دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو اسی عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون نہین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو والا ننگا کرینگی تجکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا کہ وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا تطبیق اوس روایت میں اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوس نامہ چوٹی مین اور اڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتہہ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی کی لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور جملہ الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی ورنہ حاطب یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالت قلوب کی لیے لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکر لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ تہی اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیما بین مین مباح ہی جیسا کہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی سکندر نامہ مین کہ با شرقیان حرب را درخیمہ گوئید و در غرب دشت ، اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا
اور خبر دینی تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھ پر یعنی بیچ حکم کرنے کی ساتھ کفر کے یا
سزا دینی کی اس عمل پر بلا شبہ میں ہوں ایک شخص چمٹایا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں ان سے اور نہیں ہوں میں
خاص ان میں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپکے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے انکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کی ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ
مشرک بہ سبب اس قرابت کی مال مہاجروں کی اور اہل وعیال انکے کی مکہ میں پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھکو قرابت نسب سے
قریش میں یہ کہ کروں میں انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بہ سبب اسکی میری قرابت کی مکہ میں ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ
یحمون صفت ہے یدا کی اور مراد ید سے ید انعام ہے یا قدرت یعنی لوں میں اونسے نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بہ سبب اسکی میری
قرابت یا میری قرابتوں کی یعنی یہ امر کیا میں نے واسطے غرض ومصلحت اپنی لوگوں کی کہ مکہ میں ہیں تو مشرک بہ سبب اس خوش آمد کی میری
لوگوں سے خبردار رہیں ت اور نہیں کیا میں نے یہ امر بسبب اسکی کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے
کہ میں مرتد ہو گیا یعنی بعد ایمان لانے کی کافر و منافق ہو گیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب راضی ہونیکی ساتھ کفر کی بعد
اسلام کی کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے تم سے
سچ کہا تم سے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ چھوڑو مجھکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن
اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمر نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب مین کہ خطاب کیا انکی تصدیق عذر میں
اس لیے کہ عمر دین میں بہت قوی تھے اور اوس وقت میں بعضے لوگ تھے ہی ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس انہوں نے گمان کیا
کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا انہوں نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی
انکی قتل کرنے کی اور اطلاق کیا اوپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید انہوں نے دل میں اور رکھا ہو خلاف ظاہر کی اور عذر مذکور کیا ہو کچھ
تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کی تقدیم و تاخیر ہے ورنہ کہنا عمر رضی اللہ عنہ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی حاطب کی بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ع ح
گویا کہ عمر نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کروا دی تجھکو حقیقت حال
کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کی اور نظر رحمت و مغفرت کی کی ہو طرف انکی پس فرمایا
اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہوئی تمہارے لیے بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑے ہوں
یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوئی بموجب وعدہ کی کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کی راجع ہیں طرف
عمر کی ورنہ یہ امر محقق تھا آنحضرت کی نزدیک اور اقرب یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد و تکیہ نکریں اور عمل سے باز نرہیں
بسبب معنی اعملوا ما شئتم کی اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی انکے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ
چاہیں سو کریں ت اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے فقد وجبت لکم الجنۃ کی فقد غفرت لکم ف ع یعنی حق تعالی نے نظر رحمت و
مغفرت کی کی اونپر اور اسمیں امید زیادہ ہے بہ نسبت جملہ سابق کی چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اپنی دنیا
میں حد وغیرہ متوجہ ہو گی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد افترا کی قائم کی حال آنکہ وہ بدری تھا اور اسحدیث میں معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسون کی اور پڑھ لینا اونکی خطونکا اور یہ بھی
اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنی سی ایذا
دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی و الا کفر لازم آتا اونکی یہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنی قرابتیون سی گمان
اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر یہان قصور کیا اونہون نی
اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ اعلم ترجمہ پس
نازل کی خدای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی
وعدوکم اولیاء یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکھتی
ہین تم سی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق
یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا باللہ ربکم ان کنتم خرجتم جہادا فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودۃ
وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم ومن یفعلہ منکم فقد ضل سواء السبیل ان یثقفوکم یکونوا لکم اعداء ویبسطوا الیکم ایدیہم
والسنتہم بالسوء وودوا لو تکفرون لن تنفعکم ارحامکم ولا اولادکم یوم القیمۃ یفصل بینکم واللہ بما تعملون
بصیر قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراہیم والذین معہ اذ قالوا لقومہم انا برءؤا منکم ومما تعبدون من دون اللہ
آخر آیات تک اور خطاب عام کیا اسلیکی داخل ہون اسمین حاطب جیسے یہ اور بھی اور اسی لیے کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ ہی اصول کا
کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیۃ مثلا ایک قصہ خاص یا شخص خاص کے لیے اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسکی لیے خاص ہو
بلکہ سبکی حق مین بولتی ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسکی لیے وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارونکا
جو کہتی ہین کہ یہ آیتین بت پرستون کی لیے اوتری ہین بزرگون کی پجاریون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین
قاعدہ مذکورہ سی اور مقام سوچنی کا ہی کہ اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو کہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کفر
بھی کا وہین کی لوگون کی لیے حکم ہی ہماری لیے نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہم سب کو اور دکھاوی حق
وعن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما تعدون اہل بدر فیکم قال
من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملئکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبرئیل پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین گنتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی گنتی ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ
مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہماری بیچ بھی
حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین
سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لارجو ان لا یدخل النار ان شاء اللہ احد شہد بدرا والحدیبیۃ قلت یا رسول اللہ الیس قد قال اللہ تعالی وان منکم الا واردہا
قال فلم تسمعیہ یقول ثم ننجی الذین اتقوا وفی روایۃ لا یدخل النار ان شاء اللہ من اصحاب الشجرۃ احد الذین بایعوا تحتہا رواہ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہ مین البتہ امید رکھتا ہون کہ نہین پہنچیگی آگ دوزخ کی اگر چاہا ہی خدای تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا وہ دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر وقت گذرنی کی پل صراط پر سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپرسی تو دوزخ مین گر پڑینگی اور متقی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی واردہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تو نی خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو کہ تقوی کیا ہی ف ع حضرت حفصہ نی شکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا موجب گمان اونکی کی غیر موافق تہا آیہ کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسیکہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیہ کی یا تطبیق درمیان آیہ و حدیث کی و غیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین پہنچیگا دوزخ مین اگر چاہا ہی خدای تعالی نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی یہ مسلم نی ف ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَمِائَةٍ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایکہزار اور چارسو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذرچکی ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور اوسیکی موجب کہا بعضے علما نی چنانچہ اونمین سی سیوطی بہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفاء اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کون شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زیر نون کی اور تشدید ی کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور یہ مشہور ہے کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی میم کی زیر سی کہا ایک موضع ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی اگر حدیبیہ کی راہ سی اوسپر آنحضرت نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ المرار کی پاس پہنچی رات کو پس لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اونچی گہاٹی تہی یا ظاہر رغبت اسلیی دلائی کہ تو مطلع ہو اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور بد اندیشی انکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکے کہ نکالا اونکو جنگل سے کہ جسکو تیہ کہتے ہین اور جس مین من و سلوی اوتارا گیا
اور حکم دیا گیا اونکو اریحا مین جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہے متعلقات شام سے کہ اوس مین جاوین ساتھ سجدہ
و دعا طلب ... گناہون کی اور استغفار کی تو کہ بخشے جاوین گناہ اونکے لیکن اونھون نے بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب
کرنے شہوات نفس کی غرض دنیا سے پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھ دروازہ کے ... گناہ کی ہے بنی اسرائیل سے ...
گناہ اور مغفرت کا ہے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو کہ جو کوئی چڑھے ثنیہ مرار پر بخشے جاوین گے
گناہ اوسکے جیسے کہ وعدہ کیا گیا تھا ... گناہ کا بنی اسرائیل سے اگر وہ حکم بجا لاتے پس جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ترجمہ پس تھے
لوگ کہ چڑھے اوس ثنیہ پر گھوڑے ہمارے یعنی گھوڑے بنی خزرج کے ف ح کہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور جابر رضی
اونمین مین سے تھے اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلے تھے اوس اور خزرج کہ بھائی تھے بعضی قبیلہ اوس سے ہین اور بعضی خزرج
ف پھر ... لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ ہے تم مین سے بخشا گیا ہے اور سکو مگر صاحب
سرخ کا ف ۲ اور وہ عبداللہ بن ابی رئیس منافقون کا تھا ترجمہ پس آئے ہم اوسکے پاس اور کہا ہمنے آ تو بخشش مانگے تیرے لیے
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اوس سرخ اونٹ والے نے کہ تحقیق اگر پاؤن مین گم ہوئے اپنے کو کہ وہی سرخ اونٹ ہو یا کوئی اور چیز محبوب
ہے طرف میرے اس سے کہ بخشش چاہے صاحب تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف ۳ اور یہ کفر صریح ہے اوس سے اور اوسکی طرف
کیا اللہ تعالی کے اس قول نے وَاِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ [illegible]
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللّٰهَ
أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
یہ تھا کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بن کعب کے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو کہ پڑھون تجھپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب مین کہ بعد کتاب فضائل القرآن کے مذکور ہے اور صاحب مصابیح نے اوس حدیث کو اس فصل مین ذکر کیا ہے
اوسکا ذکر کرنا وہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال اقتدوا باللذين من بعدي من أصحابي أبي بكر وعمر واهتدوا بهدي عمار وتمسكوا بعهد ابن أم عبد وفي
حديث حذيفة ما حدثكم ابن مسعود فصدقوه بدل وتمسكوا بعهد ابن أم عبد رواه الترمذي
روایت ہے ابن مسعود سے اونھون نے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میرے خلیفہ ہونگے
یارون سے کون ہین وہ شخص ابوبکر اور عمر ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کے ہے اور موجب شرح ملا علی کے یون چاہیے کہ پیروی
دو شخصونکی بعد وفات میرے کے یا بعد پیروی کرنے میری کی جو اصحاب میرے سے کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر اور عمر بدل ہے
کا ترجمہ اور سیرت پذیر ہو اور راہ سیدھی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ۴ اور اقتدا اعم ہے اہتداء سے ا
سے کہ متعلق ہوتا ہے ساتھ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتداء کی کہ وہ مختص ہے ساتھ فعل کے یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتے
خواہ فعل مین ہو یا قول مین اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتے ہین اور اس جملہ مین اشارہ ہے طرف حقانیت خلافت
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کی ف ۵ یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو [illegible]

ہی جاننا امام مظہر صاحب نے روایت اونکی اور قول انکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کی بسبب کمال فقاہت اور [illegible]
لی ایسی ہی کچھ معنی بیان کر کر کہا کہ اولی میری نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سی امر خلافت ہی پس اول [illegible]
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بجا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا انہین نی [illegible]
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سی ہی منقول ہی اور مؤید اس معنی کی مناسبت ہی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث [illegible]
آخر اوسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر وعمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد [illegible]
[illegible] عہد ابن ام عبد سی [illegible] وقول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول ترجمہ اور [illegible] روایت حذیفہ [illegible]
حدیث کریں تمکو اور خبر دیں تمکو ابن مسعود یعنی امور دین [illegible] اوسکی [illegible] گوجا [illegible] اوسکو اور یہ عبارت [illegible]
عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر وحاکم کرنی والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹے ام عبد کو نقل کی یہ ترمذی
نی اور ابن ماجہ نی ف یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علماء نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا کسی
لشکر معین مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی ورنہ خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتہہ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش نہین تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي
جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ
أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت کی خیثمہ بن ابی سبرہ نی کہ کبار تابعین اور ثقات اونکی سی ہی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مینی اللہ سی کہ میسر
کری میری لیی ہمنشین نیک بخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہی اوسکی ساتہہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس میسر کیا
خدای تعالی نی میری لیی ابو ہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مینی کہ مینی درخواست کی تہی خدای تعالی سی کہ میسر کری ہمنشین
نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیری کا ف ح لفظ وفقت ساتہہ تخفیف قاف کی صیغہ
مجہول کا [illegible] یعنی سازوار [illegible] اور بعضون نسخون مین جملہ میسر نی پہلی وفقت لی کی نہین ہی ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ نی کہ کہان کا ہی
تو کہا مینی اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین درحالیکہ ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کے لیی
ف مراد خیر سی علم با عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لا خیر خیر منہ یا لا خیر غیرہ یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا نہین

ہی میرسوائی اونکی ترجمہ پس کہا ابو ہریرہ نی کیا نہیں ہی تم مین یعنی تمہاری شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوات ف ع یہ سعد
بن ابی وقاص ہین کنیت انکی باپ کی نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر ہو چکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوات ہونی کا ہو چکا ہی
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکھنی والی اور نعلین رکھنی والی ف ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بھی حضرت کا ان پاس رہتا تہا ت اور حذیفہ رازدان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال یاد تہی یعنی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی اوپر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا
کہ خدای تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکھی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی اوترنی قرآن کی اور عمل کیا اوسپر پہر قرآن اترا
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابوبکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف ع ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتھ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہاد مین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری ۲۰ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہا
اوپر ہو چکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری یہ حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالباً یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہونگی پس ہر ایک کو ساتہ مدح
اور ثنا کی مشرف کیا ہوگا اور تقریب ہوئی ہوگی اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَةٍ عَلِیٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحدیکہ بہت مشتاق ہی اور تیار اور منتظر ہی کہ کب یہ مجہ مین آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسے
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اجازت مانگی عمار نی

یاسر نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہونی کی لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دو اوسکو خوشبودار ی
ہو پاک کو نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ح یعنی باعتبار جوہر ذات کی او پاکیزگی کی کو ساتھ تہذیب صفات و اخلاق کی انتہی
الاعلی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی مانند ظل ظلیل کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ
بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا
عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ع ح یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار
اور اثقل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو
بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان
دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس
اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بہ نسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک
وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوتی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا أَخَفَّ
جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹھایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون
نی جب ہلکا جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ
ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد اونکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہ
سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیے
اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسے قبول کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب
حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر سی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکے پائی اور زبان
طعن کی دراز کی اور کہا کہ ہلکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا غرضکہ نسبت جور کی کی اونکی طرف حالانکہ یہ بات
بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی ہلکی جنازہ کی ساتہہ اس معنی کی کیا مناسبت رکہتی ہی ترجمہ پس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہائی لیے جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سے جنازہ اونکا
ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور ہلکی اوسکی مشعر ہے
طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت
ہلکی سعد کی ملحوظ تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس ہلکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا
اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور اللہ ہی کی لیے عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیے
اور مومنون کی لیے ولیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا أَظَلَّتِ
الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر

نقل کی ہو ترمذی نی ف ت ش کہ بزرگان صحابہ او فقرا او مجردون اونکی سی ہین چنانچہ احوال اونکا اپنی محل پر مذکور ہی اور مراد حدیث سی تاکید و مبالغہ ہی ابوذر کی سچ بولنی مین نہ یہ کہ وہ بہت سچی ہین اپنی غیر سی مطلقا اسلیے کہ نہین لائق ہی یہ کہ کہا جاوی کہ ابوذر زیادہ سچی ہین ابوبکر سی حال آنکہ وہ صدیق ہین اس امت کی اور بہتر ہین اس امت کی بعد نبی علیہ السلام کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت سچی تہی ابوذر وغیرہ سی ایسا ہی کہا ہی علمانی **وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَہْجَۃٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰی مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْہِ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ یَعْنِیْ فِی الزُّہْدِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابوذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین سایہ کیا آسمان نے اور نہین اوٹھایا زمین نی کسی صاحب زبان کو یعنی بولنی والی کو کہ راست گو زیادہ ہو اور نہ زیادہ ادا کرنی والا ہو حق خدا اور رسول خدا کو اور بعضون نی کہا نہ ادا کرنیوالا زیادہ ہو حق کلام کو کہ کچہ اوسمین سی فروگذاشت نکری ابی ذر سی ف ت ع یعنی ابوذر چشم پوشی اور مدارات نہین کرتی تہی حق گوئی مین حق بات کہہ دیتی تہی اگرچہ تلخ ہو اور خدا اور رسول کی بڑی فرمان بردار تہی یا اپنی بات کی پوری تہی وعدہ اور عہد کو پورا کرتی تہی یا کلام واضح اور پورا کرتی تہی حاصل یہ کہ آسمان کی نیچی اور زمین سی اوپر کوئی شخص ابوذر کی برابر راست گو اور اپنی بات کا پورا یا خدا اور رسول کا حق ادا کرنی والا یا فصیح اللسان نہین ہی ترجمہ مشابہ عیسی بیٹی مریم کی یعنی زہد مین نقل کی یہ ترمذی نی ف ش ع بڑی بی رغبت تہی وہ دنیا کی لذتون سی اور مجرد تہی اور جمع کرنا مال کا اونکی نزدیک حرام تہا اگرچہ حق مال یعنی زکوٰۃ و غیرہ ادا کرین چنانچہ آیا ہی کہ ایک دفعہ ابوذر حضرت عثمان کی پاس گئی اور اونکی ہاتہ مین عصا تہا پس کہا عثمان نی یعنی کعب سی کہ وہ بہی وہان بیٹہی تہی ای کعب تحقیق عبدالرحمن مرا ہی اور چہوڑا ہی اوسنی مال بہت پس کیا دیکہتا ہی تو اوسکی حق مین یعنی کثرت مال اوسکی کمال کی لیے مضر تہی یا نہین پس کہا کعب نی کہ اگر دیتا تہا عبدالرحمن اوسمین حق اللہ تعالی کا یعنی زکوٰۃ وغیرہ تو کچہ ڈر نہین اوسپر پس اوٹہایا ابوذر نی عصا اپنا اور مارا کعب کو اور کہا سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی نہین دوست رکہتا مین اگر ہو میری لیے یہ پہاڑ یعنی پہاڑ احد اور پہاڑ سونیکا کہ خرچ کرون مین اوسکو یعنی اللہ کی راہ مین اور پہاڑ اسکی قبول کیا جاوی وہ مجہسی یہ کہ چہوڑ جاون مین اوسمین سی چہہ اوقیہ یعنی دو سو چالیس درہم قسم دیتا ہون مین تجکو اللہ کی ای عثمان تمنی بہی سنا ہی اس حدیث کو تین بار کہی ابوذر نی یہی بات کہا حضرت عثمان نی کہ ہان انتہی حضرت شیخ و ملا علی رضی اللہ عنہ اسکی شرح یون لکہی ہی کہ ابوذر فقرا اور زہاد صحابہ سی تہی مذہب اونکا یہ تہا کہ مال اپنی پاس کچہ جمع نہ کیجیی سب مسندوں ڈالیی حبذہ جالب آیا اونپر مارنیکی کعب کو اور مذہب جمہور کا یہ ہی کہ اگر زکوٰۃ مال کی ادا کرتا ہو تو کچہ مضائقہ نہین جمع کرنا اگرچہ مال بہت ہو اور باوجود اسکی قبول کیا جاوی اسمین مبالغہ ہی کہ اتنا دون اور باوجود اسکی بہی کاش کہ قبول ہو اور حاصل ساری جملہ کا یہ کہ اگر اتنا مال ہو اور اوسکو اللہ کی راہ مین دون اور قبول ہو تو بہی نہین دوست رکہتا کہ بقدر چہہ اوقیہ کی بہی چہوڑ جاؤن انتہی اور استیعاب مین مؤلف اوسکا ایک حدیث لایا ہی کہ جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف تواضع عیسی علیہ السلام ابن مریم کی تو چاہیے کہ دیکہی طرف ابی ذر کی انتہی پس بموجب اسکی تشبیہ ہوگی بسبب تواضع کی پس قول راوی کا یعنی فی الزہد مبنی ہی اوپر مطلع ہونی اوسکی کی حدیث مذکور پر باوجودیکہ منافات نہین ہی درمیان اسکی کہ ہو متواضع اور زاہد بلکہ زہد وہی موجب ہی تواضع کا یہ قول اوسکا یعنی فی الزہد نہین ہی مصابیح مین بلکہ صاحب مشکوٰۃ نی زیادہ کیا ہی **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَہُ**

الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کے
ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال
والحرام معاذ بن جبل اور ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداء ہی
ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی اور عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی
بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی
عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین بسن تعیش مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہیں کو
اپنی نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی **ف** ح اول روز مین
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھہ رکہتی تہی بسبب
پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمر ہا بود کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم واز جا رفتم +
پس تحقیق سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نے
ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصون کی ہی کہ بہشت ہین اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین
نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہون گی وہ بعد نو شخصونکی صحابہ مین سی جنت مین اور دوسری یہ نقص ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی
اسکی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی
یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انیس صحابہ کی واللہ اعلم وَعَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ
فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو
بہتر ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور خلافت اوسکی قبول نکرو عذاب
کیے جاؤگی تم ولیکن جو کچہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ
ترمذی نی **ف** ع ح یہ قبیل اسلوب الحکیم کے سے ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو کہ جسی سوال
خلیفہ کرنی کا کرو اسلیے کہ وہ حاصل ہوگا ساتھہ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو جہدا
خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑو اوسکو اور جو ہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرتی پر اور
سنت کی ساتھہ اوسکی کہ اہم و ضروری یہ ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھہ زیادتی فضل اور
ثقاہت اونکی کی علم و یقین مین اور اوس چیز مین کہ اجتناب کرنا چاہیئے اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اکثر کا علم حذیفہ کو تہا
بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقونکا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اوسی تمیز

کرچکا لانا چاہیے اوسکا کہ وہ احکام ہین اور یہ ابن مسعود خوب جانتی تھی اسلیے کہ فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شے
کو پسند کیا ہے ابن ام عبد یعنی پسند کیا ہو امین اپنی امت کی لیے ساتھ اس چیز کی کہ پسند کیا ہے اوسکی عبد اللہ بن مسعود
اور فرمایا اسکو بیچ ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہے سلمانی کہ اس حدیث مین ورفتین کی پہلی حدیث مین
بیان خلیفہ کرنی ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہے ابن مسعود سے کہ کہا مقدم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہے پس ہم خوش نہین کرین گے ہم اونکو کہ دنیا اپنی مین **وعنہ** قال ما احد من الناس
تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ
رواہ ابو داود وسکت عنہ وام عنۃ اور یحیی روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا ونہین ہے کوئی آدمی دمیون مین سے کہ پہنچے اوسکو فتنہ یعنی
بلا دینوی مگر کہ مین ڈرتا ہون تاثیر فتنہ سے اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ مین سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے محمد بن
مسلمہ کی تئین ضرر نکریگا تجکو فتنہ **ف** ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہین حاضر ہوئی تمام غزوات مین سوا ایک تبوک کی
اور بعضی کہتی ہین خلیفہ کیا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک مین اور تھے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے
بن عمیر کی ہاتھ پر مدینہ مین اور مری تینتالیسوین سال یا چھیالیسوین یا سینتالیسوین سال مین اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ مین
ساتھ حکم نبوی کی اور سلامت رہی اوسکی شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داود نے اور سکوت کیا اوس سے ف
ح یعنی نہ طعن کیا ہے اور نہ تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہے اسمین کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہے ابو داود نے اوس سے
صحیح ہے یا حسن ہے یا ضعیف ہے لائق دلیل پکڑنیکے جبکہ مجمل اوسکی مذکور ہو سکا ترجمہ اور مقرر کیا او ثابت کیا اس حدیث
کو منذری نے **ف** ح کہ علماء حدیث سے ہے اور اصل مشکوۃ مین بیان سند کی چھوٹی ہوئی ہے اور حاشیہ مین اس عبارت
کو جزری سے لکہا ہے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای فی بیت الزبیر مصباحا فقال یا عائشۃ ما اری اسماء الا قد
نفست ولا تسموہ حتی اسمیہ فسماہ عبد اللہ وحنکہ بتمرۃ بیدہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دیکہا زبیر کی گہر مین چراغ **ف** ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپی یعنی صفیہ کی بیٹے
اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہین عائشہ رضی اللہ عنہا کی **ترجمہ** پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے عائشہ نہین گمان کرتا ہون مین اسماء کو مگر تحقیق جنی ہے یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہے نشان اسکا ہے کہ اسماء
نے جنی ہے اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکے یہانتک کہ مین نام رکہون اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور تحنیک کیا اوسکو ساتہہ کہجور کی اپنی دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح تحنیک کہتی مین اوسکو کہ کہجور یا اور کچھ
چبا کر بچہ کی تالو مین لگا دیتی ہین اور یہ سنت ہے اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہان لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے
درخواست کرے یہ کہ لڑکیکا نام رکہدے اور تحنیک کرے اوسکو ساتہہ کہجور یا شہد کی اور مانند اوسکی کی قسم شیرینی سے تا اوسکی برکت
حاصل ہونگی اور اوسکی تہوک سے کہا مؤلف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہین کنیت مقرر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بھی رکہا اونکا اونہین کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہان لڑکے پیدا
ہوئی پہلے یہی پیدا ہوئی تہی مدینہ مین بیسوین سال ہجرت مین ابو بکر نے اونکی کان مین اذان دی اور چبا اونکو اسماء کی قبا مین اور لیکن

کی پاس اور آپ کی گود مین دیا اونکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہجور چبایا اوسکو پہر اونکی مونہہ مین لعاب دہن
ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی اونکی لیی اور برکت طلب کی
اونکی لیی اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی داروںسی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف ظالم نی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہترہین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہ
مین اور بعلی انکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی اسپر جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذالک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی و
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا وَّاھْدِ بِہٖ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الٰہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور اوسیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو سبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی ف ۔ اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور مان اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابوسفیان روز فتح کی مسلمان ہوی اور تہین
تہی یہہ مولفۃ القلوب مین رہی اور وہ ایک تہی اونمین کی کہ جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور بعضون
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان منشی تہی اور حاکم ہوی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر سی یعنی حکومت سی کچہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہ موئی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجکو آپ کی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور بہرنا میری حلق کی گڑہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا ۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
وَلَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِالْقَوِیِّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف ۔ مراد لوگون سی لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی بجبر و قہر بعد ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس فتح مکہ کی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اس حالمین کہ ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طیبی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانی کی برغبت اسکی کہ
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دلمین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی بارہ دو ایمان لائی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سی کہ جب وسی کوئی اونکو وارث آیاں کی پیس آئی یہ ہجرت مدینہ کی نا تھو
دو شی قی ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ ان میں صدیق اور فاروق بہی تھی اور یہ اسلئی
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تہی آنحضرت سی اور بہت درپی تہی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی
تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دلسی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہوان اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہہ کھینچ لیا اونہون نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیون ہاتہہ کھینچا تو نی ای عمرو کہا ایک شرط کرتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہون
بشرطیکہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مین فرمایا نہین جانتا ہی تو ای عمرو کہ اسلام دور کر دیتا ہی اور گرا دیتا
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کر دیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور وارد حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص
بہائی ہشام بن العاص دونون مومن ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو آنکہ ایک شیخ یعنی شبہہ تو اجمند ہی کہا س فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور رونسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمر بن الخطاب
عقلمند پس عمر بن الخطاب جب کہ احمق و غبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف و بیتابی اور بیقراری بہت رکہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبداللہ نی ای باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تہی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تہی ساتہہ اونکی کہا ای بیٹی میری مجہپر
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہ کہ پہنچا نہین
جانتا مین کہ ساتہہ کس حالت کی ان حالتون مین سی میری ساتہہ معاملہ کرینگی امر کیا پیش آتا ہی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَالِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتُشْهِدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللّٰهُ بِهِ
أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَحْيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا قَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ
تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ لَا يُرْجَعُونَ فَنَزَلَتْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
أَمْوَاتًا الْآيَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ملی مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا ای جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا
ہون تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبداللہ روز احد مین اور چہوڑی اونہون نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری نہ دون مین تجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عزوجل اور معاملہ کیا
ساتہہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہو جائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادای
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب و کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپون کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹون مین کہ سیدہی راہ پر ہون اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹون کو ساتہہ خوشی دینی باپون کی خوش ہونا
چاہیی ترجمہ کہا مینی ہان خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہین کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی و فرع کسی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین

تمام اگلی شہیدون سی اس جہت سی کہ نہین کلام کیا اللہ نی کسی سی اون مین سی مگر پردہ کی پیچہی سی اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ
قول اللہ تعالی کا وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب آخر آیۃ تک مقید ہی ساتھہ دنیا کی واسطی قول آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ترجمہ اور زندہ کیا خدا نی تعالی نی تیری باپ کو پس کلام کیا اوس سی روبرو کہ نہ پردہ تہا بیچ مین اور نہ رسول
ف ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو اس حدیث مین اور درمیان قول اللہ تعالی کی بل احیاء عند ربہم تو کہا گیا کہ تقدیر اسکی یہ ہی
ہم احیا پس زندہ کو کیا زندہ کرنا پس کہا مظہر نی کہ گردانی اللہ تعالی نی روح بیچ بدن جانور سبز کی پس زندہ کیا اوس جانور کو
سبب اوس روح کی پس صحیح ہوا زندہ کرنا یا مراد زندہ کرنے سی زیادتی قوت روح اونکی کی ہی پس مشاہدہ کیا حق کا سبب
اوس قوت کی ترجمہ فرمایا خدا تعالی نی ای بندی میری یعنی خاص بندی آرزو کر او چاہ باعتبار فضل وکرامت میری کی جو چاہی
دلاؤنگا مین تجھکو کہا تیری باپ نی ای پروردگار میری یہ آرزو رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ زندہ کری تو مجھکو اور بہیجی تو دنیا مین پہر
مارا جاؤن تیری راہ مین دوسری بار یعنی تو کہ ہو وسیلہ زیادتی رضامندی مولی کا فرمایا پروردگار تبارک وتعالی نی تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق
گذرا ہی حکم میرا کہ مردی نہین پہر کر آوینگی دنیا مین ف ع اسطرح کہ وہ جیتی رہین دنیا مین مدت دراز تک اور کرتی رہین اونہین
طاعات پس نہین منافی ہونیکا زندہ ہونا بعضی مردون کا بسبب عیسی وغیرہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ نہین پہر کر
آوینگی مردی ساتھہ التناسخ اور آرزو اپنی کی پس نہین اشکال لازم آویگا ساتھہ شہید جابر کی ہی اور کہا سید جمال الدین
نی کہ ضمیر انہم کی پہرتی ہی اہل احد کیطرف یا مطلق شہدا کیطرف تو کہ نہ اشکال لازم آوی ساتھہ قصہ عزیر کی ترجمہ پس اوتری یہ آیت
یعنی اوسکی حق مین اور اوسکی یارون کی حق مین کہ جو شہید ہوئی تہی احد مین اور گمان نہ کر تو مردہ اون لوگونکو کہ مارے گئی راہ
خدا مین اخیر آیت تک نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہ اسکی آگی یون ہی بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین بما اتاہم اللہ
من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی بلکہ وہ زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس روزی
دیئی جاتی ہین اسحالمین کہ خوش مین بسبب ملنی نعمتون الہی کی اونکو اور وہ خوشی کرتی ہین بسبب اون لوگونکی کہ نہین ملی
اونسی یعنی اور مومن ہیں بابت اسکی کہ زندہ ہین بسبب اسکی کہ نہین ڈر ہی اوپر اونکی اور نہ وہ غمگین ہونگی یعنی آخرت مین معنی یہ ہین کہ وہ
خوش ہوتی ہین بسبب امن وسرور اونکی کی وعنہ قال استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسا وعشرین مرۃ رواہ
الترمذی اور اونہی سی روایت ہی جابر سی کہا بخشش چاہی میری لیی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پچیس بار نقل کی یہ ترمذی
نی ف ع احتمال ہی کہ ایک مجلس مین مانگی یا کئی مجلسون مین اور موید ہی احتمال اول کو ایک روایت انہین جابر سی کہ لفظ
اوسکی یہ ہین استغفر لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر خمسا وعشرین کہا مؤلف نی کہ جابر بن عبد اللہ کنیت اونکی ابو عبد اللہ
ہی انصاری سلمی مشاہیر صحابہ سی ہین اور روایتین بہت اونسی منقول ہین حاضر ہوئی بدر مین اور بعد اوسکی ساتھہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اٹھارہ غزوون مین اور گئی شام اور مصر مین اور اخیر عمر مین نابینا ہو گئی تہی روایت کین حدیثین اونسی خلق کثیر نی
مری ۔ وہ مدینہ مین سن چوہتر مین چورانوی برس کی عمر مین اور صحابہ جو مدینہ مین مری ہین اون مین سب سی آخر یہی مری ہین
موجب ایک قول کی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من اشعث اغبر ذی طمرین لا یؤبہ لہ
لو اقسم علی اللہ لابرہ منہم البراء بن مالک رواہ الترمذی والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا آنحضرت نی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ
ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ
ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ وَلَوْ كَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھی یہ آیت اور اگر منہ پھیرو تم یعنی ایمان لانے سے محمد پر اور مدد کرنے دین اوسکی سے لاویگا خدا تعالی تمہارے بدلے میں ایک
گروہ سوائے تمہارے پھر وہ گروہ نہیں ہونگے مانند تمہارے یعنی بلکہ بہتر ہونگے تم سے عرض کیا بعضی صحابہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کریں ہم ہمارے بدلے میں اور بجائے ہمارے لائے جاویں تو وہ پھر نہیں ہونگے
مانند ہمارے پس مارا آنحضرت نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کے پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہیں اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور
اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے یعنی آسمان میں تو البتہ لیتے اوسکو کتنے اشخاص فارس میں سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع لفظ
فرس ساتھ پیش ف اور جزم رکے یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس
کی ہیں اور اول ظاہر تر ہے اس لیے کہ دلالت کرتی ہے اوسپر حدیث اگلی کی وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِهِمْ اَوْ بِبَعْضِهِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِكُمْ
اَوْ بِبَعْضِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور یہ بھی روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا ذکر کیے گئے اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے تحقیق ساتھ ان سب کے یا بعض اونکے کی زیادہ اعتماد رکھتا ہوں یعنی محافظت دین
اور امانت میں بہ نسبت تمہارے یا بعض تمہارے کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی عربوں کی طرف یہ کہا کہ خطاب یہاں قوم
خاص کو ہے کہ اونکو کہا تھا مال کی خرچ کرنیکو جہاد میں پس اونہوں نے تقاعد و تکاسل کیا اوسمیں پھر تقدیر اسمیں تعریف
اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہے بہ نسبت اونکی اور ملا علی نے اسکی شرح بسط و تفصیل سے مع سند کی آیتوں سے لکھی ہے بخوف
درازی کتاب کے اوسمیں سے نہیں لکھا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ وَرُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَةَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَاَبُوْ بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہے علی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کیلیے سات آدمی ہوتے تھے بزرگ برگزیدہ صحابہ
میں سے اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکیکی کہ اوسکی ساتھ ہوتے تھے اور دیا گیا ہوں میں چودہ مرد نجبا اور رقبا سے یعنی ہیں
یعنی مجکو دو چند ملے ہیں از راہ تفضلات کی کہا ہمنے کون ہیں وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نے وہ میں ہوں اور دونوں بیٹے میرے
یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ
ابن مسعود اور ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کہا مولف نے کہ حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہیں کنیت اونکی
ابو عمارہ ساتھ پیش عین کے چچا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آنحضرت کی دودہ شریک بھائی بھی تھے کہ دودہ پلایا تھا دونوں
صاحبوں کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نے اور وہ اسد اللہ تھے اسلام قدیمی رکھتے تھے کہ دوسری سال میں بعد نبی ہونیکی مسلمان ہوئے
اور بعضوں نے کہا کہ اسلام لائے حمزہ بعد داخل ہونے رسول خدا صلعم کے دار ارقم میں بیچ چھٹی سال کی نبی ہونیکے پس ہجرت کی

احمد تعالی نے اسلام کو بسبب اسلام انکے اور حاضر ہوئے بدر میں اور شہید ہوئے روز احد کے قتل کیا انکو وحشی بن حرب نے اور آنحضرت سے
چار برس بڑے تھے عمر میں کہا ابن عبد البر نے کہ نہیں صحیح ہے یہ نزدیک میرے کہ دودھ شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیکن کیونکر بنے مگر یہ کہ دودھ پلایا ہو ثویبہ نے دونوں صاحبوں کو دو وقتوں میں اور بعضوں نے کہا کہ دو برس بڑے تھے حضرت سے انتہی اور دونوں
صاحبوں کا احوال اوپر مذکور ہو چکا ہے وعن خالد بن الوليد قال كان بيني وبين عمار بن ياسر كلام فأغلظت له في القول
فانطلق عمار يشكوني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء خالد وهو يشكوه إلى النبي صلى الله عليه وسلم قال فجعل يغلظ له
ولا يزيده إلا غلظة والنبي صلى الله عليه وسلم ساكت لا يتكلم فبكى عمار وقال يا رسول الله ألا تراه فرفع النبي صلى الله عليه وسلم
وقال من عادى عمارا عاداه الله ومن أبغض عمارا أبغضه الله قال خالد فخرجت فما كان شيء أحب إلي من رضى عمار فلقيته بما رضي فرضي
اور روایت ہے خالد بن ولید سے کہ کہا تھا درمیان میرے اور درمیان عمار کے کلام یعنی گفتگو ایک معاملہ میں پس سختی کی میں نے بیچ کہنے کے
کرنے میں ف خالد بن ولید اکابر قریش سے تھے اور عمار بن یاسر موالی اور فقرا سے خالد نے اونکو چشم حقارت سے دیکھا اور سختی کی
اوسپر خالد کہتے ہیں ترجمہ پس گئے عمار بارادہ اسکے کہ شکوہ کریں میرا پیغمبر خدا صلعم سے پس آئے خالد ف یہ کلام راوی کا ہے جو خالد
سے روایت کرتا ہے اور لفظ قال محذوف ہے دلالت کرتی ہے اسپر عبارت مابعد کی قال خالد فخرجت اور میرک نے کہا احتمال ہے کہ کلام
خالد سے ہو بطریق التفات کی ترجمہ اور عمار شکوہ کر رہے تھے خالد کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا راوی نے پس ہوئے خالد کہ سخت
کہتے تھے اور زیادہ نہیں کرتے تھے مگر سختی کو اور حال آنکہ نبی چپکے بیٹھے تھے بولتے نہ تھے پس روئے عمار یعنی بسبب سختی خالد کے اور
اور کثرت غضب اپنے کی اور سکوت کرنے آنحضرت کی اور کہا عمار نے یا رسول اللہ کیا نہیں دیکھتے ہیں آپ خالد کو کہ کیا کرتا ہے اور کیا کہتا ہے
پس اوٹھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا اور فرمایا جو کوئی دشمنی کرے عمار سے یعنی ساتھ زبان کی دشمن رکھیگا اوسکو خدا اور جو
بغض رکھے عمار سے یعنی ساتھ دل کی بغض رکھیگا اوس سے اللہ کہا خالد نے پس باہر نکلا میں یعنی آنحضرت کے پاس سے بقصد راضی کرنے
عمار کی پس نہ تھی کوئی چیز محبوب تر نزدیک میرے راضی ہونے عمار کی سے یعنی ایسا کام کرنا کہ عمار مجھسے راضی ہو تو مجھمیں اور انمیں
محبت پیدا ہو پس پیش آیا میں عمار سے ساتھ تواضع اور انکسار اور تحفہ بھیجنے اور عذر کرنے اور معافی مانگنے وغیرہ اسباب رضا کی پس راضی ہوئے
عمار رضی اللہ عنہما وعن أبي عبيدة أنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خالد سيف من سيوف الله عز وجل ونعم فتى العشيرة
اور روایت ہے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے خالد ایک شمشیر ہے خدا کی شمشیروں میں سے یعنی
شمشیر کی ہے کہ کھینچی اوسکو اللہ نے مشرکوں پر اور مسلط کیا اوسکو اور خوب اچھا صاحب عشیرت کا ہے حاصل یہ کہ خوب لڑتے ہیں کافروں سے
اللہ کی راہ میں اور اچھا جوان اپنے قبیلہ کا ہے خالد اور خالد بنی مخزوم میں سے تھے کہ نام ہے بڑے قبیلہ کا قریش سے روایت کیں یہ دونوں
حدیثیں احمد نے وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى أمرني بحب أربعة وأخبرني أنه يحبهم قيل يا رسول الله
سمهم لنا قال علي منهم يقول ذلك ثلاثا وأبو ذر والمقداد وسلمان أمرني بحبهم وأخبرني أنه يحبهم رواه الترمذي
وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی
چار شخصوں کی یعنی علی الخصوص اور خبر دی مجھکو کہ وہ سبحانہ وتعالی دوست رکھتا ہے اونکو عرض کیا صحابہ نے کہ نام بیان کیجیے اونکا ہمارے
لیے یعنی تو کہ ہم بھی دوست رکھیں اونکو بسبب محبت اللہ کی اور رسول کی فرمایا علی ایک ہے اونمیں سے درحالیکہ فرماتے تھے آنحضرت

اسکو مین بار یعنی واسطے تاکید کی ساتہ اسکی کہ وہ افضل ہین اونمین یا اسلیے تین بار فرمایا کہ دوست کہی اونکو بقدر تین اونکی اور ابوذر
اور مقداد اور سلمان ہین کہ حکم کیا مجکو خدا نی ساتہ محبت اونکیکی اور خبر دی مجکو کہ وہ دوست رکہتا ہی اونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
یہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر و افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی
عمر سردار دوسرے سے بلال کو نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیے کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع
اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ بلال سردار دوسرے ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی لیس ہی او ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل کل ہین او ثانی مین
اکثر اور اضافۃ اس فقرہ مین واسطی تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہمارے وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطے ابی بکر کی ف ح ع جس وقت کہ ابوبکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہو اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیے کہتا تہا اور بلال کو ابوبکر نی خریدا تہا اور کافرون کی
ہاتہ سی چہڑا کر آزاد کیا تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر نکرنیکی اوپر دیکہنی مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہہ سکنی اذان کی اوسمین اور آگی آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہ اونکی غالبا شام ہی حاصل یہ
بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابوبکر مانع ہوئی او سوقت مین بلال نی ابوبکر سی کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین
خریدا ہی تو نی مجکو مگر اپنی نفس کے لیے یعنی اپنی نفس کے خوشی کی لیے تو تہ رکہ مجکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا ہی
تو نی مجکو مگر واسطے خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چہوڑ دے مجکو ساتہ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یعنی چہوڑ مجکو تہ
خدا کی لیے کام کرتا رہون اور خلق سی کچہ سروکار نرکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکہنی کی بدون
اونکی نہین اور بغیر اونکی بیان نہین رہ سکتا مین بیت چہ مشکل ترین بر عاشق زار کہ بی دلدار بیند جای دلدار پس گئی بلال ہمراہ ایک
لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹہارہوین سال ہجری وفات پائی اور ایک حدیث کوچ کرنی بلال کی بیچ رجوع کرنی کی طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکیکی اوسمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکیکی پس اسکی کچہ
اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيْفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَحْلِهٖ فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ
قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ
تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهٗ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اوسنی کہ مین رنج و مشقت کھینچی ہی یعنی فقر مین
رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک وغیرہ سی پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیی کہ دریافت کری کہ اگر کچہ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہ حق کی نہین ہی میرے پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یہانتک
اوراسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبہون نی مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا مین پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی رحمت کریگا خدا ے تعالی اوسپر
پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار مین سی کہا جاتا تہا اوسکو ابوطلحہ ف ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو مان تہی انس
کی ترجمہ پس کہا ابوطلحہ نی مین ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابوطلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابوطلحہ نی
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ مان انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہ ہماری پاس طعام مگر بقدر قوت لڑکون میری
ف ع یعنی چہوٹی لڑکونکی لیی کچہ رکہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات دن نہین معلوم ہی کہ تنگی تہی یا بہوکا رکہنا منظور تہا اونکا
کہلانا مہمانکو ترجمہ کہا ابوطلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو ف ع گویا ابوطلحہ نی قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہین کہانا مہمانکا تو کہ خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جبکہ داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو ظاہر
کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام مین سی اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ پہلا تہین اور قضیہ پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جس وقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہاوی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اوسکی سنوارنی اوربتی اوسکا ٹہیک کرنیکی لیی پہر بجہا دینا تو اوسکو یعنی کہ
اندہیرا ہوجاوی اور دوسری نہ کہانی سی مطلع ہوون پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس بیٹہی وی یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان نی
طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابوطلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابوطلحہ نی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بسبب معلوم کرنیکی فرشتہ سی یا طریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی یا کہا
نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد اور فلانی عورت سی یعنی نام ابوطلحہ کا اور اوسکی بیوی کا لیا اور ایک روایت مین ابوہریرہ
سی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظ و معنی مین اور نام نہین لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت مین نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہ آیت اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اورونکو اپنی
اگرچہ ہو اونکو حاجت بہوک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ
نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہ بہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا اوتری ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی
منزل مین پس گذرنی لگی لوگ یعنی آگی پیچہی سب پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ گذرنیوالا
اے ابوہریرہ پس کہتا مین یعنی بیان کرتا مین اوسکا نام و وصف پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی

فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کی لیے کہ گذرتا کون ہی یہ پس کہتا مین یہ فلانا ہی پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہی
یہ **ف** ح شاید کہ یہ فرماتی اوس کسی کی لیے کہ جانتی کہ وہ منافقون سی ہی اسلیے کہ مومن کی لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سی
دور تہا اور معمول نہ تہا آپ کا اگرچہ وہ درویش بد چہرہ ہوا اور مومن خود اوس وقت مین ایسی بری نہ تہی کہ آپ ایسا کہہ فرماتی اونکی حق مین
اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت
نی کون ہی یہ پس کہا مینی یہ خالد بن ولید ہی **ف** ع اور اسمین اشعار ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تہی اور ابو ہریرہ
باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہی خالد بن الولید ایک تلوار ہی اللہ
کی تلوارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** زید بن ارقم قال قالت الانصار یا نبی اللہ لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ
ان یجعل اتباعنا منا فدعا به رواہ البخاری اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سی کہ کہا کہا انصار نی ای پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیے
تابعدار تہی اور تحقیق ہمنی تابعداری کی آپکی پس دعا کرو خدا سی کہ کری ہماری تابع ہم مین سی **ف** ح یعنی ہماری خلفا اور سوا
کو بہی ہم مین سی کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حق مین احسان کرنیکی کی ہی اونکو بہی شامل ہو جیسا
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم اور سوای انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے
لیے فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسے یعنی متصل ساتہہ ہماری اور پیروی ہماری
نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوهم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتہہ
اسکی یعنی ساتہہ کرنی اتباع اونکی کی اونسی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** قتادة قال ما نعلم حيا من احياء العرب اكثر شهيدا اعز يوم
القيامة من الانصار قال وقال انس قتل منهم يوم احد سبعون ويوم بئر معونة سبعون ويوم اليمامة على عهد
ابی بکر سبعون رواه البخاری اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا نہین پہچانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سی کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کی انصار سی کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت کے
مستحق ہوگا کس کثرت سی وہ مارے گئے ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی مارے گئے انصار سی روز احد کی ستر شخص **ف** ع
ظاہر مراد یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین کے لوگ ملکر ستر مارے گئی اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علما حدیث اور سیر کی ہی حدیث ابی
سی کہ قتل کیے گئی انصار مین سی روز احد کی چونسٹہہ شخص اور مہاجرین سی چہہ شخص ترجمہ اور مارے گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو
قرا کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابون مین مذکور ہی اور ستر شخص مارے گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابو بکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتہہ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** قیس بن ابی حازم قال کان عطاء البدريين خمسة آلاف
خمسة آلاف وقال عمر لافضلنهم على من بعدهم رواه البخاری اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا تہی عطا بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی جو کہ جنگ بدر مین حاضر ہوئی تہی اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سی پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دیتا ہون
مین اونکو اونکی غیر مرتبہ مین نقل کی یہ بخاری نی **ف** ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہون بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کرون نہین اس مقدار پر **تسمية من سمى من اهل بدر في الجامع للبخاري** یہ باب ہی بیچ
بیان ذکر کرنی ناموں اون صحابہ اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیے گئے ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری **ف** ح جاننا چاہیے کہ بخاری

بن شنبلی کہا کہ وصف اونکا توریت مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید امین یعنی وہ بمنزلہ چھوٹی پہاڑ کی ہی تیز اور سخت ہی اور امانت دار ہی
اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کردینی اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر او سلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی
اونکی اور مہیب اور شجاع تھی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان
کا چلہ چڑھایا اور ہاتھہ مین تیر لیے اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تھی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقونپر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون مونہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیے کہ آوی اور ملی مجسی پیچھی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچھی نہ جا سکا خلافت اونکی سارھی دس برس
رہی اور عمر اونکی ترسٹھہ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کی عثمان بن عفان القرشی تخلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتہ رقیۃ
وضرب لہ بسہمہ عثمان بیٹی عفان کی قرشی پیچھی چھوڑ گئی تھی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تھا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا فتح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تھین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تھین پس عثمان رض کو آنحضرت نی واسطی بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چھوڑا اور بدر کی غنیمت مین انکا حصہ بھی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چھٹی سال مین ہی سال فیل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابو بکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تھا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندھا اور قید کیا اور کہا باپ دادونکی دین سی نئی دین مین آیا قسم اللہ نہین چھوڑونگا مین تجکو جب
تک کہ نہ چھوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نی اس دین کو ہرگز نہین چھوڑونگا اور اس سی جدا نہین ہونیکا تو جو کچھ چاہی کر جب حکم
نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکھی تو چھوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان رض کی نکاح مین تھین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بھی
مرین پس کہا آنحضرت نی اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوای اونکی ایسا
نہ تھا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی سبب سی ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تھی حضرت
عثمان میانہ قد خوش رو سرخ و سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تھی چیچک کی بزرگ ریش تھی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتھہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتھہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتھہ باپ
تیری محمد صلعم اور تھی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گھر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تھی اور حیا سی پیٹھہ یعنی سیدھی نہین کر سکتی
تھی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیرہ سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نی تراسی برس اور چھیاسی برس کی بھی کہی ہی علی بن ابی طالب الہاشمی حضرت علی بیٹی ابی طالب کی
ہاشمی فتح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تھی اور بھائی آپکی ساتھہ مواخات کی یعنی بھائی چارہ بھی انہی سی ہوا تھا اور خاوند فاطمہ زہرا
رض کی اور باپ حسن اور حسین رض کی اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیون سی اور قدیم الاسلام تھی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام بھی لائی ہین اور کہا ہی علمائی کہ نبی ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوس وقت
دس برس کی تھی یا سات برس کی تھی اور امین اور شریف اور ہادی اور مہدی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانین اور ابو تراب

اونکی لقب تھین سی اہل اللہ تھی وہ رنگ میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تھی روشن چہرہ چمکتا ہوا بال
بزرگ چشم عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تھی ڈاڑہی اونکی اور طویل اور سر پس تھی خوب بصورت خندہ دہن تھی مانند چاند چودہوین رات
کی قوی دل شجاع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتح یاب ہوتی تھی جہان لڑنیکو جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس رضی اللہ عنہ
وکرم وجہہ ابن عباس سی روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نی نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حکم نی کہ نیزہ ولیا اونہون نی روز بدر کے
اور سب غزوون مین روایت کیا اوسکو احمد نی مناقب مین مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی
ستروین رمضان سن اکتالیس مین اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی صحیح و مختار یہی ہی یہ جاننا چاہیے کہ مصنف نی یہانتک رعایت کی ترتیب
رتبہ کی پر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجائیہ کا اِیَاسُ بْنُ بُكَيْرٍ ت ایاس بیٹے بکیر کی ف ح اور بعضی نسخون مین البکیر الف لام سے ہے اور ایاس
ساتھہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر مین سین مہملہ اور بکیر ساتھہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضون نی سوا ایاس کی
بکسر ساتھہ زیر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہین مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر مین اور اون جہادون مین کہ بعد بدر کے ہین اور تہا اسلام
اونکا اور اسلام اونکی بہائی عامر بن بکیر کا دار ارقم مین اور وہ اور اونکی بہائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھی اور اہل بدر سے تھی وفات
اونکی سن چونتیس مین ہوئے بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَيْمِي ت بلال بیٹے رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی ف ح مؤذن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضون نی ابو عبد اللہ کہی اور بعضون نی ابو عبد الکریم اور بعضون نی ابو عمر اور ماں
اونکی حمامہ ساتھہ زبر ح مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہین پہلی اسلام مکہ مین اونہون ہی نی ظاہر کیا اور عذاب کیے گئی دین خدا
مین اور آسان ہوا اونپر نکلنا روح کا اور عذاب دیتا تہا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تہا اور آخر کو بدر مین بلال ہی کی ہاتھہ سی مارا گیا اسکا
سے لیل ہی او کھینچتا تہا اونکو مالک اونکا امیہ لوہی کی زرہ مین اور ڈالدیتا آفتاب مین اور کوٹتا تہا اونکو لکڑی سی یہان تک ابو بکر صدیق نی اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نی اونکو بیچ سال فتح کی ساتھہ کہنی اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہین اور بس ہی اونکی فضیلت مین کہ
آنحضرت نی فرمایا سابقین چار ہین مین سابق عرب ہون اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فرس اور تھی بلال جسیم
سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق مین بیسوین سال مین اور بعضون نی کہا اٹھارہوین سال مین اور عمر اونکی کچھہ اوپر ساٹھ برس کی
تھی اور بعضون نی کہا ستر برس کی اور کچھ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل مین بہی گذرا ہی حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ ترجمہ
اور حمزہ بیٹے عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بہی آیا ہی اور ماں اونکی ہالہ بیٹی وہب کی بہن آمنہ بنت وہب کی
جو والدہ تہین آنحضرت کی پس تہی خالہ زاد بہائی بہی تہی حضرت کی اور تہی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہین
اور حدیث مین آیا ہے کہ دیکہا مین ملائکہ کو کہ غسل دیتی ہین حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہ بہی آیا ہی کہ لکہی ہوئی ہین وہ نزدیک
خدا تبارک و تعالی کی ساتوین آسمان مین حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حَاطِبُ بْنُ اَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ قُرَيْشٍ
ترجمہ حاطب بیٹے ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ حاضر ہوئی بدر مین اور خندق مین اور اور غزوات مین آپکے
ہوئی وفات پائی سال تیسری مین بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھہ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب مین گذرا اَبُو حُذَيْفَةَ
بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ ابو حذیفہ بیٹے عتبہ بن ربیعہ کی قرشی ف ح اور اونکی نام مین خلاف ہی اور مشہور یہ ہے کہ وہ ہشام بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس ہے فضلا صحابہ سی اور مہاجرین اولین سی تھی دونون قبلونکی طرف نماز ادا کی اور دو ہجرتین کین یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

المومنین خدیجہ بیبی اونکی بہن اور اسماء بیٹی ابوبکر کی بیوی اونکی اسلام لائی اور ایمان لائے تھے مقتدیہ ابوبکر صدیق کی ہاتہ پر اوس وقت مین
کی تہی اونکو کوٹہری مین پچیس برس کی بلا عذاب کیا اونکو اونکی چچا نی ساتہ دہوئین کے تو کہ ترک کرین اسلام کو لیکن ترک کیا اونہون نے اور ہجرت کی
حبشہ کیطرف اور حاضر ہوئی بدر مین اور غزوہ مین ہمراہ آنحضرت صلعم کی اور ٹہیرے رہی ساتہ آنحضرت کی روز احد کی اور اول تلوار اونہون نی کہینچی
بیچ راہ خدا مین اور تہی وہ سفید رو دراز قد میانہ گوشت بہت بال والی ہلکی رخسارہ شہید ہوئے روز جمل کی سن چھتیس مین اور عمر اونکی چونسٹہ برس
کی تہی اور دفن کیے گئی وادی السباع مین پہر لاگئی بصرہ مین اور قبر اونکی وہان مشہور ہی اور مارا اونکو ابن جرموز نی کہ امیرالمومنین کی لشکر مین سی
تہا اور ابن جرموز حضرت علی کی پاس آیا اور کہا بشارت ہو تجکو ساتہ قتل زبیر کی حضرت علی نی کہا بشارت ہو تجکو بہی ساتہ آگ دوزخ کی اور قصہ
اونکی قتل کا احادیث و سیر کتابون مین لکہا ہی ترجمہ زید بیٹی سہل کی کنیت اونکی ابوطلحہ انصاری نسب ف ح ح حاضر ہوئی عقبہ مین ساتہ ستر
کی اور حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوہ مین کہ بعد بدر ہوئی اور وہ کنیت سی کہ ابوطلحہ ہی مشہور تہی اور وہ خاوند مین ام سلیم کی کہ ماں انس بن مالک کی ہین
اور تیراندازی مین مشہور تہی اسلیے آنحضرت نی فرمایا کہ آواز طلحہ کی لشکر مین بہتر ہی ایک گروہ سی اور ایک روایت مین سو مرد اور ایک روایت مین ہزار
ہزار مرد سے بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت نی درمیان اونکی اور ابوعبیدہ کی اور تہی پیار انصار کی شیر دلون مین اور تہی تونگر دمن سی اور اونکی لیے فضائل ہیت ہین
اور وفات ہوئی اونکی سن اکتیس مین اور عمر اونکی ستر برس کی تہی أَبُو زَيْدٍ الأَنْصَارِيُّ ترجمہ ابوزید انصاری ف ح ع یہی ایک صحابی ہین
اونمین سی کہ جنہون نی قرآن کو جمع کیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عہد مین اور انس کی چچاؤن مین سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور مشہور تہی ساتہ سعد قاری کی اور اونکی
نام مین اختلاف کیا ہی بعضون نی کہا سعد بن عمیر اور بعضون نی کہا قیس بن سکن سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ سعد بیٹی مالک کی زہری ف
ح یعنی سعد بن ابی وقاص کہ عشرہ مبشرہ سی تہی اور مالک نام ابو وقاص کا ہی زہری قریشی تہی اسلام لائی سعد ابتدای اسلام مین ابوبکر صدیق کی
ہاتہ پر ستران برس کی عمر مین اور بعضون نی کہا انیس برس کی عمر مین اور انہون نی کہا کہ مین تیسرا اسلام کا ہون یعنی دو کی بعد تیسرا مین اسلام لایا اور اول جنہی
ہی تیر پہینکا راہ خدا مین حاضر ہوئی وہ بدر مین اور سب جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور جمع کیا آنحضرت نی اونکی لیے ماں اور باپ کو روز احد کی کہ فرمایا پہینک ماں
اور باپ میرے فدا ہون تجپر اور تہی وہ ٹہگنے فربہ کلان سر سخت اونگلیان تہین اون کی گندم گون پست بینی بدن پر بال تہی بہت مری اپنی محل مین
کہ عقیق مین تہا نزدیک مدینہ کی دس کوس پر پہر اوٹہا کر لائی گئی مدینہ مین اور دفن کیے گئی بقیع مین سن پچپن مین یا اٹہاون مین معاویہ کی عہد مین اور
ستر برس کی تہی اور بعضون نی کہا بیاسی برس کا اور عشرہ مبشرہ مین سب سی پیچہی یہی مری ہین اور فتح کیے گئی اونکی ہاتہ پر ملک عجم اور گری اونکی
سعی سی بنیاد کسری کی سرداری کی اور مناقب اونکی بہت ہین سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعد بیٹی خولہ کی قریشی ف خ ساتہ زبر خ
معجمہ اور جزم واو کی بنی عامر بن لوی سی اور بعضون نی کہا حلیف تہی قسم اونکی تہی اور تہی حبشہ کی ہجرت کرنیوالونسی ہجرت ثانیہ مین اور بعضون
نی کہا حاضر ہوئی بدر مین اور مری مکہ مین بیچ حجۃ الوداع کی سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ ترجمہ سعید بیٹی زید کی بیٹی عمرو بن نفیل کی
قریشی ف ع ح نفیل ساتہ پیش نون اور زبر فا اور جزم ی کی اور کنیت سعید ابوالاعور ہی اور وہ قریشی عدوی ہین عشرہ مبشرہ سی ہین بہنوئی
عمر بن الخطاب کی قدیم الاسلام کہ اسلام لائی پہلی آنی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئی تمام جہادون مین ہمراہ آنحضرت کی اور تہی وہ بدر مین ہمراہ طلحہ بن عبید اللہ
کی کہ واسطے خبر لینی قافلہ قریش کی گئی تہی گندم گون دراز قد جمع ہوتی ہین ساتہ آنحضرت کی گیارہوین پشت مین بیچ کعب بن لوی کی اور اسلام لائی وہ بیس
برس کی عمر مین اور کہا دیکہا مین نی کو کہ باندہا تہا مجکو عمر نی اسلام پر اور اسلام لانی سی پہلی اور اونکی فاطمہ بیٹی خطاب کی پہلی اپنی بہائی عمر بن الخطاب
کی اور مری وہ عقیق مین قریب مدینہ کی سن اکیاون یا باون مین اور عمر اونکی کچہ اوپر ستر برس کی ہوئی اور اونکی باپ زید بن نفیل نی جاہلیت مین توحید

ابراہیم اختیار کیا تہا اور ذبائح مشرکون سی پرہیز کیا تہا اور آنحضرت سے بہی پہلی ملاقات کی اور اونکو موحد الجاہلیت کہتی تہی سَہْلُ بْنُ
حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح مراد احد اور جہاد تمین حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتہہ آنحضرت کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی مصاحب حضرت علی سے ہی امیر المومنین نے اونکو مدینہ مین خلیفہ کیا پہر ولایت فارس پر حاکم کیا اور کوفہ مین بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی نے
نماز پڑہائی مُظَهِّرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَأَخُوهُ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری اور بہائی اونکی ف ح ظہیر ساتہہ تصغیر کی اور ملا علی نے
کہا ساتہہ تصغیر کی اور بہائی ظہیر کے خدیج بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تہا اونکا ساتہہ پیش میم اور زبر ظا کی اور زیر ہ مشدد کے دونون اہل بدر سے ہین جو حاضر ہوئے بدر
مین اور جہادون مین کہ بعد بدر کے ہوئی عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ الْهُذَلِيُّ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتہہ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبائل قریش سی اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہین ساتہہ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ مین پچہہ واسطے کر اور تہا نام اونکا جاہلیت مین عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس
برس پیچہہ سال فیل کی اسلام لائے ابوبکر صدیق کی ہاتہہ پر ابتدا اسلام مین اور اونکی مان بہی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی اونہون نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر مین اور تمام جہادون مین ساتہہ آنحضرت کی اور ثابت رہی روز احد کی اور بہیجا اونکو بیچ دومۃ الجندل کی اور ادا کی رسول خدا نے اونکی پیچہی نماز ایک
سفر مین اور تمام کی آپنے نماز جو کچہہ کہ باقی رہی تہی جیسکہ حکم مسبوق کا ہی مگر غزوہ تبوک مین نہین گئی اور تلافی کی اوسکی ساتہہ تصدق کرنی چار ہزار
دینار کی راہ خدا مین بعد ازان ساتہہ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگونکو پانسو گہوڑون پر راہ خدا مین پہر پانسو اونٹون پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کے
بعد آنحضرت کی اور تہا اکثر اموال اونکا تجارت سی اور مناقب اونکی بہت ہین اور تہی وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑی ہو گئی تہی بسبب تیر کی کہ
اونکی پانو مین لگی تہی اور تہی اغنیا صحابہ سی اور وقت ہجرت کی نکی مدینہ کو فقیر تہی اور خیر و برکت اونکو مدینہ مین حاصل ہوئے اور جب وفات پائی تو چار
بیویان رکہتی تہی اور صلح کی گئی وہ چوتہائی آٹہوین حصہ پر کہ حق اونکا تہا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ایک ہزار
کی لیی اہل بدر مین سی چار چار سو دینار کی دینی کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی ایکہزار اونٹ اور سامہ تقریبا پہنچی ہر ایک کو اسی ہزار درہم اور جب سنی
اونہون نی حدیث عائشہ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلعم سی کہ فرمایا دیکہا مینی عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہین بہشت مین اوپر گہٹنون کی یعنی اس طریق سے کہ
کہ لڑکونکی چال ہی سرین پر تصدق کی ساتہہ تمام قافلہ کی کہ شام سی آیا تہا سات سو اونٹ بالادون اور جہولون سمیت سبب شکرانہ اوس بشارت دخول
جنت کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز کرتی تہی نماز کو پہلی ظہر سی اور روایت ہے کہ وقت وفات کی بیہوش ہوئی اور جب ہوش مین آئی تو کہا کہ آئے
میری پاس دو فرشتی سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگی حاکم عزیز امین کے لیجاتی ہین ہم اور دو فرشتی اور آئی اور کہا کہ انکو کہان لیی جاتی ہو اونہون
نی کہا لیی جاتی ہین ہم اسکو آگی عزیز امین کی اون فرشتون نی کہا کہ چہوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہی سعادت نی اسمین جسوقت
کہ ماں کی پیٹ مین تہا روایت کیا اوسکو ابونعیم اور ابن عساکر نی اور وہ فتوے دیا کرتی تہی ابوبکر و عمر و عثمان کی عہد مین اور وفات پائی حضرت عثمان کی
خلافت مین اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نی کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف چشیدی و درد را ندیدی مناقب اونکی بہت ہین اور اونکے
اسلام لانی کا قصہ غریب ہی اسماء الرجال مین اوسکو نقل کیا ہی ہمنی عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ ترجمہ عبیدہ بیٹی حارث کی قرشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضون نی کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹی حارث کی بیٹی عبد المطلب کی بیٹی عبد مناف کی آنحضرت سی دس برس
بڑی تہی اسلام لائی پہلی آنیکی دار ارقم مین اور ہجرت کی اونہون نی ساتہہ دو بہائیون اپنی کی کہ طفیل اور حصین نام رکہتی تہی اور بدر کی روز ولید بن
عتبہ سی اور دو جوان ہوئے یعنی مبارزت اونکی اور مری عبیدہ اوسکی اور مارا گیا ولید بہی اور اسی روز روایت کی اوسکی علی بن ابی طالب نی

کیا اونکو عمر بن الخطاب نی بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسی عبداللہ بن عمر نی اور وفات پائی سن چونتیس مین اسی برس کی عمر مین قَتَادَۃُ بْنُ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ قتادہ بیٹی نعمان کی انصاری **ف** ع صحابی مین اور مشہور قتادہ تابعی اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا تہا حافظہ خوب رکہتی تہا اپنی زمانہ مین کہ جو سنتی تہی بہولتی نہ تہی روایت رکہتی ہین انس بن مالک سی اور حسن بصری سی اور سعید بن مسیب سی اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی بعد کی جہادون مین مری سنہ تئیس مین اور نماز پڑہی اوپر عمر رضی اللہ عنہ نی اور تہی فضلا صحابہ سی مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ ترجمہ معاذ بن عمرو بن جموح **ف** ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہی خزرجی ہین حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور باپ اونکی عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نی ساتہہ معاذ بن عفرا کی ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم مین ہو چکا ہی مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَاَخُوْہُ ترجمہ معوذ بیٹی عفرا کی اور بہائی اونکی **ف** ح یعنی معاذ بن عفرا اور معوذ ساتہہ پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کی اور عفرا ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم ف کی اور ممدودہ کی نام اونکی مان کا ہی اور نام اونکے باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہی باساتہہ اپنی بہائی معاذ کی اور معوذ نی بعد اوسکی قتال کیا اور مارے گئی اور معاذ باقی رہی اور اور جہادونمین لڑی پس معوذ اور معاذ بیٹی عفرا کی دونون اہل بدر سی ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہی کہ نام اونکا عوف ہی وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِکُ بْنُ رَبِیْعَۃَ اَبُوْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مالک بیٹی ربیعہ کی ابو اسید انصاری **ف** ح ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر سین اور جزم ہی کی ابو اسید کنیت مالک کی ہی اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کی حاضر ہوئی بدر مین اور تمام جہادون مین اور ساعدی ہین مری سنہ ساٹہہ مین اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونیکی اور بدریون مین سب سی پیچہی ہی مری ہین مِسْطَحُ بْنُ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹی اثاثہ کی بیٹی عباد کی بیٹی مطلب کی بیٹی عبد مناف کی **ف** مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین اور زبر طا کی اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کی اور دو ثا مثلثہ کی اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید بی کی مسطح حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور اور جہادون مین بعد اونکی ہوئی اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کی حق مین جو کچہ کہا قضیہ افک یعنی بہتان زنا مین اسدی ماری اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اون لوگون مین کہ دری لگائی اونکو اور کہتی ہین کہ مسطح لقب اونکا ہی اور نام اونکا عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی چہپن برس کی ہوئی مُرَارَۃُ بْنُ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ مرارہ بیٹی ربیع کی انصاری **ف** ح مرارہ ساتہہ پیش میم کی اور تخفیف را پہلی کی اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر بی کی مرارہ بنی عمرو بن عوف سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور یہ اونہین تینون مین سی ہین کہ غزوہ تبوک سی پیچہی رہ گئی تہی بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسرے ہلال بن امیہ اور تیسری یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نی اور نازل کین آیتین قرآن کی اونکی حق مین اور اسی سبب سے نام رکہا گیا اوسکا سورۂ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ معن بیٹی عدی کی انصاری **ف** ح معن ساتہہ زبر میم اور جزم عین کی اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید ی کی یہ ہم قسم ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب سے کہا جاتا ہے اونکو انصاری حاضر ہوئی بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکی ہوئی اور حاضر ہوئی عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان زید بن الخطاب کی کہ جو بہائی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور شہید ہوئی دونون معارکہ یمامہ کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْکِنْدِیُّ حَلِیْفُ بَنِیْ زُھْرَۃَ ترجمہ مقداد بیٹی عمرو کی کندی ہم قسم بنی زہرہ کی **ف** ح مقداد ساتہہ زیر میم کی اور کندی ساتہہ زیر کاف اور جزم نون کی اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتی تہی اور کندی اس سبب سے کہتی تہی

حاجت ہو دعا کیجاتی ہی حاجت اوسکی لیکن لازم ہی اوسکی لیے کہ ذکر کرے اونکا بیچ قضاے حاجت کے کہ یہ کہ ... رضی اللہ عنہ کسی وقت ذکر کرتی تمام مذکور ... دین
پیچ کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک پس اس سے بہت دعا
قبول ہوتی ہی اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں انکی کے لکھی ہین بخوف درازی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسماے مبارک کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم انی اسالک بسیدنا محمد الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم وبسیدنا عبد اللہ بن عثمان ابی بکر
الصدیق القرشی وبسیدنا عمر بن الخطاب العدوی وبسیدنا عثمان بن عفان القرشی خلفہ النبی صلی اللہ علیہ و
سلم علی ابنتہ وضرب لہ بسہمہ وبسیدنا علی بن ابی طالب الہاشمی وبسیدنا ایاس بن البکیر وبسیدنا
بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق القرشی وبسیدنا حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی وبسیدنا حاطب بن ابی بلتعۃ
حلیف لقریش وبسیدنا ابی حذیفۃ بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی وبسیدنا حارثۃ بن الربیع الانصاری قتل یوم بدر و
ہو حارثۃ بن سراقۃ وکان فی النظارۃ وبسیدنا خبیب بن عدی الانصاری وبسیدنا خنیس بن حذافۃ السہمی وبسیدنا
رفاعۃ بن رافع الانصاری وبسیدنا رفاعۃ بن عبد المنذر ابی لبابۃ الانصاری وبسیدنا الزبیر بن العوام القرشی
وبسیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل القرشی وبسیدنا سہل بن حنیف الانصاری وبسیدنا زید بن سہل ابی طلحۃ الانصاری
وبسیدنا ابی زید الانصاری وبسیدنا سعد بن مالک الزہری وبسیدنا سعد بن خولۃ القرشی وبسیدنا ظہیر بن رافع
الانصاری واخیہ وبسیدنا عبد اللہ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عتبۃ بن مسعود الہذلی وبسیدنا عبد الرحمن بن عوف
الزہری وبسیدنا عبیدۃ بن الحارث القرشی وبسیدنا عبادۃ بن الصامت الانصاری وبسیدنا عمرو بن عوف حلیف بنی عامر
بن لؤی وبسیدنا عقبۃ بن عمرو الانصاری وبسیدنا عامر بن ربیعۃ العنزی وبسیدنا عاصم بن ثابت الانصاری وبسیدنا
عویم بن ساعدۃ الانصاری وبسیدنا عتبان بن مالک الانصاری وبسیدنا قدامۃ بن مظعون وبسیدنا قتادۃ بن النعمان
الانصاری وبسیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح وبسیدنا معوذ بن عفراء واخیہ وبسیدنا مالک بن ربیعۃ وبسیدنا ابی اسید الانصاری
وبسیدنا مسطح بن اثاثۃ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف وبسیدنا مرارۃ بن الربیع الانصاری وبسیدنا معن بن عدی
الانصاری وبسیدنا مقداد بن عمرو الکندی حلیف بنی زہرۃ وبسیدنا ہلال بن امیۃ الانصاری وبسیدنا ابی عمرو بن
سعد بن معاذ الاشہلی الانصاری وبسیدنا اسید بن حضیر الانصاری الاشہلی وبسیدنا اسید بن ثعلبۃ الانصاری وبسیدنا
انیس بن قتادۃ الانصاری وبسیدنا انس بن معاذ النجاری وبسیدنا انس بن اوس الانصاری الاشہلی وبسیدنا اوس
بن ثابت النجاری الانصاری وبسیدنا اوس بن خولی الانصاری وبسیدنا اوس بن الصامت الخزرجی الانصاری وبسیدنا
اسعد بن زرارۃ النجاری الانصاری الخزرجی وبسیدنا الاسود بن زید بن غنم الانصاری وبسیدنا ایاس بن ودقۃ
الانصاری من بنی سالم بن عوف الخزرجی وبسیدنا الارقم بن ابی الارقم الہاشمی وبسیدنا براء بن عازب الخزرجی
الانصاری وبسیدنا بشر بن البراء بن معرور الانصاری الخزرجی وبسیدنا بشیر بن سعد الخزرجی الانصاری وبسیدنا
بسر بن ابی زید الانصاری وبسیدنا بحیر بن ابی بحیر الجہنی النجاری وبسیدنا بسبس بن عمرو الخزرجی الانصاری
وبسیدنا بحاث بن ثعلبۃ الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم بن یعار الانصاری الخزرجی وبسیدنا تمیم الانصاری

عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَشْجَعِيِّ وَسَيِّدِنَا طُلَيْبِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ وَ
سَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَاَخِيْهِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَسَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ
عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ السَّلَمِيِّ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ حِمَارٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا
كَنَّازِ بْنِ حُصَيْنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَوْفِ
بْنِ الْعَفْرَاءِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَسَيِّدِنَا مُعَوِّذٍ وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ الْعَنَزِيِّ وَسَيِّدِنَا
مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ
بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اَبِيْ خَوْلِيٍّ الْعِجْلِيِّ وَسَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا
مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْجُمَحِيِّ وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ وَسَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السَّلَمِيِّ
وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ الْاَوْسِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيِّ وَسَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ وَسَيِّدِنَا مُلَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا مِهْجَعِ
بْنِ صَالِحٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَسَيِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَسَيِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ
وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ خَزَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا اَبِيْ عَمْرٍو الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ الظَّفَرِيِّ وَسَيِّدِنَا نَحَّابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا نُعَيْمَانِ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ وَسَيِّدِنَا صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ الرُّوْمِيِّ وَسَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَاَخِيْهِ مَالِكِ
بْنِ اُمَيَّةَ وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ
الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُمَيْرِ الْاَشْجَعِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ الْجُمَحِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلُوْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْسٍ الْحَارِثِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَجْلَانِيِّ وَسَيِّدِنَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْمَازِنِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَوْسٍ وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ رَبِّهٖ
بْنِ حَقٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ نَاشِبٍ اللَّيْثِيِّ وَسَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ التَّيِّهَانِ وَسَيِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَسَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا
عُصْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَسَدِيِّ وَسَيِّدِنَا سِمَاكِ
بْنِ خَرَشَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَسَيِّدِنَا السَّائِبِ

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ

یہ باب بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتھ دو زبروں کی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہی اور یمنی اور یمان ساتھ تخفیف حی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید حی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہی اور شام جانب چپ کو کہتی ہیں جیسکہ الیس جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہی اور قرن ساتھ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہی یمن کے شہروں میں سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتھ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کے اور نام ہی پہاڑ کی ساتھ جزم کا اور خطا کی ہے جوہری نے بیچ حرکت یعنی اوسکی کی اور نسبت کرنی اوس قرنی کی طرف اوسکی اسلی کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد کی کہ ایک شخص ہے اونکی دادا دادوں میں سے کذا فی القاموس

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ وَلَهٗ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عمر بن خطاب سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری پاس یمن کے جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنی کی **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکی لیے اہل عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں ہاز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت نے اوسکی ماں کی **ترجمہ** تحقیق تہی اوسکی بدن پر سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** یہ شک راوی ہی کہ لفظ دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا واسطے کی لیے جیسکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق کی یا کچہہ اوس میں سے چھوڑا گیا تو کہ بسبب تغیر اونکی کاہی لوگوں سی ہاری ترم کی اور واسطی لیے وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو اور مکروہ رکہتی تہی شہرت اور خلط کو **ف** اور ایک روایت میں آیا ہی کہ یہ سبب دعا کرنی اونکی کی تہا کہ دعا کی نہی خدا اوند اچہوڑ میری جسم میں کچہہ اوس میں سے کہ یاد کروں میں بدلے اوسکی نعمت تیری **ترجمہ** پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیئے کہ وہ بخشش مانگے یعنی تمہاری لیے یعنی چاہیئے کہ درخواست کرے وہ شخص جس سے کہ بخشش طلب کرے اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ عمر نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تحقیق بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور واسطی اوسکی لیے ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار کرے تمہاری لیے نقل کی مسلم نے **ف** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ میں تہی اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی محروم تہی اور یہ نہیں تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیے اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیئے اہل خیر وصلاح سی اگرچہ ہو طالب افضل اونسی اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ واسطی خوش کرنی اویس کے دل کی فرمایا اور واسطی دفع توہم اوسکی کہ تو ہم کرے کہ اوس نے تخلف کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے لیے کہ وہ نہ آئے آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنی کی ساتھ اوسکی اور یہ بہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اویس بہترین سب تابعین ہیں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں سو باعتبار معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہی اور تیمنا فاضل نہیں کہتا ہی خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے اور قاموس میں کہا کہ اویس بڑا ہی سادات تابعین سے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بہی محمول ہی اسپر اور جاننا چاہیئے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین نقل کیین مین نے بہی یہانکا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہی لیکن کہ بہی فائدہ کرینگے
اولیاء خدا کی محبت زیادہ ہی پس کہا سیوطی نے روایت کی اسیر بن جابر نے کہا تہی عمر بن الخطاب کے جب آتے تہے پاس امداد اہل یمن سی پوچہتی
اونسی کہ کیا تم مین اویس بن عامر ہی یہانتک کہ اس وقت تک کہ اویس سیاں اونکی پوچہی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان
بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہ درہم کے
کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہاں کہا عمر نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہتی تہی آویگا تمہارے پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوس سی مگر جگہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہاوی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہو سکی تجسی تو استغفار طلب کر اوس سے پس استغفار طلب کی میرے لیے اویس کہا پس عمر نے کہ مجہہ جیسا استغفار کرے
کی لیی امیر المومنین کہا ابہ استغفار کر میری لیی پس دعا کی اوس نے عمر کی لیی پہر کہا عمر نے کہ ای اویس کہان جایا چاہتا ہی کہا
اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا کچہ لکہون تیری لیی حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی ہمنی عاجزون کی رہون لوگون کے
لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آئندہ ایک شخص اشراف مین سے حج کو در ملاقات کی عمر سی اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہا چہوڑ آیا
رکہتا ہی کہا اوسکو کہ چہوڑا مین نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کی یعنی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آیا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کر میرے لیی اور حدیث
عمر کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس ہٹ گئے اونسے اور
روایت کی ابن سعد نی طبقات مین ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ میں اور بیہقی نی دلائل مین اور ایک روایت مین اسیر بن
جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہین سنا مین نی پس چاہا کرتا
میں اوسکی پاس پہر ایک روز نہ پایا مین نی اوسکو پس کہا مین نی بہی یارون سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہمارے اور باتین کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون
گیا مین ساتہ اوسکی یہانتکہ آیا مین دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مین نی ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہمسے کہا برہنگی نے
اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سی اور ستاتی تہی اوسکو کہا مین نی لی یہ چادر اور اوڑہ کہا مت دی یہ مجہی کہ جب لوگ دیکہینگی اسکو تجکو میری تو
تو ایذا دینگی مجکو پس بہت کیا مین نے یہانتک کہ اوسنی بہی اوڑہ چادر پہر باہر آیا لوگون کی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس نی یہ
اور کس سے چہین لیا ہی یہ کہا اویس نی یعنے اسیر بن جابر راوی سی کہ دیکہا تو نی کیا کہتی ہین پہر کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑے پہنتا ہی پس بہت ڈانٹ ڈپٹ کے مین نی اونکو اپنی زبان سے پہر قضاء الٰہی آئی اہل کوفہ سے عمر کے
پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون میں سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سی پس کہا عمر نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی یہان آنے
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اویس سے پس پڑہی عمر نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر
نی کہ سنا مین نے کہ وہ آوی ہی تمہارے پاس کوفہ مین اوس شخص سے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر
نے کہ ہان ایک شخص ہی ایسا اور ایسا یعنی خوار و خراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم

اوس سے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ مل تو اوس سے اور نہیں دیکھتا ہوں میں تجھکو کہ ملیگا تو اوس سے پھر حج ہوا تو شخص اوس کی طرف یہانتک کہ آیا وہ اونکے پاس پہلے اسکی
کہ جاوے اپنے اہل و عیال میں پس کہا اوسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میری کہ نہتی ہی کہا اوسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی ہیں حق کہ تیرے
حق میں ایسا ایسا کچھہ کہتے تہے بخش مجکو اے اویس جو کچھ کہ کہا ہیں نے ساتہ تیرے قسم ہے شہادت دی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہوں میں مگر یہ کہ
تو نہ کہے کسی سے جو کچہ کہ سنا ہی تو نے عمر سے پس استغفار کی اوسکے لیے کہا اسیر نے کہ راوی اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ میں روایت کیا
اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور دوسری روایت میں آیا ہی آگے ابن سعد سے کہ اونہوں نے سعید
بن المسیب سے اونہوں نے عمر بن الخطاب سے نقل کیا کہ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اے عمر عرض کیا میں نے لبیک و سعدیک
یعنے حاضر ہوں میں جو حکم ہو بجا لاؤں یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بھیجینگے مجکو آنحضرت نے فرمایا اے عمر میری امت میں ایک شخص ہوگا کہ
اوسکو اویس قرنی کہینگے پہنچیگی اوسکو ایک بلا جسد میں یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کر دیگا اوسکو خدا تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو میں
رہ جائیگا جب دیکھیگا اوسکو تو یاد کریگا خدا عز وجل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اوسکو کہ دعا کرے
تیرے لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہے اپنے پروردگار کے نزدیک اگر قسم کہاوے تو خدا سچا کرے اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے لیے
کہ نام دو قبیلوں کی ہیں کہ بہت لوگ تھی اونمیں یعنی بہت سی لوگوں کے شفاعت کریگا عمر کہتی ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو ابو بکر کی خلافت میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو
اپنی امارت میں پس میں ڈھونڈہتا تھا میں قافلوں کو کہ شہروں سے آتی تہی اور کہتا تھا میں کیا آیا ہی ہمراہ تمہاری قرن سے درمیان تمہارے کوئی کہ نام
اوسکا اویس ہو پس کہا ایک شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ میرے چچا کا بیٹا ہی اے امیر المومنین پوچھتا ہی تو حال ایک مرد پست تر اور حوار دوفی کا
اور نہیں ہے وہ ایسا شخص کہ تجھ جیسا شخص اوسکا حال پوچھے کہا میں نے کہ دیکھتا ہوں میں تجکو اوسکی مقدمہ میں ہلاک ہونیوالوں میں پس میں یہی ذکر کرتا
تھا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانے پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میرے دل میں آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا میں نے اے بندہ خدا تو ہی ہے
اویس قرنی کہا ہاں کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجکو کہا اوسنے علی رسول اللہ السلام علیک امیر المومنین کہا میں نے کہ حکم کیا تہا تمکو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد ازاں ملاقات کرتا تہا میں اوس سے ہر سال یعنی حج میں پس کہتا میں حال اپنا اسرار اپنی اوس سے اور کہتا وہ مجھسے روایت کیا اسکو ابو القاسم
عبد العزیز بن جعفر الحرمی نے فوائد میں اور خطیب اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور ایک روایت میں حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن یعنی قوم حج میں آئے تو پوچھا
امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کیا آیا تمہارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم اے امیر المومنین
اوس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ کہنہ میں نہیں رہتا ہے اور لوگوں میں نہیں آتا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجھسے پس
پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمر کا اونکو پس آئے اویس عمر کی پاس کہا عمر نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہاں اے امیر المومنین کہا تیرے بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی
تو نے خدا سے اور دور کیا اوسنے اوسکو تجسے پھر دعا کی تو نے کہ باقی رہی کچھہ اوس میں سے تیرے [illegible] کہا ہاں تجکو کسنے خبر دی اسکی اے امیر المومنین کہا خبر دی مجکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کروں میں تجسے کہ دعا کرے تو میرے لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمر کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے اے امیر المومنین
یہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤں میں پس ایسا ہی کیا پس اویس ہمیشہ رہے لوگوں میں یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی روایت کیا ابن عساکر
نے سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی میں فرمایا اے اہل قرن اوٹھ کھڑے ہوئے بوڑہے اوس قوم کے اور کہا ہم حاضر ہیں اے امیر المومنین
یا فرمایا کیا ہی تمہارے قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک شخص نے نہیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اوسکا اویس مگر ایک دیوانہ کا

والسکینۃ والوقار فی اہل الغنم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یعنی جبکہ آئے
ابو موسیٰ اشعری اور قوم اونکی آئی تمہارے پاس اہل یمن وہ بہت نرم ہیں دلون کی اور بہت نرم ہیں دل ہی قلب کی ف یعنی بسبب نرمی لوگون کے
کانی ہین تمہاری باتون کے اثر افئدہ جو فرمایا رقت سے مساوات اور رقت اور غلظت کے ساتھ فواد کو بعضون نے کہا باطن دل کا اور بعضون نے کہا ظاہر اوسکا اور
یہ ہین کہ بہت ملا ہو رحمت کی ہین بہت باطن کہ ہین الین قلوبا سے بہت ترحم دل ہین یعنی قبول نصیحت و موعظت کے تمام لوگون کی لوٹ بہت طلب ہے کے او
بہت سے اقوال اسکی معنی مین نقل کئے ملا علی قاری نے اور شیخ عبدالحق نے لکھا ہی کہ افئدہ جمع فواد کی ہی ساتھ پیش ف کی اور ہمزہ کی معنی دل کے اور قلوب جمع قلب
کی ہی تقلب سے یعنی پھرنی کی ایک حال سے طرف دوسری حال کی اور فواد اور قلب کو اکثر اہل لغت نے ساتھ ایک ہی معنی کی کہا ہی اور مکرر لانا اوسکا حدیث
مین تاکید کیلئے ہی اور حدیث باب فضائل النبی کی تیسری فصل میں گزری ہی جو فرق ہی افئدہ اور قلوب مین مذکور ہی اور الین قلوبا انہین دونون سے ہی تحدید ہونے دونون کا
ظاہر ہوتا ہے اور بعضون نے کہا کہ فواد پردہ لگا ہی کہ جب بات کہی جاتی ہی پہنچتی ہی بات حق اوسکو پہونچتی ہی دل کو اور دل جب صاف ہوتا ہی
ذائقی ہی بات حق اندر اوسکی اور رقت ضد غلظت کے ہی اور لین ضد صلابت کے مثلاً شیشہ رقیق ہی اور نرم نہین اور دل جب متاثر نہین ہوتا ہی
اور رقت والی والون ہی وصف کیا جاتا ہی اوسکو ساتھ غلظت اور صلابت کے اور جب متاثر ہوتا ہی وصف کیا جاتا ہی ساتھ رقت اور لین کے اور طیبی نے کہا احتمال
رکھتا ہی کہ مراد ساتھ رقت کے جودت فہم اور ساتھ لین کے قبول کرنا حق کا اور حکم وصف بیان کیا اونکا یہ جو کچھ اوسکی بعد بیان فرماتے ہین وہ نتیجہ اور غایت
کی ہی ساتھ قول اپنی کی ترجمہ ایمان یمن کا ہی اور حکمت بھی یمن کی ہی ف یمانیہ ساتھ تخفیف ی کی ہی اور ساتھ تشدید اوسکی کی بھی نقل ہے
نسبت کیا ایمان و حکمت کو طرف یمن کی واسطے کمال ایمان کے ونکے ہونے اون مین ریح اور موقت کی اہل مشرق کی مقابلہ مین اونکی اور یہی تاویلین
مین کہ باب فضائل النبی کی تیسری فصل مین ذکر کی گئین ہین جب ابو موسیٰ اشعری اپنی قوم کی ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت مین حاضر
ہوئے اور پیدائش عالم اور ہدایت کا ذکر پوچھا اور حکمتون اور اسرار اونکی سی استفسار کیا تو بیان فرمایا آنحضرت نے اونکو سامنے اونکی جیسا کہ باب بدء الخلق مین گذرا
اور ظہور اور وصول اوسکا اونکی شیخ ابو الحسن اشعری ہین کہ رئیس اہل سنت و جماعت کی اور اولاد ابو موسیٰ اشعری سے ہین امام رحمۃ اللہ علیہ کہا
بعضون نے کہ مراد حکمت سے فقہ ہی دین مین اور بعضون نے کہا جو کلمہ صادقہ کہ باز رکھی اپنی صاحب کو برائی سے جہالت مین ترجمہ اور فخر یعنی تعریف کرنی
اپنی ساتھ مال و جاہ وغیرہ کی اور تکبر کرنا اونٹ والون مین ہے چین اور آہستگی اور بوجھ وقار بکری والون مین ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف جاننا چاہیے کہ حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ مخالطت حیوانات کی تاثیر کرتی ہی آدمی کی نفس میں اور سرایت کرتی ہین اونکی صفتین اور
ہیئتین کیونکہ مناسبت کی طبیعتون کی بیچ ہین لیکن جو ہوا کی کا خلق و خو مناسب ہی عمر اون جانور کے ہوتی ہین کہ چراتا ہی اونکو اور چونکہ اونٹ کی طبیعت
مین فساد اور غلظت ہی اور بکری مین نرمی اور آرام تجاوز اور سرایت کرتی ہین یہ صفتیں اونکی چرانیوالون اور مالکون مین اسی کی حکم مین ہے گھوڑا بلکہ
زیادہ اس سے اور بعضون نے کہا کہ چونکہ بکری والی اکثر دیہات کی رہتی ہین اختلاط وبا لکی رہنی والون سے کمتی ہین کیونکہ بکریان دور زمین کی نہین
پالتی ہی اور تحمل نہین کرتین جانے کا انکی طبیعت مین نرمی سکونت اور یہ باعث فرمانبرداری کی اور بے تکلفی کی اطاعت امام سی اور اونٹ والی دور رہنا اون
آبادی سی اور رہنا جنگل مین کم ملنا اونکا خلق سی باعث ہوتا ہی سختی اور طغیان اور سرکشی اور تکلفی کی اطاعت امام سی ایسا ہی کہا ہے
شراح نے بیچ شرح حدیث کی اور کہا میں نے خدا کی قسم سی ظاہر ہے کمال و مثال جنانچہ بہت باعث ہین آپس کی بخلاف بکریون کے کہ
بالسکل نہین **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل
الخیل والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے طرف کفر کا طرف مشرق کی تہا ف ع سر کفر سے مراد بڑا کفر ہی تو کر دیسا ہی لوگ اخر ہے کہ کہا جاوے یہ کہ منشا کفر کا جانب مشرق کی ہی
کہا طیبی نے یہ ایسا ہی جیسے فرمایا راس الکفر الاسلام یعنی ظہور کفر کا جانب مشرق سے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق سے ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال و
یاجوج ماجوج وغیرہما کی کہا نووی نے اور ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تہا یہ آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بہی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے اور وہ منشا فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی نے باجی سے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد
بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کی طرف جیسا کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا آفتاب میان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گہوڑے والوں کے اور اونٹ والوں
اور چلانے والوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والے ہیں یعنی رہنے والے جنگل کے اور صحرا نشین ہیں کہ اونکی گہر اکثر بالوں کی خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام
و نرمی بکری والوں میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی مسعود الانصاری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ھھنا
جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب فی الفدادین اھل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر فی ربیعۃ
ومضر متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسجگہ سے آئے فتنے
یعنے جو چیزیں باعث شور و شر کی ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں در حالیکہ اشارہ کرنے والے تہے آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کے طرف مشرق
کی اور سختی اور سخت دلی بیچ چلانیوالوں خیمہ نشینوں کی ہی کہ جو پیچہے ہانک دیتے ہیں اونٹوں اور گایوں کے دموں کے ف ع کہ جاتے ہیں پیچہے ان
کی لیے مراد اس سے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی سبب رہنے اونکے کی شہروں اور گانوں سے کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس حال
ہوتی ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ و مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلظ القلوب
والجفاء فی المشرق والایمان فی اھل الحجاز رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق میں ہے یعنے بسبب ہونے اوسکی کی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد ہی حجاز سے
مکہ اور مدینہ اور طائف اور متعلقات انکے اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ
کی اور نجد اوس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہی سوائے حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کی اور اوسکی مقابل جو زمین پست ہے تہامہ کہتے ہیں
وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا
قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا
فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی ف ع شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی اسپر کہ شام مبارک ہی بدلیل
قول اللہ تعالی کی الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہان مبعوث ہوئے اسلیے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے یا دینی برکت ہی یا برکت کہ حاصل
واسطے [illegible] ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی ف ع مراد ہی برکت ظاہر اور معنوی اور اسی لیے بہت ہیں
اولیاء ظاہر اور دونوں ملکوں کے لیے برکت اسلیے کی کہ تمدن اہل مدینہ کا انہیں دونوں ملکوں سے آتا ہی ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور بیچ
برکت دے ہمارے نجد میں ف ع تو کہ حاصل ہو برکت ہمارے لیے اوسکی جانب سے بہی اور یہی نجد کا اور کی حدیث کے شرح میں لکہے گئے ہیں ف ع
یا الہی برکت دے ہماری شام میں یا الہی برکت دے ہمارے لیے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہ یہی برکت دے ہمارے نجد میں [illegible]

کرتا ہوں مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسرے بار مین یعنی بار دوسرے بار مین او سجگہ ف یعنی جانب نجد مین اور وہی مراد ہی ساتھ قول آنحضرت کے
نحو المشرق کے طلوع ہوگی ف یعنی جسے یا معنے او وہ ہنا دیکھائی دیتا ہے بقدر ہوا اہل اوسکی کا ت اور فتنی ف یعنی بلیات اور محنتین کہ باعث ہون
ضعف دین کے اور قلت دیانت کی پس نہ ہر مناسب ہے دعا برکت کی اوسکی لیے ت اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا
نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نے کہ دعا کی آنحضرت نے یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت
کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن مین سے ہی اور جگہ یعنی اور دفن ہونے کی اونکی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین انکی فضیلت
مین اور یہی سبب ہی اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر کی دعا ین لیا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم
اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا رواہ الترمذی روایت کرتے ہین انس زید بن ثابت سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کے لیے اور کہا یا الٰہی متوجہ کر اونکی دلونکو ف یعنی طرف ہماری تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا
آتا تہا یمن سے اور اسی لیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کی کہ آوی طرف انکی یمن سے پس کہا ت اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد
ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد ہی ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہی اونمین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑہی تین سیر کی غلہ آتا ہے
اور مد مین چوتہائی اوسکا اور کہا توربشتی نے کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونون فصلون کے یعنے دونون جملون کے کہ ایک اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا وبارک لنا
الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال و تنگ معاش رہتی تہی پس جب دعا کی اللہ تعالی سے اہل یمن کے دلون کے متوجہ ہونے کی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت سے
اور انکی آنی سے زیادہ تنگی معیشت کی متصور تہی پس دعا برکت طعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہے ہمانکی رہنی والون کے لیے بہی اور اونکی لیے بہی
کہ وارد ہون وہان پس تو تنگ نہ ہو معیشت رہنی والی کی سبب سے اور نہ دشوار ہو اقامت اوسپر کہ ہجرت کر کر آوی طرف اوسکی **وعن** زید بن ثابت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلک یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ
اجنحتھا علیھا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے
عرض کیا ہمنے کس سبب سے یا رسول اللہ فرمایا آپنے اسلیے کہ فرشتی رحمن کے پہیلائے ہوئے ہین بازو اپنی اوسپر تمام پر اور اوسکی اہل پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف
واسطی محافظت کے نیکی کہ فرستی اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتے رحمت کے ہین انتہی اور حضرت شیخ نے کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی
چہاجانی رحمت اور رافت الہی سے اہل شام پر یعنی ابدال پر کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واللہ اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سے
صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس کرنا چاہیے انکو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندون کے سوا تین چار بازوون کی نہین آئے حدیث مین چہ چہ سو
پہ بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کی لیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کے بیان
کرنے سے باز رہنا چاہیے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من نحو حضرموت او من
حضرموت تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تامرنا قال علیکم بالشام رواہ الترمذی اور روایت ہے
عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلیگی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے ف نیک
راوی کا اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہر مین لیکن مقدر ہے یعنی من نحوہا اور من جانبہا اور مراد آگ سے یا تو یہی آگ ہے حقیقۃ
چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین اور حضرموت ساتھ زبر ح مہملہ اور حرم ضم میم اور زبر را اور بیچ یمن کے ایک جگہ ہی

نام ایک شہر مشہور کا ہی یمن سے ت جمع کریگی وہ آگ لوگوں کو اور ہانکے گی انکو کہا ہمنے یا رسول اللہ کیا فرماتے ہو ہمکو یعنی کیا کریں ہم اوسوقت اور
کہاں چلیں ہم فرمایا آنحضرت نے لازم ہی تمکو جانا شام کو نقل کیے یہ ترمذی نے ف یعنی چلی جاؤ وہ ساتھ اسکے کہ تمہیں ہو سکے اگرچہ بالتحقیق وہاں
محافظت کرتے ہیں ملائکہ رحمت کے اور علامات ساعت سے یہ ہے جو آگ نکلیگی کہ ہانکے گی لوگوں کو محشر کی طرف کہ مراد اوس سے شام ہی اور ظاہر ہے کہ ہانکے گی لوگوں کو
طرف شام کی ہی نقل اوسکے کی وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انها ستكون
هجرة بعد هجرة فخيار الناس الى مهاجر ابراهيم وفي رواية فخيار اهل الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى
في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم تقذرهم نفس الله تحشرهم النار مع القردة والخنازير تبيت معهم اذا
باتوا وتقيل معهم اذا قالوا رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے تحقیق یہ ہے کہ ہوگی ہجرت پیچھے ہجرت کے ف معنی اسکے یہ ہیں کہ ہوگی ہجرت طرف شام کی بعد ہجرت کے کہ ہوئی طرف مدینہ کی اور بعضوں نے
کہا کہ مراد بار بار اور بہت ہونا ہجرت کا ہی اور یہ معنی بہت ظاہر اور بہت مناسب ہیں لفظ حدیث سے اور سیاق حدیث سے اور سیاق مقامات میں یہ
کہ بہت ہونگے فتنے بندوں میں اور غالب ہونگی کافر لوگوں میں اور کم رہینگے حمیت کرنیوالے دین کے اور قائم امر خدا پر دار الاسلام میں یا باقی رہینگے
شہر شام کی محروس و محفوظ کہ نگہبانی کرینگی اوسکی لشکر اسلام کی کہ جو غالب اور مدد کرنیوالی حق کی ہونگی یہاں تک کہ قتال کرینگی دجال سے پس جو کوئی
چاہے کہ نگاہ رکھے اپنے دین کو ہجرت کرے اوس شہر کی طرف بعد ازاں تفصیل فرمایا اس مجمل کو ساتھ قول اپنے کی ت پس بہتر ہیں لوگوں کا وہ ہوگا کہ ہجرت
کرے طرف ہجرت کی جگہ ابراہیم کی کہ شام ہی یعنی کہ جب گئے ابراہیم عراق سے تو گئے طرف شام کے تھا اور اقامت کی وہاں تا اسکہ انتقال کیا پس بہتر
ان میں سے وہ ہونگے کہ بہت لازم پکڑیں گے ابراہیم کی ہجرت کی جگہ کو یعنی شام کو اور باقی رہینگے زمین میں بدترین اہل اوسکے کہ ساتھ کفار و فجار
پھینک دیگی انکو زمینیں انکی یعنی اسکی یہ ہیں کہ پھینک دیگی بدترین لوگوں کو زمینیں انکی ایک طرف سے دوسری جانب کہا شارحین نے یعنی
انتقال کرینگے شہروں اپنے سے اور زمینوں سے کہ غالب ہونگی اونپر کافر اور باقی رہینگے بدکار لوگ جب نشین ہونگے یا ہجرت کرنیوالوں کی اور انکی خست کی بابت
اور واسطے ڈرنے کی لڑائی کفار کے اور واسطے حرص کرنیکی اون چیزوں پر کہ ہوگی اونکی جسم و اولاد اور مویشی وغیرہ متاع دنیا سے پس بسبب نفسوں انکے خبیث
ایسی کی مانند چیز خوار گندی کی ہونگی نزدیک نفس عالی پاکیزہ کی اور گویا زمینیں سزا اوسکی انسے پس پھینک دیگی اونکو اور اللہ سبحانہ کراہت رکھیگا انکو پس وہ
رکھیگا اونکو مکان رحمت اپنے سے اور محل کرامت اپنے سے مانند دور رکھنے اوس شخص کے کہ گھن کہاتا ہی کسی چیز سے اور نفرت کرتا ہی اوس سے طبیعت اوسکی
پس اسی لیے باز رکھیگا اونکو نکلنے سے اور بیٹھا رہنے دیگا اونکو ساتھ مخالفین دین کے مانند قول اللہ تعالی کی ولکن کرہ اللہ انبعاثهم فثبطهم یعنی لیکن برا
رکھا اللہ تعالی نے اوٹھنا اونکا پس ٹھہرا رہنے دیا اونکو ت مکروہ رکھیگی اونکو ذات اللہ کی یا لازم رہیگی اونکی ساتھ آگ رات اور دن جمع کریگی اونکو
ساتھ کافروں کے کہ وہ باعتبار چہاپنے اور بدکاری اپنی کی مانند سوروں اور بندروں کے ہونگے ف یہ ترجمہ بموجب شرح ملا علی قاری کے لکھا گیا اور شیخ نے لکھا
ہانکیگی انکو جمع کریگی اونکو آگ فتنہ کی کہ وہ نتیجہ اعمال بد اونکی کی ہوگی یا آگ کہ پیدا ہوگی اوسوقت ساتھ بندروں کے اور سوروں کے مراد حقیقت
اور صورت اونکی ہی یا معنی ہونے کی ساتھ اونکے متخلق ہونا ساتھ اخلاق اونکی کی اور متصف ہونا ساتھ صفات اونکی کی ہی یا مراد آدمی بدخو یہود
کافر ہیں کہ مانند بندروں و سوروں کے ہیں ت رات گذاریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت کہ رات گذارینگے وہ اور قیلولہ کریگی وہ آگ ساتھ اونکی جسوقت
کہ قیلولہ کرینگے وہ نقل کی یہ ابو داود نے ف قیلولہ کہتے ہیں دوپہر کی سونے کو یعنی وہ آگ شب و روز ملازم و ہمراہ اونکی رہیگی اور یہ احتمال کہ اسکے
انکی نعوذ باللہ من ذلک وعن ابن حوالة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سيصير الامر الى ان تكونوا

جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا خِيَرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کیے گئے یعنی کلمۃ الاسلام میں اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کے ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** یعنی عراق عرب میں بغداد وغیرہ ہی یا عراق عجم میں اربندہ اور اسی کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میری لیے یا رسول اللہ کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کی ساتھ ہوں میں اگر پاؤں میں وہ وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی بیچ زمین اسکے یعنے پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کی اسی زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس کی خدا تعالی برگزیدوں کو اپنی بندوں میں سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنی یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مناسب عرب اور یمن اونکی زمین سے ہی اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی اور کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زبر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنے حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت و مسابقت نکرے ساتھ غیر کی حوضوں میں کہ سبب جدال کا ہوتی ہیں تو ہو مبتلا نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میرے بیچ حفاظت تیری کی کہ محافظت کرے شام کی اور اوسکی رہنے والوں کی کفار کی شر سے اور اونکی غالب آنے سے اوس پر نقل کیا اسکو احمد اور ابو داود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہے شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی کے **ف** مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی کے ہیں معاویہ اور جو لوگ کہ ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کی تھے عمر کی زمانہ سے آخر تک پس اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی سے کہ لعنت کرو اونکو اے امیر المومنین کہا علی نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ابدال ہوتی ہیں شام میں **ف** یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال وہاں ہوتی ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علمای اہل سنت کی کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہی علی کا اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطی دفع مجادلہ کی اور یہاں سے لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداءً سمجھا جاتا ہی اور یہ کیونکر ہو احتمال ہے کہ روایت کیا گیا ہی امیر المومنین سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہیں کہ بغی کی ہی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفین کی لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا واعجب میں جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی نے فرمایا کیا کہتا ہی تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اونکی اسلام پر بعد اونکی بیان ابدال کا کرتی ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جسکہ مرتا ہی ایک مرد لاتا ہی خدای تعالی اوسکی بدل ایک اور مرد کو اونکی وجود و برکت سے مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہی ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں سے کفار سے اور دفع کیا جاتا ہی اہل شام سے بسبب برکت اونکی کی عذاب **ف** یعنی عذاب

جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے

کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوںگی تم لشکر جمع کئی گئی یعنی کلمۂ الاسلام میں اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** یعنی عراق عرب میں کہ وہ بصرہ اور کوفہ ہے یا عراق عجم میں کہ وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہے سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کرو میری لیے یا رسول اللہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کی ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اسلیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہے بیچ زمین اپنی کے یعنی پسند کیا ہے اوسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کی آخر زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس کے خدا تعالی برگزیدوں کو اپنے بندوں سے لیکن اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہے اپنی یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب اہل یمن سے تھے اور یمن اونکی زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہے درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کی جمع غدیر کی بمعنے حوض کے یعنے چاہیے کہ پانی دیوے ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت اور معارضہ نکرے ساتھ غیر کی حوضوں کے بسبب اسکے کہ واسطے اوسکی حد اسلام کے بیٹھنے میں تو نہ ہو سبب نزاع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اسلیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میرے بیچ حق میرے کی کہ محافظت کریگا شام کی اور اوسکی رہنے والوں کی کفار کی دسترس اور اونکی غالب آنیسے اوس دیار پر نقل کیا اسے احمد اور ابوداؤد نی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہے

شریح بن عبید تابعی نے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی کے **ف** مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی کے ہیں معاویہ اور جو کہ لوگ ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کی تھے عمر کی زمانہ سے آخر تک پس اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کے سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی سے کہ لعنت کرو اونکو اے امیر المومنین کہا علی نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں **ف** یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال وہاں ہوتے ہیں پس مبادا شامل ہو لعنت ابدال کو بھی علمای اہل سنت کی کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہے علی کا اہل شام کی لعنت کو بالفعل واسطے دفع مجادلہ کی اور یہاں سے لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو احال میں کہ روایت کیا گیا ہے امیر المومنین سے کہ فرمایا یہ بھائی ہمارے ہیں کہ بغی کی ہے ہم پر اور آیا ہے کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفین کی لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا عجب میں جانتا تھا کہ وہ مسلمان ہے علی نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اونکی اسلام پر بعد اون جیسان کا کرتی ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جسوقت مرتا ہے ایک مرد لاتا ہے خدای تعالی اوسکے بدل جگہ ایک اور مرد کو اونکی وجہ و برکت سے مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہے ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں یعنی کافروں سے دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت اونکی کی عذاب **ف** یعنی عذاب

شہید ہوا اور تخصیص اہل شام کی بسبب جور اور زیادتی ارتباط اونکی کے ہوئی ہو الا برکت اور نصرت اونکی عالم کو شامل ہی اور جو ابدال کا ذکر حدیث شریف
میں ہی اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہی اور شیخ ابن حجر نے بعد ذکر کی ان حدیثوں کی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا خیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں پس نہ پانسو کم ہوتی ہیں اور نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے
ایک ان میں ابدال کرتا ہی خدا تعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اوسکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمائیے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ
اس مرتبہ کو پہنچتی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبرگیری فقرا کی اوس چیز
سے کہ دیا ہی خدا تعالی نی اونکو اور تصدیق خدا تعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی پی جانیوالے
غصہ کے اور عفو کرنیوالے لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبد اللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ
تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں آدم کی دل پر اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کے
دل پر ہیں اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کی دل پر ہیں اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل
اوسکا اسرافیل کے دل پر ہی جبکہ مرتا ہے وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی پانچ میں سے
اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہی
ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہ اوسکی تین سو میں سی اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہ عوام میں سے سبب انکی دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کہا بعضی عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں
کسیکو عزیز تر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا میں سی
برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ستفتح الشام فاذا
خیرتم المنازل فیہا فعلیکم بمدینۃ یقال لہا دمشق فانہا معقل المسلمین من الملاحم وفسطاطہا منہا ارض
یقال لہا الغوطۃ رواہما احمد **ف** اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ع** کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہیں کرتی اسلیے کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیا جاویگا شہر شام میں پس جب اختیار دیے جاؤ تم کا
اون شہروں میں پس تم پر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اسکو دمشق **ف** ساتھ زیر دال اور زبر میم کی اور جیسا قول اکثر فصیح کی ہے کہ وہ تخت شام کا ہی
ت پس تحقیق شہر دمشق جگہ پناہ مسلمانوں کی ہی لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کے عقل سے ہی جسکی معنی پناہ
کی اور معنی یہ ہیں کہ مخلص ہوتی ہیں مسلمان اوس پناہ لانے میں طرف اوسکی جیسیکہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے
ہی معنے جنگ و قتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتھ پیش فا کی اور جزم سین کے اور کبھی فا کی زیر بھی آتا
معنے شہر جامع کی کہ جمع کرتی لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتی ہیں اور فسطاط معنے خیمہ کے بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمین میں
سی ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اسکو غوطہ **ف** ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام ہے اونکا اور باغوں کا ہی کہ گرد
دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخلافۃ بالمدینۃ والملک بالشام اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** یعنی خلفا اسلیے کہ خلفا مدینہ میں رہتے تھی [illegible] زمانہ خلافت اونکی کی اور مراد یہ ہی کہ

خلافت مستقرہ مدینہ میں ہے ت اور ملک یعنی پادشاہت شام میں ف اور اسمین اعلام ہی ساتہ اسکی کہ حسن نے جب خلافت ترک کی اور کاروبار سپرد معاویہ کی کیا تو وہ نہیں ہوئی خلیفہ اور ہوئے ہی اوسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی و ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر بادشاہت ہوگی بعد اسکے کہا بعضوں نے کہ پہلے اشارہ ہی علی کی خلافت و معاویہ کی بادشاہت کے طرف اسپر ملک اور حدیث میں آنحضرت کے صفتو نہیں واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدا ہونیکی اونکی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت اونکی کی مدینہ اور ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہے اسلیے کہ وہ شام میں اغلب و اکثر تہا و الا ملک و دین اونکا تمام عالم میں ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اونکی قول سے الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہے اسلیے کہ منقطع نہیں ہوتا جہاد بلاد شام میں اور اسمین رغبت دلائی ہی شام کی مسافرت کے واسطے پانے فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ عَمُوْدًا مِّنْ نُوْرٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِيْ سَاطِعًا حَتّٰى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میری سر کی نیچے سے درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ ٹہرا شام میں نقل کیے دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ف دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین اور قرار پکڑنے اور غلبہ اوسکی کی شام میں اور اسی قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سے وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانون کا اوس سے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوْطَةِ اِلٰى جَانِبِ مَدِيْنَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہتر ین شہرون شام کی سے ہی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف من خیر المدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ نام ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا گذرا اور اگلی حدیث میں فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی و مضافات اور توابع اوسکی سے ہی کچہہ خلاف بیان دونون حدیثون کے نہوا **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَيَاْتِيْ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ الْعَجَمِ فَيَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا اِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہی کہ آوی گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوا دمشق کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف بیان نہیں کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس و دمشق اور سوای انکی کی آئی ہین اور محدثون نے حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتہ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے ف یعنے ایسی جماعت کے کہ جامع ہی بیان جانب متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح میں ہے کہ مبتدع نہیں ہے امت سے علی الاطلاق کہا توضیح میں اور اصطلاح سے اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم شامل ہے کہا صاحب تلویح کی اہلیے کہ مبتدع اگر چہ ہون اہل قبلہ سے پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی ف فضیلت اس امت ہونے کے اور کثرت ثواب انکی بہ نسبت اور امتون کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اسکی ثابت کرنی میں بس ہے قول حق سبحانہ کا كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ یعنی ہو تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگونکی لیے اور قول اوس تعالی کی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ اور بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین و سید المرسلین و افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسولو

نے آنحضرت کی ہی کا شکر انکی اس نعمت پر ادا ہو کہ ثابت ہوئی انکی لیے کمالات اور کرامات اور فضائل اسی طرح کی تیری امر ماہ میں اللہم ارزقنا
من محبتہ ولذ رُزقنا شفاعتہ وتوفنا علی دینہ وملتہ برحمتک یا ارحم الراحمین

الفصل الاول

عن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوۃ
العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النہار علی
قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر
علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر
الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوۃ العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین
فغضبت الیہود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی فہل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا
قال فانہ فضلی اعطیہ من شئت رواہ البخاری روایت ہے ابن عمر سے کہا اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے عمر
تمہاری کی نسبت عمر اون لوگوں کے کہ گذری ہیں تو مین مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے ف ع
ہیں ایک مدت کو کہ تعین کی گئی ہو ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالی نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہی انسان کے تمام عمر پر کہا جاتا
دنا اجلہ یعنی قریب پہونچی موت اوسکی ملا علی قاری نے یہ توطیبی سے لکھا ہی اور بعد اسکی لکھا ہی کہ توضیح اسکی یہ ہی کہ اجل کبھی تعبیر کی جاتی ہی تمام مدت
معین سے عمر کی لیے ہر ابر ہی کہ ہو معلق یا مبرم جیسے بیچ قول اللہ تعالی کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیجاتی ہی اوپر لحظہ آخر کے
آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہی ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آوے نبی کی موت اونکی تاخیر کرینگے ایک
ساعت اور نہ پہلے کرینگے اور مراد اجل سے یہان معنی اول ہی ہین فرمایا ہین مدت عمرون قلیل تمہارے کی بیچ مقابلہ عمرون اونکی سابقہ
مقدار مدت کی ہی کہ نماز عصر سے مغرب تک ہی بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک اور باوجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہی خلاصہ یہ کہ
مدت تمہاری عمل مین تہوڑی ہی اور ثواب تمہارا بہت بہ نسبت جو درمیان امت کے اور درمیان یہود و نصاری کی ہی
قول انکی کی ت اور نہین ہی قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاری کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالی کی مگر مانند
کہ کام فرمایا کام کرنیوالون اور مزدورون کو پس کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کری میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی ہر ایک کو
ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہین آدہی دانگ کو اور دانگ چہٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک
قیراط پر ف ح یعنے عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعون نے عمر دراز مین ثواب قلیل پر پس مشابہ ہین ساتھ اون مزدورون کے
کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر
پس کام کیا نصاری نے یعنی عیسی علیہ السلام کی تابعون نے بعد یہود کی ایک ایک قیراط پر ف ح یعنی انہون نے کام کیا بیچ
مدت نہ کی مشابہ اون مزدورون کی کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر ت پہر کہا اوس مرد نے کون ہی کہ کام کرے میرے واسطے
عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگون کی کہ کام کیا مثال نماز عصر
آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہی دو چند ف ع یعنی بہ نسبت یہود و نصاری کی اور
گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہی اللہ تعالی کی اس قول سے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین

من رحمتہٖ یعنی ایمان لاؤ تم واسطے اللہ کے اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اوسکی کے بس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے بس اس امت کی تصدیق
کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیوں کی بھی اسلیے دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئی یہود و نصاری پس کہا اونہوں نے کہ ہم زیادہ ہیں رو سے
عمل کے اور کمتر ہیں از روی ثواب کی **ف** ع یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کے اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہیں گے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا یہ سخن اونکی جب مطلع ہوے
اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابوں میں یا زبانی رسولوں اپنے کی اور بہر تقدیر اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ ثواب اعمال کا نہیں ہے بقدر رنج اور ہمیشہ
کی اور مشقت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہیں مستحق ہوتا اپنے مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنے کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہے اوسکو اپنے فضل سے
اور پہونچاتا ہے اوسکو یہ کہ بہت تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندوں میں سے فانہ الفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ہمارے
علماء نے واسطے قوت دینی قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہے بعد ہونے سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہیں متصور ہے یہ کہ
ہوں تمہاری زیادہ تر عمل میں اہل اسلام سے مگر باعتبار اس مدت کے **ت** فرمایا اللہ تعالی نے پس کیا ظلم کیا میں نے تمپر یعنی کیا کم کیا میں نے کچھ
تمہاری حق میں سے کہ جو مقرر کیا تھا اور وعدہ کیا تھا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہیں ظلم کیا تو نے ہماری حق میں سے کچھ لیکن تفاوت تفرقہ کیوں کیا تو نے
فرمایا اللہ تعالی نے پس تحقیق یہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہے دیتا ہوں میں جسکو چاہتا ہوں اور میں فاعل مختار ہوں جو کچھ چاہتا ہوں کرتا ہوں
نقل کیا یہ بخاری نے **ف** ع مراد یہود و نصاری سے یہاں وہ یہود و نصاری ہیں کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار اون میں کی اسلیے
کہ اونکی لیے نہیں ہے ثواب کچھ بھی اور اسمیں شبہہ نہیں ہے کہ نصاری جو ایمان لائے حضرت عیسیٰ اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسیٰ
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی فقط ایمان لائے تھے **وعن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من اشد امتی لی حبا ناس یکونون بعدی یود احدہم لو رآنی باھلہ
ومالہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہ ہے کہ سخت ترین خوب ترین
امت میری کی بیچ محبت رکھنے کی مجھسے وہ لوگ ہیں کہ پیدا ہونگے پیچھے وفات میری کی دوست رکھیگا ایک اون میں سے اور آرزو کریگا
کہ دیکھے مجھکو فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کیا یہ مسلم نے **ف** ح یعنی آرزو کریگا کہ اہل و عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کرے
اگر اتفاق ہو میرے دیکھنے کا اور پہونچے کا طرف میری جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثوں کا کہ اس باب میں آئی
ہیں دلالت کرتا ہے اوپر کہ ہو سکتا ہے کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے اونکی فضیلت میں یا اصل ہو
اونسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سے ہے اسی طرف گیا ہے اور تمسک ساتھ ان حدیثوں کی کیا ہے اور شیخ ابن حجر مکی نے
صواعق محرقہ میں اسکو لائے ہیں باوجود اسکی کہ اجماع رکھتے ہیں علماء اوپر کہ صحابہ افضل امت کی ہیں اور حمل کیا ہے علماء نے ان حدیثوں
کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کی خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہے اکثریت ثواب سے ثابت ہے صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
اونہوں نے کہ مراد صحابہ سے یہاں مخصص ہیں کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکھا ہو اور غزوات میں حاضر ہوئے ہوں اور
اسیر مسعی اعظم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر میں ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہے اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہے واللہ اعلم اور حق یہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتھ صحابہ کی اور کسیکو اوسمیں کچھ شرکت نہیں ہے اور ایراد فضائل علمی اور عملی میں مجال سخن کے واسع ہے اور اولی یہ ہے

کہ معلوم کیا جاتا ہی کہ صحابہ افضل ہیں سب امت میں۔ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ مِنْ
أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے

ف یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی یا ادا احکام شریعت اوسکی کی یا ذکر کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سی اور جہاد کرنا
فی سبیل اللہ اور خیرخواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالیٰ کے وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ
إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنے اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کی اور حکم کریں اچھی
باتوں کا اور منع کریں بری باتوں سی ترجمہ نہیں ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین کا مر وہ شخص کہ ترک کری مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کری
اونکی یعنی نہ موافقت کری اونکی امر کی یہانتک کہ آوی حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضائی عہد اونکا اور رہینگے اوپر اوسی کاروبار کے

ف یعنی قائم ہونگی امر خدا پر اور تائید دین پر اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ دنیا میں خالی نہیں ہی حق کا صلحا سی کہ ثابت ہیں امر خدا پر اور
یہین تو اپنی کی سے قائم ہیں امر شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگونکی اور مخالفت اونکی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ
قیامت کے لیکن اس پر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتى لا يكون في الأرض من يقول الله یعنی نہیں برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین میں
وہ شخص کہ کہی اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائمہ بامر اللہ کے یہ ہیں کہ جنگ مارینگے ساتھ دین اوسکی کی اور بعضوں نے کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور
علوم دینیہ کے ہیں کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضوں نی کہا کہ وہ ہیں کہ مقیم ہونگی اسلام پر ہمیشہ اور بعضوں نے کہا احتمال ہی کہ مراد
یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہیں رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قوی ہوگا ایک دوسری جانب میں اور قائم ہوگا اونکی
بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانونکا اور اکثر اسپر ہیں کہ مراد غازی ہیں کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کی کرتی ہیں بعد اخیر زمانہ میں ساتھ اللہ
کی مسیح کے کہ مبانی کرینگی اور بعضی روایتوں میں آیا ہی وهم بالشام یعنی اور وہ شام میں ہونگے اور بعضی روایتوں میں آیا ہی حتى يقاتل آخرهم المسيح الدجال
یعنے یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہ دونوں دلالت کرتی ہیں اسپر کہ مراد غازی ہیں اور ظاہر عبارت حدیث سی تمام مسلم مفہوم ہوتے ہیں

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ اور ذکر کی گئی کتاب قصاص میں حدیث انس کہ ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ

الفصل الثاني

فصل دوسری **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ
لَا يُدْرٰى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال امت میری کی مثال ہی مینہ کی
اور حال مینہ کی ہی نہیں جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کیے یہ ترمذی نی **ف** جانا جاتا ہی کہ تمام برسات مینہ کا اچھا ہی اور بسبب
اور تشدد اور عدم تقلیل ہمیں ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت میں یہاں مقصود نہیں بلکہ کنایہ اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام
مینہ بہتر اور نافع ہی ایسی سمجھا جاتا ہی کہ سب برابر ہیں خیر اور نافع ہونے میں پس خیر معنی اسم تفضیل کے نہیں ہی یہ ہیں کہ اگلوں نے صحبت کی ساتھ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اتباع کیا اونکا اور پہنچایا یا بلایا اونکا اسلام کی طرف اور جہاد کیا اونکی قواعد دین اور تقویت کی واسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچھلوں نی نگاہ رکھا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکے
منار کو اور پھیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیوں کو اور اگر حمل کیا خیر معنی اسم تفضیل کے کریں تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار
تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونی یا تفاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہ ہی کہ افضل ہے

ثابت ہی صحابہ کی لیے اور یہ مساوات نہیں کرتا ہی ساتھ ثابت ہونے فضل کے وجوہ جزئیہ کرا ونکی لیے اور مرفضل کلی سی کثرت ثواب کے ہی پس حقیقت
کی نزدیک **ف ع** کہا توربشتی نی کہ نہیں حمل کیا جاوی کی یہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر بلکہ تردد اول افضل اہل قرنوں سی ہی
بالاتفاق بلاشبہہ بہرہ کہ قریب اونکی ہین بہرہ کہ قریب اونکی ہین رہتی مدت تا دہی اوسکی جانب ہی اور نہیں مراد اس سے مگر نافع ہونا اوسکا
شریعت کی پھیلانی مین اور ایسا ہی قول قاضی کا طول وطویل لکہ کر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود النفع کی بیچ بعض
مینہوں کی نہ بعض کے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتھ وجود خیر کے بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع جو ہی اسلیے کہ حیثیتین مختلفہ الکیفیات مین
ولکل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات اور باوجود یکہ بین فضل متقدم کی ہی اور نہیں ہی یہ مگر تسلی پچھلوں کے لیے اشارہ
کرنی کی طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب نافیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کے ساتھ مینہ کی نہیں ہے مگر بسبب ہدایت
اور علم کی جیسے کہ تمثیل دی آنحضرت نی مینہ کو ساتھ ہدایت اور علم کی پس مختص ہوگی امت مشابہت کی ساتھ مینہ کی ساتھ علما کی اور کاملین کے اور مرسی
اور کامل کرنیوالون کے واسطے غیر اپنے کی پس تسدس ہی یہ تفسیر اسکو ارادہ کیا جاوی ساتھ خیر کی نفع پس نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کے
انتہی مختصر اور خلاصہ یہ کہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتھ قول اپنی کی هذه امة مرحومة لیکن نہے
اوسکا ہی الرحمة ہی بخلاف تمام امتوں کی کہ خیر منحصر ہی اونکی اگلوں ہی مین پہر آئی شر اونکے پچھلوں میں کہ بدل ڈالیں اونہوں نی کتابین
اپنی اور تحریف کیا اور طریق کو کہ تھی اوپر انبیاء اونکی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن جعفر عن ابيه عن جده**
**قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابشروا وابشروا انما مثل امتى مثل الغيث لا يدرى اخره خير ام اوله
او كحديقة اطعم منها فوج عاما ثم اطعم منها فوج عاما لعل اخرها فوجا ان يكون اعرضها عرضا واعمقها عمقا واحسنها
حسنا كيف تهلك امة انا اولها والمهدي وسطها والمسيح اخرها ولكن بين ذلك فيج اعوج ليسوا منى ولا انا منهم
رواه رزين** ترجمہ روایت ہے امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہوں نی اپنے باپ سے یعنی امام باقر سی اونہوں نی نقل کی امام جعفر کے دادا سے یعنی امام زین العابدین علی
بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہو اور خوش ہو **ف ع** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیے ملا ایک
دنیا کی لیے اور دوسرا آخرت کی لیے **ترجمہ** سوای اسکی نہیں کہ حال اور قصہ افراد امت اجابت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ
حال اور قصہ انواع مینہ کے ہی بیچ حصول منفعت کے نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف ع** اور تنویع کی لیے
ہی یا تخییر کے لیے اور معنی اسکی یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختوں والی میوہ والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتھ اسکی بیچ اعتبار آخر اور اول اور کمال شعور اوسکی
ترجمہ کہ کہلائی گئی اوس سے ایک فوج یعنی نفع اوٹھایا بعض وسکی سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعض دوسرے اوس باغ کی سی جماعت
دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کے یعنی جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ
جماعتوں کا از روی چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف ع** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اوسکی ہجوم اوسکا ہی طول
نکہا اسلیے کہ عرض و عمق بعد طول کی ہوتا ہی پس جو دو کا استلزام اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی ہلاک ہو
امت کہ میں اول اوسکی ہوں اور رہیگا مہدی بیچ میں اوسکی اور رہیگا عیسی آخر اوسکی لیکن میان اسکی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ
متصل ہے ساتھ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کج نہیں ہو وہ مجھ سی یعنی میری تابعین سے اور نہ میری راہ روش پر اور نہیں اونسے ہوں **ف ع** یعنی اونسے
اوسکی مددگار اونکا بلکہ مین بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نی **وعن عمرو بن شعيب**